اذکارِ ابرار

اُردو ترجمہ

گلزارِ ابرار

جہانگیری عہد کے ایک غیر مطبوعہ تذکرے کا نایاب ترجمہ

مُصنّف

مُحمّد غوثی شطّاری مانڈوی

مترجم

فضل احمد جیوری

اسلامک بک فاؤنڈیشن

۲۴۹۔ این۔ سمن آباد۔ لاہور

Marfat.com

نایاب کُتبِ عُلومِ اسلامیّہ کے ری پرنٹ ایڈیشن

۲۹۷۰۹۹۹۹
ش ۱۳۴۱ گ
۲۴-۷

نام کتاب ——— گلزارِ ابرار (فارسی) ———
اردو ترجمہ ——— اذکارِ ابرار ———
مصنّف ——— مُحمّدؐ غوثی شطاری مانڈوی ———
مترجم ——— فضل احمد جیوری ———
سنِ تصنیف ——— ۱۰۱۴ ھ ———
سنِ ترجمہ ——— ۱۳۲۶ ھ ———
سنِ اشاعتِ قدیم ——— ۱۳۲۶ ھ ———
ناشرِ اشاعتِ قدیم ——— منشی اللہ یار خان، رئیس اُجّین
طابعِ اشاعتِ قدیم ——— مطبعِ مفید عام، آگرہ ———
سنِ اشاعتِ جدید ——— ۱۳۹۵ ھ ———
ناشرِ اشاعتِ جدید ——— اسلامک بُک فاؤنڈیشن لاہور
طابعِ اشاعتِ جدید ——— مکتبۂ جدید پریس لاہور ———
ضخامت ——— ۶۷۲ صفحات ———
قیمت مجلّد ——— ۳۶ روپے ———

واحد تقسیم کار: "المعارف"، گنج بخش روڈ، لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

پاک و ہند کے اکثر مورخین ایرانی نظریۂ تاریخ سے متاثر تھے۔ یہی وجہ ہے، کہ ان کی مرتب کردہ تاریخوں میں صرف بادشاہوں کے حالات اور جنگی مہموں کی تفصیل ملتی ہے۔ عوام کی زندگی اور ان کے مسائل کی کہیں کوئی جھلک بھی دکھائی نہیں دیتی۔ مشائخ کے ملفوظات اور تذکرے ہمارے تاریخی مآخذ کی اس تکلیف دہ کمی کو ایک حد تک پورا کر دیتے ہیں۔ ان میں عوام کے دلی جذبات، ان کی پوشیدہ آرزوئیں، کشمکشِ حیات میں ان کی ہار جیت، ان کی مایوسیاں اور پریشانیاں ان کی معصوم مسرتیں ـــ سب ہی محفوظ ہو گئی ہیں۔

مشائخ کے تذکروں اور ملفوظات کو غور سے پڑھا جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ ہندوستان و پاکستان میں تصوف کی تحریک کن حالات اور کن دائروں میں رہ کر آگے بڑھی اور اس نے کیا نتائج پیدا کئے۔

پاک و ہند میں مشائخِ کرام کے ملفوظات جمع کرنے کی تاریخ کا آغاز ۷۰۷ھ/۱۳۰۷ء میں فوائد الفواد (ملفوظات حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ) سے ہوا۔ امیر حسن سجزی رحمۃ اللہ علیہ کے اس کامیاب تجربے نے دوسرے معاصرین کو اس طرف متوجہ کیا اور اُوچ سے لے کر مُنیر (بہار) تک ملفوظات کی ترتیب و تدوین کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ خود حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں میں خواجہ محمد بن مولانا بدر الدین اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے انوار المجالس، خواجہ عزیز الدین صوفی رحمۃ اللہ علیہ نے تحفۃ الابرار و کرامۃ الاخیار اور مولینا علی جاندار نے دُرِ نظامی لکھ کر اس فن کو آگے بڑھایا اور پھر تو ملفوظ نویسی کا ایسا سلسلہ شروع ہوا کہ حضرت شیخ حمید الدین صوفی ناگوری قدس سرہٗ کے پوتے نے سرور الصدور فی نور البدور، شیخ برہان الدین غریب کے مریدین میں سے تین بھائیوں۔ مولینا عماد الدین، مولانا رکن الدین اور مولانا مجد الدین رحمہم اللہ نے کئی گرانقدر ملفوظات ترتیب دیئے۔ سہروردی سلسلہ کے تین اہم ملفوظات

Marfat.com

جامع العلوم، سراج الہدایہ اور مناقبِ مخدومِ جہاں — ترتیب دیئے گئے۔ بہار میں شیخ شرف الدین یحییٰ منیری قدس سرہٗ کے کئی ملفوظات جمع کئے گئے۔ گویا رفتہ رفتہ ملفوظ نویسی خانقاہی نظامِ تعلیم و تربیت کا ایک اہم جزو بن گئی۔ اور پھر سرہند شریف کے مجددی مکتبِ فکر نے اس فن کو اتنی ترقی دی کہ اسے معراجِ کمال تک پہنچا دیا۔

مشائخ کے عمومی اور مفرد تذکرے بیرونِ پاک و ہند میں مرتب کئے جا رہے تھے۔ ہمارے خیال میں ملفوظات ہی ایک ترقی یافتہ شکل میں مشائخ کے عمومی اور مفرد تذکرے تھے۔ اگر بہ نظرِ عمیق دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ تذکرہ نویسی میں جس انقلاب اور تجدد کی بنیاد پاک و ہند میں پڑی وہ اسی کا ایک حصہ تھی۔ بیرونِ ہند میں مرتب ہونے والے کئی تذکرے پاک و ہند کے تذکروں کا چربہ معلوم ہوتے ہیں۔ ہم نفحات الانس کی مثال پیش کر سکتے ہیں۔ اس کے سینکڑوں صفحات لطائف اشرف سے بغیر حوالہ منقول ہیں۔

ملفوظات کے بعد پاک و ہند میں مشائخ کے جو باقاعدہ تذکرے لکھے گئے ان کا آغاز مولانا محمد بن مبارک کرمانی کے تذکرہ سیر الاولیاء (۷۵۲ - ۹۰۷ھ/۱۳۵۱ - ۱۵۱۸ء) سے ہوتا ہے اس کے بعد عرصہ تک جو تذکرے مرتب ہوتے رہے ان کے مصنفین نے انہیں فقط ایک سلسلۂ طریقت کے مشائخ کے حالات پر مرکوز کئے رکھا۔ پھر حدود ۸۳۰ھ/۱۴۲۶ء میں لطائفِ اشرفی (حالات و ملفوظاتِ حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی رح) میں ایک مستقل باب کے ذریعہ تمام مروجہ سلاسل کے صوفیہ کے حالات لکھ کر متعارف کرانے کی کوشش کی گئی جس سے پاک و ہند کی تاریخ میں عمومی تذکرہ نویسی کا آغاز ہوا۔ جس کا پہلا نقش جمالی دہلوی کی سیر العارفین (حدود ۹۳۷/۱۵۳۰ء) کی صورت میں ابھرا۔ پھر حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح نے تو اخبار الاخیار (۹۹۹ھ/۱۵۹۰ء) لکھ کر تذکرہ نویسی کے فن میں جس انقلاب، تبدل، تجدد اور تحقیق کی طرح ڈالی۔ اس سے اس علم کو باقاعدہ سائنسی علم کا درجہ حاصل ہو گیا۔

لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ نے اس میدان کے مردوں کو جو سبق سکھائے تھے وہ انہیں بہت جلد بھول گئے اور ان کے تذکرے محض متقدمین کی تحریروں کے بغیر کسی شعور و عقل کے نقلیات کے مجموعے بن کر رہ گئے اور ستم ظریفی دیکھئے کہ

Marfat.com

جس مصنّف (حضرت شیخ عبدالحق) نے انہیں غیر شعوری نقل سے سختی سے منع کیا تھا اسی مصنّف کی اخبار الاخیار کو تذکرہ نویسوں نے اپنے تذکروں میں من وعن نقل کر لیا۔ اخبار الاصفیأ ثمرات القدس، گلزارِ ابرار، کلمات الصادقین، مجمع الاولیاء وغیرہ کلی طور پر اخبار الاخیار کے چربے معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن بعض تذکرہ نگاروں نے اخبار الاخیار پر مفید اضافے بھی کئے ہیں۔ ان میں گلزارِ ابرار کا نام سرِ فہرست ہے۔ ذیل میں اس اہم تذکرہ کا تعارف لکھا جاتا ہے

مُصنّف گلزارِ ابرار کے مصنّف محمد غوثی بن حسن بن موسےٰ گجراتی ثم منڈوی، کے حالاتِ زندگی بہت کم معلوم ہیں، خود انہوں نے اس کتاب کے آخر میں اپنا مختصر تعارف کرایا ہے۔ ان کی ولادت منڈو میں ۱۱ رجب ۹۶۲ھ کو ہوئی۔ قرآنِ مجید، شیخ کمال الدین قرشی سے پڑھا۔ پھر فارسی زبان کی تحصیل پر توجہ دی۔ ان کی عمر صرف گیارہ برس تھی کہ ان کے والد کا انتقال ہو گیا۔ لیکن انہوں نے باپ کی وفات کے بعد بھی اس شغل کو جاری رکھا۔ سترہ برس کی عمر میں ازدواجی زندگی کا آغاز کیا ـــــ علمِ نحو اور علومِ عربیہ کی کتب شیخ برہان الدین کالپوری سے پڑھیں۔ پھر کشف، المنار اور تلویح کا سیّد شاہ محمد سے درس لیا۔

پھر آگرہ کا سفر کیا اور پانچ سال وہاں مقیم رہے اور ۹۹۰ھ/ ۱۵۸۲ء میں گجرات کا سفر کیا اور حضرت شیخ وجیہہ الدین بن نصراغہ علوی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ سے اکثر درسی کتب پڑھیں۔ برہانپور میں حکیم عثمان بن علیلے سندھی سے علومِ ریاضی حاصل کئے۔ پھر ۹۹۴ھ/ ۱۵۸۵ء میں واپس منڈو آ گئے۔

مصنّف مستقیم الحال صوفی تھے اور سلسلۂ شطّاریہ میں شیخ صدرالدین محمد برودوی قدس سرہٗ اور ان کے خلیفہ شیخ محمود بن جلال گجراتی رحمۃ اللہ علیہ سے منسلک[1] تھے۔ گلزارِ ابرار کے مصنّف شاعر بھی تھے۔ غالباً احمد آباد کے سلسلہ میں ہفت اقلیم میں جس "مولانا غوثی" کے معروف شخصیت ہونے اور چار اشعار منقول ہیں وہ یہی مصنّف گلزارِ ابرار ہیں۔ احمد علی سندیلوی کی مخزن الغرائب اور والہ داغستانی کے ریاض الشعراء میں حسن غوثی کے بارے میں چند مبہم سی

---

[1] محمد غوثی: گلزار ابرار ص ۶۱۱-۶۲۱

Marfat.com

سطور میں اشارات ملتے ہیں لیکن ان میں ان کی تصنیف گلزار ابرار کا ذکر نہیں کیا گیا۔ اس لیے اس سے غوثی مصنّف گلزارِ ابرار مراد لینا درُست نہیں ہے۔ تعجّب ہے کہ خاتمہ مرأۃِ احمدی میں بھی غوثی کے حالات درج نہیں ہیں۔

گلزارِ ابرار یہ پاک و ہند کے ۶۱۲ علماء و مشائخ کا ایک عمومی تذکرہ ہے۔ جس میں اسوقت کے مروّجہ سلاسل کے صوفیہ کے حالات لکھے گئے ہیں۔ یہ تذکرہ جہانگیر بادشاہ کے نام معنون کیا گیا ہے۔ اس تذکرہ کا نقشِ اوّل ۹۹۸ھ/۱۵۹۰ء میں تیار ہوا پھر ۱۰۱۰/۱۶۰۲ء تک اس میں اصلاح و اضافہ ہو کر اس کی دوسری صورت تیار ہوئی۔ لیکن اس کا زیادہ حصّہ ۱۰۲۰ھ/۱۶۱۱ء اور ۱۰۲۲ھ/۱۶۱۳ء کے درمیان لکھا گیا۔ گویا ۹۹۸ھ سے ۱۰۲۲ھ تک مُصنّف اس کی تکمیل و تصحیح میں مصروف رہے۔

محاسن اس تذکرے کے مطالعہ کے بعد اس کی کئی خصوصیات سامنے آتی ہیں:۔
۱۔ مصنّف کو متوفین کی اس خامی کا پوری طرح احساس تھا کہ انہوں نے پاک و ہند کی مذہبی اور علمی سرگرمیوں کی اپنی کتب میں تفصیل نہیں لکھی۔ مصنّف نے جب منہاج سراج جوزجانی کی طبقاتِ ناصری دیکھی تو معلوم ہوا کہ اس میں مذہبی اور علمی حالات سے کلیتہً اجتناب کیا گیا ہے۔ چنانچہ مصنّف گلزار نے منہاج سراج کے طرزِ پر اظہارِ ناپسندیدگی کیا ہے۔ ۲۔ بعض مشائخ کے سنینِ وفات کے اندراج کا اہتمام کیا گیا ہے اور بے شمار غیر معروف علماء و مشائخ سے روشناس کروایا ہے۔ ۳۔ اس کی ایک اور قابلِ توجہ خصوصیّت یہ ہے کہ اس میں جابجا گجرات کی تاریخ کے اہم واقعات کی طرف اشارات کیے گئے ہیں۔ ایک مستقل عنوان ہے "گجرات کی لڑائیاں"۔ ۴۔ اس کا باب (چمن) چہارم، دسویں اور گیارھویں صدی ہجری کے مشائخ کے حالات اور پانچواں چمن در حالاتِ مشائخ سلسلۂ شطّاریہ نہایت ہی اہم ہیں۔ بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اس تذکرہ کی جان یہی دو ابواب ہیں جس میں اکثر مشائخ کے حالات کے باب میں مصنّف خود عینی شاہد ہیں۔ ۵۔ حضرت خواجہ باقی باللہ، حضرت مجدّد الف ثانی اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہم اللہ تعالےٰ کے حالات میں کئی ایسے نکات درج ہیں جن سے دیگر تذکرے خالی ہیں۔

Marfat.com

اس اہم تذکرے کا فارسی متن ابھی تک شائع نہیں ہوا۔ ضرورت ہے کہ سیر الاولیاء، سیر العارفین، اخبار الاصفیاء، ثمرات القدس، کلمات الصادقین اور مجمع الاولیاء وغیرہ سے تقابل کر کے اس کا ایک تنقیدی متن مع حواشی و مقدمہ مرتب کر کے شائع کیا جائے۔ گلزارِ ابرار کے خطی نسخے لینڈ سینا، بانکی پور ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ، آصفیہ حیدر آباد دکن، برٹش میوزیم کے لیے کتب خانوں میں موجود ہیں۔ منشی الہ یار خان ساکن اجین (ہندوستان) اور جناب سید سخاوت علی خسرو کراچی پاکستان کے پاس بھی ہیں۔

۱۳۲۶ھ/۱۹۰۸ء میں جناب فضل احمد نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا جو اس سنہ میں مطبع مفید عام آگرہ سے طبع ہوا۔ پیشِ نظر اردو اشاعت اسی مطبوعہ نسخہ کا عکس ہے۔

مؤلف نے کتاب کا نام "گلزارِ ابرار" رکھا اور مترجم نے اس ترجمہ کو "اذکارِ ابرار" (۱۳۲۶) کے تاریخی نام سے موسوم کیا۔ اب یہی ترجمہ ۱۳۹۵ھ میں طبع و شائع ہو رہا ہے تو اس کا مادۂ سالِ طباعت "نظامِ ابرار" (۱۳۹۵ھ) مناسب معلوم ہوتا ہے۔

اسلامک بک فاؤنڈیشن لاہور کے پیشِ نظر اہم اور نایاب کتب علوم اسلامیہ کے ری پرنٹ ایڈیشن شائع کرنے کا ایک وسیع منصوبہ ہے جس کا آغاز اس کمیاب بلکہ نایاب تذکرہ کی اشاعتِ جدید سے کیا جا رہا ہے۔ علمی اور دینی حلقے یقیناً اس سلسلۂ اشاعت کی سرپرستی فرمائیں گے۔

جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری نے اس نایاب کتاب کو دوبارہ حلیہ طبع سے آراستہ کرنے کی جانب توجہ دلائی، جناب سید انور حسین نفیس رقم نے اس نایاب کتاب کا نسخہ فراہم فرمایا اور جناب رشید احمد چودھری مالک مکتبہ جدید پریس نے اس کی طباعت کا اہتمام کیا۔ اسلامک بک فاؤنڈیشن ان احباب کے پُر خلوص تعاون کا بیحد ممنون ہے۔ میں ذاتی طور پر جناب حکیم محمد موسیٰ صاحب کا مکرر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے پیش لفظ کے لئے قیمتی تحقیقی مواد عطا فرمایا اور اپنے علمی مشوروں سے نوازا۔

(الحاج) محمد ارشد قریشی
نگرانِ اعزازی
اسلامک بک فاؤنڈیشن

۲۴۹-۲- این سمن آباد، لاہور
۲۷ جولائی ۱۹۷۵ء

Marfat.com

إِنَّ لِلّٰهِ تَذْكِرَةً مَنْ شَاءَ ذَكَّرَ

ولیاء اللہ قدست اسرارہم کے مقدّس حالات کا تذکرہ یعنی

گلزار ابرار کا اُردو ترجمہ موسوم بہ

اَذکارِ اَبرار

۱۳۲۶ھ

حسب فرمایش جناب منشی الہ یار خان صاحب رئیس اُجین

محمد قادر علی خان صوفی کے

Marfat.com

فہرست اذکار ابرار

مضامین کی فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۲	دیباچہ مترجم	الغایت ۵
۳	حمد و نعت	۱
۴	آئینہ اسما کی جنگ	۳
۵	تمہید اور تصنیف کتاب کا باعث	۷
۶	کتاب کا عنوان بنام شہنشاہ جہانگیر	۸
	بنوید غیبی	
۷	دولت جہانگیری کی تعریف اور زمانہ کی آراستگی کا بیان بہ برکات دور جہانگیری	۱۱
۸	دعائیہ اور تقدس دستخطی کے کلمات ہمراہ نام مشائخ نہ لکھنے کی معذرت اور اولیاء اللہ کو بصیغہ واحد یاد کرنے کی وجہ	۱۳
۹	کردار اور رفتار کے انجام کا بیان	۱۵
۱۰	تسمیہ کتاب	۱۵
۱۱	گفتار در بیان آنکہ معنی ہر عالم را صورتے ست مناسب آن	۱۶
۱۲	بیان در تشبیہ و تعبیر البیان	۱۶
۱۳	بیان در التزام صحبت دانایان فنون	۱۷
۱۴	بیان در تقسیم و ترتیب کتاب	۱۸
۱۵	بیان در تعیین القاب مشائخ	۲۰
۱۶	آغاز چمن اول در بیان حالات علما	
	عرفا۔ سالکان و مجذوبان ہفتم صدی	۲۳
۱۷	خاتمہ چمن اول	۷۳
۱۸	ابتدائے چمن دوم در بیان حالات علما۔ عرفا۔ سالکان و مجذوبان ہشتم صدی	۷۴
۱۹	خاتمہ چمن دوم	۱۳۱
۲۰	ابتدائے چمن سوم در بیان حالات علما۔ عرفا۔ سالکان و مجذوبان نہم صدی	۱۳۵
۲۱	وجہ تسمیہ لفظ احرار	۱۶۴
۲۲	خاتمہ چمن سوم	۱۹۹
۲۳	ابتدائے چمن چہارم در بیان حالات علما۔ عرفا۔ سالکان و مجذوبان دہم صدی	
	تا سنہ یک ہزار و بست و دو	۲۰۳
۲۴	سلسلہ شطاریہ کی ابتدا۔ اور وجہ تسمیہ	۲۸۴

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۲۵	معذرت در باب ننوشتن حالات اکثر اصحاب - - -	۴۹۱
۲۶	ترانہ شکرگذاری بابت حصول فراغ از تحریر حالات آسودگان	
	خاک و حصول توفیق تحریر حالات زندہ دلانِ بساط زندگانی -	۵۰۶
۲۷	ضمیمہ کتاب متضمن حالات مصنف بشمول دیگر بزرگانِ - -	۵۷۶

Marfat.com

اصحاب ذکر کی اسم وار فہرست

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
	الف		
۱	ابوالحسن علی ابن ابوعلی	لاہور	۲۵
۲	مولانا احمد حافظ دہلوی	۰	۵۵
۳	شیخ الہداد احمد آبادی	۰	۶۲
۴	شیخ احمد نہروالہ	بدایون	۷۱
۵	امام الدین ابدال دہلوی	۰	۷۲
۶	خواجہ ابوبکر مصاحب و مرید		
	نظام الاولیا " "	دہلی	۸۷
۷	امیر خسرو "	دہلی	۹۱
۸	امیر حسن علا سجزی "	دیوگیر دکن	۹۳
۹	خواجہ ابوبکر مصلی بردار	۰	۱۱۰
۱۰	شیخ ابراہیم امام شیخ		۱۱۶
	چراغ دہلی " "	کالپی	۱۱۶
۱۱	بی بی آرام حضور ہمشیرہ		
	سید حسین نہروالہ خ	نہروالہ	۱۱۸
۱۲	سید احسن "	ایرج	۱۲۵
۱۳	مخدوم قاضی اسحق "	مانڈو	۱۲۷
۱۴	مولانا محمد امین "	۰	۱۲۸
۱۵	بابا اسحق مغربی "	۰	۱۳۵
۱۶	سید اشرف جہانگیر	کچھوچہ	۱۴۵
۱۷	مولانا ابوسعید ادیبی	۰	۱۷۵
۱۸	شاہ ابدال "	رنت بنبور	۱۹۵
۱۹	شیخ ابوالفتح ہدیۃ اللہ سرمست		223
	ابن شیخ قاضن بشطاری	حاجی پور	۲۲۳
۲۰	شیخ ابوبکر قریشی	جونپور	
		اقصائے آگرہ	۲۲۶
۲۱	شیخ احمد نارنولی	ناگور	۲۲۷
۲۲	شیخ ابراہیم ابن عمر سندھی	برہان پور	۲۳۶
۲۳	شیخ احمد مدنی گوشہ گزین		
	نانوتہ " "	۰	۲۴۴
۲۴	شیخ امین الدین "	۰	۲۴۵
۲۵	شیخ احمد ابن نعمۃ اللہ	قلعہ جین	۲۵۷
۲۶	شیخ امان اللہ پانی پتی	پانی پت	۲۶۶
۲۷	شیخ آدھو حصاری	قلعہ فیروزہ	۲۷۲
۲۸	شیخ ابراہیم کلہورا سندھی	۰	۲۷۲
۲۹	سید ابوسعید ابن سید راجو	کالپی	۲۷۲
۳۰	خطیب ابوالفضل شیرازی	۰	۲۷۳
۳۱	شیخ اوہن ابن شیخ جمال اللہ		
	جونپوری " "	جونپور	۳۱۲
۳۲	شیخ ابوالنصر طبلاوی مصری	مصر	۳۳۹

Marfat.com

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۳۳	شیخ ابوجیو ابن خضر	قلعہ آسیر	۳۴۲
۳۴	شیخ اولیا ابن شیخ سراج	مکہ معظمہ	۳۴۷
۳۵	شیخ احمد ابن شیخ جلال جانپانیری	بڑودہ	۳۴۸
۳۶	شیخ ابراہیم قاری شطاری سندھی	برہان پور	۳۵۹
۳۷	شیخ اولیا مرید شیخ لشکر محمد عارف	"	۳۶۹
۳۸	شیخ میاں آبا ابراہیم نام	برہان پور	۳۸۴
۳۹	حاجی ابراہیم سرہندی	رنتھنبور	۳۸۴
۴۰	شیخ احمد متوکل اجینی	اجین	۳۸۷
۴۱	مولانا اسمعیل سندھی	"	۳۸۹
۴۲	سید ابراہیم بسکری	برہان پور	۳۹۲
۴۳	شیخ ابویزید ابن شیخ لشکر محمد عارف	"	۳۹۳
۴۴	شیخ الہداد مارہرہ	"	۳۹۹
۴۵	شیخ الہ بخش چشتی	"	۴۰۱
۴۶	شیخ آدم صوفی	"	۴۱۵
۴۷	شیخ امان اللہ ابن شیخ کمال الدین سلیمانی	"	۴۲۰
۴۸	حاجی ابراہیم محدث قادری	آگرہ	۴۲۳
۴۹	شیخ امان اللہ افغان	"	۴۲۴
۵۰	شیخ اسحٰق قلندر سندھی	-	۴۲۵
۵۱	شیخ افضل محمد	آگرہ	//
۵۲	قاضی ابراہیم ابن قاضی محمد	سنبھری	۴۳۴
۵۳	شیخ الہ بخش لیمتھوری	لیمتھور ریاست سارنگپور مالوہ	۴۴۰
۵۴	خواجہ اسحٰق ابن مولانا خواجگی	سمرقند	۴۴۶
۵۵	شیخ ابوالفتح ابن جمال الدین مکی عباسی	آگرہ	۴۶۸
۵۶	شیخ ابوالفیض فیضی فیاضی	"	۴۸۳
۵۷	شیخ ابوسعید ابن شیخ چھکن کمندوتی	کالپی	۴۶۶
۵۸	شیخ امین ابن احمد نہروالہ	برہان پور	۴۸۳
۵۹	بھائی اسحٰق حضور	لھیسر	۴۸۵
۶۰	شیخ ابوالفتح دہلوی	"	۴۹۱
۶۱	شیخ الہداد صالح	"	۴۹۴
۶۲	مولانا اسمعیل مرید امیر عبداللہ	لاہور	۴۹۸
۶۳	مولانا الہداد و مولانا شمس الدین	"	//
۶۴	شیخ احمد سہرندی	"	۵۰۰
۶۵	شیخ اختیار الدین ساربنی	"	۵۰۱
۶۶	شیخ احمد ابن شیخ عبدالاحد	"	۵۳۷
۶۷	سید ابراہیم نوری	"	۵۵۵

Marfat.com

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۶۸	شیخ الہداد ساکن ملتان	۰	۵۷۱
۶۹	شیخ اویس ابن غوث ملتانی		۶۰۲
	۰		
۷۰	شیخ بہاء الدین محمد سہروردی		
	والد زنسل شیخ فرید الدین		
	گنج شکر - -	۰	۵۵
۷۱	شیخ بہاء الدین زکریا		۸۵
	ابن مولانا وجیہ الدین		۸۶
	خوارزمی - -	ملتان	۵۵
۷۲	شیخ ہمرو ملتانی از نسل		۸۷
	ہبائیہ - -	کرہ	۵۸
۷۳	شیخ برہان الدین محمود	دہلی حوض	۸۹
	ابن ابی الخیر اسعد بلخی	شمسی	۸۱
۷۴	شیخ برہان الدین غریب	۰	۹۰
۷۵	شیخ بدر الدین سمرقندی	دہلی	۹۶
۷۶	شیخ بدر الدین غزنوی	۰	۹۸
۷۷	مولانا برہان الدین صوفی		
	ابن جمال الاولیا ہانسوی	۰	۱۰۸
۷۸	شیخ یاقوت چشتی -	کنبایت	۱۱۰
۷۹	شیخ برہان الدین نہروالہ	۴	۱۲۳
۸۰	مخدوم قاضی برہان الدین	مانڈو	۱۲۶
۸۱	شیخ بنان برہان پور -	بانار برہان پور	۱۳۰

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۸۲	قطب عالم سید برہان الدین		
	نبیرہ مخدوم جہانیان سید		
	جلال بخاری ..	۰	۱۴۰
۸۳	مولانا برہان الدین جنتلانی	۰	۱۴۳
۸۴	شیخ بہاء الدین گنج روان	محمد آباد قریب	
		کانپی	۱۹۲
۸۵	شیخ بہاء الدین شطاری	۰	۲۰۸
۸۶	شیخ بہاء الدین شاہ جہن	برہان پور	۲۱۲
۸۷	شیخ بخشو	۰	۲۲۴
۸۸	شیخ بہول مرید شیخ ظہور		
	حاجی حمید حضور -	قصبہ بیانہ	۲۳۴
۸۹	خواجہ بہاء الدین محمد ابن		
	مولانا خواجگی کاشانی	۰	۲۷۴
۹۰	پیر باجر مانڈو والہ	۰	۲۰۶
۹۱	شیخ برہان الضاری	کنالپی	۳۰۵
۹۲	مولانا پاسیندہ ..	۰	۳۱۲
۹۳	شیخ بہاء الدین مفتی ابن		
	شیخ شمس الدین محبوب تبانی	آگرہ	۳۱۶
۹۴	شیخ برہان مربیہ شیخ		
	صدر الدین محمد ذاکر -	اجمیر	۳۴۲
۹۵	شیخ بایزید شروانی	آگرہ	۲۰۶۱
۹۶	مخدوم بایزید لاکسہ	-	۳۷۵

Marfat.com

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۹۷	مخدوم بلال سندھی	۔	۳۷۵
۹۸	سید بدرالدین ابن سید جلال	آگرہ	۳۸۲
۹۹	شیخ بیارہ نور ظہور ۔	اجین	۳۹۱
۱۰۰	شیخ بہول مجذوب	۔	۳۹۹
۱۰۱	سید پیر ابن سید علی	قلعہ آسیر خاندیس	۴۳۹
۱۰۲	شیخ بابو جیو ابن شیخ جیو	پٹن	۴۴۱
۱۰۳	بابا بہرنگ ۔	مانڈو	۴۴۴
۱۰۴	شیخ برہان علوی ۔	برہانپور	۴۵۴
۱۰۵	شیخ پیر محمد ابن عبدالحکیم	برہان پور	۴۶۹
۱۰۶	مولانا بدرالدین اسحٰق	۔	۴۹۶
۱۰۷	شیخ بدرالدین سہرندی	۔	۴۹۹
۱۰۸	شیخ بابو ابن جیون ۔	۔	۵۶۵
۱۰۹	شیخ برخوردار گجراتی ۔	۔	۵۷۲
۱۱۰	شیخ بابو سندھی	برہان پور	۵۹۱
۱۱۱	شیخ بدہا طیب بہاری	۔	۵۹۳
۱۱۲	شیخ بدہا حقانی جونپوری	۔	۵۹۴

ت

۱۱۳	توغان شہید ۔	قصبہ بودھا علاقہ مندسور	۷۰
۱۱۴	خواجہ تقی الدین نوح	۔	۱۱۰
۱۱۵	سید تاج الدین سوہی نہروالہ	۔	۱۴۷
۱۱۶	شیخ تاج الدین محمد دہلوی	۔	۱۹۷
۱۱۷	شاہ تاجو ابن شیخ کمال	۔	۲۴۹
۱۱۸	سید تاج الدین قادری نہروالہ	پٹن	۴۴۲
۱۱۹	شیخ تاج الدین ابن شیخ		
۱۲۰	بہاءالدین زکریا ۔	۔	۴۵۲
۱۲۱	شیخ تاج الدین ابن شیخ عبداللہ سندھی ۔	لاہور	۴۶۵
۱۲۲	شیخ تاج زادبوم فتح آباد	۔	۵۶۹

ث

۱۲۲	میاں ثمن شہید ۔	چانگلی نواح سندسور	۷۰

ج

۱۲۳	شیخ جمال الدین احمد خطیب ہانسوی ۔	۔	۵۴
۱۲۴	سید جلال سرخ بخاری اُچہ	اُچہ	۵۷
۱۲۵	شیخ جلال الدین تبریزی	دولمحل دارالملک بنگالہ	۶۶
۱۲۶	مولانا جمال الدین	۔	۸۷
۱۲۷	مولانا جلال الدین اودہی	۔	۸۷
۱۲۸	شیخ جلال الدین جد شیخ حسام الدین ۔ ۔	۔	۱۰۵
۱۲۹	مخدوم جہانیان سید جلال بخاری ۔ ۔	۔	۱۱۲

Marfat.com

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۱۳۰	شیخ جلال الدین مجرد ترکستانی	۰	۱۲۴
۱۳۱	شیخ جلال ابن شیخ عبداللہ	آگرہ	۱۳۱و۲۶۸
۱۳۲	مخدوم شیخ جمال الدین احمد کٹھو	احمد آباد	۱۴۳
۱۳۳	مولانا جعفر - -	۰	۱۷۳
۱۳۴	شیخ جیجو اسادلی	۰	۱۹۱
۱۳۵	شیخ جاراللہ مکی -	مکہ معظمہ	۲۱۰
۱۳۶	شیخ جلال متو -	برہان پور	۲۱۸
۱۳۷	شیخ چندن قریشی -	آگرہ	۲۲۶
۱۳۸	شیخ جلال محمد قادری دہلوی	برہان پور	〃
۱۳۹	شیخ جمال بہری -	احمد آباد	۲۳۰
۱۴۰	ملک چاند والد میان جمو جی	مکہ معظمہ	۲۴۲
۱۴۱	شیخ چندن مندسوری -	مندسور	۲۶۰
۱۴۲	شیخ چھکن کھندوتی -	کھندوت سرکار کالپی	۲۶۸
۱۴۳	شیخ جلال ابن طیب جانیری	۰	۲۷۸
۱۴۴	امیر سید جلال ابن سید صدرالدین -	آگرہ	۲۷۹
۱۴۵	شیخ جمال ابن شیخ الاسلام	مانڈو	۳۴۶
۱۴۶	شیخ چاون ابن عمر چشتی	مانڈو	۳۵۱
۱۴۷	مخدوم جعفر - -	موضع ریوکہ	۳۷۴
۱۴۸	شیخ جنیہ مفتی -	آگرہ	۳۹۰
۱۴۹	سید جمال مدرس مسجد	برہانپور	۳۹۹

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۱۵۰	قاضی جلال الدین ملتانی	بیجاپور دکن	۴۰۹
۱۵۱	میان جمو جی ابن ملک چاند	عادلپور	
		برہانپور	۴۳۸
۱۵۲	شیخ چندن لاہوری	۰	۵۶۷
۱۵۳	شیخ جمال بیابانی	۰	۵۷۰
۱۵۴	شیخ جلال محمد تہامسیری	۰	۵۷۹
۱۵۵	شیخ جلال واہل کالپی	۰	۵۹۱

ح

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۱۵۶	شیخ حمید الدین دہلوی	۰	۳۷
۱۵۷	قاضی حمید الدین ناگوری ابن خواجہ عطاء اللہ	دہلی	۴۷
۱۵۸	شیخ حسین کاہر	ملتان	۵۸
۱۵۹	شیخ حمید الدین صوفی سعیدی ناگوری سوالی ملقب بہ سلطان التارکین	ناگور	۶۳
۱۶۰	ذکر اولاد سلطان التارکین	۰	۶۵
۱۶۱	مولانا حسام الدین ملتانی	نہروالہ	۱۰۲
۱۶۲	مولوی حسام الدین نہروالہ	نہروالہ	۱۰۳
۱۶۳	مولانا حسام الدین مانک پوری	۰	۱۰۶
۱۶۴	شیخ حیدر - -	۰	۱۰۹
۱۶۵	شیخ حسن محمد اسادلی	احمد آباد محلہ اسادل	۱۵۳

Marfat.com

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۱۶۶	شیخ حبیب تاجر تاشقندی	۰	۱۷۷
۱۶۷	سید حامد حسنی چشتی	نہروالہ	
	برادرزادہ سید حسین نہروالہ		۱۹۴
۱۶۸	بابا حیدر ابدال	۰	۲۱۰
۱۶۹	شیخ ظہور حاجی حمید		
	حضور گوالیاری	بہار و سارن	۲۲۰
۱۷۰	شیخ حسین	مانڈو سے ۱۲ کوس پر موضع کراریہ	۲۴۵
۱۷۱	شیخ حسن خطاط ابن شیخ محمود انصاری	آگرہ	۲۶۵
۱۷۲	شیخ حسن بدلہ دہلوی	دہلی	۲۷۷
۱۷۳	شیخ حسین ابن ملک محمد	سکندرہ بفاصلہ دو منزل از دہلی	۳۱۰
۱۷۴	شیخ حسین بغدادی	احمد آباد محلہ رسول آباد	۳۱۳
۱۷۵	شیخ حسن محمد ابن میانجی احمد	احمد آباد	۳۲۱
۱۷۶	شیخ حمید لار	برہان پور	۳۴۵
۱۷۷	شیخ حسن محمد خواہرزادہ		
	شیخ صدرالدین محمد ذاکر	جانپانیر	۳۵۲
۱۷۸	شیخ حسن ابن شیخ عبداللہ	کالپی	۳۵۳
۱۷۹	شیخ حسن چشتی	۰	۳۷۱
۱۸۰	سید حیدر	۰	۳۷۹

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۱۸۱	سید حبیب	۰	۳۹۵
۱۸۲	شیخ حمزہ ابن شیخ سدا	دیپالپور مالوہ	۴۲۰
۱۸۳	شیخ حمید تپا	۰	۴۸۳
۱۸۴	شیخ حاجی چراغ ہند و سید اسد الدین	۰	۴۹۴
۱۸۵	مولانا حسام الدین سبز و مولانا حسام الدین سرخ	لاہور	۴۹۶
۱۸۶	شیخ حسن ابن موسیٰ پدر مصنف	۰	۶۰۸

خ

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۱۸۷	مولانا خواجہ ابن شیخ جلال الدین	۰	۱۰۵
۱۸۸	خواجہ خاتون علا تاج ناگوری	گوالیار	۲۲۳
۱۸۹	مخدوم اعظم مولانا خواجگی احمد ابن جلال الدین	۰	۲۵۹
۱۹۰	خواجہ کلان ابن خواجہ جوئباری	۰	۳۷۳
۱۹۱	خواجہ عالم	بیرپور	۴۰۳
۱۹۲	خواجہ وہبیدی ابن مولانا خواجگی	بخارا	۴۳۹
۱۹۳	خواجہ کلان ابن مولانا خواجگی	بلخ	۴۴۲
۱۹۴	شیخ خدا بخش منڈوی	۰	۵۴۵

Marfat.com

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
	و		
۱۹۵	شیخ دودہن شہید	حدود مندور	۷۱
۱۹۶	شیخ داؤد اساولی	۰	۱۹۵
۱۹۷	شیخ داؤد ابن فیض اللہ	شیرگڈھ صوبہ لاہور	۲۰۷
۱۹۸	شیخ دانش مند (بیارہ) ابن کبیر -	مانڈو	۲۷۱
۱۹۹	ملا دوست صحاف -	بلخ	۳۸۹
۲۰۰	شیخ داؤد بربری -	مانڈو	۴۴۹
۲۰۱	شیخ داؤد خلاج -	سانبہر	۴۷۵
۲۰۲	شیخ دولت گجراتی -	۰	۴۸۰
۲۰۳	شیخ درویش قاسم	۰	۵۸۰
۲۰۴	شیخ دولت ابن عبدالملک منیری - -	منیر	۵۹۵
۲۰۵	شیخ داؤد شطاری ابن شیخ خان محمد -	۰	۶۰۵
	ر		
۲۰۶	باباحاجی رتن ابن نصر ہندی - -	سرانديپ	۲۶
۲۰۷	شیخ رکن الدین ابوالفتح ابن شیخ صدرالدین -	۰	۵۸
۲۰۸	شیخ رکن الدین فردوسی	دہلی	۹۷

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۲۰۹	خواجہ رفیع الدین باردن	۰	۱۱۰
۲۱۰	شیخ رکن الدین مودود کان		۱۳۸
	شکر نہروالہ - -	نہروالہ	
۲۱۱	مولانا رکن الدین خوافی	۰	۱۴۶
۲۱۲	شیخ رحمۃ اللہ ابن شیخ عزیز اللہ	۰	۲۰۴
۲۱۳	مولانا روح اللہ -	۰	۲۱۱
۲۱۴	شیخ راجے محمد عینی ابن شیخ خان - -	اجین	۳۱۸
۲۱۵	مولانا روح الدین -	برہانپور	۳۵۲
۲۱۶	شیخ رکن الدین ابن محمود	مانڈو	۳۷۰
۲۱۷	شیخ راجے محمد جردہ -	۰	۳۸۳
	ز		
۲۱۸	مولانا زین الدین تائبادی	۰	۱۹۸
۲۱۹	سید زہید ابن شاہ بدر	قصبہ سارن	۲۶۲
۲۲۰	شیخ زائر اللہ ابن شیخ عمر مانڈو والہ - -	مانڈو	۳۴۱
۲۲۱	شیخ زکریا -	دہار	۳۴۹
۲۲۲	شیخ زین الدین ابن شیخ منور	آگرہ	۴۱۳
۲۲۳	زندہ حاجی - -	۰	۵۶۶
	س		
۲۲۴	سید محمد کرمانی -	۰	۷۸
۲۲۵	مولانا سراج منہاج -	۰	۷۹

Marfat.com

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۲۲۶	شیخ سراج الدین عثمان	بنگالہ	۱۰۳
۲۲۷	امیر سید احمد ابن سید محمد کرمانی	۰	۱۱۴
۲۲۸	سید حسین نہروالہ	نہروالہ	۱۱۶
۲۲۹	شیخ سالار "	۰	۱۲۹
۲۳۰	مولانا سید احمد ابن محمد تہانیسری	کالپی	۱۳۶
۲۳۱	سید محمد گیسو دراز "	گلبرگہ	۱۳۹
۲۳۲	شیخ سراج سوختہ	کالپی	۱۴۶
۲۳۳	سید احمد ابن محمود "	نہروالہ	۱۵۵
۲۳۴	مولانا سعد الدین کاشغری	۰	۱۶۱
۲۳۵	مولانا سید حسن "	۰	۱۷۱
۲۳۶	مولانا سلطان "	۰	۱۷۶
۲۳۷	حاجی شیخ سلیمان نبی اسرائیل	۰	۱۹۹
۲۳۸	امیر سید علی قوام "	جونپور	۲۰۸
۲۳۹	شیخ سمار الدین دہلوی ابن شیخ فخر الدین "	دہلی	۲۰۹
۲۴۰	شیخ سالار ناگوری "	۰	۲۳۰
۲۴۱	سید حسینی "	مندیسور	۲۳۱
۲۴۲	شیخ سلیمان ابن عفان		
	حاجی مانڈو والہ "	دہلی خوشہی	۲۴۳
۲۴۳	سید حسین ابن سید محمد	محمود آباد بنا احمد آباد کردہ از احمد آباد	۲۵۲
۲۴۴	سید محمد ابن سید اعظم	کالپی	۲۷۰

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۲۴۵	شیخ سعد ابن بدھن		
	خیر آبادی "	۰	۲۸۳
۲۴۶	شیخ سراج ابن شیخ		
	عبد الملک "	۰	۳۰۳
۲۴۷	شیخ سعد الدہلوی چشتی	برہان پور	۳۷۸
۲۴۸	سید حسین زادہ بوم سون پت	اجمیر	۴۱۴
۲۴۹	شیخ سراج محمد بینانی "	خاندیس	۴۵۹
۲۵۰	سید حسین ابن شیخ جمال	محمد پور سرکار سارنگ پور	۴۵۹
۲۵۱	مولانا سمار الدین جونپوری	۰	۴۹۳
۲۵۲	سید حسین شہدی "	بہروچ گجرات	۵۰۲
۲۵۳	سید شیخ ابن شیخ عبد اللہ	۰	۵۰۳
۲۵۴	سید احمد افغان ابن شیخ محمد	۰	۵۴۹
۲۵۵	سید احمد قادری "	۰	۵۶۴
۲۵۶	سید حسن سینی "	۰	۵۶۴

ش

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۲۵۷	شیخ شہاب الدین حق گو ابن شیخ فخر الدین زاہدی	کہنہ دہلی	۴۶
۲۵۸	شیخ شمس الدین داؤد کالپی "	۰	۵۵
۲۵۹	مولانا شہاب الدین امام سلطان نظام الاولیا	۰	۹۱

Marfat.com

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۲۶۰	شیخ شرف ابن شیخ یحییٰ	بہار	۹۷
۲۶۱	شیخ شرف پانی پتی ابوعلی قلندر	"	۱۰۰
۲۶۲	شیخ شمس الدین محمد	"	۱۰۷
۲۶۳	مولانا شیخن مانک پوری	"	۱۰۷
۲۶۴	مولانا شمس الدین یحییٰ	"	۱۰۸
۲۶۵	شیخ شمس اوتادلہ	دہلی	۱۰۹
۲۶۶	خواجہ شمس الدین دہاوی خواہر زادہ امیر خسرو	"	۱۱۱
۲۶۷	سید شمس الدین خاموش	"	۱۱۲
۲۶۸	شیخ شہاب الدین عاشق	دہلی	۱۲۴
۲۶۹	شیخ شہر السد ابن شیخ عزیز اللہ	"	۱۳۰
۲۷۰	قاضی شہاب الدین عمر زابلی		
	دولت آبادی جونپوری	جونپور	۱۴۴
۲۷۱	شیخ الاسلام چاپلیدہ نام	مانڈو	۱۴۸
۲۷۲	ملک شرف الدین شاہ شہباز	"	۱۵۱
۲۷۳	شاہ عالم گجراتی ابن قطب عالم	احمد آباد	
		محلہ رسول آباد	۱۶۰
۲۷۴	مولانا شیخ "	"	۱۷۴
۲۷۵	مولانا شمس الدین	"	۱۹۸
۲۷۶	مولانا شمس الدین محمد ترک	"	۲۲۴
۲۷۷	شاہ محمد ابن حسن طاہر		
	قادری "	"	۲۷۲

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۲۷۸	سید شاہ میر "	آگرہ	۲۸۰
۲۷۹	شیخ شاہ علی احمد آبادی	احمد آباد	۳۰۶
۲۸۰	شیخ شکر "	بیمدی	۳۰۷
۲۸۱	شیخ جوکہاری "	"	۳۲۱
۲۸۲	شیخ شمس الدین زندہ دل شیرازی "	بیجاپور دکن	۳۵۴
۲۸۳	شیخ عربی دیانہ سندہی	"	۳۷۸
۲۸۴	شیخ شہاب الدین واصل	"	۴۰۰
۲۸۵	شریف شیخ "	احمد آباد	۵۰۴
۲۸۶	شیخ شریف محمد "	"	۵۰۶
۲۸۷	شیخ شمس الدین جاندہری	"	۵۸۸
	ص		
۲۸۸	شیخ صفی الدین ابراہیم ولد عبداللہ رازی "	"	۳۸
۲۸۹	شیخ صوفی بدہنی باشندہ کیپتل "	"	۶۷
۲۹۰	شیخ صدر الدین عارف ابن شیخ بہاء الدین زکریا	"	۷۹
۲۹۱	شیخ صدر الدین ذاکر ابن شیخ شمس	بڑودہ	۳۴۹
۲۹۲	شیخ صدیق بڑودہ "	بڑودہ	۳۷۶
۲۹۳	قاضی صدر الدین لاہوری	برہوچ	۴۱۰

Marfat.com

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۲۹۴	شیخ صدر جہان ابن		
	ابو الفتح "	۰	۴۸۰
۲۹۵	شیخ صالح حافظ ابن خان محمد	۰	۵۶۳
۲۹۶	امیر سید صبغۃ اللہ بہروچی	مدینہ معظمہ	۵۸۶
	ض		
۲۹۷	مولانا ضیاء الدین حامد بلخی	۰	۳۷
۲۹۸	خواجہ ضیاء الدین برنی	۰	۱۳۷
۲۹۹	شیخ ضیاء الدین چشتی	مندسور	۴۵۰
	ط		
۳۰۰	میر ابو النجیب شاہ طیب	۰	۱۹۸
۳۰۱	شیخ طیب "	برہان پور	۳۷۷
۳۰۲	شیخ طاہر ابن یوسف	برہان پور	۴۲۶
	ظ		
۳۰۳	شیخ ظہور الدین محمود ابن		
	جلال " "	۰	۳۸۰
	ع		
۳۰۴	شیخ عبد الصمد رازی "	۰	۳۸
۳۰۵	شیخ عارف ملتانی "	حجاز	۵۴
۳۰۶	شیخ عماد اللہ بن اسمعیل		
	ملتانی ابن شیخ صدر الدین	۰	۶۱
۳۰۷	شیخ علم الہدی برادر عم زاد		
	بشیخ رکن الدین ابو الفتح	۰	۶۲

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۳۰۸	مولانا علاء الدین نیلی	دہلی	۸۶
۳۰۹	خواجہ شیخ علی شاہ ابن شیخ		
	محمود جاندار "	۰	۸۹
۳۱۰	شیخ عمر استاد لاہوری "	پنڈوہ	۱۰۴
۳۱۱	خواجہ عزیز الدین ابن خواجہ		
	ابو بکر " "	۰	۱۱۱
۳۱۲	قاضی صلم الدین ابن قاضی		
	عین الدین "	۰	۱۲۲
۳۱۳	شیخ عماد الدین دہلوی	۰	۱۲۴
۳۱۴	مولانا علم الدین شرف جہان	۰	۱۳۰
۳۱۵	شیخ عبد الملک قاری "	آگرہ	۱۳۱
۳۱۶	شیخ علی پروا بن احمد "	مہایم	۱۴۱
۳۱۷	خواجہ عبد اللہ امامی اصفہانی	۰	۱۴۲
۳۱۸	خواجہ علاء الدین عجدوانی	۰	۱۴۸
۳۱۹	سید علاء الدین راٹھی	راٹھ سرکار کالپی	۱۴۸
۳۲۰	شیخ عزیز اللہ المتوکل علی اللہ		
	ابن شیخ یحییٰ "	۰	۱۵۸
۳۲۱	فرزندان شیخ عزیز اللہ "	۰	۲۰۵
۳۲۲	قاضی عطاء اللہ چشتی "	مانڈو	۱۶۰
۳۲۳	شاہ عبد اللہ شطاری ابن		
	حسام الدین "	مانڈو	۱۶۱

Marfat.com

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۳۲۴	میر عبدالاول	"	۱۷۲
۳۲۵	مولانا خواجہ علی تاشقندی	"	۱۷۷
۳۲۶	محمد عبداللہ عرف مولانا زادہ		
	اترازی	"	۱۷۸
۳۲۷	مولانا علاءالدین محمد		
	کتب دار	"	۱۹۰
۳۲۸	مولانا عبداللہ	"	۱۹۰
۳۲۹	شاہ عبداللہ ابن شاہ یوسف	"	۱۹۷
۳۳۰	شیخ محمد علا بنگالی عرف		
	شیخ قاضن شطاری	"	۲۰۳
۳۳۱	مولانا عبدالرحمن کارد گر	"	۲۰۸
۳۳۲	میر علائی آبنیری ابن مولانا		
	نظام الدین حسین	"	۲۱۵
۳۳۳	شیخ عطن	"	۲۲۵
۳۳۴	شیخ عبداللہ بیابانی ابن		
	شیخ سمارالدین دہلوی	ماندو کے قریب	۲۲۵
۳۳۵	شیخ عبدالوہاب بخاری		
	ملتانی	پرانی دہلی	۲۳۰
۳۳۶	شیخ علاءالدین عیسیٰ دہلوی	"	۲۳۲
۳۳۷	مولانا عبدالکریم ابن عطاءاللہ	"	۲۳۷
۳۳۸	شیخ عبدالقدوس حنفی	کنکوہ بیکانیر	
		دہلی	۲۳۹

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۳۳۹	شیخ علاءالدین دہلوی ابن		
	شیخ نورالدین "	قلعہ دہلی	۲۴۷
۳۴۰	شیخ علاءالدین ابن شیخ		
	بدرالدین سلیمان "	اجودھن	۲۴۸
۳۴۱	شاہ عبدالرزاق جنبجانوی	"	۲۴۸
۳۴۲	شیخ علاءالدین مجذوب		
	مشہور بہ علاول بلاول "	آگرہ	۲۵۴
۳۴۳	شیخ عبدالملک قاری		
	ابن شیخ عبداللہ "	آگرہ	۲۶۴
۳۴۴	شیخ عبدالحکیم ابن شاہ	روضہ شاہ	
	باجن " "	باجن بہاپور	۲۶۵
۳۴۵	مولانا عماد طارمی "	"	۲۷۴
۳۴۶	سید عبدالاول دولت آبادی	دولت آباد دکن	۲۷۵
۳۴۷	شیخ عبدالوہاب عرف شیخ بدھا		
	ابن شیخ ابوالفتح مکی "	آگرہ	۲۸۴
۳۴۸	شیخ عبدالمومن ابن شیخ محمد	آگرہ	۳۰۲
۳۴۹	مخدوم عباس ابن جلال سندھی	سندھ	۳۰۶
۳۵۰	شیخ علی شیر بنگالی "	احمد آباد	۳۰۸
۳۵۱	شیخ عبدالملک بنیانی "	احمد آباد	۳۱۱
۳۵۲	شیخ عبدالعزیز منقب بہ		
	عزیزالحق ابن شیخ کمال الحق		
	جونپوری "	دہلی	۳۱۱

Marfat.com

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۳۵۳	شیخ عبدالحکیم "	کالپی	۳۱۷
۳۵۴	حافظ عبدالکریم بصیر "	آگرہ	۳۲۰
۳۵۵	شیخ عبدالرزاق عرف		
	شیخ لہرہ " "	"	۳۲۲
۳۵۶	سید عبداللہ آنندی	بنھڑیہ قریب	
	ملتانی " "	دیپال پور	۳۲۴
۳۵۷	فقیہ علی " "	بندر سورت	۳۲۵
۳۵۸	قاضی عبدالقادر ابن علی	کانہ علاقہ	
		دیپال پور	۳۲۶
۳۵۹	خواجہ محمد عبداللہ عرف خواجہ		
	کالخواجہ - ابن خواجہ		
	احرار الاولیا "	تاشقند	۳۲۶
۳۶۰	انجمن فرزندان خواجہ محمد		
	عبداللہ " "	"	۳۲۹
۳۶۱	خواجہ عبدالشہید ابن		
	خواجہ محمد عبداللہ "	سمرقند	۳۳۳
۳۶۲	شیخ علی قدسی "	"	۳۳۹
۳۶۳	مولانا عبدالجلیل جونپوری	"	۳۵۳
۳۶۴	شیخ عبدالوہاب افغان	مانڈو	۳۵۶
۳۶۵	شیخ عبدالرحمن صوفی		
	سرہندی " "	"	۳۷۶
۳۶۶	شیخ عبداللہ کنتواسن	آگرہ	۳۸۹

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۳۶۷	شیخ عبداللہ قادیمی نام		
	بھیکہ جی " "	مانڈو	۳۹۳
۳۶۸	شیخ عبدالجلیل ناگوری	"	۳۹۵
۳۶۹	شیخ عبدی ساکن آگرہ	"	۴۰۰
۳۷۰	شیخ عبدالملک ابن شیخ		
	ابراہیم " "	کالپی	۴۰۱
۳۷۱	شیخ علی متقی ابن		
	حسام الدین جونپوری -	مکہ معظمہ	۴۰۲
۳۷۲	شیخ عبدالحی عرف		
	شیخ جیوا " "	بدولی	۴۰۴
۳۷۳	شیخ عبدالغفور ابن		
	داؤد " "	اجین	۴۱۲
۳۷۴	شیخ عبدالرحیم "	عادل پور	
		قریب ہانسی پور	۴۱۳
۳۷۵	شیخ عبدالکریم ابن شاہ		
	شہباز " "	"	۴۳۶
۳۷۶	شیخ علاء الدین ثانی		
	مجذوب " "	آگرہ	۴۴۰
۳۷۷	حکیم عثمان ابن شیخ عیسیٰ	احمد خاندیس	۴۴۵
۳۷۸	شیخ عثمان ابن لادن	مانڈو	۴۴۷
۳۷۹	قاضی عبدالغنی "	برہان پور	۴۵۱
۳۸۰	شیخ عبدالرزاق طائی	پٹن	۴۵۱

Marfat.com

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۳۸۱	شیخ عبداللہ صوفی شطاری ابن کمال الدین بہلول -	آگرہ	۴۵۴
۳۸۲	قاضی عبدالقادر ابن قاضی محمود - -	سارنگپور مالوہ	۴۶۱
۳۸۳	شیخ علم الدین مجذوب ساکن رہتک - -	رہتک	۴۶۳
۳۸۴	شیخ علی افغان -	اجمین	۴۶۳
۳۸۵	شیخ عبداللطیف ابن ملک شاہ غوری -	بڑودہ	۴۶۸
۳۸۶	شیخ عبداللہ ابن شیخ وجیہ الدین احمد آبادی -	احمد آباد	۴۷۰
۳۸۷	شیخ عبدالواحد تارک الماء	سندسور	۴۸۷
۳۸۸	شیخ عبداللہ عرف شیخ بدہا ابن غوث الاولیا -	گوالیار	۴۸۷
۳۸۹	مولانا عالم دہلوی -	۰	۴۹۲
۳۹۰	مولانا عبداللہ ابن مولانا شمس الدین انصاری لاہوری	احمد آباد	۴۹۵
۳۹۱	مولانا عبدالرحمن -	لاہور	۴۹۵
۳۹۲	مولانا عبدالسلام -	لاہور	۴۹۶
۳۹۳	میاں علی شیر سہرندی -	۰	۴۹۹
۳۹۴	شیخ عبدالاحد سہرندی	۰	۵۰۰
۳۹۵	شیخ علاء الدین سارنی	۰	۵۰۰
	و شیخ خیر الدین سارنی	۰	۵۰۰
۳۹۶	شیخ عبدالمعطی -	۰	۵۰۴
۳۹۷	شیخ عبداللہ و شیخ رحمۃ اللہ	مدینہ معظمہ شیخ عبداللہ	۵۰۴
۳۹۸	سید عطا محمد -	احمد آباد گجرات	۵۰۴
۳۹۹	شیخ عیسیٰ ابن شیخ قاسم سندھی - -	۰	۵۰۸
۴۰۰	شیخ عبدالقادر ابن ابی محمد	۰	۵۴۸
۴۰۱	شیخ عبداللطیف ابن شیخ نور محمد - -	۰	۵۵۷
۴۰۲	شیخ عبدالستار ابن شیخ عیسیٰ مسیح الاولیا -	۰	۵۶۰
۴۰۳	شیخ عبداللہ مجذوب قادری بغدادی -	۰	۵۶۶
۴۰۴	شاہ عمر خوشت گری -	۰	۵۷۰
۴۰۵	سید عبدالواحد ابن سید ابراہیم - -	۰	۵۸۶
۴۰۶	شیخ عبدالحق حقی دہلوی	۰	۵۹۸
۴۰۷	خواجہ علی مسیحی ابن حسین رومی - -	۰	۶۰۳
۴۰۸	مولانا ضیاء الدین احمد ابن مولانا محمد مکتب دار	۰	۲۱۵

Marfat.com

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۴۰۹	شیخ غیاث الدین انگور	۰	۲۱۵
۴۱۰	مولانا غوثی حسن مصنف گلزار		۶۱۱
	ف		
۴۱۱	شیخ فخر الدین حسین زنجانی	لاہور	۲۵
۴۱۲	شیخ فخر الدین احمد اجمیری	۰	۳۸
۴۱۳	شیخ فخر الدین زاہدی	میرٹھ	۴۵
۴۱۴	شیخ فرید الدین گنجشکر ابن سلیمان	پٹن	۴۸
۴۱۵	انجمن فرزندان و خلفاے شیخ فرید الدین گنج شکر	۰	۴۹
	شمار خلفاے گنجشکری	۰	۵۲
۴۱۶	شیخ فخر الدین ثانی ابن شیخ شہاب الدین حق گو	۰	۵۷
۴۱۷	مولانا فصیح الدین	۰	۸۵
۴۱۸	مولانا فخر الدین مروزی	۰	۹۰
۴۱۹	مولانا فخر الدین زرادی	۰	۱۰۹
۴۲۰	مولانا فتح اللہ	۰	۱۵۷
۴۲۱	شیخ فخر الدین گنج اسرار جونپوری	جونپور	۱۹۱
۴۲۲	شیخ فضل اللہ گجراتی	رہتک	۲۴۰

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۴۲۳	شیخ فخر الدین ابن شیخ داؤد	آگرہ	۲۸۱
۴۲۴	شیخ فضل اللہ ابن شیخ حسین چشتی ملتانی	مانڈو	۳۰۸
۴۲۵	شیخ فتح اللہ راج گڈہی	۰	۳۴۳
۴۲۶	شیخ فتح اللہ بہڑوچی	۰	۴۳۵ ~~۴۴۵~~
۴۲۷	شیخ فیض اللہ نارنولی	۰	۵۶۱
۴۲۸	شیخ فرید ابن شیخ عبد الحکیم	۰	۶۰۳
	ق		
۴۲۹	خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی ابن شیخ کمال الدین موسی	دہلی	۳۹
۴۳۰	انجمن فرزندان و خلفاے خواجہ قطب الدین بختیار	۰	۴۲
۴۳۱	شیخ قطب الدین منور ابن شیخ برہان الدین	شہر ہانسی	۹۶
۴۳۲	مولانا قاسم	۰	۱۷۲
۴۳۳	مولانا قاضی خان ابن یوسف ناصحی	۰	۲۶۲
۴۳۴	قاضی قاضن سندہی	۰	۲۷۵
۴۳۵	قاضی قطب مجذوب		

Marfat.com

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
	ابن قاضی کدن "	۰	۳۰۳
۴۳۶	قاضی قطب مجرد "	مہوبہ	۳۰۴
۴۳۷	شیخ نصاب "	۰	۳۱۸
۴۳۸	شیخ قطب جہان ذاکر نہروالہ	۰	۳۶۰
۴۳۹	شیخ قاسم " "	۰	۳۹۰
	ک		
۴۴۰	خواجہ کریم الدین سمرقندی	۰	۸۸
۴۴۱	شیخ کمال الدین لیعقوب		
	نہروالہ " "	نہروالہ	۹۱
۴۴۲	مولانا کمال الدین زاہد	۰	۹۹
۴۴۳	شیخ کالو " "	کرہ	۱۰۷
۴۴۴	شیخ کمال الدین حسین ابن		
	خالد اجمیری ناگوری "	۰	۱۹۳
۴۴۵	شیخ کبیر " "	۰	۲۱۹
۴۴۶	شیخ کمال الدین قریشی	۰	۲۵۷
۴۴۷	شیخ کمال الدین ابن سلیمان	مانڈو	۳۰۷
۴۴۸	شیخ کتین لاکہ "	۰	۳۷۹
۴۴۹	شیخ کرم اللہ مرید سید		
	جمن جتی " "	مانڈو	۴۳۶
۴۵۰	شیخ کرم اللہ ملتانی "	۰	۵۷۱
۴۵۱	شیخ کمال ابن شیخ		
	ابراہیم " "	پایان قلعہ آسیر	۴۵۰
۴۵۲	شیخ کمال محمد عباسی	اجمین	۴۶۴
۴۵۳	شیخ کبیر رہنہ مالوی دیپال	دولت آباد	
	پوری " "	قریب بیالپور	۴۶۶
۴۵۴	شیخ کلیم الدین موسی گجراتی	احمد آباد	۵۰۵
۴۵۵	شیخ گدائی پانی پتی "	۰	۵۷۱
۴۵۶	شیخ کمال الدین کمال		
	مالوہ " "	دہار	۵۸۱
۴۵۷	شیخ کاجا الہداد نام	۰	۶۰۴
	ل		
۴۵۸	مولانا لطف اللہ ختلانی	۰	
	مرید خواجہ عبید اللہ احرار	۰	۱۷۴
۴۵۹	مولانا لطیف اللہ مرید مولانا		
	خواجگی کاشانی "	۰	۲۷۳
۴۶۰	شیخ لشکر محمد عارف ابن		
	ملک راجن " "	برہان پور	۳۶۱
۴۶۱	شیخ لاد جیو سندھی	برہان پور	۴۴۳
	م		
۴۶۲	خواجہ معین الدین حسن		۷
	حسینی سنجری اجمیری "	اجمیر	۲۷
۴۶۳	انجمن فرزندان وخلفاء		
	خواجہ معین الدین حسن	۰	۳۱،۲۹
۴۶۴	شیخ مجد الدین سنجری "	۰	۳۸

Marfat.com

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۴۶۵	شیخ محمود نہروالہ -	نہروالہ گجرات	۴۴
۴۶۶	حاجی مجدالدین جاجرمی		
	دہلوی - - -	۰	۴۴
۴۶۷	شیخ موسیٰ باشندہ تتہ	۰	۶۳
۴۶۸	شیخ محمد ترک نارنولی -	نارنول	۶۸
۴۶۹	مولانا معین الدین عمرانی	۰	۶۹
۴۷۰	سید معروف شہید -	سندسور	۷۰
۴۷۱	سید مولہ عرب نزاد دہلی آبلو	۰	۷۲
۴۷۲	شاہ مدار ملقب بہ بدیع الدین	مکن پور	۷۴
۴۷۳	انجمن خلفائے شاہ مدار	۰	۷۵
۴۷۴	شیخ مبارک گوپاموی -	۰	۸۷
۴۷۵	خواجہ مویدالدین کرئی -	۰	۸۸
۴۷۶	خواجہ مویدالدین ثانی -	دہلی	۱۰۲
۴۷۷	مولانا مغیث الدین دہلوی	اجمین	۱۱۱
۴۷۹	شیخ محمد نہروالہ معروف		
	بہ شیخ حاجی	نہروالہ	۱۱۹
۴۷۹	سید معین الدین ایرجی	۰	۱۲۵
۴۸۰	خواجہ سوید مہتہ -	۰	۱۲۸
۴۸۱	شیخ محمد ابن شیخ ابراہیم		
	ملتانی - -	۰	۱۲۸
۴۸۲	سید محمود ابن سید سماء خورد	ماندو	۱۴۰
۴۸۳	شیخ محمد ابن عیسیٰ -	۰	۱۵۰

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۴۸۴	مولانا محمد قاضی	۰	۱۷۶
۴۸۵	مولانا محمد رومی -	۰	۱۹۱
۴۸۶	درویش منصور سبزواری	۰	۱۹۱
۴۸۷	مولانا محمد تابادکانی -	۰	۲۰۶
۴۸۸	مولانا محمد حرانی -	۰	۲۰۸
۴۸۹	خواجہ مرتضیٰ تائبادی -	۰	۲۱۰
۴۹۰	مولانا معین الدین واعظ		
	ہروی - - -	۰	۲۱۱
۴۹۱	مولانا محمود کمانگر ابن کتب دار	۰	۲۱۶
۴۹۲	شیخ میر جان -	۰	۲۱۸
۴۹۳	شاہ میا بنجو چشتی ابن		
	شیخ نجم الدین -	ماندو	۲۱۹
۴۹۴	شیخ محمد ابن خواجہ		
	تاج الدین محمد - -	احمد آباد	۲۳۳
۴۹۵	شیخ محمد سودو دلاری	پانی پت	۲۳۳
۴۹۶	سید معظم - -	کالپی	۲۳۵
۴۹۷	شیخ مبارک با لادست	جہنجہانہ	۲۳۶
۴۹۸	قاضی محمود ابن چایلدہ	قصبہ بیرلور مضافات احمد آباد	۲۳۶
۴۹۹	مولانا محمد مجد -	دہلی	۲۶۰
۵۰۰	شاہ منصور -	برہان پور	۲۶۳
۵۰۱	شیخ محمد عینی -	احمد آباد	۲۶۲

Marfat.com

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۵۰۲	قاضی منیا ابن یوسف		
	مانڈو والہ "	"	۲۶۷
۵۰۳	مبارک خان ہروی "	صوبہ سرکار کالپی	۲۶۹
۵۰۴	شیخ محمود چشتی رنت بنوری	کجھاون	۲۷۸
۵۰۵	انجمن اصحاب سلسلہ شطاریہ	"	۲۸۶
۵۰۶	شیخ محمد غوث گوالیاری		
	شطاری " "	گوالیار	۲۹۰
۵۰۷	شیخ مبارک سندھی -	برہانپور	۳۱۵
۵۰۸	سید مرشد الدین ولد		
	میر رفیع الدین "	اگرہ	۳۱۶
۵۰۹	میرزا شاہ "	"	۳۲۱
۵۱۰	شیخ محمد ابن طاہر نہروالہ	نہروالہ	۳۳۲
۵۱۱	شیخ محمد ابن شیخ عبدالملک	اگرہ	۳۳۰
۵۱۲	شیخ محمد ابن ابی اللطف	قدس خلیل	۳۳۷
۵۱۳	شیخ معروف و شیخ عثمان	میت پور سرحد ملتان	۳۴۰
۵۱۴	شیخ محمد فقیہ " "	"	۳۴۰
۵۱۵	میاں میانجی ابن داؤد		
	خال مصنف گلزار "	"	۳۴۱
۵۱۶	شیخ موسیٰ باشندہ اجین	"	۳۴۴
۵۱۷	راجے سید مصطفیٰ ابن سید		

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
	مبارک " "	"	۳۵۳
۵۱۸	شیخ منور ابن شیخ نوراللہ	آگرہ	۳۵۶
۵۱۹	قاضی محمود سورپی "	"	۳۶۹
۵۲۰	شیخ محمد حقدار "	"	۳۷۱
۵۲۱	شاہ منجھن ابن عبداللہ	قصبہ آشٹہ	۳۷۱
۵۲۲	مولانا کاسہ کرانی "	"	۳۷۴
۵۲۳	مولانا خرد دیوانہ "	بلخ	۳۷۵
۵۲۴	شیخ محسن کہانہ "	کہانہ	۳۷۹
۵۲۵	شیخ محبت " "	سارنگپور	۳۸۱
۵۲۶	شیخ معروف ابن قاضی		
	سعداللہ " "	خاک شیراز	۳۸۷
۵۲۷	شیخ مبارک مجذوب "	آگرہ	۳۹۴
۵۲۸	ملک محمود بیارہ "	احمد آباد	۳۹۶
۵۲۹	سید مصطفیٰ محبوب اللہ	احمد آباد	۳۹۷
۵۳۰	شیخ محمد نابلوسی "	مصر	۳۹۷
۵۳۱	شیخ محمود بنجارہ	"	۴۰۰
۵۳۲	ملک شیر خلوتی "	بودور	۴۱۱
۵۳۳	شیخ محمد ابن شیخ ابوالحسن	"	۴۱۵
۵۳۴	شیخ محمود ابن عبداللہ	برہان پور	۴۳۳
۵۳۵	شیخ ماکھو " "	برہان پور	۴۵۸
۵۳۶	شیخ مبارک صدیقی شطاری " "	مانڈو	۴۶۲

Marfat.com

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۵۳۷	شیخ مرتضیٰ ابن سید محی الدین -	برہان پور	۴۶۶
۵۳۸	شیخ منور ابن عبدالمجید	لاہور	۴۷۲
۵۳۹	مولانا خواجہ محمد باقی ابن قاضی عبدالسلام -	دہلی	۴۷۷
۵۴۰	شیخ محمود ابن سید ملک	قصبہ نعلیجہ قریب ماندو	۴۸۴
۵۴۱	شیخ محمد جی برہنہ سر -	احمد آباد گجرات	۴۸۶
۵۴۲	مولانا مسعود بیگ -	۰	۴۹۱
۵۴۳	شیخ محمد ابن شیخ عارف چشتی - -	۰	۵۸۲
۵۴۴	شیخ محمد ابن فضل اللہ	۰	۵۹۷
۵۴۵	مولانا محمد رضا شکیبی تخلص	۰	۶۰۰
۵۴۶	میرزا خان خانخانان -	۰	۶۲۴

ن

۵۴۰	شیخ نظام ناگوری -	۰	۳۸
۵۴۸	شیخ نورالدین دہلوی -	۰	۶۷
۵۴۹	شیخ نورالدین ملک یار پران - - -	دہلی	۸۰
۵۵۰	سلطان نظام الدین اولیا ابن احمد ابن علی بخاری بدایونی - -	دہلی	۹۲
۵۵۱	انجمن خلفائے سلطان نظام الاولیا - -	۰	۸۴
۵۵۲	شیخ نظام الدین ابوالموید نبیرہ شمس العارفین -	۰	۹۵
۵۵۳	شیخ نجیب الدین فردوسی	حوض شمسی	۹۷
۵۵۴	شیخ نظام الدین شیرازی	دہلی	۶۰۱
۵۵۵	شیخ نور قطب عالم -	پنڈوہ	۱۰۴
۵۵۶	شیخ نصیر الدین محمود اودھی چراغ دہلی - -	۰	۱۱۵
۵۵۷	سید نورالدین مبارک ابن سید محمد کرمانی - -	۰	۱۱۸
۵۵۸	مولانا نظام الدین خاموش	۰	۱۴۲
۵۵۹	مولانا نظام الدین نہروالہ	۰	۱۵۰
۵۶۰	شاہ نجم الدین منڈوی ابن قصبہ نعلیجہ قریب ماندو		
۵۶۱	سید نظام الدین ۰۰		۱۵۳
۵۶۲	خواجہ ناصر الدین عبیداللہ عرف خواجہ احرار -	۰	۱۶۶
۵۶۳	انجمن خدمتگاران احراریہ -	۰	۱۷۱
۵۶۴	مولانا نورالدین تاشقندی	۰	۱۷۷
۵۶۴	مولانا ناصر الدین اترارى	۰	۱۷۸
۵۶۴	مولانا نور الدین عبدالرحمن جامی - - -	۰	۱۷۹

Marfat.com

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۵۶۵	شیخ نورالدین احمد		
	مندوی - -	مانڈو	۱۹۵
۵۶۶	شاہ نعمان -	تحت قلعہ آسیر	۱۹۶
۵۶۷	شاہ نعمۃ اللہ چشتی -	آگرہ	۱۹۷
۵۶۸	مولانا نظام الدین حسین		
	ابن مولانا علاء الدین		
	المکتب دار - -	-	۲۱۴
۵۶۹	مولانا نورالحق ابن مولانا		
	حسین واعظ -	-	۲۱۷
۵۷۰	شیخ نصیرالدین تمیمی		
	انصاری - -	آگرہ	۲۴۱
۵۷۱	شیخ نصیرالدین ہنڈولی	-	۲۴۴
۵۷۲	سید نظام متوطن مانڈہ	مانڈو	۲۵۱
۵۷۳	مولانا ناصر مفتی -	-	۳۱۷
۵۷۴	شیخ نجم الحق جایلدہ	-	۳۲۶
۵۷۵	شیخ ناہر بیابانی -	مندسور	۳۴۳
۵۷۶	شیخ نظام نارنولی -	نارنول	۳۹۰
۵۷۷	مخدوم نوح مالاکندی -	-	۳۹۵
۵۷۸	شیخ نظام مجذوب -	آگرہ	۳۹۵
۵۷۹	شیخ نورالدین نصیارالعر		
	ابن غوث الاولیا -	لاہور	۴۲۱
۵۸۰	شیخ نظام مرید سید		

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
	ابراہیم - - -	برہان پور	۴۵۱
۵۸۱	شیخ نصیر خان ابن قریش		
	خان - - - -	-	۴۶۷
۵۸۲	شیخ نور محمد خلیل جانپانیری	احمد آباد	۴۹۰
۵۸۳	شیخ نورالدین و شیخ		
	شمس الدین - -	-	۴۹۸
۵۸۴	شیخ نصیر جمال -	نوساری	۵۰۵
۵۸۵	شیخ نعمۃ اللہ شیخ پوری	-	۵۶۲
۵۸۶	شیخ نظام انبیٹھی -	انبیٹھہ	۵۷۷
۵۸۷	شیخ نظام تہانیسری	-	۵۸۰
	و		
۵۸۸	شیخ وجیہ الدین یحییٰ دہلوی	دہلی	۴۵
۵۸۹	مولانا وجیہ الدین بائلی -	دہلی	۸۷
۵۹۰	شیخ وجیہ الدین یوسف		
	چندیری - -	چندیری	۱۰۱
۵۹۱	مولانا ولی میان کاپی -	-	۲۷۴
۵۹۲	شیخ وہبان سنبھلی -	برہان پور	۳۰۷
۵۹۳	شیخ ولی محمد - -	برہان پور	۳۴۵
۵۹۴	شیخ ود دواللہ شطاری		
	ابن شیخ معروف -	-	۳۸۵
۵۹۵	میان وجیہ سندھی -	-	۳۸۶
۵۹۶	شیخ وجیہ الدین احمد علوی	احمد آباد گجرات	۴۰۵

Marfat.com

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۵۹۷	شیخ ولی ابن ملوک شاہ	چرتھاولی	۴۳۵
۵۹۸	شیخ ولی محمد ابن قاضی زادہ	برہان پور خاندیس	۴۵۸
	۵		
۵۹۹	سید ہبۃ اللہ عرف شاہ میر	احمد آباد	۲۳۰
۶۰۰	شیخ ہانسا بخاری	احمد آباد	۴۱۹
۶۰۱	سید ہبۃ اللہ مرید خواجہ حسن	چولی مہیسر	۴۳۴
۶۰۲	شیخ ہمایون مجدد موسب	۰	۵۶۹
	ی		
۶۰۳	شاہ یوسف ملتانی	۰	۲۳

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۶۰۴	شیخ یحییٰ ابن شیخ اسرائیل	منیر	۷۸
۶۰۵	خواجہ یعقوب ابن خواجہ ابن خواجگی	نہروالہ	۱۲۱
۶۰۶	شیخ یوسف بدہا ایرجی	ایرج	۱۴۱
۶۰۷	مولانا یونس لاکہ	۰	۲۷۴
۶۰۸	شیخ یوسف بنگالی	برہان پور	۲۵۸
۶۰۹	شیخ یوسف قادری	۰	۳۷۰
۶۱۰	شیخ یوسف ابن شیخ عبداللہ	آگرہ	۳۹۴
۶۱۱	شیخ یوسف لنگر ابن شیخ داؤد ملتانی	آگرہ	۴۱۴
۶۱۲	شیخ یحییٰ کبیر بختیار	۰	۵۰۲

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ مبسوط

مصنف کے مختصر حالات اصل کتاب موسوم بہ **گلزار ابرار** کے مصنف کا نام مولوی **محمد غوثی** ابن حسن ابن موسیٰ شطاری ہے مصنف نے کتاب کے آخرین حصہ مین جہان پر اپنے والد ماجد شیخ حسن کا بیان لکھا ہے - وہین بلکہ اُسی ضمن مین اپنے حالات اور واقعات بہی - بالتفصیل تحریر فرمائے ہین - مگر اجمالاً بیان اس طرح پر ہے - کہ مولانا ہجری سنہ نوسو باسٹھ مین قصبہ مانڈو کے اندر پیدا ہوئے تہے - مانڈو کو زمانہ قدیم مین منڈو کرکے بولتے اور لکھتے تہے - یہین پرورش پائی - اور یہین بود و باش بہی رکہی تحصیل علوم مین شیخ وجیہ الدین اجہو علوی احمد آبادی کے شاگرد تہے - اور طریقت مین سلسلۂ بیعت غوث الاولیا - شیخ محمد غوث گوالیاری قدس سرہٗ تک پہونچتا ہے - اکبری سلطنت کا خاتمہ - اور جہانگیری عہد کا آغاز - آپ کے ہی زمانہ مین ہوا ہے چونکہ یہ زمانہ - علم - فضل - معرفت - ثروت - اور اعزاز و وقار کے اعتبار سے اہل اسلام کے حق مین گویا خورشید نصف النہار تہا - اسواسطے فقرا - صلحا - اولیا - علما - فضلا - اور امرا وغیرہ وغیرہ بڑے اچہے اچہے لوگ اِس بے نظیر قدر شناس زمانہ مین رونق بخش بزم حیات تہے مصنف کا علمی تبحر معمولی اور صرف عقلی و نقلی علوم مین منحصر نہتا - بلکہ عرفانی و وجدانی کمالات بہی حاصل تہے - اگر کوئی اندازہ شناس طبیعت مصنف کا زور قلم اور عرفانی و وجدانی معلومات کا صحیح اندازہ دریافت کرنا چاہے - تو اُس کو اصل کتاب گلزار کی طرف رجوع کرنا چاہیئے - کیونکہ صناع کی دستگاہ کا صحیح اندازہ - خود صنعت سے ہی ہوسکتا ہے - تاہم اس کی کچہہ جہلک - ناظرین ترجمہ گلزار سے بہی دیکہہ سکین گے -

Marfat.com

مصنف کے مسکن مانڈو کے مختصر حالات - کسی زمانہ مین مانڈو ایک عجیب پر فضا شاہی اور اولیاء اللہ کا شہر رہ چکا ہے - یہ بستی ملک مالوہ مین شہر دہار سے بارہ کوس کے فاصلہ پر جنوبی سمت مین واقع ہے بزمانہ قدیم - اسی بستی کے قلعہ مین ایک مدت دراز تک سلاطین خلجی اور غوری کا پایۂ تخت رہا تھا کہتے ہین - آب بے شمار بڑی بڑی عالیشان عمارتین - اِس اجڑی ہوئی بستی مین ویران پڑی ہوئی بہائین بہائین کر رہی ہین - اور زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہی ہین - **بیت**

از نقش و نگارِ در و دیوار شکستہ	آثار پدید ست صنادید عجم را

تمام بستی مین اب چند مفلس بے سر و سامان آدمی آباد ہین - افسوس - وہ ذی ثروت اصحاب کہان گئے جنہون نے یہ محلات اپنے اور اپنی جانشین اولاد کے آباد رہنے - اور عیش و آرام پانے کے واسطے بے شمار روپیہ لگا کر تعمیر کرائے تھے - اب نہ وہ لوگ ہین - نہ اُن کی اولاد ہے - اور نہ کوئی اور نام لیوا ہے واہ عجب خداوند جل شانہ کی شان بے نیازی ہے - کیسی آباد اور سرسبز بستی - کس تباہ حالت مین جا پڑی

کتاب کے مختصر حالات اس کتاب کا اصلی نسخہ فارسی زبان مین ہے - ہجری سنہ ایک ہزار چودہ اور ایک ہزار بائیس کے درمیان مین یہ کتاب تصنیف ہوئی تھی - اُس وقت مین جہانگیری سلطنت کا دور دورہ تھا - اسی مرحوم شاہنشاہ کے نامی نام پر کتاب معنون بھی کی گئی ہے اولیاء اللہ کے حالات مین یہ عجیب و غریب کتاب ہے - اولیاء اللہ کے تذکرے اور بھی موجودِ زمانہ ہین - مگر یہ کتاب یہی کتاب ہے - اس کے اندر ضمن حالات - جابجا تقریب تقریب اور موقع موقع سے تصوف کے نکات بلکہ وحدۃ وجود کے اقوال بھی بیان کئے گئے ہین - مصنف نے حمد و نعت کے بعد - آلہی اسما کی جنگ کی داستان عجب دلچسپی کے ساتھ لکھی ہے - اس مین شک نہین - اللہ تعالی عز اسمہ کی مقدس ذات - قدیم ہے - نہ اُس کی ابتدا ہے - نہ انتہا ہے - ہمیشہ سے تھی - اور ہمیشہ ہمیشہ (ابدالاباد) تک رہے گی - اور جس طرح اُس کی ذات قدیم ہے - اُسی طرح اُس کی صفات بھی قدیم ہین - اِس بنیاد پر مصنف نے ثابت کیا ہے - کہ زمین - آسمان - شمس - قمر - نیز دیگر کواکب - حیوانات - نباتات - جمادات - غرض کہ تمام عالم کا ظہور جو کچھ بھی ہوا ہے - باقتضائے کمالات اسمائی ہوا ہے - اور اس داستان مین ظاہر - باطن - قابض - باسط - اول - آخر - ضار نافع - رحیم کریم - عدل وغیرہ وغیرہ اسما کے افعال نہایت خوش نما شان مین بیان کئے ہین - یہ کتاب من اولہ الی آخرہ انوکھے استعارات اور اچھوتی تشبیہات سے مالا مال ہے - سچ ہے - **بیت**

Marfat.com

خوشتر آن باشد کہ سر دلبران	گفتہ آید در حدیثِ دیگران

یہ کہنا غالباً نامودون نہین ہے - کہ اس کتاب کی جان یا روح جو کچھ ہین - یہ استعارات اور تشبیہات ہی ہین - ایک تو اولیاء اللہ کے حالات - دوسرے ان حالات کے ادا کا رنگ - بالکل زمانہ سے نرالا جس نے اصلی کتاب کا حسن دوبالا کر دیا ہے - آج کل کا تو کیا ذکر ہے - غالباً اپنے زمانہ تصنیف مین بھی یہ کتاب اپنی آپ ہی نظیر ہوگی - اس کتاب مین ہجری ساتوین صدی کے آغاز سے لیکر سنہ ایک ہزار بائیس تک چار سو بائیس برس کے اولیاء اللہ کے حالات - جہان تک بھی مصنف کو بہم پہونچے ہین - چار چمن اور ایک ضمیمہ (خاتمہ) مین درج کئے ہین - ہر ایک صدی کے حالات جداگانہ چمن مین اور بائیس برس کے حالات کچھ تو چوتھے چمن مین شامل کئے ہین - اور کچھ ضمیمہ مین - انہین مین وہ بزرگ بھی ہین - جن کے مبارک وجود سے بزمانہ تصنیف بزم حیات مین زیب و زینت تھی -

ترجمہ کا خیال پیدا ہونے کی بنیاد

یہ کتاب اب تک طبع نہین ہوئی - بلکہ روز تصنیف سے آج تک سوائے معدودے چند قلمی نسخون کے - نقل کے ذریعہ سے بھی اس کی اشاعت کا ہونا پایا نہین جاتا ہے - اور بڑے افسوس کی بات ہے - کہ ایسی بے نظیر کتاب - اس طرح کنج گمنامی مین پڑی رہے اتفاق وقت سے اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ تقریباً دو سو برس کا لکھا ہوا - مکرمی و محترمی مجمع خوبی ہائے بیکران خان ذی شان جناب **منشی محمد الہ یار خان صاحب** عم فیضہ کو دستیاب ہوا - منشی الہ یار خان صاحب - اور منشی خدا یار خان صاحب دونون حقیقی بھائی شہر اجین کے دولت مند امرا مین سے ہین - صاحبِ اخلاق - صاحب مروت - عالی درجات - ستودہ صفات - سراپا نیک - اور نیک سیرت ہین - ان دونون بھائیون کو اگر نیرین برج سعادت کہا جاوے - تو نامودون نہین ہے - اور شہر اجین وہی پرانی اجین نگری ہے - جو زمانہ قدیم مین راجہ راجگان بکرماجیت کا پایہ تخت رہ چکی ہے - غرض کہ جب اس کتاب کا قلمی نسخہ - منشی الہ یار خان صاحب کو دستیاب ہوا - تو صاحب ممدوح نے ازراہ دریا دلی و عام فیض رسانی چاہا - کہ یہ کتاب طبع کرا کر عام طور پر شایع کی جاوے - لیکن چونکہ اس کی دقیق عبارت - زمانہ قدیم کے رنگ مین بلاغت اور فصاحت کے حسن سے سرشار ہے - اور زمانہ حال کی جدت پسند طبیعتین اس رنگ سے مانوس نہین -

Marfat.com

اسواسطے ارباب مطابع کے انکار پر یہ خیال مین آیا - کہ چونکہ عام طور پر سب لوگ اصل کتاب سے حظ نہین اٹھا سکتے ہین - لہذا اس کا اُردو ترجمہ ہوکر شایع کیا جاوے - اِس بنیاد پر خان صاحب ممدوح نے ازراہ حُسن ظن - ترجمہ کے واسطے یہ کتاب حوالہ فقیر مترجم کی -

ترجمہ کے آغاز اور انجام کا بیان

یہ مہتم بالشان کام مجھہ ہیچ مدان کی طاقت سے بہت زیادہ تہا - اسواسطے باوجودیکہ سات آٹھہ برس تک اصل نسخہ میرے پاس رہا - مگر مین کچھہ کام نہ کرسکا - اور اس عرصہ مین اظہار عجز و معذرت چندبارین نے معافی بہی چاہی - مگر وہ مقبول نہین ہوئی - بلکہ بجاے اس کے خان والاشان کا اصرار شروع ہوا - مجبور ہوکر اِس کام پر دل نہاد ہونا پڑا - اللہ تعالی جل شانہ کو یہ کام مجھہ ناچیز سے لینا تہا - اور کچھہ اِن بزرگون کا تصرف تہا - جن کے حالات زینت بخش کتاب ہین - کہ اِس کام پر میری ہمت ہوئی اور زمانہ کی طرف سے بہی موقع فرصت کافی طور پر ملا - لہذا حق سبحانہ کا نام لیکر مینے ہجری سنہ تیرہ سو چھبیس مین ترجمہ کا کام شروع کیا - اور اِسی سال مین محض عنایت الٰہی سے ختم بہی کردیا -

ترجمہ کے متعلق حق سبحانہ کی عنایت اور اولیاء اللہ کے روحی فیضان کا بیان -

یہ بہی حق سبحانہ کی عنایت اور اولیاء اللہ کے روحی تصرف کا فیضان تہا - کہ دوران ترجمہ مین فقیر کو جو مشکلات اور دشواریان پیش آئین - وہ وقتاً فوقتاً ادنی توجہ سے حل ہوتی گئین - نیز خان والاشان کے دل مین اولاً ترجمہ کرانے - اور اِس کے بعد بصرف زر کثیر چہپوانے کا خیال پیدا ہوا - اور بالآخر چہپوا بہی دیا - اور یہ بہی کچھہ اللہ جل شانہ کی عنایت اور فیضان مذکور کی برکت ہے - کہ اصل کتاب کا نام **گلزار ابرار** ہے - اِس ردیف کو ساتھہ لئے ہوئے ترجمہ کا تاریخی نام - مناسب مضمون کتاب اور بے نظیر **اوکار ابرار** برآمد ہوا - جس کو عزیزی قاضی عزیزالدین رخشان جیوری[1] سلمہ نے تجویز فرمایا ہے - بارے اللہ تعالی جل شانہ کا بے انتہا شکر ہے - کہ یہ کام ہوگیا - اور خوش اسلوبی کے ساتھہ ہوگیا -

حق سبحانہ کی عنایت کا شکریہ اور مترجم کی دعا -

یادگارون مین بہترین یادگار تصنیف اور تالیف ہے - اور تصنیف و تالیف مین بہی وہ حصہ - جس کا موضوع حمد یا نعت یا اولیاء اللہ کے مقدس اور بابرکت حالات ہون - مین اپنے حقیقی منعم حق سبحانہ کا شکریہ کیون کر ادا کرون - کہ اُس نے مجھہ ناچیز کے ہاتھہ سے ایسی

[1] ضلع بلند شہر قسمت میرٹھہ مین جیور نامی ایک قصبہ ہے - قاضی عزیزالدین رخشان اور مترجم اسی قصبہ کے باشندے ہین

Marfat.com

مقدس کتاب کے ترجمہ کی خدمت کی - اور محض اپنی عنایت سے پورا بھی کرادیا - اب بکمال ادب اُس کے حضور مین اس عاجز کی دست بستہ یہ دعا ہے - کہ جس طرح ترجمہ کے کام مین اُس نے بلا استحقاق مجھکو امداد دی ہے اسی طرح محض اپنے فضل - احسان سے اس ہدیہ محقر کو مقبول عام بھی فرمادے - نیز ناظرین کو اس کے فیض و فائدہ کا کامل حصہ عطا کرے - نیز اس خدمت کے صلہ مین نہین - بلکہ محض اپنے انعام و اکرام سے - حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور اولیاے کرام کے تصدق مین اس روسیاہ خاکسار مترجم کے گناہون کو معاف فرمادے - اور جناب والا خان صاحب کو جو خالصًا مخلصًا توجہ اللہ ترجمہ اور اشاعت ترجمہ کا باعث ہوئے ہین - اُن کی خلوص نیت کے صلہ مین دینی اور دنیاوی مرادون مین کامیاب کرے - آمین - وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝

ذرہ ناچیز

فضل احمد عفا عنہ

مترجم

Marfat.com

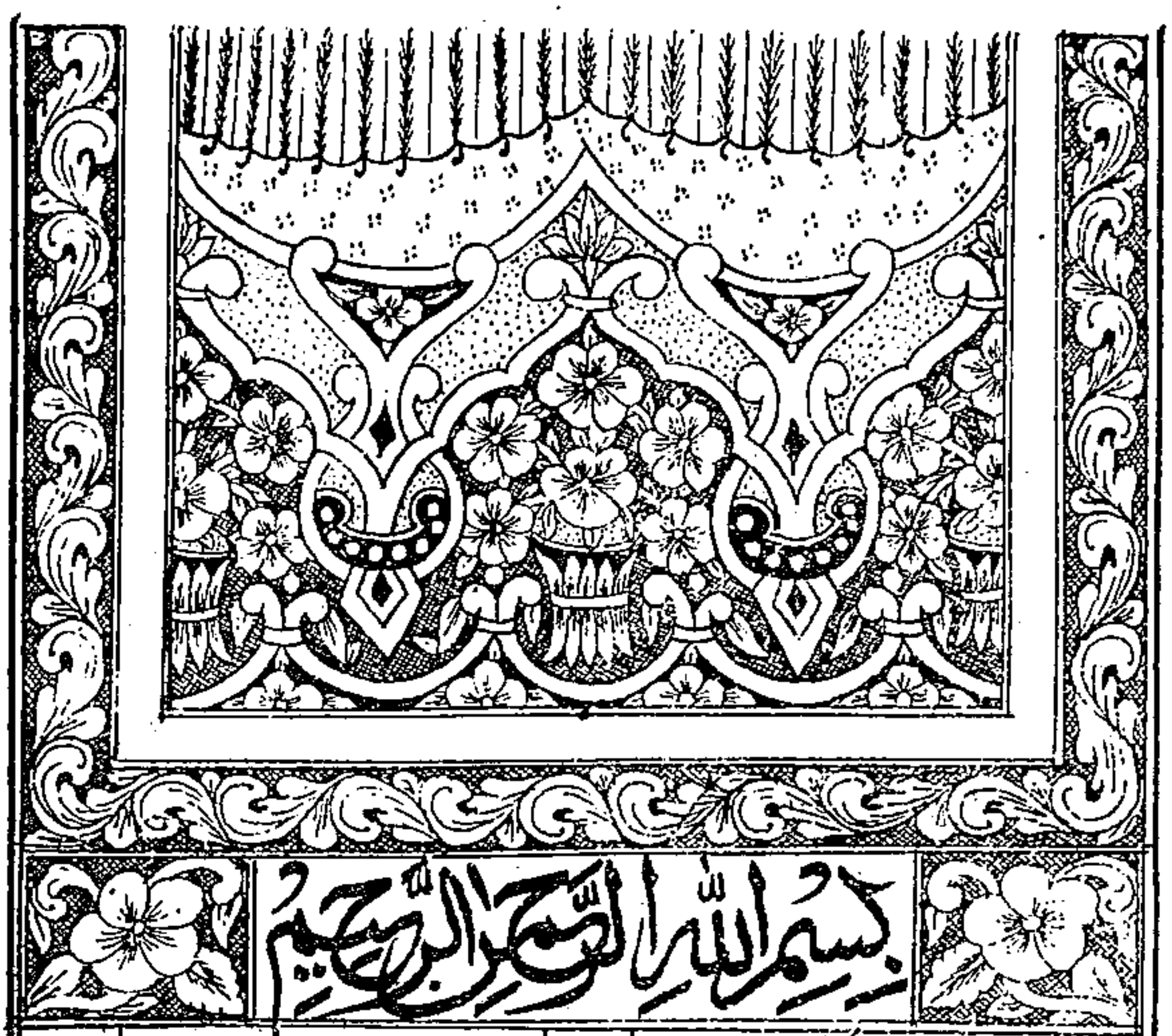

بسم اللہ الرحمن الرحیم

این خطبۂ من سکۂ شاہی دارد	این شاہی من شانِ الٰہی دارد
کارے نہ کشاید ز ہوائی نگہان	کین نامہ بسے ژرف نگاہی دارد

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ کے تسبیح خانہ مین تمام کائنات اور موجودات کے افراد پردہ علم (عدم) سے بزم عین (وجود) مین آکر سخن سرائی کر رہے ہین - بعض لسان حال سے اور بعض زبان قال سے - تاکہ ہر ایک فرد جس حرف کو سب سے زیادہ عالی مرتبہ سمجھے - اُس کو اپنے لیے تجویز کر کے خداوند متعال اور آفریدگار بیہمال کی ستایش اور شکرگزاری کے لایق قرار دیوے - اگرچہ ایسے حروف سے آفریدگار عالم کی حمد کا کمال تو ظاہر ہوتا نہین ہے - اور نہ آواز لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْکَ کے سوا کوئی اور بات گوش الہام نیوش مین پہونچتی ہے - لیکن باینہمہ جس حرف کی آواز مین درستی کا آہنگ ہوتا ہے وہ درجہ قبولیت پاتی ہے - اور نیز اُس کو وحدت کے باصفا اور عالی شان محل مین الٰہی نوازش کا شرف حاصل ہوتا ہے - اور جو قول صدق و صفا کے نغمے سے معرا ہوتا ہے - وہ یہین حالت پستی مین رہ جاتا ہے

۵۱ - جتنی چیزین ہین - سب اوس کی حمد و ثنا کے ساتھ اوس کی تسبیح و تقدیس کر رہی ہین ۱۲

۵۲ - اے پروردگار عالم جو ثنا تیرے واسطے سزاوار ہے - اوس کا مین احاطہ نہین کر سکتا ہون - ۱۲

Marfat.com

اور اُس کو رحمانی سرودخانہ مین قانون طریقت پر جگہہ نہین ملتی۔

جس طرح حمد الٰہی کے تسبیح خانہ مین تسبیح و تقدیس کا دور جاری ہے۔ اسی طرح اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ کی خانقاہ مین موالید ثلثہ۔ آباے تسعہ۔ اور امہات اربعہ غرض سب نے خط فرمان برداری پر سر رکھہ چھوڑا ہے۔ بعض الفاظ کے ذریعے سے۔ اور بعض معنی مثل پرکار درودخوانی کے چکر مین ہین تاکہ ہر ایک۔ اِس درودخوانی کے پردہ مین۔ اپنی دعا اور ستایش کا اظہار کرکے سرمایہ درود کو بانی شریعت و طریقت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انگشتری کا نگینہ اور حلقہ کرکے مانند نگینہ ہو یا حلقہ ہو۔ کوئی بھی ایسی قابلیت نہین رکھتا ہے۔ کہ انگشت نبوت اور دست رسالت کے واسطے موزون ہو۔ تاہم جو حلقہ اخلاص کے نگینہ سے مرصع ہوتا ہے۔ وہ ضرور انگشت قبول مین جگہہ پاتا ہے اور جس حلقہ مین غرض کے میل کا میل ہوتا ہے۔ وہ پہینک دیا جاتا ہے۔ اور نیز آہنی کڑون کی طرح۔ نامقبول دروازون پر آویزان کر دیا جاتا ہے۔

علی ہذا القیاس اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّہَارِ کے ہنگامہ مین انواع و اقسام کے کونی و مکانی مظاہر اور جواہر۔ کمالات اسمائی کے فرمان سے وجود مین آئے ہین۔ جن مین سے بعض نے طریق ہدایت قبول کیا ہے اور بعض خار گمراہی مین اوندہے منہ جا پڑے ہین۔ مگر کیا باعتبار ترکیب۔ اور کیا باعتبار بساطت سب نے ہستی کی دورنگی قبا اولٹی زیب بدن کر رکھی ہے تاکہ ہر ایک فرد۔ ایک جداگانہ مظہر کی پیروی اور پرستش اختیار کرکے عنصری اور فلکی نمایش گاہ کی اصلی غرض سمجھے۔ نیز علمی اور عینی تعینات کی علت غائی معلوم کرے۔ اور نیز انتظام عالم کو اوسکی قدرتی رفتار کے بموجب قایم رکھے۔ باوجودیکہ نفس الامری حقیقت اور اصلی کیفیت مخفی ہی رہتی ہے۔ لیکن جس خدمت کا سبب خدا طلبی ہوتا ہے۔ اُس خدمت کا انجام دینے والا بالآخر اُس خدائی اسم کو پہونچ جاتا ہے۔ کہ جس اسم کی خصوصیت کے ساتھہ (جس اسم کی رہنمائی کے ذریعہ سے) وجود مطلق اوس فرمان بردار کی ماہیت مین مقید ہوا ہے۔ اور نیز وہ اِنَّ لِلّٰہِ جَنَّۃً کی وسیع اور پرفضا آبادی مین خرامان خرامان پہنچتا ہے۔ اور جس بندگی کا باعث دنیاوی نمود و نمایش ہوتا ہے۔ اُس کے کرنے والے کو بجالت بیداری۔ اوس کی

۵۱ العما اور اُس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے رہتے ہین ۱۲ ۵۲ بیشک آسمان اور زمین کے پیدا کرنے مین اور رات اور دن کے آمد و رفت مین ۱۲ ۵۳ بیشک جنت اللہ کی ہی ہے ۱۲۔

Marfat.com

آرزوؤن کی شکلون مین چند خواب نظر آتے ہین - اور وہ اپنی کوتاہ بینی سے فوری فائدہ پر راضی ہو کر مَالَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنْ خَلَاقٍ کے لق ودق میدان مین سرگردان اور پریشان رہ جاتا ہے

اَیُّھَا الْعَاشِقُوْنَ الٰہی صفات کی باہمی رنگارنگ صلح وجنگ کا رنگین قصہ ایک عظیم الشان داستان ہے اور ایزدی اسما کی شاخ در شاخ منازعت ایک عجیب باغ ہے - خالق کائنات کی شانین اور قابلیتین ایک مرد آزما معرکہ ہے - اور خدائی تجلیات کی کشاکش سے دل کو صحیح وسالم بچا لیجانا ایک جادوانی بہشت ہے - یہ گفت وگو عجب دل آویز گفت وگو ہے - اس کا مختصر ابیان اس طور پر ہے - یعنی باطن کا اندیشہ یہ کہ کُنْتُ کَنْزًا کے بے بہا جواہر کو ظاہر کا ہاتھ تک نہ لگنے پاوے - اور ظاہر کی فکر یہ - کہ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُہٗ کے نفیس خزانے باطن کے تہہ خانہ مین مخفی نہ رہین - اور علی ہذا قَابِض و باسط - اول واٰخر - ضار ونافع یہ سب اور نیز دیگر تمام اسما جو باہم متقابل یک دیگر ہین - خواہان کار ہوئے - اور ہر ایک اپنی ذاتی خصوصیات پر ناز کر کے خلافت اور سلطنت کا طلبگار ہوا - پس چار ناچار نتیجہ یہ ہوا - کہ سب نے اپنا قضیہ مدار المہام مالک کی بارگاہ مین رجوع کیا مدار المہام نے آنے والون کو مالک کے پائے تخت مین حاضر کر دیا - وہان پر سلطان الاسما نے ارباب تنازع کو اپنی نوازش اور خاص توجہ سے خوش کر کے اولاً دولت خانہ جمال وجلال مین طہیرایا - اور بعدہٗ بہ توسط ستار پردہ دار فرمان روائی عطا فرمانے کا عہد وپیمان ہر واحد کے ساتھ علیحدہ علیحدہ اس طرح کیا کہ ایک کو عہد وپیمان سے دوسرے کو بالکل آگاہی نہ ہوئی - اس کا آخرین نتیجہ یہ ہوا - کہ سب کے دماغون مین آرزوے فرمان روائی کا ایک جوش پیدا ہو گیا - جب اس طرح سے آمادگی جنگ ہو کر عالم کھل گیا - تو جہیر جاسوس نے شاہنشاہ ذات کے حضور مین اسما اور صفات کی باہمی جنگ وجدال کا حال اس طرح پر ظاہر کیا - کہ اسما - صفات - اور افعال کے لشکرون مین کمال کش مکش اور دار وگیر پیدا ہو گئی ہے - اُس وقت سلطان احدیت کا حکم صادر ہوا جس کے بموجب قہار نقیب نے سب کے ہاتھ باندھ کر حضور ذات مین حاضر کر دیا - حضور سے نور وزیر کو حکم دیا گیا - کہ صلح کرا دی جاوے - اس طرح کہ پیمان شکنی نہ ہو - اور ہر ایک کی آرزو پوری ہو جاوے - نور نے

---

۱۲ - وہ آخرت مین بے نصیب ہے ۱۲ ۵۲ اور جتنی چیزین ہین - ہمارے ہان سب کے خزانے لبالب خزانے بھرے پڑے) ہین ۱۲ -

Marfat.com

مختار پیشکار کے مشورہ سے **حکیم** اور **عدل** کو منتخب کیا۔ اور کہا۔ کہ اسمائی شورش ایسی تدبیر سے فرو ہونی چاہیئے۔ کہ سلطان الاسما کے قرارداد مین تغیر و تبدل نہ آوے۔ اور باینہمہ سب کی خواہش پوری ہوجاوے۔ ان دونون برگزیدہ اصحاب نے یہ باہمی مصالحت کا کام **علیم خالق** کے سپرد کیا۔ اور ان دونون صاحبان دانش و بینش نے **مبدع** اور **مبدئی** کے اتفاق سے مظاہر کی بہت سی اقلیمین۔ ہر ایک اسم کے مناسب حال علم کے وحدتخانہ اور عین کی بزمگاہ مین ترتیب دین۔ اس تجویز سے ظاہر و باطن کا شور و غوغا ایکبارگی مبدل بہ سکوت ہوگیا۔ اور جس قدر تقاضائی تھے۔ سب کے سب کسی جگہ آمر اور کسی جگہ مامور ہوکر اپنے اپنے حصہ ملک مین فرمان روا ہوگئے۔

القصہ ایک روز **جامع** کے دلکشا مکان مین۔ صفات جلیلہ کے بہت سے گروہ فراہم ہوئے۔ اور اس بات کے شکرانہ مین۔ کہ تنازع کا گرد و غبار فرو ہوگیا۔ جشن کے نام سے ایک انجمن منعقد کی۔ اور اُس مین باہم استحکام کے ساتھ عہد و پیمان کیا۔ کہ ہم اس صاحب صلح کل کے بہشت نامکان سے ہرگز جنبش نہ کرینگے۔ **جامع** نے یہ حال ذات مقدس کے حضور مین عرض کیا۔ حضور ذات نے قبول کرکے تخت وجوب پر اجلاس فرمایا اور اذن عام دیا۔ اُس وقت یکایک اِنِّی جَاعِلٌ[1] فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً کی منادی ہوئی اور آدم خاکی کا کالبد بنایا گیا۔

بیت	
دوش دیدم۔ کہ ملائک در میخانہ زدند	گل آدم بسرشتند و بہ پیمانہ زدند

یہ حال دیکھکر صلح کرانے والون نے اور نیز صلح کرنے والون نے غرض کہ سب نے اس فرحت آباد مقام پر ترنم کنان ایک مجلس حقائق ترتیب دی۔ اور اُس مین از راہ اُلفت و محبت بادہ وحدت کا دور چلا۔ اور عالم مدہوشی مین ایک دوسرے کے ساتھ اتفاق کرکے راحت یاب ہوئے۔ اور ذات اقدس کی حمد و ثنا کرکے اپنا اعتبار پیدا کیا۔ خلاصہ یہ۔ کہ صاحبان جمال و جلال نے جب **جامع** نامی مجموعہ قابلیات کا تماشا فانہ اچھی طرح دیکھ لیا۔ تو ہر ایک کے دل مین ہوس اور سابقہ عہد و پیمان کے خیال سے یہ جوش پیدا ہوا۔ کہ ایسی آباد اقلیم کا صاحب تاج تنہا مین ہی بنون۔ اسواسطے نسل آدم سے

[1] مین زمین مین (اپنا ایک) نائب بنانے والا ہون ۱۲

Marfat.com

بے شمار انسانی مظاہر پیدا کیے گئے۔ اور چہرہ نویس مصور نے اون کی فہرست کے اوراق کو حوالہ محصی کیا۔ اور بفرمان اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ اور باقتضاء قَالُوْا بَلٰی ہر ایک انسانی مظہر کو منجملہ اسما ایک اسم کے تحت مین لکھکر انسانی مظہر کو اُس اسم کی حکومت کی قلم رو قرار دیا۔ لیکن جو صوبہ دار قایم ہو چکے تھے۔ وہ بوجہ سابقہ عہد و پیمان کے جامع اور احدیت کی دار السلطنت سے اپنے اپنے حصہ ملک کو جو دنیین دار الملک شہود مین ملا تھا۔ کوچ کر نہین سکتے تھے۔ لہذا چار و ناچار اپنے آثار و احکام یعنی گماشتون کو مقرر کیا۔ کہ ہر ایک مالکانہ حیثیت سے اپنے مقام پر سلوک کرے۔ حکیم اور عادل نے بھی حکمت و عدالت کو امین الملکی کا عہدہ عطا فرما کر صدر الذکر حکام کے گماشتون کے عقب مین روانہ کیا۔ چونکہ سلطان وجود کے قرب اور نیز قہر کے سبب سے اسما کے شہر مین آثار تقابل سر نہین اوٹھا سکتے تھے۔ اسواسطے حکام صوبہ دار نے ستّار و غفّار کو درمیان مین ڈالکر حضرت سلطان اسما سے اس طرح خفیہ اجازت حاصل کر لی۔ کہ عدل کو خبر بھی نہین ہوئی۔ جو گروہ باہم متقابل اور ضد یک دیگر تھے۔ اب اُنہون نے اختلاف اور تباین کے خاندان ناسوتی اقلیم دعالم اجسام) مین مقرر کیے۔ آثار و احکام یعنی صوبہ دارون کے گماشتے بھی اِن معانی (تقابل) کو اپنی حکام مین مخفی سمجھے ہوئے تھے۔ اِس لیے اُنہون نے آنے والون کو ہاتھون ہاتھ لیکر اپنے دار الخلافہ مین ہر ایک کے واسطے جو مکان مناسب سمجھا۔ نام زد کر دیا۔ اِس اثنا مین یکایک شاہنشاہ احدیت کی بارگاہ سے دوری پیدا ہو گئی اور عقل و نفس کے بارہ مین۔ اور نیز یہ کہ جواہر و اعراض جدا گانہ صورت مین کس منشا سے پیدا کیے گئے ہین۔ اِس کے بارہ مین اختلافات جو ظاہر ہوئے۔ وہ الگ رہے پس جس قدر خرابی ملک مین پیدا ہوتی گئی اُسی قدر صفات حمیدہ یہان سے سامان اقامت دار الظالم ملکوت کو ہجرت کرتی گئین۔ اوصاف ذمیمہ کے ساز و سامان فراہم ہو گئے ملک کی کارروائی نفس کے ہاتھ مین آئی۔ روح جس کو رب مطلق کا نائب کہنا چاہیے۔ اُس کے خان و مان کی رونق جاتی رہی اور خاندان نفس کی آبادی شروع ہو گئی۔ امین الملک کو معزول کر کے۔ قید کر دیا۔ اِس سبب سے اکثر نظام کونیہ کے شہر تاراج۔ اور بہت سے انسان تباہ ہو گئے۔ مگر جو لوگ کوشش کر کے از راہ اخلاص امین کے عدالت خانہ مین پہونچ گئے۔ اور امین کا ارشاد گوش قبول سے سنکر اپنے دل کا دامن آہستہ آہستہ

ط۵ - کیا مین تمہارا پروردگار نہین ہون ط۵ سب بولے - ہان ۱۲

Marfat.com

کارکنان نفس کے ہاتھہ سے کہینچ لیا - اور جس طرح کہ امین نے راستہ بتایا - اُسی طرح منزل در منزل قافلہ ہدایت کے ہمراہ چلکر وحدت کے دار السلطنۃ مین جا پہونچے تو اون کو راہبر یعنی امین نے ھادی کی بارگاہ مین حاضر کر دیا - اس حقیقی رہنما یعنی ھادی نے دادخواہان عالم خاکی کی حقیقت حال کا ترجمہ اپنی زبان مین بحضور اقدس عرض کر کے التماس کیا - کہ نفس کے دست ظلم سے رہائی دیجاوے ارشاد ہوا کہ جو لوگ بارگاہ وحدت مین حاضر آئے ہین - یہ سب حفیظ اور مغیث کی حمایت مین سپرد کر دئے جاوین - تاکہ آیندہ پہر اوس نالائق نفس کی بداندیشی سے اِن کو اذیت نہ پہونچے - اور جو شیوہ صلح کل کا اسما و صفات کے لشکرون مین حکیم و عدل کی تدبیر سے قایم ہو گیا ہے - وہ ہی طریقہ صلح کا یہان ذریعہ فرمان امین الملک جاری کر دیا جاوے - ان دونون صاحبون نے باہم موافقت اور مصالحت کر لینے کے واسطے حکم صادر فرما کر جو مظلوم تہے - اُن کو بکمال سرفرازی واپس کیا - اِس حال پر جب فسادیان عالم ناسوت کو آگاہی ہوئی - تب دو اسپہ اُلٹے پانؤن بہاگے اور اسفل السافلین مین آکر دم لیا - اور انسانی دربار مین جابجا گوشہ گزین ہو گئے - اِس کے بعد پہر ملکوت اعلیٰ کے قافلہ والون کی آمد و رفت کا سلسلہ اس عالم مین شروع ہوا - اور عالم جبروت کے سوداگرون کا داد و ستد عالم شہود کے باشندون کے ساتہہ از سر نو آغاز ہوا - غرض کہ جہان وجوب نے صحراے امکان کے ساتہہ اتصال پیدا کیا - خلاصہ کلام یہ ہے کہ جو افراد بارگاہ الٰہی مین گئے تہے - اُن مین سے بعض افراد نبوت و رسالت کے معزز تخت پر جلوس فرما ہوئے - اور بعض کو ولایت و امامت کی اقلیم کشائی کا مرتبہ عطا ہوا - اور اِس طور پر سب نے طریقہ رہنمائی اختیار کر کے خود شناسی کے چہرہ کو خدادانی کے رنگ سے رونق دی - اور منجملہ کارفرمایان بارگاہ الوہیت کسی نہ کسی کے ساتہہ - ہر ایک نے نسبت پیدا کر کے صوبہ آفرینش مین اپنی اپنی باری سے ورود فرمایا - اور تذکرہ نویسون کا گروہ جو عقب سے پہونچا - اُس نے اپنی قلم کو اُن اصحاب کے حالات لکہنے مین رطب اللسان کیا - جو بَاطِنُهٗ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ[1] کے سنسان جنگل مین بیٹہے ہوئے اپنے دلون کی تعمیر اور صفائی مین مصروف ہین - اور اوراق تحریر کو ارباب بصیرت کے لیے عبرت نامہ بنایا - یہ مختصر حالات جو گزارش ہوئے - ازل سے ابد تک کی

[1] جو دروازہ کے اندرونی طرف ہے - (جدہر مسلمان ہین) اوس سے تو (خدا کی) رحمت ہوگی اور اُس کے بیرونی طرف (جدہر منافق ہین) عذاب (الٰہی) ہوگا - ۱۲

Marfat.com

سرگزشت کا ایک نمونہ ہین - کیونکہ حال جو گزر رہا ہے وہ ایک ہی طریقہ پر گزر رہا ہے - ماضی و مستقبل زمانہ کے صرف اعتباری نام ہین - درویشون کی معلومات جس صیغہ مین کہ قلم تعبیر سے ادا ہوگی - اُس کو تغیر و تبدل نہین ہے - معنی بس حاصل بالمصدر ہے - اِس کے سوا کچھ بہی نہین -

بیت

امروز و پری و دی و فردا	ہر چار یکے بود تو فردا

بیت

آنچہ ما گفتیم دی امروز میگوید کسے	باز چون فردا شود شخصے دگر متکلم است

تمہید فراہم آمدن این نامہ و شمہ از بیان باعث

امابعد - حیران انجمن دانش و بینش - سرگردان بادیہ عجز و نادانی - نوآموز دبستان عقل و نقل ہیچمدان صومعہ کشف و تحقیق محمد غوثی ابن حسن ابن موسی شطاری جعلہ اللہ ممن احبہم عرض کرتا ہے - کہ جب حسب فرمان امر ایجادی - اِس ہیچمدان کی نوبت آئی - حافظ -

دور مجنون گزشت و نوبت ماست	ہر یکے پنج روز نوبت اوست

تو دل مین یہ خیال پیدا ہوا - کہ مشائخ قدس اللہ اسرارہم کے حالات ترتیب اور تالیف کرنے چاہئین - یہ آرزو میرے دل مین ہجری سنہ نو سو اٹھانوین کے آغاز سے آتی تہی - اور جاتی تہی - جب ہجری سنہ ایک ہزار آٹھ شروع ہوا - اور اولیائے ہند کے کچھ حالات - کتاب اکبرنامہ مین نظر سے گزرے - تو آرزوئے مذکورہ دل مین جاگزین ہوگئی - لیکن خلوتخانہ دل سے باہر نکل کر میدان عبارت مین نہین آتی تہی حتی کہ ہجری سنہ ایک ہزار دس ۱۰۱۰ آگیا - اور کشورکشا شہنشاہ اکبر شاہ نے بارادہ فتح دکن و خاندیس کوچ فرماکر دارالاسلام برہان پور مین مقام کیا - یہان لشکر کے ہمراہ اُمرا اور فضلا بہی تہے جن مین سے بعض کو متاخرین اور ہم عصر بزرگون کے احوال و اطوار کے مطالعہ کا شوق تہا اور میرے ارادہ سے بہی واقفیت تہی - ایک روز ان اصحاب کے جلسہ مین مجھسے دریافت کیا گیا - کہ جو خیالات تمہارے ضمیر مین ہین - اون کو ذریعہ قلم میدان عبارت مین ابتک کیون پیش نہین کیا - اسکے جواب مین مجھکو حیرت ہوئی - اگر یہ کہتا ہون - کہ زمانہ کی کج رفتاری و ناموافقت اور

Marfat.com

میری غفلت وکم استعدادی نے مجکو باز رکہا۔ تو یہ جواب معمولی اور عادۃً عام ظاہر بین لوگون کا ہے۔ اور اگر یہ کہتا ہون۔ کہ کارخانہ الٰہی مین بحکم لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ گفت وشنید کی گنجایش نہین۔ تو یہ گفت وگو اُن یکتا لوگون کی ہے جنہون نے گوشۂ وحدت اختیار کر رکہا ہے۔ چونکہ کوئی طرز جواب کے واسطے موزون معلوم نہین ہوئی۔ لہذا چار وناچار خاموشی اختیار کی۔ اِس بنیاد پر سواے بے توجہی کے کوئی مانع نہین سمجہا گیا۔ اور ادہر اصحاب موصوف کی خواہش اور آرزو حد درجہ کی بڑہی ہوئی تہی۔ پس جہان تک ہوسکا۔ کمال کوشش اور ترغیب کام مین لائی گئی۔ اور نامہ وپیام کے ذریعہ سے اہتمام سابق کی تجدید کی گئی۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کو منظور تہا۔ کہ جو بات اندیشہ مین تہی۔ وہ ظہور پذیر ہوگئی۔ اور قلم نے تحریر کرنا شروع کیا۔ خداشناسون کے برگزیدہ احوال واوصاف ہجری ساتوین صدی ۶۰۰ کے آغاز سے لیکر ایک ہزار سے کچہہ زیادہ تک فراہم کیے گئے۔ اور یادداشتون کی نوبہار سے ارباب زمانہ کے دلون مین بے انتہا شگفتگی پیدا کی گئی۔ خدا کرے۔ دوستون کا معرفت پذیر دماغ یقین وعبرت کی خوشبو سے معطر ہو۔

سخن در آرایش نامہ بنامی نامی کہ بنوید غیبی داشتہ آمد

زیادہ تر تعجب کی بات یہ ہے۔ کہ سخن کے تصویر خانہ کا نقش ونگار سے سجانے والا جس کو ارباب علم نفس ناطقہ سے تعبیر کرتے ہین۔ پیدایش کے اولین روز سے اِس وقت تک اپنی فصاحت وبلاغت کی قلم سے سابقہ تصویر خانون مین یعنی معرفت وکرامت کی تصنیفات وتالیفات مین گوناگون رنگ آمیزی اور چہرہ کشائی کام مین لاچکا ہے۔ اور افسانہ نگاری مین کمال صفائی پیدا کی ہے۔ تاکہ عروس الفاظ کی زیب وزینت اور شاہد معانی کا حُسن دوبالا ہو۔ پس اسی طرح اُس نے راقم کے رسالہ کی طرف بہی توجہ فرمائی جس مین باکمال مشائخ کے احوال کی صورتین دکہائی گئی ہین۔ عبارت کے قالب کو یوسفی حسن سے آرایش دی۔ اور اشارات کے کالبد مین عیسوی نفاس پہونک کر جان ڈالی۔ اور معًا اُسی وقت یہ خیال بہی پیدا ہوا ہرگاہ اِن چند یادداشتون کو مجہہ جیسے شخص کی قلم نے ترتیب دیا ہے۔ جو زمانہ کے نزدیک محض ناآشنا ہے لہذا یہ رسالہ اِس قابل نہین ہے۔ کہ اِس کا دیباچہ شہنشاہ زمانہ کے نام خجستہ فرجام سے معنون کرنے کی دلیری کی جاوے۔ پس بہتر یہ ہے۔ کہ بارگاہ خلافت مین جو اصحاب۔ ظاہری ومعنوی دولت کے اعتبار سے برگزیدہ

Marfat.com

ہین - ان مین سے کسی ایسے عالی درجہ صاحب کو اپنی امتیازی نظر سے منتخب کرون جو ہر ایک گفتار و کلام کے رنگ و روش اور طرز ہیئات سے واقفیت رکھتے ہون - اور پھر اُن کی بزم نشاط مین باغچہ درویشی کے اِس گلدستہ کو ہدیۃً پیش کرون - اس ارادہ سے جن عالی رتبہ اصحاب کی ذاتی و صفاتی خوبیان مجکو ذریعہ عقل و نقل معلوم ہوئی تہین - اُن کے محامد و محاسن حضور ہمیت کے ساتھ ذہن مین مستحضر کیے - اور چمن خیال مین سب کو مدعو کر کے ایک محفل ترتیب دی - اور بہت کچھ غور و فکر کو کام مین لایا - کہ اِس حور سرشت عروس کا خطبہ کس کے نام نامی سے نام زد کرون - بعد غور یہ مناسب معلوم ہوا - چونکہ یہ ناطقہ کی حسین و جمیل دختر نسل خرد سے ہے - لہذا خیال انجمن مین جو اصحاب تشریف رکھتے ہین - ان مین سے خرد ہی جس کسی کو منتخب کرے - اُسی کے نام سے یہ دختر نام زد کر دی جاوے - مگر اس فیصلہ پر خصلت انصاف گوشۂ دل سے اور قوت دوربینی کنارۂ باطن سے - گھبرا کر پریشان حال دونون اوٹھ کھڑی ہوئین اور کہنے لگین کہ اِس کار خیر کا اختیار تنہا خرد کو نہین ہو سکتا ہے - بلکہ ایسا مناسب معلوم ہوتا ہے - کہ اِس بارہ مین مشورہ اُن اصحاب سے لیا جاوے - جو اس کاخذی خانقاہ مین گوشہ گزین ہین - اور جب اجازت ان کی طرف سے حاصل ہو جاوے تب دلی مدعا ظاہر کرنا چاہیئے - اِس قرارداد پر دل نہاد ہو کر چند سال تک انتظار کرتا رہا - لیکن جو اصحاب عالم خاک سے رخصت ہو چکے ہین - اُن کی طرف سے کسی قسم کا ایما نہ ہوا - ایک دفعہ رات کا ذکر ہے - کہ دل ملول تہا اور حالت غم مین سر بہ زانو بیٹھا ہوا تہا - نسبت نامقبولیت نامہ طرح طرح کے خیالات ستا رہے تہے - اسی اثنا مین غنودگی جو مقدمہ مدہوشی ہے - پیدا ہوئی - حواس جو غم نا اُمیدی سے نصف کے قریب جا چکے تہے - تمام و کمال رہے سہے بہی باطل ہو گئے - اور روح جو قائل لفظ انا (مین) اور اِس ویرانہ کا شحنہ ہے - بحکم اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا فَیُمْسِكُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْهَا الْمَوْتَ وَیُرْسِلُ الْاُخْرٰی[1] عالم مثال مین جا پہنچی - جب راستہ مین ایک سایہ دار درخت کے قریب پہنچی - تو وہان پر درخت کے نیچے ایک نورانی شکل پیر کو دیکہا کہ ایک آراستہ تخت پر متمکن ہین - صاحب تخت کی کمال ہیبت اور حسن ہیئات کے مشاہدہ نے مجکو آگے بڑہنے سے باز رکہا - ناچار از راہ امیدواری و ادب ہاتہہ باندہ کر خادمانہ سایہ کے ایک گوشہ مین کہڑا ہو گیا - کیا دیکہتا ہون - کہ یکایک ایک پرندہ نے جو طوطی کی طرح سبز رنگ اور ایک شاخ درخت پر بیٹھا ہوا

[1] لوگون کے مرنے وقت اللہ اون کی روحون کو (اپنے پاس) بلا لیتا ہے - اور جو لوگ مرے نہین (اون کی روحین بہی) اون کے سوتے وقت (خدا کے ان بلال جاتی ہین) تو جن کی نسبت (خدا) موت کا حکم صادر فرما چکا ہے - اون کو (اپنے ہان) روکے رکہتا ہے - باقی (سونے والون) کو (پہر دنیا مین) بہیج دیتا ہے ۱۲ -

Marfat.com

تہا اپنا سر اونچا کر کے - ایک لپٹا ہوا کاغذ اپنی منقار سے تخت پر چہوڑ دیا - اُس وقت اُس روحانی شکل تخت نشین نے بآواز اُنس و محبت مجکو پکارا جب مین دو تین قدم آگے بڑہا - تو دل مین یہ خلش پیدا ہوئی کہ اس وقت موقع گفتار تو حاصل ہے - لیکن دریافت کے واسطے زبان کس طرح کہولون - کیونکہ تخت نشین کا رعب یہان تک غالب ہوگیا تہا - کہ دیکہنے کی آنکھ مین اور نام پوچہنے کی - زبان مین بلکہ جان مین بہی - طاقت نہین رہی تہی - صاحب تخت نے یہ کیفیت میری موجودہ حالت سے معلوم کر لی - اور فرمایا - کہ میرا نام عبد اللہ ہے - اور نامہ لانے والا پرند تمہاری صورت علمیہ کی مثال ہے - یہ ارشاد سنتے ہی مجکو یقین ہوگیا - کہ شاہ عبد اللہ شطاری ہین - قدسنا اللہ باسرارہ المقدسۃ اس کے بعد وہ لپٹا ہوا کاغذ میرے سپرد کیا - اور فرمایا - کہ پڑہو - مضمون مندرجہ کاغذیہ تہا - جو سرتاسر بشارت تہا - کہ ملک کتاب جو عبارت اور الفاظ ہین - اگر اسپر تم کو اعتماد نہین ہے - تو مضائقہ نہین - لیکن کتاب کے ملکوت پر جو احوال مشائخ کا بیان ہے - تکیہ کر کے شہنشاہ زمانہ کے عظیم الشان نام پر کتاب کو معنون کرنا چاہیئے اور تواضع کو جس کا ثمرہ اس خاص جگہہ پر محرومی ہے - کسی دوسرے مقام پر کام مین لانا - جہان تواضع کا نتیجہ التفات ہو - تم کلامہ الحاصل یہ جامع کلام سنکر فوراً یہ بات ذہن مین نقش ہوگئی - کہ درحقیقت الفاظ تو لفافہ ہین معانی نفیسہ کا - عبارت ڈبہ ہے مفہومات کے جواہر کا - اور کاغذی نقوش عزیمت ہے معشوقان مدلولات کی تسخیر کا - نظر اور فکر کو صرف لفافہ - ڈبہ - اور نقوش تک قاصر - اور نفائس - جواہر - اور جمال کے نظارہ سے محروم رکہنا گویا ایسا ہے - کہ جیسے دقیقہ شناسی کو معطل کر کے ظاہر بینی کو مدنظر رکہنا - اس مین شک نہین - کہ جب اس خیال کی تائید مژدہ غیبی نے کی - تو مینے قلم کو دلیری کے ساتہ جنبش دی - اور دیرینہ مطلوب - جس کے چہرہ کو اوس کے کمالات اور استغنا نے میری تواضع اور عجز کے برقع مین اہل کتاب کی نظر سے چہپا رکہا تہا - اوس پر عرصہ کے بعد مین کامیاب ہوا - ان الفاظ مین جناب باری عز اسمہ کا شکریہ ادا کیا [۵۱] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتَابَ ؕ [۵۲] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ [۵۳] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَعْطٰی كُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی ؕ اور جو اصحاب اس نامہ کے ختم کا انتظار فرما رہے تہے - اُن کو یہ غیبی مژدہ سنا کر خوش کیا بے اختیار صاحبان دانش و بینش - ارباب کشف و یقین اصحاب جذبۂ و بیخودی کو جو حضور

---

[۵۱] ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے جس نے اپنے بندہ (محمد) پر قرآن اُتارا ۱۲ [۵۲] خدا کا شکر ہے جس نے (ہر طرح کا) داغ و غم ہم سے دور کر دیا ۱۲ [۵۳] ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے جس نے ہر مخلوق کو اُس کی (خاص طرح کی) بناوٹ عطا فرمائی - پہر اوس کو (اُن اغراض خاص کے پورا کرنے کی) راہ دکہائی - (جن کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے ۱۲ -

Marfat.com

[1] وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ کے شاہی محل مین اور لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ کی خلوتگاہ مین شرف حضوری رکھتے تھے۔ تشریف آوری کی تکلیف دی رباعی

مردانِ خدا آمدہ از گنج حضور	کردند برین روضۂ جان بخش عبور
کو منکر حشر تا نمایم بعیان	آن محشر موعود بہ چشم مغرور

تاکہ تفکری برقعہ مین تشریف ارزانی فرماکر بذریعہ گویائی وشنوائی اپنے تعبیری وجود سے فیض بخشی فرماوین جس طرح کہ اوس وقت اپنی نمود نمایش سے حسّ باصرہ کو فیضان نور فرماتے تھے۔ جب کہ عنصری ترکیب کا جامہ زیب بدن کئے ہوئے تھے اور عبارت کے آب حیات سے جسکو روح القدس کی رشحات کہنا زیبا ہے۔ اور کلمات کی مسیحائی سے جو نفس رحمانی کی بادنسیم ہے حیات جاوید حاصل کرین۔ اور اس گلزار ابرار کی فضامین اپنے قیام کے لئے انجمن بنائین۔ تاکہ راقم کی مراد باحسن الوجوہ حاصل ہو۔ جو بحکم غیبی اس معنوی مجلس کا ترتیب دینا ہی اس غرض سے کہ وارث یکتای فرمان دہان باستحقاق خلف یگانہ جہان داران سعادت ہم دثاق۔ رائض بادپاے بینائی و بینش۔ مرکز دائرہ فطرت و آفرینش۔ جامع مراسم خلافت نشانین مجموعہ لوازم کمال صورت و معنی۔ پرتو مرایای قلوب۔ مرآۃ مرادات انام منوی ضمیر خاص و عام۔ سایہ الطاف پروردگار۔ سرمایۂ بقاے روزگار۔ گوہر افروز دیہیم صاحبقرانی۔ زلف آراے چین مملکت فغفوری۔ چہرہ نماے آئینہ تصرف سکندری۔ بادہ گسار جام عشرت جمشیدی۔ آئین بند قصر معدلت انوشیروانی۔ ناوک انداز کمان نیروی رستمی۔ رونق افزاے سریر سلطنت کیخسروی۔ نقش نگین ملک سلیمانی۔ تمثیل معجزہ انفاس عیسوی۔ صورت گفتار فصیح جبرئیلی۔ پیکر محکمات صحیح تنزیلی۔ ابوالمظفر نورالدین محمد جہانگیر بادشاہ غازی ابن ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ اس کو مشاہدہ اور مطالعہ فرماوین خلّد اللّٰہ ملکہ وسلطانہ وافاض علی العالمین برّہ واحسانہ ایک ارمغان

شمہ از گزارش پیراستگی زمانہ و آراستگی زمانیان ببرکات دور دولت بردوام او

خداے تبارک وتعالی کا کمال احسان اور شکر ہے۔ کہ اس شہنشاہ کونین جہانگیر خلد ملکہ و مدظلہ کے

---

[1] اور تم لوگ کہین بھی ہو۔ وہ تمہارے ساتھ ہے ۱۲۔

[2] مجکو اللہ جل شانہ کے ساتھ ایک وقت خاص ہوتا ہے۔

[3] اللہ تعالی اس بادشاہ کے ملک اور حکومت کو ہمیشہ رکھے۔ اور نیز اس بادشاہ کی بھلائیان اور احسان تمام مخلوقات کو ہمیشہ پہونچاوے۔ یا اللہ تو ایسا ہی کر ۱۲۔

Marfat.com

زمانہ مین اس کی حکمت - معدلت - مبارک صورت - نیک عادت - عمدہ فکر - اور سلیم راے کی بدولت تمام ناشائستہ اوصاف وافعال - ناپسندیدہ حالات ومعاملات - اور اندوہ فزا واقعات جملہ بنی آدم کی سرشت سے یک لخت نکل گئے اور ایسے مقام پر جاگزین ہوئے ہین - جہان وہ خوبی اور عمدگی کی نظر سے دیکھے جاتے ہین - اس اجمالی گزارش کی تفصیل تو بے نہایت ہے - مگر مَا لَا یُدْرَکُ کُلُّہٗ لَا یُتْرَکُ کُلُّہٗ[1] کسی قدر نمونہ کے طور پر ارباب اعتبار اور اصحاب قیاس کی خدمت مین عرض کرتا ہون وہو ہذا -

(۱) پریشانی زلف مین اور سنبل مین
(۲) کجی ابرو مین اور ماہ نو مین -
(۳) تنگی ماہ وشون کے دہن مین اور غنچہ مین - -
(۴) لاغری کمر مین اور بالون مین
(۵) کمی بدکرداری مین اور عمر دشمن مین - - -
(۶) تیرگی ابر مین - -
(۷) رونا باران مین - -
(۸) نالہ کرنا رعد مین - -
(۹) زود رفتاری برق مین اور دشمن کے نام مین - - -
(۱۰) سرنگونی قلم مین - -
(۱۱) پیچیدگی نامہ مین -
(۱۲) شکستگی خط مین -
(۱۳) کشاکش کمان مین -
(۱۴) نفرت تیر مین - -
(۱۵) تیزی تلوار مین -
(۱۶) مار ڈالنا صید مین -
(۱۷) دو ہم جنس کی جدائی فک ادغام مین - - -
(۱۸) عاملون کا تنازعہ نحو مین -
(۱۹) منع ومعارضہ آداب بحث مین
(۲۰) اختلاف روایات فقہ مین -
(۲۱) دروغ تاریخ کے افسانون مین اور اشعار کے مضامین مین -
(۲۲) فریب جادو کے افسونون مین اور دلبرون کے وعدون مین -
(۲۳) تلخی ناصح کے پندنامون مین اور اطبا کی دواؤن مین -
(۲۴) بہاگنا اعدا کی صفون مین اور لوگون کی آمیزش سے صلحا مین -
(۲۵) سرگردانی آسمان مین چکی مین اور دولاب (رہٹ) مین - -
(۲۶) جلنا اگر مین لکڑیون مین اور چورون مین - - -
(۲۷) جوش کہانا فوارہ مین دیگ مین اور پانی کے چشمہ مین - -
(۲۸) نیستی افلاس مین اور اسباب محنت مین - - -
(۲۹) نایابی ستم مین زبان مین اور شکایت مین - - -
(۳۰) سوال گور مین اور قیامت مین
(۳۱) عذاب طبقات دوزخ مین
(۳۲) بیکاری حالت خواب مین -
(۳۳) گرانی طلب مین اور التماس مین
(۳۴) ارزانی عطا مین اور انعام مین
(۳۵) زنجیر ہاتھی کے پانون مین اور دہلیز مین - - -
(۳۶) بیماری نرگس مین اور راے مخالف ودیا دشاہ مین اور تیاری جنگ مین

[1] جو شے تمام وکمال ادراک مین نہین آسکتی ہے - وہ سب کے سب چہوڑی بہی نہین جاسکتی ہے ۱۲ -

Marfat.com

(۳۷) خانہ خالی بساط شطرنج مین نہ روے زمین مین -	(۳۸) شمار کرنا نقش کعبتین مین نہ لوگون کے نقد و جنس مین -	(۲۹) خواہش دولت سلطانی کی دوام مین نہ دیگر تمام اشیا مین -
	(۴۰) آرزو شہنشاہ کی جاودانی حیات مین نہ دوسرے امور مین	

غرض کہ عینی و علمی - اور خارجی و ذہنی تمام موجودات کیا جوہر اور کیا عرض کچھہ باعتبار محل اور کچھہ باعتبار حالات زشتی کے ساتھہ منسوب نہین - لیکن اس شاہی عہد مین محل اور حالات تبدیل ہوکر لباس خوبی سے آراستہ ہوگئی ہین اور اب خلقت کی آسایش و آرام کا باعث ہین - لہذا بہتر یہ ہے کہ اب قلم کے برق رفتار گھوڑے کو نمونہ نویسی مین تیز رفتار - اور گرم جولان نہ کرون - بلکہ عنان قلم کھینچکر دوسرے راستہ پر ڈال دون -

گفتار در پوزش آنکہ دعاے قدس اللہ سرہ در پاے نام مشائخ ننوشتہ و ہر یک را بصیغہ وحدت یاد کردہ

جو ضمیر انوار قدسی سے روشن - اور رسمی قیدون سے آزاد ہین - وہ سمجھتے ہین - کہ الفاظ رضی اللہ عنہ اور قدس اللہ سرہ اور نیز دیگر تیمن و تبرک کے کلمات جو کتاب ہذا مین اُن اصحاب کے مبارک نامون کے ساتھ نہین لکھے گئے ہین - جنہون نے اس کتاب کے عبارتی حجرون مین گوشہ نشین ہوکر شرف سعادت بخشا ہے - یہ فروگذاشت کچھہ از راہ رعونت نہین ہے - بلکہ جس طرح افصح العرب والعجم علیہ السلام نے بمضمون[۵۱] لَا اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْکَ اپنے تئین ذات باری جَلَّتْ صِفَاتُہٗ کی ثنا سے عاجز تصور فرماکر اوس کی توصیف کا حوالہ بقولہ[۵۲] اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ اسی کی پاک ذات پر رکھا تھا اسی طرح راقم نے بھی اس ادب آموز کلام سے عجز و تواضع کی تعلیم حاصل کرکے - اس تصور مین کہ فرد

مردان خدا خدا نہ باشند		لیکن ز خدا جدا نہ باشند	

اپنے تئین اُن نامورون کی دعا اور ثنا سے جن کے تقدس اسما ہر ایک کی یاد مین مذکور ہین - یہ کہکر قاصر سمجھا فرد

ہمچو اوئے سزد معرف او		این زمان در جہان چو اوئے کو	

[۵۱] جو ثنا تیرے واسطے سزاوار ہے - اُس کا احاطہ مین نہین کرسکتا ہون ۱۲

[۵۲] تو ایسا ہے جیسے تو نے اپنی ثنا خود کی ہے ۱۲

Marfat.com

اور صدر الذکر مقدس کلمات کو داخل سطور کتاب نہ کیا۔ اس مین شک نہین کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کے ترک ثنائے ایزدی کو نظر مین لیکر سوائے گزشتہ صورتون (یعنی بزرگان دین کی نسبت ثنائیہ اور دعائیہ الفاظ ترک کرنے) کے اتباعی دعوی صحیح نہین ہے۔ نہ یہ کوئی ادب کی بات ہے۔ اور نہ ایسا اتباع امت کی طاقت سے دوسرے جو طبیعتین رعونت غرور۔ اور خشونت کے غبار سے پاک وصاف ہین۔ وہ اچھی طرح جانتی ہین۔ کہ ولایت وفضیلت کے اقطاب (اولیاء اللہ) جن کے حالات اس گلزار کے ہر چمن اور ہر انجمن مین گزارش ہوئے ہین۔ اُن کو بصیغہ واحد جو یاد کیا گیا ہے اس سے یہ مراد نہین ہے۔ کہ تعظیم مین کچھ کمی کیجاوے۔ بلکہ ہنگام تحریر حالات اس بلند مرتبہ گروہ کی یکتائی بیان تک دل مین جاگزین ہوئی کہ لفظ واحد اور مفرد کے سوا ناطقہ نے زبان کو اور زبان نے قلم کو کوئی لفظ حوالہ نہ کیا۔ ہرگاہکہ اس طرح پر ایک شخص کا بطریق مفرد یاد کرنا کہ واقع مین ہی ایسا ہی ہے۔ فروگزاشت تعظیم کا نقصان دور کرکے کمال وحدت پر دلالت کرتا ہے۔ اور اختصار کتابت سے نویسندہ اور نویسانندہ کے حال پر بھی ایک قسم کی مہربانی نکل آتی ہے۔ تو اس طریق کے اختیار کرنے سے کیسے اعتراض لازم آویگا۔ اگر کوئی کہے۔ کہ کتابت کا اختصار۔ اور اختصار کی وجہ سے نویسندہ اور نویسانندہ کے حال پر مہربانی بہ نسبت ترک تعظیم کے سہل ہے۔ اور اصلی غرض بھی یہ نہین ہے۔ تو مین یہ جواب دونگا۔ کہ اس طرز تحریر مین جو نقصان سمجھا جاتا ہے۔ یہ اولین توجیہ سے دور ہو گیا ہے۔ جس سے ہر ایک کی وحدت کا ثبوت ملتا ہے باینہمہ اگر اختصار کتابت اور مہربانی کی رعایت بھی اولین توجیہ کے علاوہ پیدا ہو جاوے۔ تو بیان عذر مین ایک قسم کی قوت ہی حاصل ہو جاویگی۔ دوسرے یہ کہ سہل سمجھنا طاقت فرجوانون کا خیال ہے۔ اور مہربانی پیران ناتوان سے تعلق رکھتی ہے۔ بیشک جس کسی کے پاؤن مین بھاگ دوڑ کی قوت ہوتی ہے وہ اونچے اونچے ٹیلون پر بھی ہموار زمین کی طرح چلتا ہے۔ اور جس کسی کا پاؤن آبلون سے زخمی ہوتا ہے وہ ہموار زمین پر ایک قدم اُٹھانا بھی ایک گھاٹی کاٹنے کرنا سمجھتا ہے۔ اب ناظرین کے التفات اور حسن اخلاق سے التماس یہ ہے۔ کہ جب کتاب ہذا کی لکھی ہوئی عبارت کو مطالعہ فرماوین۔ تب صدر الذکر کلمات ترضی وتقدیس کو اور تعظیمی کلمات جمع کو لکھا ہوا تصور کرین۔ اور اپنی نانوشتہ خوان زبان کو ایسی عبارت سے شیرین کام فرماوین۔ جس کو طرفین کے اعتبار سے مناسب جانین اور اس گدائے ادب کے قلم کو عبارت مذکورہ نہ لکھنے کے الزام سے بری الذمہ تصور کرین۔ اور اگر از راہ عنایت چشم انصاف سے دیکھینگے۔ تو ذکر کا میدان صحرائے تقدیر کی بہ نسبت زیادہ تنگ معلوم ہوگا القصہ جن اصحاب کو یہ عذر اور اصلیت معاملہ پسند نہ آوے۔ اون کے

Marfat.com

واسطے اس کے سوا کوئی علاج نہین ہے - کہ کتاب ہذا کے گریبان مین جو عیب کا چاک آگیا ہے - اُس کو ازراہ عفو و کرم فرماوین اور ایسا نہ کرین کہ مذکورہ بالا نہ لکھے ہوئے کلمات زبان سے نہ نکال کر اوس چاک کو تا بدامن پہونچاوین اور اپنے تئین عیب دعار مین راقم کے شریک نہ کرین - مین نہین جانتا - اِس کے سوا اور کیا کہون - اور کیا لکھون جس سے نکتہ چین لوگون کی خاموشی اور تسکین ہو راقم کی فراست اور حقیقت حال کے موافق کوشش جو کچھ ہے - پس اسی قدر ہے - اور عذر خواہی کے بارہ مین جو بات زیادہ قابل پسند ہو سکتی ہے - وہ لائق معترضین کے نزدیک ہوگی - امید ہے کہ جس فکر سے اعتراضات چھانٹنے مین کام لیا جا سکتا ہے اُس فکر سے بجاے اعتراضات کے تحسین و آفرین کی توجیہات پیدا کرنے مین کام لیا جاویگا وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی[1]

گفتار در سرانجام سراے کردار و رفتار

یہ بالکل سچ ہے - اگر تعینات کا برقع جو حقیقی وجود کے چہرہ پر پڑا ہوا ہے - اُٹھا دیا جاوے - تو عیب اور ہنر دونون ایک درجہ مین ہو جاوین - اور امکانی نسبتین اور امکانی اعتبارات - واجب الوجود کے خاص افعال کی طرف منسوب ہو جاوین - بھلائی اور بُرائی کے ساتھ اشیا کی تمیز اوسی وقت تک ہے کہ جس وقت تک وہ اشیا جمال و جلال کے پردہ مین مخفی ہین - بیشک دوئی اور دوبینی پر دل نہاد ہونے کا آخرین نتیجہ سرزنش ہوتا ہے - اور کسی غیر کی طرف سے بھلائی اور بُرائی دیکھکر آرام اور نفرت ہونا شرمندگی پیدا کرتا ہے - لہذا بہتر یہ ہے - کہ مین آج خیالات اور اوہام کے شکنجہ سے آزادی حاصل کر کے نہ تو عیب نکالنے والے سے انصاف کی خواہش کرون - اور نہ ہنر بین سے امید آفرین رکھون - بلکہ خود اپنی ذات کو این و آن کا آئینہ سمجھکر باصفا ایک رنگ ہو جاؤن بیت

آن کس کہ ز شہد آشنائی ست	داند کہ متاع من کجائی ست

کوئی اندیشہ کی بات نہین ہے - حریف بیگانہ وار کی خاطر مین جو کچھ ہوتا ہے - وہ اوپر آجاتا ہے - کیونکہ وہ بات اوس کے باطن کی فرستادہ ہوتی ہے - نہ کہنے والہ کا مافی الضمیر اور نہ لکھنے والہ کے قلم کی تحریر مصرع

خدایا از دوئی یکتا ئیم بخشں -

گفتار در التماس تسمیہ این مجموعہ

ایک روز مینے اپنے ہم نشینون کے ساتھ انجمن یک جہتی منعقد کی تھی جس مین کتاب ہذا کے مندرجہ

[1] جس شخص نے راہ ہدایت کی پیروی کی - اُس کی سلامتی ہے ۱۲

Marfat.com

حالات بیان ہو رہے تھے - مینے عرض کیا ایسا مناسب معلوم ہوتا ہے - کہ آج کی رات سامعین کے عالم مثال مین جو نام ظاہر ہو - یا قلب مین ذریعہ الہام القا ہو - وہی نام اِن چند فراہم شدہ یادداشتون کا رکھہ دیا جاوے - اِس کے دوسرے روز منجملہ سامعین شیخ قطب عالم پنواری نے بیان کیا - گزشتہ شب کو مینے شیخ قطب عالم ابن سیدجی کو جو سید علاء الدین راتھی کے نبیرون مین سے ہین - خواب مین دیکھا کہ سفر حجاز سے واپس تشریف لائے ہین - اور راقم کے مکان مین اُترے ہوئے ہین جب مین اُن کی خدمت مین حاضر ہوا - تو شیخ نے مالک خانہ کے حالات دریافت فرمائے - مینے جواب دیا **غوثی حسن** آج کل مشائخ **قدسنا اللہ باسرارہم** کے کچھہ حالات معرفت لکھہ رہے ہین - اور نام کی تلاش ہے - ارشاد فرمایا - ہمارا سلام کہنا - اور یہ مصرع پڑھہ دینا مصرع نہادم نام این گلزار ابرار امید ہے کہ اس مبارک نام کی نوید پاکر ناموران جہان مین جلد اس کو شائع اور عالمگیر کر دینگے -

گفتار در تمہید آنکہ معنی ہر عالم را صورتی ست مناسب آن

واضح ہو کہ مراتب وجود مین کوئی مرتبہ ایسا نہین ہے - کہ جہان حصول مقاصد (بیان ماہیت) کے واسطے خاص اسم اور رسم معین نہ ہو - اسواسطے اسما اور صفات کے آثار و احکام جو کائنات کے اصول ہین - مناسب مناسب طور پر ہر ایک عالم مین جلوہ گر ہین - پس تمام معانی تین قسم سے باہر نہین ہین - **عام مشترک** اور **خاص** عام کے واسطے تمام عالمون مین - اور مشترک کے واسطے مقامات اشتراک مین - خاص صورتین اور رسمین مقرر ہین - لیکن جس طرح ہر ایک عالم کی مناسبتین مختلف ہین - اسی طرح مذکورہ بالا صورتین اور رسمین بہی مختلف ہین - رہا خاص اس کا حال اور شان اوسی عالم کے طریقہ پر - کہ جس کا یہ خاص ہے - ایسا قرار دیا گیا ہے - کہ اوس کی ماہیت اگر صاحب کشف و مشاہدہ - رسم و عبارت کا تو کیا ذکر ہے - اشارات کے ذریعہ سے بہی دوسرے عالم مین آشکار کرنا چاہے - تو نہ کر سکے - مگر مانند اور مثال کے ساتھہ جس کا نام دوسرے الفاظ مین اصطلاح ہے -

گفتار در تشبیہ و تعبیر الہیات

اصطلاح محققان بالکل اس طرح پر ہے - کہ جیسے کوئی شخص صحرا مین پیدا ہوا - وہین اوس نے

Marfat.com

پرورش پائی اور وہین بڑہا - پہر وہ کسی آباد شہر مین گیا - اور چند روز وہان رہکر انواع و اقسام کے کہانون سے عمدہ لباسون - اور خوش فضا عمارتون سے مستفید ہوا اس کے بعد جب وہ پہر اپنے مسکن صحرا مین جاویگا تو صحرا والے اُن چیزون کا حال اُس سے دریافت کرینگے - جو مخصوصات شہر مین سے ہونگی بیابان نہ ہونگی - اور نہ صحرا والون کی زبان مین بمقابلہ اُن چیزون کے کوئی لفظ موضوع ہوگا - تو ایسی صورت مین وہ صحرائی شہر کی عجیب و غریب اشیا کی خصوصیات کس طرح بیان کرسکیگا - سوائے اسکے کہ اُسی صحرا مین سے تلاش کرکے ایسی چند چیزین بہم پہونچا دے گا جو فی الجملہ شہر کی موجودہ اشیاء سے مشابہ ہون گی اور اُن مشابہ منتخب چیزون کے نامون کے ذریعہ سے شہر کے عجائبات کو جواب مین بیان کرے گا - اور یہ طریقہ بیان کا شہر جانے والون کو صحرا مین واپس آنے پر خصوصیات شہر بیان کرنے کے واسطے اور نیز جو دیگر صحرائی - جو شہر مین جاتے آتے ہین - اون کو ماہیت اشیا جاننے کے واسطے دستور العمل ہو جاوے گا - بس اسی طرح پر ہے ہر ایک فن کی اصطلاحات کی وضع -

گفتار در التزام ملازمت دانایان فنون

واضح ہو کہ ہر ایک فن کا اوستاد اُس فن کی جزئیات کو اچھی طرح پہچانتا ہے - لہذا جو شخص کسی فن کا طالب ہو - اُس کو اُستاد فن کی تعلیم گاہ کی حاضر باشی ضروری ہے - اسی وجہ سے کہتے ہین کہ نو آموز جب تک رازشناسان فنون کے مدرسہ تعلیم مین ایک مدت تک حاضر رہ کر اکتساب علم نہین کرتا ہے - الفاظ سے آگے بڑہ کر معانی مصطلحہ پر عبور نہین پاتا ہے - گو لغات و الفاظ کی بندش اپنے مقامات کے اعتبار سے کتنی ہی چست اور درست ہو - لیکن گوہر مراد ہاتھ نہین آتا ہے - اُس شخص کو ہوشیار سمجھنا چاہیے جو یہ خیال نہ کرے - کہ جو کچھ استنباط کیا ہے - یہی مراد قوم ہے - بالخصوص صوفیون کی اصطلاح مین اپنی لغت دانی پر ہرگز فریفتہ نہین ہونا چاہیے - کیونکہ لفظی مفہومات اور اصطلاحی معانی مین بے نہایت بُعد ہوتا ہے فرد

چشمہ حیوان کجا لعل لب جانان کجا	ہر دو جہان سنجشند اما این کجا و آن کجا

یہ بالکل صحیح ہے - کہ کتب تصوف کے پڑہنے والے یہی اہل کشف ہین - نہ اہل اکتساب - اور نہ وہ لوگ جنہون نے صرف ظاہری علوم تحصیل کیے ہین پس جو شخص دبستان وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا کا

Marfat.com

نو آموز طالب علم ہے۔ اُس کو مناسب یہ ہے کہ خود دانی پر گھمنڈ نہ کرے۔ اور اگر الفاظ کے ذریعہ سے مراد قوم معلوم نہ کر سکے۔ یا اپنی رفتار سے کسی طرف راستہ نہ نکال سکے۔ تو نفس کو اپنا پیشوا نہ بنا دے۔ جو غیرت دلانے والا ہے۔ بلکہ جبین نیاز خاکساران طریقت کے پاؤن پر رکھے۔ کیونکہ یہ شاہبازان عرش پرواز ہین اولاً ان سے ہمت اور توجہ کی درخواست کرنی چاہیئے۔ اور اہل حقیقت خدائی گروہ کی ہدایت و تلقین سے سلوک و طریقت کا فائدہ اوٹھانا چاہیئے۔ پھر اس کے بعد چاہیئے۔ کہ کمر ہمت باندھ کر توفیق الٰہی کی مدد سے اس راہ مین قدم رکھے۔ اور عدم حصول سے دل تنگ نہ ہو کر صبر و سکون کے ساتھ توجہ اور کوشش کرے۔

گفتار در انگارہ فہرست نامہ

کمترین بندہ آفریدگار گوناگون الفاظ در نگار رنگ معانی۔ فرمان پذیر اوامر و نواہی پیام آوران کیش آرا آرزومند آستان بوس صفاسگالان حقیقت پژوہ۔ فریفتہ گرفشانی دانشوران مشکل کشا ہوس پیرائے ہمدردی عقیدت اندوزان اخلاص آمود۔ دیوانہ دیدار فرشتہ منشان یوسف رو ہمہ روزگردہ گرفتاران یعقوب اندوہ۔ شیدای سخن سنجی فصاحت وران جادوکار شیفتہ غزل سرائی داؤدی نوایان دل نواز۔ مومیائی جوی شکستہ دلان خرابہ نشین جاروب فرست مشارع برہنہ پایان بادیہ پیما۔ نگارندہ احوال ناموران فردوس خرام یعنی **غوثی حسن** نے خدا اس کو بھی کسی قدر ابدی معرفت نصیب کرے۔ جب قلم و زبان سے اِس پُربہار اور سرسبز گلزار کی آرایش اور نخلبندی کی۔ تو اولین مسودہ مین بدین تفصیل پانچ قسم کے اصحاب کی یادداشتون سے پودے لگائے تھے۔ ایک وہ لوگ جنہون نے ظاہری و باطنی صفائی حاصل کی ہے۔ اور جن کو زمانہ سابق کے تاریخ نگار اصحاب تحقیق اور مالکان ہر دو عالم کہتے ہین۔ دوسرے وہ لوگ جو صاحب علم ہین۔ اور وہ تاریخ قدیم مین دانشمند اصحاب کے نام سے یاد کئے گئے ہین۔ تیسرے وہ گروہ جو پہلو نشین دشمن (نفس) کے مقابلہ مین فوج آرائی کر رہے ہین۔ اور جن کو مورخان سابق بلفظ سالوک لکھتے ہین۔ چوتھے وہ قوم جو شریعت و سنت کی راہ راست پر گرم رفتار ہے۔ اور جس کے افراد کو زبان قدیم مین زہاد کہتے ہین۔ پانچوین وہ جماعت جس کا اندرون آباد اور بیرون ویران ہے اور جس کا نام اہل اصطلاح

Marfat.com

نزدیک مجاز دیتے ہے - مگر ازراہ احتیاط واہتمام تصحیح کے وقت زائد شاخین کاٹ چھانٹ کر دوسرا نسخہ اور دوسرے نسخہ سے تیسرا نسخہ مرتب کیا - اور اس تیسرے نسخہ کے مقدس زمین مین پانچون قسم کے سرسبز لودون کو چار چمن مین تقسیم کیا - اور ہر ایک چمن مین شائستہ انجمنین قایم کین - رباعی

غوثی قلمے سرکن و سرکن سخنے	کاراستہ نوبہار ہر سو چمنے
بریاد گزشتگان گلزار درون	در ہر چمنے فراہم آرا انجمنے

مذکورہ بالا صورت کے ساتھہ ترتیب و تقسیم اس غرض سے کی گئی ہے - تاکہ اُس دل آویز چمن اور دل ستان انجمن کے تماشائی - اپنے باعبرت دلون کو نور بینش سے - اور احول آنکھون کو دست بینی کے سرمہ سے روشن کرین - اور اپنا اندر اور باہر یعنی تمام جسم و جان ایک ہی کے خیال مین مصروف کر کے حسن - اخلاق اور مبارک عادات اختیار کرین - جس کا نتیجہ یہ ہوگا - کہ عالم عقبیٰ مین صدر الذر نیک اخلاق اور عادات صورت عروسی قبول کر کے زینت بہشت کا سرمایہ اور الٰہی صفات کا مظہر ہو جاوینگے -

پُرانے کشف و کرامات سے بھرے ہوئے تاریخی حقائق نامون کی جن صاحبون نے ورق گردانی کی ہے وہ اچھی طرح جانتے ہین کہ بہشت اور جو کچھہ بہشت مین ہے - دل دادہ کے رویت - دل آرام کا دیدار - دل کش مکانات - دل کشا کھڑکیان - دل فروز جالیان - دل آرا تخت - دل نشین فروش - دل پسند طعام دل فریب لباس - دل آشوب غلمان - سول نواز نغمہ - دل آویز درخت - دل خواہ پھولون کی کلیان - اور دل جو بہتے ہوئے چشمے وغیرہ وغیرہ - یہ سب آدم زاد کے افعال و اخلاق کی صورتین ہین - جو مجرد نفس و عقل کے بیابان مین - مرکب اجسام کے ذریعہ سے نمایان ہوئی ہین - علیٰ ہذا القیاس دوزخ اور ما فیہا[1] من اسباب العذاب یہ بھی صورتین ہی ہین - جنھون نے انسانی افعال کے طلسم مین حلول کیا ہے - دوستون کو واضح ہو - کہ محقق قدما کی یہ دریافت اور کشف بمنزلہ ایک آئینہ کے ہے - جو ہر فرد کے ہاتھہ مین ہے تاکہ وہ اپنے دوسرے عالم کی حالت کو اپنی پیش مین آنکھہ سے دیکھہ سکے - پس جس شخص کا وجود ظاہر مین تجلیات جمالی کا مقتضی ہے - اُس کو چاہیئے کہ وہ اپنے تئین ظاہر ظہور معنوی فردوس مین سمجھکر خدائے پاک کا شکر بجالاوے - اور جس کی صورت علمیہ خارج مین اسمائے جلالی کی مظہر قرار دی گئی ہے - اُس کو اپنے تئین حکمی دوزخ مین شمار کرے - اللہ تعالیٰ جل شانہ سے پناہ مانگنی چاہیئے - اور پھر ہر ایک کو اس نفس لامری معرفت کی امداد

[1] - اور جہا سباب عذاب دوزخ مین ہین ۱۲

Marfat.com

سے چاہیئے - کہ خداشناسی کے بلند مرتبہ کو پہونچکر یہ بات دریافت کرلیوے - کہ مطلق خلافت ہم شکل سمجھنے کا ذریعہ - اور ہم سری کا نمونہ ہے - اور اِس معما کو اس طریقہ سے حل کرنا چاہیئے - کہ ناسوتی عالم صورت - خداوند تعالیٰ کی ازلی صفات کے علم و آثار ہین - اور جہان قدسی - انسان کے افعال و احوال کی تصویر - کیونکہ ملک و ملکوت کی پیدائش - واجب الوجود کے اسما و صفات سے اور بہشت و دوزخ کی آفرینش - انسان کے اعمال اور اخلاق سے ہے - لیکن جب تک انسانی آنکھون کو خاک گور کا سرمہ - ناسوتی رمد سے نجات - اور اُخروی زندگانی کا کحل الجواہر - لطافت بین روشنی نہین بخشتا ہے - تب تک وہ آنکھین بیدارون کی طرح - جاوید باغون اور آتشکدون کا تماشا نہین کرسکتی ہین - جس طرح کہ صفات وجوبیہ قدیمہ کا اقتضا جب تک وجود مطلق کو تعینات کی امداد اور اعیان ثابتہ کی اجازت سے امکانی صورتون کا لباس نہین پہناتا ہے - تب تک وجود مطلق کو آسمان بیچونی و بیچگونگی سے ملک و ملکوت کے میدان مین (جس مین چون و چند کی گنجایش ہوسکتی ہے) نزول نہین ہوسکتا - اِس قسم کے موحدانہ کلام اور حرف و صوت سے بیگانہ مفہوم کی تمہید و تفصیل کے لیے فی نفسہ جداگانہ دفتر چاہیئے - جو لوح محفوظ کی مثل ہو - ایسی عظیم اور عظیم الشان تمہید و تفصیل کتاب ہذا کے دیباچہ مین تاویل کے ذریعہ سے کیونکر آسکتی ہے - جو کوتاہی کلام کے ساتھہ نام زد ہے - لہذا بہتر یہ ہے کہ تمام فہرست جس قدر کلام سے انجام کو پہونچ جاوے - بس اوسی پر اکتفا کرون - اور زبان و قلم کو بزرگان دین و یقین کی یادنگاری مین مشغول کرون - باصفا گروہ کی دوستی کی بدولت اپنے نامۂ اعمال سے گناہون کی سیاہی دور کرکے - اس کی جگہہ التماس کے قلم سے یہ عقیدہ لکھدون مصرع بدان را بہ نیکان ببخشد کریم - اور بکمال ادب یہ نالۂ مصرع اشفاعۃ اشفاعۃ اے بزرگان عاصیم - مضوی قیامت مین بلند کرون - کہ عبارت اپنے احوال اور افعال کے محاسبہ سے ہے - اَللّٰھُمَّ لَا تَرْزُقْنَا مَا اَعْطَیْتَ فِیْ عِلْمِکَ بِلَا عَمَلٍ مِنَّا حَتّٰی تَعْلَمَ حَقِیْقَۃَ قَوْلِنَا بِاَمْرِکَ قُلْ لَّنْ یُّصِیْبَنَا اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَنَا[1]

گفتار در تعیین القاب

خدا کرے - دانش آبادون کی عمارت - جہالت کی خرابی سے - اور آزاد خاطر کی بے تعلقی کی نوبہار -

[1] - یا اللہ تو ہم کو وہ شے عطا فرما - جو تو نے ہمارے لیے بلا ہمارے عمل کے اپنے علم مین عطا فرمائی ہے تاکہ تیرے ارشاد قل لن یصیبنا الخ مین جو ہمارا قول ہے - اوس کی حقیقت ہم جان لین - اور وہ قول یہ ہے - اے پیغمبر تم اِن لوگون سے کہو - کہ جو کچھہ خدا نے ہمارے لیے لکھدیا ہے - اوس کے سوا (کوئی اور) مصیبت تو ہم کو پہونچ سکتی نہین ہے - ۱۲

Marfat.com

علائق کی خزان سے محفوظ رہے - یہ چند باتین جن کو میرا قلم تالیف کا... رہا ہے - اِس بارہ مین ہین - کہ اِس کتاب کے مطالعہ کے وقت جس شخص کا دل زود فہمی اور سرعت انتقال کا مشتاق ہو - اُس کو کسی لقب اور خطاب کے معلوم کرنے مین یہ تامل اور فکر پیدا نہ ہو - کہ فلان لقب اور خطاب کس کا ہے - اور مرجع اس کا کون بزرگ ہین - اِس لئے ایک معین صفحہ مین قلم صراحت سے لکھتا ہون - (۱) معین الاولیا سے مراد سلطان کشور کشائے ولایت وکراست خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی ہین - جنکی خوابگاہ اجمیر مین ہے - (۲) قطب المشائخ یا قطب الاولیا سے مراد - خداوند خلافت عظمیٰ خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کی بابرکات ذات ہے (۳) نظام العرفا یا نظام الاولیا سلطان مشائخ عارف اطوار کاشف اسرار شیخ نظام الاولیا کا مبارک لقب ہے - یہ دونون بزرگ خاندان چشت کے چراغ ہین - اور شہر دہلی مین ان کے مرقدہاے منورہ ہین - (۴) بہار الاسلام یا بہار الاولیا سے مقصود قافلہ سالار رہروان طریقت - رہنماے سالکان شاہراہ حقیقت مخدوم شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی ہین - (۵) غوث الرحمٰن یا غوث الاولیا - شاہنشاہِ اقلیم جامعیت ابو المویّد حمید الدین شیخ محمد غوث کا خطاب پاک ہے - جن کا مزار مبارک شہر گوالیار مین ہے - (۶) لفظ وجیہ الملۃ سے مراد - دانش آموز صوری ومعنوی - بنیش اندوز حقیقی ومجازی اُستادی شیخ وجیہ الدین احمد ابن نصر اللہ علوی احمد آبادی ہین - (۷) اور کلمات مسیح القلوب یا مسیح الاولیا سے مراد - حافظ الاوقات رافع الدرجات شیخ عیسیٰ ابن قاسم سندہی کی ذات فیض آیات ہے - مذظلہ -

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آغاز نخستین چمن

اس چمن مین ساتوین صدی کے صوفیون علم والون - پرہیزگارون - خدا پرستون - مجذوبون کے احوال وافعال کا بیان ہے - اے خرد - اُٹھہ بیٹھہ - اور کچھہ ذوق سے کام لے - دیکھہ اس چمن کی ہر ایک یا دیجاے خود ایک سنال ہے - جس کو طوبیٰ کہہ سکتے ہین - اور جس مین ہر ایک طرح کے دلخواہ میوے موجود ہین - ان میوون سے ہر ناکام اور کامیاب دونون کو اُس خداوند تعالیٰ شانہٗ کے شکر و سپاس کا ثمرہ حاصل ہوتا ہے - جس نے انسان کا عجیب و غریب پودہ اولاً علم اور بعدہٗ عین کے باغ مین لگایا - اور جب تک قیامت کی خزان نہ آوے گی تب تک وہ اُسکی نوعی تنہ سے افراد اور احوال کی گوناگون شاخین اور پتے اس طرح پیدا کرتا رہے گا - کہ اگر سابقہ شاخ یا پتہ ٹوٹ جاوے - تو بجاے اُسکے فوراً دوسری شاخ یا پتہ قایم ہوجاوے - اور غرض اس سے یہ ہے - کہ حقیقی وجود کے درخت کی مشابہت اس مین نمایان ہو - جس کا عظیم الشان تنہ وحدت ذاتی ڈالیان صفات - اور پتے تجلیات ہین - ایدہر آؤ ایدہر مصرع

بوستان ازدوستان سازیم دستی ہا کنیم

یادشاہ یوسف ملتانی

پیدایش تو کرویز علاقہ کابل مین ہوئی تھی - مگر آپنے ہجری سنہ پانسو پچاس مین بہ ترک سکونت ملتان مین آکر قیام فرمایا - آپ کے زمانہ زندگی کے واقعات عجیب و غریب اور بے شمار ہین - جو تمام و کمال بیان مین نہین آسکتے ہین - رحلت فرمانے کے بعد بھی بہت سی کرامتین آپ کی ظاہر ہوئی ہین - سب سے زیادہ عجیب یہ بات ہے - کہ جب کوئی شخص بارادہ بیعت آپ کی قبر کے پاس جاتا تھا - تو آپ مزار کے اندر سے ہاتھ باہر نکال دیتے

Marfat.com

تھے۔۔ اور مرید کے ہاتھ پر رکھا یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ کے آثار کا ثبوت دیتے تھے۔ شیخ صدرالدین ابن شیخ بہاؤالدین زکریا قدس سرہما کے مبارک زمانہ تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ چونکہ صدرالملۃ کی کوشش اس بارہ مین زیادہ رہتی تھی۔ کہ آنجہانی معاملات مخفی رہین۔ لہذا آپ کی یہ روش صدرالملۃ کی طبیعت کے خلاف واقع ہوتی تھی۔ ایکبار روز صدرالملۃ شاہ یوسف کی قبر پر پہونچے اور فرمایا۔ یوسف۔ ہاتھ اندر کھینچ لو۔ اور دراز دستی چھوڑ دو۔ اس کے جواب مین قبر کے اندر سے آواز آئی۔ صدر۔ آج درویش کا ہاتھ تمنے کوتاہ کیا تو تمہارا نام درویش نے بھی لوح زمانہ سے مٹا دیا۔ یہی وجہ ہے کہ شیخ بہاءالدین کے بعد شیخ رکن الدین کا نام لوگون کی زبانون پر رواں ہے۔ اور صدرالاسلام کا نام درمیان مین نہین آتا باوجودیکہ صدرالاسلام۔ رکن الاولیا کے پدر بزرگوار ہین۔ قدس سرہم۔ شاہ یوسف کے پیر شاہ قسور[1] جنیدی علوی کرویزی ہین۔ یہ اویسی تھے۔

اُویس صوفیون کی اصطلاح مین اوس شخص کو کہتے ہین۔ جس کو پیر ہدایت کے واسطہ کے بدون خاص مبدء الیہ سے فیض ولایت پہونچے اور بس۔ بعض کی راے یہ ہے۔ کہ جو شخص قول مین فعل مین اور اعتقاد مین سنت رسول کا اتباع کرے۔ اور اوسی پر چلے۔ اور اس طرح پر جناب خاتم النبوۃ والشریعۃ علیہ السلام کے باطن اقدس سے فیض پاوے وہ اویسی ہوتا ہے۔ بعض یہ کہتے ہین۔ کہ حضرت خضر علیہ السلام سے جس کو فیض پہونچے۔ وہ اویسی ہے۔ بعض کا خیال یہ ہے۔ کہ جو صاحب ولایت جامع محمدیہ کے سجادہ نشین ہوا۔ عَلٰی صَاحِبِھَا اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ اون کے باطن سے جس شخص کو فیض حاصل ہو بغیر سلسلے کے۔ کہ وہ ظاہر مین ملازمت کرے۔ وہ اُویسی ہوتا ہے اور بعض کا عقیدہ یہ ہے۔ کہ جس شخص کو اولیاے متاخرین سے کسی کے بھی باطن سے بدون توسط رسمی بیعت کے فروغ ہدایت حاصل ہو۔ اُس کو اویسی کہتے ہین۔

یہ مرتبہ اکثر اصحاب کو گزشتہ زمانہ مین حاصل تھا۔ اور اب بھی حاصل ہے۔ (۱) باباحاجی روزبہ یہ زمانہ سلف کے اولیاے دہلی مین سے ہین مشہور یہ ہے۔ کہ بزمانہ راجہ پتھورا قلعہ کی سندق مین گوشہ گزین تھے۔ آپ کی بدولت ہزارون آدمی مشرف بہ اسلام ہوئے۔ (۲) پیر علی ہجویری غزنوی جن کی خوابگاہ لاہور مین ہے (۳) شیخ جلال الدین پورانی جن کا حال مولانا جامی قدس سرہ نے بھی کتاب نفحات الانس مین لکھا ہے۔ (۴) شیخ حسین زنجانی۔ (۵) سید ابراہیم اویسی (۶) شیخ موسیٰ آہنگر لاہوری۔ (۷) شیخ محمد نومسلم بنگشی افغانون کے پیر (۸) شیخ احمد متوکل اجینی۔ اور نیز ان کے سوا اور بزرگ بھی اویسی ہو چکے

[1] اللہ جل شانہ کا ہاتھ اون کے ہاتھون کے اوپر ہے۔ ۱۲ [2] قسور بمعنی شیر ۱۲

Marfat.com

ہین - قدس اسرارہم جینا نچہ ہر ایک کی یاد مین یہ ذکر کیا گیا ہے مصرع مست شود آنکہ ادیبی کیست

یاد شیخ ابوالحسن علی

آپ ابوعلی عثمان ہجویری جلاّبی غزنوی کے فرزند ہین - خوابگاہ لاہور مین ہے - عارف - عالم - موحد - محقق - جل تصنیفات اور مناسب اشعار تھے - کشف المحجوب مین لکھا ہے - مینے ایک دیوان ترتیب دیا تھا جس کی غزلون کے مقطع مین تخلص نہین کہا تھا - ایک چوری پیشہ شخص نے کیا لیا - اُن غزلیات مین اول سے آخر تک اپنا تخلص داخل کر دیا - لہذا مین اس خوف سے رسالہ ہذا کے اندر ہر ایک مقام پر تقریب نکال کر اپنا نام و ضاحت اور صراحت کے ساتھ لکھتا ہون بعض کا خیال ایسا ہے کہ شیخ آغاز سلوک مین ادیبی تھی - لیکن شیخ نے خود لکھا ہے - کہ طریقت مین میرے پیر شیخ ابوالفضل محمد ابن حسن جیلانی ہین - جو ابوالحسین خضرمی کے بزرگ خلیفہ ہین - اور ابوالحسین - ابوبکر شبلی کے شاگرد ہین قدس اللہ باسرارہم -

تواریخ مشائخ کے سابقہ مصنفین کا خیال ہے - کشف المحجوب کے مصنّف وہ بزرگ ہین - جن کا مبارک مزار لاہور مین ہے - اور بعض - کہتے ہین - کہ مصنّف کشف کی خوابگاہ غزنین مین ہے لیکن اولین بیان - دوسرے بیان کی بہ نسبت قریب بہ صحّت زیادہ ہے مصرع گر بگویم ور نگویم نام او نامی بود

یاد شیخ فخرالدین حسین زنجانی خوابگاہ لاہور

آپ کے موحدانہ اقوال مین سے ہے - اَلْفَقِیْرُ عِنْدِیْ مَنْ لَّا قَلْبَ لَہٗ وَلَا رَبَّ لَہٗ[۵۱] توحید ذاتی کی تجلیات کے جہان اور کشف ہین - اُنہین مین سے ایک یہ کشف بھی ہے - اور نہایت بلند مرتبہ کشف ہے اِس کے عالی مقام کو ہر ایک سالک نہین پہونچ سکتا - شیخ جمالی دہلوی نے سیر العارفین مین لکھا ہے - کہ شیخ سعدالدین حموی اگرچہ شیخ نجم الدین کبریٰ کے مرید ہین - قدس سرہم لیکن سلوک اور توحید کے مدارج - پیر زنجانی کی ہدایت سے طے کر کے کمال حاصل کیا تھا - اور جب خواجہ معین الدین چشتی اجمیری ہند کو تشریف لائے تھے تو اُسوقت چند روز لاہور مین پیر زنجانی کی

[۵۱] میرے نزدیک فقیر وہ ہے - جس کا قلب نہو - اور نہ اوس کا کوئی رب ہو ۱۲

Marfat.com

مصاحبت مین بھی قیام فرمایا تھا - باہم رازداری اور خداشناسی کی باتین ہوا کرتی تھین - قدسنا اللہ
باسرارہما - مصرع نقل ادہم نگہت الفقر فخری ہمیدہد

یا دبا باحاجی رتن ابن نصر ہندی

آپ کی کنیت ابو اسحاق - بعض کہتے ہین - کہ آپ اولیاے اُمت مین سے ہین - اور بعض کہتے ہین - اصحاب صفہ سے ہین - ایک بزرگ شیخ رضی الدین علی ابن سعید لالا ابن عبدالجلیل غزنوی تھے - جو حکیم سنائی کے چچا زاد بھائی تھے - اور حکیم سنائی شیخ نجم الدین کبریٰ کے مرید - اور ایک چوبیس مردان خدا کے خلیفہ تھے - یہ بزرگ کہتے ہین - کہ مین ہجری سنہ چھ سو بیس مین ہندوستان کے اندر آیا اور بابا سے ملا تھا - اُس وقت بابا نے حضرت خاتم الانبیا علیہ السلام کا خاص شانہ مبارک جو میرے نام زد تھا مجکو عطا فرمایا تھا اور نیز مہر انبیا علیہ السلام کے بابا کی چند باتین فرمائی تھین -

شیخ علاء الدین سمنانی نے ایک کتاب لکھی ہے فصل الخطاب جس مین اُنھون نے احادیث رتنیہ کی تصدیق کی ہے - اور نیز اُس مین خواجہ محمد پارسا بخاری نقشبندی کی بھی روایت لکھی ہے اس کتاب مین لکھا ہے - کہ مین شیخ علی لالا کی خدمت مین پہونچا - اور بابا کے ہاتھ سے شانہ ملنے کا معاملہ مینے سنا - اور وہی شانہ آج مجھکو پہونچا ہے - لیکن محدثین کی جماعت ان پر طعن کرتی ہے -

کہتے ہین - سبکتگین کا بیٹا سلطان محمود - حدیث نبوی ایسے شخص سے سننا چاہتا تھا جس نے بلاواسطہ خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی ہو - اس اثنا مین خبر ملی - کہ ہند مین ایک بڑے معمر شخص موجود ہین - جو اپنے تئین صحابہ مین شمار کرتے ہین - سلطان نے کمال عزت اور التجا کے ساتھ آپ کو غزنین مین آنے کی تکلیف دینی چاہی - مگر آپنے آنا قبول نہین کیا - جب تک بہت سا مال و متاع آپ کے پاس نہین پہونچا - جب آپ کہ پیر فرتوت تھے دارالخلافہ مین پہونچے - تو سلطان نے استقبال کیا - اور طلائی و نقرہ پھول آپ کے گھوڑے پر نثار کیے آپنے اپنے ہاتھ سے اُن منتشر سنگ ریزون کو فراہم کیا یہ حال دیکھکر سلطان اور نیز تمام امرا سخت متعجب ہوئے اور دریافت کیا - کہ اولاً اس قدر علما اور مشائخ آپ کی طلب مین گئے - مگر آپنے قبول نہ کیا - جب تک ہمنے مان نہین بھیجا - اور یہان بھی آپ کی طرف سے خبر بات ہونا ظاہر کرنا دیکھا گیا - یہ اصحاب صفا کا کام نہین ہے - آپنے جواب مین یہ دو صد یشین روایت

Marfat.com

کین - ایک یہ[1] اِلْاِنْسَانُ عَبِیْدُ الْاِحْسَانِ دوسری یہ[2] یَشِیْبُ ابْنُ اٰدَمَ وَیَشِبُّ فِیْہِ خَصْلَتَانِ الْحِرْصُ وَطُوْلُ الْاَمَلِ یہ دو حدیثین سناکر آپنے سلطان اور تمام اکابر کی دیرینہ آرزو پوری کی - راقم کے خیال مین یہ بات آتی ہے - کہ جب سوال اس قسم کا تھا - کہ ہمچو فعل کا ارتکاب منصب درویشی کے مناسب نہین ہے - تو مجیب نے مقام جواب مین یہ دو حدیثین بیان کرنے سے تین کام کیے اول آرزوے سلطان پوری کی جو صحابہ کی زبانی حدیث کا سننا تھی - دوسرے از راہ کسر نفسی اپنے تئین عوام مین سے شمار کرکے - دونون حدیثون کو بظاہر سوال مذکور کا جواب بنایا - تیسرے اشارہ سے بتادیا کہ ہاتھہ آلودہ کرنا حرص اور احتیاج سے نہین ہے - بلکہ روایت حدیثین کی تقریب سے ہے -

شیخ ابن حجر عسقلانی نے کتاب اَلْاِصَابَۃُ فِیْ تَعْرِیْفِ الصَّحَابَۃِ مین بابا کا ذکر لکھا ہے اور آپ کے حالات کے متعلق بہت سی باتین تحریر کی ہین - لیکن اس مین شک نہین - کہ وہ بہرتی کے شائبہ سے خالی نہین ہین - مختصر یہ ہے - کہ بابا کے نفس قدسی نے زمانہ جاہلیت مین عنصری لباس پہنا تھا - ایک قصبہ متعلقہ دہلی یا لاہور مین - اور آغاز ہوش مین آپنے ایک قافلہ کے ساتھہ عربستان کا سفر کیا - عربستان کی سیر کے بعد معاودت کی جب ہند مین واپس آئے تو خبر ملی - کہ پیغمبر آخر الزمان علیہ السلام کی بعثت ہوئی ہے - چنانچہ پھر دریا کے راستہ سے مکہ معظمہ کو کوچ کیا - اور سعادت صحبت سے سرفرازی حاصل کی - چند روز خدمت مین قیام کرکے پھر جانب ہند معاودت فرمائی - اور اپنے مکار نفس کے ساتھہ بہت سی لڑائیان لڑکر بالآخر فتح پائی - اور تمام جہان کو مشرق سے لیکر مغرب تک ناپ ڈالا - عجیب عجیب خوفناک مقامات مین چلہ کشیان کین - اور جھونپڑیان بنائین - چھٹی صدی مین جو ارباب سعادت تھے - وہ بابا کی بدولت تابعین - رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ کے شرف سے مشرف ہوئے اور بابا نے ساتوین صدی مین رحلت فرمائی - ہوشیار سیاح کہتے ہین - کہ سراندیب مین عَفَی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ السَّلَامُ کے قدم گاہ کے نزدیک آپ کی قبر ہے -

یا خواجہ معین الدین حسن حسینی سنجری قدس سرہ

ہجری سنہ پانسو سینتیس مین آپ کی علمی صورت نے عنصری خلعت پہنکر قصبہ سنجر مین جو علاقہ سجستان مین ہے پردہ غیب سے عالم شہود مین ورود فرمایا - لیکن پرورش آپ کی صوبہ خراسان مین ہوئی - آپ کے پدر بزرگوار غیاث الدین حسن نے آپ کو گیارہ سال کی عمر مین یتیم چھوڑا - اسی اثنا مین ایک روز مجذوب آلہی ابراہیم نام کا آپکے باغ مین گزرہوا

[1] انسان - احسان کا غلام ہوتا ہے ۱۲ [2] آدم زاد بڈھا ہوجاتا ہے - مگر اس کے اندر دو عادتین جوان ہوجاتی ہین - ایک حرص دوسرے طول امل ۱۲

Marfat.com

آپ نے انگور کا ایک خوشہ نہایت ادب اور انکسار کے ساتھ مجذوب کے آگے پیش کیا - مجذوب کے ہاتھ مین ایک ٹکڑا تنباکو کی کھل کا - وہ اپنے دانتون سے چاپ کر آپ کے منہ مین ڈالا - جب وہ پیٹ مین پہونچا - تو اندرون جسم ایسا روشن ہوگیا - کہ جس سے تمام علائق یک لخت نیست و نابود ہوگئے - لہذا کل تعلقات سے دل ہٹا کر حقیقی رہنما کی جستجو مین چلے - اور تقدیر کی رہنمائی سے اولاً ہرون مین پہونچی - جو نیشاپور کے اعمال مین سے ہے - یہان پر قدوۃ الاولیا خواجہ عثمان ہرونی کی ملازمت حاصل کی - اور مدارج بیعت ادا کر کے ڈہائی سال برابر پہلو نشین دشمن یعنی نفس کی اصلاح مین کمربستہ رہے - اور بالآخر کامیاب ہوئے جب یہان سے خرقہ خلافت عطا ہوا - اور سند مل گئی - تو دیگر خدا شناسان ملک کی ملاقات کے ارادہ پر جہان گردی شروع کی مشائخ قدس سرہم کی ملازمت سے بہت کچھہ فیض پایا اولاً کوہ جودی کے دامن مین جو بغداد سے سات منزل دور ہے اسوۃ العرفا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی کے حضور مین پہونچے - اور جو کچھہ ازلی حصہ نصیب مین لکھا تھا - وہ حاصل کیا - اسی طرح پر سنجار مین نجم الاولیا شیخ نجم الدین کبریٰ کو - بغداد مین شیخ ضیاء الدین ابو النجیب سہروردی - شیخ اوحدالدین کرمانی - اور شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی کو - ہمدان مین شیخ یوسف ہمدانی کو - تبریز مین شیخ ابوسعید - اور شیخ جلال الدین تبریزی کو - استرآباد مین شیخ ناصر الدین کو - غزنین مین شمس العارفین عبدالواحد پیر شیخ نظام الدین ابو المؤید کو اور لاہور مین شیخ حسین زنجانی مرشد شیخ سعدالدین حمویہ کو دیکھا - ان باخبر مقبولان بارگاہ ایزدی مین سے ہر ایک کی خدمت مین تھوڑے تھوڑے روز حاضر رہ کر ملازمت کی - رازداری کی باتین ہوتی رہین - اور بہت کچھہ معرفت الٰہی کا سرمایہ بہم پہونچایا - گویا خدائی معرفتون کا آپ خزانہ ہوگئے تھے -

آپ کے حالات کا مختصر بیان اس طرح پر ہے - کہ لوگون سے بہت کم ملتے تھے - پہاڑ اور صحرا کے دامن مین بود و باش رکھتے تھے - ہمیشہ تیر و کمان پاس رکھتے تھے - اپنی خورش شکار سے بہم پہونچاتے تھے - پرانی چندیان پیوند لگا لگا کر پہنتے تھے - کم کھانے کی عادت تھی - صبح کے وسنوسے عشا کی نماز پڑہا کرتے تھے - اور دن مین دو دفعہ قرآن ختم کیا کرتے تھے -

ایک دفعہ کا ذکر ہے - آپ سبزوار مین ایک ستم پیشہ شخص کے باغ مین اترے ہوئے تھے باغبان نے حاضر ہو کر مالک باغ کی ناقابلیت سے کچھہ گزارش کیا - آپنے اوس پر کچھہ خیال نہ فرمایا - اور باغ سے باہر نہین گئے - اسی اثنا مین مالک باغ اپنے تونگرانہ ساز و سامان کے ساتھہ آگیا جب خواجہ معین الاولیا کے نزدیک پہونچا - تو اوس کے جسم پر ہر بن مو مین لرزہ پیدا ہوا - اور چہرہ کا رنگ زرد پڑ گیا - ناچار تونگری شوکت کا ساز و سامان تھہ کر کے خادمانہ ہاتھہ باندہ کر

Marfat.com

کھڑا ہوا - خواجہ نے ایک بے پروایانہ نگاہ سے اُس کو دیکھا - اُس کے ہوش جاتے رہے - جب باغبان نے حسب ارشاد خواجہ - بیہوش کے منہ پر پانی چھڑکا - تب بیہوشی دور ہو کر ہوش مین آیا - اور نیازمندانہ زمین پر سامنے گر پڑا - ارشاد ہوا - نالائق حرکات سے باز آ - چنانچہ باز آیا - اور بیعت ہوا - اوس کے سب ہمراہیون نے بھی فرمان برداری قبول کی -

کہتے ہین - کہ جس سال معزالدین سام نے دہلی فتح کر کے قطب الدین ایبک کے سپرد کی - اور ہنگام واپسی غزنین کے راستہ مین دنیا سے رخصت ہوا اوسی سال خواجہ کے قدوم مبارک سے خاک دہلی نے شرف حاصل کیا ہے - چونکہ یہان پر لوگون کی آمد و رفت زیادہ ہوئی - اور یہ ہجوم آپ کو پسند نہین آیا - لہذا آپنے اجمیر کی طرف عزم فرمایا - حاکم وقت نے سید حسین مشہدی کو اجمیر کا فوجدار مقرر کر کے خواجہ کے ہمرکاب روانہ کیا - فوجدار کمال دل آوری اور شجاعت کام مین لایا جس کے سبب سے بعض اہل زمین مسلمان - اور بعض مطیع اسلام ہوئے - بالآخر فوجدار نے شربت شہادت پیا - اور وہین ایک پہاڑ پر ہمیشہ کے واسطے جا سویا -

کہتے ہین - خواجہ دو دفعہ سلطان شمس الدین التمش کے زمانہ مین خواجہ قطب الدین قدس سرہ کے دیدار کے لیے دہلی مین تشریف لائے تھے - اور جس مکان مین اب شیخ رشید کی خوابگاہ ہے - اُس مین اوترا کرتے تھے پہلی بار جو دہلی سے اجمیر کو گئے تھے - تو سید حسین مشہدی فوجدار کے عم بزرگوار سید وجیہ الدین حسینی کی لڑکی کے ساتھ نکاح کر کے ہمراہ لے گئے تھے - ستائیس سال اوس پردہ نشین با عصمت بی بی کے ساتھ بہ خوشی و خورمی زندگی گزاری - اور پسری اولاد بھی ہوئی - ستانوین سال کی عمر آپنے پائی - بعدہ چھٹی رجب ہجری سنہ چھ سو تینتیس ۶۳۳ روز شنبہ کو عالم آخرت کی جانب کوچ فرمایا - اور اجمیر مین خوابگاہ تیار ہوئی - آج اوس کی عمارت نہایت عالیشان ہے - اور ہر سال لوگ گروہ کے گروہ ہر ایک ملک سے عرس کے موقع پر آ کر جمع ہوتے ہین - اور جس قدر مشائخ چشت ہند مین مدفون ہین - سب اپنی خلافت کے سلسلہ کو حضرت خواجہ تک منتہی کرتے تھے قدس اسرارہم سوائے ایک سلسلہ شیخ عزیز اللہ منڈوی (مانڈو) والے کے - کہ وہ شیخ رکن الدین نہروالہ سے ملتا ہے - اور شیخ رکن الدین اپنے تئین چھ واسطے سے خواجہ مودود چشتی تک پہونچاتے ہین - انشاء اللہ العزیز یہ حال اُن کی یاد مین لکھا جاوے گا -

انجمن

یہ انجمن اون خدا بین ذی بصیرت اصحاب کے با فروغ حالات کے بیان مین ہے جنہون نے اپنی نسبت کے

Marfat.com

ہاتھ سے معین الاولیا قدس سرہ کی بیعت کا دامن پکڑا - اور آپ کی رہنمائی سے خدا طلبی کے راستہ مین قدم رکھا ہے - بعض نے خرقہ خلافت حاصل کرکے زندہ دلی حاصل کی - اور اُن کے سلسلہ پر ارباب دانش گروہ کے گروہ جا ملے - اور بعض نے اس طریقہ پر چلنے کی آرزو ہی نہین کی - اور ہمیشہ اپنے حجرہ وحدت مین تنہا نشین رہے - قصہ کوتاہ جن معانی کا چہرہ واضح کے رنگ آمیز قلم نے الفاظ کے صفحہ پر کھولا ہی نہین ہے - ان معانی کا راستہ لفظ اور خیال - سوائے تمثیل کے پاؤن کے کیسے چل سکتے ہین - اس لئے اس ذی معرفت گروہ کے پر حقیقت حالات کی تعریفات صراحت کے ساتھ نہین لکھ سکا - اور چونکہ تشبیہ سے دل ناخوش اور رنجیدہ تھا لہذا تشبیہات سے بھی کام نہ لیا - ناچار ہر ایک کے نسب و حسب - وطن و مرقد - اور بیعت و سلسلہ کے متعلق چند باتین ایسے قلم سے لکھی ہین - جو بالکل سادہ اور صنایع و بدایع کے زیور اور آرایش سے برہنہ ہے - تاکہ سننے والہ کو آگاہی ہو -

باوجودیکہ تمثیل اصل کی چہرہ پر ایک نقاب ہوتا ہے - تاہم تمثیل اپنی چمک دمک دکھانے سے - روحانی چہرہ کو آئینہ کی طرح جسمانی عکس کی شکل کر دیتی ہے - تمثیل دور بیٹھے ہوئے - گوشہ نشینون کو ویسے ہی جلوہ کا سامان بہم پہونچاتی ہے - جیسا کہ نزدیک والون کو نظر آتا ہے - تمثیل معنی کی پردہ نشین عروس کی صورت کشادہ رو شاہدون کے طور پر دکھاتی ہے اور نیز جن مستور چہرون پر مثل آفتاب کے نگاہ دشواری سے پڑ سکتی ہے تمثیل اُن چہرون کو آسانی کے ساتھ نظر آنے والے ماہ وشون کے سلسلہ مین عیان کرتی ہے - لیکن اگرچہ نکتہ آفرین طبیعت ان ساکنان شہر کشف کو تشبیہ و تمثیل کی امداد سے محسوسات کی آبادی مین پہونچاتی ہے اور نیز اُن کو کشفی مکان سے نکال کر خیالی مسند پر اس طرح لا بٹھاتی ہے - کہ جو کچھ سنا جاوے اقرب بہ فہم ہو - باینہمہ اگر ناظرین غور سے دیکھین گے - تو عالم غیب کے مستورون کا حال ٹھیک طور پر اس طرح معلوم نہ کر سکین گے کہ جس طرح اُن لوگون کا حال معلوم کر سکتے ہین - جو حواس اور عقول کے میخانہ مین مست پڑے ہین - یہ ایسا ہے کہ جیسے قیاس غائب کا شاہد پر ہوتا ہے - کیونکہ ہر عالم کے ادراک کے واسطے جداگانہ رسم معین کیگئی ہے - ایک عالم کی اشیا کا - دوسرے عالم کی رسمون کے ذریعہ سے ادراک - صرف انہین اشیا تک پہونچ سکتا ہے - جو دونون عالم مین مشترک ہین - اس سے آگے خصوصیات تک نہین پہونچتا **مابہ الاختلاف** جو عالم کثرت کی آفرینش کا سبب ہے - معرفت کے سامنے ظاہر نہین ہو سکتا - ہر موجود اور ہر مظہر جس کو اسمائی کمالات اور تفصیلی حسن حاصل ہے اُس کی ماہیت کی شناخت ہاتھ نہین آتی - کائنات کے ذرے ایک دوسرے سے ممتاز اور جدا نہین ہو سکتے - اور راستہ چلنے والا - اس طرح کی رفتار سے منزل تحقیق کو نہین پہونچ سکتا - پس ایسے مقام پر چپ رہنا - سخن کا

Marfat.com

مغز پوست سے جدا نہ کرنا - اور راست گوئی سے کام نہ لینا - دورنگی کی علامت ہے -

سنوجی - وہ شخص دانا ہے - جو ہستی کی تعریف کو جس کو ارباب ظاہر نے پرانی حکمت وفلسفہ کی کتابون مین مکڑی کے تنے ہوئے تانے بانے کی طرح تنا ہے چند پست آواز رگس طبیعتون کا جال سمجھے - مکھی کی طرح اپنی ہمت کا پنجہ اوس مین نہ پھنسا دے - مانند طفل رنگین باتون کے فریب مین نہ آوے - اپنے تئین اس تھوڑی سی علم شناسی پر حقیقت اشیا کا جاننے والا تصور نہ کرے - وہم مین ڈالنے والے کاغذی نقوش کو نگینہ کی طرح صفحۂ دل پر جگہ نہ دیوے - جن نقوش نے جگہ پکڑلی ہے - اون کو مٹ جانے والا سمجھکر فراموشی کی امداد سے صفحۂ دل کو سادہ بنانے مین کوشش کرے

شمہ دیوانگی می باید دنا دانیم	المولفہ تیرگی بخشید دل را حکمت یونانیم		

اس بلند مرتبہ گروہ کی پیروی سے عرفان کا راستہ اختیار کرکے صفائی قلب وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا کی جیسی ریاضت سے حاصل کرے - کشف کی آنکھون سے اصحاب خلوت اور ارباب جلوہ دونون کا تماشا کرکے - ناشناسائی اور وہم پرستی کے کوچہ سے نکل جاوے - اور باطنی ادراک کی روشنی مین حقیقت کے باغون کی سیر فرماکر جامعیت کے تخت پر بحیثیت خلیفہ متمکن ہو - تاکہ اُس کے قوی ادراک کے سامنے دوسرے ضعیف ادراک والون کی لچر اور پوچ اصطلاحین - عمدہ حیثیت سے فروخت نہ ہونے پاوین - اور سب کی استعداد کا ذاتی جوہر - جس قدر وقیمت کا ہو - اُسی اصلی قدر وقیمت پر خریدا جاوے - اُس وقت مضمون لَوْ كُشِفَ الْغِطَاءُ مَا ازْدَدْتُ يَقِيْنًا[ع] کا نقد اُس کو حاصل ہوگا - اور اُس کا یقین ایسے بلند درجہ پر پہونچ جاوے گا - جہان نہ افزونی کو گنجایش ہوگی - اور نہ کم وکاست کو - اب مین اُن چند اصحاب کا حال لکھتا ہون - جو اس خوبی اور حسن شمائل کے ساتھ موصوف ہین -

یا دار حمید فرزندان معین الاولیا قدس اللہ اسرارہم

بعض کہتے ہین کہ آپ کے کوئی فرزند نہ تھا - آپ حضور تھے - اور بعض کہتے ہین کہ آپ کی دو بیویان تھین - ایک سید وجیہ الدین مشہدی کی دختر - دوسری ایک راجہ کی بیٹی جو خواجہ کے مرید ملک خطاب کی قید مین آگئی تھی - اُس کو مرید مذکور نے پیر کی خدمت مین بھیج دیا تھا - علی ہذا القیاس سلطان التارکین ناگوری کا بیان

[ع] - اور جن لوگون نے ہمارے دین (کے کام) مین کوششین کین - ہم (بھی) اُن کو ضرور اپنے رستے دکھائین گے ۱۲

[ع] - اگر پردہ کھل جاوے - تو میرا یقین کے اعتبار سے کچھ زیادہ نہ ہوجاوے گا ۱۲ -

Marfat.com

بہی خواجہ کے عیال دار ہونے پر دلالت کرتا ہے - جس کو اُن کے فرزند شیخ فرید نے کتاب سرور الصدور مین لکہا ہے - وہ یہ ہے - ایک روز خواجہ معین اولالیا نے عیال دار اور صاحب اولاد ہونے کے بعد مجہہ سے کہا حمید پیشتر جوانی اور تجرد کے زمانے مین جو بات دل مین آتی تہی بطلب یا بلا طلب ظہور پذیر ہو جاتی تہی - اور اب اس زمانہ مین - کہ پیری اور عیال داری دونون ہو گئی ہین - دل مین آئی ہوئی کوئی بات بہی علم سے عین مین نہین آتی ہے - مینے جواب مین عرض کیا - حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت سے پہلے حضرت مریم علیہا السلام کا حال یہ تہا کُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۵۱ اور ولادت کے بعد یہ درجہ ہو گیا هُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ ۵۲ آپ یہ جواب سنکر بہت خوش ہوئے -

خلاصہ کلام یہ - کہ جو بعض اصحاب خواجہ معین الاولیا کو حصور سمجہتے ہین - یہ ان صدر الذکر بیانات کے بموجب محض خیال ہی خیال ہے - بی بی حافظ جمال خاص خواجہ کی دختر ہین - عام شہرت واقعی امر نہین ہے - شیخ رضی کے نکاح مین تہین - جن کی قبر مندلا کے حوض کے کنارہ پر ہے - جو مضافات ناگور مین سے ہے - اور بی بی دُر کی قبر حضرت خواجہ کی پائین ہے - سید محمد گیسو دراز دوسرے فرزندون کو بی بی عصمت سے سمجہتے ہین - اور خواجہ شمس الدین طاہر کو امۃ اللہ کنیز سے کہتے ہین مصرع بجز خداے نداند کسے حقیقت حال

چند اصحاب کا خیال یہ ہے - کہ آپ کے اولاد تو ہوئی - مگر خرد سالی سے کوئی بچہ آگے نہین بڑہا - سب خرد سالی مین ہی عالم قدس کو کوچ فرما گئے - بعض نے یہ بہی لکہا ہے - کہ آپ کے فرزندون مین سے چند کس عمرین پاکر درجہ رہنمائی پر پہونچے تہے - اور یہ بیان بہت ہی درست ہے - کہ آپ کے تین فرزند رشید تہے - جو مرشد بہی تہے -

سب سے بڑے خواجہ فخر الدین محمد اجمیری ہین - دونون علم کے کمالات سے آراستہ تہے اور صاحب تصرف بہی تہے - پدر بزرگوار کے بعد شیخی اور ہدایت کی مسند کو انہین کے وجود سے آرایش ہوئی تہی -

جب خواجہ فخر الدین تاریخ پانچوین شعبان ہجری سنہ چہہ سو اکسٹہہ کو دنیا سے رخصت ہو گئے - تو ان کے منجہلے بہائی خواجہ ضیاء الدین ابو الخیر جانشین ہوئے - بعض کے نزدیک آپ کی کنیت ابو سعید ہے بڑے صاحب کمال اور صاحب حال تہے - یہ بہی ہجری سنہ چہہ سو پچانوین مین عالم صورت سے رحلت فرما گئے -

۵۱ جب جب زکریا مریم (کے دیکہنے کو اُن) پاس (اُن کے رہنے کے) حجرے مین جاتے تو مریم کے پاس میوہ جات کی قسم مین سے (کچہہ نہ کچہہ) کہانے کی چیز موجود پاتے ۱۲ ۵۲ کہجور کی جڑ کو (پکڑ کر) اپنی طرف کو ہلاؤ ۱۲

۵۳ تنبیہ اس طرح بہی کہا جا سکتا ہے - شاید حضرت خواجہ کو تجرد کے زمانہ مین قرب فرائض کا رتبہ حاصل تہا -

Marfat.com

تیسرے بہائی شیخ حسام الدین صدر الذکر دونون بہائیون سے چہوٹے تہے - یہ لوگون کی نظر سے غائب ہوکر ابدال اور رجال الغیب کے گروہ مین جا ملے تہے - اسواسطے سجادہ نشینی پوتون اور نواسون کی طرف منتقل ہوئی سلسلہ اور خانوادہ کا اجرا خود مشرب چشت کے مالک خواجہ معین الاولیا نے خواجہ قطب الاولیا کے سپرد فرما دیا تہا -

شیخ رفیع الدین بایزید اور شیخ نور الدین محمد اجمیری خواجہ معین الاولیا کے پوتون مین سے تہے - یہ دونون بزرگوار تصوف اور سلوک کے طریقہ مین ظاہر و باطن سے آراستہ تہے - بہت برسون تک آباے کرام کے سجادہ پر طالبان خدا کی رہنمائی کرتے رہے -

شیخ حسام الدین سوختہ - خواجہ فخر الدین اجمیری کے فرزند ہین - آپ کا سینہ سوز محبت سے داغدار تہا اور آنکہین درد طلب سے اشکبار رہتی تہین - سلطان نظام الاولیا کی صحبت مین جا پہونچے تہے - ان کی قبر قصبہ سانبہر مین جانب مشرق اجمیر کے راستہ پر ہے - ان کے پدر بزرگوار نے گمشدہ بہائی کی یاد مین ان کے نام پر ان کا نام رکہا تہا - ان کے دو فرزند تہے -

ایک خواجہ معین الدین خرد آپ شیخ نصیر الدین چراغ دہلی کے مرید اور خلیفہ ہین - بیعت ہونے سے پہلے ہی - نفس نافرجام کو لڑائی مین زیر کر لیا تہا - اور خواجہ معین الاولیا کے باطن سے آپ کو فیض حاصل تہا -

دوسرے شیخ قیام الدین بابر بال[1] آپ خوب صورت - دلاور - دلیر - اور بزرگ طینت تہے ان دونون صدر الذکر فرزندان شیخ حسام الدین کے بہی فرزندان نامور ہین -

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۲ - جس کا مطلب یہ ہے - وحدت اور وجوب کی جانب کا کثرت اور امکان کی جانب پر غالب ہونا - اس صورت مین حق عیان ہوتا ہے - اور خلق مختفی جس شخص کو یہ قرب حاصل ہوتا ہے - وہ تمام افعال بلکہ احوال کو حق کی طرف منسوب کرتا ہے - اور اپنے تئین بمنزلہ آلہ کے سمجہتا ہے - اور حضرت خواجہ عیال داری کے زمانہ مین قرب نوافل سے متصف ہو گئے تہے جس کا مطلب یہ ہے - جانب کثرت کا ظاہر ہونا - اور جانب وحدت کا مختفی ہونا - اس صورت مین خلق فاعل نظر آتی ہے - اور حق اوس کا آلہ - بی یبصر و بی یسمع کی حدیث مین اشارہ اسی مرتبہ کی طرف ہے یہ بات میرے ذہن مین آئی ہے ۱۲ راجی محمد غوثی -

[1] بال بمعنی عظمت و شان ۱۲ -

Marfat.com

شیخ قطب الدین - آپ خواجہ معین الدین حُرد کے بیٹے ہین - اجمیر سے آغاز ہوش مین ہی منڈو (مانڈوم)[1] کو چلے آئے - سلطان محمود خلجی نے زمانہ شباب مین ہی - آپ کو خطاب چشت خانی دیکر بارہ ہزار سوار کا افیسر کر دیا تھا - جب ایک مدت کے بعد سلطانی قوت کے اثر سے اجمیر مین اسلام تازہ ہوا - تو سلطان نے اجمیر چشت خان کو دینا چاہا چشت خان کو دلچسپی منڈو (مانڈو) سے ہو گئی تھی اسواسطے قبول نہ کیا

شیخ قیام الدین کے بیٹے **شیخ بایزید** بزرگ ہین - آپ صاحب علم تھے - خواجہ معین الاولیا کے روضہ مین برسون درس دیا - شیخ احمد مجدد - اور نیز دوسرے بزرگ آپ کے شاگرد ہین - جب حکومت دہلی مین ہل چل پیدا ہوئی - تو پیکر پرستون کا غلبہ ہوا - اُس وقت شیخ بایزید بغداد کی طرف کوچ کر گئے - اور اُسی سرزمین مین ایک عمر گزاری جب خبر ملی - کہ اجمیر مین اسلام کو رونق ہوئی - تو پھر آپ اُن اطراف سے منڈو (مانڈو) مین آئے - سلطان - نے اپنے حُسن عقیدت مین - شیخ بایزید کو چشت خان کا شریک کر لیا - چشت خان کو یہ شرکت ناگوار گزری - کسی اہم کام کے بہانہ سے شیخ بایزید کو دور بھیجنا چاہا اور حضور سلطان مین عرض کیا - کہ میرے بھائی شیخ بایزید بزرگ پیشتر مدرس اجمیر تھے - وہان کے اسلام مین سُستی آگئی تھی - اس وجہ سے اُنہون نے جہان گردی کو مناسب سمجھا تھا - اب چونکہ اس شاہی عہد مین بمقام اجمیر پھر اسلام از سر نو قایم ہو گئی ہے - لہذا ایسا سمجھ مین آتا ہے - کہ اگر صاحب موصوف اجمیر مین بھیج دئے جاوینگے - تو اس جگہ مین غالباً صورت استحکام پیدا ہو جاویگی چشت خان کی اس گفت وگو پر - شیخ بایزید کو اجمیر مین رہنے کی اجازت دی گئی - اسی زمانہ مین بعض لوگون نے حضور سلطان مین یہ بھی عرض کیا کہ شیخ بایزید بزرگ - خاندان معینیہ مین سے نہین ہین - اس پر سلطان نے اپنی قلم رو کے پُرانے اور واقف حال عالمون - درویشون - اور بزرگون کو فراہم کر کے دریافت حال کیا - مخدوم شیخ حسین ناگوری - اور مولانا رستم نے جو اجمیر کے علما اور مشائخ مین تھے - اور نیز دیگر اللہ والون نے شیخ بایزید بزرگ کی درستی نسب پر گواہی دی - شیخ حسین ناگوری نے شیخ بایزید کے فرزندون کے ساتھ پیوند خویشی بھی پیدا کر لیا تھا یہ معاملہ بھی ایک عادل گواہ ہے -

یا دچندے از خلفاے معین الاولیا

مولانا ضیاء الدین حامد - آپ حکیم - صاحب علم ریاضیات وطبیعیات تھے - بلکہ اکثر فنون

[1] - مانڈو زبان قدیم مین ایک عظیم الشان شہر آباد تھا ریاست دھار کے پاس مالوہ مین - اب بالکل ویران ہے - سنگین محلات اور

Marfat.com

مدوّنہ کو تنقیح کے ساتھ جانتے تھے۔ لیکن مشایخ کے انکار سے آپ کا دل سیاہ تھا۔ جب صفائی کا وقت آیا۔ تو خواجہ کی خدمت سے اعتقاد کے چراغ نے آپ کے دل کو روز روشن بنا دیا۔

ایک امیر ظالم اور فاسق تھا۔ اُس کو خواجہ کے دیدار کی بدولت توبہ نصوح نصیب ہوئی۔ اور جب وہ راہ تصوف مین راسخ ہوگیا۔ تو اُس کو خوان ولایت کی چاشنی ملی۔ اور اپنے وطن بلخ کو اُس نے چھوڑ کر ہرہی پیر اختیار کی جس وقت حصار مین پہونچا۔ تو اجل کے لشکر نے اُس کی عمر کا حصار توڑ پھوڑ کر تباہ کر دیا۔ اسی مقام مین اس کی قبر بھی ہے۔

اجمیر کے کوہستان مین ایک شخص بہ لباس جوگیان اجیپال نامی تھا۔ ریاضت کی بدولت صاحب استدراج تھا۔ طلسمی علمون کی نمود و نمائش بہت کچھ جانتا تھا۔ اور بہت سے مرید اوس کی خدمت مین جان سپاری کو حاضر رہتے تھے ان مین سے اکثر مریدون کو اجیپال نے سانپ بنا کر حضرت خواجہ کے تکیہ گاہ پر متعین کیا تھا۔ حضرت خواجہ نے موسوی معجزہ کو کام فرمایا۔ چند سانپون کو عصا سے مار ڈالا۔ اور بعض کا سر پکڑ کر زمین مین گاڑ دیا۔ کہتے ہین۔ اُس مقام سے ایک قسم کی گھاس اُگتی ہے۔ جو گنجلک کھائے ہوئے سانپ کی شکل کی ہوتی ہے۔ اور لوگ اُس کا نام چنبر اول کہتے ہین۔ یہ ایک لکڑی ہے ظاہر مین سیاہ اور اندر سے سفید۔ اجمیر کے مہرہ بنانے والے اسکی تسبیح بناتے ہین۔ مشہور ہے۔ کہ یہ تسبیح جس کے پاس ہوتی ہے۔ وہ سانپ وغیرہ کے آزار سے امن مین رہتا ہے۔

سید حسین مشہدی آپ سلطان قطب الدین ایبک کے امرا مین سردار۔ اور سرکار اجمیر کے لشکر پر افیسر تھے۔ حضرت خواجہ کے خاص مریدون مین سے ہین۔ اس زمانہ مین خنگ سوار کے مشہور ہین۔ یہین ایک پہاڑی کے پشتہ پر آپ کی قبر ہے۔

مولانا احمد خادم آپنے ہمیشہ خدمت گزاری مین عمر بسر کی۔ راز دو جہانی کے محرم تھے۔ اجمیر مین قبر ہے

خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی۔ آپ کا ظہور مثل آفتاب کے روشنی بیان کا محتاج نہین ہے

سلطان التارکین شیخ حمید الدین صوفی سعیدی سوالی۔ آپ خواجہ کے بزرگ خلفا مین سے ہین۔ عارفانہ اشعار کہنے کا ذوق تھا۔ یہ رباعی آپ ہی کی ہے رباعی

اے دوست دل خستہ ہوائے تو گرفت		در باغ وفائے تو نوائے تو گرفت	

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۴ — عمارات حالت سیاہی مین ہین۔ ان مین کچھ بھیل آباد ہین۔ سابقہ زمانہ مین اس کو منڈو کہتے تھے آپ مانڈو کہتے ہین ۱۲

Marfat.com

ہر چیز کہ بگزاشت برائے تو بگزاشت	ہر چیز کہ بگرفت برائے تو بگرفت

شیخ نظام ناگوری آپ کا کلمہ من غاب خاب پر عمل تھا۔ ہمیشہ اپنے پیر کے آستانہ پر معتکف رہتے تھے۔ اسی طرح پر آپ کی گزران تھی۔ اور جدائی پر ایک لحظہ بھی سبر نہین کر سکتے تھے۔

شیخ مجدالدین بغدادی آپ خواجہ کے سفر اور حضر مین رفیق اور ہمنشین تھے۔ خواجہ کی خدمت اور ملازمت سے۔ جو آپ کی خاص عادت حمیدہ تھی۔ اپنی مراد کو پہونچ گئے۔

شوق نیض ثمرہ ہوتا ہے حقیدت۔ رغبت۔ اور صدق کے بارور درختون کا۔ جس زمانہ مین ہم عدم سے وجود مین آئے ہین۔ اس زمانہ مین ان بارور درختون کو لوگون کی بےنصیبی سے پانی نہین ہونچا۔ جس کی وجہ سے یہ تمام درخت خشک ہو کر ایندھن ہو گئے۔ شیخ عزیز فرید ابن شیخ عزیز سعید ابن سلطان التارکین شیخ حمید الدین سوالی ناگوری نے ایک کتاب سرور الصدور تصنیف کی ہے جس مین مذکورہ بالا مضمون کو اس طرح پر درج کیا ہے کہ "ایک روز پدر بزرگوار۔ زبان حقائق بیان سے اس قسم کی حسرتناک گفت گو فرماتے تھے۔ کہ"

مجکو یہ فرمان ایزدی مشیت اہل زمانہ کو پند و نصیحت کرتے ہوئے تین قرن گزر گیے۔ ہر ایک قرن مین لوگون کے حالات کے اندر جداگانہ کیفیت دیکھنے مین آئی۔ اول قرن مین ایسا پایا۔ کہ جس وقت مین منبر پر چڑھ کر بے مثل و بے مانند اللہ تعالیٰ جل شانہ کے مقدس نام کے متعلق حکمت اور بیان کا آغاز کرتا تھا۔ تو منبر کے دونون جانب حاضرین مجلس گریہ و نالہ شروع کر دیتے تھے۔ پھر دوسرے قرن مین یہ حالت دیکھی گئی۔ کہ اس اندرونی آگ سے شعلہ بھڑکنے کی کیفیت تو جاتی رہی۔ مگر تاہم اتنی گرمی اور اخگری اثر ضرور پایا جاتا تھا۔ کہ اس کی عبارت۔ واعظ کے قلب سے متجاوز ہو کر سامعین کی بے رغبتی کی سردی کو دور کیا کرتی تھی۔ اور تیسرے قرن مین یہ کیفیت ہو گئی۔ کہ تمام حاضرین مجلس کی طبیعتین چنگاری کی طرح گرم نہین بلکہ کوئلہ کی طرح سیاہ اور اندر سے افسردہ ہو گئے۔ یہانتک کہ جاذبہ حادث کے سوا۔ مسجد مین آنے کے واسطے کوئی باعث باقی نہین رہا۔ اور اب اہل زمانہ کے دلون مین بجاے رغبت کے مین سراسر نفرت اور کراہت پاتا ہون۔

اور یہ بھی پدر بزرگوار نے فرمایا۔ کہ"

جس طرح خاتم النبوۃ علیہ السلام کے مبارک عہد مین پتھر سے دل کی خوشبو آتی تھی۔ اسی طرح

Marfat.com

اب ایسا زمانہ آگیا ہے۔ کہ دل سے پتھر کی بو آتی ہے۔ لہذا اس زمانہ مین جس شخص کی ملاقات سے اہل دل ہونے کی خوشبو تم پاؤ۔ اُس کو اس طرح غنیمت جانو۔ کہ جس طرح سامان ارث بے رنج و مشقت مل جاتا ہے۔ اور مال غنیمت کی مانند مفت سمجھکر غیر مترقبہ نعمت تصور کرو۔ کیونکہ اس زمانہ مین جوہر دل۔ مٹی مین پڑی ہوئی کوڑی کا حکم رکھتا ہے۔

یا وحکیم ضیاء الدین حامد بلخی

آپ۔ گوناگون علم حکمت سے آراستہ تھے۔ کیا الٰہیات اور کیا طبیعیات۔ لیکن سیاہی باطن سے تصوف کی اصطلاحات کو راہی تباہی باتین سمجھکر گریزان رہتے تھے۔ ایک روز تقدیر سے آپ کا گذر ایک صحرا مین ہوا جس مین خواجہ معین الاولیا اپنے رفیق کے ساتھہ ایک کلنگ کا شکار کرکے کباب سینک رہے تھے بھوک نے یہانتک مجبور کیا کہ ان دونون بزرگون کی خدمت مین جانا پڑا جب اُس شکار کا لقمہ حلق کے نیچے اُترا۔ تو تمام فلسفی حروف بھول گئے اور اُن کی آواز یاد سے جاتی رہی اور انکار کا سرمایہ نقد اعتقاد کے عوض فروخت کر دیا۔ آپ مع اپنے تمام شاگردون کے بیعت ہو گئے۔ اور پھر درجہ ولایت سے بھی سرفراز ہوئے۔ مصرع ولایت باسعادت ہم قرین شد۔

یا شیخ حمید الدین دہلوی رحمہ اللہ

جس سال اور جسمہینے مین سلطان شہاب الدین محمد سام غوری کی ہیبت سے راجہ پتھورا نے ملک عدم کا راستہ لیا۔ اور دار السلطنۃ دہلی فتح ہوا۔ اُنہین ایام مین خواجہ معین الاولیا غزنین سے لاہور مین تشریف لائے۔ اور لاہور سے دہلی مین۔ اثنائے راہ مین ایک روز ایک بتخانہ کے آگے۔ سات آدمیون کو دیکھا کہ تمام آسایش و آرام سے درگذر کر چند تراشیدہ پتھرون کی پرستش مین مصروف ہین۔ جو شخص سب مین بڑا تھا۔ اُس کے ساتھہ خواجہ نے ایسی رہنمایانہ گفت گو کی۔ اور ایسا نصیحت آمیز کلام فرمایا۔ کہ وہ اسلام کا عاشق ہو گیا۔ اور اُس نصیحت کی بدولت سب کے سب صورت پرستی کی قید سے نکل کر صورت آفرین خدا کی پرستش کرنے لگے۔ خواجہ نے سب سے بڑے شخص کا نام حمید الدین رکھکر دوسرون کے نام رکھنے کا ارادہ کیا ہی تھا۔ کہ اُن سب نے التماس کیا۔ ہمنے جس طرح کفر مین اور نیز اسلام مین شرکت ساتھہ سے نہین

Marfat.com

جانے دی - اسی طرح بہتر ہے - کہ نام مین بھی ہم سب شریک ہی رہین - اس سبب سے سات تون اشخاص اسی نام کے ساتھہ نام زد تھے -

یاد شیخ مجدالدین سنجری

آپ نے - پیر کی جہان پیمائی کے زمانہ مین - پیر کی ہمراہی اور کمان برداری سے اپنے تئین کسی وقت باز نہین رکھا اس سبب سے آپکی رسائی کا تیر ملازمت پیر کی بدولت - مراد کے نشانہ پر جا لگا -

یاد شیخ نظام ناگوری قدس سرہ

آپنے اپنی گوشہ نشینی کے واسطے - اپنے پیر بزرگوار کے عالیشان آستانہ پر ایک گوشہ اختیار کر رکھا تھا - درگاہ کی خاک سے کبھی سر نہین اٹھایا - اور پیر کی خدمت سے ایک لحظہ کی جدائی کو بھی کمال نقصان کا باعث سمجھتے تھے اور اکثر پیر کی زبان مبارک پر یہ کلمات آجاتے تھے - ہمارا فخر فخر الدین کے ساتھہ - اور ہمارا نظام نظام الدین کے ساتھہ ہے - مصرع - ناوک اہل وفا باد اہمیشہ بر ہدف -

یاد شیخ فخر الدین احمد اجمیری رحمۃ اللہ

آپ کو پیر کی خدمتگاری اور پرستاری مین درجہ غلامی حاصل تھا - اور پیر کے ناصحانہ کلام کو قلم سے لکھا کرتے تھے - تمام اپنی زندگی - عبادت - اور ریاضت مین وقف کر رکھی تھی -

یاد شیخ عبد اللہ رازی

آپ اولاً ایک آتش پرست تھے - خواجہ عثمان ہرونی سے مثل خلیل اللہ کرامت دیکھکر اسلام قبول کیا تھا - مع خاندان آپکے اسلام لانے کا قصہ طول طویل ہے - سابقہ کتب تواریخ مین لکھا ہوا ہے - دیکھہ لیا جاوے آخر کار خواجہ معین الاولیا کی نظر معرفت سے ولایت اور کمالات کی چاشنی حاصل کر کے درجہ حق شناسی پر سرفراز ہو گئے -

یاد شیخ صفی الدین ابراہیم پور عبد اللہ رازی

آپ وہی طفل ہین جس کو کتہ سے پرورش کر خواجہ عثمان ہرونی قدس اللہ سرہ مشتعل آگ مین گس گئے تھے

Marfat.com

گئے تھے اور نمرودی آگ والہ ابراہیمی جلوہ دکھا کر صحیح وسالم نکل آئے۔ کہتے ہین آپ بہ تلاش پیر ہندوستان مین آئے تھے۔ جب اجمیر مین پہونچے تو خواجہ معین الاولیا کی ملازمت سے شرف حاصل کیا۔ اور خواجہ کی خدمت کے واسطے کمر باندھ کر کھڑے ہو گئے آخر کار ہمت کے ہاتھ سے ولایت اور سعادت کا دامن پکڑ ہی لیا۔ اور رحلت کے بعد آپ کے روضہ کی دیوار کے نیچے قبر کو جگہ ملی۔

طالبان ہدایت کو واضح ہو۔ کہ صاحبان ارشاد کی تلاش کا خیال ایک تخم ہے جس کو نہ معلوم۔ تقدیر کو نسے دل کی مہیا زمین مین بو کر اُس دل والہ کے ہاتھہ اور پانون مین ایسا دہقانی حوصلہ اور کاشتکارانہ سلیقہ عطا کرے۔ جس کے ذریعہ سے تخم خیال کی پرورش ہو سکتی ہے۔ تاکہ وہ اہل دل اُس بوئے ہوئے تخم کو شائستہ عمل کے ساتھہ سرسبز کر کے نشو ونما مین لاوے۔ اور اُس کے محصول سے خود فائدہ اوٹھاوے دی احتیاج خوشہ چینون کو بھی اُن کی استعداد کے موافق روزی پہونچا دے۔

یا خواجہ قطب الدین بختیار کاکی

آپ شیخ کمال الدین احمد موسیٰ اوشی کے فرزند ہین۔ اُوش ماوراء النہر مین ایک قصبہ ہے۔ کہتے ہین۔ ڈھائی برس کی عمر تھی۔ کہ آپ یتیم ہو گئے۔ جب پانچ سال کے ہوئے۔ تو آپ کی مان نے ایک مہربان ہمسایہ کے سپرد کیا۔ کہ کسی ذی علم معلم کے مکتب مین بٹھا آوے اثنائے راہ مین ایک نورانی شکل پیر ہمراہ ہو گئے۔ ان دونون بزرگون نے بالاتفاق آپ کو مولانا حفص کے سپرد کیا۔ اور اُس خضر صورت پیر نے اُستاد سے سفارش کی۔ کہ یہ لڑکا اولیائے کرام مین سے ہوگا۔ اِس کی تعلیم مین کاہلی نہ کی جاوے۔ غالباً یہ نورانی شخص خضر علیہ السلام تھے آپ کو آغاز ہوش مین پیر طریقت کی تلاش ہوئی۔ چاہا۔ کہ شیخ محمود کے مرید ہو جاوین۔ کہ اسی اثنا مین خواجہ معین الاولیا اوش مین تشریف لائے۔ آپ پہلی ہی ملازمت مین مبیعت ہو گئے۔ اور بہت تھوڑے عرصہ مین خلعت خلافت پہنکر سرفرازی حاصل کی بیس سال کی عمر مین ہدایت دہی کی استعداد بہم پہونچا کر بہت سے ارباب سعادت کو دونون عالم کے کمالات پر پہونچا دیا۔

اُس زمانہ مین آپ کا وظیفہ شبانہ روز کا یہ تھا ڈھائی سو رکعت نماز اور تین ہزار بار درود۔ آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کو بقید تاہل پابند کر دیا تھا۔ اِس سبب سے تین روز تک معتقد عتاد ادا نہ ہو سکا۔ تیسری شب رئیس احمد کو جو آپ کے خاص مریدون مین سے ہین۔ خاتم الانبیا علیہ السلام کا شرف ملازمت خواب مین حاصل ہوا۔ فرمایا احمد۔ ہمارا سلام قطب الدین کو پہونچا دو۔ اور یہ کہو۔ تین راتین ہوئین۔ اُن کا تحفہ ہمارے پاس نہین آتا ہے جب

Marfat.com

یہ پیغام خواجہ کے کان مین پہونچا - توخواجہ قطع علاقہ کرکے پیر بزرگوار کی تلاش مین وطن سے چلے - اور بغداد کا راستہ لیا جب بغداد مین پہونچے - تو شیخ الشیوخ شہاب العرفا سہروردی شیخ اوحدالدین کرمانی - اور نیز اس شہر کے دیگر مشائخ قدس سرہم کی ملازمت حاصل کرکے استفادہ کیا - ایک روز خبر ملی کہ خواجہ معین الاولیا شہر دہلی مین تشریف رکھتے ہین - جو ہند کا پایۂ تخت ہے - لہذا وہان سے شیخ جلال الدین تبریزی کی رفاقت مین ہندوستان کی طرف روانہ ہوئے - جب ملتان مین پہونچے - تو شیخ بہاء الدین زکریا کی محبت کی وجہ سے یہان چند روز توقف فرمایا - اس زمانہ مین ترکون کے لشکر نے خطا وختن سے آکر ملتان کے قلعہ کا محاصرہ کر رکھا تھا - قباجہ بیگ - وہان کا حاکم تھا - اُس نے دعا کے واسطے التجا کی - کہ دشمنون کی آفت اور ایذا دور ہو جاوے - خواجہ نے اُس کو ایک تیر عنایت کرکے فرمایا - کہ رات کے وقت برج سے ترکون کے لشکر کی طرف چھوڑ دینا - چنانچہ جیسا ارشاد تھا تعمیل کی گئی - بحکم خدائے لایزال صبح تک دشمن کے لشکر مین سے اطراف قلعہ مین ایک متنفس بھی باقی نہین رہا -

القصہ - خواجہ نے دہلی کے دل کشا خطہ مین پہونچکر کیلوکھری مقام مین قیام فرمایا - دہلی کے شیخ الاسلام شیخ جمال الدین محمد بسطامی - اور قاضی حمید الدین ناگوری جن کا نام محمد ابن عطا ہے - ان اصحاب کی آمد و رفت ہمیشہ آپ کی صحبت مین رہتی تھی - لیکن بوجہ زیادہ مسافت ہونیکے دیر دیر سے پہونچتے تھے - اور اس سبب سے دل تنگ رہتے تھے - لہذا سلطان شمس الدین التمش کی خدمت مین عرض معروض کرکے خواجہ کو شہر مین لے آئے اور ملک اعز الدین کی مسجد کی برابر مین آپ کے اُترنے کے واسطے ایک مکان تجویز کیا - خواجہ نے چند روز بعد خواجہ معین الاولیا کی خدمت مین عریضہ بھیجکر اجازت حاضری چاہی - جواب پہونچا - کہ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ[۵۶] وہین ٹھیرو - کیونکہ ما اقات کا مقام دہلی ہی قایم ہو چکا ہے - درویش بھی انشاء اللہ وہین آتا ہے ناچار قیام پر راضی ہونا پڑا - چند روز بعد پیر بزرگوار دہلی مین تشریف لائے - اور اون کی ملازمت سے خواجہ نے دلی مراد پائی -

بعض کہتے ہین - کہ جب قطب الاولیا اپنے جملہ دوستون اور متعلقین کے ساتھ بھراہی پیر روانہ اجمیر ہوئے اور سلطان اقلیم شمس الدین التمش نے مع تمام امرا اور شرفائے شہر کے عقب سے نالان اور حیران پہونچکر کمال منت اور سماجت سے خواجہ کو لوٹانا چاہا - تو اُس وقت خواجہ معین الاولیا نے بھی فرمایا - قسب الدین - ایک شہر بہر کا دل شکستہ کرنا درست نہین ہے - اور ہمارا فیض کچھ قرب مکان پر منحصر نہین - لوٹ جاؤ - اور خوش رہو - تم اور تم ہمیشہ ملے ہوئے ہین - اور اس جگہ فرمایا اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ نہ کہ خطہ مین -

[۵۶] آدمی اس کے ساتھ رہتا ہے - جس سے محبت رکھتا ہے - ۱۲ -

Marfat.com

ایک روز قاضی حمید الدین ناگوری - خواجہ محمد دپوستین دوز - شیخ بدر الدین غزنوی - اور شیخ تاج الدین منور اوشی آپ کی ملازمت مین حوض شمسی کے کنارہ پر ایک مسجد کے دالان مین جمع تھے - اور باہم حقائق کی گفتگو ہو رہی تھی ناگاہ ایک شتر سوار جو کبود پوش تھا - اُس حوض کے کنارہ سے غسل کر کے نکلا - اور شیخ تاج الدین منور کو کہا - کہ ابو سعید دمشقی جو دیر نیہ نیاز مندون مین سے ہے - اُس کا سلام خواجہ کی خدمت مین عرض کردو جب شیخ تاج الدین نے ابو سعید کا نام سنا - فوراً اوٹھ کھڑے ہوئے - جب تک شیخ تاج الدین اُس کنارہ تک پہونچین - تب تک وہ نظر سے غائب ہو گئے -

خواجہ کی بعض خارق عادات کرامتین لکھتا ہون - شیخ نظام الاولیا کہتے ہین - ایک روز اثنائے راہ مین جس مقام پر آپ کی خوابگاہ ہے - بہت دیر تک کھڑے رہے - اور روتے رہے - اور فرمایا - کہ اس زمین سے دلہائے سوختہ افروختہ کی بو آتی ہے - اُس کے مالک کو بلایا - اور کچھ روپیہ دیکر زمین مذکور خرید لی -

نیز شیخ نظام الاولیا کہتے ہین - چونکہ خواجہ کسی کے دئے ہوئے روپیہ کو ہاتھ نہین لگاتے تھے ناچار متعلقین کو روزمرہ کے خرچ کے واسطے قرض لینا پڑتا تھا - ایک روز ایک قرض خواہ نے اپنا قرضہ مانگنے مین آپ کے لوگون پر بڑائی جتائی - لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالٌ[1] اُن لوگون نے دل تنگ ہو کر عہد کیا - کہ قرض نہ کرینگے اگرچہ فاقہ سے مرجاوین - آپ کو اس کیفیت پر اطلاع ہوئی - تو تمام لوگون کو جو خانہ نشین تھے - فرما دیا - کہ اس طاق سے فی کس ایک کاک (روغنی روٹی) گرم روزانہ لیا کرین - چنانچہ لیا کرتے تھے - اس سبب سے آپ کا نام کاکی ہو گیا -

نیز شیخ نظام الاولیا کہتے ہین - کہ ایک روز مین قطب الاولیا کے مرقد مبارک کی زیارت کر رہا تھا - اُس وقت یکایک میرے دل مین یہ خطرہ گزرا - کیا صاحب روضہ کو زائر کی آمد و رفت سے آگاہی ہوگی ناگاہ زبان غیب سے یہ بیت میرے کان مین پہونچی - جس نے مجکو آگاہ کیا - نظامی

ہر از زندہ پندار چون خویشتن		من آیم بجان گر تو آئی بہ تن	

کہتے ہین - کہ شیخ علی سجستانی کی خانقاہ مین ہجری سنہ چھ سو تینتیس تھا - (اور مشائخ چشت کے بعض تذکرون مین پینتیس لکھا ہے - اور یہ ہی بیان صحیح اور درست بھی ہے) کہ ایک قوال آیا اور یہ بیت گائی بیت

کشتگانِ خنجر تسلیم را		ہر زمان از غیب جانے دیگر است	

[1] صاحب حق کو حق گفتار حاصل ہے - ۱۲

Marfat.com

خواجہ قطب پر بیہوشی طاری ہوئی - اور تین روز تک یہی حالت رہی - جب ہوش ہوا - اور حال دگرگون دیکھا گیا - تو قاضی حمیدالدین نے جانشین کے لیے التماس کیا - فرمایا - پیر بزرگوار کا خرقہ خاص مع مصلیٰ - عصا - اور نعلین کے شیخ فریدالدین مسعود کو پہونچا دینا چاہیئے - کیونکہ خانوادہ چشتیہ کا چراغ انہین سے روشن ہوگا - بعدہٗ روز دوشنبہ تاریخ چودہوین ربیع الاول کو آپ واصل محبوب حقیقی ہوئے - خوابگاہ دہلی -

انجمن فرزندان وخلفائے کامگار خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کاکی

انسانی مخصوصیات اور اوصاف کے دائرہ کا مرکز - شیوہ سخن دانی اور معرفت ربانی ہے - اور ان دونون عالی قدر جوہرون کا معدن - ذی فیض عالمون - اور صاحب ارشاد خداشناسون کی مجلس علیہم الرحمۃ والرضوان نعلیٰ ذالک قوام للملازمۃ کہتے ہین - آپکے دو بیٹے تھے - ایک خواجہ محمدؒ - یہ خردسالی مین ہی دنیا سے کوچ کرگئے - دوسرے خواجہ فتاحی - ان کو رحمانی جذبات اور سکر وصحو کے حالات زیادہ رہتے تھے - ان کی خوابگاہ ان کے پدر بزرگوار کے مرقد کی برابر مین ہے - آپ کے خلفائے کرام بہت سے ہین - مین بعض کے ذکر پر اکتفا کرتا ہون -

(۱) اشرف الخلفا شیخ الاسلام مخدوم شیخ فریدالدین مسعود گنج شکر قدس سرہ ہین - آپکے حالات شہرت مین مثل آفتاب ہین - یہ چند فقرے آپ کے دل پذیر کلام مین سے ہین - یعنی فنا -

(الف) مرتبہ تمکنات مین عبارت ہے اس سے - کہ سالک اپنے حول وقوۃ سے باز آوے -

(ب) مقام تحقق صفات مین عبارت ہے اس سے - کہ سالک جملہ امور کی نسبتین اپنی طرف سے ساقط کردے - اور

(ج) مقام شہود ذات مین عبارت ہے اس سے - کہ اپنی ہستی سے فراموش اور غائب ہوجاوے اور بقا -

(الف) - اولین درجہ فنا مین عبارت ہے اس سے - کہ انسان کامل موجودات ممکنہ مین تصرف کرے حق سبحانہ کے حول وقوۃ سے -

(ب) دوسرے درجہ فنا مین عبارت ہے اس سے کہ انسان کامل اپنے تئین متصف باخلاق الٰہی کرے اور

سلہ - ان پر رحمانی رحمت نازل ہو - پس تمہارے اوپر - دوام ملازمت لازم ہے - ۱۲

Marfat.com

ج - تیسرے درجہ فنا مین عبارت ہے اس سے - کہ انسان کامل اپنے تئین ذات باری تعالیٰ پر محیط کردے جو صوفی باقی بعد الفنا ہوتا ہے - وہ ہمیشہ ظاہر مین شریعت کے لباس سے آراستہ - عالم صفات مین مراسم طریقت ادا کرنے والا - اور ہنگام تجلی ذات - حقیقت قایم کرنے کے ساتھ متصف ہوتا ہے -

(۲) شیخ محمود بہروالہ آپ اپنے پیر کے جمال باکمال پر عاشق تھے - ہنگام دیدار کبھی پلک نہین ماری اور خدمت حضوری سے دوری کبھی پسند نہین کی - برخلاف شیخ گنج شکر کے - کہ وہ دوری کو نزدیکی کے مقابلہ مین پسند کرتے تھے - اور اس باب مین ذی ارادت صوفیون کے دو مشرب ہین - بعض کا خیال یہ ہے - کہ مبادا بمقتضاے بشریت پیر کے حضور مین خادم سے کوئی ایسا امر سرزد ہوجاوے جس مین سوء ادب کا لگاؤ پایا جاوے اور یہ بات مخدوم کے تکدر خاطر کا باعث ہو - لہذا دور رہنا - اور پیر کے عادات کا تصور باندہ کر اپنے تئین اُس مین فانی کرنا بہتر ہے اور بعض نے حضور اور نزدیک رہنے کو اولیٰ سمجھا ہے - اور بُعد پر قرب کو فضیلت ہونے کے بارہ مین بہت سی دلیلین بیان کی ہین - اور دوری پسند کرنے والون کی دلیل کو رد کیا ہے - اور کہا ہے - کہ تھوڑے سے ضرر کے احتمال سے فوائد کثیرہ کو چھوڑ دینا عقلاً اور نقلاً مستحسن نہین ہے وَلِلنَّاسِ فِیمَا یَعْشَقُونَ مَذَاہِبُ[1]

(۳) شیخ معز الدین دہلوی - آپ اولاً تخت دہلی کے سلاطین کے نائب رہ چکے ہین مگر بعد مین قطب الاولیا کے نقد اور کرامات نے آپ کو درویشی کی طرف کھینچ لیا - لہذا تونگری لباس کو فقیری خرقہ سے بدل ڈالا - اور پیر کی خدمت مین بیٹھ رہے - اور معنوی کامیابی حاصل ہوئی -

(۴) شیخ حامد الدین احمد نہروالہ - آپ گجرات کے نامور عالمون مین سے تھے - خدا شناسی کا شوق تھا جب قطب الاولیا کی رہنمائی کا شہرہ متواتر آپ کے کان مین پہونچا - تو عزم دہلی کرکے شرف ملازمت حاصل کیا - مرید ہوگئے اور بیعت کے بعد خرقہ خلافت پاکر مراد مین کامیاب ہوئے -

(۵ و ۶) قاضی سعید - قاضی عماد ان دونون صاحبون کا تعصب بناے بدعت منہدم کرنے مین حد سے زیادہ بڑھا ہوا تھا - ایکبار رد سماع روکنے کے ارادہ سے قطب الاولیا کی خانقاہ مین پہونچے - رَوَّحَ اللّٰہُ رُوحَہٗ چونکہ صوفیون کے سماع مین جنفانی نشو اور بے اختیاری نشان تھا - اسواسطے آنے والے بھی جن کی طینت مین منع کرنا داخل تھا - رقص کرتے ہاتھ ہلانے مین شامل ہوگئے اور مرید بھی ہوگئے بیت -

	دعوی زہد تو آن روز مسلم	کہ روی بر سر آن کوچہ و رشار آئی	

[1] جس شے کے ساتھ لوگ عشق رکھتے ہین - اون کے بارہ مین اون کے جداگانہ طریقے ہوتے ہین ۱۲ -

Marfat.com

یاد شیخ محمود نہروالہ

تحیار کاکی

آپ قطب الاولیا کے مرید ہین - قدس سرہ ہمیشہ پیر کی ملازمت مین رہ کر ایک پلک مارنے کی بہی جدائی اپنے واسطے پسند نہین کی - اس مین شک نہین - خداوندان ارادت یعنی مریدون کا دستور دو طرح پر ہوتا ہے بعض مرید ہمیشہ مرشد کے دیدار پر گویا آنکہین سی دیتے ہین - اس خیال سے کہ حقیقی جمال کا مشاہدہ اسی خدا نما آئینہ مین ہوتا ہے - اور اس ذریعہ سے تمام ظلمانی اور نورانی حجاب جو ہستی موہوم اور وجود حق کے درمیان مین ہوتے ہین - اُٹہا دیتے ہین - اور جدائی کا نام زبان پر لانے کو طریقت کے اندر ناجائز سمجہتے ہین - اور بعض مرید - پیر کے ساتہہ یک جہتی اور محبت مستحکم طور پر قایم کر کے ہمیشہ دوری مین پیر کا حلیہ نظر کے سامنے رکہتے ہین - اور ان کو جو کچہہ عشق ہوتا ہے - غائبانہ ہوتا ہے - ملازمت اور صحبت پیر سے گوشہ تنہائی کی طرف بہاگتے ہین - خوف یہ ہوتا ہے - کہ مبادا از روئے بشریت کوئی بات خلاف ادب سرزد ہو جاوے - کہتے ہین - کہ فرید الحق گنج شکر یہی خیال کر کے ایک مدت کے بعد خدمت پیر مین حاضر ہوا کرتے تہے - اور مجلس سے جلدی ہی اوٹہکر اپنے حجرہ مین چلے جایا کرتے تہے - اور محمود الدہر نہروالہ نے یہ رفتار پسند نہین کی - اور پیر کی خدمت سے اپنی زندگی مین کبہی دور نہین ہوئے - اور پیر کی اجازت سے پیر کی رحلت کے بعد گجرات کو چلے گئے - نہروالہ مین قیام کیا - اور وہین خوابگاہ بہی اختیار کی -

یاد حاجی مجد الدین جاجرمی دہلوی رحمہ اللہ

آپ رسمی علوم کے عالم تہے - مگر سلوک کا قدم - علم ظاہر کے تنگ کوچہ سے باہر نکال کر شوق اور عشق کے میدان مین کبہی نہین ڈالا تہا - ہمیشہ صاحب سماع صوفیون کی سرزنش کیا کرتے تہے - بالخصوص قطب الاولیا اور قاضی حمید الدین کی مجلس سماع کے انکار پر تو آپ کی زندگی تہی - آخر کار جب وقت آیا - تو آپ کی قابلیت نے صوفیون کے عالی مرتبہ گروہ کی طرف اعتقاد پیدا کیا - واقفکار راستہ چلنے والون - صاحب قیاس درویشون اور کامیاب عارفون کی امداد سے مجلس رقص و سرود پر فریفتہ ہو گئے - آپ کی یہ ایک دلچسپ بات ہے - کہ محبت کے سات لاکہہ مقام ہین - ان مین پہلا مقام یہ ہے - کہ محبوب کے ساتہہ موافقت ہو - اور اس مقام کا چہوٹے سے چہوٹا درجہ یہ ہے - کہ محبوب کے فرمان پر سر جہکا دیا جاوے - جب تک کسی کو یہ مقام حاصل نہین ہوتا - آگے کو

Marfat.com

قدم اُٹھانا دشوار ہوتا ہے۔ لیکن جس وقت محبت مین جوش آتا ہے۔ صبر۔ آرام۔ خواب۔ خورش۔ ہوش اور خرد یہ سب کے سب کوچ کر جاتے ہین۔ اور نالہ۔ فریاد۔ بیخودی۔ بیدلی۔ گریہ۔ اور شیفتگی۔ یہ تمام صورتین پیدا ہوجاتی ہین۔ اس وقت مین اگر حکم کے دائرہ سے فرمان برداری کا قدم کسی شخص کا باہر جا پڑے۔ اور وہ سماع مین دست افشانی کرنے لگے۔ تو معذور ہوگا۔ کہتے ہین۔ قاضی سعد اور قاضی عماد۔ سماع کے انکار مین قاضی جاجرمی کے شریک غالب تھے ایک روز قطب الاولیا کی مجلس سماع گرم تھی اور صوفیون کی جماعت نالہ وفغان کر رہی تھی۔ اس مجلس کے برہم کرنے کا ارادہ کر کے دونون قاضی مجلس کی عین گرمگرمی کے وقت چلے آئے مگر یہان پہونچکر پابندی شریعت کی طاقت ایک بارگی جاتی رہی۔ اور صوفیون کی طرح دست افشانی کرنے لگے۔ جب پھر اپنی اصلی حالت پر آئے۔ تو اس عجیب وغریب حرکت سے سخت متعجب ہوئے۔ آخرکار منصب قضا چھوڑ کر صوفیانہ حجرون مین آ بیٹھے۔ اور کاملانِ زمانہ ہوکر درجہ شہادت حاصل کیا۔

یاد شیخ وجیہ الدین یحییٰ دہلوی رحمہ اللہ

صفائی۔ پرہیزگاری۔ ریاضت کا فروغ۔ اور آشنائی کی شعاع۔ یہ صفات آپ کے اقوال اور افعال مین موجود تھین۔ ہمیشہ آنکھون مین آنسو جی مین شوق۔ لبون مین نالہ و ولولہ۔ اور دل مین غم و بے آرامی رہتی تھی زمانہ پرست لوگون کے ملنے سے کنارہ رہنا۔ اور تمام وکمال زمانہ زندگی۔ خاموشی کے ساتھ بسر کرنا۔ آپ کی عادت مین داخل تھا۔ رحلت کے بعد دہلی مین خوابگاہ بنائی گئی۔

یاد شیخ فخرالدین زاہدی

مولد اور خوابگاہ دونون سیستہ مین ہین۔ اسکندر فیلقوس کے خاندان مین اور خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کے ہم عصر تھے۔ کہتے ہین۔ ایک سال مال ومتاع سے بھری ہوئی ایک کشتی دریاے جمنا مین ڈوب گئی جن مال والون کو نقصان ہوپہنچا تھا۔ اُنھون نے اپنا حالِ درد خواجہ کی خدمت مین عرض کیا۔ خواجہ نے فرمایا۔ دریا کا یہ کنارہ اس درویش کے سپرد ہے۔ اور وہ کنارہ برادر فخرالدین سے تعلق رکھتا ہے۔ چونکہ کشتی اُس کنارہ پر ڈوبی تھی لہذا آفت زدہ لوگ شیخ فخرالدین کے آستانہ پر حاضر ہوکر روئے جسکے شیخ نے اس مضمون کا رقعہ لکھکر دریا مین ڈالا۔ کہ کشتی کو صحیح وسالم کنارہ پر پہونچا دیوے۔ رقعہ نیچے بیٹھ گیا۔ اور کشتی مع مال ومتاع پانی کے اوپر آگئی

Marfat.com

کہتے ہین - ایک روز چالیس آدمیون مین سے ایک آدمی نکلکر آپ کے پاس آیا جس کی پیشانی پر کلمہ طیبہ کے حروف لکھے ہوئے تھے - اوسنے کہا - کہ آسمانی آفت اِس ملک کے واسطے بھیجی گئی ہے - لیکن یہ شہر اِس زاہد کے ظل حمایت مین ہے - لہذا خرابی سے محفوظ رہے گا - اس بنیاد پر آپ کا سلسلہ زاہدی لفظ کے ساتھہ مشہور ہوا - مصرع

قبولِ بندگی مخصوص داد

یا د شیخ شہاب الدین حق گو

آپ شیخ فخر الدین زاہدی کے فرزند ہین - اور اپنے پدر بزرگوار کے ہی مرید بھی ہین - جہان گردی کا خیال پیدا ہوا تو باپ سے اجازت چاہی - مگر وہ قبول نہین ہوئی - چونکہ باپ کی ناخوشی سے بھی آپ کا ارادہ فسخ نہین ہوا - تو باپ نے دعا دی - کہ جس کو تم سرآوردہ کرو - خدا کرے وہ تمہارے ساتھہ ایسا برتاؤ کرے جیسا تم میرے ساتھہ کرتے ہو - بات ختم ہوئی - جب آپ دہلی مین پہونچے - تو شروع شروع مین کسی نے ازراہ قبول آپ کی عزت نہین کی - آپنے غصہ مین آکر فرمایا - کہ مین اس اقلیم کی سلطنت فروخت کرتا ہون - خریدار کی تلاش ہی محمد شاہ راستہ مین جا رہا تھا جو تغلق شاہ کا بیٹا - اور شیخ نظام الاولیا کا مرید تھا - اُس کے کان مین یہ آواز پہونچی - نیازمندانہ - آواز دینے والے کے پاس آ بیٹھا - اور نرمی کے ساتھہ عرض کیا - اِس متاع کا خریدار مجکو سمجھیے - آپنے فرمایا - تیری منکسرانہ گذارش پر تجھہ کو مفت دیدی گئی - تغلق شاہ کو یہ واقعہ ناگوار گزرا - لیکن جب معلوم ہوا کہ داد و ستد اُسی کے بیٹے کے ساتھہ ہوا ہے - تو خدائے لایزال کا شکر بجا لایا - جب ہبہ کی تکمیل قبضہ کے ساتھہ ہوگئی - تو اوس کو حکمرانی کے نشہ مین بدمستی پیدا ہوئی - یہانتک کہ اُس زمانہ کے عالمون کو اپنی بارگاہ مین فراہم کرکے - ازراہِ نالائقی زبان پر لایا - کہ ولایت کے خاتمہ کی طرح - نبوت کے خاتمہ کو عقل تسلیم نہین کرتی ہے اِس بیہودہ بات کے جواب مین علما دور و دراز اندیشہ مین جا پڑے - اور بالآخر عرض کیا - کہ شیخ شہاب الدین زاہدی ہم سب سے زیادہ بزرگ اور دنیا و آخرت دونون سے بہرہ ور ہین - اس معرکہ مین اون کا موجود ہونا ضروری بات ہے تاکہ اُن کے اتفاق سے اِس بارہ مین گفتگو کی جاوے - جب شیخ شہاب الدین - اِس پریشان مجمع مین پہونچے - اور حکمران کا مالیخولیا بیان مین آیا - تو شیخ کو غصہ آگیا - چونکہ کوئی ہتیار اُس وقت بہم نہین پہونچا - ناچار جوتہ اپنے پانون سے نکال کر حکمران کے منہ پر مارا - تاکہ خواری کے ساتھہ قتل نہ کیے جاوین - اور راہ شہادت مین برہنہ پا جانا نصیب ہو - محمد شاہ یہ حال دیکھکر برہم ہوا - حکم دیا - کہ اس سخت سست کہنے والے شخص کو قلعہ کے اوپر سے خندق مین ڈال دو دو دفعہ اوپر سے نیچے ڈالنے مین تو کوئی اذیت نہین

Marfat.com

پہونچی - مگر تیسری دفعہ گرنے کی حالت مین آپ کے پدر بزرگوار کی مثالی صورت نظر آئی - اور آپ کو ہدایت کی - کہ خودداری سے پرہیز کرکے سرائے فیستی سے ملک ہستی کو کوچ کرجاؤ - لہذا آپنے اپنے تئین ایزدی مشیت کے حوالہ کرکے ولایت کو شہادت کے ساتھہ شامل کیا - اور حسینی درجہ پایا - پرانی دہلی مین آپ کی قبر بنائی گئی - اُس وقت سے آپ بہ لفظ حق گو نام زد ہین - مصرع جزاے کار او دیدار حق باد

یا قاضی حمید الدین ناگوری

آپ کا نام محمد ہے - اپنے باپ خواجہ عطاء اللہ کے ساتھہ - بزمانہ سلطان معز الدین سام - دہلی مین آئے تھے آپ کو رسمی علوم مین اجتہاد کا درجہ حاصل تھا - پدر بزرگوار کی وفات کے بعد قصبہ ناگور کا عہدہ قضا آپ کے نام سے نام زد ہوا - کمال جرأت کو کام فرما کر منصب کی رعایت کرتے تھے - تیسرے سال خواب مین خاتم الانبیا علیہ السلام نے آپ کو اپنی طرف بلایا صبح ہوتے ہی عہدہ قضا ترک کرکے خشکی کے راستہ سے حرمین شریفین کو روانہ ہوئے - زادہما اللہ شرفا - بغداد مین شہاب لاولیا سہروردی کی ملازمت مین حاضر ہوئے - آنکھون نے اور دل نے نور پایا - اور خدمت کے ذریعہ سے تھوڑے ہی دنون مین خرقہ خلافت حاصل کیا - اُن ایام مین خواجہ قطب الدین اوشی بغداد مین تشریف رکھتے تھے - اِن دونون صاحبون کے درمیان مین دوستی اور رازداری کا عہد و پیمان استحکام کے ساتھہ ہوا - جب قاضی صاحب - اُس شہر ولایت (بغداد) سے روانہ ہوکر مکہ معظمہ مین پہونچے - تو ایک روز طواف کے اندر ایک درویش کے پیچھے پیچھے ہولئے - پیش رو درویش نے پیچھے پھر کر دیکھا - فرمایا - پیروی فی الحقیقۃ اچھی بات ہے لیکن جب تک صورۃ اور معنی دونون ہم رنگ نہ ہون - کچھہ سود مند نہین - مین ہر قدم مین ختم قرآن الحمد سے والناس تک کرتا ہون - تم ایسا نہین کرتے ہو - طریقت مین ایسا اتباع درست نہین ہے - یہ سنکر قاضی صاحب کا حال دگرگون ہوا - القصہ ایک سال مدینہ منورہ مین مجاور رہکر اسکے بعد پھر دہلی مین آکر قطب لاولیا سے ملاقی ہوئے - باہم ایک کو دوسرے کے دیدار سے خوشی ہوئی - وہی دیرینہ دوستی بڑھنے لگی -

کہتے ہین - اُن ایام مین دہلی کے فتوی نویسون اور کاغذی علوم کے عالمون نے راگ کی حرمت اور سننے والون کے تعزیر کے بارہ مین فتوی لکھے تھے - اور یکے بادیگرے دستخطون سے اُن کو مزین کیا تھا - اور قاضی حمید الدین کا یہ حال تھا - کہ سرود و سماع پر فریفتہ تھے - جب یہ مضمون آپ کے کان مین پہونچا - تو شیخ جمال الدین داؤد سے فرمایا - (جو آپ کے محرم دوستون مین سے تھے - اور مذکورہ بالا فتوے پر اُن کی بھی مہر تھی) داؤد - جو جماعت ہنوز قید طبیعت

Marfat.com

سے آزاد نہین ہوئی ہے وہ اگر ایسا فتویٰ لکھے۔ تو چندان تعجب کی بات نہین ہے۔ لیکن تعجب تم سے ہے۔ کہ درویشون کی توجہ کی بہ دولت۔ مردان خدا مین سے ہو گئے ہو۔ اور ابھی تک طفلانہ دھول مٹی سے کھیلتے ہو۔

شیخ جمال الدین داؤد نے پشیمان ہوکر قاضی صاحب کے قدمون پر سر رکھ دیا۔

سخندانی اور سخنوری مین آپ کو بہت کچھ کمال تھا۔ اور آپ کی تصنیفات آپ کی سخندانی کی گواہ ہین جیسے لوائح۔ طوالع الشموس درشرح اسماء الحسنیٰ مشتمل بر دو مجلد۔ بہت سی حقائق اور معرفت کی باتین ان دونون کتابون مین اپنی قلم سے صفحہ در صفحہ لکھی ہین۔

ایک روز شیخ برہان الدین بلخی۔ اور شیخ کبیر خوارزمی عربی گھوڑون پر۔ اور آپ ایک چھوٹے سے خچر پر سوار تھے۔ شیخ کبیر نے فرمایا۔ حمید۔ تمہارا مرکب صغیر ہے۔ آپنے جواب دیا۔ بیشک لیکن رفتار مین کبیر سے بڑھ کر ہے۔ کہتے ہین۔ تاریخ اونتیسوین رمضان ہجری سنہ چھ سو تینتالیس مین ایکبارگی آپ کو بارگاہ مولیٰ کا اشتیاق حد سے زیادہ ہوا۔ اور اس ناپائدار دنیا سے ملول ہوئے۔ تراویح اور وتر سے فارغ ہونے کے بعد سجدہ مین سر رکھ دیا۔ اور واصل حق ہوئے۔ حال آنکہ کسی قسم کی بیماری لاحق حال نہ تھی۔

یاد شیخ فریدالدین گنج شکر

آپ کا نام مسعود ابن سلیمان ابن قاضی شعیب ابن احمد ابن یوسف ابن شہاب الدین ابن فرخ شاہ کابلی ہے کہ دس واسطے سے سلسلہ نسب حضرت فاروق اکبر سے جاملتا ہے۔ آپ کے تیسرے دادا یوسف چنگیزی عہد مین ہندوستان آئے تھے۔ اور قصبہ کوتوال مین قیام فرمایا تھا۔ اسی مقام مین آپ کی باسعادت ولادت بھی ہوئی تھی آغاز جوانی مین رسمی علوم کی تحصیل کرتے رہے۔ پھر ملتان مین آکر ایک مسجد مین گوشہ اختیار کیا۔ خواجہ قطب الدین بختیار اوشی سمرقندی سے سیاحت کنان۔ پیر بزرگوار کی ملازمت کے ارادہ پر دہلی کی طرف جارہے تھے۔ اثنائے راہ مین اس مسجد پر بھی گزر ہوا۔ اور آپ کو ملاقات فیض آثار نصیب ہوئی۔ ایک کتاب سامنے تھی۔ خواجہ نے دریافت فرمایا۔ کیا کتاب ہے۔ جواب دیا۔ نافع فرمایا۔ نافع ہو۔ عرض کیا۔ درویش کا نفع تو خدمت مین تھا۔ بعض کہتے ہین۔ خواجہ اسی دفعہ اپنے ہمراہ دہلی کو لیگئے۔ اور بعض کہتے ہین کہ اپنے اثنائے راہ مین سے بارادہ تحصیل علم قندہار اور سیستان جانے کی اجازت لے لی۔ اور تحصیل سے فارغ ہوکر دہلی مین آئے۔ اور خواجہ کے پیرو ہوگئے۔ چونکہ اس شہر مین لوگون کے ہجوم سے تشویش پیدا ہوئی۔ اور فراغ عبادت حاصل نہین ہوا۔ اسواسطے ہانسی کی طرف روانہ

Marfat.com

ہوگئے - دہان بھی اسی طرح خلائق کا ازدحام ہوا - اور وقت یون ہی غارت جاتا تھا - ناچار اجودہن[1] مین آپہونچے - چونکہ اس موضع کے لوگ ملنسار اور درویش دوست نہین تھے - لہذا یہین قیام فرمایا - اور نفس کی لڑائی مین کمال کوشش کی - چند سال تک جو کی ٹکیا پیٹ پر باندہ کر پہلو نشین دشمن (نفس) کو فریب دیتے رہے - اور آخر کار فتح مند ہوئے - ہند کے تمام مشائخ متفق اللفظ کہتے ہین کہ ریاضت اور پرورش روح مین گنج شکر کی مانند کوئی درویش پیدا نہین ہوا -

گنج شکر خطاب ہونے کی وجہ مین کئی قسم کے بیانات دیکھنے مین آئے ہین زیادہ تر مشہور یہ ہے - کہ بنجارون کا ایک قافلہ سر راہ ملا - دریافت کیا تمہارے پاس کیا سامان ہے - اُنہون نے جواب دیا - نمک ہے - فرمایا - نمک ہوگا آپکے فرمانے کے اثر سے شکر کی بوریان نمک کی بوریان ہوگئین - قافلہ والے بنجارے پشیمان ہوئے - اور اصلیت معاملہ حاضر ہوکر ظاہر کی - فرمایا - غم نہ کرو - اگر شکر تھی - تو شکر ہوجاویگی - القصہ آپ کی عجیب وغریب باتین سابقہ تواریخ کی کتابون مین بہت کچھہ لکھی ہوئی ہین - راقم کو اُن کے لکھنے کی ضرورت نہین ہے -

ایک روز شیخ نظام الاولیا نے نمک قرض لیکر فقرا کے کھانے مین ڈال دیا تھا جب آپنے اُس مین سے لقمہ اوٹھایا تو ہاتھہ مین وزن معلوم ہوا - فرمایا - لقمہ کے وزنی ہونے کا کیا سبب ہے - کیفیت حال عرض کیگئی - ارشاد ہوا - صوفی کو قرض لینا جائز نہین ہے - جو کچھہ ملے - اوسی پر قناعت کرنا چاہیئے - اور فرمایا الصوفی[2] من رضی بالموجود ولا یسعی لطلب المفقود

عوارف سہروردیہ پر عمدہ عمدہ حاشیے اور اونچی اونچی باتین لکھی ہین - جو مطالعہ سے تعلق رکھتی ہین -

شیخ بدرالدین اسحٰق کو شب رحلت مین فرمایا - شیخ نظام الاولیا کو سلام کے بعد کہنا - کہ دوستون کی جدائی کا رنج اور ملاقات کا شوق - فرید اپنے ہمراہ لیچلا - اور پیر بزرگوار کا خرقہ تمہارے واسطے بھیجا ہے - مبارک ہو تاریخ پانچوین محرم ہجری ستہ چھہ سو چونسٹھہ کو پچانوین سال کی عمر کے بعد - عالم ظاہری سے قدیمی وطن کو بازگشت فرمائی - جو غیب الغیوب کی بارگاہ ہے -

انجمن فرزندان و چند ے از خلفائے شیخ الاسلامی مخدوم شیخ فریدالدین گنجشکر اجودہنی کابلی

کہتے ہین - شیخ الاسلام کے کنار عاطفت مین پانچ فرزند اور تین لڑکیان تھین - انہین آٹھون کے احوال اخلاق اور افعال - آٹھون بہشت کے پیے سامان سرسبزی ہین - ان آٹھون بارور اور سایہ دار پودون کی برکت سے دنیا کے

[1] اب پٹن کے نام سے نامزد ہے ۱۲ [2] صوفی وہ شخص ہے - جو موجود پر راضی ہو - اور عدم موجود کی تلاش مین کوشش نہ کرے ۱۲ -

Marfat.com

بلاغ مین ولایت اور ہدایت کے بہت سے ثمر ایسے بہم پہونچے - جن کی شان لا مقطوعۃ ولا ممنوعۃ ہے - اور جن سے ارباب زمانہ کو کمال فیض اور فائدہ پہونچا ہے -

پہلے فرزند کا مبارک نام شیخ نصیر الدین نصر اللہ ہے - آپ کے بھی ایک لڑکے تھے - شیخ بایزید نام - درویشون کی خواور بود بالکل انمین موجود تھی - شیخ نظام الاولیا کے خلیفہ شیخ کمال مالوہ - جن کا روضہ قصبہ دھار مین ہے - وہ انمین شیخ بایزید کے فرزند ارجمند ہین - اس زمانہ مین مالوہ کے اندر شیخ کمال کی نسل سے ایک جماعت کی جماعت ہے - اللہ جل شانہ اس جماعت کو اس کے آباے کرام کی نیک عادتین عطا فرماوے -

دوسرے فرزند شیخ شہاب الدین تھے - آپ درسی اور حقیقی علوم کے عالم - اور شاہراہ تقوی و تحقیق کے سالک تھے - عوارف کے درس مین شیخ نظام الاولیا کے ہم سبق رہ چکے ہین - شیخ نظام الاولیا کا بیان ہے چونکہ گنجشکر والا نسخہ باریک قلم سے لکھا ہوا - اور کسی قدر غیر صحیح تھا - اسوجہ سے درس کے وقت تامل اور دیر لازمی ہوتی تھی - ایک روز عرض کیا گیا - کہ شیخ نجیب الدین متوکل کے پاس جو کتاب ہے - اس کی عبارت صحیح ہے اور خوش خط ہے یہ بات طبع مبارک پر شاق گزری اور تھوڑی دیر غور کیا - پھر غصہ مین آکر کئی دفعہ فرمایا - شاید درویش کو غیر صحیح کی تصحیح کی طاقت نہین ہے - فقیر نے سر ننگا کر کے قدم مبارک پر رکھہ دیا - اور عذر کر کے معافی تقصیر چاہی - قبول نہین ہوئی - مین تنگ دل ہو کر جنگل کی طرف چلا آیا - اور جان و ایمان کے سلب ہو جانے کا خوف تھا - جس کے سبب سے حیران و بیقرار پھرتا تھا - اتنے مین شیخ شہاب الدین کو یہ حال معلوم ہوا - آپنے میری شرمندگی اور غمگینی اس خوبی کے ساتھہ اپنے پدر بزرگوار کے حضور مین بیان کی - کہ مقبول ہو گئی - چنانچہ پیر بزرگوار نے اپنے حضور مین مجکو طلب فرما کر قصور معاف کیا خوف اور ناامیدی کا میل کچیل - اندوہگین خاطر سے دور کر دیا اور پریشان دل کو امیدوار کر کے اطمینان دلایا - دوسرے روز ارشاد کیا کہ پیر - مرید کی مشاطہ ہوتا ہے - اور اسی روز خلافت کا خلعت عطا فرما کر سرفرازی بخشی -

تیسرے فرزند شیخ بدر الدین سلیمان تھے - چونکہ انوار الٰہی کی چمک دمک آپ کی سیرت اور صورت سے نمایان تھی - لہذا آپ اپنے پدر بزرگوار کے جانشین ہوئے - اور گنجشکری سجادہ کا بچھانا - اور شیخ الاسلامی راستہ کا چلنا آپ کو نصیب ہوا - کہتے ہین - خواجہ زرد اور خواجہ غوریہ دونون بزرگ چشت سے اجودہن مین آئے ہوئے تھے حضرت گنجشکر نے سجادہ نشین کو ان دونون بزرگون کا مرید کرا کر آپ کو کلاہ خلافت دلوادی تھی - جب آپ کی رہنمائی کی باری تمام ہوئی تو اپنے باپ کے حظیرہ منورہ مین خوابگاہ تجویز کر کے سو رہے -

چوتھے فرزند خواجہ نظام الدین تھے - آپ کے مہربان باپ - آپ کو اپنا یوسف سمجھکر آپ کے ساتھہ

Marfat.com

یعقوبی برتاؤ کیا کرتے تھے - اور آپ اپنا احوال حقیقت - سپاہیانہ وضع مین چھپائے رکھتے تھے - ایک دن مشرکون کے ساتھ جنگ ہوا - اتفاق آپڑا - تو تنہا چند آدمیون کو روانہ دوزخ کرکے خود ذریعہ شہادت عازم بہشت ہوئے - کہتے ہین - آپ کا کالبد لڑائی کے مقام پر باوجود تلاش دستیاب نہین ہوا - آپکے ایک فرزند تھے صاحب کمالات خواجہ ابراہیم نام اور خواجہ ابراہیم کے بھی ایک لڑکے تھے - **خواجہ عزیز الدین** نام - جن کو شیخ نظام الاولیا کی ملازمت سے ظاہری اور باطنی فضیلت اور ولایت حاصل ہوئی تھی - اور روضہ نظامیہ مین ہی آپ کی بھی قبر ہے -

پانچوین فرزند **شیخ یعقوب** تھے - آپ سب سے چھوٹے تھے - سید امیر خرد کرمانی اپنے والد ماجد کے زبانی روایت کرتے ہین - کہ وہ فرماتے تھے - مین شیخ یعقوب کی خدمت مین کمال دلبستگی رکھتا تھا - آپنے ملامت اور خرابات نشینی کو اپنے درویشانہ مراتب کا برقع بنا رکھا تھا - چنانچہ ایک دفعہ رات کا ذکر ہے جس شہر مین آپ رہتے تھے - وہان کے حاکم کے پیٹ مین ایسا سخت درد ہوا - کہ گویا اُس نے ملک زندگانی کے غارت کرنے پر کمر ہی باندھ لی تھی - حاکم کے ملازمین شیخ یعقوب کی جست وجو مین پھرنے لگے - کہ شاید آپ کی جان فزا دعا کی برکت سے ہی یہ ملک آباد رہے - کمال تلاش کے بعد سر ننگا اور بال اُلجھے ہوئے - اِس حیثیت کے ساتھ ایک میخانہ مین پڑے ہوئے ملے - حاکم کے درد کی کیفیت عرض کی گئی - فرمایا - ہمارا یومیہ خرچہ تمام ہوگیا تھا - وہان سے اوٹھے اور حاکم کے مکان مین پہونچے - اور اپنے دست مبارک سے شکم حاکم کو مس کیا - اُسی وقت فوراً صحت ہوگئی - حاکم نے بہت کچھ جنس اور نقد نذر کیا - کہتے ہین - صبح تک تمام خیرات کردیا - آفتاب نکلتے نکلتے ایک کوڑی بھی باقی نہین رہی - آپ کو قصبہ امروہہ کے حدود مین رجال الغیب اپنے ساتھ لے گئے - اور لوگون کی نظرون سے چھپا دیا - آپ نے دو لڑکے چھوڑے جن کے عادات اور اطوار بزرگان سلف کی مثل تھے - اور نیز ظاہری و باطنی فضیلتین بھی رکھتے تھے - ایک **خواجہ معز الدین** جنھون نے مقام دیوگیر مین شہادت پائی - دیوگیر کو اس زمانہ مین دولت آباد کہتے ہین - دوسرے **خواجہ قاضی** اِنھون نے دہلی مین رحلت کی -

پانچون فرزندون کا تو بیان ہوچکا - اب سنئے لڑکیون کا حال اس طرح پر ہے کہ بڑی لڑکی کا نام **بی بی مستورہ** تھا - جنھون نے اپنی تمام عمر عصمت و عفت کے ساتھ گزاری -

دوسری **بی بی شریفہ** جو زہد و عبادت مین اپنے زمانہ کی رابعہ تھین - اور حضرت گنجشکر آپ کے بارہ مین اکثر فرمایا کرتے تھے - کہ اگر عورتون کو خلیفہ کرنا جائز ہوتا تو مین شریفہ کو اپنا خلیفہ اور سجادہ نشین کردیتا -

Marfat.com

تیسری بی بی فاطمہ جو مولانا بدرالدین اسحٰق کے نکاح مین آکر خانوادہ مشیخت کی دلہن بنین۔

اولین دختر مستورہ کے ایک فرزند تھے۔ خواجہ عزیز صوفی نام تھا۔ ابوالآبا آدم صفی اللہ کی خلافت کے تمام اطوار آپ مین پائے جاتے تھے۔ اپنی قلم سے مختلف طرح کے خطوط نہایت خوبصورتی سے لکھتے تھے۔ تحفۃ الابرار فی کرامۃ الاخیار۔ شیخ نظام الاولیا کے مناقب مین اور نیز اُن کی عمدہ عمدہ باتون کے بیان مین آپ کی تصنیف ہے۔ آپ کے ایک لڑکے تھے خواجہ قطب الدین حسن ان کو خلافت کا خلعت چراغ دہلی شیخ نصیرالدین محمود کی خدمت سے حاصل ہوا تھا۔

تیسری دختر بی بی فاطمہ جو تھین۔ اِن کے شوہر بدر اسحٰق جب عالم بقا کو کوچ فرما گئے۔ تو شیخ نظام الاولیا نے دہلی مین بلالیا۔ اور کمال درجہ خدمت گزاری کی۔ آپ سے دو فرزند یادگار رہے۔ خواجہ محمد[1] اور خواجہ موسیٰ[2] خواجہ احمد نیشاپوری شیخ الاسلام کے خاص مریدون مین سے تھے۔ اُنھون نے باتفاق رائے شیخ نظام الاولیا اِن دونون عالی قدر گوہرون کی پرورش فرمائی۔ اور کمالات انسانی کو پہونچایا جس کے معنی یہ ہین "بازگشت کرنا اِس عالم خاک سے عنصری لباس مین وحدت کے جہانِ پاک کو"۔ جب عنصری علائق سے علیحدہ ہوکر کوچ کرنے کا وقت آیا۔ تو روضہ نظامیہ مین خوابگاہ نبی۔

شمارۂ برگزیدہ خلفائے گنجشکری

شیخ جمال الدین احمد حانسوی چونکہ طریقت اور حقیقت کا جمال اور جمال کی چمک دمک آپ کے حالات سے عیان تھی۔ لہذا پیر کی قلبی اور نظری توجہ کے اثر سے آپ کا صدق وصفا حد کمال کو پہونچ گیا تھا۔

مولانا برہان الدین ابن شیخ جمال حانسوی۔ کہتے ہین۔ جب شیخ جمال کی روح بدن کے مستعار لباس سے مجرد ہوکر رحلت کرگئی۔ تو خلافت کا خرقہ اور عصا جو شیخ جمال کے پاس تھا۔ باشارہ پیر بنجملہ تمام فرزندون کے صرف برہان اولیا کو عنایت ہوا۔

شیخ علی صابر جب آپ کی سند جمال الخلفا نے چاک کردی۔ تو آپ کی ماں نے جو حضرت گنجشکر کی ہمشیرہ تھین۔ کیفیت حال بھائی کی خدمت مین عرض کی۔ فرمایا جمال کے چاک کیے ہوئے کو درست نہین کرسکتا ہے جب صابر نے جواب کا مضمون سنا۔ تو اپنے اسم اور رسم کے مطابق اپنی ماں کو بھی تلقین صبر کی۔ اور کہا۔ کوئی غم کی بات نہین ہے اگر جمال کے مضطرب ہاتھ نے صابر کی خلافت کی سند چاک کردی۔ تو صابر کے صبر کے ہاتھ نے بھی

Marfat.com

جمال کی سند کا ورق پھاڑ ڈالا - اب کوئی بزرگ جمال کی رہنمائی سے حضرت گنجشکر کے سلسلہ کو نہین پہونچے گا - کہتے ہین - شیخ جمال کی خلافت شیخ جمال پر ہی ختم ہوگئی - اور کوئی شخص ان کے ذریعہ سے سلسلہ داری کے درجہ کو نہین پہونچا -

شیخ علاء الدین محمدؒ ابن شیخ بدر الدین سلیمان ابن شیخ الاسلامی - اپنے باپ کے بعد دو قرن تک اپنے موروثی سجادہ پر سلسلہ داری کی - اور سجدہ شکر گزاری ادا کرتے رہے - جب آخرین سفر پیش آیا تو اپنے جد امجد کی حظیرہ کی زمین مین خوابگاہ اختیار فرمائی - سلطان محمد تغلق نے ایک بلند کرسی کا گنبد آپ کے مرقد پر تعمیر کرایا - اور آپ کے فرزند **شیخ معز الدین** کو معز الملک کا خطاب دیکر گجرات کا صوبہ دار مقرر کیا - شیخ معز الدین نے گجرات مین ہی رحلت کی - شیخ علاء الدین کے دوسرے فرزند **شیخ علم الحق والدین** تھے - یہ شیخ الاسلامی کے منصب پر سرفراز ہو گئے تھے - اور نیز آپ کو دونون عالم مین تصرف حاصل تھا -

شیخ محمدؒ تاج پسر خواجہ تاج الدین محمدؒ - آپ کے حالات مین ایک بزرگ شان پیدا ہوتی تھی آپ نے سلطان مظفر گجراتی کے عہد مین تاج العلما کا خطاب پایا تھا -

شیخ نور الدین محمد منڈوی (مانڈو) والے آپ بھی حضرت گنجشکر کی پاک نسل سے ہین - ہمیشہ سکر کی حالت مین رہتے تھے -

شیخ فخر الدین گنج اسرار جونپوری - آپ کا باصفا دل - انوار اور اسرار کا خزانہ تھا فرمایا کرتے تھے - کہ درویشانہ کمال نے میرے باطن مین بدون کسی مظہری (انسانی) منت کے خود از طرف رب ظہور کیا ہے - اور شیخ نظامی گنجوی کی ابیات اپنے حال سے منطبق کرکے پڑھا کرتے تھے - یہ ابیات آپ کے جداگانہ بیان مین لکھی جائین گی - آپ کے مرید بہت ہین - خوابگاہ جونپور -

شیخ علاء الدین عرف فیل مست - آپ بہ لقب فیل مست نامزد تھے -

شیخ نور الدین - آپ حضرت گنجشکر کی اولاد مین سے ہین - اپنے دادا شیخ تاج الدین ابن شیخ عبد الصمد ابن شیخ منورا جودہنی کے مرید ہین - جن کو لوگ زید ثانی - اور اپنے وقت کا گنجشکر کہا کرتے تھے - تاریخ پندرہوین ربیع الثانی ہجری سنہ نو سو سینتالیس کو عالم فانی سے کوچ کیا - قلعہ دہلی کے میدان مین آپ کی قبر ہے -

القصہ - ہند اور سندھ کے تمام شہر اور اطراف تمام و کمال شیخ الاسلام کی اولاد کی مسکن اور قدوم کی برکت سے دار الولایت بنے ہوئے ہین - اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنی عنایت سے اس فروغ کو افزونی - اور استمرار عطا فرماوے الی یوم التناد

Marfat.com

یاد شیخ جمال الدین احمد خطیب ہانسوی

آپ حنفی النسل ہین - حضرت گنجشکر آپ کو بہت دوست رکھتے تھے - یہانتک کہ آپ کی محبت مین بارہ سال کامل ہانسی مین قیام فرمایا - اور یہ بات قرار پاگئی تھی - کہ میرے خلیفون مین سے جس کسی کو میرا جمال مناسب جانے اُس کی خلافت مجکو تسلیم ہے - شیخ جمال الدین جس کسی کا اجازت نامہ چاک کر دیتے تھے - تو اِس کے بارہ مین حضرت گنجشکر فرمایا کرتے تھے - جمال کے چاک کیئے ہوئے کو فرید نہین سی سکتا ہے - یہ شیخ جمال کے سراپا نصیحت کلمات مین سے ہین " گفتار بے کردار زیب نہین دیتی ہے - جس کی سی رفتار تم نہ چل سکو - اُس کی گفتار چھوڑ دو - کیونکہ ایسی گفتار بالکل غیر موثر ہوتی ہے " جب آپکی ملاقات شیخ بہاء الدین زکریا سے ہوئی - تو شیخ زکریا نے آپ کو اپنے جملہ خلفا پر ترجیح دی تھی - اور جو دعوی از روئے محبت - حضرت گنجشکر کی خدمت مین حاصل تہا اُس بنیاد پر لکھہ بھیجا تہا - کہ مین اپنی تمام مریدون اور خلفا کو تہا شیخ جمال الدین کے بدلہ مین آپکے روبرو پیش کرتا ہون - مروت کی بات یہ ہے - کہ سودا درہم برہم نہ کیا جاوے " حضرت گنجشکر نے جواب مین لکھا " جمال میرا جمال ہے - معاوضہ مال مین ہو سکتا ہے نہ جمال مین " شیخ جمال الدین کی ایک نظم ہے - جس مین اولیاے خدا کے مراتب اور رجال اللہ کے حالات نظم کیے ہین - اِس نظم کے پڑہنے سے آپ کی عمدہ خو اور عرفان کی کیفیت کسی قدر ظاہر ہوتی ہے -

یاد شیخ عارف ملتانی رحمۃ اللہ

آپ حاکم ملتان کے پیش امام تھے کہتے ہین - حاکم ملتان نے ایک دفعہ کچھہ نقد آپکے ہاتھہ حضرت گنجشکر کی خدمت مین بھیجا تہا - آپنے از روے حرص و طمع آدہون آدہ کرکے ایک حصہ نظر عالی مین پیش کیا حضرت گنجشکر نے فرمایا - عارف - تمنے برادرانہ حصہ اچھا کیا - آپ یہ سنکر خجالت مین ڈوب گئے - اور جو کچھہ بچا لیا تہا - سامنے لاکر رکھہ دیا حضرت گنجشکر کو الوداع کہکر - حضرت گنجشکر کی ملازمت اختیار کی - چند روز بعد آپکے کام مین شائستگی پیدا ہو گئی - لہذا حضرت گنجشکر نے خرقہ خلافت اور اجازت نامہ آپ کو دیکر قندہار اور سیستان جانے کا حکم صادر فرمایا - کہ وہان کے باشندون کی رہنمائی کرنا - آپنے نامہ کو بوسہ دیکر خدمت مین رکھہ دیا - اور عرض کیا - کہ رہنمائی بہت بڑا کام ہے - مجھہ جیسے شخص سے خوبی اور شائستگی کے ساتھہ انجام نہین پا سکتا ہے - بہتر یہ ہے - کہ سفر حجاز کی مجکو اجازت فرمائی جاوے - تاکہ باقی ماندہ زندگانی اُسی ابراہیمی مقام مین بسر کرون - الفقہ " دونون طرف سے آخر مین بات پر قرار دادہ ہو کر عمل درآمد ہوا مصرع سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدا بخشندہ

Marfat.com

یاد شیخ شمس الدین داؤد پالھی

پالھی - رودلی کے دیہات مین سے ایک دیہ ہے - آپ حضرت گنجشکر کے خاص مرید اور شیخ نظام الاولیا کے ہمراز اور ہم سفر تھے کہتے ہین - ہر روز صبح کو گھر سے نکل کر جنگل مین چلے جایا کرتے تھے - جنگل کے تمام جانور آپ کے گرد جمع ہو جاتے تھے - اور کسی درندہ اور چرندہ مین کسی قسم کی آزار رسانی اور خوف باقی نہین رہتا تھا - منتظرانہ آپ کے جمال مین نظر کرتے رہتے تھے - اور آپ حالت مراقبہ مین مستغرق ہوتے تھے جب رات ہو جاتی تھی - تو اپنے گھر آجاتے تھے - اسی حالت سے زندگی گزار دی مصرع دل ربائے انفس و آفاق بود -

یاد مولانا احمد حافظ دہلوی

آپ رسمی اور حقیقی علوم کا خزانہ - اور پرہیزگاری اور معرفت کی کان تھے - شیخ نظام الاولیا سے روایت ہے - فرماتے تھے - مین ایک بار حضرت گنجشکر کے مقدس روضہ کی آستانہ بوسی کے لیے جا رہا تھا - سرسی موضع مین آپ سے ملاقات ہوئی جب آپ کو معلوم ہوا - کہ مین کہان کا عزم رکھتا ہون - تو پیغام فرمایا - امید ہے - کہ تم جلد پہونچو گے - روضہ مقدس کو میرا سلام کہنا اور التماس کرنا - کہ دنیا کے طالب - آخرت کے طالب - اور نیز دونون کے طالب - روے زمین پر بہت سے ہین - لیکن اس نیازمند کی آرزو سواے اس کے نہین ہے - کہ اوس کی دعائے تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ[1] قبول ہو جاوے -

مصرع رفیق جان تنہا یاد باد

یاد شیخ بہاء الدین محمد سیکری وال

آپ شیخ الاسلام گنجشکر کی پاک نسل سے ہین - نافرمان نفس کی جنگ مین - فقر اور تنگ دستی کے قبول کرنے مین اور مال و منال چھوڑ دینے مین - اپنے بزرگوار آباؤ اجداد کی مثل تھے - اور بہت کچھ شائستگی کے آثار آپ کی پیشانی سے نمایان تھے رحمہ اللہ مصرع دلش بود از مواہب بحر مواج -

یاد شیخ بہاء الدین زکریا پور مولانا وجیہ الدین ابن علی شاہ قرشی خوارزمی

آپ کی والدہ ماجدہ - مولانا حسام الدین ترمذی کی دختر ہین - آپ کی ولادت کوت کرور مین ہوئی - جو قلعے سبکتگین کے بیٹے نے ہند مین فتح کیے تھے اُن مین پہلا قلعہ ہے - آپ کی خوابگاہ ملتان مین ہے - بارہ سال کی عمر مین قرآن حفظ کر لیا تھا - اور قرأت بھی حاصل کر لی تھی باپ نے دُرِ یکدانہ کی طرح آپ کو یتیم چھوڑا - خراسان مین جا کر کتابی علم سیکھا - اور بخارا مین

[1] تو مجکو اپنی فرمان داری کی حالت مین دنیا سے اوٹھا لے - اور مجکو (اپنے) نیک بندون مین لے جا - حل کر ۱۲ -

Marfat.com

پہونچکر درجہ اجتہاد مین قدم رکھا - اخلاق مین ایسی شائستگی بہم پہونچائی - کہ اہل زمانہ آپ کو بہاء الدین فرشتہ کہتے تھے - پھر حرمین کی خاک بوسی کے لیے بخارا سے جنبش فرمائی زادھما اللہ شرفاً پانچ سال مدینہ منورہ مین قیام فرمایا - اُس زمانہ مین شیخ کمال الدین محمد عینی موجود تھے - جو عرب کے محدثین مین سے تھے - اون سے احادیث صحاح کی تصحیح کرکے سند حاصل کی - وہر سال اُن کی ہمراہی مین حج کو آتے تھے - پھر بغداد مین شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی کی ملازمت مین پہونچکر حقیقۃً بیعت ہوگئے - اور ستر روز کے اندر خرقہ خلافت حسب فرمان خاتم الانبیا علیہ السلام لیکر واپسی ملتان کی اجازت لی - جو صوفی لوگ سابق سے حاضر خدمت تھے اُنہون نے اس حال پر رشک کیا - اور شیخ کو فروغ باطن سے یہ حال معلوم ہوگیا - فرمایا - کہ تمہاری لکڑیون مین امکان کی نمی ابھی باقی ہے - اِس سبب سے آگ جلد اثر نہین کرتی ہے - اور بہاء الدین کی لکڑیان خشک ہوگئی ہین - اِس وجہ سے اُنہون نے جلد شعلہ پکڑلیا - حضرت گنجشکر فرماتے ہین - ایک روز مین شیخ بہاء الدین کے نام خط لکھنا چاہتا تھا - یہ تامل تھا کہ عنوان انتخاب کیا لکھون - اتنے مین لوح محفوظ پر نگاہ جا پڑی وہان آپ کا لقب شیخ الاسلام لکھا ہوا دیکھا - چنانچہ یہی لقب لکھدیا - کہتے ہین - دونون جہان کا کمال آپ کو حاصل تھا - اور خرق عادات یعنی کرامتین انواع و اقسام کی واپسین نفس تک آپ سے صادر ہوئین - ساتوین صفر ہجری سنہ ۶۶۵ چھ سو پینسٹھ کو ایک روشن ضمیر مرد آیا - اور شیخ صدر الدین عارف کو سربمہر رقعہ دیا - اور کہا - اپنے بدر بزرگوار کے پاس پہونچا دو چنانچہ پہونچا دیا گیا - محبوب کے خط کا پڑھنا تھا - کہ عمر گرامی کا زمانہ پورا ہوا - شیخ صدر الدین نے باہر سے وَصَلَ الْحَبِيبُ اِلَى الْحَبِيبِ[1] کی آواز سنی - جب اندر پہونچے - تو باپ کو واصل بحق پایا - اور کہنے والا کوئی موجود نہ تھا جس طرح بفحوائے وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ[2] دنیاوی آسمان کو ستارون کے چراغون سے آرائش ہے - اسی طرح آپکی نسل کے آسمان کو سات اختر سے آرائش حاصل ہوئی تھی - (۱) شیخ کمال الدین (۲) شیخ صدر الدین عارف (۳) شیخ شمس الدین محمد (۴) شیخ علاء الدین یحیی (۵) شیخ محبوب مجذوب (۶) شیخ برہان احمد (۷) شیخ ضیاء الدین حامد قدس اللہ اسرارہم ایک روز چند صوفی آپ کے نزدیک تونگری کی مذمت کرتے تھے - آپنے فرمایا - کہ دنیا تھوڑی سی چیز ہے جو تمام دنیا والون مین تقسیم ہے - پس ایک چھوٹے سے حصہ کی مقدار کتنی ہوگی - نیز فرمایا کرتے تھے - مال معنوی سانپ ہے جو شخص سانپ کا افسون جانتا ہے اوس کو سانپ کا ڈسنا نقصان نہین پہونچاتا ہے - اور کبھی یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ دنیاداری کو درویش کے رخسار پر تیل کا نشان سمجھنا چاہیئے -

---

[1] حبیب حبیب سے مل گیا ۱۲ [2] اور ہمنے نزدیک آسمان کو (ستارون کے) چراغون سے سجا رکھا ہے ۱۲

Marfat.com

یاد شیخ فخرالدین ثانی

آپ شیخ شہاب الدین حق گو کے فرزند خلیفہ اور جانشین ہین - کہتے ہین - فیروز شاہ کے عہد مین مخدوم جہانیان آپ کی ملاقات کے واسطے اوچہ سے دہلی مین تشریف لائے تہے - سلطان فیروز نے استقبال کیا - جب مخدوم کا دیدار دیکہا - تو سلطان کو سعادت حاصل ہوئی - اور اعتقاد زیادہ ہوا بیعت ہوگیا - دوسرے روز مخدوم جہانیان - آپ کی خانقاہ مین آئے - آپ کی عادت تہی - کہ ہمیشہ بے لکہے ہوئے چند ورق سامنے رکہا کرتے تہے - اور ہر ایک کام کے آغاز مین اُن کو کہول کر دیکہا کرتے تہے - اگر لفظ اِفعل نکلتا تہا - تو وہ کام کیا کرتے تہے اور اگر لفظ لاتفعل نکلتا تہا - تو اُس کام سے باز رہتے تہے گویا اِس ترازو سے - خدائے پاک کی رضامندی کا اندازہ کر لیا کرتے تہے - جب آپنے مخدوم کی ملاقات کے لیے ورق کشائی کی - تو ہر بار لفظ لاتفعل برآمد ہوا - لہذا مجبوراً عذر کیا - اور کہا کہ آج کے روز حکم خدا ملاقات کے واسطے نہین ہے - انشاء اللہ العزیز پھر کسی روز مین اپنی آنکہہ اور دل آپکے دیدار سے منور کرون گا - ہر چند باہر سے دلیری کی زنجیر دروازہ پر ہلاتے تہے - لیکن اندر سے امتناع کی زنجیر نہ کہلی پر نہ کہلی - ناچار مخدوم نے سعادت فرمائی چونکہ شیخ کو بہی از حد زیادہ شوق ملاقات تہا - اسواسطے پانچوین دفعہ پھر فال کہولی - اِس دفعہ صیغہ امر نکل آیا - فوراً جگہہ سے اُٹہہ کہڑے ہوئے - مخدوم کو بہی خبر ہوئی - کہ شیخ عقب سے پیادہ پا آرہے ہین - ٹہہر گئے اور پالکی سے اُتر آئے - اور شیخ کی رفتار مین متحیرانہ نظر کی - اور کہا - درست ! درست !! درویش کو ایسا ہی چاہیے - کہ بے فرمان خدا ایک قدم بہی نہ اُٹہاوے - جب باہم دست بوس ہو چکے - تو مخدوم نے قصد معانقہ کیا - شیخ کو مخدوم کی خفیہ کارروائی معلوم تہی - کہ جس کسی سے معانقہ کرتے ہین جو کچہہ اُس کے پاس از قسم معرفت ہوتا ہے - سب سلب کر لیتے ہین اِس سبب سے شیخ نے اپنے تئین چرایا - اور ازراہ عذرخواہی کہا - میرے فرزند بہت ہین - اور بضاعت کم ہے - اور یہ آیہ پڑہی هٰذَا اَخِیْ لَهٗ تِسْعٌ وَّ تِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِیَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ اَكْفِلْنِیْهَا مخدوم نے ہونٹون ہی ہونٹون مین تبسم فرما کر اپنی نعمتون سے فرزندان شیخ کو کامیاب کیا اور ہر ایک کو ایک مناسب نام کے ساتہہ نامزد فرمایا - شیخ بہاء الدین گنج روان کو سرکار کا پہی عطا کی - شیخ صدر کو صوبہ جونپور دیا - شیخ بدر کا تقرر سرکار بہار مین کیا - اور کہا - ان صاحبان ہمت کا رتبہ اتنا بلند ہے کہ بیان مین نہین آتا ہے - مصرع بار لطف خدا نگرین ہمہ

یاد سیّد جلال سخ بخاری

آپ شیخ بہاء الدین زکریا کے مرید - اور مخدوم جہانیان کے دادا ہین قدس سرہم کہتے ہین - تقدیر الٰہی آپکو

ملہ - بیر ابہائی ہے (اد) اسکے (بن) فتا تو سے کنعبیان ہین - اور بیر (بان مرد) ایک ہی دُنبی ہے (اب) تا کتا ہے کہ اپنی بہی مجہہ دی ٹال ۱۲

بخارا سے بیکر مین کہنچ لائی تہی - اِس کے چندروز بعد آپ غیبی اشارہ کے بموجب سید بدرالدین بیکری کی دختر کے لیے خواستگار ہوئے سید بدرالدین نے الہامی اجازت کا انتظار کیا - اور اِس سبب سے جواب دینے مین کسی قدر توقف فرمایا - جب سید بدرالدین کے باطن مین بھی اسی مضمون کا الہام ہوا - تو عقد کردیا - خانہ اور خاندان دونون ملگئے مگر آخر کار آسمانی گردش سے بھائیون کے دلون مین حسد اور کینہ پیدا ہوا - اِس سبب سے سید جلال الدین بہ ترک سکونت اوچہ مین آکر گوشہ گزین ہوئے - بہت مدت تک خدا پرستی مین مشغول رہے - اور رحلت کے بعد بھی یہی شہر آپ کی خوابگاہ بنا مصرع جہان از نسل اوآباد باد

یاد شیخ حسین کاہ بُر

آپ کی خوابگاہ ملتان مین ہے - قدوۃ الاولیا شیخ بہاء الدین زکریا کے ہم عصر تھے - زمانہ ہوش مین گھاس کھودنے سے معاش بہم پہونچاتے تھے - جب حالت جذبہ پیدا ہوئی - تو خرابات مین جا بیٹھے - ایک روز عنفوان جوانی مین شیخ زکریا خرابات نشین شیخ کے پاس جا نکلے شیخ حسین نے ہاتھہ پر پیالہ رکھکر سامنے کیا - شیخ زکریا نے ازراہ ادب لیکر گریبان مین اولٹ لیا جب گھر آئے - تو پیرہن اپنی دیرینہ دایہ کے سپرد کیا - چونکہ پیرہن کا داغ دہونے سے دور نہین ہوا - تو دایہ نے اُس مقام کو منہ سے چوس لیا - پس پہنچ گئی جہان پہونچ گئی - کہتے ہین - دایہ عارف زمان ہوگئی - اور اکثر اُسکی زبان سے ایزدی تقدیر کا پیغام ہوتی تہین مصرع روحش مدام جرعہ کش بزم وصل باد -

یاد شیخ بہرو ملتانی

آپ بہائیہ نسل مین سے ہین - تجرید اور آزادگی کے گویا دریا تھے - قرآن - شیخ محی مغربی کا دیوان - اور پیوند لگا ہوا خرقہ - اِن چیزون کے سوا کوئی چیز پاس نہین رکھتے تھے - ملتان سے نکلکر کئی سال گجرات کے جنگلون مین بسر کیے - آخر الامر کرہ مین آکر گوشہ اختیار کیا - جب آخرین سفر کا وقت آپہونچا - تو خواجہ کرک کی قبر کی برابر مین سورہے مصرع شیخ بہرو در جہان بہ مرد بود -

یاد شیخ رکن الدین ابوالفتح

آپ شیخ صدرالدین کے بیٹے - اور شیخ صدرالدین - شیخ بہاء الدین زکریا کے فرزند تھے - قدس اسرارہم خلافت کا خرقہ - اپنے جد بزرگوار سے پایا تھا - کہتے ہین - سلطان قطب الدین ابن علاء الدین کے دل مین اُس کی نالائقی سے شیخ نظام الاولیا قدس سرہ کی طرف سے غبار پیدا ہوگیا تھا - لہذا سلطان نے کمال منت و سماجت کے ساتھہ شیخ رکن الدین کو ملتان سے دہلی مین بلایا اِس ارادہ پر کہ شیخ رکن الدین کی درویشی کے کروفر سے شیخ نظام الاولیا کی خانقاہ کی رونق جاتی رہے - جب شیخ رکن الدین کی تشریف آوری کی خبر آئی - تو سلطان اور شایخ - علائی حوض تک

Marfat.com

استقبال کے واسطے گئے - اور دونون بندگانِ خدا ایک دوسرے کے دیدار سے خوش ہوکر اللہ عزاسمہ کا شکر بجالائے اور جب بساط رازداری پر بیٹھے - تو معرفت کی باتین کین - شیخ نظام الاولیا کے مکان مین ایک انجمن منعقد ہوئی تمام اربابِ ظاہر اور اصحابِ باطن حاضر تھے منجملہ اِن کے مولانا عماد الدین آمیں نے ملتان سے دہلی مین آنے کی وجہ اِس پردہ مین دریافت کی - کہ مکہ سے مدینہ کو خاتم الانبیا علیہ السلام کی ہجرت کا سبب کیا تھا - شیخ رکن الدین نے جواب دیا - کہ خاتمیت کے متعلق بعض کمالات کا - اور نبوت کے متعلق بعض مراتب کا حاصل ہونا - زمین مدینہ کے ساتھ وابستہ تھا - شیخ نظام الاولیا نے فرمایا - نہین - وجہ موجہ یہ ہے کہ اُسکے مقامی ناتوان لوگون کو مکہ معظمہ مین جانا میسر نہین ہوتا تھا - اُن کی تکمیل کے واسطے آنحضرت نے مدینہ منورہ مین نزول فرمایا - اس نکتہ کی دلچسپ اور لطیف باتون سے دونون دنیکے بادیگرے تواضع کا اظہار کیا - دوسرے روز سلطان قطب الدین شیخ رکن الملت کی خدمت مین حاضر آیا - اور دریافت کیا - شہر والون مین سب سے زیادہ آگے چلنے والا سعید کون ہے شیخ رکن الملت نے فرمایا - وہ شخص ہے - جو اِس دارالامان مین بہترین خلائق ہے - اور اس قسم کے اشارون کے ذریعہ سے چاہا - کہ جو وسوسے سلطان کے خیال مین جمے ہوئے ہین - مین اُن کو دور کردون - اور جو بیہودہ خواہش میری نسبت سلطان رکھتا ہے - اُس کے بارہ مین اپنی طرف سے نا اُمیدی دلاؤن - مگر سلطان کے دل مین باطنی سے کچھ اثر نہین ہوا - اسکے بعد ایک روز سلطان قطب الدین کا گزر - نظامیہ خانقاہ پر سے ہوا - اُس وقت خلائق کا ہجوم اور ازدحام شمار اور حد سے زیادہ تھا دریافت کیا آج - کن بزرگوار کا عرس ہے - بدباطن وزیر نے ایسے طرز سے جواب دیا - کہ دریافت کرنے والے کے دل مین از سر نو کینہ اور غیرت کا غبار پیدا ہوا - جب سلطان اپنے دولت خانہ مین واپس آیا تو لکھ بھیجا - کہ صاحب خانقاہ ہماری قلمرو سے اپنا سامان اقامت اُٹھا لیجاوے - رقعہ حجرہ مین پہونچا - آستانہ مین کھولا صحن مین پڑھا - اور اُس کی تعمیل راہ مین ہوئی -

القصہ - رات کے وقت فرمان روا کے پیٹ مین درد پیدا ہوا - اور اطبا نے جس قدر دوا کی - اُسی قدر درد مین زیادتی ہوتی چلی گئی - اُس وقت جانا - کہ یہ اُس گستاخی کا طمانچہ ہے - پس سلطان نے عالمون اور عارفون کو شفیع بنایا - اور شیخ نظام الاولیا کی خدمت مین آدمی بھیج کر عذر خواہی کی - اور دعا کے واسطے اور حصول صحت کی دعا کیواسطے التماس کیا - فرمایا نظام کو خدائی کارخانہ مین کیا دخل ہے اور دوا اور درد دونون تقدیری حرف ہین - چونکہ صرف شفیعون کی علی الاتصال (لگاتار) آمد و رفت سے بدون علاج کے کسی قسم کا نتیجہ پیدا نہین ہوا تو بیمار کی والدہ نے حاضر حضور ہوکر بساط بوسی کی اور بہت کچھ درد آمیز لہجہ مین روئی جسپر شیخ نظام الاولیا نے فرمایا - اِس شرط پر

Marfat.com

علاج کرون گا - کہ سلطنت دہلی کا کاغذ خاص مہر اور ارباب مناصب کی مہرون سے مرتب کرکے پیشاب کے قارورہ کے ہمراہ بھیج دین - تاکہ تجویز نسخہ کی جاوے - یہ شرط قبول کرکے نہایت جلد تمسک اور قارورہ حاضر کیا گیا - شیخ نظام الاولیا نے اُسی وقت قبالہ کو پیسیٹ کرا اُسی . پیشاب کے شیشہ مین ڈال دیا - اور فرمایا - کہ دہلی کی سلطنت درویش کے نزدیک بیمار کے پیشاب کی برابر ہے - آخر کار دعا کرتے ہی فوراً صحت حاصل ہوگئی - اور ہر ایک اپنی اپنی جگہہ لوٹ گئے کہتے ہین - جب سلطان غیاث الدین تغلق شاہ سلطان قطب الدین مبارک شاہ خلجی کے بعد دہلی کا فرمان روا ہوا - اور ہجری سنہ سات سو پچیس ۷۲۵ مین - بنگالہ سے دہلی مین معاودت کرکے ایک عالی شان محل مین اُترا جو اُس کے نام سے تعمیر کیا گیا تھا - تو شیخ رکن الدین اور نیز دیگر روساے زمانہ وہان مسند پر تشریف رکھتے تھے - شیخ نے وہان سے جلد اُٹھنے کے واسطے بارہا عبارت اور اشارت دونون طرح سے کہا - مگر کارگر نہین ہوا جب دسترخوان بچھایا گیا - تو شیخ تھوڑی دیر بیٹھے - اور اس سے پہلے - کہ دسترخوان زیادہ کیا جاوے - اُٹھکر باہر چلے آئے - دوسرے اصحاب بھی آپکے پیچھے پیچھے اُٹھ آئے - اتفاق سے ہاتھہ دھو ہی رہے تھے - کہ عمارت مذکور بیٹھہ گئی - سلطان مع اپنے چند مقربون کے اُسکے نیچے دب گیا - اور مر گیا -

دیکھو تقریب کی تحریک - یہ تحریک کیونکر دل مین چھپے ہوے واقعات کو افشاے راز کرنے والی زبان کے حوالہ کرکے واقعہ نگار قلم کے ذریعہ سے کتابت مین لاتی ہے - ہجری سنہ ایک ہزار سولہ ربیع الاول کے مہینے مین - مرزا ابراہیم ابن مرزا سلیمان حاکم بدخشان کے بیٹے مرزا شاہرخ نے جو اکبر شاہ کے زمانہ مین صوبہ مالوہ کا حاکم تھا - اُجین مین عالم علوی کو کوچ فرمایا تھا - راقم تعزیت کے واسطے مرحوم کے فرزند مرزا فتح پوری کے پاس جن کا مبارک نام بدیع الزمان مرزا ہے - اپنے مسکن منڈو (مانڈو) سے گیا تھا - بڑے بڑے امیر اور سردار مرزا شاہرخ کے زمانہ مین بدیع الزمان کے برتاؤ سے ناخوش تھے - خراب فکر اور نالائق اندیشہ سے اس وقت کو بدلہ لینے کے واسطے موزون سمجھکر مشورہ کے پردہ مین دورنگی کو کام مین لائے - اور عبداللہ خان کے نزدیک جو جہانگیر شاہ کا نوازش یافتہ تھا - ہر ایک نے مکر و زور سے بھرے ہوئے خطوط لکھکر بھیجے - کہ ہمارے صاحبزادہ کے دماغ مین خودسری کی ہوا بھری ہوئی ہے - اور شہنشاہی ملازمت کا اندیشہ اُس کے دل مین قطعی ہے ہی نہین - یہ مخفی فتنہ ظہور مین آنے سے پہلے ہی اسکی مشکین باندھکر دربار معلی مین بھیج دینا چاہیے - فقیر کو اس کام کی اصلیت سے پوری آگاہی ہے - کہ یہ آفت سے بھری ہوئی گفتار مرزا کے بارہ مین صرف تہمت اور محض بہتان ہے - آخر کار زمانہ کی پریشانی پر نظر کرکے مین مرزا سے بصد خون جگر رخصت ہوا - اور بوجہ سابقہ دلبستگی کے - جو ماہرخان کے جمال باکمال کے ساتھہ تھی -

Marfat.com

موضع محمد پور مین گیا۔ یہ موضع ناہر خان کی جاگیر مین ہے۔ اپنے مکان کو بازگشت کا ارادہ تہا۔ مگر اس شورش کے فرو ہونے کا انتظار کر رہا تہا۔ الحاصل مکتوب الیہ عبداللہ خان نے ایک مدت تک تو اپنی نیک عادت اور فرشتہ منشی سے ان نوشتون کو تامل مین ڈالے رکہا۔ مگر چونکہ اس طرف کا اصرار حد سے زیادہ گزر گیا تہا۔ اس واسطے ناچار اس طرف روانہ ہونا پڑا اور صوبے جاگیرداردن کے نام بلانے کے واسطے پروانہ جات بہیجے۔ کہ جملہ اطراف سے سپاہ فراہم ہوکر حاضر آوے۔ آخر کار عبداللہ خان وسط جمادی الاول مین اجین آپہونچا۔ صاف دل جوان (بدیع الزمان) سیاہ باطن سفید ریش والون کی پر فریب باتون پر بہروسہ کرکے آنے والے کے استقبال کیواسطے باہر نکلا۔ عبداللہ خان مرزا کو اپنے خیمہ گاہ (کیمپ) مین لے گیا۔ اور پہرہ والون کے سپرد کردیا۔

اُسی روز تعمیل پروانہ ناہر خان اجین مین پہونچکر عبداللہ خان کے لشکر مین جا ملا چند روز بعد راقم بہی اجین مین آیا۔ اور دولت خانہ ناہر خان کی برابر مین اپنا خیمہ نصب کیا۔ عبداللہ خان نے حکم دیا کہ سرداران سپاہ لشکر کے گرد چارون طرف قلعہ تیار کرلیوین۔ اس بنیاد پر ناہر خان نے بہی اپنی سپاہ کے گرد اگرد ایک حصار کہنچوایا۔ اور حویلی بنالی فرزندون کو بہی بلا بہیجا کیونکہ نزدیک تہے۔

ایک روز دیوار حویلی کے سایہ مین ناہر خان چند درویشون کے ساتہہ خاص طور پر بیٹہا ہوا تہا۔ چونکہ مٹی کی دیوار اُٹہانے والون نے دیوار اُٹہانے مین مضبوط کام نہین بنایا تہا۔ اسواسطے دیوار جہک گئی تہی۔ اور اس سبب سے اس کے گرنے کا خیال راقم کے دل مین پیدا ہوتا تہا۔ ہرچند راقم نے اپنا دلی خیال صراحت کے ساتہہ بیان کیا۔ مگر ہم نشینون نے بعید سمجہکر التفات نہین فرمایا۔ اس اثنا مین کہانے کے واسطے دسترخوان بچہایا گیا۔ اور جب کہانے سے فراغت پاکر زیادہ کیا گیا۔ تو راقم بدون ہاتہہ دہوئے وہان سے اُٹہہ کہڑا ہوا۔ ہنوز اپنے خیمہ مین پہونچنے نہین پایا تہا۔ کہ دیوار کے گرنے کی آواز آئی۔ ناہر خان خود جگہہ کرکے درمیان مین سے نکل آیا۔ اور ہاتہہ بڑہاکر شیخ عبداللطیف کو جو ایک آزاد شخص ہے۔ مصیبت مین سے نکالا۔ اپنے پنجسالہ لڑکے کا کچہہ خیال نہ کیا۔ جس کا نام دلاور خان ہے۔ اور سامنے کہیل رہا تہا۔ وہ خاک مین اور ڈہیلون مین پڑا رہا۔ کچہہ دیر بعد اُس کو بہی نیچے سے نکالا۔ نیک کرداری اور درویش دوستی کی بدولت حی لایموت نے بیٹے کو از سر نو زندگی بخشی۔

یاد شیخ حماد الدین اسمعیل ملتانی

آپ شیخ رکن الدین ابوالفتح کے چہوٹے بہائی ہین لیکن اُن کی شان سے نہین۔ آپ کو دین اور دنیا

Marfat.com

یعنی دونون جہان کی سعادت مندی حاصل تہی - بزرگوار دادا - صاحب ولایت باپ اور بابرکت بہائی سے بہت کچہہ فیض اور فائدہ پایا تہا - فقہ کے علم مین یہانتک تحقیق کو بڑہایا تھا - کہ درجہ اجتہاد حاصل ہوگیا تہا جس مسئلہ مین ملتان کے تمام فقیہ اور مفتی عاجز ہوجاتے تہے - وہ مسئلہ آپ کی توجہ سے حل ہوجاتا تہا - آخرکار درسی علوم کو الوداع کہکر اپنے بڑے بہائی کی خدمت مین داخل ہوگئے تہے - اور اُن کی خدمت کے طفیل سے جب پہلو نشین دشمن (نفس) کے ساتہہ لڑائی شروع کی - تو فتح پائی - جب رکن الاولیا کا آخرین وقت آیا - اور اُن کے کوئی فرزند تہا نہین - اور نیز پدر بزرگوار نے فرمادیا تہا - کہ چہوٹا بہائی بڑے بیٹے سے بہتر ہوتا ہے لہذا رکن الاولیا نے اپنا سجادہ چہوٹے بہائی کے سپرد کرکے اُن کو رہنمائے زمانہ بنایا - آپکے بعد شیخ صدرالدین حلیم ابن شیخ عمادالدین مسند پر بیٹھے - شیخ صدرالدین حلیم کے بعد شیخ صدرالدین شہراللہ ابن حلیم قایم مقام ہوئے ھلم جرًّا سجادہ نشینی عمادیہ نسل مین رہی مصرع - عمادالدین عماد قصر دین بود -

یاد شیخ علم الہدیٰ

آپ شیخ رکن الدین ابوالفتح کے چچازاد بہائی ہین - جدامجد کے زندگی مین ہی جہان پیمائی کی ہوا سر مین بہر گئی تہی - ماوراءالنہر خراسان - اور پارس مین جاکر نقلی علوم اور عقلی فنون تحصیل کیے - اور کمال تبحر بہم پہونچاکر ہجری سنہ سات سو چالیس مین جب کہ سلطان محمد تغلق شاہ کا عہد تہا - دہلی مین آئے - سیاہ باطنی سے اپنے چچازاد بڑے بہائی کی خدمت مین مناظرہ کرنا چاہا چونکہ رکن الاولیا کے ظاہری علم کو روشنی قلب کی قوت سے استحکام حاصل تہا - علم الہدیٰ کی بڑائی مناظرہ کے اندر پیش نہین گئی - بلکہ باعث خجالت ہوئی -

واضح ہو - کہ عالم صورت کا پہلوان - عالم معنی کے پہلوان کے ساتہہ مقابل نہین ہوسکتا ہے - بلکہ بساط ادب کے کنارہ پر کہڑا ہوکر اس اندیشہ مین ڈوب جاتا ہے - کہ نمود مین آنے والی موجودات حقیقۃ الحقائق کا عکس ہے - اور عکس معنی سے عاری ایک صورت ہوتی ہے - اور اصل عالم ظاہر مین ایک ملک ہوتا ہے - جو ملکوت یعنی عالم ارواح کی برابر ہوتا ہے - سُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ۵ بیت

بس تجربہ کردیم درین دیر مکافات	با دردکشان ہر کہ درافتاد برافتاد

یاد شیخ الہداد احمد آبادی

آپ سہروردیہ سلسلہ مین سے ہین - اپنے وقت کے پرہیزگار اور خداپرست تہے - حقیقی اور درسی علوم بہی جانتے تہے

۵ پاک ہے (وہ ذات) جس کے ہاتہہ مین ہر چیز کا کامل اختیار ہے - اور (مرے پیچہے) تم سب اوسی کی طرف لوٹا کر لیے جاؤگے ۱۲

Marfat.com

تھے تمام کھانے کی چیزین چھوڑدین تھین - صرف ایک پیالہ دودھ سے بھوک کا علاج کرتے تھے خواہ وہ کھین سے بھی بہم پہونچاتے تھے معرفت دانی مین دوسرے معرفت فہمون پر سبقت رکھتے تھے - جو عمدہ مضامین اور اُن کے نئے نئے حل خاص آپکی طبیعت اور فہم بہم پہونچاتی تھی - اُن کا فیضان درس دیتے وقت سننے والون کو پہونچاتے تھے - شریعت کی رعایت کرکے سرود و سماع کی مجلس مین نہین جاتے تھے شیخ زین الدین خوافی کے سلسلہ سے کمال دلبستگی تھی -

یا شیخ موسیٰ

آشکارا کرامتین آپ سے اکثر ظاہر ہوئی ہین - صاحب موسوی ولایت تھے - کہتے ہین - تہ سے قدوۃ الاولیا شیخ بہاء الدین زکریا کی ملاقات کے واسطے ملتان کو آتے تھے - جب دریاے راوی کے کنارہ پر پہونچے - تو ملاح نے کشتی لگانے مین توقف کیا - آپ اُس دریا کا تمام پانی ایک ابریق مین اوٹھا کر شیخ کی خدمت مین لے گئے - شیخ نے فرمایا - اس پانی سے لوگون کو فیض پہونچتا ہے - بدستور سابق چھوڑدو - آپنے کہا - نہین یہ پانی آستانہ بوسی کے مشتاقون کو روکتا تھا - اور اِس مزاحمت سے اُن کو نقصان پہونچتا تھا - اب اِس شرط پر چھوڑا جاوے گا - کہ شہر کے کنارہ سے بہت دور بہنے لگے - اُس روز سے دریاے راوی ملتان سے دور بہتا ہے - اِن دونون صاحبون کی بدولت چند روز انجمن حقیقت بیانی ایسی عمدہ طور پر ہوتی رہی - کہ اُسکی خوبی بیان مین نہین آسکتی ہے -

مصرع - طور دیدار بادمیقاتش -

یا شیخ حمید الدین صوفی سعیدی ناگوری سوالی

آپ کا لقب سلطان التارکین ہے خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کے مرید اور خلیفہ ہین قدس سرہما بعض کہتے ہین کہ آپ موضع سوال کے باشندہ ہین - جو مضافات اجمیر سے ہے - اور بعض کا یہ خیال ہے - چونکہ تصوف کی مشکلات کے بارہ مین آپ سوال و جواب بہت کیا کرتے تھے - اسواسطے سوالی لفظ کے ساتھ شہرت ہوگئی کہتے ہین - کہ سلطان شمس الدین التمش کے زمانہ مین جب دہلی کے شیخ الاسلام شیخ نجم الدین صغری نے شیخ جلال الدین تبریزی کے نام پر ایک بہتان لگایا - تو سلطان نے حقیقت تہمت معلوم کرنے کے واسطے بزرگان وقت کو ہر ایک شہر سے بلاکر ایک مجمع کیا تھا - اُس درمیان مین شیخ حمید الدین نے تعرض کے طور پر شیخ بہاء الدین زکریا سے دریافت کیا - کہ مال کے ساتھ سانپ کس مناسبت سے تعلق رکھتا ہے - فرمایا کہ دونون مہلک ہین اور تعلق کا سبب دونون کا ہلاک کرنے مین اشتراک ہے - اسی کے ساتھ یہ بھی کہا - کہ وہ شخص عقل مند ہے - جو

Marfat.com

مہلک شے سے دور دور رہے - نہ اُس کی دوستی کی طرف مائل ہو - اور نہ اُس کی نزدیکی سے خوش ہو - بہاء الاولیا نے جواب دیا کہ جو شخص افسون جانتا ہے - اُس کو سانپ کے زہر - اور مال کی مستی سے نقصان نہین پہونچتا ہے - اسپر حمید العرفا نے کہا - کہ سانپ کو افسون کے ذریعے سے بھی پاس رکھنا اچھی بات نہین ہے - بہاء الحق نے اِس بات کے جواب مین توقف کیا - تو ناگاہ اپنے پیر شیخ الشیوخ کو دیکھا - کہ وہ فرماتے ہین - بہاء الحق - یون کیون نہین کہتے ہو - کہ دنیا - اہل کمال کے جمال کے رخسارہ پر نیل کا داغ ہے - جس طرح حسینان صورت کی ابرو پر دسمہ - رخسارہ پر نیل اور سنا گوش پر غالیہ - نظر بد سے بچاتا - اور زیبائش کو بڑھاتا ہے - اسی طرح معنوی محبوبون کو دنیا دی اسباب نیلہ رنگ کا کام کر کے خود بینی کی نظر بد سے محفوظ رکھتا ہے - اور اس کے اندر یہ حُسن بھی موجود ہے - کہ دوسرون کے ساتھ احسان کرنے کا موقع ملتا ہے - لکھا ہے کہ حمید العرفا نے ایک خط بہاء الاولیا کی خدمت مین بھیجا تھا - جس مین لکھا تھا - کہ بہت سی قرآنی آیات - اخبار - اور آثار اس مضمون کی شہادت دیتی ہین - کہ دنیا کو دوست رکھنے والے اور ان کے دوست خدا کو نہین پہونچتے ہین - اور واقعی حال یہ ہے - کہ بہت سے ارباب ثروۃ اور اصحاب دولت قطبیت اور غوثیت کے عالی درجہ کو پہونچ چکے ہین - حَسْبُنَا لِلّٰہِ اور رَحْمَۃً عَلَی الْفَقِیْرِ اس مشکل کو حل فرمائے - تاکہ آپ کے رنگین خط کو اپنا امام بنا کر اطمینان حاصل کرون - اور اُس معجون حقیقت سے صلاح باطنی عمل مین لاؤن نیز یہ جو ایک بات ہے - کہ دنیا ہاتھ مین ہو - تو دوا ہے - اور دل مین ہو - تو درد ہے - اِس بنیاد پر اُس شخص کو تو فائدہ ہے جس کے واسطے دنیا دوا ہے - اور اُس شخص کو نقصان ہے جس کے واسطے دنیا درد ہے - اور نیز سلطان سہرورد کا جو ایک یہ فقرہ ہے کہ "شیخ اسپ در گل زدہ ام نہ در دل" اِس فقرہ سے تسلی نہین ہوتی ہے - کیونکہ مذمت کی بنیاد ظاہر دنیا پر ہے - نہ نیت پر جو مخفی چیز ہے - بہاء الاولیا نے جواب نامہ بھیجنے کو الہام پر موقوف رکھکر دو سال تک توقف فرمایا اور حمید العرفا جواب کے انتظار مین دعا کر کے امیدوار قبولیت رہے - اسی کش مکش مین تھے - کہ ایک روز ایک حریری ورق لپٹا ہوا عالم غیب سے مصلے کے نیچے نکلا - اُس مین جو کچھ لکھا تھا - اُس کا ماحصل یہ ہے - کہ راہ حق کے چلنے والے تین گروہ پر منقسم ہین - ایک گروہ بالکل مجرد ہے - جس کو غایت استغراق سے اور وجوبی صفات مین امکانی رسوم کو حد درجہ کم کر دینے سے کونین کی بالکل خبر نہین - دوسرا گروہ اُس جماعت کو سمجھنا چاہیئے - جو ظاہر کو کہ محض ممکن ہے - امکانی لوازم کے ساتھ مخصوص کرتی ہے - اور باطن کو کہ عین واجب ہے - خاص ایزدی تجلیات کے مشاہدہ مین مشغول رکھتی ہے - اور تیسرا گروہ وہ ہے - جو کہ دنیا و ما فیہا کا ترک بہشت اور آنجہانی درجات کے واسطے کرتا ہے - اور یہ تمام موجودہ معانی اور آئمن تینون گروہون مین علمی صورتون کا اقتضا ہے

۱۲ اللہ کے واسطے اور فقیر پر مہربانی کر کے ۱۲ -

Marfat.com

جو واجب الوجود کا خاص فعل ہے اسما اور صفات کے اقتضا کی رو سے لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ[1] سلوک اور تصوف کے علم مین بہت سے رسالے آپ کے تصنیف کردہ ہین - اشعار اور دیگر نظم کو آپنے فصاحت اور مقبولیت کی کرسی پر سوز و گداز کے رنگ مین پہونچایا تھا - یہ آپ کی ہی رباعی ہے رباعی

تا کے غم آن خوری کہ بار دیانے	یا تخم بروید و برآرد یانے
رو در غم آن باش کہ محبوب ترا	اندر حرم وصل گزارد یانے

بعض کتابون مین لکہا ہے - کہ آپ شیخ احمد تارک لاہوری کے بیٹے تہے - شیخ احمد تارک - ابراہیم کے - ابراہیم محمد کے - اور محمد - سعید فاروقی کے بیٹے تہے - جو فاروق اعظم کی نسل مین سے ہین - رضی اللہ عنہم اس بنا پر آپ کو سعیدی کہتے ہین - تاریخ اُنتیس ربیع الآخر ہجری سنہ چہہ سو تہتر کو اور بعض کے نزدیک ہجری سنہ اونسٹہہ کو واصل حق ہوئے - قبر ناگور مین یزار و یتبرک بہ ہی الیٰ یومنا ہذا -

یاد اولاد سلطان التارکین قدس اسرارہم

آپ کے دو بیٹے تہے شیخ عزیز اور شیخ مجیب - بڑے کے تین فرزند تہے شیخ وحید الدین احمد - شیخ فرید الدین محمود - اور شیخ نجیب الدین قاسم - شیخ حسین ابن خالد - تین واسطہ سے شیخ وحید کو پہونچتے ہین

مختصر حالات شیخ فرید

آپ اپنے جد بزرگوار کے مرید - خلیفہ - اور جانشین ہین - بعض کہتے ہین - کہ کتاب سرور الصدور آپ کی ہی ترتیب دی ہوئی ہے - سلطان محمد تغلق کے عہد مین ناگور سے دہلی مین آئے - اور مشرق کی طرف جے منڈل مین جو قدیمی شہر مین ہے - سکونت اختیار کی اور رحلت کے بعد اُسی کوچہ مین خوابگاہ بہی بنی - مقام قطب الاولیا کے راستہ مین قدس سرہٗ - شیخ فرید کے سات فرزند تہے - ان مین سے ایک شیخ عزیز بہی تہے - بعض کے نزدیک سرور الصدور - نور البدور - آپ کی ہی تصنیفات مین سے ہے - اور بعض شیخ اوحد کی تالیف سے سمجہتے ہین - جو شیخ عزیز سے بڑے تہے - بعض شیخ سعید کی تالیف سے کہتے ہین - جو شیخ عزیز کے چہوٹے بہائی ہین - بہر تقدیر کتاب مذکور لکہی ہوئی شیخ فرید الدین کی یا اُن کے فرزندون مین سے کسی ایک کی ہے - بہت سے خاص خاص فائدے اور لطیفے جو اپنے بزرگوار باپ سے ستائیس برس کے عرصہ مین سنے تہے - اس کتاب مین فراہم کیے ہین - اور یہ بہی

[1] جو کچہ وہ کرتا ہے - اُس کی باز پرس اُس سے نہین کیجا سکتی ۱۲

Marfat.com

لکھا ہے - کہ مینے خردسالی مین جداعلی سلطان التارکین کی ملازمت کی ہے - اس بنیاد پر آپ کی عمر قریب نسوبرس کی ہوگی - اِس کے بعد لکھتے ہین - تاریخ دوسری ربیع الاول ہجری سنہ سات سوچھپین کو پدر عزیز نے حدیث اور دعوت کا اجازت نامہ عطا فرمایا - جداعلی کا خرقہ پہنایا - اور اپنی خاص کلاہ میرے سر پر رکھی اور اچھی اچھی دعائین دیکر سرفراز کیا مصرع - اولاد رشید و صفات حمید بود ند -

یاد شیخ جلال الدین تبریزی

آپ شیخ ابوسعید تبریزی کے مرید ہین - اور زادبوم تبریز ہے - دیوگحل بندر مین جو دارالملک بنگالہ مین ہے آپ کی خوابگاہ ہے - جب آپکے پیر دنیا کے تنگ و تاریک کوچہ سے فردوس برین کی سیر و سیاحت کے واسطے تشریف لے گئے - تو آپ شیخ شہاب الدین سہروردی کی ملازمت مین حاضر ہوئے - اور اپنی شایستہ خدمات سے دل مین جگہہ پیدا کر کے فائدہ اُٹھایا - ملتان مین شیخ بہاء الدین زکریا سے کمال دوستی اور یک جہتی ہوگئی تھی خواجہ قطب الدین اوشی کی ملاقات کے شوق مین دہلی آئے مشائخ چشت کے تذکرون سے کچھہ آپ کے حالات معرفت معلوم ہوسکتے ہین - شیخ نجم الدین صغری نے (جن کا مرقد دہلی مین مولانا برہان الدین بلخی کی خوابگاہ کے برابر مین ہے) سیاہ دلی اور خیال فاسد سے آپ کو ایک مطربہ عورت کے ساتھہ دلبستگی مین ناشائستہ حرکات کے ساتھہ متہم کیا تھا - اور ایسی خورش اُٹھائی تھی - جس کی وجہ سے آپ کو دہلی جیسے شہر ولایت سے بنگالہ کی طرف سفر کرنا پڑا - ایک روز آپ ایک دریا کے کنارہ کنارہ چلے جارہے تھے - چلتے چلتے خود بخود کہنے لگے - کہ شیخ الاسلام نے اگرچہ درویشون کو اپنے شہر سے نکال دیا - مگر درویشون کے خدا نے آج شیخ الاسلام کو جہان سے نکال دیا - اور جنازہ کی نماز بھی پڑہ لی گئی - خبر آنے پر تحقیق ہوا - کہ شیخ الاسلام کی رحلت کا وہی روز تھا - کہتے ہین - دیوگحل مین آبادی سے دور ایک جنگل تھا - وہان پر آپنے جگہہ پسند کی چاہا کہ اِس زمین کو خرید لیا جاوے چونکہ جنگل تھا - اور اس کا کوئی مالک بھی نہین تھا - لہذا باشندگان شہر نے خوش طبعی سے قیمت مین اتنا زیادہ نقد مانگا - کہ وہ مقدار - سوائے شاہی خزانون کے دوسری جگہہ گمان مین بھی نہین آسکتی ہے آپنے قبول فرمایا - اور مریدون کو ارشاد کیا - فلان جگہہ نجا ستون کا اور گوبر کا تودہ ہے - اوس مین آگ لگادو - چنانچہ تعمیل کی گئی - خالص اور کامل العیار سونا ہوگیا - زمین کی قیمت مین دیدیا یہ عظیم الشان کرامت دیکھکر وہان کے لوگ اکثر اسلام کے احاطہ مین - اور آپ کی بیعت کے سلسلہ مین داخل ہوئے اور دونون جہان کی کامیابی حاصل کی - حافظ

آسان نمود اول راسطر کمپسا کشت	آسان بود گرہ شد اُحشمی بما کشد

Marfat.com

یاد شیخ صوفی بدہنے

شیخ نظام الاولیا قدس سرہٗ سے روایت ہے - فرماتے تھے - ایک بڑے پرانے معمر شخص موضع کیتھل مین رہتے تھے جن کا باطن تجرید اور تفرید کے زیور سے آراستہ تھا - وہان کے باشندے آپ کو شیخ بدہنے کہا کرتے تھے اکثر لوگون کی زبانون پر یہ قصہ اس طرح سے روان ہے - کہ ساتوین صدی کے آغاز مین جب سپاہ مغل ہند پر قابض ہوئی - مال واسباب سب لٹ گیا - اور چھوٹے بڑے سب قید ہو گئے - تو اس عام بلوہ مین خواجہ قطب الدین اور شیخ صوفی جو بے تمیز اس حالت مین زندگی بسر کر رہے تھے - یہ دونون بھی گرفتار ہوئے - دو تین روز بعد گرفتارون کو بھوک اور پیاس بہت شدت سے معلوم ہوئی - ناچار خواجہ ایک کاک (روغنی روٹی) خرقہ کے اندر سے نکالکر ہر ایک شخص کو دیتے تھے اور صوفی بدہنے سے (کہ ایک مٹی کے ظرف کا نام ہے) سب کو پانی پلاکر سیراب کرتے تھے کہتے ہین - کہ خواجہ کا خطاب کاکی اور صوفی کا لقب بدہنے ہو ہوا - اس کی وجہ یہی ہے - شیخ عثمان ابن لاون بھی یہ حکایت بارہا بیان کیا کرتے تھے - اور کہا کرتے تھے - یہ حال مینے اپنے پیر شیخ فضل اللہ ابن شیخ حسین چشتی کی زبانی سنا ہے القصہ - سوائے اس قدر بیان کے جو اوپر لکھا گیا کسی کاغذ مین کوئی بات آپ کے حالات کے متعلق دیکھنے مین نہین آئی ہے - نہ اہل زمانہ کے زبانی کوئی حرف آپ کی ماندبود (رہنے سہنے) کے متعلق سننے مین آیا ہے - اور ایسا شخص جس کے سینہ مین آپ کے حالات مخفی ہون - اب بہشت کے سوا کہین بھی نہین پہونچ سکتا ہے - مصرع - کیست کزوی باز جوید حال او -

یاد شیخ نورالدین دہلوی

درسی علوم مین آپ کا دل تونگر تھا - اور مسائل کے بیان کرنے مین زبان طاقت ور تھی - آپ سلطان ناصرالدین ابن سلطان شمس الدین التمش کے عہد مین علما مین سے تھے - کتاب جامع الحکایات آپ کی ہی تصنیف ہے - عمدہ کتاب ہے - اس مین ہر ایک طرح کا نمونہ اور ہر ایک قسم کی نمایش موجود ہے - زمانہ کے کا منگار شایخ اور اولیا کی آپ پر نظر تھی - صوفی گروہ کے ساتھ کمال عجز و انکسار سے پیش آیا کرتے تھے -

القصہ - اس عمدہ زمانہ مین ہر ایک فن کے استاد اور ہر ایک قسم کے بزرگ موجود تھے - جن کا وجود زیبائش زمانہ کا باعث تھا -

(۱) سیّد تاج الدین ابن سید جلال الدین بدایونی - آپ کو علم - تقوی - وجدان - استقلال ذہن خوشخوئی خوش باشی - اور ریاضت مین بڑا مرتبہ حاصل تھا -

Marfat.com

(۲و۳) سیّد مغیث الدین مفتی اور سیّد منتجب سیہ دستار دونون بہائی تھے۔ کہتے ہین دانش دیانت۔ امانت۔ وہش۔ مہربانی۔ خوش خلقی۔ اور گوشہ نشینی یہ تمام حمیدہ صفات اِن دونون بہائیون کی سرشت مین گویا خمیر تہین باانیہمہ کسی شخص سے کسی قسم کی نذر وغیرہ نہین لیا کرتے تھے۔

(۴و۵) سیّد علاء الدین اور سیّد قطب الدین یہ دونون بہائی بھی ترک و تجرید۔ اور تصوف و توحید مین یگانہ روزگار تھے۔ کہتے ہین شیخ نظام الاولیا۔ حضرت خاتم النبوۃ علیہ السلام کو سید علاء الدین کی شکل مین خواب کے اندر دیکہا کرتے تھے۔

(۶) مولانا حمید الدین مخلص گویا دریکدانہ تھے۔ جو اُس زمانہ کے دانشمندون کی لڑی مین ممتاز تھے۔ ہدایہ فقہ پر ایک بڑی لمبی مشکل کشا شرح لکہی ہے۔

(۷-۸-۹-۱۰-۱۱) مولانا عماد الدین حسام واعظ مولانا جمال الدین شاطبی قاری مولانا کبیر الدین عراقی مورخ تاریخ جہانگیری جو سلطان علاء الدین کے نام پر ترتیب دی گئی ہے۔ مولانا بدر الدین دمشقی طبیب اور مولانا حمید الدین بنبانی منجم۔ یہ تمام سادات اور علما سلطان غیاث الدین بلبن۔ سلطان جلال الدین خلجی۔ اور سلطان علاؤ الدین خلجی کے زمانہ مین دہلی اور پرگنات دہلی مین۔ ملک کی زیب و زینت تھے۔ بعض حضرت گنجشکر کی خدمت مین اور بعض بزرگوار خلفاے حضرت گنجشکر کی خدمت مین بیعت تھے۔

غوثی جب تم زمانہ کے حالات۔ اور مشائخ کے واقعات لکہنا چاہو۔ تو دیکہو ہوش سے لکہنا۔ کیونکہ آسودگانِ جہان کے حالات بالخصوص بزرگون کے سرتاپا معرفت سے بہرے ہوئے حالات ایسی عجیب و غریب سیرگاہ ہے کہ نہ تو جنگلون جنگلون پہرنے سے پانؤن مین کوئی تکان آتی ہے۔ اور نہ وطن کی جدائی سے دل مین کوئی تکدر پیدا ہوتا ہے۔ اس بنا پر مناسب ہے۔ کہ سفر در وطن کے فقرہ کی توجیہ خوش طبعانہ۔ اور آیہ قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ کی وجہ۔ عارفانہ بیان کی جاوے۔ عبرت کا چراغ۔ سینہ کے برآمدہ مین جلایا جاوے۔ اور ہدایت کا قلم۔ دل کے میدان مین نصب کیا جاوے۔ کیونکہ جہان پیما لوگون کے دلون مین بس اس کے سوا کوئی خیال اور کوئی آرزو نہین ہے۔

یاد شیخ محمد ترک نارنولی

آپ مجرد۔ متوکل اور حصور تھے۔ ترکستان سے ہند مین آئے۔ اور نارنول مین حوض کے کنارہ گوشہ اختیار

Marfat.com

کرلیا تہا - یہ حوض اب مٹی سے بہر گیا - اور آبادی مین آگیا ہے - اپنی زندگی مین کسی کو مرید نہین کیا - کہتے ہین -
اُس زمانہ مین غیر مسلمون کا گروہ خدا پرستون پر غالب تہا - جمعہ کے روز مسلمان لوگ جامع مسجد مین جمع تہے
موقع پاکر ہنود کی ایک جماعت ننگی تلوارین لیکر آپہونچی - اور بہت سے لوگون کو شہید کیا - اُسی عام بلوہ
مین شیخ محمد ترک نے بہی غزا اور شہادت دونون درجے پائے - اُسی جہونپڑہ مین قبر بنائی گئی جس مین آپ
رہتے تہے - اُن لوگون مین سے جو شہید ہوئے - دو صاحب اور بہی ہین - پشتہ کے اوپر جو صاحب مدفون ہین
اُن کو اوپر والہ شہید کہتے ہین - اور پشتہ کے نیچے جو صاحب مدفون ہین - اُن کو نیچے والہ شہید کہتے ہین - یہ
بہی لوگ کہتے ہین کہ دونون حافظ تھے - اور اب بہی اُن کی قبر سے تلاوت کی آواز آتی ہے - روایت ہے کہ
شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی کو بادشاہ وقت نے ناخوش ہوکر تتہ کی طرف جانے کا حکم دیا تہا - جب آپ
حدود نارنول مین پہونچے - تو سواری سے اُتر پڑے - اور پیادہ پا شیخ محمد ترک کے روضہ پر آئے - اولاً ایک
پتہر کی طرف جو وہان تھا - دیر تک متوجہ رہے - بوجہ اسکے - کہ حضرت پیغمبر علیہ السلام کی مقدس روح کو
اُس پتہر کے اوپر پایا تھا - بعدہ شیخ محمد کی تربت کی طرف منہ کرکے مراقبہ مین مستغرق ہوئے - جب سر
اُٹہایا - تو فرمایا - جس کسی کو دشواری پیش آوے اُس کو چاہیئے - کہ وہ جبین نیاز ان حضرت کی خاک پر رگڑے
اور اپنی اڑی ہوئی مشکل کی کشایش چاہے - ایک کوتہ اندیش بول اُٹہا - اب حضور کو مشکل درپیش ہے
فرمایا - اس بارہ مین عرض کردیا گیا ہے - کہتے ہین - ابہی تین روز نہین ہوئے تہے کہ بادشاہ ایک ہول ناک
واقعہ مین مبتلا ہوا - چراغ دہلی نے معاودت فرماکر پہر دہلی کو اپنے مقدم سے مستفیض کیا - وہ پتہر ابہی
تک شیخ محمد کی قبر کی برابر بدستور موجود ہے - آنے والے اُس پتہر کا بوسہ لیتے ہین - پہر اس کے بعد مزار
شیخ کی زیارت کرتے ہین -

یاد مولانا معین الدین عمرانی

آپ سلطان محمد ابن تغلق شاہ کے عہد مین - عالم اور اُستاد شہر تہے - کنز - حسامی - اور مصباح
پر آپ کے حاشیے ہین - شاہ وقت نے آپ کو قاضی عضد کے لانے کے واسطے بے شمار مال اور خلعت دیکر
شیراز کو بہیجا تہا - کیونکہ یہ کام اہم تہا اور یہ آرزو کی تہی - کہ مواقف کے متن کا حاشیہ میرے نام پر لکہہ دیجیے - باوجودیکہ
شہر شیراز علم کا گہر ہے مگر عمرانی کا علم اور دانش اس دار العلم مین بہی اپنا جلوہ دکہائے بغیر نہین رہا - اور یہان کے لوگ
بہی آپ کی فیض رسانی سے متمتع ہوئے - خلاصہ کلام یہ کہ جب شاہ شیراز کو معلوم ہوا - کہ شاہ دہلی نے

Marfat.com

مولوی عمرانی کو قاضی صاحب کی طلب مین بھیجا ہے - اور قاضی صاحب بھی سفر کا سامان مہیا کر رہے ہین - تو قاضی صاحب کی خدمت مین خود پہونچکر عرض کیا - اگر جہانا دنیاوی طمع سے ہے - تو عورت اور فرزندون کے سوا - تخت - رخت ملک مال - سپاہ - اور رعیت وغیرہ وغیرہ جو کچھ میرے پاس ہے - یہ سب مین آپ کے سامنے پیش کر کے اپنے اوپر حرام کیے لیتا ہون - جب قاضی صاحب نے اپنے بادشاہ کی اس درجہ جوانمردی اور گرم جوشی دیکھی تو ہند آنے کے واسطے اُن کی مروت نے اجازت نہ دی -

یاد سید معروف شہید

کہتے ہین - آپ سید حسین مشہدی کے یارون مین سے تھے - جن کا لقب خنگ سوار ہے - ساتوین صدی مین سلطان دہلی کی طرف سے ایک بڑا لشکر اس ملک کی فتح کے لیے نامزد ہوا تھا - جہان آپ کی خوابگاہ ہے کیونکہ یہ ملک بیکر پرست راجپوتون کے قبضہ مین تھا - لشکر نے بڑی لڑائیان لڑین - اور اللہ کا بول بالا کرنے مین بہت جانین نثار کر کے ملک کو بیکر پرستون کے قبضہ سے نکالا - اس لڑائی مین سید معروف - اور نیز آپ کے سوا بہت سے نیک آدمی شہید ہوئے - روایت ہے - کہ آپ کی قبر کا ایسا فیض جاری ہے - کہ خوش اعتقادی کی بدولت ارباب نذر و نیاز اپنی مرادین اور آرزوئین پاتے ہین - شیخ چندن چشتی دسور (مندسور) سے قصبہ ٹڈہ[۵۱] مین آپ کی قبر پر ہمیشہ جایا کرتے تھے - اور انواع و اقسام کے کھانے پکوا کر درویشون کو اور بھوکون کو کھلایا کرتے تھے - اپنی خوش اعتقادی اور دوستی کا اظہار اس طرز سے کیا کرتے تھے -

انھین شہدا مین سے ایک توغان شہید بھی ہین - آپ کی قبر قصبہ ٹوڈہا (نواح مندسور) مین ہے سب سے زیادہ تعجب انگیز آپ کی یہ خرق عادت ہے - کہ جو شخص درست نیت اور نجاست سے پاک ہوتا ہے - وہ مزار کے پاس رات کے وقت رہ سکتا ہے - اور جس شخص کی عادتین خراب اور ظاہر ناپاک ہوتا ہے - اُس پر اس قدر پتھر آسمان سے برستے ہین - کہ وہ لاچار ہو کر بھاگ کھڑا ہوتا ہے -

انھین شہدا مین سے ایک میان ثمن شہید ہین - جو موضع چانگلی[۵۲] مین قصبہ مڈہ کے نزدیک سوئے ہوئے ہین - اس سرکار کے جاگیردار سید راجو ہین - سید راجو کے خویش سید ابراہیم نے بہ زمانہ ناامیدی دل مین مستحکم وعدہ کر لیا تھا - کہ اگر میرے لڑکا پیدا ہوگا - تو ان شہید مرد کے نام سے ایک نذر کرون گا - کہتے ہین - بہت جلد امید ہوئی اور لڑکا پیدا ہوا -

---

[۵۱] اب اس قصبہ کو نفس پور کہتے ہین - مندسور سے ۵ - ۶ کوس ہے ۱۲ [۵۲] چانگلی تعلقہ مندسور سے تقریباً ڈیڑھ دو کوس کے فاصلہ پر واقع ہے ۱۲

Marfat.com

انہین شہدا مین سے ایک شیخ دُودہن شہید ہین - حدود دسور (سندسور) مین - آپ کی قبر کا نشان باقی نہین رہا تھا - سید راجو کے زمانہ مین ایک دولتمند نے چاہا - کہ چوگان بازی کے واسطے میدان صاف کر لینا چاہئے آپنے اُس کی خواب مین آکر اپنی حقیقت حال سے آگاہی دی - مشار الیہ نے خواب کا بیان سید سے کیا - سید نے فرمایا - آپ کی قبر کی عمارت بنادی جاوے - چنانچہ بنادی گئی - اور شہید کے فرمانے کے بموجب گھوڑے کی بھی قبر بنادی گئی **مصرع** - کشتۂ دشمن است زندہ دوست -

یا شیخ احمد نہروالہ بدایون

بعض کے نزدیک آپ کا لقب حامد الدین ہے - قاضی حمید الدین ناگوری کے مرید ہین - خوابگاہ بدایون - پیران سہروردکا مشرب تھا - روایت ہے - شیخ بہاء الدین زکریا نے - صوفیون مین سے ایسی تعریف کسی کی کمتر کی ہے - یعنی آپ کے بارہ مین فرمایا ہے - اگر آپ کی معرفت - حقیقت - اور استعداد تولی جاوے اور نیز آپ کے اذکار - اشغال - اور افکار - ترازو مین وزن کیے جاوین - تو دنیا خداشناس صوفیون کے سرمایہ پر بھی آپ کا سرمایہ غالب اور وزنی ہوگا -

اس دلکش تقریر مین تحت الذکر حدیث نبوی علیہ السلام کی خوشبو آتی ہے - ایکبار امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی کثرت حسنات کے بارہ مین حضور ارشاد فرماتے تھے - کہ عمر رضی اللہ عنہ کی نیکیون سے آسمان اور زمین پر ہو گیے ہین - حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اُس وقت موجود تھین - یہ التفات سے بھرا ہوا کلام سنکر آپنے فرمایا مَا بقیت لابی بکر یا رسول اللہ فرمایا عمر و حسنات حسنۃ من حسنات ابی بکر رضی اللہ عنہما[۵۱]

جمعہ کے روز بحکم اِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا جب لوگ چلے جاتے - تو آپ اپنے مریدون اور دوستون کو ہمراہ لیکر شام تک شہر کے کوچون اور صحرا کے گوشون کی سیر کرتے پھرا کرتے تھے - اِن ایام مین ایک مجذوب تھا - جو جماعت باندھ کر آپ کے گشت کرنے سے سخت تعجب کیا کرتا تھا - ایک روز آپنے دیکھا - چند طاقت ور ظالمون نے ایک نہایت ناتوان عاجز گروہ پر دست درازی کر کے مجبور کر رکھا ہے - آپنے صوفیون کی جماعت کے ذریعہ سے امداد کر کے ناتوانون کو سیاہ دل ظالمون کے پنجہ ظلم سے رہائی دی - اتفاق سے تعجب کرنے والا مجذوب بھی کہین اِس معرکہ کو دیکھ رہا تھا - سامنے آگیا - سب متفق اللفظ بول اوٹھے - ہان درست ہے

---

۵۱ - اے رسول اللہ حضرت ابوبکر کے واسطے کیا باقی رہا ۱۲ ۵۲ حضرت عمر اور اون کے جملہ حسنات مینجملہ حسنات حضرت ابوبکر کے ایک نیکی ہے اللہ تعالیٰ اِن دونون سے راضی ہو ۱۲ ۵۳ - جب نماز ہو چکے تو (تم کو اختیار ہے - کہ) اپنی اپنی راہ لو ۱۲ -

Marfat.com

جماعت ایسے ہی پوشیدہ کامون کے واسطے ہے۔ وگرنہ درویشون کو کسی کے ساتھ کیا سروکار ہے۔

یاد امام الدین ابدال دہلوی

آپ شیخ ضیاء الدین مرد غیب کی بہن کے بیٹے بھانجہ ہین۔ خرقہ خلافت تو شیخ بدر الدین غزنوی کی خدمت سے ملا تھا لیکن بہت سا زمانہ آپنے خواجہ قطب الاولیا اوشی قدس سرہٗ کی غلامی مین بسر کیا تھا۔ اِس عرصہ مین نفس نا فرجام کے ساتھ لڑائیان رہین۔ اور بالآخر فتح پائی۔ اور اس بات کی بڑی خوشی مانی کہ مرشد نے آپ کا عمل پذیرائی کی نگاہ سے۔ دیکھا جب سے آپنے سلوک کے راستہ مین قدم رکھا تھا تب سے جس وقت تک زندہ رہے اُس وقت تک گوشہ نشینی کے ذریعہ سے خواہش کو قیدی بنا کر رکھا۔ شیخ نظام الاولیا قدس سرہٗ قوالی کی مجلس آپ کے بدون بہت کم کیا کرتے تھے۔ بڑی عمر پائی۔ اور ہمت بلند تھی ہجری سنہ سات سو اسی مین عالم قدس کو کوچ فرما گئے مصرع خرامان شد بکوئی قدس تا دیدار او بیند۔

یاد سید مولہ عرب زاد دہلی آباد

آپ جیسے بلند رتبہ تھے۔ ویسی ہی روزافزون آپ کی ریاضت بھی تھی۔ گیہون کی روٹی اور گوشت کو ہاتھ تک نہین لگاتے تھے۔ باوجودیکہ ہر روز خانقاہ کے رہنے والون اور نیز دوسرے لوگون کے واسطے خسروانہ کھانا پکواتے تھے خود چانول کی آٹے کا خشک کلچہ شہد کے ساتھ کھایا کرتے تھے۔ یہ آپ کی غذا تھی۔ اِس کے سوا کچھ نہین کھاتے تھے۔ نذر و نیاز کا نقد و جنس کسی سے نہین لیتے تھے۔ سلطان جلال الدین خلجی کے اولین زمانہ مین آپ کی شیخی کو رونق ہو گئی تھی۔ اور نیز سلطان کا بیٹا خانخانان مرید ہو گیا تھا۔ یہ امر زیادہ تر باعث لوگون کی فریفتگی اور دل بستگی کا تھا بالآخر لوگون کے متوجہ ہونے سے آپ کے سودائی دماغ مین۔ سلطنت دہلی کی ہوا سما گئی۔ اور کچھ لوگ متفق ہو کر کام بنانے کی فکر مین روانہ بھی ہوئے۔ اتنے مین یہ خفیہ سازش سلطان کے کان مین پہونچی۔ غصہ اور غضب مین بھر گیا اور فرمایا خود آپ اور آپ کے دوست اور یار تمام آگ مین گھسین۔ شاید اُس وقت ہر ایک کا نیک و بد معلوم ہو جاوے گا۔ فتوی نویس عالمون نے کہا۔ آگ راست کو دروغ سے جدا نہین کر سکتی ہے۔ القصہ جب تک درویش اور دیگر ارباب دانش تاخیر اور بہانہ جوئی سے فرمان روا کی آتش غضب کو فرو کرین ہی کرین تب تک دشمن مزاج اور خراب باطن لوگون نے جلدی کر کے خود سید کو بالکل فرو کر دیا۔ یعنی مست ہاتھی کے پانون مین ڈال دیا۔ ضیای برنی لکھتے ہین کہ یہ سید کا قتل سلطان کو سازگار نہین ہوا۔ اور بہت کچھ خراب باتین اُس کے زمانہ مین پیدا ہو لین۔ یہین سے معلوم ہو سکتا ہے کہ مذکورہ بالا بہتان اُس کا مسگار شہید پر ناحق باندھا تھا۔

Marfat.com

خاتمہ چمن اول

عنوان کے شنگرفی حروف کو ارغوانی پہول سمجہنا چاہیے - جو نکتہ پروری کے چمن مین - خامہ عقل کے درخت پر کہلے ہوئے ہین - اور معنون جس کا یہ عنوان ہے - اسکی مشکین سواد کو خاکستری رنگ کی بلبلین تصور کرنا چاہیے - جو سخنوری کے باغیچہ مین - ہمت اور فطرت کے آشیانہ سے - پرواز کر رہی ہین - غرض یہ ہے - کہ رنگین پہول - اپنی اجمالی خوشبو برگزیدہ دماغون مین پہونچاوین - اور بلبلین اپنا تفصیلی ترانہ - جو گلشن کی رنگینی کی نسبت ہے گوش حکمت کو سناوین - اور نیز زبان رمز سے یہ نغمہ گاوین - کہ ہر ایک نامہ بجاے خود - نقش و نگار کا ایک محل ہے دانش کے بہشت نما محلون مین سے - جس کی مستحکم بنیاد - خداے عز اسمہ کے سپاس - اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ستایش ہے - اور جس کا دل آویز کمرہ ایسے فن کے مقاصد کا بیان ہے - جو ہنوز صاحب عمارت کے ضمیر مین پردہ نشین ہے - اور اس بنیاد کی تعمیر سے مطلب یہ ہے - کہ بانی کے معنوی جسم کے واسطے ایک عمدہ آرامگاہ تعمیر کی جاوے - تاکہ جب دانش و بینش کے تماشائی - اس محل مین آوین - اگر اُن مین سے کسی کے دل مین - ایسے گروہ کے ساتہہ جو عنصری مکان سے رخصت ہو چکے ہین - روحانی راز و نیاز کی باتین کرنے کی آرزو پیدا ہو - تو ان فطرت کے مکانون مین (جن کو دوسرے الفاظ مین نگارین نامے کہہ سکتے ہین) جس دروازہ سے چاہے - اِقْرَءْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ[1] کی کنجی سے کہول کر اندر آجاوے - اور اپنے ادراک کو اُس میزبان کی مہمان سراے مین شیرین کام کرے - جس کے یہان ماحضر ہمیشہ تیار رہتا ہے - اور معلوم کرے - کہ اس کتابی عمارت کا ہر ایک قطعہ - جداگانہ حیثیت کے ساتہہ - شہرون کے مکانات اور عمارات کی وضع پر ہے اس طرح سے کہ جیسے شہرون کے مکانات اور عمارات کہلے طور پر - بنانے والہ کی دنیاوی استطاعت ظاہر کرتے ہین - ایسے ہی یہ کتابی عمارت - سنجیدہ عبارت کے ساتہہ خداوند عمارت کی عقل و دانش کا رتبہ - لوگون کے ذہن نشین کرتی ہے - بہت اچہا ہے وہ صاحب توفیق زندہ دل - جو حمد و نعت کی سرخی سے - فطرت کا خاکہ دکہانے والہ منظر کی بنیاد ڈالے - اور اُس کو تمہیدات اور مسائل کی (جن کو علمی عمارت کا طاق اور برآمدہ سمجہنا چاہیے) ترتیب تمام کرنے مین ایزدی تقدیر یاوری دیوے - اور یہ منظر طبع آزمائی کرنے والون کے واسطے - امتحان کا ذریعہ - اور حقیقت کی تلاش والون کے واسطے آسایش کا وسیلہ ہو - اللہ جل شانہ جو کن فیکون کا ایجاد کرنے والا ہے - اُس کے خزانہ سے بہت کچہہ اُمید ہے - کہ سخن آفرینی کا خوان بچہانے کی جن اصحاب نے بنیاد ڈالی ہے - اُن کے طفیل مین وہ غوثی حسن کی اس کوڑہ کرکٹ سے بہری خانقاہ کو

[1] - (اے پیغمبر قرآن جو وقتاً فوقتاً تم پر نازل ہوگا - اوس کو) اپنے پروردگار کا نام لیکر پڑہ چلو جس نے (مخلوقات کو) پیدا کیا ۱۲

Marfat.com

بذریعہ پرداخت - اتمام کے زیور سے زیب و زینت بخشے گا۔

ابتداے دومی چمن

یہ چمن اُن اصحاب کے حالات اور معارف کے بیان مین ہے - جو ہجری آٹھوین صدی مین عربی و فارسی علمی کتابون کے پڑھنے والے تھے - انفس و آفاق یعنی عالم ارواح اور عالم اجسام کے رموز سے آگاہ تھے - خدائی پرستش اور معرفت مین ہمہ تن مصروف تھے - اور الٰہی جذبات اور مشاہدہ تجلیات مین بالکل مستغرق تھے اب اے دل ہوشیار ہوجا - ایک دماغ درکار ہے - دیکھ ہر فرد کا ذکر - گویا ایسے گلشن کی نسیم ہے - جس کے ہر ایک درخت سے نسیم - انواع و اقسام کے دل فریب پھول کھلا کر ہر ایک سونگھنے والے کے دماغ مین - اُس آفریدگار کی سپاس و ستائش کی خوشبو پہونچاتی ہے - جو عجیب و غریب نئی نئی چیزین ظہور مین لاتا ہے - اور جس نے اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ[1] کے افسون سے آدمی کو بصورت تخم - اور جہان کو بشکل درخت پیدا کیا - تاکہ جہان بمقتضاے سَنُرِیْھِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْٓ اَنْفُسِھِمْ[2] اپنے اجمال کے اعتبار سے - اور آدمی بفحواے لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ[3] اپنے جمال احسن تقویم سے عالم واحدیت کا نمونہ ہو - کیونکہ رویت حق کا گلزار - آدمی کے طلسمی غنچہ مین عین کے اعتبار سے اجمالی طور پر چھپا ہوا ہے - اور کونی و مکانی درخت کا چہرہ مع اپنے جملہ اجزا کے - حضرت حق مین - علم کے اعتبار سے مخفی ہے - دیکھو دیکھو مصرع شاخِ گُلے بصورت انسان برآمدہ -

یا دشاہ مدار

آپ کا لقب بدیع الدین ہے - اور سرکار قنوج مین ایک مقام ہے مکن پور - وہان خوابگاہ ہے - آپ کے حالات تذکرہ نویسون نے امکان عقلی پر مبنی کرکے لکھے ہین - مگر راقم نے ان مین سے جو حکایتین عادۃً ممکنات سے نہین تھین - اور جن سے عقل جو مقید بہ وقوع ہے گریز کرتی تھی نہین لکھی ہین - جیسے آپ عیسیٰ علیہ السلام کی صحبت مین رہتے تھے - ابدی زندگی کا آپ کو اختیار حاصل تھا - پیغمبر آخر الزمان علیہ السلام کی ملازمت سے آپ مشرف ہوئے تھے - اور مسیحاؑ کا سلام حضور نبوی مین پہونچایا تھا - آپ کی خلافت کا سلسلہ (۱) شیخ طیفور شامی (۲) شیخ یمین الدین شامی (۳) امام عبداللہ علم دار - (۴) اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہم ان چار واسطون سے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام تک پہونچتا ہے - اولین تین صاحبون کی گرامی عمر دو سو برس سے

[1] بیشک اللہ تعالیٰ نے آدمی کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے ۱۲ [2] عنقریب ہم ان لوگون کو اپنی (قدرت کی نشانیان (دنیا کے) اطراف مین بھی دکھائینگے - اور ان کے اپنے درمیان مین بھی ۱۲ [3] ہمنے انسان کو بہتر سے بہتر ساخت کا پیدا کیا ۱۲ -

Marfat.com

زیادہ ہی بیان کی جاتی ہے۔ کہتے ہین۔ کشف اسرار۔ دلون کے حالات پر وقوف۔ اور ادراک معانی مین آپکے مرتبہ عالی حاصل تھا۔ اور آپ کے جمال مین نور الٰہی کی جھلک نظر آتی تھی۔ جس کی وجہ سے دیکھنے والا بے ارادہ سجدہ مین گر پڑتا تھا۔ اس سبب سے آپ ہمیشہ چہرہ پر نقاب رکھا کرتے تھے۔ مگر دربار عام کے روز۔ خلائق کی فائدہ رسانی کی غرض سے چہرہ سے نقاب اوٹھا دیتے تھے۔ اور ارباب زمانہ مین سے جس کسی کو کسی علم مین دشواری اور اُلجھن پیش آتی تھی۔ وہ اُسی دربار عام کے روز آپ کی خدمت مین حاضر ہوتا تھا۔ اُس وقت آپ بدون دریافت کرنے کے ہر ایک قسم کی باتین فرمایا کرتے تھے۔ اُسی ضمن مین حاضرین دربار اپنی مراد کے موافق جواب پاکر۔ اور اپنی مشکل حل کرکے واپس چلے جایا کرتے تھے۔ یہ امور آپ کی کرامات مین سے ہین (۱) مردہ کو زندہ کیا (۲) مدتون اور برسون کچھ نہین کھایا۔ (۳) آپ کے کپڑے بغیر دھلنے کے سفید رہتے تھے۔ بدیر بدلنے سے میلے نہین ہوتے تھے۔ (۴) ایک روز حضر علیہ السلام نے بزم اسرار مین آپ سے کہا۔ مینے سنا ہے۔ کہ آپ کو حاکم حی ویحیی نے مختار کردیا ہے۔ جب تک آپ خود نہ چاہین گے مُمیت کا حکم آپ پر نہ چلے گا اور یہ خلعت خاص میرا ہے۔ بہتر ہے۔ کہ اس کو آپ عام نہ کردین۔ اور اپنے تئین میرے ساتھہ شریک نہ بنادین۔ چونکہ آپ کی طبیعت۔ خواہش پذیر واقع ہوئی تھی۔ لہذا اس التماس کو قبول کیا۔ اور اُسی سال عالم ظاہر سے سفر کرگئے ہجری سنہ آٹھہ سو تھے۔ مصرع ظاہرش پاک بود و باطن صاف

انجمن

یہ انجمن اُن پاک اصحاب کے بیان مین ہے۔ جو سلسلہ مداریہ طیفوریہ کے راستہ پر گرم رفتار ہین۔ اور نیز اس انجمن مین اُس جماعت کے حالات کی بھی تحقیق ہے۔ جو مداریہ مشرب کی مقلد ہوکر احتیاج اور انتظام آمرزش رکھتی ہے۔ کہتے ہین۔ کہ اس سلسلہ کے سر حلقہ امام عبد اللہ علم دار ہوئے ہین۔ اور بعض اصحاب کی روایت سے آپ کا سلسلہ حضرت خاتم النبوۃ علیہ السلام کو بتوسط حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور بعض کی روایت سے بتوسط شاہ مردان شیر یزدان حضرت علی کرم اللہ وجہہ پہونچتا ہے لیکن دونون روایتون مین صحیح روایت پہلی ہے شیخ بدیع الدین مدار شیخ محمد طیفور شامی کے مرید۔ اور شیخ محمد طیفور شیخ یمین الدین شامی کے مرید ہین۔ جو امام علم دار کے خاص خلیفہ تھے۔ اس سلسلہ مین چونکہ وسائط تھوڑے ہین۔ لہذا یہ سلسلہ از روے عدد سب سلسلون مین قریب تر ہے۔ اور اس خانوادہ کے لوگ توحید کشفی کے بیان مین غلو (حد سے زیادہ مبالغہ) رکھتے ہین۔ اور وحدت وجود کا اعتقاد بلند آواز سے بیان کرتے ہین۔ اور ظاہر شریعت

Marfat.com

کے امتناعی حکم سے اُن کو چندان خوف نہین ہے۔ سخن کوتاہ بالکل برہنگی۔ اور بے حجابی اس گروہ کے مشرب مین دسوین صدی کے آخرین نصف حصہ سے جوش کے ساتھہ پیدا ہوگئی ہے۔ وگرنہ بدیع الدین شاہ مدار کے پر معرفت زمانہ مین راز وحدت کے ظاہر کرنے سے نہایت روک ٹوک تہی۔ اور ظاہر شریعت کی مخالفت سے غایت درجہ کا خوف دلون مین سمایا ہوا تھا۔ اور طریقت مین سابقہ باادب سالکون کے ساتہہ موافقت رکہتے تہے۔

اب ابتدا اس تازہ بدعت کی سنیئے۔ اس سلسلہ مین ظاہر تجرید۔ مقبولیت کی شرط اور اجازت کا جزو قرار دی گئی تہی۔ اس خاندان کے اکثر بزرگان خلافت اپنے تئین صرف ستر عورت اور اُس قدر طعام کا نیازمند سمجہتے تہے۔ جو اُسی ایک روز کے اندر کہا لیا جاوے۔ باقی جملہ انواع پوشاک اور جمیع اقسام خوراک سے دست کش اور مرفہ الحال رہتے تہے۔ اوقات زندگانی کو رازق العباد کی یاد مین بسر کرتے تہے کلمہ توکل[1] یَوْمٌ جَدِیْدٌ وَّرِزْقٌ جَدِیْدٌ اور کلمہ ترک[2] اَلدُّنْیَا یَوْمٌ وَّلَنَا فِیْهَا صَوْمٌ کو اپنے افعال کی لوح پر ثبت کر رکہا تہا۔ اور مذکورہ بالا مایحتاج کے سوا اگر احیاناً کچہہ ہاتہہ لگ جاتا تہا۔ تو اُسی وقت مثل غربال اپنے دل مین سے اور ہاتہہ مین سے نکال دیتے تہے۔ باستثناے اُس مقدار کے جو آشنا درویشون کی رفع ضرورت کے لیے کافی ہو۔ جب حالت تجرید اس درجہ کو بڑہی ہوئی تہی۔ تو یہان سے چند باارادت مقلدون نے ظاہری تجرید کو بہی اپنے پیشواؤن کی اصل طریقت۔ اور پسند خاطر سمجہکر اس شیوہ مین انہماک اور استغراق کو غایت درجہ پسند کیا اور جو تجرید صوفیون کی مختار ہے۔ اُس کی حدود سے دو تین قدم آگے بڑہکر مشروع ازار کو چار انگشت کی لنگوٹی سے بدل لیا۔ جس سے بمشکل فقط اندام نہانی چہپ سکتا ہے۔ اور رات کے وقت پہاڑ کی طرح آگ مشتعل کی جس سے سرما کے لحاف کا کام لیا۔ صبح کو لباس کی جگہہ بدن پر راکہہ مل لی۔ یہ شعار جو سراپا عار ہے۔ اختیار کرکے ادب کے دائرہ سے وَمَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ[3] کی طرح باہر نکل گئے۔ اور رسوا کرنے والا اجتہاد کو کام مین لانے سے یہ روز افزون تقلید عام ہوتی چلی گئی۔ بیت

مجردان طریقت جماعتے دگر اند	چنان صفت کہ تو داری بدان صفت نبرند

خداوند تعالیٰ جو مالک بخشایش ہے۔ مغفرت کرے۔ اور حضرت شاہ مدار کے نامدار خلفا اور سلسلہ دارون کو

[1] نیا دن اور نیا رزق ۱۲ [2] دنیا گویا ایک ان ہے۔ اور اسمین ہمارا روزہ ہے ۱۲ [3] اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی باندہے ہوئے حدود سے تجاوز کیا اس نے اپنے نفس پر ظلم کیا۔

Marfat.com

جو مشہور ہین - اور جن کے حالات مین تحت مین لکھتا ہون - اللہ تعالی جل شانہ کی خوشنودی نصیب ہو -

اول اور مسند خلافت کے صدر نشینون مین اکمل سیّد حسن بہاری ہین جو ارباب تجرید - تفرید اور توحید کے معلم تھے - سوائے ایک تختہ چادر کے جو ستر عورت کا کام دیتی تھی - قبا اور عبا کی قسم سے کوئی تکمہ دار کپڑا اختیار نہین کیا - آپ کی بابرکت ذات سے اکثر مکاشفے اور خرق عادات ظہور مین آئے ہین - وندبہار کے علاقہ کے اندر ایک قصبہ مین آپ کی قبر ہے -

دوسرے قاضی محمود - آپ اپنے زمانہ کے تمام عالمون سے زیادہ فاضل - کامل - عالم - اور عارف تھے - آپ کی قبر کنتور مین جو علاقہ لکھنؤ مین ہے - اہل زمانہ کی زیارتگاہ ہے -

تیسرے قاضی شہاب الدین - آپ پر کالہ آتش کے نام زد تھے - جذبہ ایسا قوی تھا - کہ عقل کے پر جلتے تھے - اور بڑے صاحب جلال تھے - آپ کی قبر ایک موضع کے اندر سرکار لکھنؤ مین ہے -

چوتھے قاضی مطہر کلہ شیر - آپ کو ولایت کے بیابان مین آہو چشم شیر ببر - اور توحید کی شکارگاہ مین مفتوح العین باز کہنا زیبا ہے - ایک مقام باذر مضافات کالپی مین ہے - وہان آپ کی قبر ہے

پانچوین قاضی عبد الملک بڑائچی - آپ کے زمانہ کے تمام اہل دولت شاہ سے لیکر سپاہی تک دوام دولت اور قیام سلطنت کے بارہ مین آپ کی مراد بخش دعا کے نیازمند تھے - اور نیز آپ کی فاتحہ کو خاتمہ بخیر کے بالکل ساتھہ سناتھہ پاتے تھے آپ کی تربت بڑائچ مین ہے -

چھٹے سیّد خاصہ - حضرت شاہ مدار ہمیشہ آپ کو کہا کرتے تھے "درون خاصہ برون خاصہ" کہتے ہین آپکے شاہ صاحب کی خدمت مین بہت کچھہ خصوصیت تھی - اور شاہ صاحب کے راز و نیاز اور سوز و گداز کے محرم تھے - آپکے روضہ کا مقام راقم کو معلوم نہین ہوا -

ساتوین سید راجے دہلوی - آپ درویشون کے عمدہ اوصاف اور صوفیون کے سنجیدہ اخلاق سے موصوف تھے - اور انہین امور کی رعایت مدنظر رکھنے سے عالی مدارج حاصل کیے تھے - بزرگان عہد کی رجوعات آپ کی طرف بہت کچھہ تھی - آپ کی بافیض قبر دہلی مین ہے -

آٹھوین شیخ بہیکھا مجذوب اور نوین شیخ بہیکھا ثانی یہ دونون شخص نام بمقصد - جذبہ - اور عشق مین متماثل بلکہ باہم عین تھے ہمیشہ حالت بیہوشی مین رہتے تھے - ان دونون صاحبون کی کرامتون کی داستانین لوگون کی زبانون پر بہت کچھہ ہین - اولین شیخ کی قبر قنوج کے قلعہ مین ہے -

Marfat.com

دسوین شیخ الاّ - اِس سلسلہ کے بعض فصیح اللّسان لوگ آپ کو شیخ اعلیٰ بھی کہتے ہین - لیکن عوام کے نزدیک آپ شیخ الاّ کے نام سے ہی نام زد ہین - آپ بھی اُنہین مجذوبون مین سے ہین - جو مشہور دنیا ہین - آپ کو انہی جذبہ اور حقیقی جنون کی لہرین آیا کرتی تہین - آپ کی گور گور مین ہے -

گیارہوین شیخ محمدؐ جہندہ - آپ کی پیدائش بدایون کی ہے - عجیب و غریب اسرار الٰہی اور امور غیبی آپ سے ظاہر ہوا کرتے تھے - آپ کی قبر زاد بوم مین ہی ہے -

بارہوین شیخ محمدؐ بائین پانون - اِس خطاب کے ساتھہ آپ کے ملقب ہونے کی وجہ لوگ اِس طرح بیان کرتے ہین - کہ آپنے رات اور دن برابر بائین پانون پر کھڑے رہ کر بارہ سال گزارونگے - اور داہنا پانون قطعی زمین پر رکھا ہی نہین - اِس طرح کی ریاضت مین آپنے عجیب و غریب بات پیدا کی تھی - آپ کا پُر انوار مزار کھریسہ کے حدود مین ہے -

صدر الذکر بزرگوارون کے سوا - اِن مین سے ہر ایک کے جانشین بھی علی الاتصال ہر ایک عہد مین ہوئے ہین جو ہمیشہ اپنے پیشواؤن کے افعال اور احوال کے ساتھہ متصف تھے - اور کارگزاری اور رسم سلسلہ داری ادا کیا کرتے تھے - اُمید ہے - کہ کوئی اور شوقین مزاج صاحب - اُن اصحاب کا تذکرہ (جن کے حالات پر راقم کو علم حاصل نہین ہے) لکھکر اپنی اخروی نجات کے واسطے سعادت نامہ فرین بہ مہر فرما دینگے -

یاد شیخ یحییٰ ابن شیخ اسرائیل منیری

خدائی معرفت مین آپ کا مرتبہ نہایت بلند تھا - آپ چشتی سلسلہ کے سرگروہ اور فردوسی خانوادہ کے سرفتر تھے حضرت فرید الحق گنجشکر کی خدمت مین بھی آپ کو ایک حق حاصل ہے - میر سید علی ہمدانی نے جب سیاحت کنان ہند مین گزر فرمایا - تو یکے بادیگرے دیدار دیکھکر باہم فیض خداشناسی سے کامیاب ہوئے تھے - آپکے خطوط جن کو اہل طریقت اور اہل سلوک کا دستور العمل کہہ سکتے ہین - اکثر قاضی شمس الدین سونپتھی کے نام ہین - جو اکابر زمانہ مین سے تھے اور نیز پرہیزگار اور آپ کے معتقد تھے - آٹھوین صدی کے آغاز مین دنیا سے کوچ فرماکر بمقام منیر اپنے بزرگوار باپ کے مقبرہ مین خوابگاہ قبول کی -

یاد سیّد محمدؐ کرمانی رحمہ اللہ

آپ ایک مدت دراز تک حضرت گنجشکر کی خدمت مین شاد کام رہے - اُسی اثنا مین شیخ نظام الاولیا کی بھی فرمان برداری کرتے تھے - اور اس ذریعہ سے دل مین دوستی اور برادری کا ربط بڑہتا جاتا تھا - اتفاقاً زمانہ کی

Marfat.com

کج رفتاری سے ان دونون بزرگون کے دلون مین ایک دوسرے کی طرف سے غبار پیدا ہوا - اور ایک مدت اسی حالت مین گزر گئی - ایک روز رات کے وقت خواب مین حضرت خاتم الانبیا علیہ السلام نے شیخ نظام کو فرمایا - سید محمدؐ ہمارا فرزند خاص ہے - اُس کی دوستی کو ناخوشی کے ساتھ بدلنا نہین چاہیئے - علی الصباح شیخ سید کے نزدیک گئے - اور عذر معذرت کر کے صلح کرنی چاہی - سید مسکرائے - اور کہا - کیون - جب تک بھیجے نہین گئے - نہین آئے - یہ کہکر کمال خوشی اور صفائی کا اظہار کیا - اور پھر دوستی تا بہ زندگی قائم رکھی ہجری سنہ سات سو ایک مین عالم ملکوت کو رخصت ہوئے مصرع - پیوستہ باد بکرمت مصطفی براد

یاد مولانا سراج منہاج

ہجری سنہ چھ سو ایک سے لیکر چھ سو پچاسی تک یعنی سلطان شمس الدین التمش کے زمانہ سے سلطان ناصر الدین محمود کے زمانہ تک واعظ - صدر - قاضی - اور محتسب ان عہدون پر آپ مامور رہے - بعدہٗ سلطان غیاث الدین بلبن کے عہد مین صدر جہان کا لقب ملا - طبقات ناصری آپ کی ہی تصنیف ہے شمسیہ نسل سے لیکر ناصریہ نسل تک تمام فرمان رداؤن کی تعریف - ظاہری اور باطنی کمالات کے ساتھ آپنے لکھی ہے یہ زیادہ تر تعجب کی بات ہے - کہ مشایخ زمانہ کو قطعی یاد نہین کیا - لہذا یہ بات گروہ مشائخ کے نزدیک کھٹک گئی - کہ یہ صورت - عدم محبت کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے - خدا دشمنی کے نتیجہ سے محفوظ رکھے -

خدا شناسون سے اور اس ماجرا کے جاننے والون سے راقم کی التماس یہ ہے - کہ دعا کے ساتھ امداد کر کے آپ کی مغفرت چاہین - اور قیامت کے روز بھی یہی درخواست کرین مصرع خدا بنقد بیامرزدش کہ یارے بود - اگرچہ یہ خیال ہو سکتا ہے - کہ درویشون کے حالات معرفت نہ لکھنے کا کوئی اور ہی سبب ہوگا - جیسے یہ کہ کتاب مین بادشاہون کے حالات کا بیان تھا - درویشون کے حالات کا ذیل مین لکھنا تو مناسب معلوم نہین ہوا اور صدر مین اُن اصحاب کے ملاحظہ نے اجازت نہین دی - جن کے حالات کتاب مذکور مین لکھے گئے ہین - دوسرے یہ کہ آپ کی کتاب تاریخ کی وضع پر بھی نہین ہے - جس کی وجہ سے اولین دل خراش گمان کی خلش پیدا ہو -

یاد شیخ صدر الدین عارف ابن شیخ بہاء الدین زکریا قدس سرہٗ

آپ کا مولد ملتان ہے - کتابی اور کشفی دونون قسم کے علم آپ جانتے تھے - اچھی اچھی کرامتین جو عادۃً خلاف ہین - آپ سے اکثر ظاہر ہوتی تھین - ایک روز خرد سالی مین آپ کے فرزند ارجمند شیخ رکن الدین ابو الفتح

Marfat.com

کا دل صحرائی ہرن کے بچہ کی طرف مائل ہوا۔ لڑکوں کی طرح رونے لگے۔ صدرالاولیا نے گریبان کی طرف سر جھکایا۔ اور مراقبہ میں مستغرق ہو گئے۔ آپ کی قوت کشش سے ایک ہرنی مع اپنے بچہ کے خانقاہ میں کھنچی چلی آئی۔ بالآخر وہ ہرنی کا بچہ رکن الاولیا سے مانوس ہو گیا تھا۔ اور ساتھ ساتھ پھرا کرتا تھا کہتے ہیں۔ عجب آزادہ دلی کے ساتھ زندگی بسر کرتے تھے۔ کسی شے کے ساتھ دلبستگی نہیں تھی۔ پدر بزرگوار کے متروکہ سے ستر لاکھ کی مالیت ملی تھی۔ اسی روز درویشوں اور محتاجوں کو اذن عام دیدیا۔ اور فرمایا۔ غالب حریف یہ قوت رکھتا ہے۔ کہ اپنے دشمن کو بغیر طوق و زنجیر کے حراست میں رکھے۔ لیکن جو مغلوب ہوتا ہے۔ اس کو یہی بہتر ہے۔ کہ اس کا دشمن قید خانہ میں رہے۔ آپ کے فرزند شیخ بدرالدین کے مولانا جمال الدین احمد ہانسوی کی دختر سے ہیں اور شیخ عمادالدین اسمٰعیل ترکی کنیز سے ہیں۔ لڑکپن میں شیخ اسمٰعیل کی سفارش آپ نے رکن الاولیا سے کر کے فرمایا تھا کہ چھوٹا بھائی بڑے بیٹے سے بہتر ہوتا ہے۔ اور یہ بھی کہا تھا۔ کہ تمہارے خاندان کا چراغ اسی سے روشن ہوگا۔ آخر کار چونکہ رکن الاولیا کے کوئی لڑکا نہ تھا۔ اسواسطے جانشینی کی نوبت شیخ عمادالدین اسمٰعیل کو پہونچی۔ ہجری سنہ سات سو نو آپ کا سال رحلت ہے اور شمار میں صدرالدین عارف اس کی برابر ہے۔

مصرع صدرالدین صدر عارفان بود۔

یاد شیخ نورالدین ملک پیران

آپ کی پیدائش لاہور میں ہوئی۔ اور آپ مرید ہیں شیخ دانیال جنجی کے۔ شیخ دانیال مرید ہیں شیخ علی خضرمی کے۔ اور شیخ علی خضرمی مرید ہیں شیخ ابواسحٰق گازرونی کے رحمہم اللہ آپ باجازت پیر لاہور سے دہلی میں تشریف لائے اور بابا ابوبکر طوسی حیدری کے تکیہ کی برابر میں گوشہ گزیں ہوئے۔ اس وقت سلطان غیاث الدین بلبن کا زمانہ تھا۔ چونکہ آپ کی ملازمت میں لوگوں کی آمد و رفت کثرت سے ہوئی۔ تو آپ پر حیدری قلندر رشک کرنے لگے۔ اور باہر نکال دینے پر کمربستہ ہوئے۔ ہر چند عجز و انکسار کے ساتھ جواب دیا۔ ایک نہ سنا۔ جب کہا۔ کہ میرے پیر نے یہاں بھیجا ہے۔ تو پیر کی سند مانگی۔ باوجودیکہ لاہور۔ دہلی سے کوسوں کے فاصلہ پر اور بہت دور ہے۔ مگر آپ نے اتنے تھوڑے دنوں میں سند لادی۔ کہ جتنے دنوں میں دوسرے لوگ عادۃً اتنی دور جا کر واپس نہیں آسکتے ہیں۔ حیدری قلندروں نے اس کو بدباطنی سے تعبیر کر کے یہ بہانہ پیش کیا۔ کہ ملک تو سلطان کا ہے۔ لہذا سلطان کی سند چاہیئے۔ کہتے ہیں۔ اُن ایام میں سلطان اپنا لشکر تتہ اور بہکر کی طرف لے گیا تھا۔ جو دہلی سے ایکسو تیس کوس دور ہے۔ آپ دہلی سے اتنی جلدی جا کر سلطانی طغرا لے آئے۔ کہ عقل میں

Marfat.com

نہین آسکتا ہے - یہ اندرونی قوت دیکھکر آپ کو ملک یار پران کہتے ہین شیخ نظام الاولیا فرماتے ہین ایک بار مین جمعہ کی نماز کو جارہا تہا - پیادہ پا چلنے سے تکلیف ہوئی - دل مین خیال آیا - کیا اچہا ہوتا - اگر سواری ہوتی اور پہر یہ خیال فوراً ہی رفع ہوگیا - دوشنبہ کے روز ملک یار پران کا جانشین گہوڑی میرے پاس لایا - اور کہا - تین رات سے متواتر میرے پیر اس جانور کے پیش کش کرنے کے واسطے فرمارہے تہے شیخ نظام الاولیا فرماتے ہین مینے قبول نہین کیا - اور کہا - کہ جب تک میرے پیر کا اشارہ نہ ہوگا - مین نہین لونگا - مجبوراً جانشین مذکور چلا گیا اور دوسرے روز پہر لایا - مینے دیکہا - کہ نہ لینے سے آپ رنج مانتے ہین ناچار مینے قبول کرکے آپ کا دل خوش کردیا - فرمایا - آیندہ خانہ درویش بے اسپ نہین رہے گا - آپ کی خوابگاہ دریاے جمنا کے کنارہ شیخ طوسی کی خانقاہ کی برابر مین ہے - قدس سرہ مصرع در رہ وصل یار پران بود -

یاد شیخ برہان الدین محمود ابن ابی الخیر بلخی

سلطان غیاث الدین بلبن کے زمانہ مین جو ارباب علم اور اصحاب معرفت تہے - اونہین مین سے ایک آپ بہی تہے - دونون عالم کے علوم اور حقائق سے آپ کو واقفیت تہی طبیعت بہی صوفیانہ اور موزون واقع ہوئی تہی - صوفیانہ فارسی اشعار کہا کرتے تہے - مشارق حدیث کی سند اصل مصنف سے حاصل کی تہی - کہتے ہین - آپ فرماتے تہے - جب مین لڑکا تہا - تو ایک روز پدر بزرگوار کے ساتہہ ایک راستہ مین جارہا تہا - مولانا برہان الدین مرغینانی مصنف ہدایہ فقہ کی آمد سننے مین آئی - پدر بزرگوار جلدی سے ایک دوسرے کوچہ مین گہس گئے - اور مجکو وہین راستہ پر چہوڑا - جب مولانا آپہونچے - تو مینے آگے بڑہ کر سلام عرض کیا - فرمایا - مین بحکم ازلی کہتا ہون - کہ یہ لڑکا عالم عامل - اور عارف کامل ہوگا - حتیٰ کہ سلاطین کشور بہی اس کی آستانہ بوسی کو نیازمندانہ آوینگے - دوسرے آپ ہمیشہ یہ فرمایا کرتے تہے - کہ مین کسی کبیرہ گناہ کے عوض مین پکڑا نہین جاؤنگا - البتہ ایک کبیرہ کے عوض مین - کہ وہ چنگ اور نی کا سننا ہے - اور مین باوصف جاننے کے سنتا ہون - اور سننے کا شوق رکہتا ہون - واہ عجب دلبستگی تہی - آپ کی قبر حوض شمسی کی شرقی سمت مین ہے - جو تختہ نور کے نام سے نامزد ہے - وہان کے باشندے علم و فہم زیادہ ہونے کی امید پر آپ کی قبر کی خاک چہوٹے چہوٹے نادان بچون کو کہلاتے ہین - کئی دفعہ آپ کی قبر کی اطراف تعمیر ہوچکی ہین - لمولفہ

چنین کہ نام لبت کردہ کام من شیرین		عجب نباشد اگر خاک من شکر گردد	

Marfat.com

یادِ سلطان المشائخ نظام الدین اولیا قدس سرہ

آپ کا نام محمد ابن احمد ابن علی بخاری ہے اور آپ شیخ فرید الدین گنجشکر کے مرید ہین قدس سرہم آپ کے دادا اور آپ کی والدہ کے باپ خواجہ عرب دونون بخارا سے آئے تھے - اولاً لاہور مین چند روز بود و باش رکھی تھی - پھر وہان سے ایزدی مشیت قصبہ بدایون مین لے آئی - اور یہان گوشہ نشینی اختیار کرلی - یہان پر ہجری سنہ چھ بتیس مین عنصری جسم کے ساتھہ آپ کی روح مبارک کا پیوند ہوکر صحراے غیب سے عالم شہود مین ظہور ہوا - فوراً پدر بزرگوار کو طلبی کا فرمان آیا - اسواسطے آپ کی پرورش مادر مہربان نے کی - چار سال کی عمر مین آپ مکتب مین داخل ہوے -

آپ فرماتے تھے - ایک روز اُستادی ابوبکر کے پاس ملتان کا ایک قوال آیا تھا - اوسنے شیخ بہاء الدین زکریا قدس سرہٗ کے سماع کی رونق اور اُس کی کیفیت نہایت تعریف کے ساتھہ بیان کی - لیکن کوئی بات دل مین نہین جمی - پھر اُس نے بیان کیا - کہ مین اجودہن مین شیخ فرید گنجشکر کی خدمت مین بھی حاضر ہوا تھا - اور سرود و سماع کی مجلس منعقد ہوئی تھی - عجب سوز اور وجد تھا جس کی رقت سے در و دیوار رقص کرنے لگے تھے - یہ خرد سونے حقیقت سنتے ہی دل مین ایک آگ سی لگ گئی - اور کسی طرح اُسکی سوزش فرو نہین ہوئی - جس قدر چلتا پھرتا تھا - اُسی قدر سوزش زیادہ بڑھتی جاتی تھی **القصہ** مین سلطان غیاث الدین بلبن کے زمانہ مین رسمی علوم تحصیل کرنے کے واسطے دہلی آیا - اور مولانا علاء الدین اصولی کی شاگردی سے فیض حاصل کیا - دیرینہ خلش اور علاقہ خاطر کا بقیہ دل مین بدستور تھا - اور آیندہ طاقت ضبط نہین رہی تھی - ناچار براہ اجودہن چل نکلا - تقدیر نے مدد دی کہ حضرت گنجشکر کی خدمت مین حاضر ہوگیا - اُس وقت عمر بیس سال کی تھی - حضرت گنجشکر نے اپنا التفات اور انتظار ظاہر کرنے کے واسطے زبان مبارک سے یہ بیت فرمائی **بیت**

اے آتش فراقت دلہا کباب کردہ	سیلاب اشتیاقت جانہا خراب کردہ

حضرت گنجشکر نے جو اس طرح سے التفات فرمایا - اور بیت مین لفظ دلہا - اور جانہا بصیغہ جمع ارشاد کیا - اس مین ایک ماجرا کی طرف شارہ ہے - جو تحت مین بیان ہوگا - کہتے ہین - یہان پر آپنے ازسر نو تجوید قرآن کی - اور عوارف کے چند باب اور تمہید عین القضاۃ کی چند فصلین بھی مطالعہ کین - اِس عرصہ مین پیر کے باطن کی صفائی کا یہ اثر ہوا - کہ بزرگی کے صدر مین آپ مسند نشین ہوگئے - خرقہ خلافت ملا - اور دوسرون کی تکمیل کی اجازت بھی حاصل ہوئی - اور پھر دہلی مین تشریف لے آئے -

Marfat.com

اب مین بیان پر تفصیل کے ساتھ اُن حالات کو بیان کرتا ہون جو اجمالی عنوان کے اندر پیچ در پیچ ہین بہت تھوڑے عرصہ مین آپ کی درویشی و مرید پروری - رہنمائی و رہبری کا شہرہ تمام دنیاوی آبادی کے ہر ایک گوشہ مین اور ہر ایک کے کان مین پہونچ گیا - اور ناقصون کی تکمیل اور کاملون کی تائید کے واسطے ہر ایک سمت مین اور ہر ایک صوبہ مین آپ کے ہادی اور ولی خلفا مین سے ایک خلیفہ پہونچ گئے - جن کا حال اِس تذکرہ مین حسب مقام گزارش کیا جاویگا - شیخ نصیر الدین چراغ دہلی کے ملفوظات مین لکھا ہے - خطاب آیا - اے فضیل عیاض - شیخ محمد جن کا ستودہ لقب نظام الدین اولیا ہوگا - ہماری درگاہ کے خاصون مین سے ہین - اِن کو ہمنے تمہارے پیروانِ طریقت مین سے کیا ہے - رہنمائی کے معاملہ کو یہ اِس طرح کرسی نشین کرینگے - کہ اِن کے فیض صحبت سے کئی ہزار کامل خدا شناس ہونگے - خواجہ فضیل یہ الہامی فردہ سنکر بہت خوش ہوئے اور واپسین دم تک انتظار کرتے رہے - بالآخر اپنے خلیفہ کو وصیت فرمائی - کہ اگر تمہاری بیعت کے دام مین کوئی ایسا مبارک ہما پھنس جاوے تو میرا سلام پہونچا کر دعا کی التماس کرنا القصہ اسی طرح پر یہ وصیت درجہ بدرجہ شیخ فرید گنجشکر تک پہونچی - جب سلطان المشائخ شیخ گنجشکر کے حضور مین حاضر ہوئے - تو حضرت گنجشکر نے نور باطن سے معلوم کر کے خرقہ خلافت پہنایا اور آغاز اپنی ذات سے کر کے صعودی ترتیب سے صاحب الہام تک سب کے منتظر رہنے کا ماجرا بیان کیا - ہر ایک کا سلام اور قبول سلطان المشائخ کو پہونچا کر ہر ایک کے نام سے جدا جدا دعا اور ثنا چاہی - دریاے حیا کے غریق سلطان الاولیا نے فرمان پر سر جھکا کر آداب نیاز کے مراسم ادا کئے -

کہتے ہین - سلطان علاء الدین کے دل مین ہمیشہ یہ خلش رہتی تھی - کہ شیخ نظام الاولیا سلطنت اور حکمرانی کا خیال اپنے دل مین نہ لاتے ہین - اور فرصت اور موقع کے انتظار مین ہین اسواسطے سلطنت کے استحان کے لیے - ملکی امور کے متعلق چند دقیق باتین بطور استصواب لکھکر آپ کی خدمت مین بھیجین - اور التماس کیا کہ جواب باصواب سے ان لکھی ہوئی مشکلات کو حل فرمائے - تاکہ اوسپر عمل کرنے سے یہ دقتون کی تنگی رفع ہو جاوے - اور حصول مراد نصیب ہو - جب یہ امتحانی پرچہ آپ کے روبرو پڑھا گیا - تو فرمایا - کہ بوریا نشین درویشون کو تخت کی ترتیب و زینت دینے والے بادشاہون کے کاروبار کی کیا خبر - بہتر یہ ہے - کہ اس قسم کے مقدمات کے متعلق دریافت حال فرمانے سے - بیچارون کا وقت غارت نہ کیجئے - اور فقرا کے ضمیر کا امتحان نہ فرمائے - القصہ جب سلطان کا اندرونی زخم اِس پر حقیقت جواب کے مرہم سے اندمال پذیر ہوا تو آستانہ بوسی کے لیے التماس کیا - شیخ نظام الاولیا نے قبول نہین کیا - اور فرمایا - درویش کے اُنس کو ایک پرند سمجھنا چاہیئے - جس کے لیئے وحشت پیدا کرنے والا

Marfat.com

سلطانی کرو فر شکاری باز ہے - لہذا یہی بہتر ہے - کہ صرف دعا اور سلام سے جو بتوسط پیغام ہو - باہم آشنا رہین -

شیخ نظام الاولیا - کا بیان ہے - کہ جب حضرت گنجشکر کی ملازمت حاصل ہوئی - اور مرید ہو کر سرفراز ہو گیا - تو مینے عرض کیا کہ فقیر کو تحصیل علم سے دلبستگی ہے - اگر علم کے شغل اور اتمام مین ناخوشی ہو - تو یہ شغل ترک کر کے بجس شغل - ذکر - خدمت - یا کام کے واسطے ارشاد فرمایا جاوے - مشغول ہو جاؤن - فرمایا تحصیل علم سے باز رکھنا اس درویش کا شیوہ نہین ہے - کیونکہ سالکان طریقت کو ظاہری علم سے چارہ نہین ہے لیکن میری نصیحت تم کو یہ ہے - کہ اس کے بعد جو صورت غالب آجاوے - اسی کے ہو جانا - بالآخر نہ کسی کو غالب دیکھا - اور نہ کسی کو مغلوب پایا - یون ہی درجہ کمال کو پہونچ گیا - اور ظاہری و باطنی دونون قسم کے علم حاصل ہو گئے -

صدر الذکر دونون مقولے اور نیز دیگر عرفانی واقعات لوگون کی زبانون پر ہین - اور اوراق پر بھی لکھے ہوئے ہین - حذاکرے ارباب ذوق کے کانون مین پہونچین - اور اُن کی نظرون سے گزرین - تاریخ اظہار ہین ربیع الثانی ہجری سنہ سات سو چھبیس کو آپ کی روح کا بیش بہا جوہر[1] وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ کے عنصری خزانہ سے نکلکر وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ[2] کے صدر خزانہ مین داخل ہو گیا جو عبارت ایزدی اسما و صفات کے مخزن سے ہے -

انجمن

اس انجمن مین ان اصحاب کے حالات دکھائے گئے ہین - جو تن گدازی اور جان نوازی کے جنگل مین گرم رفتار ہین - خود شناسی کے دریا - اور خدا دانی کے عمیق پانی مین ڈوبے ہوئے ہین - اور سلطان المشائخ نظام الاولیا قدس سرہٗ کی رہنمائی کی امداد سے شاہراہ طریقت پر چلے جا رہے ہین - جنہون نے آپکی تلقین سے سعادت دیدار اور شرف تحقیق حاصل کیا - اور آپ کی کمال ہدایت کی بدولت بعض تو اپنے تئین مثل طلا آرائش دیکر اپنی استعداد سے عارف ہو گئے - اور بعض نے صورت اکسیر اختیار کر کے - اکثر دوسرے مس طبیعت آدمیون کو کندن بنا دیا - کہتے ہین - ان ایام مین زمین ہند کو عجیب زمانہ حاصل تھا - کیونکہ آپ کی بارگاہ خلافت سے وقتاً فوقتاً جو نئے نئے خلیفہ روانہ ہوتے تھے - اُن کی فیض پاشی سے ہند کا ہر مکان - اور ہر قطعہ زمین ہدایت آباد تھا - ایک

---

[1] - اور ہمنے اُن کے ایسے جسم نہین بنائے تھے - کہ کھانا نہ کھاتے ہون - اور نہ وہ لوگ دنیا مین ہمیشہ رہنے والے ہی تھے ۱۲ [2] اور جتنی چیزین ہمارے ہان سب کے خزانے (کے خزانے بھرے پڑے) ہین ۱۲

Marfat.com

روایت ہے۔ کہ آپنے بڑے بڑے شہرون مین بڑے بڑے مرتبہ اور بڑی بڑی کرامتون والے سات سو خلیفہ ایسے روانہ کیے تھے۔ کہ ہر شخص کے سینہ سے گویا عرفان کا آفتاب طلوع کرتا تھا۔ اور نیز اُن سینون سے بحر گوناگون کے اسرار عیان ہوتے تھے۔

یہ بالکل سچ ہے۔ جب کسی شخص کو کسی بزرگ کی خدمت سے معرفت کا سرمایہ ہاتھ آجاتا ہے۔ اور ایک منزل سے دوسری منزل کو اور ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہوجاتا ہے۔ اور فنا کے درجات سے عبور کرکے بقاے اصلی کے مقام کو پہونچ جاتا ہے۔ تو اس وقت مین نام اور صورت کے فرق کے سوا معنیً کسی قسم کی دوئی کی شکل ان دونون شخصون مین قایم نہین رہتی ہے۔

جس طرح کوئی طفل تقدیر اور تدبیر کی پرورش سے بلوغ کے درجہ کو پہونچ جاتا ہے تو باپ کے تمام حالات اوسپر منکشف ہوجاتے ہین۔ اور اگر نسبت باہم ملحوظ نہ رکھی جاوے تو دیگر معنوی مابہ الامتیاز کل درمیان مین سے اُٹھ جاتا ہے۔ اور رجل کی تعریف جو یہ ہے ذکر من بنی آدم جاوز حد الصغر اس تعریف مین دونون داخل ہوتے ہین۔ جب اللہ تعالیٰ عزاسمہٗ اس کو بھی کوئی لڑکا عطا فرما دیتا ہے تو وہ ابوۃ کی وصف سے بھی متصف ہوکر جمیع مراتب مین اپنے باپ کی برابر ہوجاتا ہے۔

اور وہ دوئی جو اعتباری اختلاف کے سبب سے غیریت اور اثنینیت کے اشتباہ کا باعث ہوتی تھی۔ اب یک رنگی اور یک روئی پیدا ہوجانیکے سبب سے بالکل دور ہوجاتی ہے۔ بس جب تعینات کا حجاب درمیان مین سے اُٹھا دیا جاوے گا۔ تو ممکنات کی وحدت وجود کا حال بھی اسی طرح پر نظر آوے گا۔ اب دیکھو۔ ہر طرح سے گزارش ذیل کے حروف۔ وحدت وجود کا ثبوت۔ موجودات محسوسہ سے دے رہے ہین۔

واقفان اسرار حقیقت کے باخبر اور نور توحید سے منور ضمیر پر اچھی طرح روشن ہے۔ کہ تمام ثوابت اور سیارے آسمانی طبقات کے اندر۔ نورانی چمک دمک مین آفتاب کی شرکت کا دم بھرتے ہین۔ لیکن جب آفتاب طلوع کرتا ہے۔ تو وہ اپنے آثار اور انوار سے جو شرکت کا ذریعہ ہین بالکل معرا ہوجاتے ہین۔ اور کائنات کے دیگر اجرام ذرّے اور پہاڑ وغیرہ جن کو خاص مرتبہ مین آفتاب کی ہم سری کا دعوی نہین ہے۔ اُن کے احکام و آثار قوی ہوجاتے ہین۔ اسی طرح جب حقیقی وجود کا جہان افروز شمس جو ہمیشہ کمال ارتفاع مین ہے۔ جمالی اور جلالی صفات کے آسمان پر طلوع کرتا ہے۔ تو حقائق مین سے جن اشیا مین دعوی الوہیت کا شائبہ ہے۔ وہ امتناع اور عدم مطلق کے حجاب مین چھپ جاتی ہین۔ اور جو اشیا اہل شہود کی نظر مین اس مرتبہ کی نہین ہوتی ہین۔ وہ اسی خورشید وجود

Marfat.com

کی چمک دمک اور اُسکے کون ومکان مین ساری ہونے کی بدولت - تعین اور تشخیص کے ساتھہ - امتیازی اور حدودی شکل سے اپنے حال پر بدستور قایم رہتی ہین - پس اشیا کی فراوانی سے ہستی مطلق کی وحدت مین منافات لازم نہین آتی ہے - جیسے بسائط محسوسہ اور مرکبات عنصری کے ظہور سے آفتاب کی یکتائی مین اُس کے طلوع ہونے پر کوئی نقصان نہین آتا ہے - کیونکہ طلوع ہونے والون مین ایسا کوئی موجود نہین ہے - جو خورشید کی وحدت شکست کرکے اُسکی چمک دمک مین شرکت پیدا کرے - حاصل کلام یہ ہے - کہ باوجودیکہ موجودات مین بے انتہا کثرت - اور مخلوقات مین بے غایت نوعین پائی جاتی ہین - مگر کسی فرد کی ہستی کی استحوان مین ایسا مغز نہین ہے کہ وجود کی خصوصیات مین مشارکت - مساواۃ - مماثلت - اور مشاکلت کا دم مار سکے - جس سے کمال وحدت مین کوئی نقصان پیدا ہو - جب اِس تمثیل کے بیان کرنے سے ہر ایک ذی عقل نے سمجھہ لیا - کہ ایسا موجود - عالم امکان کی نمایان بساط پر ظاہر نہین ہے - لہذا اِس معنی مین وجود کو یقیناً واحد تسلیم کرنا چاہیے وَاِلّا لا یَعْلَمُ تَوْحِیْدَۃَ الْحَقِیْقِیِّ اِلَّا ھُوَ وَالرَّاسِخُوْنَ فِی الْمَعْرِفَۃِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِوَحْدَتِہٖ سُبْحَانَہٗ

یا دخلفائے شیخ نظام الاولیا قدس اللہ سرہم

یا و مولانا علاء الدین نیسلی

آپ اپنے وقت کے زبردست عالمون مین سے تھے - باوجودیکہ پیر بزرگوار کی اجازت تھی - بلکہ تاکید تھی - مگر آپ از راہ کسر نفسی اپنے تئین مسند شیخی سے اور مرید کرنے سے دور رکھتے تھے - آخر مین تو یہانتک کیا تھا - کہ کتابون کا دیکھنا - بلکہ کاغذ کو ہاتھہ تک لگانا ترک کردیا تھا - صرف فوائد الفواد کے مطالعہ مین مشغول رہتے تھے - اور فرمایا کرتے تھے - کہ معانی اور معاملہ جو سب جگہہ ہے - اِس جگہہ بھی ہے - اور جو اِس جگہہ ہے سو وہ کسی ورق اور کسی سطر مین نہین ہے - بیت

مرا نسیم تو باید صبا کجاست کہ نیست	کجاست زلف تو شک خطا کجاست کہ نیست

رحلت کے بعد پیر کے روضہ مین قبر بنائی گئی -

لہ ورنہ اُس کی حقیقی توحید سوائے اُسکے کوئی نہین جانتا ہے - اور جو لوگ معرفت مین راسخ ہین - وہ کہتے ہین - ہم تو خدائے سبحانہ کی وحدت پر ایمان لائے ہین ۱۲ -

Marfat.com

یا دخواجہ ابوبکر

آپ سلطان نظام الاولیا کے دوست مصاحب - ہمدم اور ہمنشین تھے - اور یہ عہد تھا - کہ جب آپ کی ذات شریف مین ابوبکر کے اعتقاد سے - انسان کامل کے آثار ظاہر ہوجاوینگے - ابوبکر بیعت ہوجاویگا بالآخر جب سلطان الاولیا ملازمت حضرت گنجشکر سے رخصت ہوکر دہلی مین واپس آئے - اور بزرگی کے آثار عام وخاص لوگون نے اُن کی پیشانی مین اپنی نظر سے دیکھ لیے -

تو خواجہ نے اپنا وعدہ وفا کیا - مات فی دھلی ودفن فی حظیرۃ شیخہ

یا دمولانا وجیہ الدین پائلی

چونکہ فقہ دانی مین دخل زیادہ تھا - اسواسطے لوگ آپ کو ابوحنیفہ ثانی کہا کرتے تھے - اپنے وطن سے آپنے اجودہن مین جاکر حضرت گنجشکر کے روضہ کی زیارت کی - اور اس زیارت کے طفیل مین - حضرت خضر علیہ السلام کا دیدار فیض آثار بھی حاصل ہوا - جس سے چشم بصیرت کی روشنی بڑھ گئی - اور بہ فرمان حضرت خضر آپ دہلی مین آکر شیخ نظام الاولیا کے مرید ہوئے - چونکہ آپ دنیاوی کاروبار کے اندر کمال بے نیاز اور بے پروا تھے - اسواسطے لوگ آپ کو دیوانہ کہا کرتے تھے - یہ بالکل سچ ہے لایکمل[1] ایمان المرء حتی یعد المجنون جب آپ زندگانی کا سامان باندہ کر عالم علوی کو چلے گیے - تو آپ کی قبر حوض شمسی کے ایک طرف بنادیگئی

یا دمولانا جمال الملۃ والدین دہلوی

آپ کو کمال استغراق رہتا تھا - اور آپ نے گویا اپنے تئین بالکل ہلاک کردیا تھا - سلطان نظام الاولیا آپکے بارہ مین اکثر فرمایا کرتے تھے - کہ ہمارے جمال کو کوئی وقت ایسا پیش آتا ہے - کہ حق کے سوا کوئی چیز نہ اِن کی ظاہری اور باطنی نظر مین آتی ہے - اور نہ دل کے کسی گوشہ مین رہتی ہے -

یا دمولانا جلال الدین اودھی

آپ کا فقر - آپ کی ہمت - آپ کی گرمجوشی - آپ کی وارستگی حد سے زیادہ بڑھی ہوئی تھی - آپنے تمام گرفتاریون سے آزاد ہوکر اپنے تئین پیر بزرگوار کی ملازمت کا اسیر بنادیا تھا -

یا دشیخ مبارک گوپاموی

ابتدائے احوال مین آپ سلطان علاء الدین کے میر عدل تھے - میر خورد جامع سیر الاولیا ولد اسعد علیہ الرحمۃ کرمانی بیان کرتے ہین مجکو آپ کے ساتھہ اور آپ کو میرے ساتھہ خاص خصوصیت تھی - اکثر اوقات آپکی

[1] انسان کا ایمان اُس وقت تک کامل نہین ہوتا ہے - کہ جس وقت تک یہ دکھا جاوے - کہ یہ مجنون ہے ۱۲ -

Marfat.com

زبان سے یہ باتین نکلا کرتی تھین - کہ مبارک آپکے پدر بزرگوار کا مسلمان کیا ہوا ہے - اس طرح کہ مین درویشون کے احوال کا منکر رہتا - ایک روز آپ کے پدر بزرگوار مجکو سلطان نظام الاولیا کی خدمت مین لے گئے - اور انکے شکنجہ سے رہائی دلاکر میرا اعتقاد اور اخلاص درست کرادیا - اور انکی باعظمت ملازمت سے دنیاوی ساز و سامان کے ترک کی استعداد میرے قلب مین پیدا ہوئی -

یاد خواجہ مویدالدین کرمانی

آپ تخت سلطنت پر جلوس فرمانے سے پہلے سلطان علاءالدین کے ہمراز - اور ہم نشین تھے جب ازلی عنایت سے شیخ کی خدمت مین پہونچنا نصیب ہوا - تو اوصاف درویشی کا زیور پہنکر بن سنور گئے اور حصول دولت کے راستہ مین بھاگنے دوڑنے سے فارغ ہوئے - جب سلطان نے تخت سلطنت پر جلوس فرمایا - تو آپ کو یاد کیا - ایک مقرب سلطان نظام الاولیا کی خدمت مین بھیجا کہ خواجہ موید کو اجازت دیجیے سلطنت کے کام مین مشغول ہون - فرمایا - کہ موید کو ایک اور کام پیش آگیا ہے - بادشاہ کا بھیجا ہوا شخص اس جواب سے ناخوش ہوا - اور ازراہ جرات عرض کیا - مخدوم - کیا آپ سب کو اپنی مثل بنانا چاہتے ہین - جواب دیا - اپنی مثل بنالینا بہت سہل ہے - نہین - اپنے سے بہتر بنانا چاہتا ہون - اگر یہ مجھسے سازگاری رکھین جو تقیین کے تمام و کمال سلطانی عمل ان کو فقیری کے بھونپڑہ سے دنیاداری اور حکومت کی عشرت گاہ کی طرف کھینچ کر نہین بھیجا سکتے ہین -

یاد خواجہ کریم الدین سمرقندی

آپ اپنے ملک مین سلاطین کے وزیر رہ چکے ہین - جب ازلی سعادت نے زنجیر ہلائی - تو آپنے سب چیزون کو چھوڑدیا - اور اپنے ملک سے ہند مین آکر شیخ فرید گنجشکر کی خدمت - تمام دوجہانی کامون پر اختیار کی - اور نسبت صہارت (خسر و داماد ہونا) آپ کو نصیب ہوئی - وہان سے جب سامان اقامت دہلی مین بے آئے تو خلافت کا خلعت - سلطان نظام الاولیا سے ملا - امیر خسرو - اور خواجہ حسن ہمیشہ آپ کی فیض بخش صحبت سے خوش ہوا کرتے تھے - اور مولانا ضیاءالدین برنی بھی اپنی تالیفات کو بغرض اصلاح آپکے روبرو پیش کیا کرتے تھے سلطان نظام الاولیا کی رحلت کے بعد سلطان محمد تغلق نے آپ کو دہلی کا شیخ الاسلام کردیا تھا - اور انوار الملک خطاب عطا فرمایا تھا - آپ کے دو فرزند ارجمند تھے شیخ احمد اور خواجہ نظام الدین ہر ایک حسب و نسب سے درست اپنے وقت کے امام تھے -

Marfat.com

یاد خواجہ شیخ علی شاہ ابن شیخ محمود جاندار

آپ سلطان نظام الاولیا کے پرانے مریدون مین سے ہین۔ ہمیشہ حلقہ کی طرح ملازم درگاہ رہتے تھے۔ نظامیہ ارشادات اور تمام اپنی مسموعات کو ایک رسالہ کے اندر فراہم کرکے دُرر نظامی نام رکھا تھا۔ تصوف کے بہت سے حقائق اور اسرار اُن اوراق مین تحریر ہین۔ اسی رسالہ مین لکھا ہے کہ۔ سلطان ابوسعید ابوالخیر۔ خیرات کرنے مین حد سے زیادہ مبالغہ اور کوشش کیا کرتے تھے۔ ایک صاحب نے اثنائے گفت وگو مین کہا۔ لاخیر فی الاسراف۔ آپنے فوراً جواب دیا۔ لا اسراف فی الخیر سننے والے متحیر رہ گئے۔ اسی دُرر مین لکھا ہے صوفیون کے نزدیک بدترین گفتار یہ ہے۔ کہ سالک ایسے مقام اور ایسے حال کی خبر دیوے۔ جو اُس کو حاصل نہین ہے۔ ابیات

از درد نشان مدہ۔ کہ در جانِ تو نیست	مگذر بہ ولایتے کہ اوزانِ تو نیست
از بے ہنری بود کہ با جوہریان	وصفِ گہرے کنی کہ در کانِ تو نیست

نیز اسی رسالہ مین لکھا ہے ایک مرید نے بیعت ہونے کے وقت اپنے پیر سے نصیحت کے لیے عرض کیا۔ فرمایا۔ خدائی کے دعویٰ اور پیغمبری کے دعوی سے تم کو بچنا چاہیے۔ مرید کو حیرت ہوئی۔ گھبرایا۔ یہ کیسی نصیحت ہے۔ کیونکر صحیح ہوسکتی ہے۔ اور اس مین کیا بھید ہے۔ عرض کیا۔ کھول کر ارشاد فرمائیے۔ فرمایا۔ خدائی کا دعویٰ تو یہ ہے۔ کہ تم کل کامون کا ہونا اپنی مراد کے موافق چاہو۔ اور پیغمبری کا دعویٰ یہ ہے۔ کہ تم چاہتے ہو۔ سب گروہون کے لوگ تمہارے چاہنے والے اور دوست ہون۔ اور جو ایسے نہ ہون وہ تمہارے گرویدہ نہ ہون۔

یاد مولانا فصیح الدین

آپ اصول فقہ کے علم مین عضد الملۃ قاضی عضد کا مرتبہ رکھتے تھے۔ آپ نے باتفاق مولانا محی الدین قاضی کاشانی سلطان نظام الاولیا کی خدمت مین حاضر ہوکر بیعت کے واسطے التماس کیا۔ سلطان نظام الاولیا نے مولانا محی الدین کو تو کلاہ مریدی پہنادی۔ مگر مولانا فصیح الدین کا مرید کرنا۔ استخارہ اور پیر گنجشکر کی اجازت پر موقوف رکھنا۔ اس سبب سے آپ کو کمال نا اُمیدی ہوئی۔ اور نہایت حزین اور ملول رہنے لگے۔ جب پھر دوسری بار بساط بوسی کے لیے حاضر ہوئے تو فرمایا۔ تمہاری نسبت بھی پیران چشت کے باطن سے قبول بیعت کی اجازت ہے۔ آؤ۔ مایوسی دور کرو۔ اور بیعت کا ہاتھ آستین سے نکالکر درویش کے ہاتھ کے نیچے رکھو۔ تاکہ[1] ید اللہ فوق ایدیھم کا مضمون صادق آوے۔ پس آپنے کمال خوشی اور خوشحالی کے ساتھ مدارج بیعت طے کیے۔ اور سلطان نظام الاولیا سے چند سال پیشتر ملک تقدس کو روانہ ہوگئے۔ خوابگاہ دہلی۔

[1] اللہ جل شانہ کا ہاتھ اوپر کے ہاتھ اور کے اوپر ہے ۱۲۔ ۱۳

Marfat.com

قاضی کاشانی کو سلطان نظام الاولیا بہت دوست رکھتے تھے۔ جس مجلس مین قاضی جی ہوتے تھے۔ معرفت اور مشائخ طریقت کی بہت سی باتین سلطان نظام الاولیا کی زبان مبارک سے بیان ہوا کرتی تھین۔ آپ کے حالات بالتفصیل سابقہ تذکرون مین لکھے ہوئے ہین۔ خدا کرے شوقین اصحاب اُنکو مطالعہ کرین۔

یا وسولانا فخر الدین الطروزی

آپ آغاز سلوک سے انجام حالت تک وقتاً فوقتاً درجہ پرہیزگاری مین ترقی فرماتے رہے۔ رجال الغیب رضا صاحب تھے۔ جو کچھ آپ کی خواہش ہوتی تھی۔ مہیا کر دیتے تھے۔ لیکن آپ اُسکو تصرف مین نہین لاتے تھے۔ پیر بزرگوار کے روضہ مین آپ کی قبر ہے۔

یا وشیخ برہان الدین غریب

صدری اور درسی کمالات عشق اور شوق کے مقامات [illegible] آپ کی ذات مین جمع تھے۔ خلافت کا خلعت زیب بدن کرنے کے بعد۔ قلعہ دیوگیر دکن مین رہنے کی اجازت ملی تھی۔ جو آج دولت آباد کے نام سے نامزد ہے۔ ایک مدت تک آپنے اُس سرزمین مین رہکر معرفت اور خداشناسی کے ذریعے دلون کو سرسبز اور شاداب کیا۔ جب آپکے عنصری باغ کی بہار مین رحلت کی خزان نے تغیر پیدا کیا۔ تو قلعہ سے دو میل دوری پر ایک پرفیض صحرا ہے۔ اُس صحرا کو اپنے روضہ پاک کے لیئے پسند فرمایا۔ واقعی عجب راحت افزا اور روح بخش جگہ ہے۔ راقم نے ہجری سنہ ایکہزار ایک مین اس مقام کی زیارت کی تھی۔ دل مین صفائی حاصل ہوئی۔ آپکے عرس کے روز ہر ایک ملک سے لوگ وہان آکر جمع ہوتے ہین۔ اور شہر کے باشندے مجاور چند روز پیشتر سے اُس جگہ جاکر مکانات اپنے واسطے بنا لیتے ہین۔ اس طریقہ سے مسافر اور مجاور اُس باانتظام مقام سے غیبی فیض پاکر خوش وقت ہوتے ہین۔ خاندیس کا پایہ تخت جس کا برہان پور نام ہے آپکے ہی نام پر نامزد ہے۔ کہتے ہین جب شیخ برہان الدین اپنے پیر کی خدمت سے اجازت لیکر دیوگیر کو جا رہے تھے۔ اثنائے راہ مین ایک روز رات کو اُس مقام پر اُترے جہان اب برہان پور آباد ہے۔ اُس زمانہ مین والیان خاندیس کے آباد اجداد مین سے ایک شخص اُس موضع کا شحنہ تھا۔ اُس نے حتی المقدور خدمت گزاری اور درویش پرستی مین کوتاہی نہین کی۔ جب صبح کو روانہ ہونے کے وقت حاضر ہوکر فاتحہ کی درخواست کی۔ تو فرمایا۔ بموجب ازلی حکم کے اِس جگہ ایک شہر آباد ہوگا۔ اور تمہارے فرزند یہان کے فرمان روا ہونگے۔ مناسب یہ ہے کہ اُس نوآباد شہر کا نام اِس درویش کے نام پر رکھا جاوے۔ اِس بشارت کی بنیاد پر برہان پور نام رکھا گیا۔ اور چند دیہ مجاوران روضہ کے واسطے بطریق مدد معاش پیش کیے گئے۔ آج تک کہ ہجری سنہ ایک ہزار بیس ہے۔ مذکورہ بالا وظیفے بدستور مقرر اور جاری ہین۔

Marfat.com

یاد شیخ کمال الدین یعقوب نہروالہ

آپ کو عالی مقامات اور نقلی و لدنی کمالات حاصل تہی - پیر کے حکم سے ذی استعداد گجرات والون کی رہنمائی کے واسطے مامور ہوئے تہے - بہت سے اشخاص آپ کی تلقین سے صراط مستقیم پر چل کر اپنے مقصد کو پہونچ گئے حصار نہروالہ کے باہر سہسلنگ تالاب کے کنارہ آپ کی خوابگاہ ہے -

یاد مولانا شہاب الدین

آپ سلطان نظام الاولیا کے امام تہے - ربانی کلام لفظاً اور معنیً ازبر تہا - اور ایسی عمدہ طرز سے تلاوت فرماتے تہے کہ سننے والون کو بزم کلیم اللّٰہی مین حاضر ہونے کا مزہ آجاتا تہا - امیر خسرو کو آپ کے ساتہہ بہت کچہہ دلبستگی اور عقیدت تہی انہون نے اپنے خمسہ مین آپ کی نہایت تعریف لکہی ہے - یہ دو تین بیت اُسی خمسہ کی ہین - ابیات

چون ازو موج زد کلام احد	نفد البحر قبل ان تنفد
او چو ابر کرم بفرق جہان	زیر کان چون صدف کشادہ دہان
شمع من یافتہ ضیا ازوے	مس من گشتہ کیمیا ازوے

آپ کی قبر دہلی مین ہے -

یاد امیر خسرو

آپ کا لقب یمین الدین - کنیت ابوالحسن - اور پیر کی طرف سے خطاب ترک اللہ ہے - اور آپ کے پدر بزرگوار کا نام سیف الدین تہا - سخن سنج - سخن پرور - اور سخن آفرین نامورون کے آپ سر دفتر تہے - آپ کے کمالات اور حالات کی شرح کیا کی جاوے - آپ گویا آسمان ستائش کے قطب ہین - یعنی جو مدح (خواہ وہ کسی قسم کی ہو) نفس ناطقہ عبارت کے حوالہ کرتا ہے - اور آپ از روئے مشاطگی اُس مفہوم کو بدایع اور معانی کے انواع و اقسام کے زیور سے آراستہ کر کے نو عروسی کے لباس مین دکہاتے ہین - تو وہ آراستگی اُس مفہوم کے بالکل برابر - اور نیز گرد اُس کے چکر کہاتی ہوئی نظر آیا کرتی ہے - لہذا بہتر یہ ہے - کہ اس سلسلہ کو حقیقت شناس دانشمندون کے حوالہ کر کے آپ کے نمایان واقعات مین سے چند منتخب باتین حوالہ قلم کرون -

جب قصبہ پتیالی مین جو دریاے گنگا کے کنارہ آباد ہے - آپ کی مبارک صورت کا نقشہ - خدائی علم کے تصویر خانہ سے مصور تقدیر نے اُٹہا کر - عین امکانی کے ورق پر لا جمایا - تو آپ کے پدر بزرگوار دایہ کے دہونے اور پاک صاف کرنے کے بعد آپ کو پارچہ قماط مین لپیٹ کر ایک مجذوب کے نزدیک لے گئے - جو ہمسایہ مین رہتے تہے - مجذوب نے فرمایا -

[1] دریا تمام ہوگیا قطرہ کے کام تمام ہو ۱۲ -

Marfat.com

یہ لڑکا ایسا فصیح البیان ہوگا۔ کہ اُستاد خاقانی سے دو قدم آگے ہی رہے گا کہتے ہین دو قدم سے مراد مثنوی اور غزل ہے۔ آپ سے عمر مین اور سب باتون مین بڑے آپ کے دو بھائی اور بھی تھے۔ ایک کا نام **اعز الدین شاہ** اور دوسرے کا نام **حسام الدین احمد** تھا جب آپ کی عمر ۸ آٹھ سال کی ہوئی۔ اور فارسی مین کچھ شد بد ہو گئی۔ تو آپ کے پدر بزرگوار اپنے تینون لڑکون کو سلطان نظام الاولیا کی غلامی مین دے گئے۔ اور بیعت کرا دیا۔ ایک سال بعد سیف الدین شہید ہو گئے۔ اب آپ کی پرورش کی نوبت عماد الملک آپ کے نانا کو پہونچی۔ جو شاہ وقت کے میر عرض تھے۔ اُنھون نے آپ کی اصلاح مین بہت کچھ کوشش فرمائی۔ اور وہ مشکور بھی ہوئی۔ آپ نے دیوان غرۃ الکمال کے خطبہ مین اپنے اِن مربی کی تعریف لکھکر حق شکر گزاری ادا کیا ہے۔

کہتے ہین۔ جب آپنے نظم کلام شروع کیا تھا۔ تو آپ کلام کو ناصحانہ طریقہ پر لکھا کرتے تھے۔ مگر پدر بزرگوار کے ارشاد سے غزل گوئی مین عاشقانہ وضع اختیار کر کے بالآخر مضامین نیاز کی طرف رجوع کیا اور غزل کا پایہ ایسے عالی مقام کو پہونچایا۔ کہ کسی غزل گو اہل سخن کا نغمہ وہان تک نہین پہونچ سکا۔

آغاز جوانی مین بظاہر والیان ملک اور دولتمندان دنیا کی ملازمت کی طرف میلان تھا لیکن باطن مین ہمیشہ درویشون کی خدمت اور صحبت کی خواہش رہتی تھی۔ بالخصوص اپنے پیر دستگیر کے ساتھ حسن عقیدت مین کمال رسوخ تھا۔ اس کے متعلق تھوڑا سا بطور نمونہ لکھتا ہون۔ جب سلطان علاء الدین کے دل سے بدگمانی کا میل کچیل دھل گیا۔ تو بادشاہ کے دل مین حضرت سلطان نظام الاولیا کی باکرامت ملازمت مین حاضر ہونے کی خواہش پیدا ہوئی اور یہ آرزو پوری ہونے کے لیے۔ بہت کچھ التماس۔ اہتمام۔ چاپلوسی اور مبالغہ کیا۔ لیکن سلطان نظام الاولیا کے حضور سے قبولیت کی بو تک نہین آئی۔ بلکہ ممانعت اور گریز کے آثار پیدا ہوتے تھے۔ اس سبب سے بادشاہ نے اپنے دل مین ٹھان لیا تھا۔ کہ کسی روز خفیہ طور سے حضور کی ملازمت مین سر دیگر گھس جاؤن گا۔ یہ راز ایک روز بادشاہ نے امیر خسرو سے کہکر پہلے راز دار بنایا۔ اور امیر خسرو نے اس مشورہ کی کیفیت اپنے پیر کے حضور مین عرض کر دی۔ سلطان نظام الاولیا یہ مضمون سنتے ہی حضرت کنجشکر کی زیارت کے ارادہ پر اجودہن کی طرف روانہ ہو گئے۔ بادشاہ۔ امیر خسرو سے ناراض ہوا۔ اور روبرو گفت و شنید مین کمال غصہ کا اظہار کیا۔ امیر نے عرض کیا۔ کہ سلطانی رنجش مین صرف سیاست کا خطرہ ہے۔ اور پیر کی ناخوشی مین جان کی آفت سلب ایمان کے ساتھ لگی ہوئی ہے اس وقت بادشاہ امیر خسرو کے حسن عقیدت اور دور اندیشی پر آگاہ ہو کر صاف ہو گیا۔ اور بر سر انصاف آکر خوش ہوا۔ اور امیر خسرو کو روز افزون خاص عنایت سے سرفراز کیا **رحم اللہ من انصف** (جس نے انصاف کیا

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اوس پر رحم کرے ۱۲)

کہتے ہین جو نقد و جنس صلہ اور انعام کے ذریعہ سے آپ کو ملا کرتا تھا - اُس کو آپ کا دستِ ہمت یدِ علیا سے لیکر سپلی کی طرح یدِ سفلی مین پہونچا دیتا تھا - یعنی جو اصحاب فقر کے گوشون مین بیٹھے ہوتے تھے اُن کی آرزوئین پوری کرنے - اور حاجتون کے برلانے مین صرف ہوا کرتا تھا - ایک روز پیر نے ارباب دولت کی مصاحبت چھوڑ دینے کے واسطے آپ کے نام نصیحت نامہ بھیجا اور اِس بیت پر تمام کیا - بیت

آمدگہ آنکہ عہدہا تازہ کنیم		شد انچہ شد ای صنم گذشت انچہ گذشت	

اس خط کے پڑھنے سے معلوم ہوا - کہ درجہ مین ترقی ہوئی ہے - اور پھر ظاہر کو باطن کے ساتھ ہم رنگ بنا کر اپنے تئین کوچہ درویشی مین بالکل داخل کر دیا -

کہتے ہین - جن ایام مین سلطان نظام الاولیا نے فرق کے وحشت انگیز مکان سے جمع کے مانوس اور عالی شان محل کی طرف کوچ فرمایا ہے - اُن ایام مین امیر خسرو - بنگالہ کی طرف سفر کو گئے ہوئے تھے - جب دہلی مین واپس آئے - تو شیخ کو زندہ نہ پایا - سخت بے تاب ہوئے - اور بے صبری سے اپنے تئین زمین پر گرا دیا - نالہ و فریاد کرنا شروع کیا اور یہ تو پہلے سے ہی فرمایا کرتے تھے - کہ خسرو کی زندگی - نظام کی حیات کے ساتھ وابستہ ہے - یہ بات یاد کر کے ہمیشہ خواہش کیا کرتے تھے کہ اس پیشین گوئی کا وقوع جلدی سے ہو جاوے - آخر کار ہلال چھ دور کے بعد کہ مہینا رمضان اور ہجری سنہ سات سو پچیس ۷۲۵ ہتا نحن بکم لاحقون کے زمزمہ کی آواز بلند کی - اور اپنے پیر کے حظیرہ مین سو رہے -

یا دامیر حسن علا سنجری

آپ کے والد ماجد سجستان کے ہین - جو خواجہ معین الاولیا کی ولادت کا مقام ہے - علم - عرفان فضل یقین - فصاحت - بلاغت سخن کی نازکی - اور کلام کی رنگینی یہ جمیع اوصاف آپ کی طبیعت کے لوازم - اور آپ کا حصہ تھے - ابتدا ابتدا مین بڑے بڑے حاکم اور سلاطین وقت کو آپکی صحبت کی آرزو تھی - اور آپ بھی اہل عشرت کے ساتھ صحبانہ میل جول رکھا کرتے تھے - عمر کا بہت بڑا حصہ اسی طرح پر گزر گیا - ایک روز سلطان نظام الاولیا کا گزر اُس مکان مین ہوا - جہان آپ چند ظریفون کے ساتھ جلسہ نشاط مین مصروف تھے - جب شیخ کے باکمال جمال پر آپ کی نظر پڑی - تو یہ دو بیتین آپنے پڑہین - قطعہ

سالہائے شد کہ ما ہم صحبتیم		این کہ صحبت را اثر باشد کجاست	
زہرتان فسق از دل ما کم نہ کرد		فسق ما محکم تر از زہد شماست	

لہ - ہم تم سے ملنے والے ہین ۱۲

Marfat.com

سلطان نظام الحق نے فرمایا صحبت اُس وقت مین تاثیر رکھتی ہے۔ کہ جب حُسنِ نیت بھی اسکے ساتھ ہو۔ بیت

یک صبح با خلاص بیا بر درِ من	اگر کارِ تو بر نیاید آنگہ گلہ کن

چونکہ اصلاح اعمال کا وقت آگیا تھا۔ توفیق توبہ نصیب ہوئی۔ اور ہمیشہ شیخ کی ملازمت مین بنا رہنا اپنے اوپر لازم کر لیا۔ جو کچھ پیر بزرگوار کی زبان سے وقتاً فوقتاً سنا۔ اکثر فوائد کو بے تغیر و تبدل لکھتے گئے۔ اور چند روز مین ایک کتاب تیار ہو گئی۔ جس مین انواع و اقسام کے حقائق۔ سلوک کی باتین نصیحتین۔ اور مسائل درج ہین۔ فوائد الفواد نام رکھا گیا۔ چونکہ اس کتاب کی اکثر عبارت شیخ کی ہی زبان مبارک سے نکلی ہوئی ہے۔ لہذا اس کتاب کو ملفوظات شیخ نظام بھی کہتے ہین عجب مقبول مجموعہ ہے۔ امیر خسرو آرزو اور حسرت کے ساتھ ہمیشہ خلا اور ملا مین کہا کرتے تھے۔ کاش خسرو کی تصنیف اور تالیف کی ہوئی تمام کتابین برادر حسن کی ہوتین۔ اور تنہا اس نسخہ کی شہرت میرے نام سے ہو جاتی۔ بس دنیا اور آخرت کی بہبودی کا سرمایہ اسی قدر کافی تھا۔

روایت ہے۔ جس روز پیر نے شیخ برہان الدین غریب کو خلافت کا خلعت عطا فرمایا۔ اور دیوگیر مین رہنے کی اجازت دیکر رخصت کیا تو شیخ برہان الدین نے ہنگام قدم بوسی حسرت کے ساتھ آہ کھینچی۔ اور عرض کیا۔ کہ حضور کی خدمت سے دور رہنے کا در پیش ہے۔ جس کا علاج ممکن نہین ہے۔ فرمایا۔ اس مجلس مین امیر خسرو کے سوا۔ جو صاحب بھی حاضر ہین۔ وہ تمہارے رفیق راہ ہو سکتے ہین۔ اور آداب سلوک کی رعایت جس طرح اس درویش کے ساتھ مدنظر رکھتے ہین۔ اُسی طرح تمہارے ساتھ بھی مدنظر رکھ سکتے ہین۔ چونکہ اُس وقت مین حاضر حضور امیر حسن تھے۔ اس بنیاد پر دیوگیر کو برہان الاولیا کی رفاقت مین آپ ہی روانہ کیے گئے۔ جب ایام عمر ختم ہوئے تو اسی جگہ روضہ برہانیہ مین دو تین تیر کے فاصلہ پر آپ کی قبر بنائی گئی۔

فوائد الفواد مین لکھا ہے۔ ایک روز سلطان نظام الاولیا نے فرمایا۔ تائب متقی کے برابر ہوتا ہے متقی وہ ہے جس نے اپنی تمام عمر مین گناہ اور نامشروع باتون کا ارتکاب کیا ہی نہ ہو۔ اور تائب وہ ہے کہ اس سے گناہ تو سرزد ہوئے ہون مگر پھر اُس نے بازگشت کر لی ہو۔ پس اس حدیث کے بموجب اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ دونون برابر ہو جاتے ہین شیخ مبارک خیر جونپوری کے مکتوبات مین لکھا ہے۔ اے عزیز متقی وہ ہے۔ جو شر کے وقوع سے پہلے اپنے نفس سے محافظت حق کرے۔ یعنی خداوند اکبر کے سامنے اپنے نفس کو مشل سپر کر دیوے۔ تاکہ جو مذمت کا تیر نقصان کے کمان سے چھوٹے۔ نفس پر پہونچے۔ اور جو امور خیر و کمال کے مقولہ مین داخل ہین۔ اُن کی نسبت

لہ گناہ سے توبہ کرنے والا شخص مثل اُس شخص کے ہے جس کا کوئی گناہ ہی نہین ہے۔

Marfat.com

حق سبحانہ کی طرف کرے۔ اپنی طرف نہ کرے[۱] یٰاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ ای کونوا وقایۃ فی المذام واجعلوہ تعالیٰ وقایتکم فی المحامد تکونوا ادباء عالمین اگرچہ توحید کا اقتضا یہ ہے۔ کہ انسان خوب و زشت۔ خیر و شر۔ نفع و ضرر وغیرہ وغیرہ تمام افعال کو حق تعالیٰ کی طرف منسوب کرکے اپنا قدم درمیان مین نہ پہنسادے۔ لیکن ادب کی بات یہ ہے۔ کہ بدی کی نسبت اپنی طرف اور نیکیون کی نسبت باری تعالیٰ عزاسمہ کی طرف کرے۔ تاکہ اُن ادیبون مین سے شمار کیا جاوے۔ جو انبیا اور مرسلین کے اخلاق کے ساتھ تہذیب یافتہ ہین اور تاکہ[۲] اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ کے شرف سے خصوصیت پاکر دونون جہان مین سربلند ہو۔ ادم کی خاطر فاترین غیب سے یہ بات آتی ہے۔ کہ تمام پرہیزگارون مین زیادہ پرہیزگار وہ شخص ہے۔ جس کی حقیقت بین آنکھ اور کُنہ شناس دل مین کوئی چیز۔ شر۔ اور کوئی فعل۔ زشت معلوم نہ ہو۔ اور جو کچھ ظہور مین آوے۔ اُس کو محض خیر سمجھے۔ اور اس وجہ سے تمام افعال اور احوال کا مصدر۔ الٰہی اسما اور صفات کو تصور کرے۔

یاد شیخ نظام الدین ابو المؤید نبیرہ شمس العارفین

آپ نے اپنے بزرگوار باپ اور ماموں کی خدمت سے کتابی علم تحصیل کیا تھا۔ اور نیز طریقت کی تعلیم پائی تھی۔ اور شیخ عبدالواحد ابن شیخ شہاب الدین احمد غزنوی کی ملازمت مین جو سید نورالدین مبارک کے پیر ہین۔ پہونچکر بہت کچھ فائدہ اوٹھایا تھا۔ خواجہ قطب الدین اوشی۔ اور سلطان نظام الاولیا بدایونی۔ آپکے دیدار کو خدائی جمال کا آئینہ جانتے تھے۔ اور ہمیشہ آپکی مصاحبت کی خواہش کیا کرتے تھے۔ کہتے ہین۔ ایک سال دہلی اور اطراف دہلی مین آسمان نے زمین پر اور زمین والون کے حالِ زار پر رحم کھاکر آنسو نہین ٹپکائے۔ خلق کم یاب ہوگیا۔ اور لوگون نے آپ کی خدمت مین حاضر ہوکر گریہ وزاری کے ساتھ بارش کی درخواست کی۔ آپ قبول فرماکر منبر پر بیٹھ گئے۔ اور آستین کے اندر سے ایک جامہ نکالا۔ اور کہا اے پاک خداوند۔ اس خلعت کی پاک دامنی کے طفیل مین اور اُس محبت اور راز کے استحقاق کے عوض مین جو اس خلعت کا مالک تیرے ساتھ رکھتا تھا۔ از راہ بخشش مینہ برسا تو مین جنگل کا راستہ اختیار کرون گا۔ اور پھر آبادی مین نہ آؤنگا۔ اُسی وقت ایک سیاہ ابر اُٹھا۔ اور بے انتہا پانی آگیا یہانتک کہ ہر طرف نالون مین سیلاب آگیا۔ خلاصہ دانشوران روزگار مولانا وجیہ الدین یحییٰ قدس سرہ نے لکھا ہے۔ کہ وہ جامہ آپ کی والدہ بی بی سارا کا پیرہن تھا۔

---

[۱] لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو۔ یعنی بدیون مین اُسکی سپر تم ہوجاؤ اور نیکیون مین پروردگار کو اپنی سپر بنالو۔ ایسا کروگے۔ تو تم تمام عالمین اور سب قرار پاؤگے ۱۲ [۲] بیشک تم سب مین بزرگ اللہ کے نزدیک وہ ہے۔ جو تم سب مین زیادہ متقی ہے ۱۲

Marfat.com

یاد شیخ قطب الدین منور ابن شیخ برہان الدین ابن شیخ جمال ہانسوی

آپ تنہائی پر عاشق اور گوشہ نشینی کے عشق مین سوختہ تھے - دو جہانی کمالات کے آثار اہل دنیا کے سامنے اپنے اقوال اور افعال کے ذریعہ سے ظاہر کیا کرتے تھے - روایت ہے - کہ سلطان محمد تغلق نے قاضی کمال الدین صدر جہان کے ہاتھ - چند دیہ کا فرمان - آپ کے نام پر کر کے نیازمندانہ آپ کے پاس بھیجا تھا - آپ نے لانے والے سے کہا مینے سنا ہے - کہ سلطان نصیر الدین جس سال کہ اچہ اور ملتان کو گیا تھا - اُس نے بھی اسی مضمون کا طغرا - امیر غیاث الدین سپہ سالار کے ہاتھ - حضرت گنجشکر کی خدمت مین اجودہن کو بھیجا تھا جب وہ طغرا آپ کی نظر سے گزرا - تو آپنے سپہ سالار کو فرمایا - ہمارے بزرگون نے بادشاہون سے اس طرح پر کبھی کچھ قبول نہین کیا ہے - اور اس درویش کو بھی اپنے پیرون کی پیروی سے چارہ نہین ہے - لہذا اگر عذر کر دیا جاوے - تو گنجایش ہے - اور اس بات کی خواہش مند بے شمار ہین - بہتر ہے کہ یہ اُن کو پہونچایا جاوے - یہ حقیقت حال سنکر فرمان لانے والا ناچار فرمان کو واپس لے گیا القصہ شیخ قطب الدین نے تمام عمر متوکلانہ اور عالی ہمتی سے بسر کی - آپ کی قبر شہر ہانسی کے میدان مین ایک گنبد کے اندر ہے - جس کو اب اقطاب اربعہ کا مقام کہتے ہین - کیونکہ شیخ جمال شیخ برہان الدین شیخ قطب الدین منور - اور آپ کے فرزند شیخ نور اُسی مین سوئے ہوئے ہین قدس اسرارہم

یاد شیخ بدر الدین سمرقندی

آپ شیخ سیف الدین کے خلیفہ ہین - جو شیخ نجم الدین کبری کے بزرگ خلیفہ تھے - انہی معرفتون کے آسمان کا آپ کو بدر بلکہ آفتاب کہنا نامزون نہین ہے - بخارا سے ہند مین آئے - اور دہلی مین سلطان المشائخ نظام الاولیا کی مصاحبت کے واسطے قیام فرمایا - کتاب دُرر نظامی مین لکھا ہے - ایک روز سلطان نظام الاولیا اور بدر الدجی دونون امیر خورد کی ملاقات کے واسطے گئے تھے - امیر اُس وقت ایک عظیم مراقبہ مین تھے - اور کمال استغراق تھا - بدر الملۃ نے ایک تقریب سے عرض کیا - مینے فلان شہر مین فلان بزرگ کو دیکھا - اور اسی طرح ہر ایک بزرگ کو ایک مقام مین کہ جہان جہان دیکھا تھا شمار کرنا شروع کیا جب بدر الملۃ کی گفت وگو بہت بڑھ گئی - تو سلطان الاولیا نے فرمایا - بھائی سخن کوتاہ کرو - شاید اِن بزرگ کی زبان سے کوئی ایسی بات سننے مین آوے - کہ جس کے واسطے کان پیدا کیے گئے ہین - اسپر بھی بدر الملۃ اپنی گفت وگو سے باز نہین آئے - امیر نے سر زانو سے اُٹھا کر فرمایا - بدر الدین - جتنے بزرگون کو تمنے دیکھا بیان کیا - یہ کہو کہ ان مین سے تم کو بھی کسی نے دیکھا - شیخ بدر الدین کی قبر دہلی مین مشہور - اور ہمیشہ بزرگان مقیم اور مسافر کی زیارت گاہ ہے - رحمۃ اللہ علیہم اجمعین - بیت -

Marfat.com

تو چشم خویش وقف اہل دل کن	بامیدے کہ چشمی بر تو افتد

یاد شیخ رکن الدین فردوسی

آپ حقائق اور معارف کے عالم تھے - ایزدی جہلک اور خدائی صفت آپکے ظاہر و باطن سے جوش کرتی تھی شیخ عماد الدین طوسی آپکے ہی مرید اور خلیفہ ہین - دہلی مین دریاے جمنا کے کنارہ شیخ محمود مجذوب بہاری کا مرقد ہے جن کو خواجہ معین الاولیا چشتی اجمیری سے فیض تہا - اُسی مرقد کی برابر مین آپ کی بہی قبر ہے قدس سرہم بیشک عجب ایک بہشت نما مکان ہے - جو مدینہ منورہ کی طرح لوگون کا مرجع ہے مصرع مرقد او مہبط نور خداست -

یاد شیخ نجیب الدین فردوسی

آپ شیخ بدر الدین سمرقندی کے مرید ہین - قدس سرہما کمالات اور حالات کی گویا آپ کان تھے - اپنی صورت اور سیرت سے ہمنشین دوستون کو بہشت یاد دلاتے تھے - آپ کی خوبیون کا بیان بہت طویل ہے - سابقہ تذکرون مین لکہا ہوا ہے - لہذا بہتر ہے - کہ مین اُس کو نہ لکہکر تکرار سے محفوظ رہون - حوض شمسی کے کنارہ آپ کی قبر ہے مشہور ہے - اور اُس کی زیارت بہی ہوتی ہے مصرع در کنار حوض شمسی شد فرو آب حیات -

یاد شیخ شرف

آپ شیخ یحییٰ ابن اسرائیل منیری کے فرزند ہین - جو شیخ نجیب الدین فردوسی کے مرید تھے - اولاً آغاز سلوک مین نفس نافرجام کی اصلاح کے واسطے ایک پہاڑ کے دامن مین جا رہے تھے - وہان پر آپ کی مادر بزرگوار ایک غلام فتوحا نامی کے ہاتہہ کہانا بہیج دیا کرتی تہین ایک روز دریافت کیا - فتوحا - تو جو کہانا لیجاتا ہے - اس مین سے شرف کچہہ کہاتا بہی ہے - اُسنے کہا - مجہے معلوم نہین - مین تو کہانا اُس جگہہ رکہہ آتا ہون - جہان اُنہون نے فرما دیا ہے خیر - اُس روز چند چہوہارے دودہ مین بہگو کر اور شکر ڈال کر بہیجے - اور کہا - لڑکے سے کہدینا تیری مان نے قسم کہا کر کہا ہے - اگر اس کہانے مین سے نہ کہاویگا - تو مین تجہہ سے ناراض ہو جاؤن گی - ناچار شیخ شرف نے لقمہ اُٹہایا حلق سے اُترنے نہین پایا تہا کہ بیہوشی طاری ہوئی - اب چیونٹیون کا ہجوم شروع ہوا - اور اُس لقمہ کو آپکے حلق مین سے ذرہ ذرہ کرکے نکال لیا - تب ہوش آیا - فتوحا نے واپس آکر یہ تمام حقیقت اُس باعصمت بی بی سے عرض کر دی - اُنہون نے ایک نعرہ مارا - اور کہا سچ ہے - جو شخص أبیت عند ربی وھو یطعمنی ویسقینی[1] کے خوان مین سے روزی کہاویگا - وہ اس دنیا کی خوراک سے اپنا ہاتہہ کیون ملوث کریگا - اس کے بعد آپ اور آپکے بہائی شیخ جلال الدین محمد اپنے وطن سے جو ہند مین شرقی سمت کی حدود پر ہے شیخ نظام الاولیا سے بیعت ہونے کے

[1] جن اپنے رب کے نزدیک رات کو ہوتا ہون اور وہ مجہکو کہانا کہلاتا ہے - اور پانی پلاتا ہے - ۱۲

Marfat.com

ارادہ پر روانہ دہلی ہوئے - ایک روایت تو یہ ہے - کہ ان دونون مشتاقون کے پہونچنے سے پہلے سلطان نظام الاولیا رحلت فرما گئے تھے - اور دوسری روایت یہ ہے - کہ نہین ملاقات ہوئی - لیکن سلطان نظام الاولیا نے شیخ نجیب الدین فردوسی کی خدمت مین حاضر ہونے کا ارشاد فرمایا - بہرتقدیر جب شیخ نجیب الدین کی ملازمت مین حاضر ہوئے - تو فرمایا - شرف - تم بہت اچھے آئے - بہت برسون سے یہ درویش تمہاری امانت تم کو دینے کے واسطے تمہارا منتظر ہے - اُسی وقت بیعت ہوئے تھوڑے عرصہ مین خرقہ خلافت مل گیا - اور باشندگان دندہار کی رہنمائی کے واسطے اجازت ہوئی - کہتے ہین - آپ کے پانون مین کسی قدر لنگ تھا - اس کا سبب جو دریافت کیا گیا - تو جواب دیا - کہ مین نے ازل مین اولیا کی صفون سے آگے بڑھکر انبیا کی صفون مین قدم رکھ دیا تھا - دنیا کی لنگ اُس کی سزا ہے - **القصہ** آپ کی ہمشیرہ کو بڑا درجہ حاصل تھا -

ایک دفعہ آپنے اکسیر کا ایک ڈبہ پیر کی خدمت مین پیش کیا - پیر نے پانی مین بہا دیا - آپ ہنسے - اور کہا اگرچہ اس خاک سے تانبا طلا ہو جاتا تھا - اور احتیاج والون کو فائدہ بھی پہونچتا تھا - لیکن اس کی حفاظت سے دل پر گرانی رہتی تھی - اور نیز یہ دوری کا بھی سبب تھا - **اللہ عزاسمہ** کا شکر ہے - کہ اس استغنا کی بدولت آرزو کی قید سے مجکو رہائی ہوئی - پیر یہ بات سنکر بہت خوش ہوئے اور چند حرف لکھکر آپ کو دئے - جب آپنے اُن کو سر پر رکھا - تو زمین کے اندر کی تمام مخفی چیزین ظاہر ظہور نظر آگئین - پھر آپنے اُس کاغذ کو بوسہ دیکر زمین پر رکھدیا اور کہا - یہ چیزین دل کی پریشانی کا سامان ہین - دوسرے شخص کو دیدی جائین - جو ان کا خواستگار ہو - یہ بات سنکر پیر نے آپکو مقبول اور موثر دعائین دین - اور آپ کی ہمت پر آفرین کہی -

آپ کی عمدہ عمدہ تصانیف بہت سی ہین - سب مین بہتر معدن المعانی اور مکتوبات ہین - جو کوئی دیکھے گا - اُس کی آنکھون پر گران نہ گزریگی - آپ کی قبر بہار سرحد بنگالہ مین ہے -

یاد شیخ بدرالدین غزنوی

ایک شب آپنے اپنی زادبوم مین خواب دیکھا - کہ میری بیعت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی نے قبول فرماکر سلسلہ مضبوط کر دیا ہے - گھبراکر خواب سے اُٹھ بیٹھے چند روز بعد شوق کا ایسا سیلاب آیا - کہ صبر کر نہ سکا - ناچار آپ خواجہ صاحب کی مثال صورت دیکھنے کے واسطے حیران و پریشان مسافرت مین چل نکلے - اثنائے راہ مین متعدد بافیض اصحاب سے ملاقات ہوئی - جن کی ملازمت سے معرفت کے سرمایہ مین کچھ نہ کچھ اضافہ ہی ہوا - لیکن اُس نورانی شکل کی دیکھنے کی آرزو اور زیادہ بڑھ گئی - جس کو خواب مین دیکھا تھا - لاہور کے راستہ سے دہلی پہونچے - اور خواجہ قدس سرہ کی خدمت

Marfat.com

مین حاضر ہوئے - جب آپنے اپنا سر پاے مبارک پر رکھا - تو خواجہ نے فرمایا - هٰذَا تَاءْ وِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ[۵۱] نوراً مراسم بیعت ادا کئے گئے - سلطان نظام الاولیا فرمایا کرتے تھے - ہمارے یارون مین سے بدرالدین سرود و سماع کے بہت کچھ عاشق تھے - پیری کی وجہ سے باوجودیکہ آپ کا قدبے عصا کے نہین اُٹھتا تھا - مگر جب راگ کی آواز کان مین پہونچ جاتی تھی - تو مستانہ نعرے مارا کرتے تھے - اور جوانانہ رقص کرنے لگتے تھے - اگر کہا جاتا تھا کہ بوڑھا آدمی ایسی ناتوانی ہوتے ہوئے سماع مین کس طرح جوانانہ رقص کرتا ہے - تو جواب دیتے تھے - کہ ضعیفی مانع نہین ہے - عشق اور شوق کی طاقت سے کر سکتا ہے - بیت

عشق ہر جا علم برافراز د	پیر صد سالہ را جوان سازد

آپ کی گرامی صحبت مین قاضی حمید الدین ناگوری شیخ فرید گنجشکر - سید مبارک غزنوی مولانا مجدالدین جرجانی شیخ ضیاء الدین دہلوی وغیرہم بہت سے بزرگان وقت کی دانش و بینش (سمجھ بوجھ) کا ہنگامہ گرم ہوا کرتا تھا - اور خدائی عرفان کی انجمن فراہم ہوا کرتی تھی - ہر جمعہ کے روز مجالس وعظ ہوا کرتی تھی - حقائق اور معارف کے بارہ مین گفت و گو یہان تک کیا کرتے تھے - کہ کشف کے عالی مرتبہ کو پہونچا دیتے تھے - انفس و آفاق (عالم ارواح اور عالم اجسام) کا معما بالتصریح عمدہ طور سے حل فرمایا کرتے تھے - سخن کو مولی کے شوق اور محبت مین قبولیت کا رنگ دیتے تھے - حضرت گنجشکر - اور نیز دوسرے خدائی بندے - آپ کے ذکر کرنے کے وقت بہت خوش ہوا کرتے تھے - ایک روایت ہے کہ خضر علیہ السلام کا بھی اس مجمع مین گزر ہوا کرتا تھا - سعدی

ہزارت آفرین سعدی برین شیرین سخن گفتن	مسلم نیست در عہد تو طوطی را شکر خائی

یاد مولانا کمال الدین زاہد

آپ اپنے وقت کے متقیون مین سر برآوردہ تھے - کہتے ہین - سلطان نظام الاولیا نے مشارق حدیث کو آپکے سامنے پڑھا تھا - اور آپنے مولانا برہان الدین بلخی سے سند حاصل کی تھی - جو خود مصنف کے شاگرد تھے - اور نسخہ اجازت نامہ جو آخر کتاب مین سلطان نظام الاولیا نے اپنے دستخط سے لکھا ہے - سیر الاولیا مین مرقوم ہے - کہتے ہین سلطان غیاث الدین بلبن نے آپ کی خدمت مین التماس کیا تھا - کہ اس امید پر - کہ میری نماز درست اور قبول ہو کمال اشتیاق کے ساتھ میری یہ آرزو ہے - کہ ہمیشہ آپ امام رہا کرین - فرمایا - دنیا کے تمتعات ثلثہ مین سے فقیر کو یہی

[۵۱] - یہ میری پہلی خواب کی تعبیر ہے ۱۲ * تمتعات ثلثہ سے مراد مضمون حدیث ہے - کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حبب الی من دنیاکم ثلثۃ الطیب والنساء وقرۃ عینی فی الصلوٰۃ -

Marfat.com

ایک نماز تو دی گئی ہے - اُس کو بھی آپ لینا چاہتے ہین چونکہ جواب سے صورت ناخوشی پائی گئی سلطان نے عذر و معذرت کی - اور پھر دوبارہ اظہار آرزو نہ کیا مصرع زہد او سرمایۂ دیدار باد

یاد شیخ شرف پانی پتی

ابو علی قلندر آپ کی کنیت ہے - دونون عالم اور دونون عالمون کے دونون علم آپ مین جمع تھے بعض کہتے ہین - کہ آپ سلطان نظام الاولیا کے مرید تھے - اور ایک روایت یہ ہے - کہ آپ شیخ شرف طعمہ کے مرید اور نیز شاگرد تھے - جو آپ کے وقت مین بزرگ علما اور اولیا مین سے تھے لیکن صحیح طور پر معلوم نہین ہوا - کہ فی الواقع کس کے مرید تھے - امیر خسرو - اور خواجہ حسن - آپ کی خدمت مین حاضر ہو کر اپنے اشعار پیش کیا کرتے تھے جس کی وجہ سے وہ مقبول ہوئے ہین منجملہ آپ کی تصنیفات کے ایک کتاب حکمت نامہ بھی ہے - اُس مین آپ نے اپنی تھوڑی سی سرگزشت لکھی ہے - اُس کا مضمون یہ ہے -

چالیس برس کی عمر مین اپنے وطن سے چل کر دارالملک دہلی مین پہونچا - اور وہان خواجہ قطب الدین اوشی کے روضہ کا طواف کیا - من لدن حکیم علیہم کے مدرسے کتابی و قلبی علم ہوا - جملہ عالمان وقت بالخصوص مولانا وجیہ الدین بائلی - مولانا صدر الدین - مولانا فخر الدین نافلہ - مولانا ناصر الدین - مولانا معین الدین دولت آبادی - مولانا نجیب الدین سمرقندی - مولانا قطب الدین مکی - اور مولانا احمد بخاری نے کمال کوشش فرما کر مجکو دہلی کے درس اور فتوی نگاری کا منصب سپرد فرمایا - چنانچہ مین بیس سال تک دہلی مین مفت کا مفتی اور ہر ایک قسم کے علوم کا مدرس رہا جب جذبہ نے جوش کیا - تو درس اور فتوی کا کاروبار درہم برہم کر کے وہان سے چل دیا اس طرح - کہ کسی کو معلوم نہین ہوا - اثنائے سفر مین شیخ شمس الدین تبریزی اور مولانا جلال الدین رومی کی ملازمت حاصل ہوئی - ان اصحاب نے اپنا جبہ اور دستار مجکو عنایت فرمایا جب پھر ہند مین واپس آیا تو جذبہ اور زیادہ قوی ہو گیا تھا - دوکان شیخی کی جو کچھ پونجی تھی - تمام جمنا کے پانی مین بہا دی اور قلندرانہ حیثیت سے اپنے اصلی وطن مین پہونچا - اشرف موجودات علیہ الصلوٰۃ نے سنت اور اللہ تعالیٰ عز اسمہ نے فرض مجکو معاف کر کے ارشاد فرمایا - شرف - تو عین ہم ہین - (تیری ذات عین ہماری ذات ہے -) مولانا سراج الدین اور سید امیر علی وغیرہما علماے وقت نے اعتراضات کرنے شروع کئے - مینے جواب دیا کہ آپ لوگ کتابی علوم مین گرفتار ہین - خاموش

Marfat.com

رہیے - آپ لوگون کے اُستادون کو بھی بات کرنے اور سر فرش فرمانے کا منصب نہین ہے -
اسّی برس خرقہ پوش رہا - اور بے شمار مرید کئے - سلطان جلال الدین خلجی اور سلطان علاء الدین
خلجی مع تمام فرزندون اور سپاہ کے - اور نیز دیگر سلاطین ہند میرے مرید تھے - اور کسی سے ایک
قیراط کی برابر بھی کچھ نہین لیا - اور اِنْ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهٗ[1] کے خزانہ سے
ہر روز ہزارون ذی احتیاج لوگون کو ادنیٰ بخشش سے تونگر کر دیتا تھا - اور میرے مریدون مین سے
بعض نے آگ کے اندر - اور بعض نے ردی آپ پر سجادہ بچھا کر نماز پڑھی ہے - ایک مدت تک
ہوا مین مکان و زمان طے کرنے کی یعنی اُڑنے کی مجکو طاقت تھی - ایک روز ایک خوش گلو
جوان میرے پاس آیا - اور اُس نے ایک غزل گائی - اُس کے سننے سے مستی اور شورش
پیدا ہوئی - جو کچھ طمطراق میرے ساتھ تھا سب کو مینے چھوڑ دیا - اور اُس قوال کا مدعا ایک
دعا دیکر پورا کیا -

جو شخص درویشون کے اسرار پر درست اعتقاد رکھتا ہے - وہ اس جہان مین اور نیز اُس جہان مین اپنی مرادین
پاتا ہے مصرع اعتقاد تو بہار گلستان سعی تست -

یاد شیخ نظام الدین شیرازی

آپ نے حرمین شریفین بطحا و یثرب زادھما اللہ شرفاً کے طواف سے دو جہانی سعادت حاصل کی تھی
اور آپ کے دل مین سماع و سرود کی فریفتگی اور شیفتگی بے انتہا تھی - خدا بینی کا تو فروغ حاصل تھا ہی - شریعت
و طریقت کے اصول پر بھی اندرونی علائق اور بیرونی آلایش کی شست و شو کمال کی تھی - اور یہ مزید برآن تھی
جسم مین - گوش سر مین اور دل مین حق کی باتین سننے کی استعداد بہت کچھ تھی - سلطان نظام الاولیا کی
خدمت مین دوستی رکھتے تھے - اس وجہ سے زاد داری کی بزم مین آپ کی آمد و رفت رہتی تھی - قبر سلطان علاء الدین
کی دہلی مین آپ کے مکان کی برابر مین بنائی گئی مصرع زخود خالی و پُر از معرفت بود -

یاد شیخ وجیہ الدین یوسف چندیری

آپ سلطان نظام الاولیا کے بڑے خلیفہ ہین - قدس سرھما درد اور سوز بہت تھا - اپنے پیر سے خلافت
کا خرقہ مکرر حاصل کیا تھا - کہتے ہین جب اپنے وطن سے پیر کی ملازمت مین جایا کرتے تھے - تو کئی کئی منزل
کا ایک ایک منزل کیا کرتے تھے - ایک روز لوگون نے آپ سے کہا - آپ پاؤن سے نہین چلتے ہین - بلکہ پرند کی طرح

[1] یعنی خزانے ہمارے ہان سب کے خزانے (کے خزانے بہرے پڑے) ہین ۱۲ -

Marfat.com

طرح اُڑتے ہین - جواب دیا - یہ مرتبہ پانون کے ساتھہ چلنے اور پرون کے ساتھہ اُڑنے سے نہین ملتا ہے - بلکہ میرا شوق جو ہے یہ طے مکان کا ذریعہ ہے - اور یہ حکایت بیان کی - زمانہ سابق مین ایک شخص حاکم قنوج ہو گیا ہے جس نے حوض کیتھل کے پانی سے پرورش پائی تھی - اور اس پانی کے سوا دوسرا پانی اُس کے مزاج کے موافق نہین آتا تھا - ناچار ایک شتر سوار کی ہر روز اس کام پر نوکری رہتی تھی - باوجودیکہ پانچ منزل کا فاصلہ تھا مگر شتر سوار ایک رات دن مین پانی قنوج مین پہونچاتا تھا - ایک اور جوان تھا جس کی قنوج مین ایک خوبصورت معشوق کے ساتھہ دلبستگی تھی - ایک روز یہ عاشق جوان حوض کیتھل کے کنارہ شتر سوار سے ملاقی ہوا - چونکہ وہ شناسا نکل آیا - اسواسطے اب اُس نے پیغام دینا شروع کیا - اور عاشقی کی باتون مین یہان تک محو ہوا - کہ اونٹ کے ساتھہ قدم بقدم چلتے چلتے دور تک نکل گیا - یکایک اُسکو اپنے دور تک نکل آنے کی آگاہی ہوئی تو رخصت ہونے لگا - شتر سوار نے کہا - اے سودائی مزاج عاشق - اب تو قنوج کی حدود مین تو آگیا ہے - اپنے محبوب کو بغیر دیکھے ہوئے کیون لوٹا جاتا ہے - سخن کوتاہ - چند قدم چلا تھا - کہ شہر مین آگیا - اور دلدار کے دیدار سے آنکھون مین فروغ - اور دل مین فراغ حاصل ہوا - دوستو شیوہ محبت کے اس قسم کے عجائبات اتنے زیادہ ہین - کہ لکھنے سے انجام پذیر نہین ہو سکتے ہین - خوابگاہ چندیری لمولفہ

کو رخش جذبہ تا برساند بکوئے یار	کین طے ارض کا رنگ بہر سمند نیست

یاد خواجہ موئد الملۃ والدین

آپ سلطان نظام الاولیا کے مریدون اور نیازمندون مین سے ہین - الٰہی تائیدات کی بدولت دونون جہان کی سعادت سے آپ کامیاب تھے - سرود و سماع کا ذوق گویا آپ کے خمیر مین تھا لیکن بیٹے کے واسطے کمال بیقرار رہتے تھے - بالآخر پیر کی بشارت سے بیٹا نصیب ہوا - نورالدین محمد انصاری نام رکھا - اور اُسنے باپ کے سایہ پرورش مین بہت کچھہ کمالات اور فضیلتین حاصل کر لی تھین - موئد کی ابدی خوابگاہ - مقدس حظیرہ نظامیہ مین ہے -

یاد مولانا حسام الدین ملتانی

آپ سلطان المشایخ نظام الاولیا کے بزرگ خلفا مین سے ہین - اتقا پرستش - اور عرفان مین آپ کو کمال تھا جب آپ حجاز کے سفر سے واپس آکر سلطان نظام الاولیا کی ملازمت مین پہونچے - تو سلطان الاولیا نے فرمایا - حسام الدین - مدینہ منورہ کی زیارت علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ حج کے طفیل مین کرنا - محبت والہ درویش کا شیوہ نہین ہے - اس بنیاد پر آپ زیارت مدینہ کا عزم کر کے مصر کے واسطے دوبارہ اُٹھہ کھڑے ہوئے - اور واسطے

Marfat.com

بعد پیر کی اجازت سے پٹن گجرات مین گوشہ گزین ہو گئے۔ کہتے ہین آپ اپنے حالات درویشی کے اخفا مین بہت کوشش کیا کرتے تھے۔ اور ہمیشہ ٹاٹ بیچنے سے روزمرہ کی قوت بہم پہونچاتے تھے۔ اور جو کچھ بہم پہونچتا تھا اُس مین سے بھی آدھون آدھ کسی اور شخص کو دیدیا کرتے تھے۔ جو مستحق ہوتا تھا۔ اور رسمی علوم کے درس مین مشغول رہتے تھے۔ رحلت کے وقت تک یہی روش و رفتار اور کاروبار رہا۔

اِن بزرگوار کی کیفیت ظاہر ہونے کا سبب لوگ اِس طرح بیان کرتے ہین۔ ہجری سنہ سات پینتیس تھا۔ ایک شخص نے اس سال کے کسی مہینے مین بخدمت سلطان نظام الاولیا دہلی مین حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرا گھر شہر نہروالہ[1] مین ہے۔ اور لڑکی کی شادی اتنی نزدیک آگئی ہے کہ بدت معلوم اس قدر سامان طے کرنے کے واسطے کافی نہین ہے۔ سلطان المشائخ نظام الاولیا نے فرمایا شیخ حسام الدین نہروالہ کے رہنے والے ہین۔ ہر روز صبح کو نماز کے واسطے ہماری مسجد مین آیا کرتے ہین۔ اور پھر چاشت کے وقت تک اپنے مکان پر پہونچ جاتے ہین ہم تم کو اُن کے ساتھ کر دین گے۔ تاکہ تم بہت جلد اپنے مکان کو پہونچ جاؤ۔ دوسرے روز وعدہ پورا ہو گیا۔ اور یہ بات کرامات حسامیہ کی ظہور کا باعث ہوئی۔ پھر آپنے لوگون کی رہنمائی کرنا اختیار کر لیا تھا۔ چھوٹے بڑے سب آپ کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔ کہتے ہین۔ اس خرق عادت کے بعد آپ کی زندگی۔ ہلالی ایک دور سے آگے نہین بڑھی۔ آپکے روضہ کا آستانہ۔ سجدہ گاہ تعظیم بنا۔ خوابگاہ نہروالہ ہے۔ مصرع تیز روی کرد و زود نیا گزشت۔

یا مولانا حسام الدین نہروالہ قدس سرہ

آپ کا سینہ دانش کا دریا تھا۔ اور دانش جوہر بینش سے آراستہ تھی۔ پرہیزگاری داخل عادت تھی۔ اور خوف الٰہی جملہ کاروبار کا مدار تھا مغربی مشائخ کے سلسلہ بیعت مین تھے۔ اور کمال دلبستگی رکھتے تھے۔ طریقت کی رفتار پیران خانوادہ مذکور کی روش پر تھی۔ خوابگاہ نہروالہ مصرع خاندان مغربیہ مشرق دیدار اوست۔

یا شیخ سراج الدین عثمان نامور باخی سراج

آپ کی زاد بوم بنگالہ ہے۔ زمانہ ہوش شروع ہوا ہی تھا۔ کہ سلطان نظام الاولیا کی خدمت مین پہونچ کر حلقہ بیعت گوش عقیدت مین پہن لیا۔ حسن خدمت اور نیز حسن سعادت کی وجہ سے مریدی منصب برادری نسبت سے بدل گیا کہتے ہین۔ آپ کو آغاز جوانی مین ظاہری علم سے کوئی نسبت نہین تھی۔ مولانا فخر الدین زرادی رحمہ اللہ نے ایک روز پیر کے حضور مین عرض کیا۔ کہ ایسا شایستہ زیرک الطبیعت کا جوان علوم سے معرا رہے۔ یہ اچھا معلوم نہین ہوتا ہے۔ اگر یہ جوان اپنے تئین چھ مہینے کے واسطے میرے حوالہ کر دیوے تو اس کا سینہ ایسے علوم سے بہرہ ور نگا

Marfat.com

جن کا گھر دقیقہ شناس عالمون کا ہی ضمیر ہو سکتا ہے - چنانچہ بہت تھوڑی کوشش مین آپنے علم تحصیل کر لیا اور آئینہ ہندوستان لقب پایا - کہتے ہین - اُسی خدمت گزاری کے زمانہ مین چند بار پیر سے اجازت لیکر اپنی مہربان ماں کے دیدار کے واسطے بنگالہ کو گئے - اور آئے - **القصہ** جب دونون جہان کی سعادت حاصل کر لی تو پیر نے خرقہ خلافت دیکر اپنی زادبوم مین رہنے کی اجازت دی - یہان پر بہت تھوڑے دنون مین جملہ خورد و کلان کے پیشوا ہو گئے - اور رحلت کے بعد اُسی جگہہ آرام بھی کیا - **بیت**

مہ گردون سراج عالم تن		مہ جہان ہا اخی سراج بود	

یا شیخ عمر اسعد لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

علاء الحق مخدوم العالم علاء تل بنگالی آپ کا القاب ہے - آپ دونون جہان کے سردار تھے - اور درسی و لدنی دونون علم آپ کو حاصل تھے شیخ اخی سراج کے مریدین - جو سلطان نظام الاولیا چشتی کے بزرگ خلیفہ تھے - اخیر مین وہ ہو گئے - اور ملک بنگالہ بہار مین تمام رہروان حقیقت کے پیشوا ہوئے - آپ کی قبر پنڈوہ مین ہے قدس سرہ

مصرع مشتاق طوف مرقد او خازن بہشت

یا شیخ نور قطب عالم

آپ کا نام احمد - اور لقب نور الدین اور نور الحق ہے - شیخ علاء الدین والحق کے بیٹے اور نیز خلیفہ ہین - جو شیخ اخی سراج کے بزرگ خلفا مین سے ہین - خوابگاہ پنڈوہ ہے - جو صوبہ بنگالہ سے مشرقی سمت مین ہے - درد و نیاز اور سوز و گداز آپ کو بہت تھا - باپ کی خانقاہ مین جس قدر درویش رہتے تھے - اُن کی تمام خدمتین جیسے کپڑے دھونا - پانی پانی گرم کر دینا - ایندھن لا دینا - جھاڑو دیدینا - آپ انجام دیتے تھے - ایک روز پدر بزرگوار نے فرمایا - نور - دیکھو فلان مقام پر جس کنوئین سے شہر کی عورتین پانی کھینچتی ہین - اُس کے آس پاس کیچ رہتی ہے - بیچاری عورتون کا پانون پھسلتا ہے - حکم یہ ہے - اُس جگہہ صبح سے چاشت تک - اور تیسرے پہر سے شام تک کھڑے رہا کرو - اور برتنون کو اپنی سر پر اُٹھا کر اُس کیچڑ سے نکال کر جس کے اُس کو دیدیا کرو - چار سال تک آپ یہ فرمان برداری کرتے رہے آپ کے مکتوبات بھی ہین - جن مین سلوک اور طریقت کو شیرین عبارت کے ساتھہ بیان کیا ہے - اور درد و نیاز مندی کے اسرار کو موثر اور شوق افزا الفاظ مین لکھا ہے - ذیل کے چند فقرے انہین مکتوبات مین سے ہین - نور مسکین نے عمر ضائع کر دی - اور حصول مقصد کی اُس کی ہوا بھی نہین لگی - حیرت اور حسرت کے سنسان جنگل مین گیند کی طرح سرگردان اور پریشان پھرتا رہا - عمر ساٹھہ سے گزر گئی تیر چلکی سے نکل گیا - اور نفس امارہ کی بدی سے نجات نہین ملی -

Marfat.com

ہاتھہ مین ہوا - جگر مین آگ - آنکھون مین پانی - سر پر خاک - اور دل مین چاک - اِن چیزون کے سوا کچھہ حاصل نہین ہوا - اور ہمیشہ ندامت اور خجالت کے سوا - کوئی دست آویز ہاتھہ نہین آئی مصرع نور رحمت باد شمع مرقدش

یاد شیخ جلال الدین جد شیخ حسام الدین مانکپوری

آپ عالم - عابد - عارف - عزیز صابر - اور متقی تھے - ہمیشہ نماز عشا کے بعد اکتالیس بار سورہ یسین ختم فرمایا کرتے تھے - سلطان نظام الاولیا کے خلیفہ شیخ محمد سے بیعت تھے - کہتے ہین - شیخ محمد - دولتمند سپاہیون - اور کامیاب تونگرون کے لباس مین رہکر اپنی حالت کو چھپائے رکھتے تھے - اور نیز سلاطین اور ارباب مناصب کی ملازمت مین جاتے آتے تھے - ایک روز مانکپور کے قاضی اور اُنکے بیٹے نے - امتحان کے واسطے آپ کی ملازمت کا عزم کیا - یہ بات قرار دی - کہ اگر آپ ہم کو قند دینگے - تو ہم آپ کی ولایت تسلیم کرینگے - آپنے باطنی فروغ سے آنے والون کا ضمیر پہونچنے سے پہلے معلوم کرلیا - فرمایا حسام الدین ابھی اسی دم چند سادہ دل لوگ - درویش کے امتحان کے واسطے آنے والے ہین - اور اُن کے دل مین قند کی خواہش ہے - تھوڑا سا قند لے آؤ - تاکہ دل کی طرح اُن کا دہن بھی شیرین کردیا جاوے - اور اس اُمت کے درویشون کی طرف اعتقاد پیدا ہو جب قاضی جی آپکی ملازمت مین پہونچے - تو دہان پر قند رکھا ہوا دیکھکر تبسم کیا - اور خجالت سے سر نیچے کرلیا - رخصت کے وقت مہمانی کے لیے التماس کیا - فرمایا چالیس سال سے کچھہ زیادہ عرصہ ہوتا ہے - کہ مینے مقلدان قضا کے خوان سے کھانا نہین کھایا ہے - کتابت قرآن کی اُجرت سے لقمہ کھاتا ہون اور کبھی بے وضو قلم سیاہی مین ترکر کے صفحہ کاغذ پر نہین چلایا مصرع دلش آئینۂ نور ازل باد

یاد مولانا خواجہ

آپ شیخ جلال الدین کے بیٹے - اور مولانا حسام الدین مانکپوری کے باپ ہین - عالم - فقیہ منش - درویش خو - اور فاقہ کش تھے - ایک روز تین فاقون کے بعد ایک شخص فتوی لکھنے کے واسطے کچھہ نقد آپ کے پاس لایا - آپنے قبول نہین فرمایا - گھر والون نے لعن طعن کیا - آپنے کچھہ جواب نہین دیا - یہان تک کہ شام ہونے کو آئی - ایک امیر آدمی ملک علی الدین نام مانکپور مین اُترا ہوا تھا - وہ ایک دعا پڑھا کرتا تھا جس مین ایک لفظ پر اُس کے دل کے اندر الجھن پیدا ہوئی - شہر والون سے دریافت کیا - یہان عالم کون ہین جن کی خدمت مین جاکر علمی مشکلات پیش کی جائین لوگون نے کہا - مولانا خواجہ ہین - امیر نے کمال عزت اور حرمت کے ساتھہ بلا کر جو مشکل تھی - آپ کی خدمت مین ظاہر کی - آپنے فی البدیہہ حل کردی - امیر کی الجھن دور ہوئی جس قدر نقد دوپہر کے وقت نہین لیا تھا - اُسی قدر نقد - ایک جوڑہ کپڑہ - اور کھانا پیش کرکے گھر کو روانہ کیا - اُس وقت اُن طعن کرنے والون سے ازراہ مذاق کہا

Marfat.com

اور متنبہ کیا - کہ جو کوئی میری طرح ہمت کو کام فرما کر ناجائز چیز نہین لیتا ہے - جس طرح مجکو آج مشکوک چیز کے عوض مین اُس کے نہ لینے کے بدولت - حلال طیّب مال عطا ہوا ہے - اسی طرح اُسکو بھی عطا ہوتا ہے - خلاصہ اس تقریر کا یہ ہے - کہ اگر انسان دنیا سے گزر جاوے - تو آخرت اُسکو ملتی ہے - اور اگر آخرت سے بھی اپنے تئین گزار دیوے - تو اِسکے عوض حق سبحانہ ملتا ہے - دیکھو شیوہ گرسنگی - تمہارے حصول کا درجہ کہان سے کہان پہونچاتا ہے

یاد مولانا حسام الدین مانکپوری رحمہ اللہ

آپ دنیا اور آخرت مین مقبول تھے شیخ نور قطب عالم سے خرقہ خلافت ملا تھا شیخ شہاب الدین مانک پوری آپکے بزرگ خلفا مین سے ہین - اُنہون نے اپنے پیر کے تمام مکتوبات کو فراہم کرکے ایک جلد بنالی تھی - جو پیر نے اپنے فرزندون اور خلفا کے نام لکھے تھے - تعداد مکتوبات ایکسو اکیس ہے - ان مکتوبات مین زیادہ حصہ اُن مکتوبات کا ہے - جو مولانا نے اپنے بڑے اور عزیز ترین فرزند شیخ فیض اللہ کے نام لکھے تھے شیخ فیض اللہ قاضی شاہ کے نام سے نامزد ہین - چند خط اپنے دوسرے بیٹے شیخ احمد کے نام بھیجے تھے - شیخ احمد کو آپ شیخ بدہا - نور دیدہ - اور دیدہ نور کہا کرتے تھے - بعض خطوط شیخ نعمۃ اللہ کے نام ہین - شیخ نعمۃ اللہ لوگون مین شیخ نتھو کے نام سے مشہور ہین - اور کچھ حصہ خطون کا ایسا ہے - جو شیخ زاہد شیخ اکمل شیخ راجا - اور شیخ خواند عالم مشہور بہ عاشق کے نام بھی لکھے گئے ہین - یہ سب شیخ نور قطب عالم کے نواسے ہین - اِن سب کو خطون اور پیغامون کے ذریعہ سے تلقین فرمائی - سلوک طریقت مین عالی مقامات پر پہونچایا - خلافت کا خلعت پہنایا - ہدایت یابی اور ہدایت دہی کا مرتبہ عطا کیا - لیکن سجادہ نشینی بڑے بیٹے شیخ فیض اللہ کو ہی عطا ہوئی - علیٰ ہذا القیاس آج تک شیخ فیض اللہ کے فرزند درجہ بدرجہ اپنے دادا کی جگہ سجادہ نشین ہوتے چلے آئے ہین - تمام نبگالہ والے متفق اللفظ کہتے ہین - کہ مخدوم حسام کے ایکسو بیس خلیفہ تھے جو صاحب کمال و اکمال تھے - ان مین سے (۱) سید مسعود ابن سید ظہیر الدین فتحپوری - جو شیخ سیدن کے نام سے مشہور ہین - (۲) سید حامد شاہ ابن سید راجہ شاہ مانک پوری (۳) سید محمد امیر بدہاجن کا لقب سید صوفی ہے - (۴) مولانا کمال الدین ۶ - اللہ (۵) مولانا شہر اللہ ابو القاسم ملتانی لکھنوری (۶) شیخ نصیر الدین محمود ابن شہر اللہ لکھنوری - (۷) مولانا فرید الدین سالار عراقی (۸) شیخ احمد قنوجی (۹) معین الاسلام اودہی - (۱۰) مولانا منہاج الدین بہاری (۱۱) مولانا جمال الدین حسن - فخر (۱۲) شیخ ضیاء الدین یوسف ابن داود کروی (۱۳) مولانا سوندہو کروی (۱۴) مولانا محمد علا کروی - اور (۱۵) شیخ تاج شہاب مانک پوری - جن کا لقب از راقی شاہ ہے - یہ تمام صدر الذکر اصحاب اکابر زمانہ کے پیشوا تھے - بعض اہل باطن تھے اور بعض اہل ظاہر اور اہل بیان تھے - قدس اللہ اسرارہم ایک رسالہ

Marfat.com

ہے رفیق العارفین نام۔ جس مین ایک مرید نے آپ کی دلچسپ باتین فراہم کی ہین۔ اِن باتون مین سے ایک فقرہ یہ بھی ہے کہ مرید کی نسبت پیر کے ساتھ بعینہ ایسی ہے۔ جیسی پیوند کی نسبت جامہ کے ساتھ ہوتی ہے۔ اگر پیوند سفید ہے۔ تو جس وقت جامہ دھویا جاوے گا پیوند بھی صاف ہوجاویگا۔ اور اگر پیوند سیاہ ہے۔ تو اُس کی سیاہی کم ہوکر پیوند مائل بہ سفیدی ہوجاوے گا۔ یہ بھی اُنھین باتون مین سے ہے۔ اگر مرید نیک ہین تو پیر اُنھین کی نیکی سمجھین گے۔ اور اگر بد ہین۔ تو اُن کی بدی معاف کردینگے۔ بہرحال بیعت بے فیض نہین رہتی ہر بیعت

بے خدمت مست خواجہ مگر بے ارادت است		خدمت نصیب بندۂ صاحب سعادت است	

یاد شیخ کالو

آپ کا نام کمال ہے۔ اور شیخ حسام الدین مانک پوری کے مرید اور خلیفہ ہین۔ آپ کی عمدہ ریاضت تھی۔ کرہ مین قبر ہے۔ بس اتنی باتون کے سوا آپ کے کسی قسم کے حالات راقم کو معلوم نہین ہوئے۔ جو حوالہ قلم کئے جاوین

یاد شیخ شمس الدین محمد

آپ نہایت بوڑھے آدمی تھے۔ بیعت تو تھے شیخ نور قطب عالم بنگالہ سے۔ مگر خرقہ خلافت شیخ رفیع الدین بایزید سے ملا تھا۔ اور قیام آپ کا اجمیر مین تھا شیخ جمال دہلوی کے پیر شیخ سمارالدین کا دوستی اور یاری کا رابطہ آپ کے ساتھ بڑھا ہوا تھا شیخ سمارالدین کہتے تھے۔ کہ آپ کی زبان سے بارہا سنا ہے۔ مرشد خواجہ معین الاولیا کی نسل مین سے ہین قدس اسرارہم

یاد مولانا شیخن مانک پوری

آپ کو زبانی کلام سے فقط تھا گوشہ نشینی اور تنہائی سے خوش دل رہتے تھے۔ اسپر بھی اہل جہان آپ کے بہی آستانہ کی طرف متوجہ تھے۔ کھانا کھانے سے ہاتھ بالکل کھینچ لیا تھا۔ احیاناً اگر آجاتا تھا۔ تو ایک لقمہ سے زیادہ نہ کھاتے تھے۔ جو شخص آپ کی ملازمت مین جاتا تھا۔ اُس سے گفت وگو اُسی کے حال کے موافق کیا کرتے تھے۔ یعنی اگر دہقان ہوتا تھا۔ تو اُس سے دریافت کیا کرتے تھے۔ تمہارے بیل تو فربہ ہین۔ کھیتی سرسبز ہے۔ شقہ دار منصف ہے یا ظالم ہے۔ جب کوئی شخص آپ سے کہتا تھا۔ اس قسم کی باتین کرنا درویش کے مناسب حال نہین ہے۔ تو جواب دیا کرتے تھے۔ حقائق اور معرفت کی باتین کیونکر دریافت کرون۔ جن کو یہ لوگ سمجھ ہی نہین سکتے ہین۔ اور اگر خاموش بیٹھا رہتا ہون۔ تو یاس آنے والا کو وحشت ہوتی ہے۔ ناچار کلام بفحوائے کَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ کرنا پڑتا ہے۔ تاکہ باہم جدا ہو نوین۔ تو خوشی وخورمی کے ساتھ ہو نوین۔ اور جب یہ شخص اپنے گھر جاویگا۔ تو گھر والون کے سامنے فخر کے ساتھ کہے گا۔ آج شیخ نے مجھ سے ایسا کہا۔ اور ایسا دریافت کیا۔

لہ تم لوگون سے اُن کی عقلون کے موافق باتین کیا کرو۔ ۱۲۔

Marfat.com

مناسبتون کے سمجھنے والے اہل سخن اچھی طرح جانتے ہین - کہ ہم جنس گفت وگو کی تقریب سے برمحل اکثر باتین یاد آجایا کرتی ہین - چنانچہ اس مقام پر ایک حکایت یاد آئی ہے - دسوین صدی کے اخیر مین چوتھے حصہ کا آغاز تھا - اُس وقت کا ذکر ہے - شہر دودرہ* مین عماد الملک رومی کا بیٹا چنگیز خان نامی گجرات کے امیران اعظم مین سے تھا - جب وہ کسی سے بات کیا کرتا تھا تو پانسو درم چاندی اُسکو دیا کرتا تھا - اور کہتا تھا کہ اس قاعدہ کی پابندی اس غرض سے ہے - کہ جب یہ شخص اپنے گھر پہونچے گا - اور اپنے اہل وعیال سے کہے گا - کہ آج چنگیز خان میرے ساتھ ہم کلام ہوا ہے - اگر یہ نقد اس کے پاس نہوگا - تو اس کی راست گفتاری کا کوئی گواہ نہین ہے - القصہ شیخ کے اندار ہبت سے تصرفات اور خوبیان تھین - اُن کا قیاس اُسی نمونہ پر کر لیا جاوے -

یا دمولانا برہان الدین صوفی پور جمال الاولیا ھانسوی قدس سرہما

آپ صاحب حال وقال تھے - اور علم حجت وبرہان بھی جانتے تھے - آپ فرمایا کرتے تھے - کہ جب پدر بزرگوار کو ناسوتی جہان سے کوچ فرمانے کا وقت پیش آیا - تو اُن کی کنیز جو اپنے وقت کی عارفہ اور عابدہ تھین اور جن کو حضرت گنجشکر مادر مومنان فرمایا کرتے تھے - جو خرقہ اور عصا پدر بزرگوار کو حضرت گنجشکر نے عطا فرمایا تھا سامنے لے آئین - ارشاد ہوا - برہان الدین کو دیدیا - جواب مین عرض کیا - ابھی خوردسال ہے - ارشاد ہوا - کچھ مضائقہ نہین - ماہ نو ہے - جلد بدر ہوجاوے گا - اور فرمایا - کہ جب اس کا زمانہ ہوش آجاوے - تو اس کو چاہیے کہ سلطان نظام الاولیا کی خدمت مین کوشش کرے - کہ اُن کی خدمت سے دو جہانی کمالات حاصل ہوجاوینگے

یا دمولانا شمس الدین یحییٰ

اکثر علمی کتب آپ کے مطالعہ سے نکلی ہوئی تھین - بالخصوص اصول فقہ کی کتابین - کہتے ہین - ایک روز آپ مع اپنے بھائی مولانا صدرالدین کے جو آپ کے ہم سبق تھے - مولانا ظہیر الدین کی ملازمت سے اُٹھکر سلطان نظام الاولیا کی خدمت مین حاضر ہوئے - سلطان الاولیا نے سبق کا سوال کیا - جواب دیا - کشف عنقریب ختم ہونے والی ہے احادیث کے ساتھ ایک مشکل جو اُس روز کے سبق مین تھی - عرض کی - سلطان الاولیا نے ادنی توجہ سے وہ دشواری آپ کے روبرو حل کردی - جو بہت سے علم دانشمند کے ساتھ بھی مدرسہ مین حل نہین ہوئی تھی - آپ وہان سے عبرت حاصل کرکے اُستاد کی خدمت مین حاضر ہوئے - اور گزری ہوئی حقیقت حال ظاہر کی - اور پھر دوسرے روز اُستاد کے ہمراہ خانقاہ نظامیہ مین آکر بیعت ہوئے - اور خرقہ خلافت اور اجازت نامہ پایا - القصہ ایک عرس کا ہنگامہ تھا قوالی ہو رہی تھی - ایک غزل سنکر آپ کا حال دگرگون ہوا - نالہ وفغان کر رہے تھے - کہ آپ کا نفس ناطقہ روح

* شہر دودرہ گجرات کا بکواڑ ریاست کا دارالحکومت ہے - زبان قدیم مین شاید بردودہ کہتے تھے ۱۲

Marfat.com

رحمانی سے جا ملا۔ مصرع آفتاب ذاتِ او را مشرق و مغرب یکے ست۔

یا دمولانا فخر الدین زرّادی

آپ سنجیدہ عالمون اور اُستاد نامورون مین سے ہین۔ کہتے ہین۔ ایک روز آپ پر سلطان نظام الاولیا کی نگاہ پڑ گئی تھی۔ کہ رسمی علوم کا خزانہ اور درسی قیل وقال کا کارخانہ تمام تباہ و برباد ہو گیا۔ ناچار مرید ہوئے۔ تمام کتب خانہ مدرسہ والون کو تقسیم کر دیا۔ اور وحدت کے مسئلہ کو اپنی نماز و نیاز کا قبلہ گاہ بنایا۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ پیر کی اجازت سے حجاز کے سفر کو گیے۔ جب واپس آتے تھے۔ کشتی ٹوٹ گئی۔ دریا مین ڈوب گیے۔ غیب سے ایک شخص نے آواز دی کہ ھٰذا بحر عمیق غریق فی البحر شیخ نجم الدین ابوالبرکات مالکی عربستان سے دہلی مین آئے تھے۔ بیان کرتے تھے کہ مینے ایک زیبا شکل جوان کو انوار الٰہی کا بھرا ہوا طبق ہاتھ مین لیے ہوئے دیکھا۔ پوچھا تم کون ہو۔ کہان جاتے ہو اور کیا لیے جاتے ہو۔ جواب دیا۔ مین فرشتہ ہون۔ لدنی علم زرادی کے لڑکے کے واسطے لیے جاتا ہون جس نے گزشتہ شب کو اکتسابی علوم۔ خدائی محبت مین چھوڑ دیے ہین۔

یا دشیخ شمس اوتاولہ

اوتاولہ۔ ہندی زبان مین جلد باز کو کہتے ہین۔ ہدایت دہی مین آپ کی شعاع۔ اپنے نام کی طرح مثل آفتاب اور فائدہ رسانی مین آپ کی رفتار اپنے لقب کی طرح مثل ماہ تھی۔ کہتے ہین۔ آپ سلطان نظام الاولیا کے حضور مین اس قسم کی باتین بہت کیا کرتے تھے۔ کہ ایسی صورت کی آرائش۔ اور طینت کی زیبائی۔ جوانمردی افسردگی کا نشان اور دلبستگی کا گواہ ہے۔ کیونکر درویش کے واسطے موزون ہو سکتی ہے۔ سلطان نظام الاولیا جواب نہین دیا کرتے تھے۔ اسی اثنا مین ایک رات خواب مین دیکھا۔ کہ سلطان نظام الاولیا اپنا سر سرور علیہ السلام کے مبارک زانو پر رکھے ہوئے سو رہے ہین۔ اُس وقت سے گویا زبان طعن کاٹ کر پھینک دی۔ اور پھر ہمیشہ ادب و اعتقاد ملحوظ رکھا۔ سلطان الاولیا بھی فرمایا کرتے تھے جس کسی کو اپنی مراد پر خواہ وہ انجمانی ہو۔ یا اینجبانی۔ جلد پہنچنا منظور ہو۔ وہ ہمارے شمس کی ملازمت کرے۔ اس بنیاد پر آپ کو اوتاولہ کہتے ہین۔ خوالگاہ دہلی۔

مصرع باد خرم جانِ او از فیضِ حق۔

یا دشیخ حیدر

آپنے خاموشی کو اپنے حسنِ حال کا نقاب بنا رکھا تھا۔ اور ہمیشہ اہل جہان کے ساتھ ملے جلے رہتے تھے۔ آپ سلطان المشائخ نظام الاولیا کے خلفا مین سے ہین۔ خوالگاہ لاڈو کی سرائے مین ہے۔

Marfat.com

یاد خواجہ تقی الدین نوح

آپ خواجہ ہارون کے بھائی ہین - درویشون کی سی عادت - عالمون کی سی طبیعت - اور عابدون کی سی روش تھی بے انتہا عبادت اور ریاضت کرنے سے دن رات مین آپ کو کھانے پینے کی بھی فرصت نہین ہوا کرتی تھی ایک روز سلطان نظام الاولیا نے دریافت کیا - اس قدر عبادت کرنے سے تمہاری آرزو کیا ہے - جواب دیا - پیر بزرگوار کی عمر کی درازی - سلطان نظام الاولیا - بہت خوش ہوئے کہتے ہین - بالآخر - اپنی صحت - بیماری دق کے ہاتھہ فروخت کرکے شیخ سے پیشتر ہی کوچ کر گئے -

یاد خواجہ ابوبکر مصلی بردار

آپ گویا عزت و کرم کا خزانہ - اور ذوق و شوق کی کان تھے - آپکے سماع کے وقت خانقاہ کے در و دیوار جنبش مین آجایا کرتے تھے - اور حاضرین مجلس مین یہانتک جوش ہوتا تھا - کہ فریاد آسمان تک جاتی تھی توکل اور استغنا کے دائرہ سے پانون کبھی باہر نہین نکالا - اہل دولت کے آستانہ پر کبھی احتیاج لیکر نہین گئے اور باینہمہ سب سے بہتر ایام گزاری کی -

یاد خواجہ رفیع الدین ہارون

آپ سلطان نظام الاولیا کے مرید اور (بہن کے لڑکے) بہانجہ ہین - پیر کی نظر مین تمام عزیزون اور مریدون سے زیادہ عزیز تھے - پیر آپکے بغیر کھانا نہین کھایا کرتے تھے - کلام ربانی حفظ تھا - تیر اندازی مین ہاتھہ بہت ہلکا اور نشست بہت درست تھی - سلطان الاولیا نے اپنی زندگی مین آپ کو اپنی اوقاف کا متولی کر دیا تھا -

یاد شیخ بابو چشتی

آپ کی خوابگاہ کنبایت مین سے جو ایک بندر ہے احمد آباد سے دو منزل دور - شیخ شیدا آپ کے مرید تھے - پیر بدون مرید (شیخ شیدا) کے کھانا نہین کھایا کرتے تھے - ایک روز ایک خادم نے کمینہ پن اور نیز زیادہ بھوکا ہونے کی وجہ سے کہا - ایک جولاہہ کب اس قابل ہو سکتا ہے - کہ اس کا انتظار کیا جاوے - پیر نے فرمایا - کھانا لاؤ - جب دیگ سے سرپوش اٹھایا تو دیگ مین کیڑے کلبلانے لگے - فرمایا - پھر ڈھک دو - اور ڈھکا رکھو - جب تک شیدا نہ آوے - شیدا آئے - اور کھانا نکالا گیا - بالکل پاک صاف نکلا -

غوث طلسمی عالم کو ایک ہنگامہ سمجھنا چاہیے - جس کے اعراض اور جواہر ہر ایک شخص کی نظر مین اسکے اندیشہ اور توہم کے تابع ہوتے ہین - لیکن تغیر اکثر معانی مین ہوا کرتا ہے - اور اس کو ظاہر شریعت مین بھی جایز جانتے

Marfat.com

ہین اور صورت کی تبدیلی از قسم خرق عادت ہے - اولیاء اللہ کی کرامات کے ذریعہ سے اسکو بھی ممکنات سے سمجھتے ہین - اور اشیا کے باطنون پر جو حکم ہے وہ جمال اور جلال کا ہی ہے - جو گوناگون اسما اور صفات کے پردہ مین ظہور کر رہا ہے - جیسے کہ مذکورہ بالا خادم کی نظر مین کمانا کیرطے ہوگیا جس کا دل تجلی جلالی اور حقیقت پوشی کے ساتھ نام زد تھا - اور شیدا کی نظر مین کمانا اپنی اصلی صورت مین معلوم ہوا جس کا دل جمال اور عقیدت کی صفت سے آراستہ تھا - حدیث لَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ[1] اسی مقام کا بیان ہے - مصرع -

باد اجہان صورت و معنی مسخرش

یاد خواجہ شمس الدین دہلوی

آپ امیر خسرو کے (بہن کے بیٹے) بہانجہ ہین - قافیہ کا علم - نظم کا ذوق - اور طبیعت کی موزونی یہ صفات آپ کی ذات مین کمال درجہ موجود تہین - سلطان نظام الاولیا کے جمال باکمال پر عاشق تھے - یہانتک کہ نماز پڑہتے وقت جب تک کہ سلطان الاولیا کے چہرہ منور پر نظر نہین کر لیتے تھے - تکبیر تحریمہ نہین کہتے تھے - فرمان برداران نظامیہ مین سے بعض کا یہ قول ہے - کہ عشق کی ہی بیماری مین جان دیدی - اس بیماری کے سوا کوئی اور علت آپ کے مزاج مین واپسین دم تک نہین تھی - اور جو قبر بزرگوار مامون کے مزار کے تحت مین ہے - کہتے ہین - کہ وہ آپ کی ہی قبر ہے - شاید ہوگی -

یاد خواجہ عزیز الدین ابن خواجہ ابوبکر

آپ خانہ شریعت کے ستون - اور دربار طریقت کے وزیر تھے - کہتے ہین - آغاز جوانی سے ختم زندگانی تک کبھی تکبیر اولی ہاتھ سے نہین جانے دی - مقدس روضہ نظامیہ مین اکثر اوقات نماز کی امامت کیا کرتے تھے - اور وہان سے باہر نہین جاتے تھے - ہر شب جمعہ مین ختم قرآن کرنا آپ کا وظیفہ تھا -

یاد مولانا مغیث الدین دہلوی

آپ سلطان نظام الاولیا کے مقبول اور بزرگ خلفا مین سے ہین - ہجری سنہ سات سو بیس مین پیر بزرگوار کی اجازت سے مالوہ کی طرف گئے - اور شہر اجین مین دریاے شپرا کے کنارہ گوشہ گزین ہوگئے - جب عالم علوی کو کوچ فرمایا تو اسی جگہ قبر بنائی گئی - جہان گوشہ گزین تھے عجیب جگہ ہے - ہوا اور فضا کے اعتبار سے بہشت کا نمونہ ہے ہر شب جمعہ کو اکثر لوگ نذر و نیاز آپکے مزار کے پاس درویشون کو تقسیم کیا کرتے ہین - سرود و سماع کی مجلس ہوتی ہے - اور نیز حسن و عشق کا بازار گرم ہوتا ہے -

[1] جو دن کا صدقہ ہے - وہ ہمارے واسطے ہدیہ ہے ۱۲

Marfat.com

یاد سید شمس الدین خاموش

آپ سید محمد کرمانی کے فرزند ہین آپ کا چہرہ حسین تہا - اور عادات دلکش تہین - اکثر خلفاے نظامیہ سرود وسماع کی مجلس آپکے مکان مین کیا کرتے تہے - کہتے ہین - ایک کم فہم آدمی تہا - اُس نے آپ کی سیادت اور ولایت پر اعتراض کیا تھا اُسی دم کیا دیکہتا ہے - غصہ مین بہری ہوئی ایک جماعت اُس شخص کے ہاتہہ باندہکر سولی کے نیچے لیے جاتی ہے - یہ حالت دیکہکر وہ شخص دل مین اپنے خیال سے باز آیا - پس خوف دلانے والی صورت مع اپنے اثرات کے نظر سے غائب ہوگئی شخص معترض نے یہ عجائبات دیکہکر آپ کے قدمون مین سر رکہا - عذر و معذرت سے پیش آیا - اور جو کچہہ اُس پر واقعہ گزرا تھا - بیان کیا - کہتے ہین - آپنے ہجری سنہ سات سو بتیس مین ہستی موہوم کو چہوڑ دیا - مصرع داشت روشن در دل و در دیدہ حکم آفتاب -

یاد مخدوم جہانیان قدس سرہ

آپ کا نام سید جلال تہا - آپ بخارا کے سادات عظام مین سے ہین - ظاہری علم اور باطنی معلومات سب کچہہ آپ کو حاصل تہی - عالم غیب سے عالم دنیا مین آپ کے تشریف لانے کی تاریخ پندرہوین شعبان کی رات ہے اور ہجری سنہ سات سو سات تہا - اور امکانی سراے سے وجوب کے محل کو بازگشت کا سال اور مہینا عید قربان کا روز اور ہجری سنہ سات سو پچاسی لوگ بیان کرتے ہین - آپ شیخ رکن الدین ابو الفتح قرشی کے مرید اور نصیر الاولیا چراغ دہلی کے خلیفہ ہین - چند روز آپ کو امام عبداللہ یافعی صاحب تاریخ کے ساتہہ بہی اتفاق صحبت رہا ہے - ایک کتاب خزانہ جلالی آپ کی ملفوظات مین سے ہے - اُس مین آپنے بہت سی فائدہ مند باتین امام سے لکہی ہین - اور آپ کے ایک مرید تہے شیخ جمال نام تہا - اپنے وقت کے عالم تہے - اُنہون نے جو آپ کی پر اثر باتین بواسطہ یا بیواسطہ سنی تہین - اُن سب کو اپنے قلم سے فراہم کیا ہے بڑی کتاب ہوگئی ہے - جامع العلوم جلالی اُس کا نام بتلاتے ہین -

آپ کے دل چسپ کلمات مین سے یہ بات بہی ہے - کہ آپنے فرمایا ہے - **شریعت** اعضاے بدن کا پاک کرنا ہے تعمیل اوامر اور اجتناب نواہی کے ذریعہ سے - **طریقت** دل کو منور کرنا ہے - تہذیب اخلاق کی مدد سے اور **حقیقت** نفس ناطقہ کو پاک وصاف کرنا ہے آئینہ روح سے ماسوائی زنگ دور کرکے - اس بنیاد پر شریعت کے پہاڑون مین کا ایک ذرہ بہی طریقت اور حقیقت کے آفتاب کی شعاعون سے بہتر اور بزرگ تر ہوتا ہے - حال آنکہ شریعت سے مخلوقات کے صرف جسم کی اور ظاہری افعال واقوال کی آراستگی ہوتی ہے

Marfat.com

اور طریقت وحقیقت کا تعلق اندرونی آزادی سے ہوتا ہے - اور نیز طریقت وحقیقت اللہ عزاسمہ کی نظرگاہ ہین - کیونکہ شریعت کے ساتھہ گناہ گاری - وہی تباہی خیالات - اندرونی کفر - اور پنہانی شرک یہ تمام چیزین ایک شخص کے اندر جمع ہوسکتی ہین - برخلاف طریقت اور حقیقت کے - کہ یہ دونون چیزین روح کی روشن ضمیری پر مبنی ہین - اور روشن ضمیری کا پیدا ہونا راستی - درستی - یگانگی - یک رنگی - گرستگی - پرہیزگاری - ایک کو دیکھنا - اور ایک ہی سوچنا - ان صفات کے ساتھہ متصف ہونے کے بدون ممکن نہین - اور مذکورہ بالا تین طریقون کا نام اصطلاح تصوف مین تزکیہ تصفیہ - اور تجلیہ ہے - ان طریقون کا مفصل اور صحیح بیان اکثر کتب تصوف مین لکھا ہوا ہے - وہ دیکھنے کے قابل ہے -

عید قربان کے روز ملک الموت - مخدوم کے پاس ادائے امانت کا پیغام لائے آپنے فرمایا - لوٹ جاؤ - اور تیسرے پہر تک صبر کرو - تاکہ جلال کے لڑکون کو خوشی کی صبح - ماتم کی شام نہ ہوجاوے - جب لوگ عید کی چہل پہل سے فارغ ہوئے - تو آپنے معنوی سفر کیا - مصرع باد عید جان او دیدار حق -

سید شرف الدین مشہدی نے اپنے رسالہ مین لکھا ہے - کہ مخدوم کو کچھہ اوپر چار سو چالیس اصحاب سے خلافت تھی منجملہ ان کے جس قدر بیان صحت کو پہونچا ہے - اور شجرہ مین لکھا ہوا دیکھا ہے - یا داشت مین لکھہ لیا ہے -

فہرست خلافت مخدوم قدس سرہ جو صحیح بیانات سے معلوم ہوئی ہے

اولاً - پدر بزرگوار سید کبیر بخاری سے خلافت تھی	یہ سلسلہ آبا و اجداد کے ذریعہ سے حضرت امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ تک پہونچتا ہے -
دوسرے - اپنے عم سید محمد بخاری سے تھی -	یہ دونون خانوادے شیخ بہاءالدین زکریا تک منتہی ہوتے ہین -
تیسرے شیخ رکن الدین ابوالفتح سے	
چوتھے شیخ الاسلام محمود شاہ زاد بوم تستر - مسکن سورکاہ علاقہ فارس سے - - - - - - - -	مخدوم نے ہجری سنہ سات سو اڑتالیس مین جب کہ محمود شاہ کی عمر ایک سو تیس سال کی تھی - ملازمت مین پہونچکر خرقہ خلافت حاصل کیا تھا - اور کتاب عوارف خطبہ سے خاتمہ تک پیر سے پڑہی تھی - پیر نے عوارف کو مصنف کی خدمت مین پڑہا تھا - دو تین چار ان تینون خانوادون کا سلسلہ شیخ الشیوخ سہروردی تک پہونچتا ہے

Marfat.com

پانچوین - امام عبداللہ یافعی سے خلافت تھی	یہ شجرہ ابومدین مغربی تک پہونچتا ہے۔
چھٹے - شیخ ابوصعید عینی سے " "	یہ دونون سندین سید محی الدین عبدالقادر جیلانی سے جا ملتی ہین۔
ساتوین - شیخ نورالدین علی ابن عبیداللہ طرابلس سے	
آٹھوین - شیخ فریدالدین گنجشکر سے - عالم روحانی مین "	ان چارون چمنون مین شگفتگی خواجہ معین الاولیا چشتی اجمیری کی نوبہار ہدایت سے ہے۔
نوین - شیخ قطب الدین منور سے " "	
دسوین - مولانا شمس الدین یحیی اودہی سے "	
گیارہوین - نصیرالاولیا - چراغ دہلی سے " "	
بارہوین - شیخ رکن الدین منجی سے " "	یہ سلسلہ شیخ ابوعبداللہ خفیف شیرازی کے توسط سے سلطان ابراہیم ادہم کو پہونچکر خواجہ اُویس قرنی تک منتہی ہوتا ہے۔
تیرہوین - سید جلال اوچھوی سے " "	یہ ہدایت کا خاندان شیخ نجم الدین کبریٰ سے جا ملتا ہے۔
چودہوین - سید حمیدالدین محمود چشتی سمرقندی سے -	یہ خانوادہ خواجہ مودود چشتی تک پہونچتا ہے۔
پندرہوین - شیخ نجم الدین اصفہانی سے "	یہ خاندان شیخ ابوبکر نساج پر تمام ہوتا ہے۔ قدس اللہ اسرارہم اجمعین۔

ان کے سوا اور خلافتین جو صحت کے درجہ کو نہین پہونچی ہین - بہت سی ہین - ایک بیان ہے - کہ سو سے متجاوز ہین - اوپر بیان ہو چکا ہے کہ سید شرف الدین مشہدی نے اپنے تذکرہ مین لکھا ہے - کہ کچھ اوپر چار سو چالیس خدا شناس رہنما اور عالمون سے مخدوم نے ملازمت حاصل کر کے خلعت خلافت - اور فیض پایا تھا جس قدر کوشش کے ذریعہ سے تحقیق ہوا ہے - لکھا گیا - اگرچہ دیگر رسالے ایسے موجود ہین - جن کے اندر مخدوم کی خلافتون کا سلسلہ بعض مین مذکورہ بالا تعداد سے کم اور بعض مین زیادہ لکھا ہے - مگر صحیح طور پر یہ معلوم نہین ہوا ہے - کہ لکھا ہوا حال کہان تک قابل اطمینان ہے - العلم عند اللہ -

یادا میر سید احمد ابن سید محمد کرمانی

آپ کی کرامتین زبردست تھین - اور حالات قوی تھے - سلطان محمد تغلق شاہ نے بزعم سلطنت ایکدن

Marfat.com

آپ کے پانون مین بیڑیان ڈال دی تھین - مگر وہ بدون ہاتھہ لگانے کے فوراً کھل پڑین - جب یہ ماجرا سلطان نے سنا - تو آپ کی محبت اُس کے دل مین پیدا ہوئی - اور استحکام کے ساتھہ پیدا ہوئی - اور از سر نو مصاحبت کا سلسلہ قایم ہو گیا - علمی کمالات سلطان نظام الاولیا سے حاصل ہوئے تھے - خلافت کا خرقہ بھی سلطان الاولیا سے ہی تھا - سلطان الاولیا کے خلفا کے اجازت نامے آپ لکھا کرتے تھے - روز پنجشنبہ تاریخ اکیسوین شعبان ہجری سنہ سات سو باون کو آپنے اپنی زندگی کا پانون تعینات کی زنجیر سے نکال لیا - بیت

	گر نیارد دست پائے ہوشمند	حلقہ حلقہ بگسل آن زنجیر را	

یا شیخ نصیر الدین محمود اودھی

گنج معانی اور چراغ دہلی آپ کا لقب ہے - نفس جو بظاہر دوست اور عادۃً دشمن ہے - اِس کی لڑائی مین آپ کو فتح مندی کے ساتھہ کامیابی ہوئی تھی - وجدان - کشف - اور اشراف یہ مدارج بھی آپ کو حاصل تھے - شیخ جمال دہلوی نے سیر العارفین مین لکھا ہے - سلطان نظام الاولیا کا سال زندگانی جب نوے اور چار چور انوے کو پہونچا - تو بروز چہار شنبہ اٹھارہوین ربیع الثانی ہجری سنہ سات سو چھبیس کو خلفا کی انجمن فراہم کی اور ہر ایک کو خرقہ خلافت عطا فرما کر جدا جدا سمتون مین مقرر کیا - اخیر مین چراغ دہلی رہ گئے - آپ کو اپنے پیر کا خرقہ - مصلی - تسبیح - اور کاسہ عنایت فرما کر اپنا جانشین کیا - اور دہلی والون کی رہنمائی - آپ کے سپرد کر کے وصیت فرمائی - کہ اغیار کے آزار اور سرزنش پر صبر کرنا - اپنی عادت رکھنا - اُسی روز پچھلے وقت آنکھین بند کر کے عالم قدس کو روانہ ہو گئے - بعد مین جملہ خلفا نے بھی آپ کی جانشینی پر خوشی کے ساتھہ رضامندی ظاہر کی -

کہتے ہین - سلطان محمد تغلق شاہ کا مزاج کج واقع ہوا تھا - بے وقت آرزوئین اور کام پیش کر کے آپ کو ناحق خفت پہونچایا کرتا تھا - رازدارون نے چراغ دہلی کی خدمت مین عرض کیا - جس دعا سے کیفر کردار ملے - ایسی دعا سے بدکردار کو کیون گوشمالی نہین دیجاتی ہے - فرمایا - نصیر کا معاملہ اپنے علیم بصیر کے ساتھہ ایسا ہے - کہ وہ بدون کسی لغزش کے ایسی آزمایش پر گوشمالی نہین دیتا ہے - اِس بنیاد پر سلطان سے دل مین کدورت پیدا کرنا - درویش کے واسطے زیبا نہین ہے - بلکہ احسان مند ہونا مناسب ہے -

القصہ - آپ کے دامن ارشاد سے بہت سے خدا شناس لوگون کو ولایت حاصل ہوئی اور وہ قطب بھی ہوئے - بعض کے صحیح حالات اُن اصحاب کے حالات کی یادداشت سے ظاہر ہونگے - جو آپ سے

Marfat.com

بیعت ہین - اور عنہون نے خرقہ خلافت پایا ہے - آپنے پیر کے بعد بتیس سال تک لوگون کی ہدایت کی - پھر واپسین سفر کیا ہے

چراغ دہلی از بہر مسیحا آسمانی شد		کہ تا خورشید را با خویشتن ہمسایہ گرداند	

یاد شیخ ابراہیم

آپ شیخ نصیر الدین چراغ دہلی کے امام تھے - کہتے ہین - ہنگام نماز تکبیر اولی مین آپ کی نظر - جمال کعبہ پر پڑا کرتی تھی - اس سبب سے ناچار آپ الی عین الکعبہ کہا کرتے تھے - نہ الی جہۃ الکعبۃ - آپ کی قبر کابلی مین ایک قبہ کے اندر ہے جو مولانا خواجگی قدس سرہ کے گنبد کی برابر مین ہے -

مولانا خواجگی کے تین بھائی اور تھے - مولانا مغیث الدین اور مولانا وجیہ الدین یہ دونون ایک ہی جگہ اُجین مین پانی کے کنارہ سوئے ہوئے ہین - اکثر لوگ شب جمعہ کو نذرین لیجاتے ہین اور مولانا غیاث الدین نے قصبہ دہار کی حدود مین آرام فرمایا ہے - اور یہ دونون شہر ملک مالوہ مین ہین -

یاد حسین خنگ سوار نہروالہ خلیفہ نظام الاولیا

خرق عادات کا لباس - اور توفیق عبادت کا خلعت - جو معرفت اور حقیقت کی سنجاف سے آراستہ تھا اپنے زیب بدن کر رکھا تھا - آپ ہجری سنہ چھ سو اڑسٹھ مین عالم غیب کے خلوتخانہ سے عالم ظہور مین تشریف لائے - اور سترہ سال کی عمر کے بعد - خدا طلبی کے راستہ مین قدم رکھا - ایک سو تیرہ سال طریقت کی سیر فرما کر ہجری سنہ سات سو اٹھانوے مین عالم صورت ملک ملتانی کو کوچ فرما گئے - آپ کی خوابگاہ نہروالہ شہر مین تالاب سہسلنگ کے کنارہ ہے

کہتے ہین - حسن و تجمل کے آغاز مین ایک روز آپ اثنائے راہ مین بہلول مجنون کے پاس جا پہونچے - بہلول کی خدا بین آنکھ آپ کے جمال اور حال پر پڑی - ایسے فریفتہ ہوئے - کہ دل محبت کے جال مین پھنس گیا - اور خود ہمراہ ہو گئے - ہر چند پرستاران ہمراہی نے دور باش کی - مگر وہ تو دل دادہ تھے - دور باش کارگر نہ ہوئی - اسواسطے صاحب حسن نے تنگ ہو کر بہلول کی پشت پر ایک تازیانہ رسید کیا - بہلول نے نعرہ مارا - اور رقص کرنے لگے تازیانہ مارنوالہ حال کی آواز سنکر بیہوش بلکہ دیوانہ ہو گیا - بارہ سال برابر ایک درخت کے نیچے گزار دئے - اور جو پتے اُسکے گرتے تھے - وہ اپنی قوت کے کام مین لاتے تھے - ناگاہ ایک رات عالم خواب مین حضور خاتم الانبیا علیہ السلام سے آپ کو اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ[1] کے حلقہ مین لیکر اپنی خاص کلاہ سے سرفرازی بخشی اور فرمایا - ہر ایک دور مین ایک شخص ولیا واللہ کا مدار ہوتا ہے - اس زمانہ مین سلطان نظام الدین بدایونی مدار ہین - اُن کی ملازمت مین جلد جاؤ - ہم بھی سفارش کیے دیتے ہین حکم کی تعمیل کی گئی - جب آپ خانقاہ کی دہلیز پر پہونچے

[1] اے پیغمبر! جو لوگ تم سے بیعت کرتے ہین - وہ لوگ بیشک اللہ سے بیعت کرتے ہین ۱۲

Marfat.com

سلطان نظام الاولیا بذریعہ اپنے باطنی فروغ کے آپ کے آنے سے آگاہ ہوئے ایک نوکر کو ارشاد کیا۔ سید حسین کو اندر بلالو۔ جب نوکر باہر آیا۔ تو اس نام کے بہت لوگون کو کھڑا پایا۔ واپس چلا گیا۔ ارشاد ہوا۔ سید حسین دہلوی کو بلاؤ دہلوی بھی اس نام کے چند اشخاص تھے۔ پھر واپس گیا۔ اور جاکر خاموش کھڑا ہو گیا۔ حکم ہوا۔ کہ دہلوی غیاث پوری کو ہم بلانا چاہتے ہین۔ اس تخصیص سے امتیاز ہوا۔ اور آپ اندر گئے۔ سلطان نظام الاولیا نے سی روم اپنے سر سے کلاہ اُتار کر آپ کو دی۔ آپ نے عرض کیا۔ فقیر خواب مین فاتح دحدت اور خاتم نبوت علیہ السلام سے بیعت ہو چکا ہے۔ جواب دیا۔ یہ محبت کی کلاہ ہے۔ نہ کہ بیعت کی۔ اس بات پر آپنے کمال عجز و انکسار سے کلاہ قبول کی۔ چند روز بعد درسی علوم کی تحصیل کے واسطے اجازت لی۔ اور تھوڑے عرصہ مین علم کے دروازے آپ کے روبرو کھل گئے۔ یہان تک کہ ہدایہ فقہ پر مشکل کشا حاشیہ آپنے لکھا ہے۔

خلاصہ کلام یہ۔ کہ جب دونون عالم کے کمالات سے آپ کامل و مکمل ہو گئے۔ تو آپ کو خرقہ خلافت عطا فرما کر گجراتیون کی ہدایت کے واسطے رخصت کیا۔ جب آپ حسب ارشاد پیر اپنی ہمشیرہ بی بی آرام نام کے ہمراہ گجرات کی طرف آئے۔ تو ایک موضع ہے کدروی نام مضافات دیو ہی مین وہان پر آپ ایک مدت تک خدا پرستی کرتے رہے۔ اور پھر وہان سے نہروالہ مین جا کر حجرہ بنا لیا۔ دونون آدمی حضور تھے۔ جس حیثیت سے کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے تھے۔ اُسی حیثیت سے خاک کے پیٹ مین جا آرام کیا۔ ایک دفعہ دو مرد سپاہی صورت آپ کے پاس آئے۔ آپنے فرمایا۔ سر دستی کا شوق دل سے جوش کرتا ہے۔ اُن دونون شخصون نے اپنی تلوار گزر کھنکر قوال کا اور کچہری کا خرچہ بہم پہونچایا۔ اور پھر آپ کی خدمت مین حاضر ہوئے آپ سماع سنکر خوش ہوئے اور دونون کو دعاے خیر سے دونون جہان کی نعمتین دیکر مالا مال کیا۔ اُنہون نے بہت جلد تن گدازی اور جان نوازی کی توفیق اور داد و دہش کی دستگاہ حاصل کر لی۔

کہتے ہین۔ سلطان وقت رعایا کے اوپر ظلم کیا کرتا تھا۔ آپنے بہت کچھ پند و نصیحت فرمائی۔ سلطان کے کان خوش آمد کی باتین سننے کے عادی تھے۔ لہذا یہ بات اُسکو پسند نہین آئی۔ آپنے غصہ ہو کر پیغام بھیجا۔ کہ تو بس شحنہ سے زیادہ نہین ہے۔ عزل و نصب ہمارے اختیار مین ہے۔ ظلم کرنے سے باز آ۔ یا واپسین سفر کے واسطے کمر باندھ لے۔ اُس نے بدمستی سے اس تنبیہ کو بھی بادہوائی سمجھا۔ اُسی روز غول کے غول سانپ اور بچھو آٹھون طرف سے اُسکے گرد فراہم ہوئے۔ جب سلطان نے یہ صورت خراب دیکھی۔ تو ظلم سے باز آکر توبہ کی۔ اور چند دیہہ معاش کے لیے سید کی آل و عیال کے نام پر مقرر کر دے۔ اور مریدانہ سلوک کے ساتھ پیش آیا۔

Marfat.com

مصرع حسب وسب نبی داشت حسین

یا دبی بی آرام حصور

آپ سید حسین نہروالہ کی ہمشیرہ ہین - شریعت اور طریقت کی راہ چلنے مین اپنے عارف بھائی کی برابر تھین جب ان دونون کو بزرگوار پیر سلطان المشائخ نظام الاولیا کی خدمت سے گجرات جانے اور رہنے کی اجازت ملی - تو الٰہی توفیق کو رفیق بناکر دونون اُس ملک مین جا پہونچے - موضع کدوری علاقہ دیوہی مین عبادت اور قیام کے واسطے گوشہ اختیار کیا - اور خدائے تعالیٰ عزاسمہ کی عبادت مین زندگانی کا ماحصل یعنی بے بہا انفاس صرف کرکے دربار الٰہی سے سعادت قبول حاصل کی - ایک شخص محض بیہودہ اور بے عقل تھا - اتفاقاً وہان آنکلا اور ایسے طریقے سے سوال کیا - جواب سے بالکل بعید تہا - یعنی یہ کہ تم دونون شخصون کے درمیان مین کیا نسبت ہے - جواب پایا - باہم برادری اور خواہری کی نسبت ہے + اُسنے اس جواب کو لغو سمجھا - اور ایسی نامناسب گفت وگو سے پیش آیا - جس سے آزار پہونچا - نیز سیدہ کی پشت پر گستاخانہ لکڑی ماری - روایت ہے - اُس لکڑی کا نشان اُسی ظالم کی پشت پر پڑا کہتے ہین - اس وقت تک اُس موضع مین شخص مذکور کی نسل سے جو بچہ ہوتا ہے - اُس کی پشت پر وہ نشان ضرور ہوتا ہے - پھر آپنے چند روز بعد پیر بزرگوار کی اجازت سے اپنے بھائی کے ہمراہ شہر نہروالہ مین جاکر جھونپڑہ بنالیا - اور ہجری سنہ سات سو نوے مین کوچ کیا - خوابگاہ تالاب سہسلنگ کے کنارہ ہے جس کے پانی سے نہروالہ کے لوگ سیراب ہوتے ہین مصرع بادسیرابی ز حوض کوثرش -

یاد سید نورالدین مبارک

آپ سید محمد کرمانی کے سب سے بڑے بیٹے ہین - حضرت گنجشکر کی طرف سے کنیت ابوالقاسم ملی تہی - اور نیز بہت کچھ عنایتین دیکھی تہین - خرقہ خلافت خواجہ قطب الدین ابومحمد چشتی سے حاصل تھا - جو اپنے جدامجد خواجہ مودود چشتی کے سجادہ نشین ہین قدس سرہم فرماتے تھے - کہ جس زمانہ مین خواجہ ابومحمد کے پدر بزرگوار نے رحلت فرمائی تہی - اُس زمانہ مین خواجہ ابومحمد - کم عمر تھے - اس سبب سے چچازاد بھائیون نے سجادہ نشینی کے قابل نہ سمجھکر توقف کیا - شیخ نظام الدین علی چشتی خواجہ ابومحمد کے چچا تھے - سلطان غیاث الدین بلبن کے عہد مین خراسان سے آکر دہلی مین اقامت فرمائی تہی - عمائد شہر نے خواجہ زور اور خواجہ غور کو شیخ نظام الدین علی چشتی کی خدمت مین بھیجا - اور سجادہ نشینی کی تجویز اُن کی رائے پر منحصر رکہی - شیخ نظام الدین علی چشتی نے جواب مین لکھ بھیجا - کہ سجادہ نشینی کا خلعت خواجہ ابومحمد کو ہی ملنا چاہیئے - چونکہ اس قرارداد مین صورت لغزش پیدا ہوئی - لہذا

Marfat.com

والیِ خراسان ملک شمس الدین نے مودودیہ عصا اور خرقہ ایک مکان مین مقفل کیا اور سہ عیان منصب کو ایک ایک کرکے بھیجا - اور کہا - کہ دروازہ مکان کا بدون کنجی کے جس کسی کے واسطے کھل جاویگا - وہی سجادہ نشینی کے قابل سمجھا جاوے گا - بالآخر خواجہ ابو محمد کے واسطے دروازہ کھل گیا - پس آپنے صاحب سجادہ ہوکر یوسفی ولایت فتح کی مصرع بادا کشاد بررخ او باب معرفت -

یادشیخ محمد حاجی رحمۃ نہروالہ

آپ ان اطراف مین شیخ حاجی کرکے مشہور ہین - آغاز شباب مین آپ روم کے ایک حصہ زمین مین صاحب خطبہ دسکہ تھے - ازلی جذبہ نے آپکا گریبان پکڑکر ورطہ سلطنت ظاہری سے نکال لیا - اور معنوی سرداری کے باغ کی ہوا سر مین بھر دی - آپ قطب یزدانی سید احمد کبیر رفاعی کی خدمت مین پہونچے - اور بیعت ہوگئے - کسی معین خدمت کے واسطے التماس کیا - طعام خاصہ پکانے کا منصب عطا ہوا - اور مرشد کی توجہ سے آپ کی ظاہری و باطنی پرورش ہوئی - حالات مین ترقی ہونا شروع ہوا - یہان تک کہ اپنے کمال مین کامیاب ہوئے - ایک روز مطبخ مین کفگیر غائب ہوگیا تھا - اور کھانا نکالنے کا وقت آپہونچا - تلاش کی گنجایش نہین رہی - آپ نے آیہ قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ[1] پڑہی - اور ہاتھ سے کفگیر کا کام لیکر گرم کھانا نکالا - اور پیر بزرگوار کے سامنے لے گئے - چونکہ پیر کو ماجرا پر آگاہی تھی - فرمایا شیخ محمد اب وہ وقت آگیا ہے - کہ تمہاری ابراہیمی ولایت کی برکت سے لوگ فیض یاب ہون - اور ہدایت سے راہ راست پر آوین - پس خلعت خلافت عطا فرماکر منتخب صوفیون کی ایک جماعت ساتھ کی - اور سفر ہندوستان کی اجازت فرمائی - دو خرما کی گٹھلیان رخصت کے وقت آپ کے سپرد کین - اور فرمایا - ہر ایک منزل مین شام کے وقت ان گٹھلیون کو مٹی مین داب دیا کرنا - جہان کہین یہ گٹھلیان صبح تک اُگ آوین - پس اُسی زمین کو اپنی حیات اور ممات کا مقام سمجھنا چاہیے القصہ مرشد کے شہر سے لیکر گجرات تک اُن گٹھلیون کے اُگنے کی اجازت نہین ہوئی - جب نہروالہ شہر کی حدود مین پہونچے - اور گٹھلیان مٹی مین داب چکے - تو صبح کے وقت اُن کو اُگا ہوا پایا - وہان پر ایک پرستش گاہ تھی جس مین شہر کے لوگ چھوٹے بڑے سب پیکر پرستی - (مورتی پوجن) کے لیے صبح و شام آیا کرتے تھے - حاکم گجرات ایک پیکر پرست تھا - نہروالہ مین اُس کا پایہ تخت تھا اس پرستش گاہ کے نزدیک صوفیون کی جماعت کے ساتھ درویش کے اُترنے کی کیفیت حاکم کے گوش گزار ہوئی - حکم دیا - کہ ایک جماعت کھینچ جاوے - اور آنے والون کو بت خانہ (مندر) کے آس پاس سے بہ تشدد علیحدہ کردیوے - اس حکم کی تعمیل مین لوگ غول کے غول کیلئے

[1] ہم نے (آگ کو) حکم دیا - کہ اے آگ ابراہیم کے حق مین ٹھنڈک اور سلامتی کی (موجب) بن -

Marfat.com

سوار اور کیا پیادہ چارون طرف سے پرے جماکر مندر کی طرف روانہ ہوئے صوفیون نے فوج کے مامور ہونے کی کیفیت شیخ کی خدمت مین عرض کی - فرمایا - استقامت اور صبر کرکر اپنے تئین خدا کے سپرد کردو - اس حقیقی حفیظ کی نگہبانی کے ثمرے خود ظاہر ہونگے - کیونکہ آسمان اور زمین کے اندر اور جو کچھ ان دونون کے درمیان ہے وہ سب بزمانہ نبوت اصالۃً انبیا علیہم السلام کے مسخر تھے - اور خاتمہ نبوت کے بعد بحکم عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وہی تسخیر از روے اتباع و وراثت اولیاے اُمت محمدیہ کے حوالہ ہوئی ہے عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالصَّلٰوۃُ تھوڑی دیر سر جھکائے رکھا - اور پھر ایک خادم کو حکم دیا - کہ آنے والے لشکر کی طرف چند قدم جاؤ - اور جب لشکر نظر آجاوے - اس وقت زمین کو حکم دو - کہ آدمیون کے پانون اور گھوڑون کے سم اس طرح محکم پکڑ لیوے - کہ ایک قدم بھی آگے نہ بڑھا سکین - خادم نے حسب الحکم تعمیل کی - اور زمین نے حکم قبول کیا - لشکر والے جس قدر نکلنے کی کوشش کام مین لائے - اُسی قدر اندر دھنستے گئے - آخر کار بمجبوری کمال عجز و انکسار کے ساتھ پیش آئے - اور اس مضمون کا عہد کیا - کہ اگر زمین ہم کو چھوڑ دیوگی - تو واپس چلے جاوینگے - خادم کے فرمانے سے زمین نے اُس جماعت کو چھوڑا - انہون نے راجہ کے نزدیک جاکر حقیقت حال عرض کی - راجہ متعجب اور حیران ہوا تمام رات نگرانی مین گزاری - علی الصباح چند آدمیون کو ساتھ لیکر شیخ کی خدمت مین آیا - اور ایک نظر دیکھتے ہی فریفتہ ہوگیا - فرمایا - درویش کی ملاقات کو پرستش بت کے فرع نہ بناؤ - جب راجہ پلٹ کر اپنے مکان کو چلا گیا - اور شروع سے ہی ملازمت کا عزم کرکے سعادت حضوری سے سرفراز ہوا - تو آپنے فرمایا - راجہ - جو چیزین اپنی بنائی ہوئی ہین - اُن کو معبود قرار دینا اہل عقل کو زیبا نہین ہے - اب از روئے انصاف تعصب کو دور کرکے بتاؤ - کہ کیا یہ سنگین مورتین کام پڑنے پر دعا قبول کرنے کی طاقت رکھتی ہین - فَبُهِتَ الَّذِیْ کَفَرَ راجہ نے کچھ جواب نہین دیا - پھر آپنے فرمایا اگر یہ تمہارے جھوٹے معبود خدا لے برحق کے حکم سے میری اطاعت کرین - تو کیا تم اسلام قبول کرلوگے - اُس نے جواب دیا - کہ نہ تنہا مین بلکہ مع تمام خاندان کے ایمان لے آؤن گا آپنے بڑے بت سے کہا - اُٹھ اور اس کوزہ کو حوض کے پانی سے بھر لا - بت فوراً چستی اور چالاکی کے ساتھ اُٹھا اور کوزہ لیکر حوض کا تمام پانی بھر لایا - تھوڑی دیر بعد مرغ و ماہی حیوان و انسان غرض کہ تمام جاندار پانی نہ ہونے سے شور و فغان کرنے لگے شیخ نے فرمایا - اے بت - تمام پانی تالاب مین ڈال آ - اور کوزہ کے معتاد کے موافق اس مین رہنے دینا - پرستش نے بموجب حکم تعمیل کی - یہ حال دیکھکر راجہ - سپاہ - اور رعیت - تمام اسلام لاکر ابدی دولت سے سرفراز ہوئے کہتے ہین - اُس روز سے پھر از سر نو ہندوالہ مین اسلام اور مسلمانی کی بنیاد جمی ہے - عام ہنود اور بالخصوص برہمنون

Marfat.com

کی پرانی تاریخ مین یہ کرامت لکھی ہوئی ہے - محرم کے سوا کسی اور کو نہین بتلاتے ہین - بالآخر جب اخروی سفر پیش آیا تو جو جگہہ آپکی عبادت کی تہی - اُسی جگہہ آپ کی ابدی خوابگاہ بنائی گئی[۱] اَلْیَوْمَ یُتَبَرَّکُ وَیُزَارُ بِہٖ ہے -

آگاہ دل اور مبصر ناظرین کو خیال گزرے گا - کہ اسی قسم کی کرامت کی ایک حکایت بت کی اطاعت اور شہر والون کے متعلق حضرت معین الاولیا چشتی اجمیری کے نام سے بہی تحریر ہو چکی ہے - اور وہ زمانہ مین زبان زد ہے نیز تاریخ فیروز شاہی مین لکھی ہوئی ہے - لیکن نہروالہ کے علما - اور پرانے آدمی شیخ حاجی کی طرف منسوب کرتے ہین - وجہ مطابقت کچہہ دشوار معلوم نہین ہوتی ہے - کیونکہ عمل کا توارد ممکن اور اتفاقی بات ہے شاید دونون بزرگون سے یکسان عمل صادر ہوا ہو[۲] واللہ اعلم بحقیقۃ الحال مصرع خسرو و فرہاد و ہر دو عاشق شیرین ماست

یاد خواجہ یعقوب ابن خواجہ ابن خواجگی مشہور بہ مولانا محبوب

آپ شاہان خراسان کی نسل مین سے ہین - آپ تصوف اور تحقیق کی بزم کے صدر نشین تہے - آپ کی ذات مین احمدی معشوقی کی جہلک نمایان تہی - اور آپ کو آسمان حسن کا خورشید کہنا بے محل نہین ہے - جیسی کمالات نسبی خوبیان - عملی سعادتین - اور علمی مراتب یہ اوصاف آپ کو حاصل تہے - یکایک خدا طلبی کی خواہش آپکے دل مین پیدا ہوئی - جو شاخین آپ کے ہستی کے باغچہ مین تہین - اُن سب مین الٰہی جذبات کی تاثیر سے پہل لگ گئے - اس وقت قوت جاذبہ گریبان پکڑ کر آپ کو فقر کی بارگاہ مین کہینچ لائی - یہان تک کہ آپ اپنا مسکن ترک کر کے سیاحی کے واسطے نکل کہڑے ہوئے اور راہ مسافرت اختیار کی - بالآخر تقدیری کرشمہ نے آپ کو نہروالہ شہر مین قیام پذیر کیا جو پٹن کے نام سے مشہور ہے - آپکے گرامی اوصاف اور عالی حالات کی کوئی انتہا نہین ہے - جب جب راقم کے قلم نے آپ کی صفات لکہنے کی ہمت باندہی - بیان و عبارت - ہمراہی سے اور زبان قلم - سیاہی سے دور رہی - کہتے ہین - فصوص الحکم کی درس کے وقت آپ کا مبارک جسم ایندہن کی طرح جل کر راکہہ ہو گیا تہا - یہ قضیہ اس طرح پر ہے - کہ قاضی کمال الدین نے خواجہ کی خدمت مین فصوص الحکم کے درس کی درخواست کی تہی - فرمایا - اس درس کے واسطے لازم ہے - کہ مدرس - خواننده اور والی ملک ان تین شخصون مین سے ایک شخص کو اپنے تئین فدا کرنا چاہیئے - چونکہ تمہارے واسطے پڑہنے کا باعث اپنی برخورداری اور دوسرون کی تعلیم ہے - اور والی ملک کی عالی صفات ذات کے ساتھہ ناطق اور غیر ناطق بہت سے جاندارون کی زندگانی وابستہ ہے - اس لیے تم دونون کی سلامتی ضرور درکار ہے - پس لازم آیا - کہ خود مدرس اپنے تئین اس قربانی پر وقف کر دیوے - کہتے ہین جب تاریخ تیرہوین جمادی الاخری ہجری سنہ سات سو اٹہانوین کو فصوص الحکم تمام

[۱] ۲۵۱ ع ۲ - [illegible] زیارت گاہ [illegible] ہے [۲] [illegible] حقیقت [illegible] ہے ۱۲

Marfat.com

ہوئی - آپنے کشادہ پیشانی کے ساتھہ خدائی درگاہ کو کوچ فرمایا - واپسین سفر کے بعد - آپکے بارہ مین چھوٹے سے بڑے تک نہر والہ کے لوگ یہ ترانہ گاتے ہین وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ[1] اور یہ بھی کہتے ہین - کہ آپ کا روحی تصرف رحلت کے بعد بھی مثل ظاہری زندگانی کے ہے جس کسی کے دل مین آپ کی تلقین وبیعت کا ارادہ مصمم ہوتا ہے وہ آپ کی قبر پر جاکر اپنا اندرونی خیال ظاہر کرتا ہے - اور آپ ظاہر ظہور موجود ہوکر ہدایت کے مراسم بجالاتے ہین - چنانچہ آپ کی رحلت کے بعد کے مریدون مین سے شیخ داؤد - شاہ محمد - اور سلیمان تین اشخاص تو یہ اور نیز ان کے سوا دیگر اصحاب بھی تذکرہ ہذا کے سال تصنیف مین بقید حیات ہین شیخ یعقوب صدیقی - احمد آبادی - غوث الرحمن کے بزرگ خلفا مین سے تھے - بیان کرتے ہین - کہ ایک سال مین احمد آباد سے شیخ عبداللہ صوفی کی فیض بخش ملازمت کا بالجزم عزم کرکے آگرہ کو گیا تھا - واپسی کے وقت پٹن ہوکر آنا ہوا - حوض سہسلنگ کے کنارہ سید خدا بخش کے متبرک روضہ مین اترا ضروری آرام پانے کے بعد - کمال شوق اور بے انتہا عشق سے خواجہ یعقوب کی زیارت کے واسطے چلا - جنکا مرقد منور اس حوض سے دو تیر کے فاصلہ پر ہے - جب آپکی مسجد شریف مین پہونچا - تمام شوق اور وجد کی آگ سرد ہوگئی - پکارا اٹھا - کہ ترقی کے امیدوار کو لوٹ لینا کب مناسب ہے - اتنے مین ایک بیت ہندی زبان مین مسجد کی دیوار پر لکھی ہوئی دیکھی - پڑھتے ہی معرفت اور وجد کی لہرین آنے لگین - اور اسی دم وہ بیت بھی دیوار پر سے اور نیز صفحہ خاطر سے محو ہوگئی - بس معلوم ہوا - کہ یہ کرشمہ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتٰبِ کے قلم سے لکھی گئی تھی جو خواجہ کے دست تصرف مین دیا ہوا ہے بیت

محو و اثبات ہست در ہر حال	نبشتہ از مئی جلال و جمال

یا قاضی علم الدین

آپ پر حقائق علوم کا چہرہ - اور دقیق اسرار کا پردہ کھلا ہوا تھا - مشائخ وقت کے قطب - اہل زمانہ کے شیخ اور خداشناسانِ عہد کے پیشوا تھے - قاضی عین الدین ابن نجم الدین صدیقی کے بیٹے تھے - سلطان السادات صدرالدین سید راجو کے خلیفہ تھے - جو مخدوم جہانیان کے بھائی ہین - صورۃً اور معنیً دونون طرح سے خواجہ مودود کا شکر کے مصاحب تھے - جو شیخ عزیز اللہ متوکل منڈوی کے پیر ہین - علم قراۃ آپ کا موروثی تھا - تمام علوم سے زیادہ اور بہتر جانتے تھے - آپکے علمی باغچہ کو افعال کے چشمہ سے بہت کچھہ سیرابی تھی - اور نامتناہی فیضون سے

[1] - جو لوگ اللہ کی راہ مین مارے جائین - انکو مردہ نکہنا ۱۲ سنہ يَمْحُوا اللّٰهُ خدا جس کو چاہتا ہے - منسوخ کردیتا ہے - اور (جس کو چاہتا ہے) قایم رکھتا ہے - اور اسکے پاس اصل کتاب (یعنی لوح محفوظ) موجود ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

آپ کو اِس قدر کامیابی حاصل ہوئی تھی - کہ احباب آپ کی ملازمت کے باغ سے معرفتون کے بے شمار پھل صرف ایک دفعہ کے دیکھنے اور جانے مین لیجاتے تھے - خلاصہ کلام یہ - کہ آپ کی بزرگی کی شرح عبارت سنجی کی طاقت سے باہر ہے - عمر اٹھاسی سال کی پائی تھی - آپنے یہ تمام زمانہ آغاز ہوش سے اُس وقت تک کہ روح بدن سے جدا ہوئی - خدا طلبی کے راستہ مین صرف کیا تھا - اور عرفان کا گوہر خریدا تھا - تاریخ بیسوین رمضان ہجری سنہ سات سو ساٹھ کو اعلیٰ دار الحکومۃ کی طرف کوچ فرما گئے -

آپ کے بعد آپ کے فرزند شاہ مودود جانشین ہوئے - اور اپنے پدر بزرگوار کی خانقاہ کو از سر نو رونق دی - کیا تصوف کے شیوہ مین - کیا مشیخت کے طریقہ مین - کیا قرءۃ کے علم مین - اور کیا دیگر علوم مین - کمال یکتائی حاصل تھا - ہمیشہ طالبون کے درس اور تلقین مین مشغول رہتے تھے - ہمسرون مین سے کوئی شخص آپ کی جامعیت کی برابری نہین کرسکتا تھا - پچاسی سال کی عمر پائی تھی - یہ تمام عمر الٰہی صفات اور الٰہی اخلاق کے ساتھہ متصف ہونے کی کوشش مین گزاری تھی - بالآخر ساتوین رجب ہجری سنہ آٹھہ سو تیرہ مین عارضی عالم کو رخصت کیا - اور قدسی مکان اختیار فرمایا - خوالگاہ نہروالہ جو اِس زمانہ مین پٹن نام کے ساتھہ مشہور ہے - صوبہ گجرات کے مضافات مین مصرع بناشش بادرفع رایتِ دین -

یاد شیخ برہان الدین نہروالہ

آپ شیخ قاضن کے خلیفہ تھے - کشف و کرامات کے خزانہ - اور عقلی و نقلی علوم کے مالک تھے طبیعت کا میلان موزون کلام کی طرف تمام باتون سے زیادہ تھا - فارسی غزل اور عربی قصیدہ عاشقانہ اور شاعرانہ کہا کرتے تھے - کہتے ہین - ایک روز پیر بزرگوار کی خدمت مین عرض کیا - الملح المتکلمین شیخ سعدی شیرازی کو خواجہ خضر علی نبینا و علیہ السلام کے خوان مرحمت سے چاشنی ملی تھی - اِس سبب سے اُن کا کلام ایسا شیرین اور مکمین ہوا - اور علی ہذا امیر خسرو دہلوی نے مالک ولایت سلطان المشائخ نظام الاولیا کی عنایت سے اپنی نثر و نظم کا رنگ اعلیٰ درجہ کی پختگی کو پہونچا کر تمام جہان کے ذی مذاق اہل سخن کو بے انتہا لذت بخشی تھی - اسی طرح اب یہ مرید بھی اپنے پیر سے امیدوار ہے - فرمایا - ربانی کلام کے خزانہ سے کچھہ نقد تمہارے اعتقاد کے موافق تم کو بھی دیا گیا - اُس وقت سے آپکے کلام مین - اور آپ کی گفتار مین ایک اور ہی رنگ پیدا ہوگیا تھا - اسّی جلد کتابین تصنیف اور تالیف کی ہین - اور ہر ایک علم مین باریک باریک اعتراضات اور عمدہ عمدہ بحثین لکھی ہین - جو بالعرف بالذوق ہین - اُن کا اصلی بیان جیسا کہ آپ کے خیال مین تھا -

Marfat.com

قلم کی زبان سے ادا نہین ہوسکتا ہے چونکہ اس کتاب کے اوراق نظم سے کمتر تعلق رکھتے ہین - لہذا آپ کے کلام کا کوئی حصّہ آپ کے ذکر کے ضمن مین نہین لکھا گیا - مصرع حدیث دوست نظم و نثر ادباد -

یاد شیخ شہاب الدین عاشق

آپ کا مولد اور قبر دونون دہلی مین ہین - حقیقی عشق اور مجازی محبت دونون ساتھہ ساتھہ رکھتے تھے شیخ بدرالدین غزنوی کی ملازمت سے بہت کچھہ فیض پایا تھا - ہمیشہ کسی نہ کسی مظہر کے جمال سے وابستگی پیدا کرکے اُسکو حقیقی حالت کا پردہ بنائے رکھتے تھے اور ظاہری معنوی دونون خوبیان آمیز کرکے مُشَاهَدَةُ الْكُلِّ فِي الْكُلِّ کی استغراقی کیفیت بہم پہونچاتے تھے آپ شیخ امام الدین ابدال کے مرید اور خلیفہ ہین قدس سرہم - بیت

از قفس زار مقید بلبلش		جست و سوی گلشن مطلق پرید	

یاد شیخ عماد الدین دہلوی

آپ خانوادہ چشتیہ کے بزرگون مین سے ہین - بہت سے صوفی مشائخ کی خدمت سے استفادہ کیا تھا خرقہ خلافت شیخ شہاب الدین عاشق سے تھا - بعض کہتے ہین - کہ آپ شیخ امام الدین ابدال کے مرید ہین - اور شیخ تاج الدین امام آپ کے مریدان خاص مین سے ہین - قدس سرہم مصرع گنج عرفان زیر مشت خاک داشت

یاد شیخ جلال الدین مجرد

آپ ترکستانی تھے - مگر پیدائش بنگالہ کی ہے - سلطان سید احمد کے خلیفہ ہین - کہتے ہین - ایک روز روشن ضمیر پیر کی خدمت مین عرض کیا - میری آرزو یہ ہے - کہ جس طرح حضور کی رہنمائی کی بدولت جہاد اکبر مین کسی قدر فتح مندی حاصل ہوئی ہے - اسی طرح حضور کی کام بخش ہمت کے طفیل مین جہاد اصغر سے بھی دل کی تمنا پوری کردن - اور جو مقام دارالحرب ہو - اُس کے فتح کرنے مین کوشش کرکے غازی یا شہید بنون - پیر بزرگوار نے التماس قبول فرماکر اپنے بزرگ خلفا مین سے سات سو آدمی آپ کے ہمراہ کیے - الغرۃ للہ جہان کہین مخالفین سے لڑائی ہوئی - فتح حاصل کی - زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے - کہ اس دور دراز بھاگ دوڑ مین - روزی کا دارومدار صرف غنیمت کے مال پر تھا - اور تونگرانہ زندگانی کرتے تھے - جو گھاٹیان اور مویشی فتح ہوتی تھین ہمراہیون مین سے کسی ایک کو دیکر وہان کے اسلام کی اشاعت اور رہنمائی اُس کے سپرد کردیتے تھے - القصّہ صوبہ بنگالہ کے پرگنات مین ایک قصبہ ہے - سرہیتہ - اُس قصبہ پر جب آپ پہونچے ہین تو تین سو تیرہ آدمی ہمراہی مین باقی رہے تھے - ایک لاکھہ پیادہ اور کئی ہزار سوار کا مالک راجہ گرڑ گونڈ قصبہ مذکور کا حاکم تھا - وہ اس کم تعداد گروہ کے مقابلہ مین بہت زیادہ تھا -

Marfat.com

کیونکہ یہ گروہ اُس بے انتہا لشکر کے مقابلہ مین وہ نسبت بھی نہین رکھتا تھا - جونمک کو کھانے کے ساتھہ ہوتی ہے جب لڑائی آن تلی - تو تقدیر کے پردہ سے کَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ کی کرامت ظاہر ہوئی - اور وہ پیکر پرست بھاگ کر ملک عدم کی طرف سوائے تنہا جان کے نہ لیجا سکا - اور تمام زمین غازیون کے ہاتھہ آئی - شیخ مجرد نے تمام مفتوحہ زمین کا حصہ کرکے اپنے ہمراہیون کو تنخواہ مین دیدیا اور ہر ایک کو کدخدا ہونے کی بھی اجازت دی - اس تقسیم مین ایک قصبہ شیخ نور الہدیٰ ابوالکرامات سعیدی حسنی کے حصہ مین بھی آیا - وہان پر آپ عیال سمیت ہو گئے - اور فرزند بھی ہوئے شیخ علی شیر انہین کی نسل سے ہین شیخ علی شیر نے یہ بیان مشرح قرہۃ الارواح کے مقدمہ مین لکھا ہے - یہ حال کسی قدر شیخ علی شیر کے ذکر کے ضمن مین بھی لکھا جاویگا -

یاد سید معین الدین ایرجی

کہتے ہین - آپ نے دہلی جاکر سلطان نظام الاولیا کی ملازمت حاصل کی تھی - سلطان الاولیا نے اولین ملاقات مین ہی دریافت فرمایا - سید کو کس سلسلہ کے اندر بیعت ہے آپنے عرض کیا - اپنے دادا خاتم الانبیا علیہ السلام سے مرید ہون - سلطان الاولیا کو آپ کے جواب سے حیرت ہوئی - رات کو معاملہ مین رسول خدا علیہ السلام کو دیکھا - کہ آپنے ایک ٹوپی سلطان الاولیا کے ہاتھہ مین دی ہے - اور سید کے نام زد کردی ہے آپنے بھی عالم خواب مین یہی واقعہ دیکھا - صبح کو جب باہم ملاقات ہوئی تعمیل ارشاد عمل مین آئی - اس بنیاد پر لوگ سید کو سلطان الاولیا کا خلیفہ سمجھتے ہین - آپ کی قبر ایرج مین ہے مصرع یاد معین روحش روح ریاض رضوان

یاد سید احسن

آپ سید معین الدین ایرجی کے پوتون مین سے ہین - آپ کو کمال شریعت اور جمال تقوی حاصل تھا - کہتے ہین - اثنائے سیاحی مین اہل ولایت بدیع الدین شاہ مدار کا گزر کالپی مین ہوا - جو ایرج سے بتیس کوس کے فاصلہ پر ہے اس خیال سے کہ شاہ مدار کا گزر اس قصبہ مین نہو - اکابر ایرج نے ایسا قرار داد کیا - کہ سید کالپی مین جاوین - اور شاہ کے ساتھہ اولین ملاقات مین ہی - ایسا نقش جماوین کہ ایرج آنے کا خیال شاہ کی خاطر مین آوے ہی نہین جب سید کالپی مین آئے - تو اتفاق سے شاہ مدار کے دروازہ پر رسید - اور علی خان لودہی ایک ہی وقت مین پہونچے - شاہ نے خان کو اندر بلالیا - اور سید باہر رہ گئے - یہ بالکل صحیح ہے - کہ یہ عمل دونون کے اندرونی خیالات کا ظہور تھا - لِاَنَّهُمْ جَوَاسِيسُ الْقُلُوبِ شاہ کو سید کے تکدر خاطر پر آگاہی ہوئی - فرمایا -

---

۵۱ اکثر (ایسا ہوا ہے کہ) اللہ کے حکم سے تھوڑی جماعت بڑی جماعت پر غالب آگئی ہے ۱۲ ۵۲ کیونکہ یہ لوگ دلون کے جاسوس ہین ۱۲ -

Marfat.com

سید کو غصہ مین جوش آرہا ہے - نہایت جلد اور عزت کے ساتھہ اندر لے آؤ - جب سید اندر پہونچے - تو شاہ کا ہاتھہ پکڑا اور اپنی طرف کھینچ کر آغوش مین دبایا - اور اپنا حسب و نسب بیان کر کے کہا - جو کوئی ایسے شخص کے ساتھہ ہم آغوش ہو جاوے گا وہ آنجہانی شکنجون سے فارغ البال ہو جاویگا - دوسری بات یہ کہی - کہ ملاقات سے غرض ایک دوسرے کی باہمی شناخت ہوتی ہے - اور نیز یہ کہ طرفین کے چہرہ کا حسن و قبح ظاہر ہو جاتا ہے اور چہرہ پر برقع رکھنے سے یہ غرض حاصل نہین ہوتی - شاہ نے فرمایا - درویشون کے دیدار کے واسطے خدا بین آنکھہ چاہیے جو تاب لا سکے اور یہ کہکر برقع اُٹھایا - سید کا بیان ہے - نظر کے سامنے بجلی جیسے کوند گئی - اور شعاع زیادہ ہونے سے آنکھین کیفیت چہرہ معلوم نہ کر سکین - اس کے بعد سید رخصتی سلام عرض کر کے ایرج کو روانہ ہو گئے قاضی شہاب الدین نے جو پرکالہ آتش کر کے مشہور ہین - پیرے پوچھا یہ شخص جو اتنی دلیری کر کے سلامت رہا - کون تھا - شاہ نے جواب دیا - فلان سید ہین - اور میرے بھی دل مین آیا تھا - کہ ان کو تیر کا نشانہ بناؤن لیکن شریعت کے ہتیارون نے ان کے جسم کو پانؤن کے ناخن سے لیکر پیشانی کے بالون تک اس طرح محفوظ کر رکھا تھا - کہ کسی حکم انداز کا تیر کارگر نہین ہو سکتا تھا - اور نیز حضور خاتم النبوۃ علیہ السلام کی مقدس روح میری آنکھون کے سامنے آگئی - اور فرمایا - کہ یہ ہمارا حقیقی فرزند ہے - کہین ایسا نہ ہو - کہ درویش کے غضب سے جس کو حقیقی قہر کا شعلہ کہنا چاہیے - کوئی نقصان پہونچ جاوے - اس سبب سے ان کا تمام ناز اٹھا گیا - اور مین اپنا تمام غصہ پی گیا - آپ کی قبر ایرج مین ہے - مصرع شرع و حفظ نبی حصارش بود -

یا مخدوم قاضی برہان الدین

آپ کو سیادت - ولایت - فضیلت - اور مقبولیت مین والا نسبی اور عالی حسبی کا بڑا درجہ حاصل تھا - جب فیروز شاہ دہلوی کی وفات کے بعد طوائف الملوکی ہوئی - تو دلاور خان کے بیٹے ہوشنگ نے جس کا نام خانی خطاب ملنے سے پہلے امین شاہ تھا - شاہان غور کی نسل مین سے ہے - صوبہ مالوہ مین خطبہ اور سکہ اپنے نام سے جاری کر دیا - اسی کے عہد مین - مخدوم مشرقی ملک سے آکر منڈو (مانڈو) مین آباد ہوئے تھے - اور سلطان ہوشنگ آپ کا مرید ہو گیا تھا کہتے ہین - گونڈوانہ کے اطراف مین ایک قلعہ ہے - جاج نگر - اور یہ قلعہ دکن کی سرحد پر ہے - ایک سال سلطان نے اس قلعہ پر لشکر کشی کی - مقصود یہ تھا - کہ قلعہ مذکور فتح کیا جاوے - اور نیز گونڈوانہ سے ہاتھی بہم پہونچائے جاوین - وہان پر ایک رات خواب مین دیکھا - کہ منبر کا ایک پایہ گر گیا ہے - اس کی تعبیر ملی - کہ پیر کی یا مرید کی دونون مین سے ایک کی رحلت قریب ہے - جب سلطان منڈو (مانڈو) مین واپس آیا - تو خبر ملی - کہ پیر عالم دنیا سے عالم علوی کو

Marfat.com

کوچ فرما گیے - دریافت کیا - قبر کہان ہے - جواب دیا گیا - اُس زمین مین ہے - جو آپنے خریدی تھی - سلطان نے کہا - وفات کے بعد مین اپنے سے پیر بزرگوار کی دوری پسند نہین کرتا ہون - بہتر یہ ہے - کہ مخدوم کی نعش اُس قبر مین سے نکال کر سلطانی مقبرہ مین دفن کی جاوے - تاکہ آپ کی ہمسائگی کی بدولت عالم علوی کی کسی قدر خوشبو ہر شنبہ کی خوابگاہ مین بہی آتی رہے - خادمان مخدوم نے ہرچند عذر کیا - لیکن پذیرا نہین ہوا - مجبوراً لوح قبر اُٹھائی گئی مگر قبر کے اندر کفن کے سوا بدن کا کچہ بقیہ نہین ملا - سلطان یہ کرامت مشاہدہ کرکے حیران ہوا - تربت پر پتھر پھر ڈھک دیا گیا - اور سلطانی حکم کے بموجب وہین آپکی قبر پر قبہ بنا دیا گیا - روایت ہے مخدوم نے مرید کی خواب مین آکر فرمایا - کہ درویش کے اسرار کا پردہ تو نے اُٹھایا - تو تیری سلطنت کی بنیاد بہی دست تقدیر نے اُکھاڑ پھینکی یعنی تیرے بعد حکومت تیرے فرزندون کو نہین پہونچیگی - آخر کار ایسا ہی ہوا - اور سلطنت مالوہ سلاطین خلج کے قبضہ مین پہونچی - غوریون کی نسل مین سے کسی کو تخت و تاج میسر نہین ہوا - اس واقعہ کی کیفیت مورخین نے سلاطین مالوہ کی تاریخون مین عمدہ تفصیل سے لکہی ہے - جو شخص اس معاملہ کو دیکہنا چاہے - اُس کو اوراق تواریخ پر نظر ڈالنی چاہیے -

یاد مخدوم قاضی اسحٰق

آپ حقائق ربانی کے عالم - اور پرانے زمانہ کے پیرون کی یادگار تہے - آپ کے خرقہ تصوف مین خلافت کا پیوند اور سبعیت کی بخیہ - چشتیہ سلسلہ سے تہی - شاہ مالوہ سلطان علاء الدین محمود منڈوی آپ کا مرید ہے - ایک روز حضور پیر مین حاضر ہوا - ایک تقریب کے سلسلہ مین پیر کی زبان سے یہ بات نکلی - کہ خدا کے دوست - حقیقی حیات سے زندگی پائے ہوئے ہین - اُن کو موت سے کسی قسم کا نقصان نہین پہونچتا - اور جب صورت جسمیہ حس و حرکت سے بیکار ہو جاتی ہے - اور یہ گویا ایک مکان سے دوسرے مکان کو انتقال کرنا ہے - تب بہی مثل زندون کے رہتے ہین - مرید یہ بیان سنکر سخت متعجب ہوا - اتفاق سے چند روز بعد پیر کا وصال ہو گیا - سلطان تجہیز و تکفین کے بعد حاضر ہوا - اس سبب سے نماز جنازہ مین شرکت کا موقع نہین ملا - فرمایا - روی تربت کھولو - تاکہ ہم اپنے پیر بزرگوار کا آخرین دیدار افسوس کی آنکہ سے دیکہہ لین - مزار کے پاس جو لوگ کہڑے ہوئے تہے - وہ اس بات کو سنی نہ سنی کر گئے - لیکن سلطان کا شوق حد سے زیادہ بڑہا ہوا تہا - اسواسطے اُن لوگون کو قبول کرنا پڑا - مجبوراً قبر کھولی گئی - چونکہ رات تہی - شمع آگے کی گئی - اس درمیان مین شمع کا گل ٹوٹ کر جدا ہوا - قریب تہا کہ کفن کے اوپر جا پڑے - اتنے مین ایک ہاتہہ نکلا - اور گل کو اپنے سے دور پھینک دیا - یہ واقعہ دیکہکر سلطان کو سابقہ پرانی

Marfat.com

راز کی بات یاد آئی - حسرت سے اپنے اُوپر بہت رویا - کہ مجکو کچھ نہ ملا - اور پیر کے جس بیان سے متعجب تھا - وہ حاضرین کو بتا کر عبرت دلائی - آپ کی قبر منڈو (مانڈو) مین ہے -

یاد خواجہ مویدؒ سمنانی

آپ سلطان ابوسعید ابوالخیر کی نسل سے ہین - صاحب کرامات - اور صاحب حمیدہ صفات تھے درسی علم مین اُستاد وقت - اوضاع کے اعتبار سے زاہد زمانہ - ریاضت اور تزکیہ نفس مین حد درجہ کے مرتاض - رہنمائی اور مشکل کشائی مین سب کے پیشوا اور مجلس کی گرمی اور سخن کی شیرینی اور اسکی رونق دہی مین نادر عصر تھے -

یاد مولانا محمد امین

آپ کا دل حقیقت مین بیدار - اور طریقت مین ہوشیار تھا شیخ زین الدین خوافی کے مرید ہین جنہون نے مشکوۃ حدیث مولانا جلال الدین قاآنی کے درس مین پڑہی تھی - اور مولانا جلال الدین نے کتاب مذکور عالم خواب مین شاہ مردان شیر یزدان امیرالمومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے صحیح کی تھی - اور اس کتاب مین ایک جگہ اصلاح کے لیے پھیلا ہی تھا - کہتے ہین - کہ مولانا جلال الدین روزمرہ اُسی ورق اور اُسی سطر مین خاص پھیلنے کا نشان دیکھ لیا کرتے تھے - بعض کہتے ہین شیخ زین الدین نے وہ نسخہ مولانا محمد امین کو عنایت فرمایا تھا چند روز آپکے پاس رہا - بعدہٗ چوری جاتا رہا - اس عظیم نقصان سے آپ نہایت غمگین رہا کرتے تھے -

القصہ امیر مردان نے ملک روم مین ایک شخص کو خواب مین فرمایا - کہ محمد امین کے پاس سے کتاب مشکوۃ گم ہوگئی ہے - تم اپنی مشکوۃ بھیجکر اُن کی افسردہ خاطر مسرور کرو اُس شخص نے بلا کسی توقف کے صورت خواب لکھکر تحریر مذکور کتاب کے ہمراہ بھیج دی - جب وہ آپ کی نظر سے گزری - تب خوش ہوئے -

یاد شیخ محمدؒ

آپ شیخ ابراہیم ملتانی کے بیٹے ہین - جو شیخ بہاءالدین ملتانی کے مرید اور خلیفہ تھے - شیخ بہاءالدین کا سلسلہ خلافت اسوۃ العرفا سید محی الدین جیلانی قدس سرہ سے جاملتا ہے شیخ ابراہیم اپنے وقت مین بڑے بزرگ تھے - آپ کی خدا پرستی اور کرامتین بہت کچھ لوگون کے زبان زد ہین - غیاث الدین خلجی کا عہد تھا - کہ ابراہیم منڈو (مانڈو) مین آئے تھے - یہان پر بہت برسون تک خدا طلبی - حق پرستی - فیض رسانی - اور رہنمائی مین آپ نے عمر گزاری پھر یہان سے گردش زمانہ نے آپ کو شہاب الدین کے عہد مین جنبش دیکر شہر بیدر مین جا پہونچایا اور وہان پر آپ بے شمار لوگون کو گمراہی سے نکال کر طریقت کے سیدہے راستہ پر لائے - جب شیخ ابراہیم نے عالم دنیا سے کوچ فرمایا - اور بجائے

Marfat.com

آپ کے۔ آپ کی قبر سے دولت آباد دکن کے معتقدین کو فیض پہونچنے لگا۔ تو منڈو (مانڈو) مین شیخ محمد آپ کے جانشین ہوئے۔ ایزدی مشیت منڈو (مانڈو) سے شیخ محمدؒ کو بھی شہر بیدر مین کھینچ لے گئی۔ اِن اطراف مین شیخ محمدؒ کی بزرگی اور خداشناسی کا شہرہ مشرق۔ خراسان۔ اور نواحی قندہار تک پہونچا۔ وہان کے باشندون کے دل مین سنکر شوق پیدا ہوا۔ ہر سمت سے حق پرست اور خداطلب لوگ شیخ محمد کے آستانہ پر ہجوم کرکے آئے۔ اور فیض صحبت سے تحقیق کے بلند مرتبہ کو پہونچے۔

کہتے ہین جن ایام مین آپ مان کے پیٹ مین تھے۔ ایک لڑاکا عورت آپ کی مان سے لڑی۔ اور اُن کے پیٹ پر تھپڑ مارا فوراً اُس عورت کے ہاتھ مین ایسا درد پیدا ہوا۔ کہ برداشت اور صبر کا نشان کوسون تک نہ تھا۔ اور مرنے کی نوبت پہونچی۔ آپ کے پدر بزرگوار کو اُس بدذات کا حال معلوم ہوا۔ فرمایا۔ کہ اِس پیٹ مین قطب زمانہ کا حمل ہے۔ اس درد کا علاج سوا اسکے نہین ہے۔ کہ دردمند عورت۔ حاملہ کے پیٹ پر سے پانی اُتار کر پیوے اور ہاتھ پر بھی لگا دے۔ تعمیل حکم کی گئی۔ فوراً تکلیف سے نجات ملی۔

لوگ ایسا ہی بیان کرتے ہین حاکم صوبہ ظالم اور ناخدا ترس تھا۔ اُس کے ملک کی رعایا کا۔ اُس کے ظلم سے ہمیشہ یہ حال تھا دعا کے واسطے ہاتھ اُٹھائے رکھتی تھی۔ آنکھون سے آنسو کی ندیان جاری رہتی تھین۔ اور صبح و شام ایسی آہین کرتی تھی کہ آسمان تک پہونچتی تھین۔ رعایا مجبور ہوکر ظالم کی شکایت آپ کے پدر بزرگوار کے پاس لے گئی۔ فرمایا۔ اِس نوزاد بچہ کے سامنے عرض کرو اُنہون نے کہا کَیْفَ نُکَلِّمُ مَنْ کَانَ فِی الْمَهْدِ صَبِیًّا[1] آپنے گہوارہ سے فصیح البیانی کے ساتھ جواب دیا عنقریب ظالم کو وہ دن پیش آویگا۔ جو آج ستم رسیدہ رعایا کو پیش آرہا ہے۔ اور تین روز بعد ایک عورت نہایت ذلت کے ساتھ اُس کو بجانب عدم روانہ کریگی۔ چنانچہ جیسا کہا تھا۔ ویسا ہی ہوا عیسوی کرامت آپ سے ظاہر ہوئی۔ اور باپنے یوسفی ولایت کے نور سے روشنی حاصل کی مصرع روضہ خلد برین جایش باد

یاد شیخ سالار

آپ حالی مقامات مین سب کے پیشوا۔ اور عجیب و غریب کرامتون کا مجمع تھے۔ آپ کے بزرگوار باپ کا نام نتھو ہے جو شیخ بہاءالدین کے خلیفہ تھے۔ آپ کی زادبوم اور قبر سرکار کالپی کے ایک قصبہ مین ہے۔ شیخ مبارک جن کا مولد اور مرقد سندیلہ ہے۔ اور سید عبدالغنی جن کی حیات اور ممات کا مقام فتح پور ہنسوہ ہے۔ شیخ سالار کے مرید اور خلیفہ ہین شیخ سالار دونون جہان کے علم۔ اور علم کی رمزون سے آگاہ تھے۔ سید صفی۔ شیخ بدرالدین سرمہندی۔ اور

[1] ہم گود کے بچہ سے کیسے کلام کرین۔ ۱۲

Marfat.com

شیخ اوہن بلگرامی شیخ مبارک سندیلہ والے کے خلفا مین سے ہین بہت اچھی شان اور حالت تھی - اہل زمانہ دینی اور خدا شناسی کے کامون مین ہمیشہ اِن بزرگوارون کے آستانہ پر توجہ اور نیاز کے ساتھہ حاضر آیا کرتے تھے اور نیز اِن بزرگوارون کی پر اسرار گفت وگو سے دو جہانی مشکلات حل کیا کرتے تھے۔

یاد مولانا علم الدین شرف جہان

آپ کو ہر ہی علوم مین کمال تبحر تھا - یقین پر دل نہاد ہو کر - حرمین شریفین کی زیارت کا ارادہ کیا - اور چند سال اُسی سرزمین مین قیام فرما کر مشائخ حدیث سے بڑی بڑی سندین حاصل کین - بزمانہ سلطان غیاث الدین ابن محمود خلجی مسند (مانڈو) مین آکر درس کی بنیاد ڈالی - یہان کے بزرگون کو آپ کی ملازمت سے تمام فنون کی مشکلین آسان ہو گیئن - سید بہاء الدین دکنی کی خدمت سے آپنے طریقت کی تلقین پائی تھی بمعرفت اور حقایق مین مرشد کامل کے درجہ کو پہونچ گئے تھے - کیمیا اور (طلسمی علم) سیمیا - اور دعوات کے قواعد عمدہ وعمدہ اور صحیح صحیح اختیار کر رکھے تھے - تصوف دانی مین تحقیق کے درجہ کو پہونچکر فصوص الحکم پر محققانہ تعلیقین لگائی تھین - اور جیل شرح کا خلاصہ فصوص کے کنارہ پر چڑھایا تھا - آپ سید ابراہیم ایرجی قادری کے اُستاد ہین۔

یاد شیخ بنان

آپ شیخ لال کے مرید ہین - آپ کی طرز زندگی بالکل قلندرانہ تھی - برہان پور خاندیس کے بازار مین حجرہ بنا رکھا تھا - ممکنات کی منڈی کی اور تعینات کے راستہ کی سیر کیا کرتے تھے - زندگی کے اندر جس کو گدڑی اور حجرہ کہتے تھے رحلت کے بعد وہی کفن اور گور بنائی گئی - بیت

دی روز اسد جامہ ز ہجران تو زد چاک		امروز ز غم مُرد و ہمان جامہ کفن شد	

بیت مرزا اسد بیگ کی ہے - جو شیخ ابو الفضل مبارک کے ملازم مصاحب تھے - جس قدر درستی - موزونی - اور نازکی آپ کی بلند طبیعت مین ہے - دوسرے لوگون کی طبیعت مین بہت کم پائی جاتی ہے بمصرع -

یادش بخیر باد - کہ با ہمت آشناست

یاد شیخ شہر اللہ

آپ شیخ عزیز اللہ المتوکل علی اللہ کے پانچوین فرزند ہین - اور پدر بزرگوار کے ہی مرید اور جانشین بھی ہین - آپ کے پوتے شیخ نعمۃ اللہ بیان کرتے ہین - سکندر خان نامی ایک مرید تھا - وہ شیخ کو کمال آزرد اور عجز وانکسار کے ساتھہ اپنی جاگیر مین لے گیا تھا - معاودت کے وقت ایک گاؤن مین اُترنا ہوا - جس کے باشندے قبل ازین

Marfat.com

ایک دیگر شخص شہر اللہ نام کے ساتھ دشمنی رکھتے تھے - جب گانون والون نے شہر اللہ کے آنے کی خبر سنی تو موقع کی تلاش مین رہے - جب آپ کو تنہا نماز مین پایا - ننگی تلوارین لیکر آگرے - اور آپ کو شہید کیا - قصہ کوتاہ آپ کا جنازہ لوگ وہان سے لے آئے - اور منڈو (مانڈو) مین پدر بزرگوار کے مقبرہ کے اندر دفن کر دیا - اُس زمانہ مین لوگ قرآن پڑھنے کی آواز اندر سے اور باہر سے سنا کرتے تھے - آپ کے بعد آپ کے قرۃ العین شیخ احمد عطاء اللہ کے سر پر دستار رہنمائی باندھی گئی - جب شیخ عطاء اللہ کی باری بھی پوری ہوئی - تو اُن کے نور چشم شیخ نور اللہ نے خانقاہ کو رونق دی - جب آپ بھی آنجہانی ہوئے - تو آپ کے لخت جگر شیخ نعمۃ اللہ اپنے آباؤ اجداد کے وطن مین صبر و سکون اختیار کر کے ہدایت کے واسطے کھڑے ہو گئے شیخ نعمۃ اللہ کو عمر کا حصہ فرزندون - بیویون - اور دیگر عزیزون سے بہت زیادہ ملا ہے - یہان تک کہ تنہا رہ گئے ہین اور ان نورانی شکل پیر کی غمگساری کی نوبت راقم تک بھی پہونچی ہے - امید ہے - کہ آپ اس عمدہ شغل کے ذریعے راقم کو توفیق سعادت بخشین گے - مصرع توفیق کارہائے نکو از سعادت است -

یاد شیخ جلال ابن شیخ عبداللہ

آپ عالم اور شیخ یوسف انصاری کے چھوٹے بھائی ہین - درس دیتے وقت اپنی زبردست باتون سے تھوڑی سمجھ والے طلبا کی استعداد بڑہایا کرتے تھے - ہمیشہ شریعت کی رعایت کر کے سلوک طریقت مین اُس کا کوئی دقیقہ نہین چھوڑتے تھے پینتیس سال کی عمر مین عالم دنیا سے عالم قدس کو رحلت فرما گئے -

یاد شیخ عبدالملک قاری

آپ کلام ربانی کو سات قراۃ اور چودہ روایت سے پڑھتے تھے - اور ہمیشہ سب کو خواہ درویش ہو یا تونگر حسبۃ للہ قرآن اور قراۃ سکھایا کرتے تھے - اسی پسندیدہ طریقہ کے ساتھ ایام عمر پوری کر دی - اور دار الخلافۃ آگرہ مین خوابگاہ اختیار کی آپ کے بعد آپ کے فرزند شیخ محمد قرآن کے شوقین لوگون کے ساتھ - باپ کا طریقہ اختیار کر کے جانشین ہوئے - ان کو بھی معرفت پوری حاصل تھی - قبر آگرہ مین ہی ہے -

خاتمہ چمن دوم

وہ شخص بہت ہی اچھا سعادت مند ہے - جس نے ہستی موہوم کا شہر ہوا و ہوس کے تصرف سے نکال لیا جس نے خیالات باطلہ کے مکانات اور طول امل کے محلات رفیع و بنیاد سے اکھاڑ کر عالیہا سافلہا کر دیے جس نے تمتعات حیوانی کی تمناؤن کو - اور لذات جسمانی کی شہوتون کو جو مذکورہ بالا مکانات

Marfat.com

اور محلات مین بود و باش اختیار کرکے اپنے تئین ان مقامات کا مالک سمجھ رہی تھین ذلت اور خواری کے ساتھ باہر نکال پھینکا - اور جن اصحاب نے جہاد اکبر کا میدان فتح کیا ہے - اور نیز جنھون نے سب سے بڑے دشمن کی لڑائی کا معرکہ جیتا ہے - اُن اصحاب کی راہ و روش اور گفت و گو جس نے یاد کرکے امداد حاصل کی - نیز اُس نے اس جنگ کی طرح - طرز - بند اور قابو کے موقع معلوم کئے - صدر الذکر فتح یاب بزرگون کے نیک اعمال اور کامل اعتقادات کے ہتیار زیب بدن کئے - اور لا الٰہ کی تلوار الا اللہ شناسی کے ہاتھ سے اُٹھا کر نفس کی سپاہ - وسواس کے لشکر - اور شیطانی حضرات کی فوج کو - جو انسانی ملک کو اپنی جاگیر سمجھتے تھے - ملک مذکور سے بھگا دیا - کہ جس کی وجہ سے دل کا تخت - جسپر نفس امارہ نے قابو پا رکھا تھا - پھر روح قدسی کے قبضہ مین آگیا - جو نائب مطلق ہے -

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ[1] وَالْمِنَّۃُ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا کہ عالم تجرید و تفرید کے آزاد اشخاص - اور تحقیق و توحید کے راستہ پر چلنے والے اصحاب کے ذکر خیر کی بدولت - انواع و اقسام کی معرفتین - راقم کو نصیب ہوئین اور اُن کو راقم بحکم وَاَمَّا بِنِعْمَتِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ[2] تحریر مین بھی لایا - کسی قدر ان معرفتون کو جو مبنے اشیا کے پردہ مین الٰہی اسما کے آثار کا - اور آثار کی قوت اور نعش کا تماشا کرکے ازراہ تحقیق بہم پہونچائی ہین - بیان کرتا ہون

ازلی حکمت اور سابقہ رحمت اس طرح پر مصروف ہے - کہ تمام الٰہی اسما - اور الٰہی صفات کے - احکام و آثار کو نہایت مناسبت اور مطابقت دیکھکر جداگانہ منافع کے ساتھ خصوصیت دیتی ہے - اور ان خاص منافع کو انسان کے عنصری جسم پر فائز کرتی ہے - اس بنیاد پر ازلی حکمت نے بہت سے الٰہی اسما کے آثار - انواع و اقسام کی موجودات مین - اندرونی طور پر امانت رکھے ہین - تاکہ وہ موجودات ہر ایک درجہ بدرجہ اپنے اپنے تعینی مصرف پر پہونچکر خاص انسانی تصرف کے قابل بنین - اور تاکہ وہ موجودات طرح طرح سے اور نیز اپنی مختلف تصرفات سے انسان کے عنصری جسم کو اُس اسم و صفت کا مظہر قرار دین - کہ جو اسم و صفت انسانی استعداد کے پردہ مین چھپی ہوئی ہین مثلاً وصف بینائی کو اسم البصیر نے سرمہ - سنگ سرمہ اور کحل الجواہر مین اس طرح قایم کیا ہے - کہ اُس کا اثر آدمیون کی آنکھون مین لگانے کے بغیر محسوس نہین ہوتا ہے - پس مغز کلام یہ ہے - کہ تمام ممکنات اور تمام کائنات - خدائی اسما کے آثار و احکام کی آماجگاہ

[1] اللہ تعالیٰ جل شانہ کا بے انتہا شکر اور احسان ہے - اول بھی اور آخر بھی ۱۲ [2] اپنے پروردگار کے احسانات کا تذکرہ کرتے رہنا ۱۲-

Marfat.com

کے واسطے شاہراہ بنی ہے۔ تب کہین من آثار نے امکانی رنگ کو استحکام دیا۔ اور اس غرض سے کہ تعین جامع (یعنی حضرت انسان کی ذات) کے لیے فیض پہونچانے کی مناسبت پیدا ہو۔ استعداد بہم پہونچائی ہے اسواسطے ہر ایک شے اس بات کی آرزومند ہے۔ کہ وہ نبی آدم کے تصرف مین آکر جو آثار اُس کے اندر مخفی ہین۔ وہ جسم انسانی کے اندر ظاہر کرے۔ اور اپنے تئین اَلْاِنْسَانُ مُطَیْئَتِیْ وَکُلُّ الْاَکْوَانِ مَطِیْئَتُہٗ[1] کی معراج پر پہونچاکر بعدہٗ نجات حقیقی سے فیض یاب ہو۔ کیونکہ موالیدثلثہ کا کمال فنا فی الانسان مین ہے۔ جس طرح انسان کا کمال فنا فی اللہ کے مرتبہ مین ہے۔

القصہ واضح ہو۔ کہ صفی الاصفیا کی جامعیت اور خاتم الانبیا علیہ وعلیہم السلام اجمعین کے ختمیہ کے مقام پر آخر کار۔ طبقات۔ انام مین سے نزول صعودی اُس باصفا گروہ کو نصیب ہوتا ہے۔ جو سنت نبوی پر چلنی کا قدم۔ ریا اور نمود کی گرد و آلایش سے خشوع و خضوع کے آنسو۔ اور ریاضت کے خون جگر سے اچھی طرح دھوکر ایجابی صراط مستقیم پر سلوک اختیار کرتا ہے۔ نیز وہ گروہ۔ راہ طریقت مین چلنے والا پانون۔ ذی ہدایت مرشدون کی پیروی مین غبار آلودہ اور فرسودہ کرکے سائرین الی اللہ کی منزلین طے کرتا ہے۔ نیز وہ گروہ اسکے بعد اپنے ظاہری و معنوی کمالات کے تمام سرمایہ کو فنا فی اللہ کی کشتی مین بہر دیتا ہے نیز وہ گروہ سامکان و وجوب کے دونون دریاؤن کی موجون سے سلامت رہکر بقا باللہ کے کنارہ پر سرمایہ مذکور پہونچا دیتا ہے۔ نیز وہ گروہ۔ اسما و صفات کی تجلیات کے مقام پر پہونچکر۔ رسوم اور تعینات کا لباس جس قدر بھی اس تہناروی مین جسم پر باقی رہ جاتا ہے۔ اُس سے بھی حقیقت وجود کو پاک صاف کر لیتا ہے۔ نیز وہ گروہ۔ توحید کا احرام باندہ کر سیر فی اللہ کے کعبہ کا طواف کرتا ہے۔ اور نیز وہ گروہ یک جہتی اور بیخودی کے ارکان حقیقی نجات اور دائمی آزادی کا حج ادا کرنے کے واسطے بجالاتا ہے۔

اس صدر الذکر گروہ کے علاوہ۔ عام اشخاص دو فریق ہین۔

ایک فریق۔ وہ ہے۔ کہ جس کا صراط ایجادی کا سلوک۔ صراط ایجابی کے ساتھ متحد ہو۔ اور یہ فریق دو قسم پر منقسم ہے۔

ایک قسم۔ وہ ہے۔ کہ آتش دوزخ کا عذاب وہ نہین دیکھے گا۔ اور چونکہ آلہی بخشش اُس کی طرف سبقت کرے گی۔ اس واسطے وہ گلزار فردوس مین خسرامان خرامان پہرے گا جس کا وصف یہ

[1] انسان میرا مرکب ہے۔ اور کل کائنات انسان کا مرکب ہے۔

Marfat.com

ہے فِیْهَا مَا تَشْتَهِیْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْیُنُ ط

دوسری قسم - وہ ہے - کہ مغفرت نہ ہونے کے سبب سے وہ چند روز عذاب نار مین گرفتار رہے گا اس قصور کے پاداش مین کہ صورت افعال سے گزر کر معنی افعال کی منزل مین اُس کا گزر نہین ہوا۔

دوسرا فریق - وہ ہے - جو رہنائے فطرت وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهَا کے پیچھے پیچھے - ایجادی صراط مستقیم پر چار پایون کی طرح چلتا ہے - اور ایک قدم بھی شاہراہ توحید پر (جو ایجابی صراط مستقیم کا پہلا قدم ہے) نہین ڈالتا - یہ گروہ اہل بُعد اور ارباب فرق ہین - اور اِن کا مادی دوزخ کے طبقون مین ہو گا - **اعوذ بک منک** -

۵۱ جس چیز کو اُن کا جی چاہے - اور جو اُن کی نظر مین بھلی معلوم ہو - بہشت مین موجود ہو گی ۱۲ -

۵۲ جتنے جاندار ہین سب ہی کی نوچوٹی اُس کے ہاتھ مین ہے ۱۲

Marfat.com

شروع سومی چمن

اِس چمن مین نوین دور (نوین صدی) کے حسب تفصیل ذیل اصحاب کی سرگزشت - اور ماندولود کے حالات مذکور ہین -

اولاً - اہل حقیقت اور ذی معرفت درویشون کے حالات -

ثانیاً - عقلی ونقلی علوم کے علما کے حالات -

ثالثاً - سلوک اور ریاضت کا راستہ چلنے والے اصحاب کے حالات -

رابعاً - جو لوگ خودی سے اور نیز خرد سے آزاد ہین - اُن کے حالات -

ہے حوصلہ ایدہر آ - اور کان لگا - دیکھہ - ہر ایک حکایت بجائے خود - گلزار معرفت کی ایک ہزار داستان بلبل ہے - جو عام لوگون کو خواہ وہ بہرے ہون - یا صحیح کان والے ہون - اُس جہان آفرین لاشریک لہ کی تسبیح اور رضا جوئی کا ترانہ سناتی ہے - جس نے علم آدم الاسماء کلہا[1] کا سرود - حضرت صفی اللہ کو تعلیم فرمایا تھا - تاکہ حضرت صفی اللہ کے ترانہ سے سرزنش کرنے والون کے چہرہ پر خجالت کا پردہ پڑے - اور تاکہ حضرت صفی اللہ اپنی ہمدانی کا ترانہ عیب جو ہنر فروش جماعت کو سنا دین جس کو سنکر جماعت مذکور خودستائی کی بلند پروازی سے نادانی کی پستی مین نہ ہی آگرے - اور حضرت صفی اللہ علمی استعداد کی بدولت آفریدگار بے مثل - اور سلطان لامکان کے خلیفہ اور جانشین بنین - یہ بالکل سچ ہے بیت -

آن بادشاہ اعظم دربستہ بود محکم		ناگاہ دلق آدم پوشید و بر در آمد	

یا دبابا اسحٰق مغربی

آپ شیخ حاجی محمد کیمی مغربی کے مرید ہین - جن کی عمر ایک سو بیس سال کی تھی اور چالیس حج کئے تھے - کہتے ہین آپکے پیر نے آپکے حالات سے صدق وسعادت کے آثار دیکھکر - بیعت کے روز ہی خرقہ خلافت بخش دیا تھا - اور تمام خلفا اور مریدون کو فرمایا تھا - کہ اسحٰق ہمارا بڑا خلیفہ ہے اِس کی تعظیم روز افزون زیادہ کرتے رہنا - اسی طریق

[1] - آدم کو سب (چیزون کے) نام بتا دئے - ۱۲

Marfat.com

پر پیر کی خدمت مین رہکر چند سال تک آپنے فائدہ حاصل کیا - بعدہٗ اجازت لیکر دہلی مین آئے - سلطان محمد تغلق شاہ نے آپ کی تعظیم اور خدمت مین بے انتہا کوشش کی - مگر آپ لوگون کے ہجوم سے تنگ دل ہو کر اجمیر کے کوہستان مین چلے آئے - ایک رات کا ذکر ہے - کہ آپ عالم مثال مین خواجہ معین الاولیا اجمیری کی خدمت مین پہونچے وہان سے اجازت ہونے کے بعد موضع کھٹو[1] مین آکر مکان تجویز کیا - آپکے خلیفہ شیخ احمد کھٹو والہ کا بیان ہے ایک سال مین اپنے مکان سے چل کر بابا کی ملازمت مین دہلی پہونچا - بابا نے اپنے سابقہ مکانات مجکو دکھائے - اور فرمایا - کہ بارہ سال کی عمر تہی - اُس وقت مین والدین کی خدمت سے پیر طریقت کی جست وجو مین حیران و پریشان نکل کھڑا ہوا تہا - مختلف طبقون کے چوالیس پیرون کی مینے ملازمت کی - جس کسی کو جہان کہین سنا - سر کے بل گیا - اور اُن کے دیدار سے آنکھون کو منور کیا - اور ہر ایک پیر کی فرمان برداری اور پیروی کر کے - دل کی اور عادات کی دونون کی اصلاح عمل مین لایا - اور خلافت نامے لیے - اسی بھاگ دوڑ کے درمیان مین ایک شہر مین گزر ہوا - جہان کا حاکم پیر پرست تہا - وہ میرا معتقد ہو گیا - مگر وہان کے قلندر مجھپر رشک کرنے لگے - ایک بڑی اونچی آگ جلائی - اور کوئلون کا ڈہیر فراہم کیا - مجکو دعوت دی - کہ ہمنے حلوائے بے دود کا پکایا ہے - مجکو اِن لوگون کے قانون و قاعدہ کی خبر نہین تہی - لہذا مینے قبول کر لیا - اتنے مین مجکو آگ کے نزدیک لے گئے مینے ایک بار گی اللہ وحدہ لاشریک لہ کا نام لیکر اُن کی مشتعل کی ہوئی آگ کو پانون سے روند ڈالا - ابراہیمی ہمت نے اظہار ولایت کر کے آگ مین ارغوانی پھول کی خاصیت پیدا کی مصرع آتش نمرودیان گلزار اوست

یاد مولانا سید احمد ابن محمد[2] رہتانیسری

آپ ظاہری علوم - کامل طور پر جانتے تہے - سلطان بہلول لودہی کے عہد مین اپنے وطن سے دہلی مین آکر مکان بنا لیا تھا - شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی کے مرید - اور مولانا خواجگی نحوی کے بھائی ہین - کہتے ہین - جب بھائی کی خواب مولانا کے گوش گزار ہوئی جس کی تعبیر دہلی کی بربادی تہی - تو آپنے فرمایا - یہ خواب و خیال عبرت و اعتبار کے قابل نہین ہین - اور اس بنیاد پر وہان سے نقل و حرکت کا خیال دل مین نہین آنے دیا - آپکے بھائی انہین ایام مین دہلی سے سامان اقامت اُٹھا کر کالپی مین چلے گئے - چند روز بعد صاحب قران امیر تیمور نے دہلی فتح کر لی - اور دوسرے باشندگان شہر کی طرح - مولانا بہی گرفتار ہوئے - مگر ایسے شخص کی حراست مین آئے - جو طالب علمی کا شوق رکھتا تھا - ایک روز وہ شخص اپنے ہم مذاق لوگون کے ساتھ مطول معانی پر مباحثہ کر رہا تہا - مولانا نے

[1] کھٹو - اجمیر سے تقریبا تیس کوس کے فاصلہ پر شمال اور مغرب کے درمیان مین ایک قصبہ ہے - ناگور ضلع بیس ۲۰

Marfat.com

اُس کے نادرست پڑھنے پر مطلع ہوکر قیدیون کے درمیان سے سر اونچا کیا - اور کہا - اِس عبارت کے واسطے یہ معنی موزون نہین ہین - اُس شخص نے متحیر ہوکر مولانا سے عذر و معذرت کی - اور کیفیت حال صاحب قرآن کے حضور مین جاکر بیان کی - اِس پر نہایت تعظیم کے ساتھہ مولانا کو بارگاہ سلطانی مین لے گئے اور صدر مقام پر بٹھایا - صاحب قرآن نے بھی معذرت کے طور پر کہا - دہلی پر یورش - ہوائے نفسانی سے نہین کی گئی ہے - بلکہ علماے بخارا کے فتوی سے ہے - فتوٰی لاؤ - تاکہ ہم دکھائین - مولانا نے فرمایا - اب فتوے کا دکھانا اور دیکھنا کوئی مفید بات نہین ہے - کاش - اِس یورش سے پہلے مین دیکھتا - تاکہ علمی معاملہ پر مباحثہ کیا جاتا - اور جائز ناجائز کی تمیز ہوتی اِس اثنا مین مولانا برہان الدین ملتانی مرغینانی صاحب ہدایہ فقہ کے پوتے آگئے اور مولانا احمد کے بالائے دست بیٹھے - دریافت فرمایا - یہ کون ہین - لوگون نے کہا - فلان کے پوتے ہین - آپنے ہنسی کی راہ سے کہا - جس شخص کے دادا نے فقہ مین چودہ جگہہ خطا کی ہے - ممکن ہے - کہ اُس کا پوتا ادب کے بارہ مین ایک جگہہ بر سر غلط ہو - یہ سنکر وہ برہم ہوئے - اور مولانا کے دامن سے اُلجھہ گئے - کہ اس اجمال کی تفصیل کرنی چاہیئے - مولانا نے فرمایا - کہ وہ خاص خاص مقام اس وقت میرے ذہن مین نہین آتے ہین - میرالہ کا جمّا جانتا ہے - حسب حکم صاحب قرآن - نقیبون نے شیخ جما کو لشکر مین سے تلاش کرکے نکالا - دوسرے روز لشکر اور شہر کے علما کی مجلس منعقد ہوئی اور علمی گفت وگو پیش کی گئی القصہ شیخ جما نے باپ کے فرمانے کے بموجب - ہدایہ کی وہ چودہ جگہہ جن پر اعتراض وارد ہے - شمار کرادین - اور مناظرہ کے ساتھہ ثابت کردین - اسپر چارون طرف سے آفرین آفرین کی آواز آنے لگی صاحبقران نے فرمایا - اس شہر مین درس پانے والون کے واسطے خانہ وخانقاہ اور مولانا کے واسطے محل تعمیر کیا جائے - مولانا نے کہا - مولانا خواجگی - اور نیز دیگر اہل ولایت جو میرے ہم نشین تھے - یہان سے کالپی کو چلے گئے ہین - اور وہین بود وباش اختیار کرلی ہے - لہذا اب یہی بہتر معلوم ہوتا ہے - کہ مین بھی اُنہین کے ساتھہ رہون اور اُنہین کے پاس مرون - کیونکہ اب عمر کا آفتاب زرد ہوگیا ہے - بالآخر آپ قلعہ کالپی مین آئے - اور بقیۃ العمر درس دیتے رہے - عربی زبان کا ایک قصیدہ آپ کا نعت مین ہے - جس کو قصیدہ بردہ کے ہم پلہ کہہ سکتے ہین - مولانا عبدالحق دہلوی نے اپنے تذکرہ مین اُس کی بہت سی ابیات لکھی ہین مصرع باد اکشاد غرقۂ علم ازل برو -

یاد خواجہ ضیاء الدین برنی

آپ نامور اہل سخن - اور مصنفین مین سے تھے - بہت سی تصنیفات اور تالیفات آپ کی یادگار ہین جیسی شاے محمد علیہ السلام - عنایت نامہ الٰہی - ماثر السادات - تاریخ فیروز شاہی - وغیرہ وغیرہ آپ اپنی سخن آرائی سے مجلس

Marfat.com

کا حسن - عجیب عجیب مضامین سے محفل کی نشاط - اور شیریں بیانات سے ہم نشینون کی خوشی بڑہاتے تہے سلطان نظام الاولیا کے مرید - خسرو اور خواجہ حسن سنجری کے با اخلاص دوست - اور سلطان محمد تغلق کے ندیم خاص تہے - سلطان آپ کو بہت کچہہ تکلف کے ساتھہ اپنے ہمراہ رکہتا تھا - جب سلطنت کی نوبت فیروز شاہ کو پہونچی - آپ نے بہی پیر سے گوشہ نشینی کی درخواست کی - پیر نے قبول فرمایا - اکثر کتابین - اُس فرصت مین تصنیف فرمائی ہین کہتے ہین اخیر زندگی مین دنیوی سامان جو کچہہ پاس تھا - پیر بزرگوار کی نذر کرکے درویشون کو دیدیا تھا - جب آپ کا زمانہ زندگی پورا ہوا - تو آپ کے حجرہ مین چادر اور بوریے کے سوا - کچہہ نملا - بعض کہتے ہین - کہ سلطان نظام الاولیا کے زمانہ مین تین شخص ضیا نام کے تہے - برنی بخشی - اور سنامی - اولین مرید کامیاب - آخرین منکر ناکام - اور متوسط دونون سے علیحدہ - اس حالت مین تینون زندگی گزارتے تہے - **قطعہ**

برنی و بخشی و سنامی	نام این ہر سہ تن ضیا بودہ
اولین معتقد پسین منکر	ثانی از ہر دو بے نوا بودہ

اور بعض کہتے ہین - کہ صرف موضع برن سے ہی - تین کس ضیا نام کے آئے تہے - تینون اہل علم - اہل سخن مشائخ دوست - مرید اور تمتعات ہر دو عالم سے مستفید تہے - رحمہم اللہ -

یا شیخ رکن الدین مودود کان شکر نہروالہ

آپ - نسب کے اعتبار سے خواجہ علم الدین محمد کے بیٹے ہین - خواجہ علم الدین محمد - خواجہ علاء الدین یوسف کے بیٹے تہے خواجہ علاء الدین یوسف - خواجہ بدر الدین سلیمان کے بیٹے تہے - خواجہ بدر الدین سلیمان - اسوۂ اولیائے کرام مخدوم شیخ فرید الدین مسعود گنجشکر کے بیٹے ہین - قدس ارواحہم اور بیعت و خلافت کے اعتبار سے آپ شیخ محمد زاہد کے خلیفہ ہین - شیخ محمد زاہد یوسف کے بیٹے - یوسف - احمد کے احمد - محمد کے - محمد - خواجہ علی کے - خواجہ علی - ابی احمد کے - اور ابی احمد - قطب مشائخ عظام - خواجہ مودود چشتی کے بیٹے ہین - نور مرقدہم - اور نیز آپ شیخ عزیز اللہ المتوکل علی اللہ منڈوی کے پیر و مرشد ہین - تزہ سرہٗ تجرید و تفرید کی ریاضت - اس حد تک پہونچی ہوئی تہی - کہ اکثر راتون کو ایک وضو کا ہی باقی نہین رکہتے تہے - فرماتے تہے - تہجد کے وقت غیب سے ہم کو پانی پہونچ جاوے گا - آپ کی قبر تن گجرات مین ہے - جس کا نام پرانی کتابون مین نہروالہ ہے - کہتے ہین - ایک روز سلطان عشاق - یگانہ آفاق - سید محمد گیسو دراز - آپ کی ملاقات کے واسطے آپ کے پاس آئے - باہم معرفت کی گفت و گو ہوئی - اس ضمن مین سید نے دریافت کیا - کہ جو کشف اور فتوحات سلطان عارفان بایزید بسطامی

اور سید طائفہ جنید بغدادی قدس سرھما کو ہوتی تہین - وہ اس زمانہ مین نہین ہوتی ہین - اس کی کیا وجہ ہے - فرمایا اُس زمانہ کے لوگ کمر مین ہمیانی نہین باندہتے تہے - کہتے ہین - سید کی کمر مین ہمیانی بندہی ہوئی تہی - اُسی وقت کھول پہینکی - ہجری سنہ سات سو پانچ مین آپ عالم ارواح سے عالم اجسام مین آئے تہے - جب پچیس ۲۵ سال کی عمر ہوئی - تو خداشناسی کی طلب مین قدم رکھا - اور بائیسوین شوال ہجری سنہ آٹھہ سو گیارہ کو عالم قدس کی تیاری فرماکر عالم اجسام کی چاردیواری کو رخصت کیا -

مصرع رکن دین را استواری باد از اسرار او

یاد سید محمد گیسو دراز

آپ شیخ نصیر الادیا چراغ دہلی کے خلیفہ ہین - قبر قصبہ گلبرگہ مین ہے - جو گول کنڈہ صوبہ دکن کی سرکار مین واقع ہے - جب آپ دہلی سے باجازت پیر بزرگوار دکن کی طرف روانہ ہوئے - تو اثنائے راہ مین گوالیار پر بہی گزر ہوا - اُن ایام مین شیخ علاءالدین متوطن کالپی جاگیردار تہا - اُس نے مع تمام علما اور عقلا کے آگے بڑہکر استقبال کیا - اور کمال عزت و اکرام کے ساتہہ آپ کو شہر مین لایا - اُس کے چار بیٹے تہے - اور ہر ایک بیٹا علم کا گویا ایک رکن تہا - ان مین سے شیخ ابوالفضل - ابوسعید - اور ابوالبرکات کو سید کا مرید کرادیا اور اسباب سفر کی تیاری ضرورت سے زیادہ کرکے - رخصت کیا - آپ جب دکن مین پہونچے ہین - اُس وقت سلطان احمد بہمن شاہی کا زمانہ تہا - جب سلطان نے بہت کچہہ تعظیم کرکے مسند سلطنت پر بٹہایا - تاج - تخت - چتر - اور علم پیش کش کئے - اور اپنے پرگنہ مین سے متعدد موضعے اور باغ خانقاہ کے نام سے وقف کئے - چنانچہ مسافر و مقیم - اور تونگر و درویش ملاکر ہزار آدمی صبح و شام آپ کے خوان سے کہانا کہایا کرتے تہے - چراغ دہلی کے سلسلہ کو آفتاب کی طرح فروغ آپ کی ذات سے ہے - آپ کی عمدہ عمدہ تصنیفین بہت سی ہین منجملہ ان کے ایک کتاب تہر تمام ہے سلوک اور تصوف مین - اس کتاب کی عبارت تمام و کمال معما اور تاویل کے طور پر واقع ہے - دوسری معدن المعانی اور تیسری شرح سوانح امام احمد غزالی رح - سوانح کے بارہ مین آپ فرمایا کرتے تہے - یہ ایک دوشیزہ دختر ہے جس کو ہنوز معنی آفرین اہل سخن کے اندیشہ کا ہاتہہ تک نہین لگا ہے - اور الفاظ کا نقاب اس کے مقاصد کے چہرہ پر بدستور پڑا ہوا ہے - کہتے ہین - شرح لکہنے کے بعد پیٹ سے خون آنے لگا تہا - ہجری سنہ آٹھہ سو پچیس مین عالم قدس کو کوچ فرما گئے - آج کل آپ کے فرزند مذکورہ بالا قصبہ مین اُسی سلطنت کی صورت پر سلسلہ کو ظاہر مین جاری رکہتے ہین - باطن کی پیروی بہی خدا کرے - روزی مو -

Marfat.com

یادِ سید محمود

آپ سید سماء خورد کے بیٹے ہین - سید سماء خورد - سید سماء بزرگ کے - اور سید سماء بزرگ ناصر مصری کے فرزند تھے - آپ کی زادبوم اور خوابگاہ دونون منڈو (مانڈو) مین ہین - سید محمد جن کا لقب جوانی مین سید خان تھا - دولت اور سپاہگری ترک کرکے تمام عمر درویشی اور ریاضت مین گزاری - ان کا بیان ہے - کہ سید ناصر مصری کے یہان اپنے شہر مین ہزار آدمی ذی ہنر اور پیشہ ور ملازم تھے - پیشہ ورون کی محنت کے حصہ مین سے جو کچھ ہر روز ہاتھہ لگتا تھا - وہ سب سید ناصر خانقاہ کے صوفیون اور مہمان سرائے کے آنے والون کے خرچ مین صرف کردیا کرتے تھے - ایک روز ایک غلام اپنے ہمرازون سے کہہ رہا تھا - کہ ہمارے سید - اپنے غلامون کے کسب کی آمدنی پر خانقاہ داری کرتے ہین - اور ہم سب عیال دار ہوگئے ہین - اب آمدنی اُجرت کا یہ حال ہے - کہ بال بچون کے روزانہ خرچ خوراک کو بھی مکتفی نہین ہوتی ہے - اِس غلام کی یہ شکایت ایک دم خواجہ کے دل مین چبھہ گئی - سید ناصر مصری نے اِس طرح سے قلندرانہ صورت بنائی کہ کسی نے نہین پہچانا - اور ہند کی طرف چلے آئے - سیر کنان حصار فیروزہ مین پہونچے - اِس جگہہ ایک درویش سے ملاقات ہوئی - جو کیمیا کا علم و عمل جانتا تھا - ناصر مصری نے درویش کی مصاحبت اختیار کی - بالآخر مقیم درویش - آنے والہ کی سرگزشت پر آگاہ ہوا - چونکہ مقیم نے نووارد کو سنجیدہ آدمی پایا - لہذا اپنا داماد کرلیا - اور علم اکسیر سکھا کر فرمایا - اپنے وطن کو چلے جاؤ - اور تمام غلامون کو آزاد کرکے اس عمل کے ذریعہ سے عمدہ طور پر خانقاہ کو رونق دو - **القصہ** سید ناصر مصری نے حکم اُستاد کی تعمیل کی اور چند سال بعد اپنے بیٹے سید سماء کو کیمیا بنانا سکھا کر ہندوستان کی طرف روانہ کیا - اور فرمایا حصار مین جاکر بزرگ اُستاد کا حال معلوم کرنا - سید سماء جب حصار مین آئے - تو اُس مہربان اُستاد کو زندہ نہ پایا - آخر کار کیمیا کے ذریعہ سے ایک جماعت کو اپنے ہمراہ لیا - جو سپاہیانہ صورت اور درویشانہ سیرت رکھتے تھے - اور مع اِن سب کے منڈو (مانڈو) مین آئے - اُس زمانہ مین رام دیو رای - اس صوبہ کا حاکم تھا - وہ مشیت ایزدی سے مقابلہ نکر سکا - منڈو (مانڈو) کا قلعہ خالی چھوڑ کر جنوبی سمت مین چلا گیا - اور یہ بزرگ مقام اہل اسلام کے ہاتھہ آیا - اور اس وقت سے پہلا سر نو بنیاد اسلام قایم ہوئی - اِس کے بعد سلطان ہوشنگ پسر دلاور خان غوری نے نوین صدی کے آغاز مین زیادہ آباد کیا - اور دین محمدی کو بہت کچھہ قوت حاصل ہوئی - اور سید محمود کی درویشی کی رونق کمال کو پہونچی - آپ صاحبِ فضیلت و کرامت بھی ہوئے ہین -

Marfat.com

یاد شیخ یوسف بدھا ایرجی

مقتول العشق آپ کا خطاب ہے - اتفاق زمانہ نے آپکے بزرگون کو خوارزم سے ہندمین لاکر قصبہ ایرج مین آباد کیا تھا - قصہ کوتاہ جب آپ کا زمانہ ہوش آیا - تو خواجہ اختیار الدین عمر کی خدمت سے آپنے کتابی علوم - اور قلبی کمالات کی تکمیل کرکے خرقہ خلافت حاصل کیا - پھر سید جلال الدین بخاری اور شیخ راجو قتال کی ملازمت مین رہکر وہان سے بھی بہت کچھ فائدہ اُٹھایا امام محمد غزالی کے منہاج العابدین کا ترجمہ - آپ ہی کی تالیفات سے ہے - فارسی شعر کا بھی ذوق تھا - تاریخ محمدی کے مصنف نے جو آپ کا مرید ہے - لکھا ہے - کہ آپ کی خانقاہ مین قوالی کی مجلس ہجری سنہ آٹھسو چونتیس مین ہوئی تھی - صوفیون کی جماعت پر حالت طاری تھی - آپ بھی شورش کر رہے تھے یکایک آپ کی روح کالبد سے عالم لاہوت کو پرواز کرگئی - آپ کی قبر وہین خانقاہ کے صحن مین بنائی گئی - اور سلطان علاء الدین محمود پسر خان جہان خلجی منڈوی نے آپ کی قبر پر ایک عالی شان گنبد تعمیر کرادیا مصرع خدایش خیر دہاد آنکہ این عمارت ساخت

یاد شیخ علی پروَ

پروَ ایک موضع ہے مہائم کے اطراف مین - جو گجرات کے زیرین حصہ مین ایک بندر ہے - آپکے پدر بزرگوار کا نام احمد مہائمی ہے - دونون جہان کے حقائق اور اسرار کے آپ عارف تھے - صوفیون کی اصطلاحات مین آپ شیخ محی الدین عربی اور شیخ صدر الدین قونیوی کے پیرو ہین - اور ان دونون بزرگوارون کی تصنیفات پر آپ نے عمدہ شرحین - لکھی ہین - اور سنجیدہ حاشیے لگائے ہین - روارف شرح عوارف آپ کی ہی ہے - اور تفسیر تبصرہ رحمانی ہین جس مین عبارت ترجمہ کے ساتھ قرآنی ترتیب کو ملایا ہے - اور آیات کو تکرار سے علیحدہ کیا ہے - یہ پسندیدہ طریقہ تمام آپ کی اختراع ہے -

ایک رسالہ مین لکھا ہے - امام جمال الدین محمد نام یمن مین ایک عالم تھے - اُن کا خط ایک خادم میرے پاس لایا - اور اُس نے یہ بیان کیا - کہ شرف الدین علم قرآن یمنی کی فہم اور بصیرت اِس قدر تو ہے نہین - جس کی شعاعین فیض محی الدین عربی کے کلام پر پڑ سکین - باانیمہ اُس کو شیخ سے انکار ہے - گو انکار کا باعث اس کی کوتاہی اور نارسائی ہے - اور شیخ کی اور پیروان شیخ کی تکفیر کرتا ہے - یہ ناصواب بیان سنکر خیال پیدا ہوا کہ حق بات ضرور ظاہر کرنی چاہیئے - اور پھر اِس خیال نے مجکو گھر مین بیٹھنے نہین دیا - ناچار سفر کے واسطے کمر باندھکر یمن کے راستہ پر ہو لیا - اور وہان پہونچکر الزامی حجتین اور قطعی دلیلین پیش کین - بالآخر مینے شبہات کا کوڑہ کرکٹ - اور طعن و تشنیع کا گرد و غبار معلم کے عقائد سے دور کردیا - کیونکہ گروہ صوفیہ جنہون نے ماسوائے طریقت کو ترک کرکے حقیقت اور شریعت مین

Marfat.com

باہم تطبیق دی ہے - اور اپنے تئین نیست شمار کرکے درمیان مین نہین لاتے ہین - اِن کی امداد تمام خداشناس عالمون پر لازم ہے - آپ شیخ صدرالدین قونیوی کی نصوص کی شرح لکھنے کے بعد کچھہ کم دس سال امکانی لباس مین زندہ رہے - اور شرح مذکور کی تالیف ہجری سنہ آٹھہ سو تیس مین ہوئی ہے - اور بعض کے نزدیک آپ کی رحلت کا سال اور مہینا جمادی الاخری ہجری سنہ آٹھہ سو پینتیس ہے - خوابگاہ مہائم -

یا دمولانا نظام الدین خاموش

آپ گویا وجوب و امکان کے دو دریاؤن کے درمیان مین برزخ تھے - جمال اور جلالی نمائشین آپ کی ذات مین نمایان تھین - اصول حقائق کی مسند کو آپ سے زینت تھی - اور فروع طریقت مین روایتون کا آپ ماخذ تھے - تصوف کے میخانہ مین آپ کے بیان کی برابر جو سرا یا جوہر ہے - کوئی کیف نہین ہے - سماع کی مجلس مین آپ کو جوش اور خروش نہین ہوتا تھا - ہمیشہ اپنے باطن کو دیکھنے مین ظاہر مین آنکھہ باہر کی طرف سے بند کرکے اندرونی اور باطنی آرائش کے سامان مین رہتے تھے - جس زمانہ مین بخارا کے مدرسہ مین آپ تحصیل علم کر رہے تھے - اُس زمانہ مین خواجہ بزرگ کی ملازمت سے توفیق رفیق ہوئی تھی - اور اس خانوادہ کی محبت کا نقش آپ کے دل پر بیٹھہ گیا تھا - اُسی روز سے آپ نفس کے مجاہدہ اور اصلاح مین سلسلہ جنبانی کر رہے تھے - یہانتک کہ خواجہ علاء الدین عطار کی خدمت مین پہونچکر آپ کو روشن ضمیری کی قوت حاصل ہوگئی اور دوئی نما زہد خشک سے رہائی پاکر یکتائی سے بہری ہوئی توحید کا گھونٹ پی لیا - اور مست ہوگئے - قدس اللہ اسرارہم

یا دخواجہ عبداللہ امامی اصفہانی

آپ معرفت و کمالات کے دریا - توحید کی کان - اور خواجہ علاء الدین عطار کے مریدون اور دوستون کے سرگروہ تھے - آپنے خواجہ علاء الدین عطار کے دلچسپ بیانات اور کرامات کو قلم بند فرماکر اہل زمانہ کے واسطے سامان استفادہ بہم پہونچایا ہے - اُس مین آپ لکھتے ہین - تلقین معرفت کے آغاز مین ہمارے خواجہ کا یہ طریقہ تھا - کہ طالبون کو یہ تعلیم ہوتی تھی - کہ اپنا عنصری خزانہ - اور قوی و ادراکات کے تمام و کمال جواہر - عنصری جسم مرشد کے ہاتھہ فروخت کردینے چاہئین - جو آلہی ہستی کی آمد و رفت کا دریچہ ہے - زبان تصوف مین ہدایت کی اس شکل کو - فنا فی الشیخ کہتے ہین - تاکہ جو شخص ہستی کو فروخت کرکے - اُس کی عوض مین نیستی کا خریدار ہے - اُس شخص کو اگر سلوک کی گھاٹیون مین انقباض پیدا ہو - تو اُس خدائی آئینہ (مرشد) کے تصور سے مقصد کا راستہ مل جاوے - کہتے ہین پہلی ہی ملازمت مین پیر نے یہ زمزمہ آپ کو سنا کر آپ کے ہوش و حواس کھو دئے تھے **بیت**

Marfat.com

تو ز خود گم شو وصال این ست بس	گم شدن کم کن کمال این است و بس

شیخ احمد یا و مخدوم شیخ جمال الدین کھٹو سرخیزی احمد آبادی

کھٹو نام ایک موضع ہے ناگور اور اجمیر کے کوہستان مین۔ یہان آپ رہتے تھے۔ لیکن آپکے آبا و اجداد دہلوی ہین۔ آپ کی پیدایش بہی دہلی ہی کی ہے۔ صاحب دانش و بینش تھے ہجری سنہ سات سو اڑتیس مین آپنے اپنے وجود سے عالم خاک کو شرف بخشا۔ کہتے ہین ایک روز دہلی مین ایسی سخت آندہی آئی تہی۔ کہ بہاری بہاری چیزین ہوا مین اڑکر اپنے مقامات سے منزلون دور جا پڑی تہین۔ اُس زمانہ مین آپ خورد سال تھے۔ ملک نصیر الدین نام تھا۔ گلی کوچہ مین اپنے ہم عمرون کے ساتھ کہیل رہے تھے۔ بگولہ کے ساتہہ آپ کا دامن بہی لپٹ گیا۔ اور بگولہ آپ کو پتنگ کی طرح ہوا مین اُڑا لے گیا۔ موضع کہٹو کی سرحد مین۔ جو دہلی سے کوسون دُور ہے آپ نیچے اُترے اُس زمانہ مین بابا اسحٰق مغربی نے اُس موضع مین حجرہ عبادت بنا رکہا تہا۔ بابا اسحٰق حاجی محمد کیمی کے خلیفہ ہین۔ جنہون نے چالیس حج کئے تھے۔ اور نیز حاجی جی اسوۃ العرفا ابو مدین مغربی کے سلسلہ مین سرگروہ تھے۔ قدس سرہم اور اسوۃ العرفا ابو مدین مغربی۔ سید عبد القادر جیلانی کے ہم عصر ہوئے ہین۔ القصہ ازلی سعادت نے اُس طفل کی پرورش کا حکم بابا کے نام جاری کیا۔ بابا نے جمال الدین احمد نام رکہا۔ آپ جب کمال ہوش کو پہونچے حقیقی بیعت کی رسم ادا ہوئی۔ اور تہوڑی سی خدمت اور ریاضت سے عالم ارواح اور عالم اجسام کے کمالی مرتبہ پر فائز ہو گئے۔ آٹہوین صدی کے آخرین حصہ مین سلطان احمد ابن مظفر کا عہد تہا۔ کہ پیر کے ارشاد کے بموجب آپ گجرات تشریف لے گئے۔ اور سابنہرمتی کے کنارہ جواب قلعہ احمد آباد کے نیچے روان ہے گوشہ گزین ہوئے۔ سلطان وقت نے بہی آپ کی محبت اور اتفاق کی وجہ سے اُس مقام پر ایک بڑے شہر کی بنیاد ڈال کر احمد آباد نام رکہا۔ ندیمانِ خاص کو اس بنیاد کی تاریخ کلمہ بخیر ملی اس باعث سلطان نے شہر جانپانیر کو جو سابقہ حکمران بادشاہون کا دار السلطنۃ تہا۔ چہوڑ کر۔ اس نو آباد شہر کو اپنا پائے تخت بنایا۔ یہ شہر آپ کے قدوم کی برکت سے ایسا اسلامی شہر بنا۔ کہ تمام ہندوستان مین اس کی مثال نہین ہے۔

لکہا ہے۔ مشائخ زمان قدس سرہم کی ملازمت کی آرزو آپ کو بہت کچہہ رہتی تہی۔ اور وہ ہمیشہ آپ کو سفر مین رکہتی تہی۔ چنانچہ آپنے ایک خط مین جو شیخ کمال الدین احمد آبادی کے نام سمرقند سے بہیجا تہا۔ لکہا ہے۔ مینے ہجری سنہ سات سو تراسی مین بحر اعظم کا سفر اختیار کیا تہا۔ جزیرہ عدن مین پہونچکر شیخ عبد اللہ یافعی کے خلیفہ شیخ عبد اللطیف یمنی سے ملاقات کی۔ بعدہٗ مکہ معظمہ کی زیارت سے مشرف ہو کر ارکان حج و عمرہ ادا کئے۔ اور نیز بزرگانِ مکہ کی ملاقات

Marfat.com

سے فائدہ اُٹھایا - پھر صاحب مدینہ علیہ افضل التحیات کی زیارت سے شرف حاصل کرکے اپنے خاکی چہرہ کو آپ کے آستانہ کی خاک سے منور کیا - اِس کے بعد ہجری سنہ آٹھسو آٹھ مین ہری گوگیا - اُس وقت شیخ شہاب الدین جنیابانی شیخ خراسان تھے - وہان اُن سے ملاقات کی - پھر سمرقند مین پہونچکر وہان کے مشائخ سے ملازمت حاصل کی - کہتے ہین گجرات مین بازگشت ہوکر بہت جلد یہ سفر انجام کو پہونچ گیا - اور اِس بے مثل شہر مین چندسال طالبان ہدایت کو فیض پہونچایا - جب چودھوین ماہ شوال ہجری سنہ آٹھسو اونچاس کو فرمان طلب صادر ہوا - تو خوشی کے ساتھ عالم ظلمانی سے جہان نورانی کو رحلت فرمائی - آپ کی قبر سیر گنج مین ہے - جو اُس شہر کا ایک بازار ہے - آپ کی قبر پر ایک عالی شان گنبد اور بلند عمارت بنی ہوئی ہے - بعض کہتے ہین - کہ آندہی کے حادثہ کے بعد آپ خواجہ نجیب نساج کے ہاتھہ لگے تھے - یہان سے بابا کے ہاتھہ آئے اس طرح پر - کہ مولانا صدرالدین حافظ مولانا شہاب الدین عالم ہمدانی ڈیڈوانہ کو جاتے تھے - جو دہلی کا پرگنہ ہے - اسواسطے بابا اسحٰق کے پاس رخصت ہونے کو گیے - بابا نے فرمایا - اگر کوئی ذی شعور لڑکا ہاتھہ آجاوے - تو میرے واسطے لیتے آنا - جب مولانا صدرالدین ڈیڈوانہ مین پہونچے تو خبر ملی - کہ ایک لڑکا نساج کے ہاتھہ آیا ہے - مولانا کو بابا کا پیغام یاد آیا - لڑکے کے دیکھنے کے واسطے گئے - اور نساج سے مانگ کر بابا کے واسطے لیتے آئے -

یا د قاضی شہاب الدین عمر

آپ زابلی - دولت آبادی - جونپوری ہین - زمانہ کے تمام عالمون سے زیادہ عالم - اور جملہ ارباب فنون کے اُستاد تھے - نظم کا شوق تھا - فارسی زبان مین شعر کہا کرتے تھے - آپ کے آبائے بزرگوار کو شیخ الشیوخ سہروردی سے بعیت اور نیز عقیدت تھی - اسواسطے آپ کو تیمناً پیر سہروردکا رسمی مرید کرادیا تھا - ظاہری علوم مین آپ مولانا خواجگی نحوی کے شاگرد ہین - جو مولانا معین الدین عمرانی دہلوی کے شاگردون مین سے تھے - آپنے ہر ایک علم مین برجستہ - متن - شرح - اور حاشیے لکھے ہین - منجملان کے آپ کی ایک تفسیر بحر مواج بھی ہے - چونکہ یہ فارسی زبان مین ہے - لہذا درسی کتب مین - اس کا شمار نہین ہوا - یہی معانی اگر عربی عبارت مین ہوتے تو عالمون کے نزدیک یہ کتاب کشاف کے ہم پہلو ہوتی -

کہتے ہین - اِس زمانہ مین ایک سید تھے اجمل نام - جن کے نسب کا جمال - حسب کے زیور سے آراستہ نہین تھا - سید کے سر مین یہ ہوا ہری - کہ ارباب دول کے محفل مین قاضی صاحب کے بالادست بیٹھنا چاہیے - قاضی صاحب نے ایک رسالہ لکھا - کہ جس مین عالم بے سیادت کو سید بے علم پر فوقیت دی - پھر اِس کے بعد دونون کے مساوی درجہ

Marfat.com

ہونے کا اقرار کرکے - اس بارہ مین دوسرا رسالہ مرتب کیا - اور اُس مین تصریح کی - کہ میری عالمیت درست اور ظاہر ہے - اور تمہاری علویت احتمالی اور مخفی ہے - لہذا بالادست بیٹھنے کا حق مجکو حاصل ہے - جب یہ مناظرہ مولانا خواجگی کے سامنے پیش ہوا - تو مولانا شاگرد پر غصہ ہوئے - اور سخت ناراضی ظاہر کی جس سے آپ کو شرمندگی ہوئی مجبوراً سادات کی تعریف مین تیسرا رسالہ لکھا - اور مناقب السادات نام رکھا - اس رسالہ پر آپ کی تمام تصنیفات کا خاتمہ ہوگیا ہے - بعض کہتے ہین - کہ مناظرہ مذکورہ کے بعد خاتم النبوۃ علیہ السلام نے عالم خواب مین قاضی صاحب کو فرمایا - جاؤ - جہانتک ممکن ہو - سید اجمل کی خوش دلی مین کوشش کرو - اس بنیاد پر آپنے سید کی خدمت مین حاضر ہوکر معذرت کی - اور یہ رسالہ تالیف فرمایا - ہجری سنہ آٹھ سو اڑتالیس مین محفل وجود سے خلوت عدم کو تشریف لے گئے - خوالگاہ جونپور -

یادمیر سید اشرف جہانگیر

آپ کی پیدائش سمنان کی - اور قبر کچھوچھہ مین ہے - کچھوچھہ ایک موضع ہے جونپور کے علاقہ مین - کشف وکرامات - اور منازل ومقامات کے آپ مالک تھے - آپ کے بیان سے عرفان کا آبِ حیات بہتا تھا - اور آپ کے دل سے شوق ومحبت کی آگ کے شعلے اُٹھتے تھے - سیاحی مین میر سید علی ہمدانی کے رفیق تھے قدس سرھما اتفاقات زمانہ سے آپ کا گزر ہندوستان مین بھی ہوا - یہان آکر آپ شیخ علاء الحق بنگالی کے مرید ہوئے - اگرچہ طریقت کے تمام مرحلے آپ بیعت سے پہلے ہی طے کرچکے تھے - آپکے مکتوبات بھی ہین - جن مین درویشی مسلک کی حقیقتین اور دقیقے کوٹ کوٹ کر بھرے ہوئے ہین - عرفان کی کونسی ایسی گفت وگو ہین ہین - اور ولولہ پیدا کرنے والی کونسی ایسی باتین ہین - جو ہر ایک مکتوب کی سطر سطر مین نہین ہین - خدا کرے - یہ مکتوبات دوستون کے مطالعہ سے گزرین - آپ کے کلام کا زیادہ تر حصہ آپ کے فرزند نے فراہم کرکے ایک بڑی کتاب بنائی ہے - اُس مین لکھتے ہین - ایک قلندر تھا - گانون والے تمام اُس کی خدمت مین حاضر رہا کرتے تھے - وہ ہر کسی سے کہا کرتا تھا - کہ اشرف اپنے تئین جہانگیر کہتا ہے - اور صوفیون کی اصطلاح مین یہ لقب خاص قطب کا ہے - اور قطب کی علامت یہ ہے کہ اُس کے جسم کے تمام اعضا ایک دوسرے کا کام کرین - ایک روز ایک جگہ محفل کی گئی - اور وہ جگہ امتحان کے لیے قرار دیکر سید کو مہمان کیا - کھانا کھانا شروع ہوا - تو آپ نے صرف ہاتھہ سے منہ - دانت - اور حلق کا کام لیا - یہ دیکھکر امتحان کرنے والے کو سخت حیرت ہوئی - آپ حاجی قاضی شہاب الدین عمر دولت آبادی کے ہم عصر ہین - آپنے قاضی صاحب کے خط کے جواب مین عجب ایک خط لکھا ہے جس مین مبحث فرعون کو حل کیا ہے جو فصوص الحکم مین ہے - چونکہ اس

Marfat.com

کتاب کو بزرگون کے احوال کے سوا۔ دوسرے بیانات سے کمتر تعلق ہے۔ لہذا بڑے لوگون کے اعلیٰ مضامین سے یہ کتاب خالی رہی۔

یاد مولانا رکن الدین خوافی (؟)

آپ شریعت دوست۔ روشن ضمیر تلاش کے ساتھہ کامیاب۔ اور عالم باعمل تھے۔ کہتے ہین۔ ایک سال کلونجی کی کاشت کی تھی۔ جب وہ خرمن مین فراہم ہوئی۔ تو اُس مین سے ایک پیمانہ بھر کلونجی دہقان نے آپ کی اجازت کے بدون ایک آشنا کو دیدی۔ اور باقی کے واسطے مولانا سے عرض کیا کہ اُٹھوالی جاوے۔ آپنے فرمایا۔ خرمن ابھی ناتمام ہے جب تمام ہوجاوے گا۔ اُٹھالی جاویگی۔ اسی طرح پر مولانا کے اور دہقان کے درمیان مین یہ قصہ چلتا رہا۔ یہان تک کہ کھیت کا کوئی کام باقی نہین رہا۔ دہقان نے بہت کچھہ غور و فکر کیا۔ لیکن سوائے اُس ایک پیمانہ کے خرمن ناتمام ہونے کا کوئی سبب معلوم نہین ہوا۔ مجبوراً اُس دی ہوئی کلونجی کو پھر لاکر خرمن مین شامل کردیا۔ اُس وقت اجازت ہوئی۔ کہ خرمن اُٹھاؤ۔ اور واپس لائی ہوئی مقدار کا سہ چند اُس شخص کو پہونچا دو جس سے واپس لائی گئی ہے۔ اور نیز فرمایا۔ چونکہ خیانت اور برکت دونون ایک جگہہ جمع نہین ہوتی ہین۔ اور صورت معاملہ مین خیانت کے معنی پائے جاتے تھے۔ اِس واسطے اتنے اہتمام کی ضرورت ہوئی۔

یاد شیخ سراج سوختہ

آپ کی قبر کالپی مین ہے۔ کلام ربانی حفظ تھا۔ مخدوم جہانیان سید جلال بخاری کی امامت کیا کرتے تھے۔ سید صاحب کی ملازمت سے بہت کچھہ فیض ملتا تھا۔ اور اپنے خرق عادت کی قابلیت چھپائے رکھتے تھے۔ سمندر کی طرح۔ محبت کی آگ آپ کی راحت کا باعث تھی۔ اور ذرہ کی طرح۔ آفتاب احدیت کے سامنے سرگشتہ رہتے تھے۔ دنیا کی عمر کو ایک روز کی برابر سمجھکر۔ تمام سال روزہ گرسنگی کے ساتھہ گزارتے۔ اور تیسری شام کو پرانے سرکہ سے افطار کرتے۔ ہمیشہ اسی طرح نا ہموار نفس کے ساتھہ لڑائی رہتی تھی۔ آپ رسمی علوم کی تحصیل مین مولانا خواجگی نحوی کے شاگرد ہین۔ ایک روز پڑہنے کے واسطے حاضر ہوئے۔ تو مولانا کو کان کے درد سے معذور پایا۔ مولانا نے فرمایا۔ اگر مانع سبق رفع ہوجاوے۔ تو تم سبق پڑہ سکوگے۔ آپنے کہا۔ بہت اچھا۔ مولانا کے کان کے پاس اپنا سر لے گئے اور آہستہ سے کہا۔ اے دردگوش۔ چلا جا۔ اِس کہنے سے سوزش درد موقوف نہین ہوئی۔ دوسری بار پھر کہا۔ اے دردگوش تجکو سراج سوختہ کہتا ہے۔ چلا جا۔ یہ کہتے ہی۔ اُسی دم فوراً بالکل درد جاتا رہا۔ اور صحت ہوگئی۔ اور درس حسب معمول شروع ہوگیا مصرع فراوان باد از ہر سوز سازش۔

Marfat.com

یاد قطب عالم بٹوہ

آپ کا نام سید برہان الدین ہے۔ اور آپ مخدوم جہانیان سید جلال بخاری کے پوتے ہین ہجری سنہ سات سو نوے مین چودہوین رجب کی صبح کو علم کے وحدت خانہ سے وجود کی محفل مین آپ تشریف لائے۔ سلطان محمد ابن احمد ابن محمد ابن مظفر کا عہد تھا کہ آپ اوجہ خرد سالی مین اپنے بزرگوار دادا کے ارشاد کے بموجب گجرات مین آئے۔ اور بٹوہ ایک کوچہ ہے احمد آباد کا۔ اُس مین آپنے قیام فرمایا۔ ایک مدت تک سرکش نفس کے ساتھ مخالفت رکھی۔ اور اس لڑائی مین اُسپر فتح پائی۔ آپ۔ گروہ کے گروہ آدمیون کے پشت پناہ بنے۔ اور آپکے مسیحائے دم سے ظاہری و معنوی بیمار شفا پانے لگے۔ کہتے ہین۔ جو کچھ آپ کی زبان سے نکل جاتا تھا۔ چونکہ آپ کا باطنی ارادہ راستی کے ساتھ ہوتا تھا۔ وہی وقوع مین آجاتا تھا۔ اِسی قبیل سے تحت الذکر واقعہ بھی ہے۔ ایک روز علی الصباح گھر سے چلے۔ تو آپ کا پانون ایک پتھر سے لگا۔ فوراً بے ساختہ آپ کی زبان سے نکلا۔ لکڑی ہے۔ یا پتھر ہے۔ یا لوہا ہے۔ روشنی ہونے کے بعد جو دیکھا۔ تو اُس شے مین تینون طرح کا حصہ اور رنگ نظر آیا۔ ہجری سنہ ایک ہزار تین تک جب کہ راقم گلزار خاندیس سے گجرات کو جاتا تھا سنگ مذکور اُسی جگہ موجود تھا اور لوگ دیکھنے کے واسطے جا بجا سے آتے تھے۔ آپ اپنے پدر بزرگوار کے مرید ہین۔ اور قطب الاولیا شیخ احمد کھٹو سے بھی خرقہ خلافت پایا تھا۔ اور نیز شیخ احمد کی بہت کچھ نظر پرورش آپ پر تھی۔ آپ کے گیارہ بیٹے تھے سب مین بڑے۔ نیک منش۔ اور پسندیدہ اطوار سید محمد ہین۔ جو شاہ عالم کر کے مشہور عالم ہین۔ سید محمد کے کسی قدر گرامی حالات جداگانہ لکھی جاوینگے۔ دوسرے بیٹے سید داؤد۔ سلطان بہادر ابن سلطان مظفر گجراتی کے وزیر اعظم ہین۔ اور اختیار خان کے لقب سے نامور ہین۔ ان دونون کے سوا اور بیٹے جو تھے یہ دین کے بارہ مین پہلے بیٹے سے۔ اور دنیاوی مرتبہ مین۔ دوسرے بیٹے سے کمتر تھے۔

مصرع مدار قرب حق را قطب این بود

یاد سید تاج الدین سوہی نہروالہ

آپ سراج مشائخ شیخ حسام ملتانی نہروالہ کے روضہ مین مدرس تھے۔ کسبی اور لدنی علوم آپ کو حاصل تھے خرقہ رہنمائی سید برہان الدین کی عنایت سے زیب بدن کیا تھا جن کا لقب خاص قطب عالم بخاری گجراتی ہے۔ اور نیز مخدوم بدہا سے بھی خرقہ خلافت ملا تھا۔ جن کا نام مولانا یوسف ابن احمد سوہی ہے۔ مولانا یوسف شیخ سوہی کے خلیفہ تھے اور سوہی کو اپنے پدر بزرگوار مولانا شمس الدین پیرکہ سے خرقہ خلافت ملا تھا۔

Marfat.com

یاد خواجہ علاء الدین عجدوانی

آپ کے بیان جاودانی بزم ہمیشہ ہوا کرتی تھی - اسواسطے گویا آپ اس بزم کے میزبان ہین - اور ایزدی تجلیات بین مدہوش رہتے تھے - خواجہ بزرگ کے برگزیدہ یار تھے - الٰہی اسرار کی آگاہی - اور خدائی اطوار کے بیان کرنے مین آپ یگانہ وقت اور صحیح البیان تھے - کہتے ہین - جب معرفتون کے بیان کا جلسہ گرمی پر آتا تھا - تو بیخودی اور رفتگی آپ پر ہجوم کرکے آتی تھی - اور اس کے ہجوم سے آپ کا رسمی شعور اور مجازی ادراک بالکل غارت ہوجاتا تھا لیکن گفت وگو کا تار آغاز سے انجام تک نہین ٹوٹتا تھا - غالباً ظاہری عقل کے رخصت ہوجانے سے معنوی ہوش کا چہرہ نمایان ہوجاتا تھا - محققون کا قول ہے - اس قسم کا نشہ - طریقت کے سلسلہ مین راستہ چلتے چلتے اُس وقت کیف لاتا ہے - کہ جب لوازم تعینات اور مراتب وجود - جو مطلق ذاتی صفات کے ساتھ مقید ہین - تبدیل ہوجاتے ہین آپ نے خواجہ بزرگ کی اجازت سے - خواجہ پارسا کی خدمت اختیار کرلی تھی - پھر پارسائے اولیا کا ربط آپ کے ساتھ یہان تک بڑھا - کہ خواجہ پارسا کو آپ سے ملنے اور ہمراز ہونے کے بدون صبر نہین آتا تھا - نیز خواجہ پارسا نے اپنے مین ایک لمحظہ بھی دوری کی طاقت نہ پاکر واپسین سفر تک آپ سے جدائی پسند نہین کی - اور ہمیشہ فرمایا کرتے تھے - کہ آپکے دیدار سے خواجہ بزرگ کی گرامی نسبت ہمیشہ دل مین تازہ ہوتی ہے - قدس اللہ اسرارہم

یاد سید علاء الدین راٹھی

آپ سید معین ایرجی کے بھائی کے بیٹے (بھتیجہ) اور نیز داماد ہین - آپ کی ذات مین تمام حقیقی کمالات جمع تھے اور الٰہی تجلیات آپ کے اوپر وارد ہوا کرتی تھین - آپنے شب قدر بارہا دیکھی تھی - آپ کی خانقاہ مین ایک درخت تھا - ایک روز صبح کے وقت دفعتہً شہر والون نے درخت کی سب سے اونچی شاخ پر ایک رومال بندھا ہوا دیکھا متعجب ہوکر کیفیت حال آپ سے دریافت کی - آپنے فرمایا - گزشتہ شب کو شب قدر تھی - جس وقت یہ درخت جھک کر سربسجدہ ہوا تھا - اُس وقت مینے یہ رومال شاخ مین باندھ دیا تھا - غرض یہ ہے - کہ تمام سال کی راتون مین شب قدر کے دائر رہنے کا مسئلہ مختلف فیہ ہے - ہمارے زمانہ کے عالمون کو قائلین شب قدر کی طرف مائل ہونا چاہیئے - آپ کی ابدی آرامگاہ راٹھہ ہے - اور راٹھہ ایک قصبہ ہے - سرکار کالپی کا مصرع عرش اعلیٰ مقام روشن باد -

یاد شیخ الاسلام

آپ کی زادبوم اچھہ اور خوابگاہ منڈوہ (مانڈو) ہے - نام آپ کا چاپلیدہ - اور شاہ - راجوقتال کے خلیفہ ہین جن سے خاندان سہروردیہ کا چراغ روشن ہے - اور مخدوم جہانیان قدس سرہ تک سلسلہ بے واسطہ پہونچتا ہے

Marfat.com

کہتے ہین۔ آپ عمارت اور آبادی مین کم بیٹھتے تھے۔ ویرانہ اور جنگل مین مقام رکھا کرتے تھے۔ دن کے اولین حصہ مین چار گھڑی دن چڑھے تک درندے اور حشرات الارض۔ سلام کے واسطے حاضر ہوا کرتے تھے۔ ہجری سنہ آٹھ سو دس مین سلطان ہوشنگ پسر دلاور خان غوری کا عہد تھا اُس زمانہ مین سفر حجاز کو آپ جاتے تھے۔ کہ منڈو (مانڈو) پر بھی گزر ہوا محمود خان ابن خان جہان خلجی جس کے سر مین بادشاہ ہونے کی ہوا بھری ہوئی تھی۔ آپ کی ملازمت مین حاضر ہوا۔ کھانا سامنے رکھا گیا۔ آپ نے متواتر چار لقمے محمود خان کے منہ مین دئے۔ اور فرمایا۔ صوبہ مالوہ کی شاہنشاہی تیرے یہان تیرے دیگر تین فرزندون تک رہے گی۔ محمود خان نے شکریہ ادا کر کے عرض کیا۔ یہ آرزو اور ہے۔ کہ معاودت اسی راستہ سے فرمائی جاوے۔ آپنے التماس قبول فرما کر کہا۔ اس راستہ سے معاودت اگر خدا چاہے گا۔ تو ہوگی۔ اور رخصت فرمایا۔ قصہ کوتاہ جس وقت محمود خان کو فرمانروائی کے عین شباب مین خط استوا کے آفتاب کی طرح کمال فروغ حاصل تھا۔ اُس وقت پھر شیخ کی تشریف آوری کی خبر ملی استقبال کر کے کمال تعظیم سے لایا۔ اور جشن شادی کر کے۔ اپنا داماد بنا لیا۔ اور عبادت کی سہولیت کے واسطے آرام و آسائش کے بہشت نما مکانات تیار کرا کر دنیاوی اسباب جس قدر مناسب تھا۔ جہیز کے طور پر خدمت مین پیش کیا۔ آپنے ازراہ استغنا دل نہاد نہ ہو کر پیش شدہ ہدیہ۔ ہمراہیون کو جو صاحب احتیاج تھے۔ اور نیز دیگر باشندگان شہر کو عام طور پر تقسیم کر دیا۔ اور بقیۃ العمر ظاہری اور باطنی علم کا درس اور تلقین دیتے رہے بہت سے طلبا کامیاب ہوئے۔ ایک روز سلطان نے عرض کیا جس طرح زندگی مین ہمیشہ ملازمت میسر آتی رہتی تھی اگر رحلت فرمانے کے بعد بھی ایک ہی جگہ قبر بنائی جاوے۔ تو دونون جہانکے کام بن جاوین۔ جب آپنے کوچ فرمایا۔ تو بموجب قرارداد آپ سلطانی مقبرہ مین دفن کیے گئے۔ پھر چند روز بعد سلطان کو بھی واپسین سفر پیش آیا۔ سرداران ملک نے بالاتفاق گور شیخ سے اوپر کی طرف سلطان کے مزار کا تعویذ بنایا۔ سلطان مرحوم نے اپنے بیٹے سلطان غیاث الدین کو خواب مین ہدایت کی۔ کہ محمود کا کالبد زمین مین سے نکال کر شیخ کی تربت کے تحت مین دفن کرنا چاہیے۔ عقلا نے غور اور فکر کے بعد کہا۔ بہتر یہ ہے۔ کہ شیخ کی قبر سلطان کی قبر کی برابر مین بنا دی جاوے۔ اُس وقت شیخ الاسلام کے فرزند شیخ بدہانے جو استحقاقاً سجادہ نشین تھے۔ بیان کیا۔ آج کی رات کی مہلت دیجاوے۔ کل کے روز جس طرح مصلحت معلوم ہو عمل کیا جاوے۔ چنانچہ اُس روز کام ملتوی رہا۔ رات کو شیخ کی قبر پر کی طرف چلی گئی۔ آدھی رات کے وقت قبر کے سرکنے کی آواز مقبرہ کے مجاورون نے اور نیز دوسرے لوگون نے بھی سنی۔ صبح کے وقت جب یہ خرق عادت دیکھی گئی۔ تو سلطان غیاث الدین کو اطلاع کے

Marfat.com

ساتھ شہر کے سب چھوٹے بڑون کو سخت حیرت ہوئی - اور حیرت کے ساتھ عقیدت بڑہی مصرع خوابگاہش نسخۂ فردوس باد

یاد شیخ محمد پور عیسیٰ

آپ کو محمدی ولایت کے کمالات حاصل تھے - زیادہ عمر پانے مین نوح علیہ السلام کے شریک تھے - اور دونون عالم جن وانس کی بیعت اور تلقین مین پیر ہونے کا مرتبہ پایا تھا - ظاہری علم اور اندرونی بصیرت کا سرمایہ آپ کو شیخ فتح اللہ اودہی کی تعلیم اور رہنمائی سے ملا تھا - جن کو بعض لوگ بدایونی بہی کہتے ہین - ہمیشہ زانوی مراقبہ پر سر رکھنے کے سبب سے کمان کی طرح آپ کی کمر خم ہوگئی تہی تمام زندگی کا زمانہ تنہائی اور تجرید مین گزارا - اس خوف سے کہ نگاہ عورت پر نہ پڑے - آسمان اور زمین کی طرف کبہی آنکہہ بہر کر نظر نہین ڈالی - ہجری سنہ آٹھہ سو ستر تاریخ چوبیسوین ربیع الاول کو امکان کے طلسمی کارخانہ (دنیا سے) وجوب کی حقیقی فضا (عالم ارواح) کی طرف کوچ فرمایا - آپکے مریدون اور خلفا مین اُنیس اشخاص زیادہ بزرگ ہین - ان مین سے (ایک) شیخ بدہا حقانی تھے - جن کی رہنمائی کا شہرہ سلطان حسین شرقی کے زمانہ مین عام تہا - (دوسرے) بہاء الدین نتہو (تیسرے) شیخ سوندہو بنارسی (اور چوتھے) شیخ احمد عیسیٰ بہی تھے جو ظاہر کی طرح - معنیً آپکے ساتھ نسبت برادری رکھتے تھے -

یاد مولانا نظام الدین نہروالہ قدس سرہٗ

آپ رسمی علم کے عالم متبحر - اور مستجاب الدعوات تھے - اکثر آپ کی دعاؤن کا تیر - نشانہ پر لگتا تہا - کہتے ہین کہ آپ ہمیشہ شاہ احمد آباد سے اُس قدر وجہ معاش کی درخواست کیا کرتے تھے - جو ضرورت زندگانی کے واسطے کافی ہو لیکن - قبولیت کا جواب سننے مین نہین آتا تہا - اس سبب سے شکستہ دل رہتے تھے - قصہ کوتاہ ایک روز شاہ احمد آباد ایسے سخت درد شکم مین گرفتار ہوا - کہ کسی درویش کی دعا - اور کسی طبیب کی دوا کارگر نہین ہوئی - شاہ کے خیر طلب لوگ شیخ احمد کہٹو قدس سرہٗ کی خدمت مین گئے - اور احتیاج پیش کی - فرمایا - اس بیماری کا سبب برادرم نظام الدین کی ناخوشی ہے - اُن کی دعا کے علاوہ کوئی علاج نہین ہے - ناچار مولانا کے نزدیک حاضر ہوکر گزری ہوئی حقیقت نیازمندانہ عرض کی - فرمایا - مین اس شرط سے دعا کرون گا کہ بیمار اپنی قلمرو کے تمام علما اور محتاجون کے حقوق - فرمانِ شریعت کے مطابق - ہر سال بیت المال مین سے نکالتا رہے - جواب مین عرض کیا گیا - کہ مستحقین کو اُن کے حقوق سے دہ چند زیادہ ہم پہونچا وین گے - فرمایا - ہماری عادت تمہاری جیسی عادت نہین ہے - ہم حق واجب سے زیادہ نہین کیوینگے - القصہ شرط قبول کرکے تعمیل حکم عمل مین آئی - ایدہر فوراً شاہ کا درد دور ہوکر صحت حاصل ہوگئی - کہتے ہین - اس کے بعد بیت المال مین سے جو کچہہ آپ کے پاس

Marfat.com

پہنچتا تھا- اس مین سے جس سال خرچ سے زائد حسب قلیچ جاتا تھا- وہ دار فقہ خزانہ کو آپ واپس فرمادیتے تھے خدا کرے- یہ ناصحانہ ذکر- والیان ملک کے لئے- جو مستحق درویشون کے حقوق پہونچانے مین کوتاہی کیا کرتے ہین- باعث عبرت ہو **مصرع** دارستہ بود از دو جہان آن عاشق صادق-

یا دملک شرف الدین شاہ شہباز

آپ احمد آباد گجرات کے فرزند ہین- جب آپ کی عمر پانچ سال کی تھی- تو آپکے پدر بزرگوار ملک عبدالقدوس اپنے والی عہد سے ناراض ہوگئے تھے- اور عہدہ سپاہ داری ترک کرکے بترک سکونت خاندیس مین چلے گئے- اس صوبہ کے حاکم نے بھی والی احمد آباد کی طرح آپ کے باپ کا اعزاز کیا- آپ اُس وقت مکتب مین پڑھا کرتے تھے لیکن جس قدر عقل اور عمر بڑھتی جاتی تھی- اُسی قدر رسمی علوم سے دل جسپی زیادہ ہوتی جاتی تھی- جب پدر بزرگوار نے اِس جہان کو رخصت کیا- تو حاکم نے آپ کو باپ کے منصب پر بلایا- مگر آپنے قبول نہین کیا- اور عقلی علوم کی تحصیل مین کوشش کرنی شروع کی- ایکبارگی خدا طلبی کا درد اور خداشناسی کا شوق دل کا دامن پکڑ بیٹھا- اب ہمت کے پانون سے پیر طریقت کی تلاش شروع کی- اُن ایام مین مخدوم شیخ احمد کھٹو[۵۱]- اور قطب زمان شاہ علی خطیب **قدس سرھما** احمد آباد مین تھے- اور طالبان درست اعتقاد کی رہنمائی مین کامل طور پر شہرت رکھتے تھے- آپنے چاہا- کہ اپنے درد کی دوا- ان دونون صاحبون مین سے کسی ایک کی خدمت مین حاضر ہوکر طلب کرین- اِسی کشاکش مین تھے کہ ایک رات خواب مین کیا دیکھتے ہین- شاہ علی خطیب نے اپنا مرید کرکے تلقین کی چاشنی سے شیرین کام کیا ہے- اور خرقہ خلافت پہنا کر فرمایا کہ جو خرقہ بے صحبت ہوتا ہے- وہ بے پھل کا درخت ہوتا ہے- اُس شب کی صبح ہوتے ہی- جو کچھ نقد و جنس پاس تھا- سب محتاجون کو تقسیم کردیا- اور خالی ہاتھ احمد آباد کا راستہ لیا- جب پیر نے آپ کو دور سے دیکھا تو تبسم کنان فرمایا- عالم مثال کا ملاقاتی آگیا- چند سال بعد جب کہ خدمت کی بدولت- معرفت کے عالی مرتبہ پر سرفرازی ہوئی تو رخصت ملی- مگر تین شرط پر (اول) وطن کو جانا- (دوسرے) کہ خدا ہونا- (تیسرے) لوگون کی رہنمائی کرنا- مجبوراً آپ خاندیس آئے- لیکن ایک پہاڑ کے دامن مین سکونت اختیار کی- اور مکار نفس کی جنگ مین طرح طرح کی ریاضت کرکے خدا پرستی کا معرکہ جیت لیا- اِس عرصہ مین باطن پیر نے خواب مین آگاہی دی- کہ حضور حقیقت سے لوگون کی رہنمائی کے واسطے شہر مین سکونت اختیار

[۵۱] نام موضع ہے- احمد آباد و ناگور کے درمیان ہے ۱۲-

Marfat.com

کرنے کا فرمان تمہارے نام صادر تھا۔ تم اس کے برخلاف صحرانشین ہو گئے ہو۔ آپ اس کو خواب و خیال سمجھکر پھر پیر کی ملازمت مین روانہ ہوئے۔ ملازمت مین پہونچے۔ تو پیر کی زبان سے بھی وہی عالم مثال کا اشارہ پایا گیا۔ اور پہلے ہی رات کو خواب مین دیکھا۔ قیامت کا شور اُٹھا ہوا ہے۔ اور لوگ ہر طرف پریشان دوڑے دوڑے پھرتے ہین۔ آپکے پیر حضور خاتم النبوۃ علیہ السلام کی کمر مین ہاتھہ ڈالے ہوئے۔ اور آپ پیر کی کمر کو ہاتھہ سے مضبوط تھامے ہوئے ہین۔ اور اسی شکل کے ساتھہ ایک پہاڑ پر چڑھ رہے ہین۔ اور علیٰ ہذا القیاس آپکے پیچھے بے شمار جماعت ایک دوسرے کی کمر مین ہاتھہ ڈالے ہوئے۔ آپکے نزدیک آ رہی ہے۔ پیر نے یہ خواب سنکر فرمایا۔ کہ یہ جماعت تمام تمہاری پیروی اور رہنمائی سے کرامت اور ولایت کے درجہ کو پہونچیگی۔ لہذا آیندہ لوگون سے ملنے سے کنارہ کشی نہ کیا کرو۔ نیز پیر نے دو بیٹون کی بھی خوشخبری سنائی۔ اور فرمایا۔ کہ یہ دونون بیٹے عالم دنیا اور عالم غیب مین مشہور ہونگے۔ اور نفس اور شیطان رجیم پر فتح پا دینگے۔ ایک کا نام عبدالرحیم اور دوسرے کا نام عبدالکریم ہوگا۔ ناچار آپنے برہان پور مین آکر شادی کی اور پھر تھوڑے عرصہ کے بعد پیر کے فرمانے کے بموجب نہال زندگانی مین پھل آیا۔ چھیاسٹھ سال ہدایت کی مسند پر بیٹھکر رہنمائی کرتے رہے۔ اور اُن دونون لڑکون نے بھی عالم غیب سے آکر دنیا کو رنگین بسلوک پر سلف صالحین کی رفتار رکھی۔ اور نیز ان لڑکون کے علاوہ دیگر بہت سے لوگ آپ کی ملازمت سے اس درجہ کو پہونچے۔ کہ خود بھی خلیفہ ہوئے۔ اور اورون کو بھی اپنا خلیفہ بنایا منجملہ اِن کے بعض کے حالات جداگانہ لکھے جاوینگے۔ جن کی ملازمت راقم کو حاصل ہوئی ہے۔ یا جن کے حالات ثقہ لوگون کے زبانی راقم کے سننے مین آئے ہین۔

مسند نشینی کے بعد آپکے بعض گرامی طریقے بیان کرتا ہون (۱) دنیادارون کے دروازہ پر کبھی نہین گئے اور کسی کے کمانے مین سے لقمہ نہین اُٹھایا (۲) جب کوئی مشکل پیش آیا کرتی تھی جنگل کو چلے جایا کرتے تھے۔ اور دو رکعت نماز پڑھکر مراقبہ مین بیٹھہ جایا کرتے تھے۔ اُس وقت حضرت غوث الثقلین سید محی الدین جیلانی قدس سرہ مشکی گھوڑے پر سوار آپ کو نظر آیا کرتے تھے۔ اور نہایت آسان شکل کے ساتھہ مشکل کو حل فرما دیا کرتے تھے (۳) ایک روز نماز ظہر کا وقت تھا پانی تلاش کیا۔ تو نہین ملا۔ اس خوف سے کہ وقت نہ نکل جاوے۔ ایک دیگ آگ پر رکھی ہوئی تھی جس مین پانی کھول رہا تھا۔ اُس مین سے آپنے پانی لیکر وضو کیا۔ اور لوگون کو ابراہیمی معجزہ دکھایا۔ (۴) شب قدر کو دیکھا تھا (۵) خواجہ خضر سے ملاقات تھی۔ (۶) اپنے آخرین سفر کی آگاہی۔ دوستون کو نو روز پیشتر دیدی تھی اور اس عرصہ مین سب کو رخصت کر دیا تھا۔ اور فرمایا تھا۔ کہ میرے پاس سے اپنا مقصد بہت سے لوگ حاصل کیا کرتے تھے

Marfat.com

اب بھی جو شخص یک دل اور یک رو ہو کر میری قبر کی طرف متوجہ ہوگا - توجہ ہم اُس کی ہوگی - وہ اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے پوری کردے گا - آج تک آپ کا فرمانا با اثر ہے - جب تین روز شام اور شام کے بعد رات ہوئی - تو آپنے آدھی رات کے وقت ایک خادم سے پوچھا کتنی رات گئی ہے - از راہ سہو اُس کی زبان سے نکل گیا - کہ اشراق کا وقت آگیا - آپنے تبسم کر کے فرمایا - ہاں درست ہے، اور اُسی دم آپ کی روح واصل حق ہو گئی - اُس وقت شیخ پیر دنام ایک شخص باہر نماز پڑھ رہے تھے - اُنہون نے نور کی ایک مشعل کو دیکھا - کہ حجرہ کی چھت توڑ کر باہر نکل گئی - اس چمک دمک کے ساتھ - کہ اُن کو طلوع آفتاب کا شبہ ہوا - اور بے اختیار سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلیٰ کہکر زمین پر سر رکھ دیا

مصرع مطلع خورشید وحدت باد اوج جان او

یاد شیخ حسن محمد اساول

آپ کا اصلی نام ادہن ہے - اور اساول احمد آباد مین ایک شاہراہ ہے - آپ عالم ارواح اور عالم اجسام دونون کی رموز سے آگاہ اور عقلی نقلی کتب کے عالم تھے - تجرید اور تفرید کے ساتھ آپ کو دلبستگی تھی - ہجری سنہ آٹھ سو چودہ مین آپ کی مثالی صورت عنصری لباس پہنکر - عالم اجسام مین جلوہ گر ہوئی - اور ہجری سنہ آٹھ سو ستر تاریخ تیرہ شوال کو اصلی وطن کی طرف جو عالم آلہی ہے - خاکی مکان سے معاودت فرما گئے - بہت سے مشائخ سے ملاقات کی - اور فائدہ اُٹھایا - لیکن - خلافت دو جگہ سے ہے - اولاً خرقہ رہنمائی سید برہان الدین قطب عالم بخاری گجراتی سے ملا اس کے بعد کلاہ اجازت شیخ نصیر جمال نوساری کی ملازمت سے سر پر رکھی - خوابگاہ اساول -

یاد شاہ نجم الدین منڈوی

آپ ہمیشہ دل خوش - اور ہمت بلند رکھا کرتے تھے - سید نظام الدین ابن سید مبارک غزنوی کے بیٹے ہین آغاز جوانی مین خدا شناسی کی ہوا سر مین بھری - لہذا اولاً نظام العرفا کی خدمت مین مرید ہوئے - اور ایک عمر تک امیدوار رہے کہ معنوی کشف اور معرفت حاصل ہو - لیکن - اس آرزو کا قفل نظام العرفا کی کنجی سے نہین کھلا ناچار پیر کی اجازت سے روم کا سفر اختیار کیا - اُس ملک کی دار السلطنت مین پہونچے - اور وہان پر شیخ خضر رومی کی ملازمت حاصل کی جو قطب الاولیا کاکی کے خرقہ پوشون مین سے ہین - فرماتے تھے - آلہی معرفت کے بارہ مین نجم الدین کا ادراک بالکل پژمردہ اور افسردہ تھا - مگر ازلی مشیت اور پیر بزرگوار کی بشارت کی بدولت شیخ خضر رومی کے عیسوی دیدار نے اولین نوبت مین ہی - نجم الدین کی آرزو مین طراوت حیات پیدا کی - آخر کار آپ قلندرون کے حلقہ مین شامل ہو گئے - اور ایک مدت تک اُس ملک کی سیر و سیاحت کرتے رہے - پھر تقدیر آلہی

Marfat.com

آپ کو ملک ہند مین کھینچ لائی - جب آپ منڈو (مانڈو) مین آئے - تو یہان کی آب وہوا آپکے پانون کی زنجیر بنکر سفر سے مانع ہوئی - ہر ایک گروہ کے بزرگ اصحاب آپسے محبت کرنے لگے - جس کی وجہ سے مسافرت کا خیال آپکے دل سے جاتا رہا - متصوف بادشاہ کی درویش پرستی اور نیازمندی بھی آپ کی دل چسپی کا باعث ہوئی - اور جو اصحاب گنج تنہائی مین گوشہ گزین تھے - اُن کی صحبت کچھ ایسی پسند آئی جس کی چاشنی کے مقابلہ مین - سیاحی کی حلاوت - آپ کو تلخ معلوم ہونے لگی - **القصہ** جو انواع واقسام کی رعنائی اور دل ربائی اس اسلامی شہر مین تمام اطراف سے اُس زمانہ مین جوش کنان پائی جاتی تھی - یہ آپ کی خاطر کے لیے کمند اور آپ کے قلب کے لیے جال بنی - چنانچہ اس فریفتگی کے سبب سے آپ قلعہ کے دامن مین قصبہ نعلچہ کے کنارہ چند اور تالاب کے متصل جو جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ کے ہم پہلو ہے - گوشہ نشین ہوئے - اور تجرد کی آزادی سے نکل کر تاہل کی ہی زنجیر پانون مین پہن لی - کم وبیش دوسو برس کی عمر پائی - ہجری سنہ آٹھسو بارہ مین عالم روحانی کا عزم فرمایا - یہ ایام وہ تھے - کہ سلطان ہوشنگ غوری ابن دلاور خان کی عروجی زمانہ کے لئے صوبہ مالوہ مین نماز ظہر کا وقت ہوگیا تھا -

آپ کی بڑی بڑی کرامتین لوگون کے زبان زد ہین - کہتے ہین - ایک رات چراغ مین تیل نہین رہا تھا - خادم نے تیل کی جگہہ تھوڑا سا پانی فلیتی سوز مین ڈالکر بتی جلادی - تیل کی طرح روشنی ہوئی - بعدہ ایک مدت تک تیل کی جگہہ پانی جلاکرتا تھا - چونکہ خادم کا حوصلہ اس راز کی حفاظت نہ کرسکا - اور یہ راز اُس کے منہ سے نکلکر کانون مین پہونچا - تو پانی تیل کی نیابت سے معزول ہوگیا - یہ بالکل سچ ہے - کہ اولیا اور اتقیا کے اکثر تصرفات ظاہر اور ثابت ہونے کے واسطے لازمی شرط یہ ہے - کہ تصرفات کا بیان منہ سے نہ کیا جاوے اور وہ کانون تک نہ پہونچین - پس جب کبھی اہل کرامت شرطون کے ادا کرنے مین کوتاہی کرتے ہین - تو اللہ پاک بھی خرق عادت کا شرف اُن اصحاب سے لیتا ہے - آیۃ[۵۲] اِنَّ اللّٰهَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ اسی بات کی دلیل ہے -

واضح ہو - کہ جو جزا تکالیف عذاب کو - اور جو پاداش محنت ومشقت کو شامل ہوتی ہے - یہ بدون کے ناہموار افعال کا عکس ہے - جو آفریدگار عالم کی عدالت اور حکمت کے آئینہ سے منعکس ہوتا ہے -

[۵۱] فَلَا وُجُوْدَ لِلْعَکْسِ دُوْنَ الْاَصْلِ -

---

[۵۱] ایسے باغ ہین - جن کے تلے نہریں بہ رہی ہین ۱۲ [۵۲] جب تک کوئی قوم اپنی ذاتی صلاحیت کو نہ بدلے - خدا اُس مین کسی طرح کا تغیر وتبدل نہین کیا کرتا ۱۲ [۵۳] عکس کا کوئی وجود نہین ہوتا ہے - سوائے اصل کے ۱۲

Marfat.com

شاہ قطب الدین بصیر جونپوری نے جن کو طریقت مین اعلیٰ مرتبہ اور حقیقت مین قطبی درجہ حاصل تہا نجم السادات منڈوی سے فیض بصیرت پایا تہا - اور آپ کی ہی بدولت شاہ قطب الدین کا سلوک حد کمال کو پہونچا تہا - شاہ قطب الدین کی خوابگاہ جونپور مین ہے -

دوسرے شاہ نصیر الدین جونپوری تہے - جو اطراف جونپور کے نامور مشائخ مین شمار ہوتے تہے - شاہ قطب الدین بصیر کے مرید ہین - آغاز سلوک مین اپنے پیرون کی پیروی کرکے قلندرانہ لباس مین رہتے تہے - مگر اخیر مین یہ لباس موقوف کردیا تہا - اور خرقہ صوفیہ پہن لیا تہا - تقوی کے حدود سے کبہی سر مو تجاوز نہین کیا - لیکن شاہ نصیر الدین کے مرید اکثر قلندری لباس مین رہتے ہین منجملہ مریدون کے ایک سید عالم جونپوری ہین - جو چند عرصہ تک عالم کون وفساد کے انتظام مین قطب رہے تہے - ہمیشہ اپنی گدائی کا حاصل - دوسرے حاجتمندون پر صرف کیا کرتے تہے - کہتے ہین شیخ امان پانی پتی - ابتدائے طلب مین سید عالم جونپوری سے ہی بیعت تہے چونکہ سید عالم کی ہدایت سے شیخ امان کا کمال نوشتہ تقدیر نہین تہا - اسواسطے کوئی مقصد حاصل نہین ہوا - ناچار دوسری جگہہ دل نہاد ہوئے - اور شیخ مودود لاری کی ملازمت سے کامیاب ہوئے - یہ سرگزشت مفصل طور پر ذکر امانی مین لکہی جاویگی - بِعُونِ اللّٰہِ وَ تَوْفِیقِہٖ

جب آپنے رحلت فرمائی - تو چند سال بعد سلطان غیاث الدین احمد خلجی نے آپ کی قبر پر - اُسی تالاب کے کنارہ ایک گنبد تعمیر کرادیا تہا - آج کے دن تک کہ ہجری سنہ ایک ہزار اکیس ہے - عمارت مذکورہ مین رونق تازگی موجود ہے زمین وآسمان کا خالق - اُس کو آفات سے محفوظ رکہے -

یا سید احمد حامد و مصلی اللہ

آپ محمود کے بیٹے - اور اپنے بزرگوار چچا سید حسین حضور نہروالہ کے مرید اور نیز خلیفہ ہین - تجرید وتفرید - اور تحقیق وتوحید کا راستہ چلنے والون کے پیشوا عشق وشیفتگی کے دریا مین غریق - اور شوق وآلام کی آگ مین بالکل جُہلسے ہوئے تہے - نہروالہ کے صحیح البیان راویون کے مکتوبات سے نقل ہے جب آپ کے دل کو کمالات کے سرمایہ سے تونگری حاصل ہوئی - تو آپ کے عم بزرگوار نے عالم جسمانی سے دار القرب روحانی کو انتقال فرمانے کے وقت آپ کو اپنا جانشین کیا - خرقہ خلافت اور سند اجازت آپ کے سپرد کرکے - کلاہ رہنمائی آپکے سر پر رکہی - اور فرمایا - احمد - درویش کے واسطے بہتر یہ ہے - کہ اپنے حجرہ سے بہر ایک ضرورت کے لئے - باہر نہ نکلے - اور اپنا پانون کسی شخص کے گہر کی آمد ورفت مین راستہ سے آشنا نہ کرے - مگر یہ - کہ گاہے ماہے - کسی خاص ضرورت سے صحرا اور بیابان کو اپنا جانا جائز سمجہے

Marfat.com

مرشد کی نصیحت اور موثر انفاس کی برکت سے۔ چلنے پھرنے کی خواہش کبھی آپ کی خاطر عاطر مین نہین آئی۔ اور صرف حجرہ کی چاردیوار۔ یا دردست کی صفائی سے آپ کی تماشا گاہ بنی رہی۔

اتفاقاً اُن ایام مین المتوکل علی اللہ شیخ عزیز اللہ متوکل منڈوی۔ شہر نہروالہ مین تشریف رکھتے تھے۔ اپنے پیر خواجہ رکن الدین کان شکر کی خدمت مین آلہی معرفت کے حصول کے لیے۔ کوشش کررہے تھے ایک سال خواجہ رکن الدین پیر کی اجازت سے شیخ عزیز اللہ نے حضرت فرید الحق گنجشکر کے عرس کا ارادہ کیا۔ اور اسواسطے بزرگان شہر کی خدمت مین دعوت کے رقعے بھیجے۔ تمام اکابر نے قبول کیا۔ مگر آپنے قبول نہین فرمایا۔ قبول نہ کرنے کی وجہ مین اپنے چچا کی وصیت کا عذر کیا۔ کان شکر نے فرمایا عزیز اللہ مجلس کا انعقاد کسی فرحت افزا صحرا مین کرنا چاہیئے۔ تاکہ آپ کو گنجایش عذر باقی نہ رہے۔ اور نقض وصیت بھی نہ ہونے پاوے۔ آپنے اس قرارداد پر دعوت قبول کرلی۔ اور جب مجلس عرس مین جانے کا عزم کیا۔ تو سجادہ اپنے چھوٹے بھائی سید یعقوب کے حوالہ فرمایا۔ جو ظاہری اور باطنی کمالات سے آراستہ تھے۔ اسی سلسلہ مین پاس والون کو یہ بھی فرمایا۔ کہ ہمارے واپسین سفر کا وقت قریب آگیا ہے۔ جب آپ مقام عرس مین پہونچے۔ ادھر طرح کی معرفت کی باتین۔ دل کو الجھانے لگین۔ تو آپنے حاضرین کو فرمایا عشق و محبت کی کوئی حکایت اگر یاد ہو تو بیان کرد۔ کیونکہ درویش کے کان دوستی کا قصہ سننے کے مشتاق ہین۔ ادب کے لحاظ سے ہر ایک نے عذر کیا۔ آپنے فرمایا نوع ادب مین نوع کامل تعمیل حکم ہے۔ مجبوراً ایک شخص نے قصہ آغاز کیا۔

"ایک کلال تھا۔ جس کو اپنی محبوبہ کے ساتھہ کمال محبت اور عشق تھا۔ چونکہ وہ عقیمہ تھی۔ اسواسطے اُسنے ایک روز اپنے شوہر سے کہا کہ اگر آپ کسی دوسری عورت سے عقد کرلیوین۔ تو نا موزون نہین ہے۔ کیونکہ آپ کا کوئی جانشین نہین ہے۔ شاید دوسری عورت سے آپکے کوئی لڑکا پیدا ہوجاوے۔ اور میرے عقر کی وجہ سے آپ کی نسل ضائع نہ ہو۔ کلال نے جواب دیا۔ کہ محبت کی غیرت مجکو اجازت نہین دیتی ہے۔ کہ تمہارے موجود ہوتے ہوئے مین کسی اور سے عقد کرون۔ عورت نے پھر کہا۔ جب محبت حد کمال کو پہونچ جاتی ہے۔ تو اُس مین رشک اور نقصان کا کوئی خوف باقی نہین رہتا ہے۔ خدا کا شکر اور احسان ہے۔ کہ میری اور آپ کی محبت کمال کے درجہ کو پہنچی ہوئی ہے اور اس عمدہ کام کی اجازت مین اپنی خوشی سے دیتی ہون۔ یقین کرکے ماننا۔ کہ بنیاد محبت مین سے ایک اینٹ کا بھی نقصان نہین ہونے پائے گا۔ جب عورت کا اصرار حد سے گزر گیا۔ تو مرد مجبور ہوا۔ ایک نئی عورت بہم پہونچائی جو جمال اور جوانی مین تقویم پارینہ سے احسن تھی۔ خلاصہ کلام یہ۔ کہ خوشخوئی۔ اور دلربائی کے اعتبار سے اس جدید

Marfat.com

کے ربط و رسم نے اُس قدیمہ کی یاد آہستہ آہستہ بالکل دل سے بہلادی - اور اس کے شربت وصال نے اُس کے خیال کا نقش - مرد کے صفحہ خاطر سے قطعی دہو ڈالا - یہانتک کہ ایک عمر کے بعد بہی قدیمہ کا نام شوہر کی زبان پر نہین آتا تہا - اور وہ بیچاری بہ مجبوری صبر اختیار کرکے - جس گہر مین سواری کا جانور بندہتا تہا - گوشہ گزین ہوگئی تہی - اور فراق کا زمانہ یاد دوست مین گزارتی تہی - ایک رات ایسا اتفاق ہوا - کہ اُس مکان مین - آگ لگی - کلال کو بہی خبر پہونچی - کہ فلان گہر مین آگ لگی ہے - نوکرون کو پکار کر کہا - جلد دوڑو اور جو چیز اور اسباب اس مکان مین ہو نکال لو - اور اُس عورت کا نام لیکر کہا - کہ اُس کو بہی اس ناگہانی آفت سے بچاؤ - جب اُس نا اُمید نے یہ خوش خبری سنی - کہ اس تقریب سے میرا نام شوہر کی زبان پر آیا ہے - تو اپنے دل مین خیال کیا - کہ میرا نام سالہا سال کے بعد آگ لگنے کے طفیل مین دوست کی زبان پر آیا ہے لہذا یہ مناسب نہین ہے - کہ مین اس آگ سے جدائی اختیار کرون - بلکہ بہتر یہ ہے - کہ اپنے تئین پروانہ کی طرح جلادون ہر چند چارون طرف سے کوشش کی گئی - وہ آتش فراق کی جلی ہوئی تہی - اُس نے مشتعل آگ سے قدم باہر نہ نکالا - اور اپنے تئین خدا کے سپرد کردیا"

جب حکایت ختم ہوئی - تو جوش و خروش شروع ہوا - آپنے قوالون کو فرمایا - کہ وہ غزل گاؤ - جس کو سنکر قطب الاولیا خواجہ قطب الدین بختیار اوشی اس عالم آب و گل سے - جان و دل کی معراج کو کوچ فرما گئے تہے - چنانچہ غزل گائی گئی جب غزل کے اشعار الاپ مین آئے - اور اس شعر پر نوبت پہونچی بیت

کشتگانِ خنجر تسلیم را		ہر زمان از غیب جانے دیگر ست	

سید کے اشتیاق کا شعلہ بہڑک اُٹہا - اور طلب کی آگ زیادہ مشتعل ہوئی - اسی حالت مین موذن نے تکبیر کہدی آپ بحضور تمام نماز کی طرف متوجہ ہوئے - اور آخرین سجدہ مین جان سپرد جانان کردی - اور ابدی وصال حاصل ہوگیا - بیت

گر آرزو بقدر گرفتاری دل ست		وصل ابد نمی شکند آرزوے ما	

کان ذلک فی السابع من المحرم الحرام من شہور سنہ ثمان مائۃ و نیف[۵۲] و مرقدہ فی روضۃ عمہ الشریف السید حسین قدس سرہما -

یاد مولانا فتح اللہ

آپ حقائق پناہی مولانا عبدالرحمن جامی کے ہم عصر تہے - طریقت اور حقیقت مین آپ کا قدم استحکام کے

[۵۱] یہ واقعہ ہجری سنہ کچہہ اُپر آٹہ سو کے محرم مہینے مین ہوا ہے - اور آپ کا مرقد - آپ کے بزرگوار چچا سید حسین کے روضہ مین ہے - قدس سرہما ۱۲ - [۵۲] عقد پر جس قدر بہی زیادہ ہو - وہ نیف ہے ۱۲ قاموس -

Marfat.com

ساتھہ جما ہوا تہا مولانا غیاث الدین احمد کی خدمت مین ہمیشہ دوستی اور ازداری کی راہ سے آمد و رفت رہتی تہی - ایک روز بسلسلا اظہار خیالات آپنے بیان فرمایا - کہ ظاہری علوم کی تحصیل پر دل کو قناعت نہین ہے - اگر اجازت ہو - تو یہ کتابی تحصیل ترک کرکے اپنا زمانہ عمر یاد الٰہی مین گزارون - اور درویشانہ رفت و روب (جہاڑ پہونچہ) سے دل کا ویران مکان پاک صاف کرکے عرفانی شمع اُس مین روشن کرون - فرمایا - یہ مبارک خیال مولانا جامی کے حضور مین عرض کرنا چاہیئے - چنانچہ تعمیل کی گئی - جواب ملا - جو کتاب تم پڑہ رہے ہو - پریشان حالی اور آشفتگی کے ساتھہ جیسے ہو سکے - تمام کرکے فقہ مین سے بقدر ضرورت یاد کرلو - اس کے بعد خدا کے ہو جاؤ اور خودی کا گہر بیخ و بنیاد سے اُکہاڑ پہینکو - چنانچہ ایسا ہی کیا - تہوڑا عرصہ گزرنے نہین پایا تہا - کہ اپنے وقت کے ارباب طریقت مین آپ سرگروہ ہو گئے - مصرع بہرہ مند از علوم ربی گشت -

یاد شیخ عزیز اللہ

آپ شیخ یحییٰ ابن شیخ لطیف الدین کے بیٹے - اور فاروقی نسل ہین - فرخ شاہ کابلی سے سلسلہ جا ملتا ہے خواجہ رکن الدین چشتی کے مرید اور خلیفہ ہین جن کی قبر نہروالہ مین ہے - کہتے ہین - آپ اور آپکے بہائی شیخ احمد دونون خرد سال تہے - کہ باپ کا سایہ سر پر سے اُٹہہ گیا - مان کی ہمت اور اجازت سے نہروالہ مین خواجہ رکن الدین چشتی کے پاس آئے - مان نے اپنے سر کی چادر بیٹون کو دیدی تہی - کہ میری نشانی ساتھہ لیتے جاؤ - جب دونون بہائی خواجہ کے آستانہ پر پہونچے - تو خواجہ کی ضمیر مین عکس پڑا - کہ شیخ یحییٰ دہلوی کے دو لڑکے دروازہ پر کہڑے ہین - خواجہ نے خادم کو فرمایا - اجازت دو - تاکہ اندر آجاوین - وہ دونون نوجوان ہاتہہ پر چادر رکہے ہوئے اندر آئے - خواجہ نے بے نہایت نوازش اور مہربانی فرمائی - چند روز بعد شیخ احمد کو انتظام راہ کرکے دہلی کو واپس کر دیا - اور فرمایا کہ شیخ احمد کی ظاہری و باطنی گرہ کشائی - مان کی خدمت اور فرمان برداری مین ہے - اور شیخ عزیز اللہ کی کشود کار نہروالہ درویش کے نام لکہی ہوئی ہے - چنانچہ عزیز اللہ کو پاس رکہکر یان کی خدمت سپرد فرمائی - آپ کو بہی اس خدمت مین دل چسپی ہو گئی - ایک روز رات کو پان نہین رہے تہے اور رات آدہی سے بہی متجاوز ہو گئی تہی - قلعہ کا دروازہ بند کر دیا گیا تہا - اس خوف سے کہ خواجہ پان مانگین گے - اور نہ پاوینگے - تو بد خدمتی کے ساتھہ نام زد ہو جاؤن گا - موری کی راہ سے باہر گئے - اور تنبولی کے گہر پہونچکر پان لے آئے - جب وقت ضرورت پان مل گیا - اور خواجہ کو یہ بہی معلوم ہوا کہ پان نہین تہے - اور فلان شکل سے بہم پہونچائے گئے ہین - تو کمال عنایت سے فرمایا - کہ الٰہی فیض سے جو کچہہ آج کی رات مین رکن الدین کو پہونچے گا - وہ تمہارے نام کر دیا جاوے گا - آپ ہی کی حوالہ سے لوگ کہتے ہین

Marfat.com

کربیان کرتے تھے - اُسی شب مین صفاتی اور افعالی توحید کا وجدان ہوا - اور دل مین یہان تک فروغ پیدا ہوا - کہ خودبینی سے نجات مل گئی - چند روز بعد آپ پیر کی اجازت سے احمد آباد مین آئے - یہان شیخ احمد کھٹو[۵۱] سے ملاقات ہوئی ایک روز آپنے شیخ احمد سے پوچھا - اِس صوبہ کا پیر کون ہے شیخ احمد نے کہا - جو شخص جسم کے بار سے جلد سبک دوش ہوجاوے - انہین ایام مین شیخ احمد بیمار ہوئے - اُنہون نے ایک درویش کو دو پارچہ - اور ایک شیشہ گلاب کا دیکر آپکے پاس بھیجا - آپنے قبول نہ فرمایا - اور کہا - درویشون کو دعا ہی کافی ہے - درویش جو کچھہ لایا تھا - پھیر گیا - شیخ نے فرمایا - آپ اِس پردہ مین ایسا کہتے ہین - کہ احمد کا کفن اسی پارچہ سے ہوگا - اچھا اس کو حفاظت سے رکھو - یہان تک کہ نتیجہ ظاہر ہو - خلاصہ کلام یہ - کہ جب خیال کے موافق ظہور ہوگیا تو آپنے شیخ احمد کو قبر مین دفن کرکے - دولت آباد دکن کا راستہ لیا - چونکہ وہان پر بیگر پرستی کا رواج تھا - اور لوگون کے کاروبار کا بست وکشاد برہمنون کے ہاتھہ نظر آیا - لہذا آپنے ارادہ مالوہ کا کیا - جب آپ دریاے نربدا کے کنارہ پہونچے تو وہان سے سلطان محمود ابن خان جہان کے پاس یہ پیغام بھیجا - مین اس شرط سے شہر مین آتا ہون - کہ سلطان استقبال نہ کرے - اور میرے ملنے کے واسطے نہ آوے - اور نہ کچھہ ہدیہ بھیجے - سلطان نے یہ حکم سر آنکھون پر لیا - اور آپکے قدوم سے شہر مین رونق حاصل ہوئی - چند روز بعد محمود نے اپنی بیتابی اور محرومی کا گلہ - محرمان شیخ کے نزدیک کرنا شروع کیا - آپنے فرمایا اگر صرف ایک دفعہ کے دیکھنے پر سلطان راضی ہو - تو دریغ نہین ہے - اور قسم کا کفارہ سہل ہے - اِس کے بعد فرزندون کو گجرات بھیج دیا - اور خود منڈو (مانڈو) مین گوشہ نشین ہوگئے - شیخ صالح ابن رفیع الملک نے مُعَنْعَنْ (اباً عَنْ جدٍّ) اپنے آباو اجداد سے بیان کیا ہے - ایک رات شیخ عزیز اللہ کی طبیعت مین انقباض پیدا ہوا - حجرہ سے گھر مین چلے آئے - اور اندر والون سے پوچھا - کیا تم لوگون کے پاس دنیاوی چیزون مین سے کچھہ ہے - دایہ نے جواب دیا - کہ آج کل بی بی دُرملکہ کا دودھہ چھوڑایا ہوا ہے - اسواسطے اُس کے لیے - روٹی کا ٹکڑہ باریک کرکے ایک پیالہ دودھ مین بھگو رکھا ہے - فرمایا - باہر لیجاؤ - اگر کوئی درویش نہ ملے - تو کسی جانور کو دیدینا - یہ کہکر پھر حجرہ مین چلے آئے - جب شیر خوار بچی نے بھوک سے رونا شروع کیا - تو دایہ اُس کو آپکے پاس لے آئی - اور مصلے کے پائین مین لٹا دیا - آپنے اپنے پانوُن کا انگوٹھا بچی کے مُنہ کی طرف بڑہایا - بچی انگوٹھا چوسنے لگی - اور رونے سے چپ ہوگئی - اس رات کو بحکم خدا مہم غیبی کی طرف سے سترہ بار عزیز اللہ المتوکل علی اللہ کی ندا سنے مین آئی - اُس وقت سے لوگون نے بھی آپ کو اسی خطاب کے ساتھہ نام زد کردیا مصرع چون نام خویش ہست عزیز خدا و خلق

[۵۱] - ایک موضع کا نام ہے جو اجمیر اور ناگور کے درمیان مین واقع ہے ۱۲-

Marfat.com

یادشاہ عالم گجراتی

آپ کا نام سید محمد ہے - اور آپ قطب عالم کے بیٹے ہین - چونکہ منجھلے بیٹے تھے - لہذا منجھن بھی نام تھا جس کے معنی متوسط ہین - آپ تمام تصوف کے مقامات اور طریقت کی منزلون پر پہونچے ہوئے تھے - آپ کے اُستاد شیخ سراج الدین علی چشتی احمد آبادی سے لوگ روایت کرتے ہین - کہ فرماتے تھے عنصری جسم مین آپ کے نفس ناطقہ کا نزول تاریخ نوین ذی قعدہ ہجری سنہ آٹھسو ستر ہ کی رات مین ہوا - اور آغاز زمانہ ہوش سے امیرون اور سردارون کے میل جول سے دور - اور دانش و بینش کی تحصیل مین مصروف رہے - عہد کر لیا تھا کہ نوکری نہین کرون گا - گو بادشاہ ملک اپنی تمام قلم رد وجہ معاش مین مقرر کر دیوے - چونکہ آپنے اِس میدان مین قدم استحکام کے ساتھ جمایا تھا - لہذا - چند روز بعد اُس سرزمین کے تمام امرا اور سلاطین آپ کی آستانہ بوسی کو وجہ پشت پناہ سمجھنے لگے نیز اپنے مکانون مین آپ کی تشریف آوری کو باعث افتخار جانتے تھے - لکھا ہے - کہ جب صادق اور با اعتقاد مریدون کی نظر آپ کے نورانی چہرہ پر پڑتی تھی - تو وہ بالکل بے قابو ہو کر سجدہ مین سر رکھہ دیا کرتے تھے - جب یہ بات اکثر لوگون کی زبانی سننے مین آئی - تو مولانا سراج الدین عالم ملتانی نہروالہ جن کا عمل علم کے مطابق تھا - شاہ کی ملازمت مین آئے - تاکہ سجدہ کرانے سے روکین - کیونکہ شریعت مین یہ امر بالکل ناجائز ہے - زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے - کہ جب مولانا سراج الدین کی نظر شاہ کے جمال پر پڑی - تو مولانا نے بے ارادہ سرزمین پر رکھہ دیا - اور رسم سجدہ بجالائے - شاہ نے فرمایا - مخلوق کے سامنے سجدہ کرنا نادرست ہے - مولانا نے جواب دیا - بیشک ایسا ہی ہے - لیکن مین کیا کرون - مجھہ مین ضبط کی طاقت ہی نہ رہی - اسکے بعد حقائق بیانی کا سلسلہ شروع ہوا - اور بہت کچھہ اسرار کے معما حل کئے گئے - ترسٹھہ سال کی عمر پائی - اور بیسوین جمادی الثانی ہجری سنہ آٹھسو اسی کو روحانی عالم کی طرف کوچ فرما گئے - آپ کی قبر رسول آباد مین ہے - جو احمد آباد گجرات کا ایک محلہ ہے -

یاد قاضی عطاء اللہ چشتی قدس سرہ

بعض روایت سے آپ کی ولادت دہلی کی ہے - بیعت و طریقت کے آپ کے پیر کون تھے - یہ حال کہین لکھا ہوا نہین دیکھا گیا - آپ اپنے زمانہ مین عالمون اور کامیاب ارباب سعادت کا مرجع تھے - کہتے ہین - جب آپ سفر حجاز سے ہند مین لوٹ کر آئے - تو جو مومنہ آپکے نکاح مین تھی - وہ دختر کو چھوڑ کر اس جہان سے کوچ کر گئی - جب وہ لڑکی باپ کی پرورش سے بڑی ہوئی - اور اُس کی عمر دس برس سے متجاوز ہو گئی - تو حضور خاتم النبوۃ علیہ السلام نے خواب مین ارشاد فرمایا عطاء اللہ تمہاری لڑکی شیخ بہاء الدین صدیقی کے نام سے بروز ازل نامزد ہو چکی ہے -

Marfat.com

جو منڈو (مانڈو) مین گوشہ گزین ہین لہذا منڈو مین جاؤ۔ اور تعمیل کرو۔ ناچار آپ گجرات سے منڈو مین آئے۔ اور شیخ بہاء الدین کو تلاش کیا۔ جب پتہ لگ گیا تو حسب الارشاد نسبت مذکورہ محل مین لائی گئی۔ خود بھی آپنے اسی شہر کی اخیر سرحد کے کنارہ ایک کونہ اختیار کر لیا تھا۔ اور وہین رہے یہان تک کہ اخروی سفر کا وقت آگیا۔ آپ کی قبر پر سلاطین خلج نے ایک گنبد تعمیر کرادیا ہے۔ شیخ نجم الدین ابن بہاء الدین جو شاہ میانجی چشتی منڈوی کے باپ ہین۔ آپ ہی کی لڑکی سے ہین

یاد مولانا سعد الدین کاشغری

آپ فنا فی اللہ کے جنگل کی گہاٹیان طے کر چکے تہے۔ اور بقا باللہ کے دریا مین تیرا کرتے تہے حقائق آگاہ مولانا عبد الرحمن جامی نے لکہا ہے۔ آپ کے جذبات اور حالات کا یہان تک جوش تہا۔ کہ جن ایام مین آپ کی توجہ عالم اسرار کی طرف ہوئی تہی۔ اُن ایام مین بے خودی اور بیہوشی آپ کو غنودگی کے طور پر ہوا کرتی تہی۔ ایک روز مینے ناواقفیت سے عرض کیا۔ کہ آپ اگر ایک لحظہ کے واسطے تکیہ پر سر رکہکر آرام لے لین۔ تو نا وقت نہین ہے۔ فرمایا۔ جامی یہ گمان نکرنا کہ اس گروہ کو خواب شیرین کے سوا کوئی اور نشہ بہی سرور پیدا کر سکتا ہے۔ یہ ارشاد سرزنش سنکر مین خجالت سے عرق عرق ہو گیا۔

غوث اس مین شک نہین۔ کہ تمام آدمی صورت و شکل مین باہم مشترک ہین۔ مگر اس اشتراک سے یہ نتیجہ نہین نکالنا چاہیئے۔ کہ معنی مین بہی باہم مثل ہین۔ بلکہ ایسا حال ہے۔ کہ ایک شخص تو آنکہین۔ بند کر کے الٰہی باغ کی سیر کرتا ہے اور اسی طرح کا دوسرا آدمی اُن غافلون مین سے ہوتا ہے جو بیہوشی کی بساط پر بیٹہے ہوئے اونگہا کرتے ہین بیت

پوشیدہ چشم باتو نشستن بہ بزم فکر		قانون ہم نشینی اہل دیار ماست	

یاد شاہ عبد اللہ شطاری

حضرت اعلیٰ آپ کا لقب ہے۔ آپ حسام الدین کے بیٹے ہین۔ جن کا سلسلہ اس طرح پر ہے۔ حسام الدین ابن رشید الدین ابن ضیاء الدین ابن نجم الدین ابن جمال الدین ابن شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی۔ اور شیخ محمد عارف کے خلیفہ ہین۔ جن کو شیخ محمد عاشق سے خلافت تہی۔ ان کو اپنے باپ شیخ خدا قلی ماوراء النہری سے ان کو شیخ ابو الحسن عشقی سے۔ اِن کو مولانا ابو المظفر ترک سے۔ اِن کو شیخ ابو یزید اعرابی سے۔ ان کو شیخ محمد مغربی سے۔ اور ان کو سلطان العرفا شیخ ابو یزید بسطامی سے تہی۔ قدس اسرارہم۔ اِس سبب سے اِس سلسلہ کو ایران اور توران مین عشقیہ۔ اور دار الملک روم مین بسطامیہ کہتے ہین۔ نکہا ہے۔ دعوت کا علم۔ ذکرون کا طریقہ۔ اور شغلون کی روش کہ انہین پر مشہور سلسلون مین سلوک و ہدایت کا دار و مدار ہے۔ یہ سب کچہ آپ عمل مین لائے۔ اور بزرگان طریقت سے حاصل کئے تہے

Marfat.com

ایک رسالہ لطائف غیبیہ آپ کی تصنیفات سے ہے۔ سلطان غیاث الدین خلجی شاہ مالوہ کے نام ترتیب دیا تھا۔ اس رسالہ مین آپ لکھتے ہین۔ توحید کے اسرار۔ وجد کے اطوار۔ الٰہی حقائق۔ اور طریقت وحقیقت کے دقیقے جو صفحہ خاطر کی لوح پر محفوظ تھے۔ یہ یا تو وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا[1] کی رہنمائی کی بدولت۔ مبدء فیاض سے بے واسطہ پہونچے تھے یا فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ[2] کے حکم کے بموجب مشائخ طریقت سے بالواسطہ معلوم ہوئے تھے۔ اِن سب باتون کو قلم کے ذریعے سے اوراق مین ثبت کیا ہے تاکہ اہل ظاہر اور اہل باطن دونون کو فیض پہونچے۔ اور رحمۃ للعالمین ہونے کا اطلاق خلافۃً میرے اوپر بھی صادق آوے

نیز لکھا ہے۔ کہ نفی واثبات کے ذکر کی تلقین بہت سے ہادی اور مقبول اصحاب سے مجکو پہونچی ہے۔ مین جن ایام مین بخارا مین تھا اُس وقت مینے سنا تھا۔ کہ شیخ مظفر کتانی خلوتی۔ جو نیشاپور مین ہین۔ صوفی کو تین روز کی خلوت مین خدا تک پہونچا دیتے ہین۔ فوراً مین شیخ مظفر کی خدمت مین دوڑا گیا جس قدر کانون سے سنا تھا۔ اُس سے ہزارحصہ زیادہ آنکھون سے دیکھا۔ ایک عرصہ تک شیخ مظفر کی ملازمت کرکے نفی واثبات کا ذکر۔ اور اُس کا تصور یاد کرلیا۔ یہ طریقہ شیخ مظفر کو شیخ ابراہیم عشق آبادی سے۔ اِن کو سید نظام الدین حسین سے ان کو شیخ محمد خلوتی سے۔ اور ان کو شیخ نجم الدین کبریٰ سے حاصل ہوا تھا۔ اسی سلسلہ مین خراسان اور عراق کی سیاحی کرتا ہوا۔ آزربیجان کے ملک مین پہونچا۔ یہان پر سید علی موحد کی ملازمت حاصل کی۔ سید علی موحد کو۔ شریعت۔ طریقت۔ اور حقیقت مین زیور کمالات سے آراستہ پایا اور ان کی صحبت سے مجکو بہت کچھ فائدہ پہونچا۔ سید علی موحد کو شیخ زین الدین خوافی سے اجازت تھی۔ جو چار واسطہ سے شیخ الشیوخ سہروردی کو پہونچتے ہین۔

آپ ہجری سنہ آٹھ سو نوے مین ترک تعین کرکے خلوتخانہ لاتعین کی طرف کوچ فرما گئے۔ آپ کی خوابگاہ مانڈو مین ہے سلاطین خلجی کے مقبرہ کی جنوبی سمت مین۔

شاہ کے جسم پر سلطانی لباس اور ہمراہی صوفیون کے جسم پر فوجی وردی ہوتی تھی۔ اس شان کے ساتھ علم اُٹھاتے تھے۔ اور نقارہ بجاتے تھے۔ اسی طمطراق کے ساتھ سیاحی کرتے تھے اہل جہان کا تماشا کرکے فیض پہونچاتے تھے اور فائدہ بھی اُٹھاتے تھے۔ اثنائے راہ مین جس زمین اور مکان پر پہونچتے تھے۔ اُس سرزمین کے مشائخ کو پیغام بھیجتے تھے۔ کہ ایک درویش نے اس خیال سے سیاحی اختیار کی ہے۔ کہ اگر کہیں توحید کے معنی کوئی شخص اُس سے بہتر جانتا ہو۔ تو وہ مسافر کو تعلیم کردیوے۔ اور اگر ایسا نہ ہو۔ تو مقیم لوگون کا بے مشقت فائدہ

[1] اور ہم نے اپنی طرف سے اُس کو ایک خاص علم سکھا دیا تھا۔ [2] لوگو اگر تم کو معلوم نہین ہے۔ تو اہل کتاب سے پوچھ لو۔

Marfat.com

اِس مین ہے کہ وہ گنج توحید مسافر سے حاصل کرلیوین - کیونکہ ایسی فرصت جس مین اسباب سعادت بھی بہم پہونچین - دشواری سے ہاتھہ آتی ہے - **القصہ** - جب آپ بنگالہ مین پہونچے - تو حسب معمول یہی پیغام شیخ محمدؒ علا کے پاس بھی بھیجا - جو آج کے روز شیخ قاضن شطاری کے نام سے نامزد ہین شیخ محمدؒ علا نے جواب دیا - کہ ایسے فضول گو اشخاص خراسان اور پارس سے بہت آتے ہین - پیغام دینے والے شاہ صاحب نے جواب سنکر فرمایا - شیخ محمدؒ علا کے کمالات کا ظہور - مجھ ہی فضول گو کی تلقین پر منحصر ہے - اِن ایام مین سلطان غیاث الدین خلجی نے چیتور کے قلعہ کا محاصرہ کر رکھا تھا - آپ نے بنگالہ سے معاودت فرمائی - تو اُسی راہ سے آکر قلعہ مذکور کے نیچے آ ٹھیرے سلطان نے حاضر ہوکر آستانہ بوسی کی - اُسی مورچہ سے جو آپ کی خیمگاہ کی برابر مین تھا - آپ کی توجہ کی بدولت اتنے تھوڑے روز کے اندر قلعہ فتح ہو گیا - کہ گمان مین بھی نہین آسکتا ہے - سلطان نے نہایت تعظیم و اعزاز کے ساتھہ آپ کو اپنی روانگی سے پیشتر دار الاسلام منڈو (مانڈو) مین روانہ کیا - کہتے ہین - اسی کے قریب قریب شیخ محمدؒ علا نے چلہ کیا تھا - ایک رات شیخ محمدؒ علا کے پدر بزرگوار نے خواب مین فرمایا - علا - تمہاری گردکشائی اس قسم کی ریاضت سے تعلق نہین رکھتی ہے - بلکہ اُسی خراسانی فضول گو کے حوالہ ہے - جس سے تم کو انکار ہو چکا ہے مجبوراً دشواری کے ساتھہ اور تن تنہا وطن سے سفر کرنا پڑا - اور منڈو مین حاضر آئے - شاہ کے دروازہ پر تین روز تک کھڑے رہے - اور انتظار کیا - چوتھے روز کی صبح کو شاہ صاحب باہر تشریف لائے - امتحان لیا - اور بہت کچھہ سرزنش کی اور موثر نصیحتین فرماکر معلومات سے گران بار کیا چند روز بعد خلعت خلافت سے سرفراز کرکے وطن کو روانہ فرمایا

اس سلسلہ کے پیرون کو شطاری اس سبب سے کہتے ہین - کہ شطاری مشائخ شاہراہ طریقت کے سلوک مین - دوسرے خانوادون کے مشائخ سے زیادہ تیز - اور تیز رفتار ہوتے ہین - چنانچہ کہتے ہین - جوان کا اول قدم ہوتا ہے - وہ دوسرے درویشون کا اخیر قدم ہوتا ہے - ایک مدت تک اس معما کے حل کرنے مین اندیشہ جولانی کرتا رہا - اور پریشان رہا - جب اس سلسلہ کے اشغال اور اذکار کے اصول پر آگاہی ہوئی - اور دوسرے گروہ کے گروہ صوفیون کا سلوک - ان کے برابر مین لاکر مقابلہ کیا - تو سوائے اِسکے کوئی تفاوت نظر نہین آیا - کہ شطاری مشرب مین صوفی اپنے تئین عین ذات جان کر سیڈھی درسیڈھی - عالم تعینات مین مرکز خاک تک نزول کرتا ہے - اور اِسکے بعد جیسے نزول کیا تھا - ویسے ہی عروج مین - ہر منزل کی آئین چھوڑتا ہوا - پھر عالم الا کو پہونچ جاتا ہے - اور جمہور مشائخ کے طریقہ مین یہ بات ہے - کہ طالب اولاً درجہ بدرجہ عالم ناسوت سے صعودی سیر فرماتا ہوا - وحدت وجود کے مرتبہ تک ترقی کرتا ہے - اور پھر اُس مقام سے تعینات کو قبول کرتا ہوا - اور ہر ایک تعین مین اُس کا

Marfat.com

رنگ لیتا ہوا - عالم شہادت کی طرف چلا آتا ہے - ان دو طریقون کے مقابلہ سے یہ بات سمجھ مین آئی - کہ اول قدم سے عبارت وہی سلوک کا آغاز ہے حضرت ذات سے - اور اخیر قدم سے مراد سیر کا انجام ہے اسی مرتبہ احدیت کو - اور سوائے اسکے دوسرے معنی جس مین شکل خوبی پیدا ہوتی ہو - غالبًا ہرگز مراد نہونگے - **بیت**

برق صفت غوشیا گام زدی سال ہا	لیک نہ رفتی ہنوز نیم قدم سوے او

جواہر این گزارش گوشوارہ سامع جویندگان معانی القاب باد

جو اصحاب اسرار خانہ تحقیق کے پردہ دار ہین - اور جو ارباب سرا پردہ توحید کے محرم ہین - ان کا دستور ہے کہ آواز اور الفاظ کے ذریعہ سے اپنی واردات کا اظہار - اصطلاحات مین کیا کرتے ہین - ان کے اصول اور اوضاع پر نظر اور قیاس کر کے لقب احرار کی وجہ تسمیہ اس طرح بیان ہو سکتی ہے - کہ سلوک مین ایک مقام ہوتا ہے حفظ العہد کا جس سے مراد صوفیون کی اصطلاح مین یہ ہے - [۵۱] هُوَ الْوُقُوْفُ عِنْدَ مَا حَدَّهُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِعِبَادِهٖ ۵ اور حفظ کی دو قسمین ہین (ایک) حِفْظُ عَهْدِ الرُّبُوْبِيَّةِ (دوسرے) حِفْظُ عَهْدِ الْعُبُوْدِيَّةِ حفظ عہد الربوبیت یہ ہے - کہ جمیع کمالات کی نسبت - رب کی طرف کی جاے - اور حفظ عہد العبودیت یہ ہے - کہ تمام نقصانات عبد کی طرف منسوب کیے جائین - [۵۲] عَلٰى مَا نَطَقَ بِهِ الْقُرْاٰنُ مَا اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَمَا اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ پس جس وقت موحد اور باصفا صوفی کو اذکار اور اشغال کی بدولت رعایت حفظ العہد کا حوصلہ پیدا ہو جاتا ہے - اور اس حفظ کے آثار - صوفی مذکور کے تمام اوقات اور حالات کو پکڑ لیتے ہین - تو اس وقت حکمت اجمالی کا جمال اس کی چشم بصیرت کو نظر آنے لگتا ہے - اور اجمالی حکمت سے مراد یہ ہے [۵۳] هِيَ الْعِلْمُ بِحَقَائِقِ الْاَشْيَاءِ وَاَوْصَافِهَا وَاَحْكَامِهَا عَلٰى مَا هِيَ عَلَيْهِ وَارْتِبَاطِ الْاَسْبَابِ بِالْمُسَبَّبِ وَاَسْرَارِ انْضِبَاطِ نِظَامِ الْمَوْجُوْدَاتِ وَالْعَمَلِ بِمُقْتَضَاهُ -

اور بحکم [۵۴] مَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا حکمت مذکور کی مفصلہ ذیل چارون قسمون پر بھی صوفی کو اطلاع دیدی جاتی ہے یہ چارون قسمین ترتیب وار خیر کثیر مین داخل ہین -

---

[۵۱] اُس مقام پر - ٹھیرنا جس کو اللہ جل شانہ نے اپنے بندون کے لئے محدود کر دیا ہے ۱۲ [۵۲] جیسا کہ قرآن پاک تعلیم فرماتا ہے - اے بندے اگر تجھ کو کوئی فائدہ پہونچے تو سمجھ کہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر تجھ کو کوئی نقصان پہونچے - تو سمجھ کہ تیرے نفس کی طرف سے ہے ۱۲ [۵۳] اجمالی حکمت کے مفہوم مین ذیل کی دو باتین داخل ہین (۱) اشیا کی حقیقت اور اُن کے اوصاف و احکام جیسے اور جو کچھ ہین - اُن پر علم حاصل ہونا (۲) اسباب کا رابطہ مسبب کے ساتھ جو کچھ ہے - اُس پر علم حاصل ہونا (۳) نظام موجودات کس طرح پر منضبط ہے - اس کے اسرار پر علم حاصل ہونا - (۴) اقتضاے علم کے بموجب عمل کرنا ۱۲ [۵۴] جس شخص کو بات کی سمجھ دی گئی - اُس نے بیشک بڑی دولت پائی ۱۲

Marfat.com

(اول) الحکمۃ المنطوق بھا وھی علوم الشریعۃ والطریقۃ۔

جس حکمت کی نسبت کلام کیا جا سکتا ہے۔ وہ شریعت اور طریقت کے علوم ہین۔

(دوسری) الحکمۃ المسکوت عنھا وھی اسرار الحقیقۃ

جس حکمت کی نسبت کلام سے سکوت اولیٰ ہے وہ اسرار حقیقت ہین۔ جس کو وہ لوگ علی الینبغی نہین سمجھ سکتے ہین۔ جو استدلال اور تقلید مین گرفتار ہین

کما روی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یجتاز فی بعض سکک المدینۃ ویتبعہ اصحابہ رضی اللہ عنھم فاقسمت علیہ امراۃ ان یدخلوا منزلھا فدخلوا فراوا نارا مضطرمۃ واولاد المراۃ حولھا فقالت یا رسول اللہ اللہ ارحم بعبادہ ام انا باولادی فقال بل اللہ ارحم فانہ ھو ارحم الراحمین فقالت ائتانی یا رسول اللہ احب ان القی ولدی فی النار فکیف یلقی اللہ عبیدہ وھو ارحم الراحمین قال الراوی فبکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ھکذا اوحی الیّ

جیسے کہ روایت کی گئی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ایک راستہ مین چلے جا رہے تھے۔ اور آپ کے ساتھ آپ کے بعض اصحاب بھی تھے رضی اللہ عنہم۔ آپ کو ایک عورت نے قسم دی۔ کہ میرے مکان مین آپ جملہ اصحاب تشریف لیجائین چنانچہ وہان گئے وہان جا کر دیکھا۔ کہ ایک آگ مشتعل ہے۔ اور اس عورت کی اولاد آگ کے گرد جمع ہے۔ عورت نے عرض کی یا رسول اللہ۔ اللہ جل شانہ اپنے بندون پر زیادہ رحیم ہے۔ یا اپنی اولاد پر مین۔ آپ نے فرمایا نہین اللہ ہی زیادہ رحیم ہے۔ کہ وہ ارحم الراحمین ہے پھر اس عورت نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ کیا آپ یہ کہہ سکتے ہین کہ مین اپنے کسی بچہ کو آگ مین ڈال دینا گوارا کرون گی (اگر مین گوارا نہین کرونگی) تو اللہ جل شانہ اپنے غلامون کو کیسے آگ مین ڈالے گا کہ وہ تو ارحم الراحمین ہے راوی کہتا ہے۔ یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روئے اور فرمایا میرے پاس بھی وحی اسی مضمون کی آئی ہے۔

(تیسری) الحکمۃ المجھولۃ وھی ما خفی علینا وجہ الحکمۃ کایلام بعض العباد وموت الاطفال والخلود فی النار فیجب الایمان بظاھر الرضا بوقوعہ واعتقاد کونہ عدلا وحقا۔

حکمت مجہولہ وہ حکمت ہے جس کی وجہ ہم لوگون سے مخفی ہے جیسے بعض بندون کی تکلیفات اطفال کی موت۔ اور دوزخ مین ہمیشہ رہنا اس حکمت پر ایمان لانا۔ اس کے وقوع پر راضی ہونا اور اس کو عدل اور حق کر کے ماننا اور عقیدہ رکھنا واجب ہے

(چوتھی) الحکمۃ الجامعۃ وھی معرفۃ

حکمت جامعہ مین یہ باتین داخل ہین (۱) حق کی

Marfat.com

الحق والعمل به ومعرفة الباطل والاجتناب
عنه۔ کما قال علیہ السلام اللھم ارنا الحق
وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل وارزقنا
اجتنابہ انک مجیب الدعوات

معرفت اور اوسپر عمل کرنا۔ (۲) باطل کی معرفت اور اُس سے
اجتناب کرنا۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے
اے میرے اللہ ہم کو حق دکھا اور اُس کا اتباع نصیب کر اور ہمکو باطل پر علم دے
اور اُس سے اجتناب روزی کر بیشک تو دعاؤن کا قبول فرمانے والا ہے

اب سنئے مطلب اصلی اِس تمہید کا یہ ہے۔ کہ ہر دو مرتبہ کے حضا کا ملکہ۔ اور چارون حکمتین حاصل ہونے کی بدولت۔ صوفی مذکور[1] **حجتا الحق علی الخلق** ہوجاتا ہے۔ جو عبارت انسان کامل سے ہے۔ اور خلافت کے مرتبہ کو پہونچکر **حریت** کا خلعت پہن لیتا ہے۔ حُریّہ۔ اصطلاح صوفیہ مین یہ ہے[2] **ھی الانطلاق عن رق الاغیار** اور یہ تین قسم پر ہے۔ (اولاً) حریتہ عامّہ۔ یہ رہائی پانا ہے زندان شہوت سے (ثانیاً) حریتہ خاصہ۔ یہ مرادات کی قید سے آزاد ہونا ہے[3] **بفناء ارادۃ العبد فی ارادۃ الحق** (ثالثاً) حریتہ خاصۃ الخاصّہ۔ سالک کو جو نور الانوار کی تجلی مین اپنے تئین ہلاک کر دینے کی آرزو۔ اور آرزو کی رسوم اور آثار کے ساتھہ وابستگی رہتی ہے۔ اِس وابستگی سے نجات پانا۔ یہ تیسری قسم حریتہ کی ہے۔ اسکے بعد جس شخص کو یہ مراتب حاصل ہین۔ اُس شخص کو جب ان حالات مین دوام اور قیام نصیب ہو۔ تو اُس کو احرار کہتے ہین۔

الحال فی اصطلاحھم ما یرد علی القلب
بمحض الموھبۃ من غیر تعمل واجتلاب
کالرق والعتق والحزن والطرب
والبسط والقبض ویزول بظھور صفات
النفس سواء یعقبہ المیل اولا۔ فاذا
دام صار ملکۃ فسمی مقاما۔

اب اصطلاح صوفیہ مین یہ بات ہے کہ جو شے محض الٰہی بخشش سے
بدون عمل اور کوشش کے قلب پر وارد ہوتی ہے
جیسے غلامی۔ آزادی۔ غم۔ خوشی۔ بسط
اور قبض اور وہ شے۔ نفسانی صفات کے ظہور سے
زائل ہوجاتی ہے۔ خواہ اُس کے عقب مین میلان ہو۔ یا نہین
یہ شے اگر دوام کے ساتھہ قایم رہے۔ تو اُسکو مقام کہتے ہین

بیان سے معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ اصحاب ولایت کے القاب اُن کے مقامات کے اعتبار سے ہوا کرتے ہین۔ کیونکہ تعین القاب کی وجوہ مین سے یہ گزشتہ بیان ایک وجہ ہے۔

یا دربان المحققین خواجہ ناصر الدین عبید اللہ

آپ لفظ خواجہ احرار کے ساتھہ نام زد تھے۔ خواجہ محمود ابن خواجہ شہاب الدین شاشی کے فرزند ہین۔ خواجہ

[1] خلقت کے اوپر حق کی حجت ۱۲ [2] حریتہ۔ اغیار کی غلامی سے آزاد ہونا ہے۔ [3] عبد کا ارادہ حق کے ارادہ مین فانی ہوجانے سے ۱۲

Marfat.com

شہاب الدین خواجہ محمد نامی کے پوتے تھے۔ جو عالم متبحر ابوبکر محمد ابن اسمعیل قفال شافعی کے بزرگ دوستون مین سے ہین شیخ ابوبکر کشفی اور کسبی علم مین اپنا مثل نہین رکھتے تھے۔ احرار الاولیا کی والدہ ماجدہ۔ خواجہ داؤد ابن خواجہ خاوند ظہور ابن شیخ عمر باغستانی کی بیٹی ہین۔ جن کا سلسلہ سولہ واسطون کے بعد امام عبداللہ ابن عمر ابن خطاب تک پہونچتا ہے رضی اللہ عنہم۔ آپ کے پیر ارادت مخدوم العرفا مولانا یعقوب چرخی سرزی تھے جو حضرت خواجہ بزرگ خواجہ بہاء الحق والدین نقشبند کے بزرگ ترین خلفا مین سے ہین۔

ایہا السامعون آپ کے حالات کے بیان مین بہت سے ابواب ہین۔ کتاب رشحات مین آپ کے حالات تھوڑے سے ہی لکھے گئے تھے۔ کہ کتاب مذکور کے تمام صفحے آپ ہی کے حالات سے بھر گئے۔ پھر اس صورت مین کتاب راقم جو محض نمونہ کے طور پر جمایل الاختصار ہے سوائے اجمالی دو تین حرفون اور عنوانی چند کلمون کے کب گنجایش رکھ سکتی ہے۔ لہذا ہر ایک باب کا ایک نکتہ حوالہ قلم کرتا ہون۔

آپ کی ولادت ماہ رمضان ہجری سنہ آٹھ سو چھ مین ہوئی۔ اور آپنے عمر اسی اور نو نواسی سال کی پائی چوتھے سال کے آغاز مین تسلیم کا تعلق قدس الٰہی کے جناب مین ہوا۔ آپ فرماتے تھے۔ بارہ سال کی عمر مین اپنی حالت پر قیاس کرکے مین یہ عقیدہ رکھتا تھا۔ کہ اللہ جل شانہ نے کسی آدم زاد کو اس طور پر پیدا نہین کیا ہے۔ کہ وہ اپنے پیدا کرنے والے سے غافل ہو سکے۔ آخر الامر معلوم ہوا۔ کہ یہ میرا عقیدہ ازلی عنایت تھی۔ نیز آپ فرماتے تھے۔ جب مین مرزا شاہرخ کے زمانہ مین ہری مین تھا۔ تو مجکو ایک کوڑی کے بھی صرف کرنے کی استطاعت نہین تھی ایک روز بازار مین ایک گدا نے گدائی کے طور پر سوال کیا۔ اُس وقت میرے پاس ایک پرانی دستار تھی جس مین بچہ (تلے) آویزان تھے وہ دستار مینے ایک طباخ کو دی۔ اور کہا۔ یہ پاک ہے۔ اور دیگ دھونے کے واسطے موزون ہے۔ طباخ نے گدا کو یہ پیٹ کے لائق کھانا کھلا کر سیر کیا۔ اور دستار مجکو واپس دیتا تھا مینے نہین لی۔ اور راستہ مین چل نکلا۔

کہتے ہین۔ آپ کی خاطر عاطر کو حمام کی طرف قطعی میلان نہین تھا۔ وجہ دریافت کی گئی۔ تو جواب دیا۔ کہ مین آغاز سلوک مین عوام کی خدمت کیا کرتا تھا۔ حمام کے اندر ایک روز مین پندرہ سولہ آدمیون کی کیسہ لی اور مالش جسم کر لیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ حمام کی حرارت سے طبیعت بیمار ہو گئی تھی۔ اس سبب سے دل حمام سے گریز کرتا ہے۔

ایک دفعہ آپ فرماتے تھے۔ طریقہ خواجگان مین قدس اللہ ارواحہم۔ ہمت اور خاطر مقتضاے وقت کے تابع اور اسی مین مصروف ہوتی ہے۔ پس اگر کسی وقت مین کسی خدمت گزاری کے ذریعہ سے کسی مسلمان بھائی کو کوئی راحت پہونچانا ممکن ہو۔ تو اس وقت مین ذکر اور مراقبہ کو۔ کسی دوسرے وقت پر منحصر رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ

Marfat.com

خدمت کا ثمرہ - دلون کے اندر مقبولیت پیدا ہونا ہے - اور یہ مقبولیت ذکر و مراقبہ کے نتیجہ پر مقدم ہوتی ہے - اور وہ جو بعض اصحاب نے نفل عبادتون کو اخوان الصفا کی خدمات سے بہتر سمجھا ہے - یہ محض گمان ہی گمان ہے - ثمرات مذکورہ کی تفاوت کی نسبت آپ کا فرمانا تھا - کہ مینے اس طریق کو کسی کی تلقین یا تحریر سے اخذ نہین کیا ہی بلکہ خدمات کے آثار سے تعلیم پائی ہے - کہ خدمت کی خاصیت کیا ہے - ہر ایک شخص کو بارگاہ قرب مین جداگانہ دروازہ سے بیجاتے ہین - اور مجکو جو اس بارگاہ مین پہونچنا نصیب ہوا ہے تو خدمت کے دروازہ سے ہوا ہے - اس سبب سے محبوب کی خدمت مجھے محبوب ہے -

مصنف رشحات نے لکھا ہے - کہ آپ کا مال - منال - دیہات - اراضی - زراعت - گلہ - مویشی - اسپ اور املاک یہ سب سامان شمار کے اندازہ سے باہر تھا - چنانچہ ایک روز آپ خود اپنی زبان صادق البیان سے فرماتے تھے - سمرقند کے خاص مزرعون کی پیداوار سے سمرقندی سیر کے حساب سے اسی ہزار من غلہ میرے حاصلات کے عشر (دسوین حصہ) کا سلطان احمد میرزا کی کچہری مین میرے کارندے داخل کرتے ہین - نیز فرماتے تھے - کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ازلی عنایت سے میرے نقد اور جنس مین اچھی برکت اور افزونی دی ہے - کبھی ایسا ہی ہوتا ہے - کہ خرچ غلہ کی میزان جمع کی میزان سے زیادہ آتی ہے - اور غلہ کے کوٹھون مین ابھی بہت سا غلہ ایسا ہے - کہ ترازو کی پلہ پر پہونچا ہی نہین ہے

نیز فرماتے تھے - کہ مین ایک زمانہ مین شہر ہری مین تھا - ایک روز شیخ بہاء الدین عمر کے مکان پر گیا - آپنے حسب عادت دریافت کیا - کہ شہر مین کیا خبر ہے - مینے کہا - دو خبر ہین شیخ زین الدین اور اُنکے یار دوست کہتے ہین ہمہ از دست اور سید قاسم اور اُن کے پیرو کہتے ہین - ہمہ اوست - فرمایا - اولین بات درستی کی کسوٹی پر چڑھی ہوئی ہے - تھوڑی دیر بعد چند دلیلین اس راست گفتار کی تائید مین - اس طرح بیان فرمائین - کہ اگر اُن کے مقدمات مین غور و تامل سے کام لیا جاوے - تو ہر ایک دلیل سے ثانی قول کے مدعا کا ثبوت پیدا ہو جاوے - آپنے مضامین دلائل کی حقیقت بھی ظاہر فرمائی - کہ اس طرح پر ہے - پھر دوسری چند دلیلین بیان کین - اُن کا بھی ایسا ہی حال تھا - یہ سب باتین سنکر بے تامل یہ بات ذہن مین آئی - کہ اولین قول کا اقرار - اور پچھلے قول کا حقیقۃً اعتقاد بہتر ہے -

نیز فرماتے تھے - جب مولانا یعقوب کے دیدار سے میری آنکھین منور ہوئین - تو مولانا کے سلوک سے مجکو اپنی نسبت ایسا کوئی خاص التفات معلوم نہین ہوا - جس کی وجہ سے دل کے اندر صورت شگفتگی پیدا ہو - بلکہ مولانا ترش روئی سے پیش آئے اور اپنا ہاتھ نہین بڑھایا - فرمایا - ہم سے بیعت نہ کرو - اتنے مین مولانا کی

Marfat.com

پیشانی پر میری نظر جا پڑی - تو ایک سفید داغ نظر آیا جس سے طبیعت کو خلقۃً تنفر ہوتا ہے - یہ دیکھکر مینے
دوارم بیعت ادا کرنے مین توقف کیا - مولانا نے جب میری صورت حال سے یہ معلوم کیا - کہ مجکو بیعت ہونے
مین تامل ہے - تو فوراً خلع لبس کے ذریعہ سے اپنے شئین ایک جمیل صورت مین ظاہر فرمایا جس کے
دیکھنے سے بے قابو ہوگیا - اور اپنا ہاتھ آستین کے اندر سے نکال کر مراسم بیعت ادا کئے -

قرآن پاک کی ایک تفسیر ہے (رشحات) نام اُس کے ایک رشحہ مین لکھا ہے - ایک روز آیۃ کریمہ
[1] قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ کی تاویل مین آپنے (خواجہ سے) فرمایا - مراد یہ ہے - کہ صوفی ہمیشہ ذات مطلق
کو واحد تصور کرتا رہے - اور انواع و اقسام کی صفات جو بکثرت دیکھتا ہے - اُن سے گزر جاوے - ثم کلامہ حرف
ثم جو تراخی کے واسطے موضوع ہے - اس آیۃ کریمہ مین دیکھکر راقم گلزار کے ذہن مین یہ بات آتی ہے - کہ صوفی تخلق
اور تبدیل کے بعد ایک مدت پیچھے - اس توحید کے مرتبہ کو پہونچتا ہے - اور ایسی تدریج سے مرتبہ توحید کو پہونچنا
محقق سالکین کا طریقہ ہے - اور بلا توقف فوراً مرتبہ توحید کو پہونچنا - جذبہ کی علامت - اور مجذوبون کی
عادت ہے - لَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗ اِلَّا اللّٰهُ [2] -

احرار الاولیا کی بیماری کا آغاز یکم محرم ہجری سنہ آٹھ سو پچانوے کو ہوا - اور آپ کی رحلت اسی سال کی
یکم ربیع الاول کو ہوئی - یہ عجیب لطیفہ اور نظیف نکتہ ہے - کہ جس قدر آپ کی حیات کے سال تھے - یعنی اسّی
اور نو تو اسی شمار مین اُسی قدر آپ کے ایام مرض ہی آئے - یہ جو حدیث سے حُمّٰی یَوْمٍ [3] کَفَّارَۃُ سَنَۃٍ
اس سعادت سے آپ کو شرف حاصل ہوا - آپنے دو خلفا اپنے قایم مقام چھوڑے - جو آثار سلف سے آراستہ -
خلافت و ہدایت کے واسطے شائستہ - اجازت و خدائی تقرب کے لائق تھے - سب سے بڑے خواجہ محمد عبد اللہ
تھے - جو خواجہ کلان - اور خواجگان خواجہ کے نام سے مشہور ہین - دوسرے خواجہ محمد یحییٰ ہین - آپ اپنے
پدر بزرگوار کے جانشین ہوئے - حضرت حقائق پناہی مولوی سے منقول ہے - کہ فرماتے تھے - جو بڑے ہین - وہ
علم و فضیلت مین بہت بڑے ہین - اور جو سجادہ نشین ہین - وہ جذبہ حالت - اور ولایت کے جلال مین سب
سے آگے ہین -

راقم رشحات لکھتے ہین - جس زمانہ مین خواجہ محمد یحییٰ ہری مین تشریف لائے تھے - اُس زمانہ کا ذکر ہے - ایک روز

---

[1] - اے پیغمبر کہدو - کہ (وہ کتاب اللہ ہی نے (تاتاری تھی) ہیرون کو پڑے جھک مارنے دو ۱۲ [2] اللہ کے سوا اس کا اصلی مطلب
کسی کو معلوم نہین ۱۲ [3] ایک یوم کا تپ ایک سال کا کفارہ ہوتی ہے - ۱۲ -

Marfat.com

خواجہ باتفاق حضرت حقائق پناہی - مولانا محمد روحی کی ملاقات کے واسطے گئے تھے - مین بھی ہمرکاب تھا - صاحب مکان (مولانا محمد روحی) نے نہایت ادب کا برتاؤ مہمان عزیز کے ساتھ کیا - اور تواضع و تعظیم سے بہت کچھ گرمجوشی ظاہر فرمائی - لیکن ہم نشینی کا تمام وقت - طرفین کی خاموشی مین گزرا - مین دوسرے روز تنہا مولانا کی خدمت مین گیا - تو ظاہر و باطن کی آراستگی کے متعلق حضرت خواجہ کی تعریف حد سے زیادہ فرمائی - جب لوٹ کر خواجہ کی خدمت مین آیا - تو سنی ہوئی باتین مجمل طور پر مینے ظاہر کین - خواجہ نے فرمایا کل کے روز مین آپ کی صحبت مین اپنی فنا اور مولانا کے اثبات مین مشغول تھا - میری تعریف جو مولانا فرماتے ہین - یہ درحقیقت مولانا کی ہی تعریف ہے - کیونکہ اُس وقت مجھ مین مولانا کی ہی حقیقت جلوہ گر تھی -

سجادہ نشین احراریہ کے جملہ واقعات اور حالات کتاب رشحات مین مصنف نے جیسا جیسا موقع اور وقت پایا ہے - تفصیل کے ساتھ لکھے ہین - یہان پر مین صرف آپ کی شہادت کے متعلق مجملاً لکھتا ہون - احرار الاولیا اکثر خلوتون مین خواجہ محمد یحییٰ سے امیر المومنین ابی عبداللہ الحسین **رضی اللہ عنہ** کے وقایع کا ذکر کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے - کہ تمہاری روح کو شہید دشت کربلا کی ولایت اور شہادت کے ساتھ کامل نسبت ہے - کہتے ہین جب آپ کے پدر بزرگوار حقیقی محبوب کے باغ کو چلے گئے - تو چند روز بعد شاہ بیگ خان نے پرگنہ سمرقند ضبط کر لیا اور ہجری سنہ نو سو چھ کے اولین عشرہ محرم مین جمعہ کے روز حضرت خواجہ محمد یحییٰ سے مواخذہ اور مطالبہ کر کے جو کچھ نقد و جنس مکانات مین تھا - سب سرکار مین خالصہ کیا - اور دیہات - اراضی - اور تمام مزرعے سرکاری نوکرون کے سپرد کئے - اور اُن کا قبضہ ہو گیا - خواجہ کو انتظار تھا - کہ شاید عاشورہ کے روز شہادت کا واقعہ بھی وقوع مین آکر دائمی آرام مل جاویگا - مگر ایسا نہین ہوا - اِس درمیان مین خان نے حکم دیا - کہ آپ مع فرزندون - مریدون - اور متعلقین کے خراسان کو چلے جاوین - خلاصہ یہ ہے - کہ آپ کرمینہ کے راستہ سے خراسان کو روانہ ہوئے - جب آپ تاشقند سے نکل گئے - اور محرم کی تاریخ بھی دنل سے آگے بڑھ گئی - تو خواجہ کو حیرت ہوئی - اور حیرت سے انقباض خاطر پیدا ہوا کہ حضرت والد ماجد کا کلام صادق تو یحییٰ کی شہادت پر دلالت کیا کرتا تھا - اور یہان بتعویق نظر آتی ہے - نہ معلوم - اِس مین کیا حکمت ہے - اللہ[1] اعلم اسی خیال مین تاشقند سے دو تین منزل آگے گئے - ناگاہ صحرا مین ازبک کی ایک فوج نے آکر ظلم و زیادتی شروع کی تیغ و تبر چارون طرف سے پڑنے لگے - بالآخر فوج مذکور نے خواجہ محمد یحییٰ کو اور اُن کے دونون فرزندون خواجہ محمد زکریا - اور خواجہ عبدالباقی کو اُس صحرا مین شہادت اور مظلومی

[1] - اللہ جل شانہ خوب جانتا ہے ۱۲

Marfat.com

کے درجہ کو پہونچایا - تینون نسبی اور حسبی بزرگون کی نعش - خواجہ کفشیر کے محلہ مین لاکر ملاّیون کے احاطہ کے اندر خواجہ احرار الاولیا کے جوار مین دفن کی گئی - - اور قبر بنادی گئی - خواجہ شہید کا ایک لڑکا رہا ہے - خواجہ محمد امین نام ہے خدا کرے - اُس کی بزرگ اولاد جہان مین بہت سی ہو -

انجمن خلفائے کامگار احراریہ قدست اسرارہم

مولانا سید حسن - آپ خلفاے احراریہ مین سب سے زیادہ نیک - سب سے زیادہ عالم - اور سب سے زیادہ بیش رو ہین - کہتے ہین - ایک روز زمانہ طفولیت مین - آپ کے پدر بزرگوار - آپ کو - قدم بوسی کے لیے - خواجہ احرار الاولیا کی ملازمت مین لے گئے تھے - اتفاقاً مجلس اقدس مین شہد کا پیالہ رکھا ہوا تھا - مولانا از روے خواہش جو زمانہ طفولیت کو لازم ہے - شہد کی طرف دیکھنے لگے - اس درمیان مین حضرت خواجہ نے دریافت فرمایا - صاحب زادہ - تمہارا کیا نام ہے - جواب دیا - شہد - خواجہ نے تبسم فرما کر کہا - چھوٹے سے عنصر مین کامل قابلیت اور صحیح قبولیت عطا کی گئی ہے - صرف اتنی سی بات پر - کہ اُس کے ذہن نے شہد کا مزہ حاصل کیا ہے - ایسا شہد کے خیال مین مشغول ہے - کہ اپنا نام شہد مین گم کرکے - شہد کے سوا کوئی نام زبان پر نہین لاتا ہے - اگر اس کی جان مین شہد سے زیادہ شیرین چیز کی چاشنی پہونچائی جاوے - تو ضرور اس کی توجہ اور استغراقی کیفیت اُس مین زیادہ ہوگی - لامحالہ[1] فیہ - خواجہ احرار الاولیا نے اُس وقت آپ کو آپ کے پدر بزرگوار سے لیکر اپنی تربیت اور ہمت سے فیض بخشا - اور درسی علوم اور معنوی نور کی تحصیل کے واسطے باعث ہوکے مصنف رشحات نے لکھا ہے - خواجہ احرار الاولیا سلاطین زمانہ کے ساتھ اختلاط رکھا کرتے تھے - اور اس اختلاط کی وجہ سے درویش لوگ آپ کے فیض صحبت سے محروم رہتے تھے - ایک بار وزاس اختلاط کے بارہ مین اس درویش کے دل پر گرانی کا اثر پیدا ہوا - اور قریب قریب انہین ایام مین مولانا کی خدمت مین جانے کا اتفاق پیش آیا - آپ چند بزرگون کے ساتھ بیٹھے ہوئے - احیاء العلوم کی تصحیح کر رہے تھے اُس کو چھوڑ کر درویش کی طرف متوجہ ہوئے - اور تفرس پیدا کرکے فرمایا -

"ایک دفعہ ایک عالم خواجہ احرار الاولیا کے حضور مین حاضر تھے - خواجہ نے اُن کا اندرونی خدشہ معلوم کرکے" "دریافت کیا - بادشاہون سے اور حاکمون سے جس شخص کے ملنے مین بہت سے بیکس غریبون کی آرزوئین پوری ہون اور بہت سے" "گرفتار مظلوم رہائی پاوین - اُس شخص کا کسی پہاڑ کے گوشہ مین بیٹھنا اور نفل عبادت مین اور طالبان علم کی" "تربیت مین مشغول ہونا کیسا ہے - اور اُس کی حقیقت اور حالات کے اعتبار سے مذکورہ بالا دونون طریقون مین سے"

[1] اس مین کوئی شک نہین ہے ۱۲ -

Marfat.com

کونسے طریقہ کا اختیار کرنا اولی اور اہم ہے۔ جواب دیا۔ ارباب دولت سے ملنا۔ اور عاجز غریبون کی حمایت کرنا"
"اُسپر خواجہ نے تبسم کرکے فرمایا۔ اگر آپ ظاہر مین ایسا فتوی دیتے ہین۔ تو اس حکم کے عامل کی نسبت
باطن مین اعتراض نہین کرنا چاہیے"

حضرت مولانا نے درویش کے مرکوز خاطر پر اطلاع پاکر صدر الذکر سرگزشت بیان فرمائی۔ اور پیدا شدہ
گرانی دل سے دور کردی۔

دیگر مولانا قاسم آپ کو سایہ احرار الاولیا کہا کرتے تھے۔ چونکہ پیر کی پیروی مین اور فنا فی الشیخ ہونے
مین آپ نے کوشش بہت کچھ کی تھی۔ اسواسطے آپ کی ذات مین مثل سایہ خودداری تھی ہی نہین سلوک
کے مقابا مین آپ کا توحیدی استغراق غالب رہتا۔ جناب حقائق پناہی۔ خواجہ احرار الاولیا کے جملہ اصحاب
مین سے مولانا قاسم کی برابر کسی کے بھی معتقد نہ تھے۔ اور آپ کی تعریف خلا اور ملا مین بہت کچھ فرمایا
کرتے تھے۔ تاریخ چھٹی ذی حجہ ہجری سنہ آٹھ سو اکیانوین کو۔ غروب آفتاب کے وقت۔ آپ کے عنصری برج کا
آفتاب وصال کے افق مین غروب ہوگیا۔ لفظ **فیاض** تاریخ رحلت ہے۔

دیگر میر عبد الاول۔ آپ نیشاپور سے آکر ماوراء النہر مین خواجہ احرار الاولیا کی خدمت سے
مشرف ہوئے تھے۔ اور خواجہ کی ملازمت مین رہکر رابطہ اور طریقت ان دونون کو استوار کیا تھا۔ مولانا حسین
واعظ کاشفی تخلص۔ جن ایام مین کہ درسی فنون کی تحصیل نیشاپور مین کر رہے تھے۔ میر کے ساتھ ہم سبق
اور ہم حجرہ تھے۔ مولانا حسین کے بیٹے مولانا فخر الدین علی صفی۔ لکھتے ہین۔ کہ آپ سابقہ پدری شناسائی
کا خیال کرکے میرے ساتھ کمال توجہ فرمایا کرتے تھے۔ نیز مولانا فخر الدین۔ میر سے نقل کرتے ہین کہ فرماتے
تھے۔ جب مین حضرت خواجہ کی ملازمت سے سرفراز ہوا۔ تو مینے سات برس کامل ریاضت طریقت مین صرف
کئے۔ اس مدت مین خواجہ بظاہر مطلق میرے حال پر متوجہ نہین ہوئے۔ بلکہ دکھہ درد جو صادق دردمندون کا
حصہ ہے۔ مین برداشت کیا کرتا تھا۔ اور صبر تحمل۔ اور توکل اختیار کرکے معتقدات اپنا اعتقاد درست رکھتا
تھا۔ جب برداشت کی طاقت نہین رہی۔ تو ایک روز حجرہ مین پاؤن پھیلا کر جا پڑا۔ سر اور منہ لنگی کے اندر
ڈھک لیا۔ اپنے تئین لعنت ملامت کرنے لگا۔ اور ناصحانہ اپنے تئین تسلی دیکر کہا۔ عبد الاول۔ اس دنیا کے
اندر بہت سے آدمی ایسے ہین۔ جو ولایت اور قرب کی دولت سے بے بہرہ ہین۔ تو بھی انہین مین شامل ہوجا۔
جفا اور محنت کے برداشت کرنے مین جس قدر انسانی طاقت تھی۔ وہ تو کام مین لا چکا۔ مگر کوئی کشود کار نہین

Marfat.com

ہوئی - اسی قسم کی پشیمانی کی باتین کرتے ہوئے - ایک لحظہ نہین گزرا تھا - کہ حجرہ مین پانون کی آہٹ معلوم ہوئی چونکہ مین دریائے غم کے اندر ڈوبا ہوا تھا آہٹ کی طرف ملتفت نہ ہوکر بدستور پڑا رہا - اتنے مین یکایک پیر بزرگوار کی یہ آواز آئی - عبدالاول آرام کے ساتھ سوؤ - تمہارے تمام کام کامل طور پر درست ہو گئے ہین - یہ سنکر مین مضطربانہ اُٹھ کھڑا ہوا - کیا دیکھتا ہون حضرت خواجہ - حجرہ سے باہر تشریف لئے جاتے ہین - مین محروم عاشقون کی طرح بیتاب ہونے لگا - اس کے بعد مجکو راہ طلب مین دوبارہ استقامت اور رسوخ حد سے زیادہ نصیب ہوا - یہان تک کہ ماہ ذی حجہ ہجری سنہ نوسو پانچ آگیا - اسی مہینے مین آپنے عالم شہادت سے کوچ فرمایا ہے - عالم شہادت سے کوچ - سفر وجود کی آخرین منزل - اور وحدت کے لامکان کا اولین مقام ہے - اور یہی اصلی وطن ہے - اسی کی طرف جانا ہوتا ہے -

○ **دیگر مولانا جعفر** - آپ عالم - عامل - عارف - عاشق - اور کامل تھے - بیخودی اور محویت - افاقہ وہوش پر - اور خاموشی - گویائی پر غالب تھی - ایک روز آپ کہتے تھے مین شروع شروع مین - رسمی علم کی تحصیل سے افسردہ خاطر تھا - اور طریقہ فقرا کی طرف - طبیعت کی کشش تھی - ایک رات خواب مین خواجہ احرار الاولیا کی ملازمت حاصل ہوئی - مینے دریافت کیا - کہ بندہ کب خدا کو پہونچتا ہے - فرمایا - جب اپنے تئین فنا کردیوے - جب مین خواب سے جاگا - تو دل پر کمال اثر تھا - علی الصباح حجرہ سے نکلکر - آپ کی ملازمت کے ارادہ پر روانہ ہوا - جب قدم بوسی حاصل کی - تو فرمایا - مولانا جعفر - بندہ خدا کو کب پہونچتا ہے - جب وہ بندگی مین اپنے تئین فنا کردیوے - اور آپنے مولوی معنوی کی یہ بیت پڑھی - بیت -

چون تو نبودی کہ بود - جملہ خدا بود و بس		چون تو نماندی کہ ماند جملہ خدا اے گدا	

القصہ آپ کا آخرین سفر ہجری سنہ آٹھ سو ترانوین کے کسی مہینے مین ہوا ہے - اُس وقت تک طریقت کے سلوک مین آپنے کوئی دقیقہ نامرعی نہین چھوڑا - بالآخر فقر وفنا کے عنصری خرقہ کو خلد اور بقا کی خلعت سے تبدیل کرکے عالم علوی کو رحلت فرما گئے -

○ **دیگر مولانا برہان الدین ختلانی** آپ عالم متبحر تھے - آغاز جوانی مین مختلف علوم کی تحصیل کمال کو پہونچائی تھی - لوگ سمرقند مین دو شخصون کو مادرزاد عالم کہا کرتے تھے - ایک مولانا زادہ مولانا عثمان - دوسرے برہان الفضلا ختلانی - کہتے ہین - آپ علی الاتصال چالیس سال تک خواجہ احرار الاولیا کی ملازمت سے خداشناسی کی تحصیل کرتے رہے - اور آپ کو ایک لحظہ بھر بھی جدائی کی طاقت نہین تھی - ہجری سنہ آٹھ سو ترانوے مین مولانا جعفر کی رحلت سے

Marfat.com

آٹھ روز پیشتر - آپ کے آخرین سفر کا سامان ہوگیا تھا -

دیگر مولانا لطف اللہ ختلانی - آپ مولانا برہان الملۃ ختلانی کی سن کے بیٹے ہین - علوم شریعت اور طریقت کے گویا آپ مالک تھے - اور بسط و بشاشت کی اعلیٰ درجہ کی صفات آپ کی ذات مین پائی جاتی تھین آپ کے دہان مبارک سے کلام لازمی طور پر تبسم آمیز نکلا کرتا تھا - آپ کما کرتے تھے - خواجہ احرار الاولیا کی خدمت مین میری بیعت ہونے کا قوی ترین سبب یہ ہے - کہ مینے اپنے وطن مین ایک رات حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دل ربا صورت اور جان بخش ہیئت کے ساتھ عالم مثال مین مشاہدہ کیا تھا - فوراً دل و جان سے اُس نورانی شکل کے جمال پر فریفتہ ہوگیا - چند روز جب مین نے ایزدی مشیت کے بموجب حضرت خواجہ کی ملازمت حاصل کی - تو ایک روز فرمایا - جو سعادت مند لوگ ہین - وہ حضرت سید المرسلین علیہ و علیہم السلام کو خواب مین مختلف لطیف صورتون کے ساتھ دیکھتے ہین - اثنائے کلام مین نگاہ میری طرف فرمائی جناب سرور عالم علیہ السلام کی اُسی مثالی صورت کا جلوہ میری نظر مین آگیا - جو مجکو عالم خواب مین نظر آیا تھا اور یہ تماشا میری گرفتاری کے لئے زنجیر بنا - اور خواجہ کی دوام حضوری کی بدولت علمی صورتون کے کمال کو پہونچا

دیگر مولانا شیخ - تزکیہ - تہذیب - تصفیہ - اور ترتیب یہ جملہ صفات آپ کی ذات مین موجود تھین - پیر بزرگوار کی سرکار مین ملکی اور مالی کامون کے انتظام کا بہت کچھ تعلق آپ کی رائے پر منحصر تھا - ایک روز سلسلہ احرار یہ کے بہت سے با اعتقاد مرید - خواجہ کفشیر کے محلہ مین جمع تھے - اور باہم راز و نیاز کی باتین کر رہے تھے - شدہ شدہ سلسلہ کلام کا خواجہ احرار الاولیا کے عجیب و غریب تصرفات اور کرامات کے بیان مین جا پہونچا - چنانچہ ہر ایک مرید اس بارہ مین کوئی نقل یا کوئی روایت پیش کرتا تھا - مولانا شیخ - اس جلسہ مین خاموش - اور سب کی باتین سننے مین سراپا گوش تھے - جب حاضرین کے دل مین مولانا کے کلام سننے کی بے انتہا آرزو ہوئی - تو آپنے فرمایا - کہ آپ لوگ خواجہ کے عالم اجسام کے تصرفات کا ماجرا بیان کرتے ہین - لیکن عالم ارواح کے تصرفات مین سے ایک حرف بھی زبان پر نہین لائے - جملہ حاضرین نے کہا - ہم لوگون کے کان - اس قسم کا کلام - مولانا کی فصیح البیان زبان سے ہی سننا چاہتے ہین - مولانا نے فرمایا جب شروع شروع مین کمال کوشش سے کسی قدر مجھ پر تجرات کوشش کا ظہور ہونے لگا - اور خواجہ کی پرورش سے روز بروز خیر و خوبی اپنا رنگ جمانے لگی - تو خواجہ نے مجکو زراعت کے کامون کا الضرام کرنے کے واسطے مقرر فرما دیا تھا اور یہ ظاہری کامون کی مصروفیت باطنی عمل مین فتور آنے کا باعث ہوئی - اس سبب سے مینے موقع تلاش کرکے - خلوت مین شرف حضوری حاصل کیا - اور چاہا

Marfat.com

ہی تہا - کہ اپنی پریشانی اوقات کا حال کچھہ عرض کرون - کہ حضور نے میرے ضمیر پر علم پاکر ارشاد فرمایا - کہ اس خانوادہ کے کاروبار کی بنیاد اور اصل کلی **خلوت در انجمن** ہے - اور نیز غیرون سے طریقہ کو مخفی رکھنا - کیونکہ غیرت دار محب اپنے محبوب کا حجاب پسند کیا کرتا ہے - اور ظاہر کا مون مین مشغول ہونے کے سوا - اخفائے طریقہ کے واسطے کوئی اور برقع نہین ہے - پہر مینے چاہا - کہ یہ عرض کرون - ان دونون عظیم الشان باتون کے جمع کرنے کا میرا حوصلہ نہین ہے - فرمایا - مردانہ قدم رکھو - حق تعالیٰ امیدون کا پورا کرنے والا ہے - اس اثنا مین حضور نے میری کم زوری اور نایابی پر نظر عنایت فرمائی - ایسی توجہ ڈالی - کہ جو شے عمل اور تکلف کے ساتھہ گاہے ماہے میسر ہوتی تہی - وہ باطن پر حملہ کرکے آئی - اور ہمیشہ بنی رہی - چنانچہ اس کے بعد وہ شے کسی امکانی ضروری حالت مین بہی دل سے زائل نہین ہوئی -

دیگر مولانا ابو سعید اوہی - آپنے اولیاء اللہ کی طرح علم کی عروس کا عمل کے نوشہ کے ساتھہ عقد کیا تہا - اور اس سبب سے آپ بہت سے ثوابون کے امیدوار تہے - پینتیس سال کی عمر مین خواجہ احرار الاولیا کے حضور مین آمد و شد رکہتے تہے - کہتے تہے - حضور کی باعظمت خدمت مین تعلق پیدا ہونے کا سبب یہ ہوا - کہ مین مرزا الغ بیگ کے مدرسہ مین درسی علوم کی تحصیل کمال کوشش سے کر رہا تہا - یکایک بلا سبب ظاہر - رسمی علوم کی طرف سے میرے دل پر ایک کدورت پیدا ہوئی - مینے بے اختیار ہوکر مدرسہ چہوڑنے کا عزم کرلیا - اتنے مین ایک آشنا ملا - مینے پوچہا - کہان سے آتے ہو - اُس نے جواب دیا - شیخ الیاس عشقی کی خدمت سے آتا ہون - جو کوہ نور مین رہتے ہین - مین اُسی وقت کوہ نور کی طرف سیدہا ہولیا - راستہ مین خواجہ احرار الاولیا کے مدرسہ پر سے گذر ہوا - یہ وہ وقت تہا - کہ حضور سواری سے اُتر کر اپنے مدرسہ کے دروازہ پر کہڑے ہوئے تہے میرے دل مین آیا - کہ ان بزرگوار کی ملازمت حاصل کرکے کوہ نور کو چلنا چاہیے - جب مین حضور کی خدمت مین حاضر ہوا - تو خواجہ نے فی الفور یہ بیت پڑہی **بیت**

در کوہ چہ میروی بمن باش		امروز معاذ در جبل نیست	

مضمون بیت سننے سے مجکو حیرت پر حیرت ہوئی - اپنے دل مین کہا - اگر اس بیت مین خواجہ نے میرے حسب حال خیال فرمایا ہے - تو ضرور ہے کہ خواجہ یہ بیت بار دیگر بہی پڑہینگے - ہنوز میرے دل مین یہ بات پوری آئی بہی نہین تہی - کہ خواجہ کی زبان مبارک پر میرا نام آیا - باوصفیکہ خواجہ کو پیشتر معلوم نہ تہا - اور فرمایا - تمنے یہ بیت جو سنی شیخ کمال کے اشعار مین سے ہے - اور پہر پڑہی - پس یہ کرامت میری گرفتاری کا اولین سبب ہے -

Marfat.com

دیگر مولانا سلطان آپ خواجہ احرار الاولیا کے خاص خلیفہ ہین - اور عالم متبحر تھے - اہل ظاہر کے علوم اور اہل باطن کی بصیرت پر آپ کو کمال عبور حاصل تھا - خواجہ احرار الاولیا کی اجازت سے سفر حجاز کا ارادہ فرمایا - اور حرمین شریفین زادھما اللہ تکریما کے طواف سے آپ مشرف ہوکر پھر اپنے مرشد کی خدمت مین لوٹ آئے - اور فیض حاصل کیا آپ کہتے تھے - ایک روز پیر کی خدمت مین حاضر ہونے کا ارادہ کر رہا تھا - اس واسطے - مینے یہ چاہا - کہ توجہ - یا مراقبہ کے ذریعہ سے جمعیت خاطر حاصل کرکے پیر کے حضور مین حاضر ہون - مگر جمعیت میسر نہین ہوئی - بالآخر نفی واثبات کے ذریعہ سے کسی قدر حضوری ہم پہونچائی - اُس کو محفوظ کرکے حاضر ملازمت ہوا تھوڑی دیر کے بعد حضور نے فرمایا - سلطان کبھی نفی واثبات کا طریقہ بھی عمل مین لایا کرتے ہو - مینے عرض کیا - جی ہان - فرمایا اسی وقت ایک نسبت پیدا ہوئی - جو نفی واثبات کا نتیجہ ہے - اور پھر فرمایا - کہ اگرچہ حضور مع اللہ ایک ہی شے ہے لیکن جو نسبتین توجہ یا مراقبہ - یا نفی واثبات کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہن - اُن کا ہر ایک کا رنگ جدا جدا ہوتا ہے البتہ اس فرق کا پہچاننا اُن بزرگون کا کام ہے - جو علم لدنی کے عالم ہوتے ہین -

دیگر مولانا محمد قاضی قدس روحہ - آپ علوم شریعت کے عالم - اور سلوک طریقت کے واقف تھے چونکہ آپ کی طبیعت بلند - فہم ارجمند - عقیدت دل پسند - اور دل خورسند تھا - اسواسطے معرفت اور حقیقت بیان کرنے کے وقت - خواجہ احرار الاولیا کے مخاطب آپ ہی ہوا کرتے تھے - گو مستعد عالمون کی جماعت اُس محفل مین حاضر ہوا کرتی تھی - آپنے ایک کتاب سلسلۃ العارفین نام تالیف فرمائی ہے جس مین خواجہ احرار کے اوصاف حمیدہ - عادات پسندیدہ - فضیلتین اور خصوصیتین مجمع کی ہین خواجہ احرار الاولیا کی عقیدت اور محبت کے حال مین آپ کس طرح سے پھنسے تھے - یہ سرگزشت بھی تفصیل کے ساتھ اس کتاب مین لکھی ہے - اور مصنف رشحات نے بھی یہین سے اپنی کتاب مین نقل کیا ہے - اب اس بیان کے تکرار کی ضرورت معلوم نہین ہوتی سلسلہ احراریہ کے بعض اصحاب حقیقت سے منقول ہے کہ - کمان گردن کے موضع مین جس روز خواجہ احرار الاولیا نے آخرین سفر فرمایا ہے اُس روز عموماً اور خصوصاً فرزندون کی اور نیز دیگر لوگون کی جماعت سرہانے حاضر تھی - اُس وقت خواجہ نے ارشاد فرمایا کہ حاضرین مین سے جس شخص کے مناسب مزاج فقر یا غنا جو کچھ بھی ہو - اُس کو چاہیئے - کہ آج مجھسے مانگ لیوے - منجملہ حاضرین کے اولاً مولانا محمد قاضی سے بھی پوچھا - تم کو کیا پسند ہے - عرض کیا - جو کچھ حضور کو پسند ہے - جواب ملا میری پسند تو فقر ہے - مولانا نے کما بشری لنا - اس کے بعد خواجہ نے ایک کام والہ کو حکم دیا - کہ چار ہزار تنکہ (سکہ رائج الوقت) زر شاہرخی مولانا محمد قاضی کو دیدو - جنہون نے فقر اختیار کیا ہے - تاکہ مولانا اس رقم سے اُن درویشون کی معاش کا انتظام کریمون

Marfat.com

جو آپ کے پاس رہتے ہین - مولانا نے بنا بر تعمیل حکم - اُس نقد کو لیکر اپنے اصحاب کی وجہ معاش کے انتظام مین خرچ کیا -

دیگر مولانا خواجہ علی تاشقندی آپ درگاہ احراریہ کے خادمان قدیم اور کارپردازون مین سے ہین - جب سلوک کا آغاز ہوا - تو قبول و اقبال کا خلعت تاشقند مین ملا - آپ کہتے تھے جس زمانہ مین پیر بزرگوار نے خراسان سے اپنے وطن مالوف مین آکر زراعت کا کام شروع کیا تھا - اُس وقت میری عمر بیس سال کی تھی - کہ مین حاضر ملازمت ہوا - خواجہ احرار الاولیا میرے حال پر بہت کچھ عنایت اور التفات فرماتے تھے - اُن ایام مین طالبان علم نے جو ہوس مین ڈوبے ہوئے تھے - یہ کہکر مجکو فریفتہ کیا - کہ تحصیل علوم کے اسباب سب مہیا ہین - لہذا علوم حاصل کرنا چاہیئے - اور اُن کی ترغیب سے مین سمرقند کی طرف روانہ ہوگیا - مگر چونکہ آستانہ پیر سے صریح اجازت لیکر روانہ نہین ہوا تھا - پہلی ہی منزل مین ایسا مرض پیش آیا - جو مانع سفر ہوا - ایک قدم بھی آگے چلنے کی طاقت میرے پانون مین نہین رہی - بالآخر بازگشت کی نیت کی اور نیت بازگشت کے ساتھ عافیت نے بھی بازگشت کی - مین تاشقند سے جس قدر نزدیک ہوتا جاتا تھا اُسی قدر ضعف مجھسے دور بھاگتا جاتا تھا - **القصہ** اپنے معمولی حجرہ مین جب پہونچا ہون - تو کمال تندرستی کی حالت مین تھا - نہایت انفعال کے ساتھ قدم بوس ہوا - پیر نے اول اول تو غصہ ہوکر چلے جانے اور لوٹ آنے کے تمام واقعات میرے سامنے بیان فرمائے اور اظہار عتاب کیا - مگر آخر کار - مرحمت اور عاطفت کے سایہ مین دونون جہان کے رنج و غم سے مجکو نجات بخشی -

دیگر شیخ حبیب تاجر تاشقندی - معرفت اور حقیقت بالکل آپ کا شعار تھی - اور آپ سر تا پا سنت خدمت - اور پسندیدہ کار تھے - رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللّٰهِ[1] کے گروہ کے ساتھ آپ کو نسبت تھی - شہر تاشقند کے لنگر کا کھانا - اور نیز یہان کے مخلصون اور متعلقون کے خوان کی ترتیب ان خدمات کا انصرام - آپ کے سپرد تھا - آپ کی کوشش اور تجربہ سے یہ مہمات انجام پاتے تھے - آخرین دم تک خواجہ احرار الاولیا کے خوان فیض سے معرفت اور قرب کا وظیفہ جاری رہا -

دیگر مولانا نور الدین تاشقندی - آپ آغاز شباب سے - بلکہ خردسالی سے ہی - خواجہ احرار الاولیا کی محبت کا تصور اپنے دل مین رکھا کرتے تھے **شعر**

اتانی هویها قبل ان اعرف الهوی[2]		فصادف قلبی خالیا فتمکنا

[1] ایسے لوگ جن کو سوداگری اور خرید و فروخت خدا کے ذکر سے غافل نہین کرنے پاتی ۱۲ -

[2] میرے پاس اُسکی محبت آئی قبل اس کے کہ مین محبت کو پہچانون اور چونکہ میرا قلب خالی تھا - اُس مین گھس گئی - اور قیام اختیار کیا ۱۲

Marfat.com

بالکل آپ کے حسب حال ہے - وبا کے اولین سال مین کہ ہجری سنہ آٹھ سو چالیس تھا - نیلے رنگ کا دانہ جو علامت طاعون تھی - خواجہ احرار الاولیا کے بائین پہلو پر برآمد ہوا - مولانا نظام الدین نے اس دانہ کو اپنے اوپر لے لیا - اور اپنے تئین خواجہ پر فدا کیا - اُسی وقت وہ دانہ مولانا کے پہلو پر منتقل ہوگیا - اور خواجہ کی صحت لوٹ آئی - تین روز بعد مولانا کوچ فرما گئے -

دیگر مولانا زادہ اترارِی نامی - آپ کا نام محمد عبداللہ ہے - آپ بیان کرتے تھے - بہت مدت تک ملازمت کرنے کے بعد میرے دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ خواجہ دوسرے لوگون کی طرح مجکو تلقین نہین فرماتے ہین - میری نیت پر خواجہ کو اشراف (علم) حاصل ہوگیا - تو فرمایا - ذکر کا سبق دوسرون کے مناسب ہے - اور تمہاری استعداد تو کمال لطافت مین اور نہایت بلندی پر ہے - تم تعلیم ذکر کے محتاج نہین ہو - خلاصہ کلام یہ ہے - کہ آپنے خواجہ کی خدمت مین ظاہری اور باطنی کمالات حاصل کرکے سفر حجاز کی اجازت لی - اور حرمین شریفین **زادھما اللہ شرفًا** کی زیارت کرکے سعادت دارین پائی - وہان سے آپ صوبہ شام مین تشریف لائے - اور ان اطراف کی سیر کرکے - شہر دمشق مین اقامت فرمائی - اس ملک مین آپکے پاس جو بندگان طریقت اور سالکان مسلوک الی اللہ رجوعات رکھتے تھے - اور آپ اسی شہر مین عالم علوی کو رخصت ہوئے -

دیگر مولانا ناصر الدین اترارِی - آپ مولانا زادہ کے چھوٹے بھائی ہین - ولایت احراریہ کا ستارہ طلوع ہوا ہی تھا - اور ہنوز اس ستارہ کی عالمگیر شعاعین سمرقند والون کی آنکھون مین پہونچی نہین تھین - کہ خواجہ کی عجیب و غریب خبرین اور کرامتین سنکر مین کمال اشتیاق دل کے ساتھہ خواجہ کی طرف متوجہ ہوا - باوجودیکہ وطن مین ایک حسین منظر کے ساتھہ میری آنکھہ لڑی ہوئی تھی - اور دل تعلق عشق رکھتا تھا - مگر اسپر بھی تاشقند کو روانہ ہو ہی گیا اِن ایام مین خواجہ احرار الاولیا باغستان مین تھے - جو تاشقند کا پہاڑ ہے - چند روز بعد موسم بہار آیا جو عشق و محبت کے سلسلہ کا محرک ہوتا ہے - ایدھر جوان محبت کے شور شر اور ولولہ اور ادھر کے پہاڑ کی شادابی - اِن باتون نے دل کو پریشان کردیا - مینے چاہا - کہ رخصت مانگون - مگر میسر نہین آئی - نہایت تنگ دل ہوا - ایک روز خواجہ کے ہم رکاب باوصفیکہ دل ٹھکانے نہ تھا - ایک صحرا کی سیر کو چلا گیا - وہان پر ہم سب ایک کھیت مین پہونچے - جہان لالہ زار کھلا ہوا تھا - حضرت نے ایک شاخ سے لالہ کا پھول توڑکر میرے ہاتھہ مین دیا - اور جو باتین میرے دل مین مخفی تھین - تمام و کمال اپنی زبان مبارک سے میرے سامنے ظاہر فرمادین - مین مذکورہ بالا نشانی راز سنکر سر سے پاؤن تک عرق خجالت مین غرق ہوگیا اُسی وقت حضرت نے بنظر التفات میرے اوپر ایسی نوازش فرمائی - کہ اسی طرفۃ العین مین جوان مظہر کا عشق پیر کی محبت سے تبدیل ہوا - اور بہ اطمینان خاطر خواجہ کی خدمت مین حاضر رہ کر دینوی اور اخروی سعادت حاصل کی -

Marfat.com

غوثی جب خواجگان سلسلہ نقشبندیہ بالخصوص احراریہ کے وجد۔ معرفت۔ مقامات۔ اور کرامات کے حالات قدس اللہ اسرارہم مصنف رشحات تفصیل کے ساتھ لکھ چکے ہین۔ تو پھر اجمالی قلم سے تمہارا دوبارہ لکھنا بالکل بیکار ہے چونکہ اس اعتراض کا رفع کرنا مجھ مجمل نویس کی طاقت سے باہر ہے۔ لہذا عذر و معذرت کے طور پر اپنی حقیقت حال کے دو تین حرف سامعین کی خدمت مین عرض کرتا ہون اس لکھنے سے مقصود ان اصحاب کے ماجرا کا بیان کرنا نہین ہے۔ بلکہ اُن کے ذکر شریف کو اپنی کتاب کی مقبولیت کا ذریعہ سمجھکر جرأت کی ہے بیت

شکر وصال و شکوہ ہجران نہ کار ماست		جان را بہ نام دوست سپردن شعار ماست	

اس بنیاد پر مینے ان حضرات کے اسماے گرامی کو کتاب کا عنوان۔ اور اپنے تذکرہ کا طغرا۔ اور کتاب کو بجاے فہرست قرار دیا ہے۔ تاکہ شوقین اصحاب اس جماعت کے مبارک حالات۔ کتاب رشحات سے جو تفصیل کا سرچشمہ ہے۔ دیکھکر سیراب ہون۔ للہ الحمد دائما۔

یاد مولانا نور الدین عبد الرحمن جامی

آپ امام وقت محمد ابن حسن کے فرزند ہین۔ جو ہرفر شیبانی کی نسل سے ہین۔ اور ہرفر شیبانی زمانہ جاہلیت مین فرمان روائے وقت تھے۔ اور امیر المومنین عمر ابن الخطاب کے ہاتھ پر اسلام اور اعتقاد لائے تھے۔ بنی شیبان۔ بہت سے قبائل عرب مین شرافت اور اصالت نسل کے اندر مشہور ہین۔ بالخصوص مولانا کے دادا۔ پردادا۔ جو متقی اور عالم بھی تھے۔ ازلی تقدیر نے آپ کی حقیقت ذاتی کو ہجری سنہ آٹھ سو اٹھارہ مین پردہ علم سے نکال کر عنصری ترکیب مین ظاہر فرمایا۔ اور حاضرین بزم ولادت کو خوشی اور شادکامی کی شراب سے سرمست کیا۔ ذیل کا دل آویز قصیدہ اس روایت کی تائید کرتا ہے۔ قصیدہ۔

منم چو گوئے بمیدان فسحت سہ و سال	بہ صولجان قضا منتقل زحال بحال
زاوج قلۂ پرواز گاہ لاہوتی	بدین حضیض ہوا سست کردہ ام پر و بال
میان ہشصد و ہژدہ زہجرت نبوی	کہ روز مکہ بہ یثرب سرا وقات جلال
چہ ہشصد و نود و سہ کشیدہ ام امروز	ز ام عزم درین تنگنائے وہم و خیال

جام مین ایک مقام ہے زندہ فیل شیخ احمد۔ یہان کی زمین آپ کی زاد بوم ہے۔

آپکے حالات لکھنے والے اس طرح بیان کرتے ہین۔ ایک روز آپ کی خدمت مین آپکے اُستادون کی تحقیق کا ذکر تھا۔ تو آپنے فرمایا۔

Marfat.com

"جب تک مجکو عقل و ہوش نہین آیا تھا - تب تک اپنے وطن مین ہی پدر بزرگوار کی شاگردی سے زباندانی کا قاعدہ و قانون سیکھتا رہا - پھر چند روز بعد وہین کے دوسرے مدرسون سے تحصیل علم کی - جب مینے وطن مین کوئی ایسا عالم نپایا جس کے سامنے تعلیم کے واسطے کتاب کھول سکون - تب ہرات مین آکر نظامیہ مدرسہ مین اُس حجرہ کے اندر ٹھیرا جس مین مولانا زین الدین تائبادی - اور مولانا سعد الدین انصاری رہتے تھے باوجودیکہ تمام عقلی و نقلی علوم - اور کل یقینی و کشفی معرفتین وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا[1] کے چشمہ سے دل پر فائز ہوتی تھین - تاہم فنون عربیہ کی کتابین تھوڑے عرصہ مین مولانا جنید کے درس سے نکال لین - جو فن معانی مین اُستاد وقت تھے - نیز جامع العلوم مولانا خواجہ سمرقندی کے درس سے چالیس روز مین فارغ ہوکر اُنکے تمام علمی جواہر حاصل کر لئے - نیز مولانا محمد جاجرمی کی خدمت مین رہکر علم مناظرہ کے آداب اور طریقہ یاد کئے - اور نیز سمرقند مین قاضی زادہ رومی کی صحبت مین پہونچکر علم معقول تحصیل کیا"

خلاصہ کلام یہ ہے - کہ تھوڑی سی مدت مین اُس ملک کے تمام علما اور سالکون پر آپ کو اور آپ کے علم کو بڑا درجہ اور اونچا پایہ حاصل ہو گیا تھا -

کہتے ہین - اُس زمانہ مین اور اُس وقت مین شیخ بہاء الدین عمر - مولانا بایزید پیرانی - مولانا محمد اسد - اور نیز دیگر بزرگ اصحاب ایسے جمع ہوئے تھے - جن کی صحبت سے فقر و درویشی - اور تلقین و ارشاد کی خوشبو طالبون کے دماغ مین پہونچا کرتی تھی - ان اصحاب کی مصاحبت سے بھی آپ کو فیض و فائدہ پہونچا تھا - لیکن آغاز زبان دانی سے انجام زندگانی تک نظم اور غزل گوئی کا ذوق آپ کی درویشی اور فقر کے چہرہ پر بدستور نقاب بنا رہا - البتہ جیسے جیسے عمر مین تفاوت ہوتا جاتا تھا - جیسے جیسے دل ربا مظاہر کا جمال دیکھنے سے نگاہ کی گرمی مین تفاوت ہوتا جاتا تھا - اور جیسے جیسے حسینون کے آئینہ صورت سے اسمائی کمالات نظر آنے مین تفاوت ہوتا جاتا تھا - ویسے ویسے نظم اور غزل گوئی کے ذوق مین بھی - تفاوت ضرور نمایان ہوتا جاتا تھا - یعنی آپ شعر - علم - خوش باشی - اور مردم آمیزی کے لباس مین حق شناسی کے اسرار کو دو وجہ سے پوشیدہ رکھتے تھے - ایک یہ کہ وہبیہ بہائیہ سلسلہ مین تلقین کی بسم اللہ - اخفاے طریقہ ہے دوسرے یہ - کہ سبب فیاض سے انوار قدسی کا فیضان - ابتداے سلوک مین آپ پر عشق مجازی کی صورت مین ہوا کرتا تھا - تاکہ یہ ظاہری عشق آپ کی حقیقت کے چہرہ پر نقاب بنا رہے اور اغیار کی آنکھ سے آپ کے تصوف کے چہرہ کو نظر نہ لگے - غالباً عالم علوی سے آپ کی کامیابی اسی شکل مین معین کی گئی تھی -

[1] اور ہمنے اپنی طرف سے اُسکو ایک (خاص) علم سکھایا تھا ۱۲

Marfat.com

تکملہ کے بیان سے اس مدعا کی تائید ہوتی ہے - کہ ایک روز مولانا فرماتے تھے - مین ایک انسانی مظہر کے جمال پر عاشق تہا - ایک دفعہ وضو کرنے مین اپنا ہاتہ مینے بلا کسی تفاوت کے بالکل محبوب کا ہاتہ پایا - فوراً اُسی وقت اصلی حقیقت کے طرف رجوع کیا اور دل مین یہ خیال آیا - کہ یہ حالت بالکل حضرت خاتم النبوۃ علیہ السلام کی جیسی ہی - کہ ایک وقت آپنے فرمایا تہا ہذہ ید اللہ اور مشار الیہ آپ کا دست مبارک تہا مذکورہ بالا حالت اس پردہ مین درویش پر ظہور کرتی ہے القصہ چونکہ کسی باکمال زندہ دل کے ساتہ مراسم بیعت کا ادا کرنا - خداشناسون کی سنت ہے - لہذا باوجود صدر الذکر کمالات کے مراسم بیعت کا ادا کرنا ضروری سمجہکر قطب طریقت اور غوث حقیقت مولانا سعد الدین کاشغری کی خدمت مین - دلی خواہش سے حاضر ہوا - جو نقشبندیہ خانوادہ مین اُس وقت مسند ہدایت پر صدر نشین تھے - اور علی الاعلان مراسم بیعت ادا کئے -

مصنف تکملہ مولانا عبد الغفور آپکے مرید ہونے کی بنیاد اس طرح پر لکھتے ہین - ایک رات مجازی معشوق کی جدائی مین آپکے اوپر رنج و غم کا کثرت سے ہجوم ہوا - یہان تک - کہ ہوش - خرد - صبر - آرام - معرفت - ادراک - اور تمیز - بلکہ انسانی سرکار کے تمام نفیس نفیس مکانات تاخت و تاراج ہوگئے - ناگاہ غنودگی کی صورت مین بیہوشی پیدا ہوئی - اور بیہوشی نے دل و دماغ پر قبضہ کیا - عالم مثال مین کیا دیکھتے ہین - کہ مولانا سعد الملۃ والدین کے جمال باکمال سے آنکھین روشن ہین - اور مولانا نے اپنی زبان حقائق بیان سے یہ نصیحت فرمائی ہے جامی اپنا رخ ایسے یار کی طرف کرو جس کی تم کو لازمی طور پر ضرورت ہے بیت

زو سحر طائر قدسم ز سر سدرہ صفیر	کہ درین دامگہ حادثہ آرام مگیر

یہ بالکل سچ ہے - جب باری تعالیٰ کی پاک ذات چاہتی ہے - کہ کسی مظہر کو اُس کے مبدء کی طرف کہینچ لیوے - تو صرف ایک بہانہ سے علائق اور موانع کے تمام حجاب اُس شخص کے رخسارہ پر سے اُٹہا دیتی ہے - اور جو کمال اس کے حصہ کا ہوتا ہے - اُس کمال تک پہونچا دیتی ہے - جب آپنے سلوک اختیار کیا - اور ظاہری اصحاب کی روش چہوڑی اور ایک عمر گوشہ نشینی مین بسر کی - تو اس درجہ پر آپکا حال پہونچ گیا تہا - کہ کیا گفتار - کیا رفتار - اور کیا کردار - یہ جملہ امور جو طبیعت کو مانوس تھے - ایک دم آپ کی عقل و شعور سے پریشان ہوکر نکل گئے تھے - اور بیگانہ وار معلوم ہوتے تھے فرماتے تھے - جب ابتداے سلوک مین انوار کا ظہور ہوا کرتا تھا جس سے ستارہ ہستی چہپ جاتا تہا - اُس وقت بارہا پیر فرمایا کرتے تھے - کہ کشف اور کرامات پر کوئی اعتماد نہین کرنا چاہیے - اس سے بہتر کوئی کرامت نہین ہے - کہ کسی صاحب تاثیر کی صحبت مین کسی سعادتمند کو کوئی اثر اور کوئی وجہ حاصل ہو - اور وہ خودی سے تہوڑی دیر کے واسطے رہائی پالیوے

Marfat.com

رباعی

یارے کہ بدیدارِ وے از دست شوی
آن بہ کہ بزیر پائے او پست شوی
گر مے نہ خوری ز جام وصلش یارے
از شیوہ چشم مست او مست شوی

بیت

زیادہ ہیچ است اگر نیست این نہ بس کہ ترا
دمے ز دسوسہ عقل بے خبر دارد

مرزا سلطان حسین وزیر تھے۔ مولانا جامی نے عشقیہ مثنوی یوسف زلیخا۔ انہین کے روشن نام پر مرصع کی ہے۔ اس مین لکھتے ہین۔ ؎

جہان یکسر چہ ارواح و چہ اجسام
بود انسان وران شخص معین
ہمان عین آن کہ چون انسان عین ست
بود شخص معین عالمش نام
چو عین باصرہ بشناس روشن
جہان مردمی سلطان حسین ست

اِس بے نظیر تعریف کے بارہ مین راقم کا خیال یہ ہے۔ کہ آج تاریخ سترہوین رجب ہجری ۱۲۹۰ سنہ ایک ہزار اکیس ہے ہرچند اکثر علم والون نے اپنے اپنے فرمان روا کی مدح مین ترکی اور تازی سخن آفرینی فرمائی ہے لیکن آجتک اِس طرز کی رعنائی کے کوچہ مین کسی شاعر طبع فاضل اور کسی بافضیلت شاعر کا گزر نہین ہوا ہے۔ امیر علیشیر نوائی تخلص نے ایک ترکی رسالہ مولانا کے حالات مین لکھا ہے۔ اس مین لکھتے ہین کہ مولانا نے نفحات الانس۔ شواہد النبوۃ۔ اور لمعات شیخ فخر الدین ابراہیم عراقی کی شرح یہ کتابین مخلص کی التماس سے تصنیف فرمائی ہین۔

مصنف تکملہ نے لکھا ہے۔ مولانا فرماتے تھے۔ یہ جو بعض اکابر کہتے ہین۔ کہ باطنی شغل کے ساتھہ تکلم جمع نہین ہوتا ہے یہ بات بالکل بعید معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ نفحات کی تصنیف کے وقت مین کبھی ایک صفحہ کبھی زیادہ دو صفحہ تک لکھہ لیا کرتا تھا۔ اور دل کو اُس کے لکھنے کی خبر بھی نہین ہوا کرتی تھی۔ اور قلم عادت کے موافق بدستور جاری رہتا تھا۔

آپ کی تصنیفات کا شمار اس طرح پر ہے۔ نثر۔ فارسی مین شواہد النبوۃ۔ نفحات الانس۔ جو شائخ طبقات وغیرہم کا تذکرہ ہے۔ لوائح جو مولانا کی ہی رباعیات کی شرح ہے۔ بہارستان جو بلبل شیراز (سعدی) کی گلستان کے رنگ مین ہے۔ دیگر سولہ رسالے جن مین چند رسالے تو آیات قرآنی کی تفسیر۔ اور حدیث نبوی علیہ الصلوۃ کے ترجمہ مین ہین۔ بعض تصوف اور سلوک کے علم مین۔ اور بعض معما۔ عروض۔ قافیہ اور

Marfat.com

انشا کے علم مین ہین تیرہ نسخہ عربی اور فارسی جو اکابر کی کتب اور ابیات کی شرح مین ہین - نظم کلام آپ کا وہ نامہ ہے جس مین سات تو مثنوی ہین ہفت اورنگ نام ہے ۔ اور تین دیوان غزل اور قصائد ہین جملہ تینتالیس کتابین مشہور ہین - ان کے سوا آپ کے قلم تصنیف کے لکھے ہوئے حاشیئے - تعلیقات - رقعات - اور دیگر متفرق ابیات ہر فن کے اندر موجود زمانہ ہین -

کہتے ہین - جب آپ کی عمر عزیز کا شمار عدد کاس کے برابر ہوا تو تاریخ پندرہوین محرم الحرام ہجری سنہ آٹھ سو اٹھانوین کو جب کہ رات اور دن برابر ہونے کا موسم تھا - آپ بزم وصال مین پہونچ گئے - اور محبوب حقیقی کے جمال کا شربت نوش فرمایا - اور اوپر سے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ[1] کا نقل تناول کیا - یہ دردناک واقعہ تجہیز و تکفین نعش - اور نماز کی کیفیت - اور عمارت قبر کا حال مفصل طور پر مولانا عبد الغفور کے تکملہ مین اور امیر علیشیر کے رسالہ تزکیہ مین لکھا ہوا ہے - شوقین اصحاب چاہین - تو اسکو مطالعہ کر کے صدر الذکر حالات پر مطلع ہو سکتے ہین -

صاحب تکملہ لکھتے ہین - کہ آخر زمانہ مین جب کہ یوسف زلیخا کی نظم کا شغل آپ نے کر رکھا تھا - فرماتے تھے - کہ دل کی عظیم کشش ایسی خیالی صورت کی طرف سے - کہ خارج مین اُسکے وجود کا گمان ہی نہین ہوتا ہے - اور تصنیف کے وقت مین باطنی شورش - اور حرارت کے آثار - آپ سے ظاہر ہوا کرتے تھے - چنانچہ کئی کئی دفعہ حرکت دوریہ کے طور پر آپ سماع فرمانے لگتے تھے - اور اس مین مبالغہ کرتے تھے - یہان تک طول کو نوبت پہونچ جاتی تھی - کہ سازندہ اور مغنی بے طاقت ہو جاتے تھے - اور آپ اُس حال سے باز نہین آتے تھے - بالآخر جب پانون مین درد ہونے لگتا تھا - تو ضرورۃً بیٹھ جاتے تھے - حال آنکہ اس سے پہلے سماع کے بارہ مین آپ کو تردد تھا - اور فرمایا کرتے تھے کہ جب تک کوئی شخص اپنے تئین چھوڑے نہین - اور جو حال اُس کو حاصل ہے - اُس حال سے خالی نہ ہو - تب تک کیونکر سماع کر سکتا ہے - نیز یہ بھی فرمایا کرتے تھے - بیشک اولاً چراغ جلانا چاہیئے - پھر بعد مین مطالعہ کرنا چاہیئے - یہ اشارہ اس طرف ہے کہ انسانی روح بنی آدم کے عنصری محل کا چراغ ہے - اس چراغ کو نفسانی پریشان خیالات اور آرزوؤن کی آندہی سے ریاضت کے فانوس مین محفوظ رکھنا چاہیئے - تاکہ وہ چراغ شمع کی طرح ہدایت کے نور سے روشن رہے - اور دلون کے اندر چھپے ہوئے جن معانی اور جن امور کے چہرہ پر موجودات کے الفاظ کا سیاہ پردہ پڑا ہوا ہے - وہ معانی اور امور - اعتباری نظر مین ظاہر ہو جاوین -

یہ گزارش بھی اسی قبیل سے ہے - کہ مولانا عبد الغفور فرماتے ہین - جب مولانا جامی کی خاطر مین یہ خلش

[1] ہم تو اسہی کے ہین - ہم کو جس حال مین چاہے رکھے اور ہم اُسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہین ۱۲ -

Marfat.com

پیدا ہوتی تھی کہ معانی مقصودہ کے ادا سے عبارت قاصر ہے - تو لکھنے سے پہلے آپ کی لطیف طبیعت اس خلجان کا اثر مانتی تھی - اس کی منشا پر غور کرتے تھے - مخاطب کی نورِ فراست سے بھی کچھ مفہوم معلوم کرتے تھے اور نیز توجیہات کے ذریعہ سے دغدغہ اپنے متردد ذہن کا دور فرمایا کرتے تھے نیز اکثر راست کردار اور راست گفتار لوگون کی زبانی سنا ہوا ہے - کہ ہم نشینان بزم کے مافی الضمیر پر آپ کو اطلاع ہو جایا کرتی تھی - اور بہت سی تصوف کی کتابین جو گزشتہ زمانہ کے مصنفین کی لکھی ہوئی تھین - جن کے معانی اور مضامین - دقیقہ شناس علم والون کی فہم و فکر مین نہین آتے تھے اُن کتابون کے مقاصد کو آپنے اپنے فارسی رسالون مین اس طرز سے لکھا ہے - کہ اُن کتابون کی تمام تعقیدات اور مشکلات حل ہوگئی ہین - اب تمام اشخاص متقدمین کی اُن کتابون سے فائدہ اُٹھا سکتے ہین - مرزا شاہرخ کا اوسط زمانہ تھا - کہ آپ جام سے آئے - اور اخیر زمانہ تک شہر ہری مین مقیم رہے جب زمانہ نے دولت اور سلطنت کا پیمانہ سلطان ابوسعید مرزا کے ہاتھ مین دیا - تو آپ شہر مذکور سے حنیابان کی زمین مین اُٹھ آئے - جہان پیر بزرگوار کی خوابگاہ ہے - اور وہین قیام فرمایا - چند روز بعد یہین آپ کے آستانہ پر ان اطراف کے فاضل - فقیر - شاعر - اور ظریف گروہ کے گروہ جمع ہونے لگے - اور قاضی صدر - شاہ اور وزیر تمام آپ کی خدمت مین حاضر ہونے کو اپنی سعادت کا عمدہ ذریعہ سمجھتے تھے - اور آپ کو اپنے راز و نیاز کا قبلہ بنا لیا تھا - امیر علی شیر نے اپنی نسبت آپ کے التفات اور اتفاق کی بابت اپنے رسالہ مین جس قدر لکھا ہے - بہت کچھ ہے - مگر چونکہ درویشون کے اس خلوت خانہ (کتاب گلزار) مین بوالہوسون کے ہجوم کی گنجایش نہین ہے - لہذا صرف نمونہ کے طور پر کچھ عرض کر کے اسی پر اکتفا کرتا ہون

ایک روز سنبھر نامی ایک - خوش گلو عود نواز نے جو گانا بھی بہت اچھا جانتا تھا - خواجہ حسن دہلوی کی ایک غزل گائی - جب اس بیت پر نوبت پہونچی بیت -

مثال قطرہ باران سرشکِ من ہمہ دُر شد
چنین اثر دہد آری طلوع چون تو سہیلے

تو حاضرین محفل سب غزل شناس اور اہل سخن تھے سب نے جن مین صاحب مجلس امیر بھی شامل تھے مضمون بیت پر غور کر کے اعتراض کیا - اور قوال کو کہا - "سرشک من ہمہ دُر شد" بے معنی ہے - یہ نہ کہو - بجائے "ہمہ در شد کے" "در باشد" کہو - چون کہ فقیر کو اس بیت کی نسبت کوئی تردد نہین تھا - اسواسطے اعتراض سے باز آکر خاموش ہو رہا - معترضین نے کہا - آپ کیون کلام نہین کرتے ہین - میں نے عرض کیا - تقریر اعتراض درست نہین ہے

Marfat.com

اور حسن دہلوی کا کہنا احسن ہے۔ حاضرین نے یہ بات سنکر نکتہ چینی اُس طرف سے توجہ ہوڑدی۔ بجائے اس کے میرے اوپر حملہ کر بیٹھے۔ اور تشنیع کے تیرون کی بوچھار کرنے لگے۔ مینے التماس کیا جنب حال اس طرح سے ہوگا۔ تو گفت وگو کا راستہ بند ہوجاویگا۔ البتہ اگر بیغرضی سے گفت وگو کی جاریگی۔ تو بات کی تحقیق ہوسکتی ہے۔ اور مناظرہ خوبصورتی کے ساتھہ ختم ہوگا۔ جملہ معترضین نے بالاتفاق حضرت مخدومی حقائق پناہی کو حکم قرار دیا۔ فقیر نے اہل مجلس کے ساتھہ مناقشہ ہونے کی کیفیت ادب کے ساتھہ لکھکر خدمت مولانا مین بھیجی۔ جو شخص فرستادہ تہا۔ وہ اس کے جواب مین مولانا کا دستخطی رقعہ لایا۔ جس مین اس مصرع کے سوا کوئی حرف نہین تہا۔

مصرع "سخن درست و تعلق بگوش شہ دارد"

اعتراض والون نے اپنی معترض زبانون پر مہر سکوت لگاکر خجالت سے سر جہکالیا۔ اور خود (امیر علی شیر) جواب کے نشہ مین مست ہوکر لکھتے ہین۔ جس روز سے سوال وجواب کی آمد ورفت تحریر وتقریر کے ذریعہ سے شروع ہوئی ہے۔ آج تک کوئی سوال یا کوئی جواب ایسا دل ربا پیش نہین آیا۔ اس دل آویز گفتار کی یہی قسم ہے۔ کہ تعریف نہایت ہی برمحل ہے۔

جو خطوط مولانا حقائق پناہی نے امیر علی شیر کے جواب مین لکھے ہین۔ اُن کا نمونہ یہ ہے رباعی

زان دم کہ فتاد اتفاق سفرت	تا بوکہ کنم گہے بخاطر گزرت
گر مرغ پرد سوے تو یا باد وزد	خواہم کہ دہم بنامہ در دستش

جب مینے قلم اُٹھایا اور غور وفکر سے کام لیا۔ تو ایک کے پیچھے دوسرا رقعہ جوان چند روزون مین بھیجنے کا اتفاق ہوا ہے۔ اِس کے عذر کے سوا۔ کوئی اور بات ذہن مین نہین آئی۔ نہ کوئی اور صورت معلوم ہوئی۔ اگرچہ یہ بہی تکلیف وہی کے دغدغہ سے اور اوقات شریف کی تضیع سے خالی نہین ہے۔ بیت

گر بنالم پیش تو آن نالہ درد سر بود	ور بجویم عذر این درد سر دیگر بود

لختی احوال صلابت بخش مولانا جامی

حضرت کا شبانہ روزی سلوک اس طرح پر تہا۔ جب آپ نماز عشا پڑہ لیتے تہے۔ تو ایک گھنٹہ بہر مجلس ہوا کرتی تہی جس مین حقائق کا بیان ہوتا تہا۔ اس کے بعد اُٹھہ کہڑے ہوتے تہے۔ اور پہر خلوت کے اندر ایک گھنٹہ

Marfat.com

طریقہ مشائخ مین مشغول رہتے تھے - اور فرمایا کرتے تھے - کہ آرام کرنے سے پہلے اس طریق پر شغل کرنا لازم اور اہم بات ہے تاکہ اس کا فیضان تمام شب پہونچتا رہے - ابتدا ابتدا مین آپ کا زمانہ خواب بہت تھوڑا ہوتا تھا - لیکن اخیر مین رات کا صرف پہلا تیسرا حصہ بیداری کے واسطے خاص کر دیا تھا - اور یہ حصہ نماز اور مراقبہ مین گزرتا تھا - اور فرماتے تھے سحر کے شغل کی برکت تمام دن بہرہ رہتی ہے - پہر نماز صبح کے واسطے جدید وضو کرتے تھے - اور جب فرض پڑھ چکتے تھے تو مراقبہ مین بیٹھ جایا کرتے تھے - یہان تک کہ آفتاب اشراق کے درجہ پر پہونچ جاتا تھا اُس وقت نماز اشراق ادا کر کے - تصنیف اور مطالعہ مین مشغول ہو جاتے تھے - اس عرصہ مین کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ آیندگان بزم کی تفریح خاطر کے لئے تھوڑی دیر کو متوجہ ہو جاتے تھے - اور بیٹھنے کا طریقہ یہ تھا - کہ قبلہ کی برابر مین جلسہ تشہد کے طور پر بیٹھتے تھے **تعظیماً للحق والخلقہ** اور جو قبا آپ پہنتے تھے وہ اکثر آستین کشادہ ہوتی تھی - اور بیشتر زمین پر بیٹھتے تھے - کبھی قبا کو جسم پر سے اُتار کر پانون کے نیچے ڈال لیا کرتے تھے اور مسکرا کر فرمایا کرتے تھے کہ فقیرون کا جامہ بچھانے کا ٹاٹ بھی ہوتا ہے - اور پہننے کا لباس بھی ہوتا ہے - لباس کی زیب و زینت سے گریزان رہتے تھے جیسا بھی مل جاتا تھا - اُس کو اچھا جانتے تھے - کبھی قبا ہوتی تھی - اور کبھی جبہ ہوتا تھا خلاصہ کلام یہ ہے - کہ اس ذات شریف کی جمیع حرکات اور سکنات کمال خوشنما اور پسندیدہ تھین - کلام کی لطافت - آپ کی فصیح البیان زبان کا خاصہ - شورش انگیزی آپ کے سخن کا خمیر اور شوق افزائی آپ کے بیان کا سرمایہ تھی - جو کوئی شخص شریف یا غیر شریف - آپ کی ملازمت مین پہونچ جاتا تھا - آپ اُس کے ساتھ کمال مہربانی سے پیش آ کر بیٹھتے تھے - آنے والہ کو جو کچھ تکدر یا غم ہوتا تھا - وہ رفع ہو جاتا تھا - اُس کے بدلہ مین فیض اور خوشی ہمراہ لیجاتا تھا - اور پاس بیٹھنے مین از روے مروت اپنے اوپر جبر بہان تک گوارا کرتے تھے - کہ جب تک آنے والہ اُٹھ نہین جاتا تھا - خود نہین اُٹھتے تھے - چنانچہ اس التزام سے آپ کو بعض امراض بھی پیدا ہو گیے تھے - مجلسون مین اس بات کی تلاش رہتی تھی - کہ نیچے بیٹھنے کا موقع ملے - اور چھوٹے درجہ کے آدمیون کے ساتھ کھانا کھانے مین ہم پیالہ ہونے کی صورت پیش آوے - کھانے کی چیزون مین نہایت بے تکلف تھے - اور درویشانہ کھانون کی طرف میلان خاطر زیادہ ہوتا تھا آپ کے افعال مین کوئی ایسا عمل داخل نہین ہوتا تھا - جس مین ریا کا شائبہ پایا جاوے - اگر کسی شخص کی نسبت یہ معلوم ہو جاتا تھا کہ کسی دنیاوی مال کا حاجت مند ہے - تو آپ خفیہ طور پر اُس کو پہونچاتے تھے - لوگون کے اعتقاد اور انکار سے آپ کی خاطر بالکل فارغ البال تھی - دنیاوی چیزین اصل حاجت سے جس قدر زیادہ بچ جاتی تھین - خیر کے کامون اور خیر کی جگہ مین صرف کیا کرتے تھے - شہر ہرات مین مدرسہ تعمیر کرا کر بنا کیا - خیابان

Marfat.com

مین مدرسہ اور خانقاہ دونون چیزون کا آغاز کیا - اور انہین اتمام کو پہونچایا - اور شہر جام مین جامع مسجد کی بنیاد ڈالی اور اُس کو مکمل کیا - اکثر ملکین مدرسہ خیابان کے نام سے وقف کین - جو آپ کی درگاہ کی اطراف مین ہین"

صاحب تکملہ نے آپ کے خط مبارک مین سے چند سطرین - اور آپکی دلکش باتون مین سے چند باتین نقل کی ہین - اور وہ یہ ہین -

کوئی شخص ایسا نہین ہے - جس کی خاطر کبھی حضرت حق سبحانہ کی طرف رجوع نہ ہوتی ہو حضور قلب حضرت باری تعالیٰ کے ساتھ ہوتا - ذکر کی حقیقت اور نیز اُس کا مغز ہے - اگر کسی دولتمند شخص کو یہ سعادت حاصل ہو - کہ حضور قلب دائم رہے - اور نیز حضور قلب کا ملکہ دل مین راسخ ہوجاوے - تو اس کو اصطلاح صوفیہ مین "مشاہدہ" کہتے ہین - اور خواجگان ماوراء النہر کے عرف مین اس کو "یادداشت" کے نام سے تعبیر کرتے ہین - اور "یاد کرد" جو اسم مبارک یا کلمہ طیبہ کی تکرار سے عبارت ہے اور "نگاہداشت" جو مراقبہ سے مراد ہے (اور یہ اسواسطے ہوتا ہے - کہ پراگندگی خاطر جمع نہ پاوے) یہ تمام یادداشت کے حصول کے واسطے ہے - وفقنا اللہ بما یحب ویرضاہ[1]

واضح ہو - کہ تمام اشخاص کی پیدایش اصل فطرت کے اعتبار سے چار مقدمات پر مبنی ہے

اوّل - یہ کہ انسان کی حقیقت عدم سے وجود مین آئی ہے -

دوم - یہ کہ بقا کا وجود انسان کی قدرت اور اختیار مین نہین ہے - کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا - تو انسان اپنے تئین باقی رکھہ سکتا - اور فانی نہونے دیتا -

سوم - یہ کہ تمام موجودات ممکنہ کا حال ایسا ہی ہے -

چہارم - یہ کہ جو کچھہ عدم سے وجود مین آتا ہے - اُس کے واسطے موجد کا ہونا ضروری ہے

یہ چارون مقدمات ایسے صانع کے وجود کا اعتقاد پیدا کرنے کی بنیاد ہین - جو بالذات موجود ہو - اُسکے موجود ہونے مین کسی غیر کو دخل نہ ہو -

علاوہ ان مقدمات کے انسان جانتا ہے - بلکہ مشاہدہ کرتا ہے - کہ اللہ پاک کے انعام سے اُس کو عمدہ عمدہ نعمتین ملتی ہین - جیسے خود انسان کا وجود نعمت ہاے الٰہی مین سے ہے - نیز عقلی قوتین - اور ظاہری و باطنی حسن وغیرہ وغیرہ اللہ جل شانہ کی غیر متناہی نعمتین - نعمت وجود

[1] - اللہ تعالیٰ ہم کو اُس شے کی توفیق دیوے - جو اُس کو محبوب ہو - اور جس سے وہ راضی ہو ۱۲

Marfat.com

کے تابع - اور اُس کے علاوہ ہین - اِس مرتبہ مین خاطر انسان کو بحکم **الانسان عبید الاحسان** اپنے مبدء کی طرف طبعًا جذب ہوتا ہے - اور یہ جذب کی ابتدا ہے - بعدہ اگر انسان خیال کرے کہ نفع یا ضرر جو کچھہ واقع ہوتا ہے - بحکم **لا فاعل فی الوجود الا اللہ** تمام صانع کی ہی طرف منسوب ہوتا ہے - **تعالی شانہ** اور ہمیشہ اس خیال مین رہے - تو اُس کا انجذاب وقتًا فوقتًا بڑہتا - اور لحظہ بہ لحظہ قوی ہوتا جاتا ہے - اور ممکنات کے ساتھہ جس قدر اُس کا تعلق ہوتا ہے اُس مین فتور پڑتا جاتا ہے - پھر پورا انقطاع ہو جاتا ہے -

ایک وجہ تو انجذاب خاطر کی یہ ہوئی - دوسری یہ - کہ انسان جب خیال کرتا ہے - کہ وہ انسانیت اور آدمیت کے اعتبار سے بے لذت نہین ہو سکتا ہے - اور لذت میلان خاطر کے تابع ہوتی ہے - اور میلان جس کی طرف ہو - وہ ایک امر کامل اور باقی ہونا چاہیئے - کیونکہ ناقص یا فانی کی طرف میلان خاطر ہوگا - تو چونکہ اُسمین نقصان یا فنا کا عیب لگا ہوا ہے لہذا نتیجہ میلان عدم ہوگا - اور ادہر انسان یہ بھی خیال کرتا ہے - کہ کامل مطلق لم یزل اور لا یزال ذوالجلال والاقضال کی ذات اقدس ہے - کیونکہ حسن و جمال اور احسان و کمال جو کچھہ ہے - یہ سب فی الحقیقۃ حق کے ہی واسطے ثابت ہے - اور جو حسن و جمال اور احسان و کمال ممکنات مین پایا جاتا ہے - یہ فی الحقیقۃ حضرت ذوالجلال کے حسن و جمال اور احسان و کمال کا پرتو ہے **جل و علا** - اور ممکنات کے پاس مستعار ہے - کیونکہ ممکن خود اپنی ذات سے معدوم ہے - اور معدوم شے کا وصف کمال نہین ہو سکتا اور ممکن مین جو کچھہ نظر آتا ہے یہ معتد بہ نہین ہے - اسیواسطے معرض فنا اور محل زوال مین ہے - جب انسان کا علم ان مقدمات پر حاوی ہوگا - تو شک نہین ہے - کہ اُس کا انجذاب ایک مرتبہ اور قوت پکڑے گا - کیونکہ محبت پیدا ہونے کا باعث حسن ہوتا ہے یا احسان اور یہ دونون خوبیان اللہ **جل شانہ** کو ہی حاصل ہین - اور جب انسان حق کے کمال و بقا کا - اور خلق کے نقصان و فنا کا خیال مداومت کے ساتھہ کرے گا - اور کلمہ طیبہ **لا الہ الا اللہ** کا (ترجمہ - مطلوبی اور محبوبی کے لائق کوئی نہین ہے مگر خدا جو ان مذکورہ بالا دونون خیالون کو لازم کرتا ہے) ورد کریگا - تو حضرت حق سبحانہ کی طرف اُس کی کشش اور غیر حق سے اُس کی بے تعلقی اس درجہ کو پہونچ جاویگی - کہ ممکنات سے

Marfat.com

تعلق بالکل منقطع ہوجاوے گا بلکہ جو کچھ غیر خدا ہے - سب کو بھول جاوے گا -

اگر کسی کو یہ حال حاصل نہ ہو - تو یہ سمجھنا چاہیئے - کہ مذکورہ بالا عقائد مین سے کوئی عقیدہ اُسکو حاصل نہین ہے - یا خواہشات طبیعت مین انہماک اس درجہ بڑھا ہوا ہے - کہ اُس مین متاثر ہونے کی قابلیت ہی نہین رہی - اور وہ شخص گروہ انعام مین شامل ہوگیا اُولٰئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ[۵۱] یہ گروہ باوجودیکہ اہل ایمان ہین - مگر اُن حیوانات کی صورتون مین ہین جو اخلاق کے اعتبار سے اِس گروہ سے ملتے جلتے ہین - جیسے کہ حدیث نبوی علی مصدرہ الصلوٰۃ والسلام اِس بارہ مین ناطق ہے - ایک شخص مولانا کی مجلس مین علیہ الرحمۃ والرضوان آیا - اور کہا - مین ہرچند ذکر کرتا ہون - متاثر نہین ہوتا ہون - فرمایا - عقیدہ کو درست کرنا چاہیئے - فرماتے تھے - بعض مشائخ ذکر مین صرف اسم مبارک اللہ پر اکتفا کرتے ہین - لقولہ تعالیٰ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ اگرچہ اسم مبارک حق سبحانہ کے کمال پر مشتمل ہے - اور اسواسطے یہ حق کے ساتھ پیوستگی - اور خلق کے ساتھ بے تعلقی کا نتیجہ پیدا کرتا ہے - جو اصل مقصود ہے لیکن کلمہ متبرکہ کو اِس بارہ مین دخل زیادہ ہے اِس لئے اکثر مشائخ نے اسی کلمہ کو اختیار کیا ہے - اور نص نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام اِس ذکر کی افضلیت مین شاہد موجود ہے - افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ اور نیز دیگر بہت سی احادیث اس کے افضل اور ارفع ہونے کے بارہ مین واقع ہین - اور مرتبہ کے اعتبار سے بھی اسکو تہلیل کہتے ہین - کیونکہ تہلیل کے معنی آواز کا بلند کرنا ہین - اللہ جل شانہ کے ساتھ حضور قلب اُس صفت سے اور اُس طرح پر پیدا کرنا - کہ جس صفت سے اور جس طرح پر یہ انسان اللہ جل شانہ کے ساتھ ایمان رکھتا ہو مثل اس کے ہے - کہ جیسے یہ انسان حقیقت ذکر اور اس کی اصلیت کا موجد اور مظہر ہے - ذکر کی ایک صورت ہے ایک معنی ہے - اور ایک حقیقت ہے - صورت ذکر تو عبارت اس سے ہے - کہ ذاکر لفظ خاص کو جو حروف سے مرکب ہے تکلم کے طریق پر آہستہ یا بلند ادا کرے - یا تخیل کے طریق پر ذہن مین حاضر لاوے - معنی ذکر عبارت اس سے ہے - کہ ذاکر لفظ مذکور کے معنی اور مفہوم مین بھی فکر کرے - اور حقیقت ذکر عبارت اس سے ہے - کہ ذاکر صرف اس تصوری مفہوم کو شعور مین لاوے - جو ذکر کی توجہ کا قبلہ اور تیر کا نشانہ ہے - آہستہ طور پر تکلم بعض

[۵۱] - یہ لوگ چارپایون کی مثل ہین - بلکہ اُن سے بھی گئے گزرے ہوئے - ۱۲

Marfat.com

مشائخ کا طریقہ ہے - انہین مین شیخ کبیر محی الدین عربی قدس سرہ العزیز اور ذکر کرنے مین اکثر مشائخ کا طریق بتکلم بالجہر ہے - اور تخییل ذکر خفی ہے - اور یہ طریق خواجگان ہے قدس اللہ اسرارہم قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً ط

یاد مولانا علاء الدین محمد مکتب دار

آپ اُس نبی کے علماے اُمت مین سے ہین جنہون نے انت منی کے ارشاد کو عام کر دیا ہے - مولانا سعد الدین کاشغری کے مرید تھے - لیکن راہ سلوک آپ کو طے ہوئی ہے شیخ عبد الکبیر یمنی کے فیض ملازمت سے جو ایک واسطہ سے شیخ عبد الرحمن مصری کے خلیفہ ہین - نیز شیخ عبد الکبیر کے فیض ملازمت سے ہی - آپ کی ہمت علو مرتبہ کو پہونچی ہے کہتے ہین - ایک روز آپ فرماتے تھے شیخ یمنی نے حدیث قدسی کی تعریف دریافت فرمائی مینے عرض کیا - جو اپنی کلام بے توسل فرشتہ پیغمبر کے نفس ناطقہ پر نزول فرماوے - وہ حدیث قدسی ہے شیخ نے فرمایا اس بنیاد پر تو اس گروہ کے دلا دیزا قوال بھی حدیث قدسی ہین - اسپر سامعین مین سے ایک شخص نے کہا - اگر آپ ایسا فرما دینگے - تو گروہ صوفیہ کی طبقہ انبیا کے ساتھ مساوات لازم آجاویگی - جواب دیا - مساوات اس سبب سے لازم نہین آویگی - کہ نسبت مذکورہ انبیا مین بالاصالۃ - اور اولیا مین بالاتباع ہے راقم کی خاطر فاتر مین یہ بات آتی ہے - کہ جس حالت مین نفس الامر ایک جنس سے ہو - اور دو مختلف الکیفیۃ افراد سے ظہور پذیر ہو - ایسی حالت مین اُس کو ایک نام سے نامزد کرنا بھی - دلیری کے میدان مین قدم رکھنا - اور ادب کے آباد شہر سے نکل کر گستاخی کے ویران صحرا مین جانا ہے - اور نام رکھنے ہین - درجہ کا لحاظ بھی ضروری بات ہے - جیسے خرق عادت کی نمود و نمایش کہ یہ جس شخص کے ذریعہ سے ظاہر ہوتی ہے - اُس کے اعتبار سے - اُس کا نام بھی جداگانہ ہوتا ہے - نبی سے معجزہ - ولی سے کرامت - مومن سے معونت - اور غیر مومن سے استدراج بمصرع حفظ مراتب ست ہمین شیوہ درخطاب

یاد مولانا عبد اللہ فرخوی

آپ عالم - عارف - کامل - عامل - اور اندر باہر سے یک رو تھے - فرماتے تھے - مولانا عبد الرحمن احمد جامی باطنی محل کے کنگرہ پر چڑھتے وقت پرزن کو کھول کر جاتے اور آتے ہین - لیکن مولانا علاء الدین محمد مکتب دار جانے اور آنے مین پرکھولتے ہی نہین - کہتے ہین اس بیان سے مراد یہ ہے - کہ مولانا عبد الرحمن سلوک طریقت مین اضطراب اور عجلت رکھتے ہین - اور مولانا علاء الدین آرام اور آسائش کے ساتھ چلتے ہین - راقم کے ذہن مین لکھتے وقت

ف۱ اللہ تبارک تعالیٰ نے فرمایا ہے (لوگو) اپنے پروردگار سے گڑگڑا (گڑگڑا) کر اور چپکے (چپکے) دعا کرتے رہو ۱۲ -

Marfat.com

ایسا آیا - کہ برکھول کر بروز کرنا عبارت تعرج کے ظاہر کرنے سے ہے - اور بغیر پر کھلے ہوئے اڑنا - مراد تعرج کے مخفی رکھنے سے ہے - بیشک جامی قدس سرہ کے آثار کا ظاہر ہونا - اور مکتب دار رحمہ اللہ کی برکات کا مخفی رہنا - اِس توجیہ کے صحیح ہونے پر ایک روشن دلیل ہے -

یاد درویش منصور سبزواری

آپ اندر اور باہر سے اِس درجہ دُھلے اور منجھے تھے - کہ بیان مین نہین آسکتا ہے - مولانا عبدالرحمٰن جامی کے ہم عصر ہین - میر علیشیر نوائی کمال عقیدت رکھتے تھے - اور آپ کے ساتھ نہایت دلبستگی اور صحبت تھی - اکثر آپ کی عمر روزہ وصال مین ہی گزرتی تھی -

یاد مولانا محمد روحی

آپ کا لقب شمس الدین - اور کنیت ابوالمکارم ہے - ہرات کے پرگنون مین سے کسی پرگنہ کے رہنے والے ہین استقامت اور کرامت مین آپ کو کمال تھا - مولانا سعدالدین کاشغری کے مرید ہین - کہتے ہین - آپ کی والدہ ماجدہ - نہایت پرہیزگار اور صالحہ تھین - ان کا رتبہ ریاضت اور بلند ہمتی مین بہت بڑا تھا - یہ فرماتی ہین - مجکو امید تھی - ایک رات مینے عالم مثال مین نبی مصطفیٰ علیہ السلام کی زبان سے مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى سے نوید پسر سنی - اِس کے بعد اُسی حمل سے یہ لڑکا پیدا ہوا - اس واقعہ کی بنیاد پر محمد نام رکھا گیا - کہتے ہین - آغاز زمانہ ہوش سے نیکر واپسین نفس تک آپ کے سلوک مین کسی قسم کی لغزش نہین آئی - آپنے اپنی تمام عمر راست روی اور اتباع شریعت مین گزاری - اور صاحب کرامات و مقامات تھے -

یاد شیخ چھجو اساولی

آپ شیخ نظام عمر اکرم کے مرید ہین - جو خلافت مین گیارہ واسطہ کے بعد سید احمد کبیر رفاعی قدس سرہ کو پہونچتے ہین مستقیم الطریق اور مستوی الحال تھے - پچیسوین ذی قعدہ کو عالم روحانی کی طرف کوچ فرما گئے - شیخ جمال نوساری کو ذکر کی سند شغل کی تلقین - ارشاد کی اجازت - اور خلافت کا خرقہ - یہ چیزین آپ کی ہی ملازمت سے ملی ہین مصرع جمالِ حق فروغِ چشم اوباد -

یاد شیخ فخرالدین گنج اسرار جونپوری

آپ پیر گنجشکر کی نسل سے ہین - قدس اللہ سرھما - ابدی اسرار اور آلہی انوار کا آپ خزانہ تھے اور بزرگان

---

۵ - اپنی خواہش نفسانی سے باتین نہین بناتے ہین ۱۲

Marfat.com

زمانہ کو آپ سے فخر تھا - آپ کا دلکش قول ہے - جو کمال مجکو حاصل ہوا - اُس کو مینے دوربین عقل کی بدولت سمجھا کیونکہ کسی شخص کی ہدایت کا احسان - اور احسان کا بار - راہ سلوک مین میرے اوپر نہین ہے - اور شیخ نظامی گنجوی قدس سرہ کے یہ اشعار پڑہا کرتے تھے - مثنوی

خرد شیخ الشیوخ راہِ تو بس	ازو پرس انچہ می پرسی نہ از کس
بپرس از عقل دور اندیش گستاخ	کہ چون شاید شدن بر بام این کاخ
بپای جان توانی شد برا فلاک	رہا کن شہر بند خاک با خاک
مگو بر بام گردون چون توان رفت	توان رفت از زنام خود توان رفت
برین زرین حصار آن شد برومند	کہ از خود برگرفت این آہنین بند
کہ ملک و مال و فرزند و زر و زور	ہمہ ہستند با تو تالب گور
ازین مشت خیال کاروان زن	عنان بستان علم بر آسمان زن

یہ مثنوی خبر دیتی ہے - کہ نظم کرنے والا اور پڑہنے والا دونون اویسیہ گروہ مین سے ہین - القصہ بہت سے خداشناس لوگ آپ کے صادق مرید تھے - اور اُن اطراف کے حکام اعلی ابھی نہایت نیازمندی اور اعتقاد کے ساتھہ آپ کی ملازمت کی آرزو رکھا کرتے تھے - اور ادب و اہتمام کے ساتھہ آپ کے آستانہ پر حاضر ہوا کرتے تھے - آپ کی قبر جونپور مین زیارت گاہ ہے - اور مشہور ہے - مصرع گنج اسرار ست خاکِ پاکِ او -

یاد شیخ بہاء الدین گنج روان

آپ اپنے پدر بزرگوار شیخ فخر الدین ثانی کے خلیفہ ہین - کہتے ہین - قادر شاہی عہد تھا - زمین کالپی کی تلائی مین ایک بھیانک جنگل تھا - اُس تلائی مین شیخ نے اور شیخ کے ساتھہ - دہلی کے چند خدا پرستون نے مخدوم جہانیان کی اجازت سے رہنے کو مکان بنا لیا تھا - اور وہان پر خدائی پرستش کیا کرتے تھے - اور اس مین خوشوقتی کے ساتھہ زندگی بسر ہوتی تھی - خوراک کا طریقہ یہ تھا - کہ دیگون کو پانی سے بھر کر چوہہ پر رکھہ دیا کرتے تھے - اور ایک معتدبہ عرصہ کے بعد اُتار لیا کرتے تھے - گھی سے تر بتر کھچڑی اس قدر تیار ملتی تھی - کہ وہ کھانے والون کو مکتفی ہوا کرتی تھی - اس عجیب و غریب خرق عادت کے ذریعہ سے گنج روان آپ کا نام پڑ گیا - کہتے ہین ایک روز شکار کرتے کرتے حاکم وقت کا گزر شیخ کی عبادت گاہ کی طرف ہوا - وہان پہاڑی بکرہ کو شیر کے پیچھے پیچھے پھرتا ہوا دیکھا - اُسی وقت دل مین خیال کیا - کہ یہان پر ایک شہر آباد اور قلعہ تعمیر ہونا چاہیئے - لیکن جب قلعہ کی

Marfat.com

دیوار پوری ہونے کو آتی تہی - کالپ نام ایک جن اُس کو گرا دیتا تھا - اس کام کے انتظام کے واسطے حاکم مذکور نے شیخ کے دیدار کے لئے نیازمندانہ رجوع کیا - آپ اندرونی سبب سمجہہ گئے - ایک اینٹ اپنے ہاتہہ سے دیوار مین لگا دی - اور محمد آباد نام رکہا - اور ہندیون کے نزدیک یہ بات ہے - چونکہ مذکورہ بالا بیابان کالپ جن کی رہنے کی جگہہ ہے - لفظ کالپی کے ساتہہ مشہور ہو گیا ہے - کہتے ہین - بادشاہ وقت یا دوسرے ذی استطاعت لوگ نقد - جنس - دیہ یا باغ غرض جو کچہہ بہی شیخ کے حضور مین پیش کرتے تہے - قبول نہین ہوتا تھا - اس سبب سے متعلقین تکلیف پاتے تہے - ایک روز آپنے متعلقین کو غیر صابر دیکہکر فرمایا - کہ تم لوگون کی قوت کے واسطے آبِ جمنا سے ہم کسی قدر زمین لیتے ہین - جو لوگون کا احسان نہ ہوتے ہوئے خاص روزی رسان کے خزانہ سے ملے گی پس جمنا کو ایک دفعہ اور ایک دفعہ کے بعد دوسری دفعہ فرمایا - اس کنارہ سے چند جریب زمین ہمارے فرمان بردارون کے لئے چہوڑ دے - اور پانی کا راستہ اوپر سے کرے - اِن دونون دفعہ حکم کی تعمیل نہین ہوئی - تیسری دفعہ عصا ہاتہہ مین لیکر غصہ سے پانی پر مارا - فوراً پانی نے ہٹ کر موضع بہلا سے کجی کے ساتھہ بہنا شروع کیا - اور کم و بیش تین سو جریب زمین پانی مین سے نکل آئی - کہتے ہین - اُسی زمین مین شیخ کی - اور شیخ کی تمام نسل والون کی کہیتی - گہر - باغ - اور خوابگاہ آج تک ہے مصرع بادا نثار دُر سلامت روی برو -

یاد شیخ کمال الدین حسین

آپ خالد کے فرزند ہین - جو اجمیری ناگوری تہے - قدس سرہما کمال دانش و بینش تہی - آپنے شیخ ابراہیم قدس سرہ کی خدمت سے ظاہری اور باطنی کمالات تحصیل کر کے - خرقہ خلافت لیا تہا - شیخ ابراہیم شیخ عبد العزیز ناگوری کے خلیفہ ہین - شیخ عبد العزیز شیخ فرید الدین ناگوری کے خلیفہ ہین - اور شیخ فرید الدین ناگوری شیخ حمید الدین سوالی کی بزرگ اولاد اور خلفا مین سے ہین - قدس اسرارہم بعض کا کہنا یہ ہے - کہ خالد - خواجہ بزرگ معین الاولیا کی نسل سے ہین قدس سرہ - تفسیر نور النبی جو بہت سے نکات اور وجوہ تفاسیر کو جامع ہے - اور اصول انوار درباب تذکرہ ابرار یہ دونون کتابین آپ کی ہی تصنیف ہین - اصول انوار مین خانوادہ چشت کے مشائخ کے حالات اور نسبون کا حال اصول کے طور پر لکہا گیا ہے - لیکن آپنے اپنے حالات کے بارہ مین صرف اتنا لکہا ہے کہ خالد کا بیٹا - مریدان معینیہ مین کمترین مرید ہے - اور اپنی نسب کے متعلق قطعی کوئی بات نہین لکہی - مولانا عالم کابلی نے اپنے تذکرہ مین لکہا ہے - مینے اجمیر مین شیخ عبد القادر ابن شیخ ابو الفتح کی ملازمت حاصل کی تہی - جو خواجہ معروف ابن شیخ حسین خالد کے پوتے ہین - اور نیز مینے آپ سے تحقیق نسب بہی کی تہی - فرمایا - کہ ہمارے بڑے باپ چار واسطہ

Marfat.com

سے شیخ حمید الدین سوالی کو پہونچتے ہین قدس اسرارہم مصرع ہم نسب وہم حسب ہر دو حجاب دل ست۔

یاد سید حامد حسنی چشتی

آپ سید حسین نہروالہ کے برادرزادہ (بھتیجہ) ہین محبت۔ معرفت۔ عشق اور آگاہی کے دریا تھے۔ نوعمر لڑکے آپ کی خدمت مین رہا کرتے تھے۔ اور انمین سے ایک لڑکے کی طرف میلان خاطر بھی تھا۔ آپنے کبوتر اُس لڑکے کے سپرد کردیا تھا۔ کہ وہ ہمیشہ ہاتھہ مین رکھے۔ غرض اس سے یہ تھی کہ کبوتر کا بظاہر دیکھنا۔ مطلوب کا جمال دیکھنے کے واسطے بہانہ ہو۔ اور نظر بازی کو علی الاعلان شہرت نہ ہو۔ ایک روز کسی عرس مین آپ تشریف لئے جاتے تھے منظور نظر کو کہا۔ اگر مجکو ایسی بے ہوشی لاحق ہو جس سے نماز غارت ہوتی ہو۔ تو آگاہ کردینا۔ جب مجلس سماع مین پہونچے۔ تو ایک گانون والہ کو فرمایا۔ کہ کوئی قصہ عشق کا بیان کرد۔ مجبوراً اُس نے بیان کرنا شروع کیا۔

ہمارے گانون مین ایک کمہار تھا۔ جس کو اپنی عورت کے ساتھہ عشق تھا۔ اُس کے بدون کسی وقت نہین رہتا تھا۔ اور نہ بدون اُس کے کہین جاتا تھا۔ اتفاقاً وہ عورت ایسی بیمار ہوئی۔ کہ بہت عرصہ تک بیمار ہی چلی گئی۔ اُس عورت نے ایک روز ازراہ مہربانی اپنے شوہر سے کہا۔ میری خوشی یہ ہے۔ کہ آپ دوسرا عقد کرلیوین۔ مرد نے انکار کیا۔ اسی قسم کی گفت وشنید اس درجہ تک بڑھی۔ کہ آخرکار مرد نے دوسری عورت کرلی۔ اور شہوت پرستی سے اُسپر عاشق ہوگیا۔ پہر یہان تک نوبت پہونچی۔ کہ پہلی عورت سے کبھی ہم بستر نہین ہوتا تھا۔ اس عرصہ مین گھر مین آگ لگی مرد اپنی نئی عورت کا ہاتھہ پکڑکر باہر نکل آیا۔ اور قدیمہ عورت کو بدستور حالت بیماری مین زمین پر پڑا ہوا چھوڑا اور پکار کر کہا۔ گدہا جو گھر مین بندہا ہے۔ اس کی رسی کھول دے۔ اور باہر چلی آ۔ وہ عورت جفائے شوہر کا بہانہ تلاش کرتی ہی تھی۔ فوراً فرمان شوہر سنتے ہی اُٹھہ کھڑی ہوئی۔ اور ہانفتان خیزان گدہے کے پاس گئی۔ کہ اُس کی رسی کھولے۔ یکایک وہان آگ کی لپٹ لگی۔ اور اُس نے جلاکر راکھہ کردیا۔

یہ قصہ گانون والہ سے سنکر سید کے دل مین سخت شورش اور سوزش پیدا ہوئی۔ فرمایا۔ انسان کو فرمان برداری مین کمہار کی عورت سے کم نہین ہونا چاہیے۔ اسکے بعد یہ بیت پڑھی بیت

جہان در چشم مجنون بود از ویرانہ کمتر		درین ویرانہ نتوان بود از دیوانہ کمتر	

Marfat.com

وجد کی حالت طاری ہوئی - ملک شیر مشائخ کا بیان ہے - کہ اندرونی حرارت سے سید کے بدن مین ٹہریان باقی ہوگئی تہین - نماز عصر کا وقت ہوا تو اُس منظور نظر نے عرض کیا - کہ نماز کا وقت جاتا ہے - آپ ہوش مین آئے اور جماعت کے ساتھ نماز پڑہی - اور سلام کے ہمراہ زندگی کا سرمایہ بہی - الٰہی وصال کی بارگاہ مین بہیج دیا -

مصرع جان او سند نشین بیشگاہ وصل باد -

یاد شیخ نورالدین احمد منڈوی

آپ حضرت گنجشکر کے پوتون مین سے ہین قدس سرہما - سلاطین خلجی کے عہد مین پٹن ملتان سے مالوہ کی طرف آئے تہے - شہر منڈو (مانڈو) کے کوہستان مین ریاضت اور مجاہدہ مین مشغول ہوئے - اور ناہنجار نفس کے ساتھ لڑائی ٹہان کر فتح حاصل کی - یہان تک آپ کا استغراق بڑہ گیا تھا - کہ سُکر کی حالت سے ہوش کی حالت مین کمتر آیا کرتے تہے - حتیٰ کہ وحشی اور پرند جانور ہمیشہ آپ کے گرداگرد جمع رہتے تہے - اور آپ کو اِن بیابانی جانورون کے ہونے یا نہونے سے قطعی خبر نہین ہوتی تہی - چونکہ ایزدی نگہبانی آپ کی حافظ تہی - اسواسطے آپ کو درندون سے کچہہ آزار نہین پہونچتا تھا - آپ کے زمانہ ہوش کی باتون مین سے یہ باتین بہی ہین - جس کسی کو حق کے ساتھہ آرام ملتا ہے - تمام وحشی اُس کے رام ہوجاتے ہین - مصرع جان او با مہر جانان رام باد - آپ کی خوابگاہ منڈو (مانڈو) مین ہے -

یاد شیخ داؤد اساولی

آپ سید برہان الدین قطب عالم بخاری سے مرید ہین - اللہ جل شانہ کی ہستی - اور مخلوق کی نیستی سے ہمیشہ باخبر تہے - کہتے ہین - ذکر کرنے کے وقت جب آپ لا الٰہ کہتے تہے - تو دیکہنے والون کو جاسوسی نگاہ کرنے پر بہی آپ کے عنصری جسم سے سوائے پیراہن کے کچہہ معلوم نہین ہوتا تھا - پہر جب الا اللہ کا نعرہ مارتے تہے تو مکان کا اندرونی حصہ آپ کے عنصری کالبد اور اُسکے اقطار ثلثہ پر تنگ نظر آیا کرتا تھا - آٹہوین ذی حجہ کو دنیا سے کوچ کر کے حقیقی دیدار کا احرام باندہا - اور اپنے پروردگار کے مرقد کی برابر مین آرام فرمایا بیت -

اے خوش آن یادت کہ از خویشم فراموشی دہد	دل بدانش بسپرد لب را بہ خاموشی دہد

یاد شاہ ابدال

آپ عرب کے ملک سے دریاے اعظم کی سیر کرتے ہوئے - آچہے بندر کے راستہ سے صوبہ کو بنگالہ مین آئے تہے - وہان کے حاکم حسین شاہ نے اپنی لڑکی کا آپ کے ساتھہ عقد کردیا - اُس لڑکی کے ساتھہ ایک

Marfat.com

کنیز بھی تھی - جو حسن خدمت کی وجہ سے آپکے دل مین گھر کہتی تھی - ملکہ کنیز کے ساتھہ اس قسم کی یک جہتی دیکھکر ہمیشہ غیرت کیا کرتی تھی - اور فرصت کی تلاش مین تھی - ایک روز شاہ ابدال بغرض تفریح - اپنے دوستون کے ساتھہ گھر سے صحرا کو گئے تھے - ملکہ نے اس موقع کو غنیمت جان کر کنیز کو مار ڈالا - اور اُس کی لاش ایک گھڑے مین بھر کر دریا مین بہادی اتفاق سے آپ سیر کنان دریا کے کنارہ جا پہونچے - وہان آپ کی زبان پر یہ بات آئی کہ دریا سے میری ریحانہ کی خوشبو آتی ہے - چارون طرف نگاہ دوڑائی - ایک گھڑا نظر آیا - تیراک لوگ وہ گھڑا نکال لائے دیکھا - تو اُس مین آپ کی منظورہ کا جسم تھا - یہ دل آشوب واقعہ دیکھکر آپ کے دل مین بہت کچھہ شورش اور وجد پیدا ہوا - ناچار مقتولہ کو سپرد خاک کیا - اور خانہ خدا کا عزم مصمم کر کے صحرا کا راستہ لیا - سرگردان اور پریشان رنت تھنبور[1] کی زمین مین پہونچے - یہان پر ایک مستحکم قلعہ اور ایک بلند پہاڑ ہے - دار الخلافہ آگرہ سے مالوہ کی طرف پانچ منزل کے فاصلہ پر واقع ہے - آپنے زمانہ جدائی اسی جگہ بسر کیا - جب فرمان وصال پہونچا - تو ہمین خوابگاہ اختیار کی مصرع خدا دارد بہ مطلوبش ہم آغوش -

بادشاہ نعمان

آپ کی قبر قلعہ آسیر کے تحت مین ہے جو خاندیسی سلاطین کا تخت گاہ ہے - آپ حافظ کے بیٹے - حافظ نور الدین کے بیٹے نور الدین - شرف الدین کے بیٹے - اور شرف الدین شیخ محمدؒ زاہد کے بیٹے تھے - جنکی قبر دہلی مین ہے - اور بزمانہ سابق دشت قبچاق سے ہند مین آئے تھے - شاہ نعمان نے رحلت غرہ ربیع الاول کو فرمائی ہے - لہذا پہلی تاریخ سے لیکر پانچوین تاریخ تک عرس ہوتا ہے اور ملک کے چارون طرف سے ہر ایک قسم کے آدمی اپنے کنبہ و قبیلہ کو ہمراہ لیکر عرس مین آتے ہین - اور برہان پور ایک بڑا شہر یہان سے پانچ کوس پر ہے - برہان پور کے باشندے چھوٹے بڑے - عورت مرد - نیک و بد - بوڑھے اور جوان - مومن اور کافر - غرض کہ سب اپنے گھرون کے دروازون پر قفل لگا دیتے ہین - اور اس مقام مین پہونچکر یہ پانچ روز سیر و سرور مین گزارتے ہین - انواع و اقسام کی نذرین اور نیازین چڑہتی ہین - ہزارون مشتاق باہم اپنی دیرینہ آرزوؤن مین کامیاب ہوتے ہین - بہت سے آزاد مزاج عنبرین جال کے پیچ در پیچ پھندے مین پھنس جاتے ہین - بہت سے لوگ سامان کی خرید و فروخت کر کے اصل سے کہی حصہ زیادہ نفع اُٹھاتے ہین راقم نے دو دفعہ اس تماشا گاہ مین جا کر ہر قسم کے آدمیون مین گھس

[1] اس نام کے کئی موضع ہین - ایک بضلع شاہجہانپور مالوہ ہے - مگر اس موضع مین قلعہ اور پہاڑ نہین ہے - اور آگرہ سے تقریبا دیڑھ سو کوس کے فاصلہ پر واقع ہے - دوسرا موضع آگرہ اور جیپور کے درمیان ہے - یہان البتہ دیکھنے والے قلعہ اور پہاڑ ضرور بیان کرتے ہین - اور یہ موضع آگرہ سے صرف تقریبا پانچ ہی منزل دور ہی ہے ۱۲ -

Marfat.com

پیٹھ کر کے حظ اُٹھایا ہے۔ بیت

ہزاران عاشق و معشوق درکار		زھے سو صد متاع و صد خریدار	

کہتے ہین شیخ نعمان شیخ محمد ضیا کے مرید ہین۔ اور شیخ محمد ضیا کے رہنمائے طریقت۔ سید نظام الدین ہین۔ جو شیخ نظام الاولیا کے خلیفہ تھے۔ اور سید نظام الدین کا مرقد مونکی پٹن دکن مین ہے۔ یہ ایک شہر ہے دریائے بان گنگا کے کنارہ پر۔ جہان مورتی پوجن والون کی بڑی پرستش گاہ (مندر) ہے اور یہان کے کپڑا بننے والے منديل اور کمربند ایسے عمدہ بنتے ہین۔ جو دوسرے اچھے اچھے شہرون مین بھی یہان کے سوا نایاب ہین۔

یاد شاہ عبداللہ

آپ شاہ یوسف بہائی قریشی کے بیٹے تھے۔ قدس سرھما۔ سلطان بہلول اور سلطان سکندر لودہی کے عہد مین ملتان سے آکر دہلی مین سکونت اختیار کی تھی۔ سلطان بہلول نے آپ کو اپنا داماد بنالیا۔ بزرگی کے آثار اور ولایت کی علامتین۔ بہت سی آپ کے افعال سے اور آپ کی پیشانی سے عیان تھین۔ بائیسوین صفر کے روز جہان مجازی کو رخصت کیا۔ آپ کے بیٹے شیخ رکن الدین جو تھے یہ سلطان کی لڑکی سے تھے اور اخیر مین دہلی کے شیخ الاسلام ہو گئے تھے شیخ ابوالفتح جو بمقام دہلی دسوین صدی کے آخرین نصف حصہ مین مرجع صغیر و کبیر ہو گئے ہین شیخ الاسلام ابن عبداللہ کے فرزند تھے۔

یاد شاہ نعمت اللہ چشتی

سلطان سکندر لودہی کی اکثر فوج آپ کی معتقد تھی۔ اور سردار فوج بھی آپ کے ساتھ مریدانہ سلوک کیا کرتا تھا۔ القصہ آپ کی پیری اور بزرگی کا یہان تک شہرہ ہوا تھا۔ کہ سنتے سنتے اہل زمانہ کے کان بہر گئے تھے آپ کی قبر دارالسلطنت آگرہ مین ہے۔

یاد شیخ تاج الدین محمد دہلوی

آپ حضرت گنجشکر کی اولاد کبار مین سے ہین۔ باطن مین مخدوم۔ ظاہر مین خادم۔ دل سے آزاد۔ اور تن سے بندہ ہونا۔ یہ آپ کی عادت تھی شیخ نظام الاولیا کے روضہ مین اکثر خانقاہ نشین رہتے ہین۔ اُن کی خدمات اور اُن کے کامون کی دیکھ بھال۔ دہلی مین آپکے آباواجداد کے تعلق تھی۔ آج کل آپکے فرزندون سے اِن خدمات کا تعلق ہے۔ اُن کے نام شیخ زکریا۔ اور شیخ علاءالدین ہین۔

Marfat.com

یاد میر ابوالنجیب شاہ طیب

آپ کو ظاہری و باطنی روشنی - اور کشف و عرفان کی سعادت حاصل تہی - اور ان امور مین آپ کافی طور پر کامیاب تہے - ایک ہفتہ کے بعد روزہ افطار کیا کرتے تہے - دنیا جمع کرنے والون کے سامنے احتیاج نہین لیجاتے تہے - آپ کے اقوال اور افعال سے عجیب عجیب چیزین اہل زمانہ دیکہتے تہے - آپ کی طرز معاشرت سے کرامات کی خوشبو لوگون کو آیا کرتی تہی - آپ کے فرزند سلطان موحد نے پدر بزرگوار کی راہ و روش مین - اپنی پسندیدہ رفتار سے اور زیادہ رونق دیدی تہی - اور اہل طریقت کی شاہراہ پر چلتے تہے - کہتے ہین - ایک روز مولانا غیاث الدین احمد سلطان کی ملاقات کو آئے - جب آپ کی صحبت سے باہر نکلے تو فرمایا - لوگو - دیکہو تو سہی - اس خداشناس نے بظاہر اس جہان مین - اور از روے معنی اُس عالم مین کیسا تماشہ کا بازار گرم کر رکہا ہے مصرع تن بصحبت دل بخلوت کار ماست

یاد مولانا شمس الدین رحمہ اللہ

آپ اپنے زمانہ کے بزرگون مین سے تہے - روز بلوغ سے لب گور تک اپنی ہمت سے غیر کار آمد وقت کو ہاتہہ تک نہین لگایا - اور افعال کے اعتبار سے بیہودگی کے ساتہہ آدہا قدم بہی نہین اُٹہایا - ایک روز کا ذکر ہے آپنے ایک مرید کو نصیحت کے طور پر فرمایا تہا - جو دعوت اور جو مجلس تمہارے بدون فراہم ہو سکے - اور شائستگی کے ساتہہ انجام کو پہونچ جاوے - وہان تم نہ جانا - کیونکہ ایسے موقع پر جانا بیہودہ بات اور لوگون کے واسطے جگہہ تنگ کرنا ہے مصرع انگشت آز در نمک ہیچ خوان مزن -

یاد مولانا زین الدین تائبادی

آپ نے ابواب سلوک کی کشائش - سنت اور کتاب کی پیروی سے کی تہی - اور نیز اس ذریعہ سے طریقت کی گہاٹیان بہی طے فرمائی تہین - آپ بزرگان عہد کے سرگروہ - اور سالکان تحقیق کے سردار تہے - ظاہری بیعت اور عرفی نسبت ذریعہ خلافت کسی سلسلہ کے پیرون سے نہ تہی - خواجہ بزرگ کے روحانی فیض سے اویسی شان آپ کے حالات سے نمایان تہی - جب آپنے سفر حجاز کیا تہا - تو پارساے اولیا کا ساتہہ ہو گیا تہا - جب تقلید پرستون کو نصیحت کرنا منظور ہوتا تہا - تو اس طرح پر رازدار بنایا کرتے تہے - کہ زبان حال سے بیان کیا جاوے - اور خاموشی کا فائدہ اور لسانی کا نقصان جتایا کرتے تہے - قطعہ

سر حق آن را سزد آموختن	کو ز گفتن لب تواند دوختن
ہر کرا اسرار کار آموختند	مہر کردند و دہانش دوختند

Marfat.com

یاد حاجی شیخ سلیمان نبی اسرائیل

آپ کو یا حقیقت درویشون کے مقامات حاصل تھے - اور طریقت شناس سالکون کے حالات سے پوری واقفیت تھی - آپ کے زمانہ مین اُس شہر کے اندر کوئی شخص آپ کا مقابل نہ تھا - آپ کی زادبوم لاہور ہے - خانہ کعبہ (خدا کرے خداشناس دلون کی طرح آباد رہے -) سات بار اس کے طواف کا عزم کرکے لاہور سے کبھی پیادہ اور کبھی سوار روانہ ہوئے - اور ارکان حج بجالائے - گروہ ککہر - جس کے آدمی شمار کے اعتبار سے ایک جہان کی برابر ہین آپ کے باعقیدت مرید اور دوست تھے - اور اپنے مال مین سے ہر سال ایک معین حصہ آپ کی نذر کرتے رہتے تھے - آج تک ہی کہ ہجری سنہ ایک ہزار آٹھ ہے - اپنے پیر کے فرزندون کو وہ حصہ پہونچاتے رہتے ہین - آپ کو خرقہ خلافت شیخ صدرالدین سلیم کی خدمت سے تھا - شیخ صدرالدین کو اپنے پدر بزرگوار شیخ عمادالدین اسمٰعیل سے شیخ عمادالدین اسمٰعیل کو - اپنے والد ماجد شیخ رکن الدین الشہید یہ کلانور سے شیخ رکن الدین کو اپنے عم مکرم شیخ صدرالدین حاجی سے شیخ صدرالدین حاجی کو - اپنے عم مکرم شیخ رکن الدین ابوالفتح فیض اللہ سے شیخ رکن الدین ابوالفتح کو - اپنے پدر بزرگوار شیخ صدرالدین ابوالمعالی محمد سے - اور شیخ صدرالدین ابوالمعالی کو - اپنے والد عزیز شیخ بہاءالدین زکریا سے تھا - قدس اللہ ارواحہم و تتمۃ السلسلۃ مذکورۃ فی الکتاب خلاصہ کلام یہ ہے - جب آپ ظاہری زندگانی چھوڑ کر آسمانی ملک کو کوچ فرماگئے - تو آپ کے لائق فرزند شیخ عبدالشکور - آپ کی جگہ مسند نشین ہوکے شیخ عبدالشکور خداشناسون کی متعدد نیک خصلتون سے آراستہ تھے - جب شیخ عبدالشکور نے بھی عالم خاک سے جان پاک کی ولایت کو معاودت فرمائی تو ان کے فرزند ارجمند شیخ عبدالمجید نے علم درویشی کھڑا کیا - اور سجادہ ولایت بچھایا - شیخ منور عالم انہین کے بیٹے ہین - باقی حال ان کا جداگانہ لکھا جاوے گا -

آخرین ساغر دور نہم صدا زد ز راح روح مزاح این فوائد لب ریز باد

سخن کی عروس - جو انسانی حقیقت کی ہمخوابہ ہے مناسب نہین ہے - کہ خاموشی کی کھڑکی کا قفل توڑ کر نفس ناطقہ کے پردہ سے باہر نکل آوے - اور لایعنی بیہودون کی صحبت کا ارادہ کرکے - بہائم کی کریہ آواز کی ہمشیرہ بنے بیت -

بنطق آدمی بہتر ست از دواب		دواب از تو بہ گرنہ گوئی صواب	

[1] باقی سلسلہ کتابون مین مذکور ہے -

Marfat.com

پس سب سے زیادہ بہتر یہ ہے - کہ بیان کی پردہ نشین جمیلہ - ہمیشہ کے واسطے - آفریدگار ذوالجلال - اور منعم متعال کی یاد اور سپاس مین ہمدم اور محرم بن جاوے - اگر اسقدر پردہ نشینی اور گوشہ گزینی اُس کو میسر نہو - تو اُس وقت بہتر یہ ہے - کہ اصحاب ولایت - اور ارباب ہدایت کے حالات اور اوصاف کا لباس - عبرت کا زیور - اور حکمت کے جواہرات پہنکر معارف کے بیان کرنے مین - اپنے جمال باکمال کی آرایش دکھاوے - ان دو امرون کو چھوڑ کر مذکورہ بالا جمیلہ کے لیے کوئی مہربان محرم - اور حسن افزا خلعت نہین ہے -

وہ بندہ کمال سعادت مند ہے (۱) جس کی زبان اور لب کو کسی مسخرہ کا پنجہ - اور کسی بیہودہ کا ہاتھہ کوئی مضرت نہ پہونچاوے - (۲) نیز جو اپنے قیمتی انفاس کے جواہرات کا پاس کرکے - حق کے ذکر مین - اور اہل حق کی یاد مین - زبان ولب کو مصروف رکھے (۳) نیز جو قوت واہمہ اور قوت متخیلہ کی نگہبانی عقلی اور نقلی دلائل کے ذریعہ سے اس طرح کرے کہ ناجی مذہب اسلامیہ کے بزرگون پر - اور اُن کے کسی حال پر وسوسہ اور انکار کے لیے - اِن دونون محل (واہمہ اور متخیلہ) مین راہ نہ ملے (۴) اور نیز جو اہل باطن کے معاملات کی اور دیگر امور باطن ظاہر پرست عقل کے آلات سے نہ کرے - کیونکہ یہ مسلک عقول اور نفوس کے مدارج سے پرے ہے -

صحیح بے لوث بات یہ ہے - خدائے تعالی ایسا کرے - کہ ظاہر بینی اور نکتہ چینی کا خان ومان ہی تباہ ہوجاوے - جو کوتہ نظر خرد کا آباد کیا ہوا ہے - تاکہ پھر آیندہ ہر خرق عادت کے نقد کو - اپنی مالوفات اور عادات کی کسوٹی پر نہ پرکھنے پاوے - کیونکہ دشوار نما کرامت کی صحت کو عقل کی ترازو سے تولنا - گویا ایسا ہے کہ شباب کو پہونچے ہوئے بالغ کے حال کا قیاس - کوئی نارسا لڑکا - اپنی حالت پر کرے - هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ[1] اور نیز خداوند تعالی ایسا کرے - کہ اعتقاد کا ساز وسامان اور تسلیم کے محلات - خرابی اور تباہی سے محفوظ رہین - جو ایمان بالغیب کے آباد کیے ہوئے ہین -

(۱) کہ جس سے حق شناسون کی عجیب وغریب باتون کی تمیز کرنے مین تامل پاس تک نہ آنے پاوے - تاکہ جو چیز عقل کی قیاسی ترازو پر کماحقہ الوزن اُترے - اُس کو اعتقاد اور تسلیم - تصدیق کرکے اپنی جیب مین ڈال لیوین (۲) نیز جس سے اولیاء اللہ کی کرامات اور اُن کے تشخیص کرنے مین فکر پاس پھٹکنے نہ پاوے - تاکہ جو شے قوای مدرکہ کے سانچہ مین نہ ڈھل سکے - اُس شے سے اعتقاد اور تسلیم قطعی منکر ہوجاوین اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ[2] بلکہ اُس سعادت مند بندہ کو چاہیئے - کہ جو اصحاب ہوشیاری کے

[1] کہین جاننے والے اور نہ جاننے والے بھی برابر ہوسکتے ہین ۱۲ [2] مین اس بات سے تیری ہی پناہ مانگتا ہون - کہ نادانون کی سی ۱۲

۱۲ باتین کردن - ۱۲

Marfat.com

ساتھ باغ توحید کی گلگشت کر رہے ہین جن کا قدم شریعت کی صراط مستقیم پر مضبوطی کے ساتھ جما ہوا ہے۔ اور نیز جو لوگ شکنجہ ہوس سے نکل کر مرفوع القلم ہو گئے ہین جن کے حالات کا صفحہ شرعی تکلیفات کی رقم سے بالکل سادہ ہے ان لوگون سے جو عجیب و غریب بات دیکھے یا سنے سب کو راست سمجھکر۔ ایزد مطلق کی قدرتی ترازو مین وزن کرے۔ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ[1] کو اپنے عقیدت کے نگینہ پر کندہ کر لیوے۔ فَالْقَلِيْلُ الَّذِيْنَ يعلمون ان الله على كل شئ قدير يعترفون بانه قادر على خلق العجائب التي هي خلاف العادة الجارية ويسلمون ما اظهره على ايدي عباده من الخوارق ويقولون انه الحق من ربك فلا تكونن من الممترين۔

اللہ جل شانہ کا شکر اور احسان ہے۔ اگرچہ مین کوئی کام نہین بنا سکا۔ اور نیز کسی جگہ نہین پہونچ سکا ہون بیت

از چہ کیشم کس نمی داند مرا با آنکہ من	ہر چہ ہستم آشکارم ہیچ پنہان نیستم

بلکہ وہم اس درجہ بڑھ گیا ہے۔ کہ اپنے تئین اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا[2] کے گروہ مین شمار کرتا ہون۔ لیکن شصت سالہ زمانہ زندگی اس طرح سے گزرا ہے۔ اولین پانچ برس نادانی مین نکلے۔ اس کے بعد سات برس مکتب کے اندر قران خوانی مین بسر ہوئے۔ اور اسکے بعد کچھ اوپر تیس سال ظاہری درسی علوم کی تحصیل مین۔ اور نیز شطاریہ مشرب وغیرہ کے ذی ہمت اصحاب کی ملازمت سے فیض پانے مین صرف ہوئے قدسنا اللہ باسرارہم جب دل مین مشائخ علیہم الرحمۃ کے اسرار حقائق۔ اطوار۔ اور حالات اچھی طرح سے بھر گئے۔ تو زبان کو میدان حشر بنا کر جو خیالات۔ اندرونی حظیرون مین سوئے ہوئے تھے سب کو بیدار کیا۔ اُس وقت کم و بیش سات سال اس طرح گزرے۔ کہ ہر ایک ملک کے مشائخ کے حالات سفر و سیاحت کے ذریعہ سے فراہم کیے۔ اور نیز اہل اسلام با دیانت ثقہ لوگون سے حظ و کتابت کر کے بہم پہونچائے۔ تین سال کے اندر عبارت نگاری کی۔ اور اس کی ترتیب دی۔ اور ایک سال مسودہ کے صاف

---

[1] اور اللہ اپنے ارادہ پر قادر ہے مگر اکثر لوگ نہین جانتے ہین ۱۲۔ [2] جو تھوڑے سے لوگ یہ جانتے ہین۔ کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے۔ وہ اعتراف کرتے ہین۔ کہ اللہ ان عجائبات کے پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔ جو عادت جاریہ کے برخلاف ہین۔ اور وہ لوگ یہ بھی تسلیم کرتے ہین۔ کہ اُسنے خرق عادت کی قوت اپنے بندون کے ہاتھون مین رکھی ہے۔ اور وہ لوگ یہ بھی کہتے ہین۔ کہ اے مخاطب یہ خرق عادت تمہارے پروردگار کی طرف سے حق ہے۔ پس تم شک کرنے والون مین شامل نہ ہو جانا ۱۲ [3] جن لوگون کی دنیاوی زندگی کی کوشش گئی گزری ہوئی۔ اور وہ اسی خیال مین ہین۔ کہ وہ اچھے کام کر رہے ہین ۱۲

Marfat.com

کرنے مین صرف ہوا۔ اور اسی ایک سال کی اندر دوگو ہر صدف برخورداری۔ نیرین آسمان سخن گزاری عبدالاول اور حسن محمد کی امداد سے زاد ھما اللہ علمًا وعمرًا مذکورہ بالا حالات صحت اور ترتیب سے مکمل ہو گئے الحمد ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور مشائخ کی برکات سے جنہون نے فقیر کی استدعا قبول فرما کر قیل وقال کے دستارخوان پران ادوار اربعہ (چارصدی) کے دائرون مین تشریف ارزانی فرمائی ہے۔ اِن دونون امیدوارون کو اپنے اسم الحفیظ کے سایہ عنایت مین محفوظ رکھکر دونون جہان کے تمتعات سے کامیاب فرماوے۔ آمین اور اِس گمنام سرگردان کی باقی ماندہ عمر بھی اپنی یاد مین گزارے۔ محرمت المذکورین فی ھذہ النسخۃ المترصدۃ للقبول۔

لہ جن اصحاب کے حالات اِس کتاب مین مذکور ہین جو امیدوار قبول ہے۔ اُن کے طفیل مین ۱۲

Marfat.com

ابتدائے چھارمی چمن

اِس چمن مین دسوین صدی کے مفصلہ ذیل اصحاب کا طریقہ رفتار اور اُن کے حالات کی کیفیت مذکور ہے

(۱) مراتب وجود کی راہ و روش پہچاننے والے (۲) آلہی احکام کے پڑھنے والے -

(۳) - رسمی علوم کے عالم - (۴) دریاے توحید کے تلاطم مین غوطہ لگانے والے

اے خرد - تو یہان سے جا - اور غور و خوض کو دریوزہ کرلا - دیکھہ - ہرایک فرد کی حقیقت حال چشمہ حیات کی بدولت ایسے ثمر کی مانند ہے جس کے اطراف کے نوخیز سبزے ہرایک کامیاب اور ناکام کی فطرتی نظر مین خدائی اسرار کے ایسے خطوط - اور سوٹے موٹے حروف نمودار کرتے ہین - جن کے ہرایک صفحہ کے نیچے سے ایک قرآن[1] لَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ کے وصف کو ہمراہ لئے ہوئے نکلتا ہے - اور جس کی ہرایک سطر کے ضمن مین اُوْتِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ کی باریک حقیقتون سے بھرا ہوا ایک دفتر مخفی ہے -

یا شیخ محمد علا بنگالی

آپ شیخ قاضن شطاری کرکے مشہور ہین - اور شاہ عبداللہ شطاری کے خلیفہ ہین - ریاضت و مجاہدہ اور مراتب و مشاہدہ مین آپ کو کمال حاصل تہا - انسانی کمالات اور وجدانی حالات آپ کی ذات مین عیان تھے علماے باللہ مین سرگروہ - اور سالکان سبیل فی اللہ مین آپ سردار تھے - نوی صدی کے اولین نصف حصہ مین جب شاہ عبداللہ شطاری ہندوستان مین آئے - تو گرد بنگالہ کی طرف بھی ہوا - اور مشائخ بنگالہ کے پاس

[1] کوئی رطب اور کوئی یابس ایسا نہین ہے - جو واضح کتاب مین نہو ۵۲ مجکو جامع کلمہ عطا کئے گئے ہین ۱۲

Marfat.com

کہلا بھیجا - کہ ایران و توران سے ایک درویش آیا ہے - وہ کہتا ہے - خواہ خلوت مین - خواہ انجمن مین - جس کسی کو جس صورت مین آسان معلوم ہو ملاقات کرے - اور کلمۂ توحید کی معلومات باہم بیان کی جائے - جس جانب مین کمی ہو - وہ جانب - زیادہ والی جانب سے فائدہ اُٹھا کر کمال حاصل کرے - شاید اِس طریقہ سے آہستہ آہستہ اُس کمال کے میدان مین پہونچنا نصیب ہو - جو اُس کے نام زد ہے - جب یہ خبر شیخ محمد علا کو پہونچی - تو اعتراض آمیز جواب دیا - اور مخلصانہ پیش نہین آئے - شاہ نے فرمایا - اخیر مین شیخ محمد علا کی بازگشت اسی فقیر کی طرف ہوگی - یہ بیان کسی قدر شطار الاولیا کے ذکر کے سلسلہ مین بھی تحریر ہو چکا ہے -

کہتے ہین - جب شیخ منڈو (مانڈو) مین بارادہ ملازمت شاہ آئے - تو شاہ نے التفات نہ فرمایا - ایک تو غربت تھی ہی - یہ شکستہ دل اور اُسپر زیادہ ہوئی - عرض کیا - ہر گاہ کہ پیری - ناتوانی - خواہش - اور غربت اتنی تمام چیزین یکبارہ ہو کر زبان حال سے مرحمت و نوازش کے واسطے گدائی کرین - تو پھر عنایت عامہ کو یہ مناسب نہین ہے - کہ جزا اُس قسم کی دیجاوے - جو جنس عمل مین داخل ہے - بلکہ بہتر یہ ہے - کہ میری گزشتہ تقصیر سپردِ عفو فرمائی جاوے - یہ شکستہ دل کی تقریر سنکر شاہ کے دل سے مہربانی نے جوش کیا - فرمایا - اگر اپنے آبا و اجداد کی رسم - اسم اور سلسلہ چھوڑ کر - خانوادہ درویش کی آئین اور نام پر اپنے تئین نام زد کرو - تو تمہاری التماس کے ساتھہ ساتھہ تلقین عمل مین آویگی - بالآخر شیخ نے آپ کا فرمانا قبول کیا - اور بہت تھوڑے عرصہ مین خلعت خلافت پاکر کمال اور تکمیل کے اونچی سیڈھی پر پہونچ گئے - اور باجازت مرشد اپنے وطن کو بازگشت کی -

یاد شیخ رحمت اللہ

آپ شیخ عزیز اللہ متوکل قدس سرہٗ کے فرزند - مرید - اور نیز خلیفہ ہین - آپ نہایت عالی مقام پسندیدہ افعال پسندیدہ اقوال ضمیر شناس - اور باطن سے آگاہ تھے - جب پدر بزرگوار سے گجرات کی اجازت ملی - تو احمد آباد مین جاکر اُس کے ایک کنارہ قیام کیا خدا دوست دانشمندون نے ہر طرف سے بہ ترک سکونت آکر آپ کی ہمسائگی مین حجرہ بنائے - اور صوف پوشون سے خانقاہ آباد ہوئی - اور اِس سبب سے وہ کوچہ شیخ پور کے نام سے مشہور ہوا - کہتے ہین - جس زمانہ مین فرمان روائی گجرات کی نوبت - سلطان محمد کو پہونچی - تو خطبہ اور سکہ اُس کے نام سے تازہ جاری ہوا - اُسنے بہائیون کا نام دفتر ہستی سے مٹانا شروع کیا - زمانہ مددگار تھا کہ محمود بیچارہ کو دایہ سیجوالی[1]

[1] شاید زمانہ قدیم مین سیجوالی نام اُس گاڈی کا ہو جس کو زمانہ حال مین سیج گاڈی کہتے ہین ۱۲ - مترجم -

Marfat.com

مین ڈالکر دربار سے باہر لے چلے - جانے کا راستہ شیخ کے ہی کوچہ مین ہو کر تھا - ناگاہ شیخ کی نظر سیجوالی پر پڑی - ہنس کر فرمایا - آفتاب مٹی سے آلودہ اور آسمان ابر سے پوشیدہ نہین کیا جا سکتا ہے - یہ آواز جو دایہ کے کان مین پڑی - تو اُس کو خوشی ہوئی - دل مین مضبوطی سے ٹھان لیا - کہ اگر اس شاہزادہ کو تاج شاہنشاہی مل جاویگا - تو ان بشارت دینے والہ درویش کا مرید کردون گی - آخرکار سلطان محمد کو اجل نے - سلطانی مرتبہ سے اُتار کر نیستی کے غار مین دھکیل دیا - تو کوس دولت محمود کے نام سے بجنے لگا - اور دایہ نے جو دل مین قرار دیا تھا - وہ بھی ظہور پذیر ہوا - اب کیا تھا - شیخ کی خانقاہ کو رونق ہی کچھ اور ہو گئی - یہانتک کہ اس رونق پر بھائی کو رشک آیا آپنے فرمایا غیرت چھوڑ دو - کیونکہ مین فرزند ہون - اور تم مزدوری لینے والے ہو - چند روز بعد آپنے عنصری صورت ترک کر کے جہان معنی کو سیر گاہ بنایا - اور کوئی فرزند آپ کا نہین تھا - لہذا ظاہری قبضہ تمام شیخ سعد اللہ - اور شیخ سعد اللہ کی فرزندون کی طرف منتقل ہوا - اور اس عمل نے آپ کی راست بیانی پر گواہی دی مصرع روح پاکش غریق رحمت باد -

یاد فرزندان شیخ عزیز اللہ المتوکل علی اللہ

آپکے پانچ بیٹے اور ایک دختر تھی - شیخ سعد اللہ - شیخ رحمۃ اللہ - شیخ حسن سرمست - شیخ نصر اللہ - شیخ شہر اللہ - بی بی دُر ملکہ اولین چار لڑکے پدر بزرگوار کی اجازت سے گجرات کو چلے گئے - پانچوین لڑکے آپ کی ملازمت مین رہے اولین لڑکے شیخ سعد اللہ کا طریق مثل ولیا تھا - جب انہون نے اس جہان سے رخصت ہو کر احمد آباد کے شیخ واڑہ مین ہمیشہ کے واسطے آرام فرمایا - تو ان کے بیٹے شیخ نعمۃ اللہ نے خرقہ خلافت زیب بدن کیا - اور شیخ نعمۃ اللہ کے بعد - ان کے بیٹے شیخ بدیع اللہ سجادہ نشین ہوئے - جب شیخ بدیع اللہ عالم علوی کو کوچ فرمانے لگے - تو انہون نے اپنے بیٹے شیخ فرید کو اپنا جانشین کیا - شیخ فرید - نوشتہ تقدیر کے موافق گو ظاہری دولت کے اعتبار سے رفیع الملکی رتبہ پر پہونچے - لیکن باطنی تجرید یہان تک بڑھی ہوئی تھی - کہ دنیاوی تعلق کو دل مین قطعی راہ نہین ملی اور دونون جہان کی سعادت حاصل ہوئی - جب شیخ فرید گزر گئے - تو ایسا کوئی لڑکا نہین تھا - جو آباے کرام کی پیروی ظاہر مین اور باطن مین دونون طرح سے کرتا - جوتے - وہ دنیاوی روش تلاش کرنے لگے - پس رونق درویشی جاتی رہی - دوسرے لڑکے شیخ رحمۃ اللہ کا حال جدا لگا نہ لکھا جا چکا ہے - تیسرے لڑکے شیخ حسن سرمست دریاے وحدت مین ڈوبے ہوئے - مجذوب اور حضور تھے - پانچون وقت صرف ہنگام نماز ہوش مین آتے تھے - سلام کے ہمراہ وہ عاریتی ہوش بھی دعا کہہ جاتا تھا - آپ کی قبر بڑودہ مین ہے - اور بڑودہ ایک شہر گجرات کا ہے دریاے نربدا کے کنارہ - چوتھے لڑکے شیخ نصر اللہ کا سامان قیام گجرات سے خاندیس مین چلا گیا تھا - جب شیخ نصر اللہ کو آخرین

Marfat.com

سفر پیش آیا - تو قلعہ آسیر کے تحت مین - ان کا جسم گرامی سپرد خاک کر دیا گیا - قلعہ آسیر اس صوبہ کے سلاطین کا دار السلطنۃ ہے - شیخ نصر اللہ کے بعد ان کے بیٹے شیخ عزیز اللہ نے جو ہمنام جد تھے - بار خرقہ اپنے کندھے پر اٹھایا - جب شیخ عزیز اللہ نے بھی رحلت فرمائی - تو ان کے بیٹے شیخ بدیع اللہ ثانی دنیاوی طلسم مین منہمک ہو گئے تھے - لہذا اس ملک مین امیر اعظم ہوئے - شیخ بدیع اللہ ثانی کے بعد شیخ کریم اللہ نے بدی دولت کو قایم رکھا - شیخ کریم اللہ کے دو بیٹے تھے - شیخ رفیع اور شیخ خواجہ - دونون کے دونون جوان باپ کی زندگی مین ہی کوچ کر گئے - اور ہجری سنہ نو سو ستانوے مین باپ نے بھی عالم بقا کو رحلت فرمائی - اور اپنے سلسلہ کے واسطے آخرین حلقہ یہی ہوئے -

یا دمولانا محمد تاباد کانی

آپ خوان اَدَّبَنِی رَبِّی[۵۱] کے راتبہ خوار - اور خزین وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا[۵۲] کے خوشچین تھے شیخ زین الدین محمد خوافی سے بیعت تھے - شیخ الاسلام زندہ پیل احمد جام کی تبر سے - حقائق پناہی مولانا عبد الرحمن جامی کی خدمت سے - اور نیز دیگر مشائخ سلسلہ کی صحبت سے نہایت کامیابی حاصل کی تھی - اور بزرگی کے اسباب جس قدر باکمال سالکون کے واسطے درکار ہین - یہ سب فراہم کر رکھے تھے - آپ کے ہی حوالہ سے لوگ کہتے ہین - کہ آپ فرماتے تھے - پیر کی نسبت ادب ملحوظ رکھتے ہین - مجھسے دو دفعہ کوتاہی ہوئی ہے - اول یہ - کہ نماز پڑھنے کے وقت امام کے پانون کے نیچے جانماز نہ تھی - اور میرے پانون کے نیچے تھی - پیر نے فرمایا - اس جانماز کو ہٹا دو - مینے عرض کیا - میرے مذہب مین کچھ ہرج نہین ہے - مین شافعی المذہب ہون - دوسرے یہ - کہ ایک روز پیر نے مجکو ایک کام کے واسطے ارشاد فرمایا - میرا وضو تھوڑا سا باقی رہا تھا - مین اس کو پورا کر کے تعمیل حکم مین مشغول ہوا - اب اس شرمندگی کا علاج مین نہین جانتا - کس دروازہ سے تلاش کرون - کس سے پوچھون - اور کہان جاؤن - اس قسم کی حیرت افزا باتین کہہ کر پریشانی اور سرگردانی کے ساتھ زندہ تھے - کہتے ہین - ایک بار حقائق پناہی (مولانا جامی) آپ کی ملاقات کو گئے - حجرہ کے ایک طاق مین دو جلدین رکھی تھین - مولانا نے دریافت فرمایا - کون کون سی کتابین ہین - جواب دیا - ایک تو قرآن مجید ہے دوسرا میرا دیوان ہے - جو اہل زمانہ کی دست اندازی کے خوف سے بھاگ کر قرآن پاک کی پناہ مین جاگزین ہوا ہے - مولانا کی طبیعت یہ دل خوش کن بات سنکر بہت خوش ہوئی -

---

[۵۱] مجھکو میرے رب نے ادب سکھایا ہے ۱۲ [۵۲] اور ہمنے اس کو اپنی طرف سے ایک خاص علم سکھایا ۱۲

Marfat.com

یاد شیخ داؤد ابن فیض اللہ قدس سرھما

آپ کی پیدائش شیرگڈھ کی ہے اور شیرگڈھ صوبہ لاہور کا ایک قلعہ ہے - آپنے علمی اور عیانی جملہ کمالات کی تحصیل سید حامد ابن شیخ عبدالرزاق ابن شیخ عبدالقادر حسنی جیلانی سے کی تھی - بعض کہتے ہین ظاہری بیعت سے قبل عمر کا بہت سا حصہ ریاضت مین گزرا تھا - جب مشائخ طریقت کی پیروی پختہ ہوگئی - تو الہام غیبی کے بموجب آپ سید حامد قادری کے مرید ہوئے قدس سرہ اور جب فضیلتین حاصل ہوگئین تو خرقہ خلافت مل گیا - آپ خانوادہ قادریہ کے بزرگ خلفا مین سے ہین - آپ کا دم موثر تھا - اور نفس مین قوت آخذہ تھی بہت سے قسی القلب سیاہ باطن لوگ آپ کی رہنمائی کی بدولت نفسانیت کے تیرہ و تاریک مکان سے نکل کر روحانی نورآباد مین پہونچ گئے - اور بہت سے سعید استعداد والے اصحاب آپ کی ملازمت مین رہ کر سفلی منازل سے علوی مقامات کو ترقی کر گئے -

ان مین سے ایک آپ کے بھتیجے شیخ ابوالمعالی محمدؐ ابن شیخ رحمۃ اللہ بھی تھے جن کا دل صاف طبیعت موزون - اور فہم رساتھی - شیخ ابوالمعالی کے بہت سے قصیدے اور غزلین سید محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کی تعریف مین ہین - رسالہ محمدیہ قادریہ بھی انہین کی تصنیف سے ہے شمائل قادریہ - بہجۃ الاسرار - خلاصۃ المفاخر - اور مفتاح الاخلاص گیلانی - ان کتب سے اقتباس اور انتخاب کرکے یہ رسالہ ترتیب دیا ہے - اور اس مین اپنے حسن بیان سے سوز و محبت کی چاشنی پلائی ہے جس سے تشنہ کامان صحرائے سلوک مستفید ہوتے ہین -

دوسرے شیخ سیف الدین عبدالوھاب تھے - ان کی عادتین اور ان کے کام جملہ آرائستہ اور پیراستہ تھے - واجب اور ممکن کا معاملہ جو مطلق وجود سے تعلق رکھتا ہے - اس کے خیال کے بدون ایک سانس بھی نہین لیتے تھے - اور عدم و وجود سے جس کا سلسلہ ندی کے پانی کی طرح ممکنات پر متواتر پہونچ رہا ہے - ایک لحظہ بھی غفلت نہین کرتے تھے - اور بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ مِنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ[۵۱] کے گروہ مین سے نہین تھے -

شیخ داؤد ہجری سنہ نوسو بیاسی مین عنصری خلعت اپنے جسم سے اتار کر عالم یکتائی کو روح فرما گئے - آپ کی قبر آپ کی زادبوم مین ہے -

۵۱ بلکہ یہ جدید پیدائش کے نئے لباس مین ہین ۱۲

Marfat.com

یاد شیخ بدہن شطاری جونپوری

آپ شیخ عبداللہ شطاری کی نسل مین سے ہین شیخ حافظ جونپوری کی خدمت سے جو شیخ عبداللہ شطاری کے خلیفہ ہین - دونون طرح کے علم حاصل کئے تھے - اور دونون جہان کی سعادت کا سرمایہ تحصیل کرکے بہت سے کمالات فراہم کئے تھے - سلطان سکندر لودہی کے عہد مین رہنمونی - حقائق نمائی - اور خداشناسی کو فروغ دیا تھا - بہت سے طالبون کو شطاریہ طریقہ تعلیم کیا - شیخ عبدالحق دہلوی جو اخبار الاخیار کے مولف - اور راقم گلزار کے دوست ہین - ان کے عم مکرم شیخ رزق اللہ نے ذکر کی تلقین آپ سے ہی پائی تھی -

مصرع حق رزق او ز مشرب شطار نیز داد

یاد مولانا عبدالرحمن کاردگر

آپ - کشف - معرفت - اور کرامات کے عالم تھے - تصوف نامون کی نکتہ سنجی - اور مدارج توحید کی دقیقہ شناسی کو رونق صوفیون کی محفل مین آپ کے ہی شمول سے ہوا کرتی تھی - نیستی کی چھری سے آپ تمام علاقون کو کاٹ کر حق کے ساتھ مل گئے تھے - اور مشائخ وقت کے دریافت سے اور نیز درویشون کی مصاحبت سے اسباب معرفت اور سرمایہ کمالات بہت کچھ فراہم کرلیا تھا -

یاد مولانا محمد حرانی[۱]

آپ ایک لاابالی درویش - اور سرمست فقیر تھے - ازلی توفیق کی رہنمائی سے آپ مولانا محمد تاباد کانی کی خدمت مین پہونچے اور مولانا کو اپنا پیر سلوک بنایا جس طرح پر کہ تلقین ہوئی - چند چلے کھینچ کر کامیابی حاصل کی اور وطن سے حجاز تک پیادہ پا اور روزہ رکھتے ہوئے جاکر حرمین محترمین کے طواف سے مشرف ہوئے -

یاد امیر سید علی قوام

آپ - سوانہ کے سادات مین سے ہین - خدا طلبی کی شورش کا ثمرہ یہ ہوا - کہ گھر بار سے آوارہ ہوگئے جب شہر جونپور مین پہونچے تو شیخ بہاء الدین جونپوری سے بیعت ہوئے - اور ظاہری و باطنی کمالات حاصل کیے - آپ کی آمد و شد جذبہ اور سلوک کے درمیان مین تھی - بعض تذکرہ نویس لکھتے ہین - کہ آپ شطاریہ سلسلہ مین شیخ قاضن شطاری کے مرید ہین - اور بعض کہتے ہین - کہ آپ کو تمام مشہور خانوادون سے نسبت صحیحہ ہے - اور تمام دروازون سے اپنی استعداد کی بدولت گوناگون دانش و بینش حاصل کی ہے - آپ کسی معین

[۱] حران بحاے مہملہ و راے مہملہ مشدد و الف و نون موقوف ایک قصبہ کا نام ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

لباس کے پابند نہین تے۔کبھی خرقہ پہنتے تے اور کبھی قبا زیب بدن کرتے تے۔آپ کا جذبہ سلوک پر غالب تھا۔ زیادہ تر زمانہ سُکر مین گزرتا تھا۔اور کمتر ہوشیاری مین۔مگر ہوشیاری مین بھی عجیب حال ہوتا تھا۔جب آپ تجلی کا تماشا کر کے خوش وقت ہوتے تے۔تو اُس حالت کے جاتے رہنے سے ندامت ہوتی تھی۔اور ندامت سے نالہ حیرت آسمان تک پہونچاتے تے۔القصہ رونے سے اور سوز و گداز سے ایک لحظہ بھی رہائی نہین ملتی تھی۔ہجری سنہ نو سو پانچ مین آپ کی جان پاک جسمانی غار سے پانون نکال کر۔اعلیٰ عالم ارواح کو کوچ کر گئی۔خوابگاہ جونپور۔

یا د شیخ سماء الدین دھلوی

آپ شیخ فخر الدین کے بیٹے ہین۔بڑے بلند ہمّت تے اور ایثار کا درجہ روز افزون ترقی پر تھا۔کم کھانے اور کم بولنے کی۔اور سونا قطعی ترک کر دینے کی ہمیشہ کوشش کرتے تھے آپکے پدر بزرگوار آپ سے بہت خوش تے۔اور روزمرہ علی الصباح آپ کے واسطے برخورداری اور سعادت مندی کی دعا۔جناب باری مین کیا کرتے تے۔انہین کی دعا کی برکتون سے شروع آگاہی کے وقت آپ سید راجو کی خدمت مین جا پہونچے۔اور سید راجو کی اندرونی و بیرونی پرورش سے اہل دانش و بینش ہو گئے۔جب کاملین ولایت کے کمالات سے آپ سرفراز ہوئے۔تو خرقہ خلافت شیخ کبیر الدین اسمعیل سے ملا۔اور جب سفر حجاز کیا۔تو احمد آباد مین شیخ احمد کھٹو مغربی کی ملازمت سے بہت کچھ فیض پایا شیخ جمالی دہلوی لکھتے ہین۔جس زمانہ مین شیخ نے رنت بھنور کے قلعہ کے نیچے گوشہ نشینی اختیار کی تھی۔مین آپ کی خدمت مین کسب سعادت کیا کرتا تھا۔ایک روز آپ عین القضاۃ ہمدانی قدس سرہ کی مکتوبات پڑھتے تے۔ اس درمیان مین فرمایا۔عین القضاۃ۔ایک دفعہ آٹھ جگہ مدعو کئے گئے تے۔چنانچہ ایک ہی وقت مین آپ آٹھون جگہ پہونچ گئے۔اور اپنے خلوتخانہ کے لوگون کے ساتھ بھی بدستور حضوری رہی۔اس بیان کو دل کے اندر میری عقل نے بعید سمجھا اُسی روز جب مین اپنے گھر پہونچا۔تو شیخ کو اپنی آنکھون سے گھر کے ہر ایک گوشہ مین کھڑا ہوا دیکھا سمجھ گیا۔کہ یہ نمایش شبہ مذکور دور کرنے کے واسطے ہے۔فوراً اپنے خیال سے باز آیا۔اور دل مین مضبوطی کے ساتھ یقین کر لیا۔کہ درویشون کو یہ طاقت ہے ایک ہی وقت مین اکتسابی اور مثالی جسمون کے ساتھ متعدد مکانون مین نمایان ہو سکتے ہین۔علمائے زمانہ آپ کو تمام علوم مین اُستاد وقت شمار کر کے زانوی استفادہ آپ کے سامنے تہ کرتے تے۔اور فرمان روایان عہد جیسے بہلول لودی۔اور اُس کے نزدیک والہ کیا خویش دیگانے۔اور کیا امیران اعظم تمام آپ کی آستانہ بوسی کو مریدانہ حاضر آیا کرتے تے۔اور جو مال نذر کے واسطے لاتے تے۔قبول نہین ہوتا تھا۔اور اسی بے نیازی کے ساتھ زندگانی آپ کی۔خدائی ستائیش

Marfat.com

اور پرستش مین بسر ہوتی تہی - ہجری سنہ نوسو نوین کوچ فرمایا - قبر دہلی مین ہے -

یاد شیخ جار اللہ مکی

شیخ قطب الدین پنواری[۱] کا بیان ہے - آپ کا حلیہ یہ تھا - ایک پیر تہے نورانی شکل کمر جہکی ہوئی - عمر اسی سے متجاوز اور ریاضت کی وجہ سے لاغر اور نحیف ہو گئے تہے - حنفی المذہب تہے - اکثر آپ کے درس مین حنفی فقہ پڑہائی جاتی تہی - ایک روز آپ عمرہ لانے کے واسطے پیادہ پا جا رہے تہے - اور رمضان کا مہینا تہا مینے راستہ مین دیکہا - تو کہا - یا شیخ[۲] لم تروح راجلا قال یا اخی ما سمعت ان اجرک علی قدر تعبک وراح زاد بوم اور خوابگاہ دونون مکہ معظمہ مین ہین - مصرع اجر او باد القاے ذوالجلال -

یاد خواجہ مرتضی تائبادی

آپ ایسے بلند ہمت اور عالی فطرت تہے - کہ نیستی اور بے نوائی مین بہی خوش دل رہتے تہے - مولانا زین الدین تائبادی کی خدمت مین خویشی کا تعلق تھا - کہتے ہین - ایک سال جب کہ آپ کے سلوک کا آغاز ہی تہا - آپنے ملک عراق سے چالیس غلام ترک لیکر مسافرت اختیار کی تہی - تمام غلام خوبی اور عمر کے اعتبار سے زمانہ مین ایک دوسرے کا عکس تہے - جب آپ کی ہمت کو اور زیادہ صعود ہوا - تو تمام کو راہ خدا مین آزاد فرما دیا - اور غلامون کے سوا اور بہی جو کچہہ مال تھا - درویشون کے سامنے رکہکر لوٹ کرا دی - پہر ایک مدت دراز کے بعد جب تنگی اور سختی نے آگہیرا - تو ایک واقفکار شخص نے آپ سے کہا - آپ کا فلان غلام بڑا مالدار ہے - پہر یہ تمام تنگی اور سختی کیون ہے - آپنے اس طور پر جواب دیا - بیت

گرچہ گرد آلود فقرم شرم باد از ہمتم	گر بآب چشمۂ خورشید دامن تر کنم

ہمت کا ہاتہہ - قناعت کے دامن سے کبہی پیچہے نہین ہٹایا - اور لالچ کا پنجہ کسی دولتمند کی جیب مین کبہی نہین ڈالا -

یاد بابا حیدر ابدال

آپ تجرید کے میدان مین سبک رفتار - اور تفرید کے گوشہ مین گران بار تہے - یہ چند کلمات - آپ کے متقیانہ اور ناصحانہ بیانات مین سے ہین - یہ کلمات مولانا محمود کمانگر بہدائی نے آپ کے حوالہ سے بیان کئے ہین (۱) اپنا دہن فرہ دار کہانون کا پابند کر دنیا خواری اور خواہش بڑہاتا ہے - (۲) دل دنیا کی محبت مین نہ پہنساؤ

[۱] پنواری بیاے فارسی و نون ساکن و واو مفتوح و الف و راے مہملہ مکسورہ و یاے مثناۃ تحتانی ایک قصبہ کا نام ہے سرکار کالپی مین ۱۲ [۲] اے شیخ

Marfat.com

کیونکہ یہ دنیا ایک عروس نما جڑہیا ہے - اُسپر صرف ایک نگاہ کے سوا - دوسری نگاہ ڈالنا مباح نہین ہے - (۳) جن ضروریات کے سوا چارہ نہین ہے - صرف اُنہین پر اکتفا کرو - کیونکہ جو چیز ایسی ہے - وہ دنیا نہین ہے (۴) فلک کے سایہ مین ست سوؤ - کیونکہ ایسی خواب دل مین تیرگی پیدا کرتی ہے - (۵) بیہودہ گوئی سے زبان پر دہن کو قفس بناؤ تاکہ حق کی یاد مین تم اُس کو گلستان بنا سکو - آپ کی باتین اکثر اسی قسم کی ہین - میر فروغی اشرف نے اپنے تذکرہ کے مسودہ مین لکھی تہین - جب میر فروغی کو ہجری سنہ ایک ہزار اٹھارہ مین عالم علوی سے فرمان طلب پہونچا - تو بتعمیل فرمان دنیا کے وحشت آباد سے نہایت اشتیاق کے ساتھہ عالم جاوید کو کوچ کر گئے - اسواسطے مسودہ مذکور بیاض مین نہ آسکا - مین اُس مسودہ کی تلاش مین کوتاہی نہین کرون گا - اور حاصل ہونا - ثمرہ جنت جو بہی امیدوار ہون کہ بہم پہونچ جاوے گا - اور اصلاح سے درست ہو کر سننے والون کے واسطے عبرت کا باعث ہوگا -

یاد مولانا روح اللہ

آپ ایسے شیفتہ اور سوختۂ عشق تہے - کہ عرفان اور سنجیدہ اعتقاد آپ کے خمیر مین داخل تہا - آپ کے پیر بیعت اور شیخ ارشاد کا نام کسی بیان کرنے والہ کی زبان سے - اور کسی لکھنے والہ کے قلم کے ذریعہ سے راقم گلزار کے گوش گزار نہین ہوا ہے - لیکن اس مین شک نہین - کہ آپ کے طبقہ مین جو اصحاب بزرگ منش تہے - آپ اُن اصحاب کے بڑے دوستون مین سے تہے - جیسا کہ مولانا زین الدین محمود کمانگر نے فرمایا ہے ایک روز مینے آپ کی خدمت مین اپنی سیاہی باطن کی شکایت پیش کی - تو آپنے میری دل دہی کے واسطے دریافت فرمایا محمود - اس آزاد گروہ کی صحبت مین تم کو ایک تاگہ کی برابر بہی دلبستگی ہوتی ہے یا نہین - مینے کہا جس قدر عبارت مین آسکتا ہے اس سے بہت زیادہ ہے - جواب دیا - تمہاری دلی سعادت مندی کا نشان بس اسی قدر کافی ہے - اور اِن دو بیتون پر ناصحانہ بیان ختم کیا قطعہ -

مہر پاکان درمیان جان نشان		دل مدہ الا بہر دل خوشان
کوی نومیدی مرو امید ہاست		سوے تاریکی مشو خورشید ہاست

یاد مولانا معین الدین واعظ ہروی

آپ تصوف اور توحید مین - شاہ قاسم انوار کے قدم پر قدم مارتے تہے - آپ کی پاک طینت مین

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۱۰ - آپ پیادہ پاکیون جاتے ہین - جواب دیا - بھائی - کیا آپنے یہ نہین سنا - کہ تمہارا اجر تمہاری تکالیف کی مقدار سے ملے گا - اور چلے گئے ۱۲ -

Marfat.com

حقیقت کی آبدار باتین خمیر ہتین - اور آپ کا باطن فروغ باطن معلومات کی تجلیات سے منور تھا - آپ کی نصیحت کی مجلس بیماران شریعت کے واسطے دارالشفا اور آپ کی موحدانہ تقریر طریقت کے مجروح باطنون کے لئے باعث صحت تھی - اولاً آپنے رسمی علم کامل طور پر تحصیل کیا - پھر بہت کچھ تصنیف اور تالیف بھی فرمایا منجملہ اِن کے سیر النبی تفسیر کامل - اور حدائق الحقائق - سورہ یوسف کی تفسیر - تاویلات کے رنگ مین علمائے زمانہ کے نزدیک مشہور اور معتبر ہے - اور ہر آیۃ کے بیان مین توجیہ اور تاویل کے طور پر - رنگین الفاظ کے ذریعہ سے بہت کچھ عجیب وغریب معانی ادا کئے ہین - تاکہ جوذی نگاہ لوگ اہل دل ہین - اُنکا ہوش اور بڑہے - لکھتے ہین - جب مین تفسیر سیر لکھہ رہا تھا - تو بسم اللہ کی بے سے والناس کے سین تک نبی علیہ السلام کا حلیہ اقدس طرفۃ العین کے واسطے بھی ظاہری نگاہ سے دور نہین ہوا - اس بارہ مین بعض نوآموزان علم کا کہنا ہے - کہ ایسا لکھنے سے مراد یہ ہے - کہ لکھنے والے نے سنت نبوی علیہ السلام کی پیروی اور اُسکے قائم رکھنے مین کمال رعایت مدنظر رکھی ہے - اس تحریر کے بارہ مین راقم کی خاطر فاتر مین - یہ آیا - جس کسی کو یہ بات (اس درجہ پیروی نبوی) حاصل ہوگی - اُس کو وہ حالت فی الحقیقۃ کیون نہ ہوگی - کیونکہ اس کا ثمرہ وہ ہوسکتا ہے -

یاد شیخ بہاء الدین شاہ باجن

آپ ابن حاجی معز الدین ابن علاء الدین - ابن شہاب الدین - ابن شیخ ملک - ابن مولانا احمد خطابی مدنی ہین - جسکا نسب حضرت عمر کی نسل سے - جو امیر المومنین عمر کے بھائی تھے رضی اللہ عنہ آپکی زاد بوم احمد آباد گجرات اور خوابگاہ برہان پور خاندیس ہے - شیخ رحمۃ اللہ ابن شیخ عزیز اللہ متوکل منڈوی کے مرید تھے - آپکے چوتھے دادا مولانا احمد مدنی کے حالات لوگ اس طرح بیان کرتے ہین - کہ ابو مدین کے مریدون مین سے تھے - رسمی علم مین تبحر حاصل تھا - علم حدیث کی اکثر مشکلات معاملہ مین صاحب حدیث علیہ السلام سے حل کرلیا کرتے تھے - ہمیشہ آدہی رات کے وقت جب روضہ منورہ کی آستانہ بوسی کے واسطے حاضر ہوا کرتے تھے - تو آپکے واسطے حرم محترم کے دروازے - کشادہ ہوجایا کرتے تھے - یکایک دل مین سیر وسیاحت کی آرزو پیدا ہوئی - تو اپنے فرزند شیخ ملک کو ہمراہ لیا کچھہ سفر دوست طلبا بھی ساتھہ ہوگئے - اور چل نکلے - عراقین - خراسان - ماوراء النہر - اور سندہ کی سیر کرتے ہوئے - دہلی مین پہونچے - یہان پر آپ سے بڑے بڑے لوگ محبت کرنے لگے - نیز نوشتہ تقدیر دامنگیر ہوا لہذا والی ملک نے کمال عجز ودلداری اور نہایت خواہش کے ساتھہ عروسی جشن ترتیب دیکر شیخ ملک کو اپنا داماد بنایا

Marfat.com

چندروز اس شہر مین افادہ واستفادہ کا ہنگامہ - روزافزون ترقی پر رہا - بعدہ بموجب التماس ہمراہیان آپ شیخ ملک کو یہان چھوڑکر خود مدینہ منورہ کو معاودت فرماگئے - اور وہین کی خاک پاک مین آرام کیا -

اب مین حاجی معزالدین کے کسی قدر حالات بیان کرتا ہون - شاہ باجن کے پدر بزرگوار حاجی صحت اللہ مخدوم جہانیان سید جلال بخاری کے برگزیدہ خلیفہ ہین - ایک سو چالیس سال کی عمر پائی تھی - سات دفعہ حرمین شریفین کی زیارت سے زادھما اللہ شرفا مشرف ہوئے تھے زادبوم دہلی ہے - کہتے ہین - آپ کو اپنے بزرگون کا وطن اور دیدار دیکھنے کی تمنا - اور قوم سے ملنے کا شوق بیحد تھا جس نے سفر حجاز پر برانگیختہ کیا چنانچہ انتظام راہ کرکے - جو باتین ضمیر کے اندر مخفی تھین - وہ ظاہر کردکھائین - سیاحی کے ذریعہ سے خوشی اور فرحت حاصل کرکے پھر اپنے دارالاقامت مین چلے آئے - جب گجرات مین پہونچے - تو اس ملک کی خاک نے آپ کے پانون کے ساتھ دلدل کا کام کیا - اس کے ساتھ عیال داری جو ہوگئی - تو یہ کیچ مین پھنسے ہوئے پانون کے واسطے زنجیر بنی -

القصہ ہجری سنہ سات سو نوے مین شاہ باجن کی روح پاک - عنصری مظہر کے ساتھ پیوند پاکر عالم طلسم کی سیر کے واسطے آئی - اور وقتاً فوقتاً تھوڑا تھوڑا ہوش بڑھتا رہا - بالآخر ادراک کامل ہوگیا - جب آپ کی عمر چار برس کی ہوئی - تو آپ کے پدر بزرگوار شہید ہوئے - اور جب آپ چودہ سال کی عمر کو پہونچے - تو عقل آئی - دست ارادت سے شیخ رحمۃ اللہ کا دامن پکڑا - اکیس برس تک شیخ کی گرامی صحبت سے فیض حاصل کیا - اور درجہ ولایت کو پہونچے - پھر اجازت لیکر سفر حجاز کو خشکی کے راستہ سے چل نکلے - جب خراسان مین پہونچے تو عالم مثال مین دیکھا - کہ حضور خاتم النبوۃ علیہ السلام آپ کے پیر کو ارشاد فرماتے ہین - کہ اپنے مرید سے کہہ دو حج جو کیا تھا - قبول ہوا - اب لوٹ جاوے - اور برہان پور خاندیس مین قیام کرکے - وہان کے طالبون کی رہنمائی کرے - اس کی تعبیر آپنے رحلت پیر سے کی چنانچہ نفس الامر مین جی ایسا ہی ہوا - چونکہ پیر کے کوئی فرزند نہ تھا - لہذا پیر نے اپنے بھتیجے شیخ احمد عطاء اللہ ابن شہر اللہ کو جانشین کیا - اور ایک خاص خرقہ سپرد کرکے فرمایا - شیخ بہاء الدین باجن کو پہونچا دینا - جو خراسان سے لوٹ کر آوینگے - جب آپ اکیس برس بعد سفر سے لوٹ کر گجرات مین آئے - تو بتعمیل ارشاد پیر - امانتی خرقہ لیا - اور دوسرے روز مرقد پیر کی آستانہ بوسی کے واسطے گئے - خوش لہجہ گانے والون کو فرمایا - کہ گاوین - چنانچہ گانا سنکر خوش ہوئے - خلافت کی مبارکباد غیب کی طرف سے آپ کے کانون مین آئی - اطمینان خاطر روز بروز بڑھنے لگا - چند سال شیخ احمد عطاء اللہ کی

Marfat.com

خدمت مین گزرے - پھر باطنی اشارہ کے بموجب دکن کی طرف روانہ ہوئے - دولت آباد مین پہونچکر برہان معرفت سلطان برہان الدین غریب کے مرقد مبارک کا طواف کیا - اور علو ہمت کی درخواست کی - یہان سے شہر بیدر مین پہونچے - بیدر مین شیخ منجھلے تھے جو منصور زمان مسعود بک کے خلیفہ تھے - ان کی ملازمت مین آپنے چلہ کشی کی - ایسی مقبولیت پیدا ہوئی - کہ مسعود بک کی خرقہ عنایت ہوگیا - پھر آپ گجرات کو لوٹے - اور یہان پر آٹھ سال تک پھر حجرہ کے اندر خلوت اور ریاضت مین نفس کے ساتھہ لڑائی ٹھانے رکھی - اس کے بعد دیرینہ فرمان کی تعمیل عمل مین آئی - جو برہان پور مین رہنے کی نسبت تھا - اور اس وقت پر منحصر تھا - خانا پور ایک موضع سواد برہان پور مین ہے - اس موضع مین آکر ایک مسجد مین چند مدت تک بسر کی - حاکم صوبہ کو اطلاع ہوئی - تو نہایت عذر و معذرت کے ساتھہ آپ کو شہر مین لے آیا - آپ کے واسطے گھر - خانقاہ - جامع مسجد - اور خوابگاہ تعمیر کرائی - راقم گلزار اس عمارت مین چند بار گیا ہے - صاحب عمارت کے مرقد کا طواف کیا ہے - اور نماز جمعہ بھی پڑھی ہے - القصہ شاہ باجن نے اس عمارت مین رہکر بقیہ عمر تعمیر باطن مین گزاری - ہجری سنہ نوسو بارہ تھا - ایک رات آپنے شیخ افصح الدین کو جو آپ کے دل سوز دوستون مین سے تھے - اپنے کوچ کی خبر دی - کہ علی الصباح باجن کے غسل اور نماز جنازہ کے لئے - آنے سے دریغ نہ کیجئے گا - چنانچہ آپ حسب فرمان ایزدی صبح کے وقت کوچ فرما گئے - اور تعمیل وصیت بھی عمل مین آئی - ایک سو دو سال کی عمر ہوئی - مصرع زندگی با معرفت ہم دوش داشت

یاد مولانا نظام الدین حسین

آپ مولانا علاء الدین محمد مکتب دار کے بیٹے ہین - جوانی مین پیرون کی سی معرفت - اور پیری مین جوانون کی سی ریاضت تھی - آغاز ہوش سے واپسین نفس تک روز افزون معرفت اور خداشناسی کے نشہ مین مست رہے - کتے ہین - جہان گردی - اور بادیہ پیمائی کا شوق آپ کے دل مین حد سے زیادہ تھا - ایک بار روم کے راستہ مین ایک سید کے گھر مہمان ہوئے - میزبان سید کی لڑکی دائمی صداع مین مبتلا تھی - مگر اس رات دیرینہ الم سے تسکین رہی علی الصباح جب مہمان نے سفر کے واسطے کوچ کیا - تو روزمرہ کی تکلیف اور گریہ وزاری پھر پلٹ آئی - مالک مکان نے راہرو کو ایک بہانہ سے واپس بلوایا - اور اسی طرح دو تین بار رحلت اور معاودت عمل مین لائی گئی - آخرکار جو پردہ روی راز پر پڑا ہوا تھا - وہ اٹھہ گیا - اور معلوم ہوا - کہ اس دختر کی صحت اس جوان کے قدوم کی برکت سے ہے - لہذا بے علاج یون ہی اس لڑکی کا آپ کے ساتھہ عقد کر دیا - میر علائی آبنیری اسی لڑکی کے پیٹ سے ہین -

Marfat.com

یاد مولانا غیاث الدین احمد

آپ تمام عمر بیرونی شست وشو- اور اندرونی جھاڑ پونچھ مین مصروف رہے - مولانا محمد مکتب دار کے فرزند اور نیز مرید ہین - اپنے کلام مین آپنے لکھا ہے - مینے مولانا جامی کی خدمت سے چند معرفتین اور الٰہی حقیقتین حاصل کی ہین - مولانا محمد روحی ازروے محبت چاہتے تھے - کہ مین اپنی طرف سے آپ کے نام اجازت نامہ لکھہ دون - مگر آپنے باظہار شرمندگی یہ کہا - کہ مین اپنے پدر بزرگوار کا خلیفہ ہون - اور مولانا محمد روحی کے خلافت نامہ کے لئے اپنے تئین لائق نہ جانکر عذر کے ساتھہ پیش آئے - مولانا نوراللہ فرماتے تھے - مکتب دار کے صاحبزادہ شیخ روحی سے زیادہ چالاک اور پیش رو ہین - بلکہ سلوک کے راستہ مین ان کا قدم اپنے باپ سے بھی زیادہ استحکام کے ساتھہ بڑھا ہوا ہے -

یاد میر علائی آبیزی

آپ مولانا نظام الدین حسین کے فرزند ہین - جو مکتب دار کے بیٹے تھے - آپکے دل پسند اقوال اور عجائب افعال - ربانی جلال وجمال کا نسخہ تھے - کہتے ہین - جس زمانہ مین ترکمانون کا غلبہ ہوگیا تھا - تو قاضی محسن کے خدمت گزارون مین سے دو سیاہ باطن اشخاص میر کے گھر کا دروازہ کھول کر اندر گھسے - اُس وقت میر گھر پر موجود نہ تھے - میر کے لڑکے بچے - مارے خوف کے پریشان ہوکر بھاگ گئے - یہ دونون ظالم لوٹ پر اُتر پڑے - اور جو کچھہ ملا - لوٹ کر واپس چلے گئے - جب صاحب خانہ آئے - اور چھوٹے چھوٹے بچون کو ہراسان دیکھا - تو جس جانب وہ دونون نابکار گئے تھے - اُس جانب خشم آلود نگاہ سے نظر کی - اُسی دم جس نے دروازہ کھولا تھا - گر پڑا - اور اُس کا ہاتھہ ٹوٹ گیا - جس کے کئی چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہوئے - اور دوسرا شخص دیوانگی کے ساتھہ ایسا رسوا ہوا - کہ پھر ہوش آیا ہی نہین - قاضی محسن نے جب یہ عجیب کرامات دیکھی - تو سخت تعجب کیا - اور اُسی وقت شرمندگی اور عذرخواہی کے ساتھہ میر کے مکان کی طرف دوڑے - خانہ نشین لوگ پھر آنے والون کا ہجوم دیکھکر مارے ڈر کے کانپنے لگے میر نے فرمایا - مت ڈرو - اور مت کانپو - یہ لوگ تمہاری دل جوئی اور عذرخواہی کے واسطے آتے ہین -

یاد شیخ غیاث الدین انکور

آپ بعض روایت کی رو سے ہروی ہین - جذبہ اور سلوک دونون ساتھہ ساتھہ رکھتے تھے - بزرگان وقت کی ملازمت سے فیض کے آثار آپ کے حالات مین پائے جاتے تھے - مولانا نظام الدین حسین کی خدمت

Marfat.com

مین رازداری کی باتین گرماگرمی کے ساتھہ ہوا کرتی تہین - بہلو نشین دشمن (نفس) پر جو آپ کو فتح حاصل ہوئی تہی - تو مولانا کی ہی امداد سے ہوئی تہی - آرزومندان طریقت کے حق مین آپ ایسی نصیحت اور تلقین فرمایا کرتے تہے - جو بالکل آئینہ کی طرح صاف - روشن - اور سراسر فائدہ مند ہوتی تہی - مغاک کی مسجد مین جب آپ مثنوی پڑہا کرتے تہے - تو اپنی زبان مبارک سے عمدہ عمدہ دلچسپ نکتے اور توجیہات لوگون کے سامنے بیان فرمایا کرتے تہے - جن کو بعض لوگ لکہہ بہی رکہتے تہے - جب جذبہ کا جوش سر سے اونچا نکل جاتا تہا - تو ایک شخص آپکے مرید تہے **حافظ اشتر** اُن کا نام تہا - اُن کے کندہون پر آپ سوار ہوکر چکر لگایا کرتے تہے - آپ کی دعا کا انجام - آغاز اجابت کے ساتھہ ہمیشہ دوش بدوش ہوتا تہا - آپکے لڑکے میر عبداللہ تہے - ان کو سالک باجذبہ - یا مجذوب باسلوک کہنا چاہئے - دارالاسلام بلخ مین تلقین فیض کیا کرتے تہے - اور آدمیون کو آدمیون کی عادت - اور ایزدی اخلاق کے ساتھہ موصوف ہونا تعلیم دیتے تہے - جس وقت جذبات کو تموج ہوتا تہا - اُس وقت **العیاذ باللہ** اگر کوئی شخص گستاخی کا خیال ہی دل مین لے آتا تہا - تو بے تامل ایسے سخت رنج و تکلیف مین پڑجاتا تہا - کہ گویا اوپر پہاڑ ٹوٹ پڑا -

یا مولانا محمود کمانگر بہدائی

آپ کا لقب زین الدین ہے - مولانا نظام الدین حسین ابن مکتب دار کے فرزند ہین - آپ عالم - عامل عارف - عاشق - عالی ہمت - اور والا فطرت تہے - بہت برس خراسان مین رہکر گزارے - جب بدعت کی اشاعت اور امور زائد از اسلام کا ظہور اندازہ سے اتنا زیادہ ہوا - کہ لوگون کو برداشت کی طاقت نہین رہی تو خمرہ اس کا ناخوشی ہوا - آپ بے تاب ہوکر قندہار کی طرف چلے آئے - کہتے ہین - جب آپ کا آغاز جوانی تہا تب رسمی علوم تحصیل کرنے کا خیال آپ کو پیدا ہوا - ایک روز مولانا نورالدین کی خدمت مین سبق کی اجازت چاہی - مولانا نے فرمایا - کیا تمہاری یہ آرزو ہے - کہ صدر مفتی - قاضی محتسب - مدرس - خطیب - امام مقری یا متولی بنو - اور اس گروہ والون کے افعال - رفتار - احکام - اور آثار جیسے کچہہ ہین - وہ کوئی ایسا شخص نہین ہے جو پس مخفی ہون - پس بہتر یہ ہے - کہ ان عالی منصبون کے اسباب فراہم نہ کرو - اور اس جماعت کے کارنامہ سے عبرت حاصل کرکے خدائے پاک کی یاد سے اپنے دل کو منور کرو - مینے عرض کیا - نہین - بلکہ میری یہ آرزو ہے - کہ صرف - نحو - منطق - اور معانی کے ذریعہ سے قرآن پاک کے لطیف اور عجیب و غریب رموز - اور حدیث نبوی علیہ السلام کے عمدہ عمدہ نکات - اور اشارات اپنی فطرت کے لائق معلوم کرون - اور پوچہنے

Marfat.com

والون کے ادراک - اور حال کے موافق اُن کے معانی جواب مین بیان کیا کرون - مولانا نے فرمایا - تم جس قدر
بہی زیادہ پڑہوگے - تم کو مبارک ہوگا - مقاصد کے ادراک مین تمہارا درجہ اونچا رہے گا - مین نے عرض کیا - کن
کے درس مین کتاب کہولون - فرمایا - مولانا غیاث الدین احمد کی خدمت مین - کہتے ہین - تہوڑے ہی عرصہ
کے اندر تمام فنون کی تمام کتابون مین دستگاہ پیدا ہوگئی - اور آپ مقاصد اور مبادی کے بیان کرنے مین گویا
زبان وقت ہوئے - آپ کی مجلس مین بزرگان سلف کے سودمند اقوال بیان ہوا کرتے تہے - جس کے
سبب سے آپ کی مجلس کیا تہی - ایک عجیب پندنامہ تہی - اور جو شخص آپ کے حلقہ مین داخل ہوگیا - وہ مستفید ہی
ہوکر نکلا - مابعد کا فقرہ آپ کے پسندیدہ اقوال مین سے ہے - جس شخص کی مراد - خدا کے سوا ہوگی - وہ کبہی درویشون
کی خدمت سے فائدہ نہین اُٹہاوے گا - رباعی

عاشق کہ ز ہجر دوست داد ے خواہد	یا بر در وصلش ایستاد ے خواہد
ناکس تر از و کس نبود در عالم	کز دوست بجز دوست مراد ے خواہد

یاد مولانا نوراللہ

آپ مولانا حسین واعظ کے فرزند اور مولانا سعدالدین کاشغری کے مرید ہین - آپ کا دل اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ کے فروغ سے روشن - اور وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُہٗ کے خزانہ سے تونگر تہا
دہبی اور کسبی علوم مین - اور الہی اور دنیاوی مراتب کے شناخت مین آپ یکتا تہے - زیادہ تعجب کی یہ بات ہے
کہ آغاز جوانی مین جب آپ داخل درس ہوئے ہین - تو نحو کا ایک رسالہ ہی نہین پڑہنے پائے تہے - کہ خدا طلبی
کا شوق پیدا ہوا - جس کی بدولت کتابی نقوش کی تحصیل سے دل افسردہ ہوگیا - آپ لکہتے ہین - شیخ عبدالکریم
یمنی میرے بارہ مین فرمایا کرتے تہے - کہ بہت جلد اس نوجوان کے علم اور صوفی گری کا شہرہ ایک جہان مین ہوجاویگا
نیز بہت جلد تمام عقلا اس جوان کی پسندیدہ تقریر سے معلومات حاصل کرکے خوشیان منادینگے - بالآخر جیسا شیخ
نے فرمایا تہا - ویسا ہی وقوع مین بہی آیا - مجکو ایسا معلوم ہوتا تہا کہ میرے سر پر علوم کا مینہہ چارون طرف سے
پانی کی طرح برستا ہے - اور مجکو نصف قرآن نظماً اور معنیً ایک رات مین یاد ہوگیا تہا - اس کے بعد تحصیل
علم اور حقائق شناسی کی استعداد دم بدم ترقی کرتی جاتی تہی - یہ بالکل سچ ہے - کہ شیخ یمنی کی موثر دعا - جو
نوراللہی راست روی کے ساتہہ ہم آغوش ہوئی - تو اس خیر و خوبی کے ساتہہ - الہی معرفت کا نتیجہ ظہور پذیر ہوا -

---

لہ اللہ (ہی کے نور سے) آسمان اور زمین کی روشنی ہے ۱۲ سہ اور جتنی چیزین ہین - ہمارے ہان سب کے خزانے (کے خزانے) بہرے پڑے ہین ۱۲

Marfat.com

یاد شیخ میر جان

آپ زینیہ خانوادہ مین شیخ علی صوفی کے مرید ہین - دارالاسلام بخارا مین آپ واعظ باعرفان یا عدیم الواعظ تھے جب آپ پند و نصیحت شروع کرتے تھے - تو حسب تقاضاے وقت زبان سے ایسی باتین فرمایا کرتے تھے جو دلپسند اور خرد آفرین ہوا کرتی تہین فنا اور آزادی کا نشہ شیخی اور بزرگی کی شان - ضرورت سے زیادہ آپ مین پائی جاتی تھی - ناموری کی خوشی کو پوچ اور لچر سمجھکر اس شعر کے ساتھ ترنم فرمایا کرتے تھے بیت

نام شہورم کہ بیزارم ازان		در میانِ خلق آمد میر جان	

یاد شیخ جلال متو

آپ شاہ شہباز کے خلیفہ ہین - اور خوالگاہ برہان پور مین ہے - تصوف و تحقیق اور تمکین و توحید کی آپ میزان تھے - بہت سے سالکان طریقت - آپ کی ملازمت سے الہی معرفت اور بیدار دلی کے اعلی درجہ کو پہونچ گئے منجملہ ان کے

ایک سراپا محبت و درد اور مجسم سوز و گداز سید ابراہیم بہکری تھے - جن کی رفتار مین عرفانی جھلک نظر آیا کرتی تھی - اور اقوال سے حقیقت تراوش کیا کرتی تھی - آپ کی رہنمائی سے بہت سے لوگ سلوک کے راستہ پر پڑکر اصلی مقصد کو پہونچ گئے -

دوسرے **شیخ زین الدین** شیشہ گر تھے - عرفانی مقامات اور منازل کے گلزار مین بہار آپ ہی سے تھی استغراق اور توحید کی کیفیت بے انتہا بڑھی ہوئی تھی - عالم علوی اور مکان بہشت کو کن انکھیون سے دیکھا کرتے تھے - صرف حقیقی جمال کو دل کا قبلہ گاہ بنا رکھا تھا جس وقت آپ کو یاد حق مین گرمی آجاتی تھی تو آپ کی زبان سے آگ کے شعلے نکلا کرتے تھے - یہان تک کہ ہمسایون کو خیال ہوتا تھا - کہ آپکے گھر مین آگ لگ گئی ہے - اور گھبرا کر بجھانے کے واسطے دوڑے آتے تھے - یہان آکر آگ کا نام و نشان بھی نہین ملتا تھا - اور اصلی حقیقت پر بھی آگاہی نہین ہوتی تھی - اس سبب سے حیران رہ جاتے تھے -

تیسرے **میان پیارجی** تھے - آپ حقیقی وصال کی مجلس کے محرم - اور دریاے شہود و کشف کے تیراک تھے - آپکے رونے مین یہ اثر تھا - کہ جس سے دوزخ کی آگ بھی بجھ جاوے - اور آپکے تبسم سے باغ ارم مین شگفتگی پیدا ہوتی تھی - تمام عمر درود و سلام بھیجنے مین گزار دی اور حضور اقدس سرور انبیا علیہ و علیہم السلام کا حلیہ مبارک آپنے انہین جسمانی آنکھون سے مشاہدہ کیا تھا - اور سلام اور جواب سلام کے

Marfat.com

شرف سے بھی مشرف ہوئے تھے مصرع چشم اور روشن زنورِ احمدِ مختار باد۔

یا شیخ کبیر

آپ شاہ شہباز کے خلیفہ ہین۔ تحقیق۔ توحید۔ مشاہدہ۔ اور معائنہ یہ تمام چیزین آپ کو حاصل تہین۔ عرفان اور وجدان کا فروغ آپ کی پیشانی سے عیان تہا۔ مرشد کے کل اسرار اور حالات۔ آپکے علم مین تہے۔ خوابگاہ برہان پور ہے۔

یا شاہ میان جی چشتی

آپ شیخ نجم الدین ابن شیخ بہار الدین صدیقی کے صاحبزادہ ہین۔ زادبوم اور خوابگاہ دونون منڈو (مانڈو) مین ہین آپ چھوٹے ہی تہے۔ کہ آپ کی مان نے آپ کا عقد کر دیا تہا۔ آغاز شباب تک آپ صالک رہے۔ ایک لڑکی ہی ہوئی تہی۔ مگر خردسالی مین ہی مرگئی۔ پہر آلہی جذبات پیدا ہوئے۔ اور شرعی تکلیفات دور ہو گیین۔ جو کچھہ آپ کی زبان سے نکل جاتا تہا۔ یا آپکے دل مین آتا تہا۔ وہ ایزدی مشیت کے موافق ہی ہوا کرتا تہا۔ ایک روز کا ذکر ہے۔ ایک دہی بیچنے والی عورت آپ کے سامنے سے نکلی۔ دہی کا گہڑا اُس کے سر پر تہا آپنے اُس کو پاس بلا کر فرمایا۔ اپنے گہڑے کو اوندہا کر دے۔ اور اس مین جو کچھہ ہے۔ گرا دے۔ اُسنے ایسا ہی کیا ایک مرا ہوا سانپ دہی مین سے نکلا۔ سلطان غیاث الدین۔ اور غیاث الدین کے بیٹے نصیر الدین خلجی کا زمانہ تہا۔ کہ آپ عنصری جسم مین رہکر حاجتمندون کو کامیابی کی خوش خبری سنایا کرتے تہے۔ سلطان محمود خرد کے عہد مین تیرہوین ذی حجہ اور ہجری سنہ تخمیناً نوسو اٹہارہ تہا۔ کہ آپنے جسمانی مکان سے رخصت ہو کر عالم ربانی کو کوچ فرمایا۔ مصرع نثار روح او نور ازل باد۔

آپ کے ایک بہائی تہے شیخ جمن نام۔ صاحب حالات و مقامات تہے۔ اعتبار اور مقبولیت بہی اچہی تہی۔ شیخ جمن کی قبر۔ ان کے بہائی کے برابر مین ہے۔ شیخ جمن کے ایک لڑکے تہے شیخ نور الصمد نام تہا۔ اپنے عم مکرم اور پدر بزرگوار کی جگہہ سجادہ نشین تہے۔ ہجری سنہ نوسو کتالیس مین جسمانی جہان سے روحانی عالم کو کوچ فرما گئے۔ وارث۔ سوائے ایک چار ماہہ دختر کے کوئی نہین چہوڑا۔ دختر کا نام خدیجہ بی بی تہا خدیجہ بی بی کی حقیقت حال بڑی لمبی چوڑی ہے۔ خلاصہ یہ ہے۔ کہ ہجری سنہ ایک ہزار دو مین جب خدیجہ بی بی کے لڑکے شیخ قطب الدین نے عالم فنا سے گلزار بقا کو کوچ کیا۔ تو یہ رابعہ وقت اپنے آبا و اجداد کے روضہ کی یاد کر کے شہر منڈو (مانڈو) مین چلی آئین۔ اور روضہ مذکورہ کی خبر گیری بقدر استطاعت کرنے لگین

Marfat.com

آپنے اُس تاریخ سے اس تاریخ تک کہ ہجری سنہ ایک ہزار اکیس ہے - اپنی اقامت اور عبادت کی برکات سے راقم کے مکان کو سعادت دارین سے مشرف کر رکھا ہے - اِس مین شک نہین - کہ عارفات کے گروہ مین اس طرح کی ثابت قدمی - جوانمردی - ایثار اور قناعت کے ساتھہ مثل خدیجہ بی بی کی دسوین صدی مین کوئی نہین ہے -

یاد شیخ ظہور حاجی حمید حصور گوالیاری

آپ مولانا ظہیر غزنوی کے بیٹے ہین - آپ کے عنصری جسم کی اقلیم - جو جسمانی اور روحانی حصون کو شامل ہے - شہنشاہ عشق کا تخت گاہ تھی - اور آپکے امکانی بدن کی کشور - جو ظاہری اور باطنی اجزا پر مشتمل ہے محمدیہ شریعت اور طریقت سے علیٰ صاحبہا افضل الصلوٰۃ والسلام پر رونق تھی - کہتے ہین - آپکے پدر بزرگوار غزنین سے سوداگری سلسلہ مین ہند کی طرف آمد و رفت رکھا کرتے تھے - ہجری سنہ آٹھہ سو پینتیس مین آپنے علم الٰہی کے باطنی شہر سے - عالم وجود کے صحرا مین نزول فرمایا - ایک سال بعد نوزاد بچہ کے کرشمے ایسے دل ربا ہو گئے - کہ ہم خوابہ کو ہمراہ لانے کا باعث ہوئے - اتفاق کی بات ہے - کہ اُس صالحہ کے ایام زندگانی پورے ہوئے - مجبوری دودھ نہ پہونچنے کے سبب سے نوزاد کے نازک ہونٹہ خشک شہد کی مانند ہو گئے - اور اُس کا ناز کے ساتھہ جو ہنسنا تھا - وہ اب گریہ نیاز کی تلخی سے تبدیل ہوا - باپنے اُس کی پرورش کے واسطے بہت جلد دودھ پلانے والی دایہ مقرر کر دی - دوش عاطفت پر اُٹھا کر سب جگہ اور سب حال مین ہمراہ لئے پھرتا تھا - اور اُس کی جدائی کسی بہانہ سے بھی گوارا نہین کرتا تھا - اِس اثنا مین ایک رات قافلہ والون پر ڈاکون کا گروہ آپڑا - اور مولانا ظہیر کو شمشیر کے جان گداز خم سے شہید کر کے اُس لخت جگر کے دل کو داغ یتیمی دیا - ایسا سمجھنا چاہیئے - کہ ماں کی وفات کا رنج - باپ کے مقتول ہونے کے درد سے حاملہ تھا -

القصہ - جس قصبہ کے متصل اور اُس کی حدود مین قافلہ اُترا ہوا تھا - علی الصباح اُس قصبہ کا مقدم اُس آفت رسیدہ زمین پر پہونچا - تاکہ قافلہ سالار کی حقیقت حال معلوم کرے - اور لُٹے ہوؤن کے واقعات کی تفتیش و تحقیق عمل مین لاوے - وہان جاکر دیکھا - ایک بچہ زمین پر پڑا ہوا - رو رہا ہے - کمال مہربانی اور آرزو کے ساتھہ گود مین اُٹھا لیا - اسی درمیان مین ایک گھاٹی کے گوشہ سے ایک عورت نکل آئی - اُس سے پوچھا - تو کون ہے - جواب دیا مین اِس یتیم کی دایہ ہون - مقدم کے دل کو جو یہ فکر تھی - کہ اس شیر خوار بچہ کی غم خواری مین کیسے کرون گا - اِس سے اُسکو نجات ملی - اور خوشی پر خوشی ہوئی - بچہ اُسی دایہ کے سپرد کر کے اپنے گھر لے گیا

Marfat.com

پدرانہ پرورش اور روز افزون التفات کرنے لگا۔

اب غوثی تفصیل کا طومار۔ اجمال کے ہاتھ سے تہ کرکے مغز قضیہ لکھتا ہے۔ جب اُس خرد سال بچہ کو ہوش آنے لگا۔ تو رسمی علم اور درسی فضیلت کی تحصیل شروع کی۔ مقدم کے دل مین بھی آپ کا یہ عمدہ طریقہ کھب گیا۔ اور تحصیل کا بہت سا ضروری سامان ذمہ داری اور اہتمام سے بہم پہونچایا۔ جب تحصیل علم کے ذریعہ سے آپ کے دل مین پوری قراست پیدا ہوگئی۔ اور نیز آپ ماجرائے گزشتہ سے آگاہ ہوئے۔ تو اُس قصبہ کو چھوڑکر گوالیار مین قیام فرمایا۔ تاکہ جو علوم اور فنون فراہم کیے ہین۔ اُن کا داد و ستد شروع کردیوین۔ اور علم کے بازار مین صرافی کی دوکان کھولین۔ یہ کاروبار جاری ہی تھا۔ کہ اس درمیان مین ازلی حکم سے آپ کے سینہ مین خداشناسی کا ولولہ اور طلب کا شعلہ پیدا ہوا۔ ڈھونڈتے ڈھونڈتے آپ کو شاہ قاضن شطاری کی خدمت مین راہ ملی۔ اور یہان پر اپنے تئین آپنے سلسلہ بیعت مین منسلک کیا۔ تھوڑے عرصہ مین کارگار مرشد کی باشرفت تلقین سے مرید کو دولت مراد حاصل ہوکر کمال خوشی ہوئی۔ جب پیر بزرگوار نے رحلت فرمائی۔ تو مخدوم زادہ حقیقی شاہ ابوالفتح ہدیۃ اللہ سرمست کی خدمت مین رہکر توفیق ازلی کا جس قدر فیض شاہ قاضن کی خدمت باقی رہا تھا۔ وہ شاہ سرمست کی خدمت گزاری سے حاصل کیا۔ جب آپ کی عمر بیس سے چالیس برس کا چلہ پورا ہوگیا۔ اور ادہر توفیق کی شراب کا دور ختم ہوا۔ تو آپنے سفر حجاز کی اجازت چاہی شاہ ابوالفتح نے نامدار خانوادون کی خلافت کا خرقہ عطا فرماکر سفر مبارک کی اجازت دی۔ یہ واقعہ شاہ ابوالفتح کے ذکر مین کسی قدر تفصیل کے ساتھہ لکھا گیا ہے۔ وہان پر دیکھہ لینا چاہیئے۔ جب رخصت حاصل ہوئی۔ اور ارادہ بھی مصمم ہوگیا تو آپنے سیاحی کی چادر کندھے پر ڈالی اور ہر سمت اور ہر شہر کے بزرگون اور عارفون سے راہ تصوف مین معنوی سلوک اور منزل شناسی کا توشہ حاصل کیا منجملہ ان سب کے۔

آپ کا اعلی درجہ کا ذخیرہ وہ ہے۔ جو اویسیہ سلسلہ مین شیخ علی شیرازی کی خدمت سے ملا تھا۔ شیخ علی شیرازی کا لقب علی ثانی ہے اور یہ شیخ عزیزالدین عبداللہ مصری کے خاص مریدین۔ جو ایک روایت سے امام زمان ابوالوقت خواجہ اویس قرنی یمنی کے بے واسطہ مریدین۔ انواع و اقسام کی اثر بخش دعائین اور طریقہ صوفیہ کے اشغال۔ یہ چیزین امام زمان کی نسبت محکوم کا حکم رکھتی تھین۔ اور علی ثانی کو سلسلہ کے معین طریقہ سے تھوڑی کرکے عنایت ہوئی تھین۔ یہ سب علی ثانی کے ارشاد کی برکت سے حاجی حمید حضور کو بھی پہونچین۔

Marfat.com

دوسرے چشتیہ سلسلہ مین شیخ محمد غیاث چشتی کی ملازمت سے سپردگی نامہ۔ اور اجازت کا خرقہ حاصل ہوا شیخ محمدؒ غیاث چشتی۔ خواجہ معین الاسلام کے بزرگ خلیفہ ہین۔ اور خواجہ معین الاسلام۔ شیخ حسام الدین مانک پوری کے خلیفہ تھے۔

خلاصہ اس تمام گزارش کا یہ ہے۔ کہ آپنے حج اور عمرہ کے تمام ارکان ادا کر کے مدینہ معظمہ کے طواف کا عزم فرمایا۔ اور وہان پر چالیس برس کا ایک چلہ نبی علیہ السلام کے روضہ اقدس کی جاروب کشی مین بے انتہا شوق کے ساتھہ پورا کیا جب عمارت بدن مین پیری کی سستی پیدا ہوئی۔ تو ایک روز مواجہہ مین ادب کے ساتھہ کھڑے ہو کر عرض کیا۔ حاجی حمید حضور کو پیری کی ناتوانی نے آدبایا۔ اور ظاہری فرزند کوئی ہے نہین۔ پس یہ ان احمدیہ اور احدیہ اسرار کو کیا کرے۔ جو اس کی قوت ملکہ مین محفوظ ہین۔ اور نیز جو مکاشفہ مین بزرگان امت حضور کی پیروی سے فراہم ہوئے ہین۔ اور یہ اسرار کس کو سپرد کرے۔ جس طرح ارشاد ہو تعمیل کی جاوے کہتے ہین۔ خواب کے پردہ مین دو[2] خرد سال باکمال سعادت مندون کی دو مثالی اور خیالی صورتین آپ کی چشم بصیرت کے سامنے کردی گیین۔ اور ارشاد ہوا۔ یہ فرشتہ نما صورتین جن اطفال کی ہین۔ وہ تمہارے باطنی خزانون کی خزانچی گری کے واسطے ازل سے نامزد ہین۔ اور ان کا دیدار ہند مین تم کو فکر تلاش سے رہائی بخشے گا۔ اس ارشاد کے مضمون سے آپنے یہ اخذ کیا۔ کہ زمین ہند کو بازگشت کی اجازت ہے۔ جب دریائے اعظم سے گزر کر اپنے مکان مالوف گوالیار مین واپس آئے۔ تو چند روز بعد جو حلیہ خواب مین دیکھا تھا۔ وہ شیخ بہول اور شیخ محمدؒ کی صورتون مین بحالت بیداری جلوہ گر پایا۔ یہ دیکھکر بہت کچھہ شکر الٰہی بجا لائے اس وقت مین شیخ محمد کی عمر سات برس سے متجاوز تھی۔ اور خدا شناسی کے کوچہ مین ابھی یہ طفل نوخرام تھے۔ آپنے دونون کو موثر نفس کی امداد سے اپنی طرف کھینچ کر خدمت مین متوجہ کیا۔ اور نامور خانوادون کے مشائخ جو کمالات اور حالات رکھتے ہین۔ اُن کے اطوار اور اسرار۔ بالخصوص شطاریہ مشرب کی رفتار۔ دعوت کا فن اذکار کی طرز۔ اور اشغال و تصورات کی سند ین۔ غرض کہ کل چیزین دو سال کے اندر تعلیم و تلقین فرما دین شیخ بہول کو ہمراہ لیکر صوبہ بہار کی طرف سیر کو چلے۔ اور شیخ محمد کو چنار کے کوہستان مین حجرہ ریاضت کے اندر حصول معرفت کے واسطے مشغول فرمایا۔ پھر چند روز بعد شیخ بہول کی سفارش شیخ محمد سے کر کے حصول فیضان کے واسطے اُن کے پاس روانہ کیا۔ شیخ محمدؒ نے بھائی کی گرہ کشائی۔ پیر کی خدمت سے سمجھکر لوٹا دیا۔ اور اس بات آپ کے حضور مین ایک عریضہ لکھا۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ ماجرا ان دونون بزرگون کے ذکر مین ایک متوسط تفصیل

Marfat.com

کے ساتھہ لکھا جاوے گا۔

کہتے ہین۔ تیرہ سال اور چند مہینے بعد جناب حاجی صاحب نے معاودت فرمائی۔ مرید کو مراد کے ساتھہ کامیاب پایا۔ اور مرید کی مشتاق آنکھین اپنے دیدار سے منور فرمائین۔ مرید نے بھی ایام ریاضت مین یہ کام کیا کہ اپنے اعمال کو پانچ طریقون پر ترتیب دیکر۔ ایک کتاب تصنیف فرمائی تھی۔ جس کا نام جواہر خمسہ رکھا تھا۔ یہ کتاب شریعت و سلوک کے اطوار۔ اور طریقت و تصوف کے اسرار پر مشتمل ہے۔ اور جمیع خداشناس سالکون کے واسطے دستور العمل کا حکم رکھتی ہے۔ جب یہ کتاب مرید نے پیر کی خدمت مین پیش کی۔ جو حالات عرفان کو شامل ہے۔ اور اس کا انجام بھی عرفان ہے۔ تو پیر نے خوش ہوکر فرمایا۔ اسرار اور اعمال کے جواہرات۔ جو میرے تصرف اور قدرت مین تھے۔ وہ قبل ازین تم کو حوالہ کر چکا ہون۔ اور مینے اپنے پاس نام کے سوا کچھہ نہین رکھا تھا۔ اب نام کو بھی کتاب کے صلہ مین جو معلم افعال ہے۔ تمہارے اوپر تصدق کرتا ہون۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ جل شانہ کا شکر بجالاکر فرمایا۔ خدا کا احسان ہے۔ کہ اس تنگ کوچہ (دنیا) مین آتے وقت جو رنگ رکھتا تھا۔ یہان سے جاتے وقت اُس وقت کے ہم رنگ ہون

اس کے چند روز بعد فارغ البالی اور دل آسودگی کے ساتھہ تاریخ بائیسوین ذی حجہ ہجری سنہ نوسو تیس کو فرق کی تفرقہ سرائے (عالم دنیا) سے جمع الجمع کی جمعیت آباد (عالم علوی) کو کوچ فرما گئے۔ آپ کی خوابگاہ بہارا ورسارن کی زمین پاک مین ہے۔ جس کا طواف چھوٹے بڑے اب بھی کرتے ہین۔

مصرع طواف مرقد مردان نصیب ایشان باد

یا شیخ ابوالفتح ہبۃ اللہ سرمست

آپ شیخ قاضن شطاری کے بیٹے ہین۔ قدس سرہما آپ کی کرامتین ظاہر اور مقامات عالی تھے بزرگان زمانہ کے تلقین محل مین دانش و بینش کا چراغ جلا رکھا تھا۔ کہتے ہین۔ آغاز جوانی مین آپ پدر بزرگوار کی تلقین سے رہ گئے تھے۔ شیخ منصور جاجی حضور آپ کے باپ کے خلیفہ ہین۔ انہون نے آپ کی رہنمائی مین پرستارانہ ہمت اور عزم کو کام فرماکر روحانی کمالات سے مستفید کیا۔ اور تصوف کی منزلین اور مقامات طے کرادئے یہان تک کہ آپ مسند پر رونق بخش ہوئے۔ بالآخر جو خلافت کا خرقہ آپ کے پدر بزرگوار سے حاجی حضور کو ملا تھا۔ وہ حاجی حضور نے آپ کو دیا۔ اور کہا شیخ قدس سرہ نے یہ خرقہ آپ کے لیے میرے سپرد فرمایا تھا۔ یہ آپ اس کو پہنین۔ اور طالبان خدا کی رہنمائی کرین۔ اس کے بعد چند روز اور حاجی حضور نے آپ کی خدمت مین

Marfat.com

کوشش کی - خرقہ خلافت آپ سے لیا - اور اپنے تئین شیخ ابوالفتح کی خلافت سے مشہور کیا - کہتے ہین ہجری سنہ نوسو چھیالیس مین جنت آشیانی نصیر الدین ہمایون شاہ نے جب صوبہ بنگالہ فتح کیا تہا - تو شاہ آپ کی ملازمت مین حاضر ہوا - اور جب دار السلطنۃ آگرہ کو واپس آنے لگا - تو نہایت ادب اور آرزو کے ساتھہ آپ کو اپنے ہمراہ لیا - اثناے راہ مین شاہ کو دشمنون کی نظر لگ گئی - اور لشکر مین تشویش اور پراگندگی پیدا ہوئی مجبوراً شیخ ابوالفتح نے جاجی پور مین قیام فرمایا - اور واپسین نفس تک یہین رہے - جب زمانہ زندگی پورا ہوا تو اُسی جگہہ آپ کی قبر بھی بنی - آپ کے بیٹے شیخ رکن الدین تہے - صورت و سیرت - علم و عمل - اور حال و قال مین پدر بزرگوار کی مثل تہے - باپ کی جگہہ سجادہ نشین ہوئے - شیخ کمال الدین سلیمان قریشی جو - رافعی کے معلم ہین شیخ رکن الدین کے بڑے خلیفہ ہین -

یاد مولانا شمس الدین محمد زیرک

شیراز کے بزرگ علما مین آپ کا شمار ہے - عبارت آرائی - اور استعارات پیدا کرنے مین کمال کا درجہ حاصل تہا - سلطان محمود کلان کے عہد مین آپنے وطن ترک کرکے - اپنے قدوم مبارک سے صوبہ گجرات کو رونق بخشی تہی - اور آپ کے التفات سے سلطان محمود العاقبۃ نے بہت کچھہ فائدہ اُٹھائے **ماثر محمود شاہی** آپ ہی کی تصنیف ہے - تشبیہ - توجیہ - تمثیل - اور استعارہ کے ذریعہ سے حکایت لکھنے مین شور انگیز شیرینی عبارت کے اندر بہت کچھہ پیدا کی ہے - اِس کتاب کے واقعات پڑہنے سے تاریخ پڑہنے والون کا دل خوش اور عبرت و تجربہ اور حیرت و آگاہی سے مالا مال ہوتا ہے -

یاد شیخ بخشو

آپ خدا دوست ہین **فرق من اللہ** (ولادت) اور **وصل الی اللہ** (بعد وفات) کا آپ کا مکان دسکہ (مندسور) مین تہا - کہجور کے درخت سے ایک شیرہ (دودہ) نکلتا ہے جس کو ہندی زبان مین تاڑی کہتے ہین اکثر لوگ نشہ اور کیف کے واسطے پیتے ہین - چونکہ آپ کا قدم - شریعت کے راستہ پر استوار تہا - اسواسطے آپنے ایک روز جاگیردار کی امداد سے تاڑی کے گھڑون کو توڑ ڈالا - پینے والون کو پینے سے روکا - اِس عداوت سے یہ لوگ ایک رات اِس بات پر آمادہ ہوئے - کہ شیخ کو عالم ہستی سے ہی نیست و نابود کر دینا چاہیئے - جب فراہم ہو کر آپ کے حجرہ کے پاس پہونچے - یکایک اندہے ہو گئے - یہ کرامت دیکھکر ناچار تمام لوگ عذر و معذرت کے واسطے روتے جھینکتے شیخ کے آستانہ پر حاضر ہوئے - اور سر زمین پر رکھہ دیا - آپنے ازراہ مہربانی اندہون کی طرف نگاہ کی - جو روشنی چشم

Marfat.com

جاتی رہی تھی - وہ پھر پلیٹ آئی - قصہ کوتاہ یہ ہے - کہ ہجری سنہ نوسو سولہ مین - آپنے مکان ہستی سے کوچ فرمایا - تین بیٹے چھوڑے - شیخ بدہن شیخ حسن اور شیخ معین الدین - ان مین اولین صاحب زادہ - علوم متداولہ سے آراستہ اور حسن افعال کے ساتھہ پیراستہ باطن مین فارغ - اور ظاہر مین پاکیزہ تھے -

یا دشیخ عطن

آپ ترکی نسل سے ہین - آپ کے رسمی اور لدنی علوم کمال کے درجہ کو پہونچے ہوئے تھے - سلطان سکندر لودہی کا زمانہ تھا - جب آپ ترکستان سے ہند کی طرف آئے - اور ناگور کو اپنا وطن اور ابدی آرام کی جگہہ قرار دیا - ایک سو بتیس ۱۳۲ سال زندگی اور زندہ دلی کے ساتھہ گزارے - بہت سے لوگون نے آپ کی ملازمت سے نور معرفت حاصل کیا - بالخصوص حقائق آگاہ شیخ مبارک ابن جعفر نے آپ کے موثر اور فیض بخش دم سے تلقین پائی تھی - یہ حال کچھہ تھوڑا سا شیخ مبارک کی مبارک یادداشت مین بھی انشاء اللہ لکھا جاوے گا -

مصرع عطاہائے الٰہی روز نیش باد -

یا دشیخ عبداللہ بیابانی

آپ شیخ سماء الدین دہلوی کے بیٹے ہین - علم اور معرفت مین کمال رکھتے تھے - آبادی سے بھاگ کر بیابان مین بسر کرتے تھے جب بھوک کی آگ بھڑکتی تھی - تو خودرو گھاس کھالیا کرتے تھے - چارون فصلین آسمان کے نیچے گزارتے تھے - ربانی کلام حفظ تھا - ایک بار روزمرہ ختم کیا کرتے تھے ہر روز صبح کے وقت صحرائی وحوش اور پرند آپ کے دیدار کے واسطے آکر چارون طرف گرد جمع ہوا کرتے تھے - جب آپ اشارہ فرماتے تھے - تب اپنا اپنا راستہ لیتے تھے - فرمان روایان خلجی کا زمانہ تھا - کہ منڈو (مانڈو) مین آئے - قلعہ کے نیچے کا جنگل آپ کو بھلا معلوم ہوا - ایک مدت تک آپنے وہین بسر کی - لوگون کی صحبت کم رکھتے تھے - جب فرمان طلب پہونچا - تو کشادہ پیشانی کے ساتھہ پیشگاہ قرب کو روانہ ہوئے - خوابگاہ موضع چھتری مین ہے قلعہ منڈو سے تین کوس کے فاصلہ پر جنوب اور مغرب کے گوشہ مین - آپ کے کوئی لڑکا نہ تھا - البتہ آپ کے چچازاد بھائیون مین ایک ضعیف العمر شخص تھے شیخ حسین نام تھا - شیخ حسین کو سوختگی اور افسردختگی غایت درجہ تھی - راقم گلزار کے ساتھہ ملاسم یک جہتی رکھتے تھے - شیخ جمالی کنبو مصنف سیر العارفین کے اشعار جو شیخ سماء الدین کی مدح مین ہین - وہ شیخ حسین کو یاد تھے - موقع اور محل پر پڑھا کرتے تھے - ہجری سنہ ایک ہزار سات مین کوچ فرمایا - ایک لڑکا چھوڑا نام بنیا - شیخ گھوڑن نام - بنیاسے علی الاطلاق اس کو باطنی نور عطا فرماوے -

Marfat.com

یاد شیخ چندن قریشی

آپ کی خوابگاہ اگرہ مین ہے - دینی علوم - پرہیزگاری - بلند ہمتی - ایثار - توکل - شانِ بزرگ - اور حال پسندیدہ یہ صفات آپ کو حاصل تہین - آپ افضل زمان شیخ ابوالفضل مبارک ابن خضر کے حد بادری ہوتے ہین - ایک روایت سے شیخ سماءالدین دہلوی کے مرید ہین - جو شیخ جمالی دہلوی کے پیر تے - آپ فرمایا کرتے تے مرد کے واسطے حین عنایت آلہی سے کہ صور علمیہ اُسی سے مراد ہے - چار چیزین کافی ہین - علم و عمل - عمر - اور عافیت - اور یہ چارون چیزین - طینت بشری کے خمیر مین داخل ہین - ان کے حصول کے لئے دعا کے ذریعہ سے خواہش کرنی چاہیئے - جب عبودیت کا مرتبہ کمال کو پہونچے گا -

یاد شیخ ابوبکر قریشی

آپنے سلطان سکندر لودہی کے زمانہ مین - اصلی وطن سے آکر دارالسلطنۃ آگرہ مین اقامت اختیار کرلی تہی - رسمی علوم مین آپ کو تبحر حاصل تہا - اپنے وقت کے پرہیزگار تے - وصایاے امام محمدؒ رحمہ اللہ پر - اور اصول بزدوی پر ایک شرح لکھی ہے جو مشکلون کو حل کرنے والی - اور نکتہ آرا ہے - کہتے ہین - ایک رات عالم مثال مین - خاتم النبوۃ علیہ السلام کی ملازمت حاصل ہوئی - حضور سے ارشاد ہوا - جاؤ - وہ زمین - جس مین عصا گاڑا گیا ہے - اُس مین ایک کنوان کھدواؤ - علی الصباح اُس زمین کو جاکر جو دیکھا - تو ایک گڈھا نم ناک پایا - جو گاڑے ہوئے عصا کے نوک کی مقدار سے تہا - آپنے حکم کی تعمیل نہایت کوشش کے ساتھ کی اب اُس جگہہ ایک کنوان ہے - جو ہمیشہ شیرین پانی سے مالامال رہتا ہے - آخرین سفر کے بعد جو گی پور مین دفن کیے گئے جو آگرہ کی اطراف مین ہے -

یاد شیخ جلال محمد قادری

آپ کی پیدائش دہلی کی ہے - ظاہری علم کی تحصیل کے واسطے گجرات کی طرف چلے گئے تے - تمام فنون متداولہ - اور علوم درسیہ تحصیل کئے - اِس کے بعد خداشناسی کا ولولہ دل سے جوش کر اُٹہا - رہنماے مرشد کی تلاش ہوئی - اُن ایام مین شیخ بہاءالدین انصاری ملتانی شہر منڈو (مانڈو) مین تہے اُن کی - فیض بخشی کا شہرہ آپنے سنا - کان کہڑے ہوئے - ناچار گجرات سے منڈو مین آکر بہائیہ مریدون کے زمرہ مین داخل ہوگئے - اور چند سال شیخ انصاری کی خدمت مین رہکر دانش و بینش کا حصہ لیا - جب آپکے پیر - حاکم مالوہ سلطان محمود خلجی سے رنجیدہ ہوئے - تو آپ نے بہی پیر کے ساتہہ دولت آباد دکن کا عزم کیا - یہان پر نا لبکار نفس کی

Marfat.com

کی لڑائی مین کمال کوشش کرکے فتح حاصل کی - بعدہ لوگون کی ہدایت کے واسطے برہان پور مین رہنے کی اجازت مانگی - اور ملی - جب سفر حجاز کو گئے - تو دل مین یہ ٹھانی - کہ اگر زندہ واپس آؤن گا - تو جس شہر مین رہنے کا حکم ہوا ہے - اُسی شہر مین قیام کے واسطے بستر جماؤن گا - اتفاقاً اثنائے راہ مین وستون کی بیماری لاحق ہوئی - جس نے آپ کو ہمراہیون کے ساتھ چلنے سے باز رکھا - بے علاج قافلہ سے تنہا - اور آبادی سے دور ایک جنگل بیابان مین رہ گئے - اتنے مین کیا دیکھتے ہین - ایک شتر سوار - اوگھٹ راستہ سے آنکلا - اور بیمار کا مقصد پوچھنے لگا - کیفیت عرض کی گئی - پھر آپنے شتر سوار کے کہنے کے بموجب آنکھین بند کرلین - شتر سوار نے ہاتھ پکڑکر اونٹ پر سوار کرالیا - اور جلدی سے اُتار دیا - جب آنکھ کھولی - تو آپنے اپنے تئین منا کے بازار مین پایا - نہایت خوشی ہوئی - اور کمال عجز و نیاز کا اظہار کیا چند روز بعد جو لوگ ہمراہی مین تھے - وہ بھی پہونچ گئے اور آپ کے پہونچنے کی سرگزشت سنکر کمال حیرت ہوئی - القصہ حج اور عمرہ کے ارکان ادا کرکے ہند کی طرف معاودت فرمائی - اور برہان پور مین آکر گھر ہی بنایا - اور خانقاہ بھی تعمیر کی بہت سے لوگون کو ہدایت کرکے الٰہی معرفت کے درجہ کو پہونچایا -

کہتے ہین - ایک رات پیر نے خواب مین فرمایا - شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کا خرقہ جو مجکو پہونچا تھا اور وہ اب تمہارے پاس امانت ہے - اُس خرقہ کو بیدر مین فلان روز شیخ محمد ملتانی کو پہونچا دو - جو ہمارے خاص خلیفہ ہین - چونکہ تین شبانہ روز کی مدت مین تین سو کوس کی مسافت طے کرنے کی گنجایش نہین تھی - لہذا بجائے پانون کے بازوئے ہمت پرواز مین ڈالا اور[1] غُدُوُّھَا شَہْرٌ وَّرَوَاحُھَا شَہْرٌ کی طاقت ظاہر فرمائی - پالکی والہ کہار کہتے تھے - کندھون پر پالکی کو - اور زمین پر پاتون کو مس نہین ہوتا تھا - سلیمانی تخت کی طرح ہوا مین نہایت سبک چلی جاتی تھی - وقت معینہ سے پہلے جہان پہونچنا تھا - جا پہونچے - اور تھوڑے عرصہ مین برہان پور کو لوٹ آئے -

شاہ شہباز کے خلیفہ شیخ جلال متو کو ایک رات ایسا معلوم ہوا - جوق جوق فرشتے آسمان سے زمین پر آرہے ہین - دریافت کیا - کس کام کے واسطے مامور ہوئی ہے - فرمایا - شیخ جلال کی روح مقدس کے استقبال کے واسطے ہم بھیجے گئے ہین - شیخ جلال متو نے اپنے تئین مطلوب سمجھکر - علی الصباح واپسین سفر کی تیاریان شروع کردین - اِس اثنا مین ایک دوست آئے - اور بیان کیا - آج رات کو عالم قدس کے باشندون نے مجھے

[1] اُس کی صبح کی منزل ایک مہینے بھر کی (راہ) ہوتی اور (اسی طرح) اُس کی شام کی منزل مہینے بھر کی (راہ ہوتی) ۱۲

Marfat.com

شیخ جلال محمد قادری کی رحلت کی اطلاع بخشی ہے۔ ہنوز کلام انجام کو نہین پہنچا تھا کہ ایک شخص مجلس مین ایا۔ اور شیخ جلال محمد قادری کے واصل حق ہونے کی خبر بیان کی۔ تاریخ تیئسوین ربیع الاول ہجری سنہ نوسو اٹھائیس تھا آپ کی قبر برہان پور کے بازار مین مقدر تھی۔ کہ بنائی گئی۔

یاد شیخ احمد نارنولی

آپ شاگرد اور نیز مرید شیخ حسین ناگوری کے۔ اور فرزند قاضی مجدالدین کے ہین۔ جو قاضی شمس الدین کے پوتے تھے۔ نسل مین امام محمد شیبانی کو پہونچتے ہین۔ جو امام اعظم ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے دوست تھے۔ کہتے ہین شیخ احمد سات بھائی تھے۔ جو تمام۔ علم۔ اور پرہیزگاری کا لباس رکھتے تھے۔ لیکن علم۔ عمل۔ عمر۔ اور عبادت کے اعتبار سے سب مین زیادہ بزرگ آپ ہی ہین۔ سولہ برس کی آپ کی عمر تھی۔ کہ زمانہ کے تمام علما پر علمی بحث مین آپ غالب تھے اور دولت مندون کی محفل مین بالانشین تھے۔ اٹھارھوین سال مین رسمی طور پر بیعت کر کے مجلسون مین بیٹھنا۔ اور مباحثے کرنا ترک کر دیا۔ اور گوشہ نشینی کے ارادہ پر اجمیر مین آپہونچے۔ روزمرہ آدھی رات کے وقت خواجہ معین الاولیا کے روضہ پر جایا کرتے تھے۔ یوسفی اعجاز سے دروازے کھل جاتے تھے۔ اور اُس وقت سے لیکر چاشت کے وقت تک سوائے ورد۔ دعا۔ نماز نفل۔ اور نماز فرض کے کوئی کام نہین کرتے تھے۔ نہ کوئی حرف زبان سے نکالتے تھے۔ اِس کے بعد سونے کے وقت تک درس۔ قیلولہ۔ نماز فرض۔ اور مستحب۔ دعا خوانی۔ وعظ گوئی۔ اور تفسیر مین مشغول رہ کر ایک پلک مارنے کی فرصت بھی اپنے اوپر جائز نہین سمجھتے تھے۔

القصہ۔ اسی طرح پر ستر برس اُس جگہ گزارے۔ ہجری سنہ نوسو بالیس مین جب کہ آپ کی عمر نوے کو پہونچی تو خواجہ معین الاولیا کی طرف سے اطلاع ملی۔ کہ اس شہر مین ایک عظیم آفت آنے والی ہے۔ لہذا آپ اپنے مریدون کا گروہ ساتھ لیکر رانا سانگا کے حادثہ سے سات روز پیشتر بہ ترک سکونت نارنول مین جا پہونچے۔ تین برس بعد الہ دین مجدد سرراہ آپ سے مقابل ہوئے۔ اور کہا۔ احمد۔ دوڑو۔ عنقریب پیغام طلب آتا ہے۔ ناچار آپ سرگردان اور پریشان ناگور پہونچے۔ دوسرے سال پچیسوین صفر ہجری سنہ نوسو تالیس مین عالم علوی کو کوچ فرما گئے۔

غوث الاولیا کی تصنیفات سے کچھ اور ادہین۔ اُن مین صاحب ممدوح تحریر فرماتے ہین جس زمانہ مین کوہستان چنار مین رہکر نفس کے ساتھ مین بھاری لڑائی کر رہا تھا۔ اُس زمانہ کا ذکر ہے۔ مینے خواب مین دیکھا۔ شیخ شرف احمد یحییٰ منیری۔ بہار اور بنگالہ کے مشایخ کبار کا گروہ ساتھ لیے ہوئے۔ دریاے گنگا کے کنارہ کھڑے ہوئے ہین۔ اور اس درویش کو بلاتے ہین۔ جب خواب سے بیدار ہوا۔ تو ملازمت مین حاضر ہوا۔ ارشاد ہوا۔

Marfat.com

ناگور تک تم ہماری ساتھ چلو مینے بہانہ کیا۔ تو قبول نہین ہوا۔ فرمایا۔ آج قطب زمان شیخ احمد مجدد خلیفہ شیخ حسین ناگوری نے عالم علوی کو کوچ فرمایا ہے۔ اور حضرت خاتم النبوۃ علیہ السلام نماز جنازہ کے واسطے تشریف لائے ہین۔ مشایخ کے پہونچنے کا انتظار دیکھ رہے ہین۔ یہ تقریر سنکر مزید انکار کی گنجایش نہین رہی۔ شرف الاولیا نے میرا ہاتھہ پکڑا۔ اور کہو کہا۔ ہم فوراً دہلی مین پہونچ گئے۔ اس صوبہ کے مشائخ وہان منتظر تھے سب نے فراہم ہوکر ایک ساتھہ ہُوُ جو کہا۔ تو اپنے تئین ناگور کی حدود مین پایا۔ ناگاہ حوض پر تلے کے کنارہ ایک تابوت نظر آیا۔ جس کے نزدیک سرور انبیا علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے۔ اور بزرگان مشرق و مغرب گروہ کے گروہ کھڑے ہوئے تھے۔ اس درویش کو اولین صف مین بلایا۔ اور شیخ فریدالدین عطار کی طرف ارشاد ہوا۔ کہ اپنے فرزند سے کہو۔ کہ امام بنے۔ کمال ادب اور ڈر سے بدن پر رعشہ پیدا ہوگیا۔ عرض کیا گیا۔ یہ ڈرتا ہے اور اس کے سوا کوئی اور ذی جسم اس جگہ ہے بھی نہین۔ فرمایا۔ کہو۔ امامت کرے۔ مینے عرض کیا۔ نماز جنازہ کی نیت اور دعا مجکو اچھی طرح معلوم نہین ہے۔ یہ ناواقفیت کا عذر بھی حضور مین پیش کیا گیا۔ فرمایا۔ جنازہ کی نماز مین کسی خاص نیت اور دعا کی شرط نہین ہے۔ بس توجہ اور تکبیر کافی ہے۔ اس پر درویش نے ترکیب کی تعلیم کے لئے التماس کیا۔ فرمایا۔ کہو الصلوٰۃ للہ والثواب للمیت اللہ اکبر۔ اور ہر بار آنکھہ بند کرو۔ اور کہو لو۔ اور اللہ اکبر کہو۔ یہان تک کہ چار تکبیرین پوری ہوجاوین۔ مینے حکم کی تعمیل کی۔ جب آپ کو سپرد گور کردیا تو رسوں خدا نے تحفہ سلام درویشان حاضر و غائب کو پہونچاکر۔ کوچ فرمایا۔ شرف الاولیا نے میرا ہاتھہ پکڑا۔ اور اپنے تکیہ مین لے آئے۔ جب آنکھہ کھلی تو اپنے تئین معمولی جگہہ پر پایا۔

خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ آپ کی بزرگی مین کسی شخص کو کلام نہین ہے۔ آپ اپنے پیر کی طرح خاندان نبوی علیہ السلام کی محبت مین گویا رہن تھے۔ ربیع الاول مہینے کے اولین بارہ روز مین۔ اور محرم مہینے کے اولین دس روز مین ماتمیون کی طرح بنا اور دھلا ہوا کپڑا نہین پہنا کرتے تھے۔ اور سوگوارون کی طرح زانو پر سر۔ اور سر پر ہاتھہ رکھے ہوئے۔ نوحہ اور نالہ کرتے رہتے تھے۔ اور کھانا اور شربت جو کچھہ ہاتھہ سے بن پڑتا تھا۔ درویشون کو اور یتیمون کو دیا کرتے تھے۔ اگر کوئی شخص کسی سید کے مقابلہ مین شرعی دعوی پیش کرتا تھا۔ تو آپ منت اور سماجت کے ساتھہ ایسی صورت پیدا کرتے تھے جس مین سید کی جانب داری نکلتی ہوتی تھی۔ اور کہا کرتے تھے۔ سادات کے ساتھہ از روئے مروت پیش آنا چاہیئے۔ نہ از راہ شریعت۔ آپ کی خواب گاہ سلطان الشارکین جمیع الاولیا کے روضہ مین اپنے پیر بزرگوار کے مزار کے تحت مین ہے۔

Marfat.com

یاد شیخ عبدالوہاب

آپ بخاری - ملتانی - اور سید جلال سُرخ کی نسل سے ہین - جو مخدوم جہانیان کے جدامجد تھے - کہتے ہین - سید جلال بزرگ کے دو بیٹے تھے - سید احمد - اور سید محمود - مخدوم جہانیان سید محمود کے بیٹے ہین - اور آپ اولین بیٹے (سید احمد) کے پوتون مین سے ہین آپ کو دوبار سفر حجاز کے ذریعہ سے ارکان حج ادا کرنے کا شرف حاصل ہوا تھا - اولاً ملتان سے - اور دوسری دفعہ دہلی سے - سلطان سکندر لودہی کے زمانہ مین اپنے وطن سے دہلی مین آکر - گھر بنالیا - اور گھر والی بھی بہم پہونچائی - آپ کے ایک لڑکا تھا مجذوب **ابوالغیث** نام - جو کچھ اُس کی زبان سے نکل جاتا تھا - فرمان روائے تقدیر اُسکو راستی کے قالب مین ڈھال دیتا تھا - پدر بزرگوار لودہی کی ترقی اور سلامتی کی خواہش رکھتے تھے - اور اس مین کوشش کیا کرتے تھے - ایک روز مجذوب لڑکے نے باپ سے کہا - بابا بے فائدہ کوشش - اور ناشکور سعی نہ کیجئے - کیونکہ امسال کیا سلطان - اور کیا مین اور آپ غرض کوئی بھی اس جگہ رہنے والا نہین ہے - کہتے ہین - اسی سال ظہیر الدین بابر بادشاہ نے دہلی کی طرف چڑھائی کی - لودھی کے لشکر اور چغتائی سپاہ کے درمیان مین بڑی بھاری لڑائی ہوئی - اس مین سلطان سکندر مع بہت سی فوج کے میدان لڑائی مین مارا گیا - اور یہ دونون شخص بھی ایزدی حکم کے بموجب اسی سال مین - کہ ہجری سنہ نوسو تیس تھا - عالم صورت سے رخصت ہوئے اور مجذوب کا قول سچا ہوا - خوابگاہ شیخ عبداللہ قریشی کے مزار کے برابر مین ہے پرانی دہلی کی حدود مین -

یاد شیخ سالار ناگوری

آپنے بامداد توفیق - تحقیق کے واسطے جان پیمائی کی - اور اس ذریعہ سے عبرت اور تجربہ حاصل کیا تھا - ایران اور توران مین پہونچکر کتابی فنون - اور ضروری علوم - بزرگان وقت سے تحصیل کئے - لوگون کو بہت کچھ فیض پہونچایا - بالخصوص مخزن جواہر علوم و اسرار شیخ مبارک خضنے آپ کی خدمت سے آلہی معرفت مین اعلیٰ درجہ حاصل کیا تھا **مصرع** مقام روح قدسی جان او باد - شیخ مبارک نے اپنی بعض تصنیفات مین آپکے حالات موقع موقع سے لکھے ہین - اِن تمام حالات کے واسطے یہ مختصر رسالہ گنجایش نہین رکھتا ہے -

یاد شیخ جمال بہتری

بہتری ایک موضع ہے احمد نگر دکن کا - آپ سید حسین حسینی قادری کے فرزند ہین - آپ کے بزرگان سلف غوث العرفا شیخ محی الدین جیلانی قدس سرہ کو پہونچتے ہین - آپ کے پدر بزرگوار ہرمز کے راستہ سے دکن مین آئے

Marfat.com

تھے۔ اور بہتری کے اندر پیرین کر قیام کیا یہان تک کہ رحلت فرما گئے۔ اُس وقت شیخ جمال خرد سال تھے۔ چونکہ اس موضع مین آپ چھوٹے سے بڑے ہوئے تھے۔ لہذا نام موضع کے ساتھ نام زد ہو گئے۔ سلطان بہادر گجراتی جس سال دکن مین آیا تھا۔ اُسی سال مین اُسنے شیخ سے ملاقات کا بھی ارادہ کیا تھا۔ مگر یہ چاہا۔ کہ شیخ مجکو تعظیم دین۔ شیخ کا حال یہ تھا۔ کہ دنیا کے ساتھ دلبستگی رکھنے والون کے لئے۔ تعظیم کو جگہہ سے اُٹھا نہین کرتے تھے۔ لہذا آپنے سلطان کے آنے پر تعظیم نہین دی۔ بدستور بیٹھے رہے۔ جب سلطان آپ کی خدمت سے لوٹا۔ تو مذبیون نے دریافت کیا۔ کہ حیاں تو یہ تھا۔ شیخ۔ شاہنشاہی تواضع کے واسطے اپنی جگہہ سے اُوٹھین گے۔ اس اندرونی خیال کا ظہور کیون نہین ہوا۔ سلطان نے جواب دیا۔ کہ دائین اور بائین دونون طرف سے دو شیر میرے اوپر حملہ کے واسطے نظر ڈال رہے تھے۔ اور نیز آپ کا فروغ دیدار میرے شعلہ غضب کو پست کرتا تھا۔ اس سبب سے میرے دل مین ایسا ڈر بیٹھا جس کا بیان نہین ہو سکتا ہے خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ سلطان واپس ہوتے وقت آپ کو کمال عجز و انکسار کے ساتھہ گجرات مین لایا۔ اور احمد آباد مین گھر اور خانقاہ بنا دی۔ آپکے پانچ بیٹے مشہور تھے۔ **امین اللہ۔ یتیم اللہ۔ صوفی۔ حسین اور بدر الدین**۔ یتیم اللہ کو سید غیاث الدین کی لڑکی کے ساتھہ کد خدا کر دیا تھا۔ یتیم اللہ ایک عالم آدمی تھے۔ درس دیا کرتے تھے۔ اور باپ کے جانشین ہی ہوئے۔ **راقم** بھی ہجری سنہ ایک ہزار تین مین بمقام احمد آباد اُن کے ملازمت سے مشرف ہوا تھا۔ کم و بیش پانچ برس بعد سنا۔ کہ وہ عالم علوی کو کوچ فرما گئے

مصرع یاد اجمال دوست ضیا بخش چشم او۔

یاد سید حسینی

آپ عرب زادہ ہین۔ جس زمانہ مین رانا سانگا نے چندیری کی لوٹ مار کی تھی۔ اُس زمانہ مین اہل اسلام کو آفت کا دن دیکھنا اور تکلیفات کی زمین پر بیٹھنا نصیب ہوا تھا۔ اور ہر ایک ملک مین در بدر بینوایانہ پھرتے تھے۔ اس زمانہ مین آپ اپنے وطن سے گجرات مین آئے ہوئے تھے۔ چندیری کا حال سنکر شکستہ دلون کی امداد کے واسطے چندیری کی طرف روانہ ہوئے۔ جب دسور (مندسور) مین پہونچے۔ تو ایک مقام پر پانی کے کنارہ ایک راجپوت مسواک کر رہا تھا۔ اس حالت مین راجپوت کی نظر درویش پر پڑی۔ آپ کے ہمراہ دو شخص اور بھی تھے آپ نے راجپوت کی طرف رخ نہ کیا۔ پیکر پرست مذکور برہم ہو کر واہی تباہی الفاظ بکنے لگا۔ آپ کو سننے کی تاب نہین ہوئی اُس راجپوت کے سامنے ایک تلوار رکھی تھی۔ فوراً آپنے وہ تلوار اُٹھالی۔ اور راجپوت کا سر تن سے جدا کر دیا۔ جب

Marfat.com

یہ کیفیت راے گنگوٹر گوجر کو معلوم ہوئی - جو راجا کا امیر اعظم اور دسور (مندسور) کا جاگیردار تھا - غضب ناک ہوا - اور لوگون کو مامور کیا - ملازمین نے آپ کو اور آپ کے ہمراہیون کو سنگسار کر کے شہید کر دیا - اسی رات کو مذکورہ بالا برگوجر کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا - کہ کئی دفعہ اپنے تخت سے زمین پر اوندھا گرا - جب صبح ہوئی - تو اُس نے چند اشخاص اس غرض سے روانہ کئے - کہ مسلمانون کے آئین و مذہب کے بموجب مقتولون کو دفن کر دین - چنانچہ تعمیل کی گئی - آپ کی خوابگاہ اسی بہشت نما زمین مین ہے -

یاد شیخ علاء الدین عیسیٰ دہلوی

آپ حضرت گنجشکر کے پوتون مین سے ہین قدس اللہ تعالیٰ سرھما - تمام علوم متداولہ شیخ سماء الدین کنبو کے مدرسہ مین تحصیل کئے تھے - جو علماے وقت مین سب سے زیادہ عالم تھے - اور باطنی علم کی تحصیل شیخ ابوالفتح ہانسوی کی خدمت اور بیعت سے تھی شیخ ابوالفتح ہانسوی شیخ جمال ہانسوی کی نسل سے مشہور ہین - جب آپ بیان فرمایا کرتے تھے - تو مختلف مذاق و مختلف وجوہ کے ساتھ قرآن پاک کی تفسیر فرمایا کرتے تھے - المقصد آپ دو جہانی کمالات کے ساتھ بخلگیر پایون کیئے - ہمدوش تھے - آپ کے فرزندون مین سے دو شخص دور دیشی مین مشہور ہین -

ایک شیخ کمال الدین عجائب ہین - انہون نے علم کے کئی عمدہ عمدہ متعارف - رسالے قتلق خان کی خدمت مین پڑھے تھے - اور نیز علم باطن سے بھی مستفید تھے - شیخ کمال الدین کے بھی دو بیٹے تھے - شیخ رکن الدین اور شیخ حاجی شطاری دونون خداشناس اور باطناً فارغ البال تھے اپنے عم مکرم شیخ زکریا کے ہمراہ شیخ ولی شطاری کی خدمت مین رہ کر اخروی کمالات حاصل کئے تھے -

دوسرے شیخ بہاء الدین زکریا - ہین - سلسلہ شطاریہ کے نامور بزرگون مین سے ہین - راہ تحقیق کے سلوک مین بہت کچھ ریاضت اور مجاہدہ کیا تھا - شیخ عبدالقدوس حنفی چشتی کی صحبت سے اور نیز دیگر مشائخ وقت کی صحبت سے فیض و فائدہ حاصل ہوا تھا - شیخ محمد مودود لاری کی درس مین تصوف کی کتابون اور اور حقائق کے مشہور رسالون کے پڑھنے مین آپ شیخ امان اللہ پانی پتی کے شریک تھے ہجری سنہ نوسو ستر مین جہان فانی سے رخصت ہوئے - پیر محمد خان شروانی اُس زمانہ مین بڑے مقرر عالم تھے - عرش آستانی اکبر شاہ کے دربار مین بھی امراے اعظم مین شمار تھا - باوجودیکہ مولوی شروانی فقرا کے گروہ کو بیکار سمجھتے تھے - مگر شیخ زکریا کے ساتھ مخلصانہ اعتقاد مزور تھا اور ان کے محفلین شیخ زکریا کی تعریف سے خالی نہین ہوا کرتی تھین -

Marfat.com

یاد شیخ محمد ابن خواجہ تاج الدین محمد قدس سرہما

آپ علما اور عقلاے زمانہ مین سر برآوردہ تھے طریقیت کے سلوک مین بھی ایسا عالی مرتبہ پایا تھا۔ کہ اپنے جد بزرگوار گنجشکر کے زمانہ کی روح روان شمار کئے جاتے تھے۔ احمد آباد مین سلطان مظفر گجراتی جمیع علوم مین کامل دخل رکھتا تھا۔ اُس کے آپ مصاحب تھے۔ تاج العلما کا لقب ملا تھا۔ ہجری سنہ نوسو اکتیس مین عالم قدس کو کوچ فرما گئے۔ قبر احمد آباد مین ہے۔

یاد شیخ محمد مودود لاری

آپ بابا نظام ابدال کے مرید۔ اور مولانا عبد الغفور لاری کے شاگرد ہین۔ قبر آپ کی شہر پانی پت مین شیخ امان کی قبر کے متصل ہے شیخ امان علم تصوف مین آپ کے شاگرد تھے۔ قدس اللہ سرہم۔ تجرید اور تفرید کے میدان مین آپ کا پانون استحکام کے ساتھ جما ہوا تھا۔ وحدت اور توحید کے اقسام سے کلی واقفیت تھی۔ وجد اور اسرار وجد کے صحیفے آپ کے مطالعہ سے نکل چکے تھے۔ کہتے ہین۔ باطنی پرورش آپ کو مولانا عبد الرحمن جامی سے تھی۔ ظہیر الدین بابر بادشاہ کے زمانہ مین طاب ثراہ آپ ہند مین آئے۔ اور دار السلطنۃ آگرہ مین گوشہ نشینی اختیار کر کے خوشی کے ساتھ زندگی گزارتے تھے۔ پھر یہان سے آپ پانی پت چلے گئے تھے۔ اِس جنبش کے دو سبب تھے۔ (ایک) شیخ عبد الغفور پانی پتی کے فرزندون کی خواہش (دوسرا سبب) بالخصوص شیخ امان کی قبر کی محبت۔ فصوص۔ اور فتوحات کا درس بہت کچھ دیا۔ اور اِن کتب کی مشکلات۔ تعلیقات اور حواشی کے ذریعہ سے حل فرمائین۔ خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ تمام عمر ظاہری اور باطنی علوم کے درس مین گزار دی۔ ہجری سنہ نوسو سینتیس تھا۔ کہ رمضان مہینے مین عالم وحدت کے کوچ کا عزم فرمایا۔ اور کثرت کی کہنہ سرا سے خیمہ اُکھاڑ کر باہر جا گاڑا۔

یاد خواجہ خانون علا تاج ناگوری

آپ کی قبر گوالیار مین ہے۔ آپ نے ناگور سے نکل کر اس شہر کو اپنا وطن بنا لیا تھا۔ آپ کی مقدس روح عنصری جسم کے ساتھ شامل ہو کر ہجری سنہ آٹھ سو تریپن مین عالم دنیا مین آئی تھی۔ اسی اور سات ستاسی برس صورت خانہ تقدیر کا نظارہ کیا۔ مگر پابندی علاقہ سے آزاد رہے۔ اور ہر ایک کا حفظ مراتب ملحوظ رکھکر۔ دل کو مسلور حقیقی کے مشاہدہ سے سرور رکھا۔ ہجری سنہ نوسو چالیس مین نقش ہستی۔ چار دیوار عناصر سے شاکر سلیم دل اور مطمئن خاطر کے ساتھ حضور قدس کو روانہ ہو گئے۔ آپ شیخ اسمٰعیل کے خلیفہ ہین۔ جنہون نے طریقت کے تمام مقامات

Marfat.com

اور سلوک کی کل منزلین طے کرکے - اپنے پدر بزرگوار خواجہ حسن سرمست سے خلافت پائی تھی - خواجہ حسن سرمست توحید اور تصوف کی مجلس مین پرانے میگسار تھے - اجازت رہنمائی - اپنے والد ماجد شیخ سالار فاروقی سے رکھتے تھے شیخ سالار - کعبہ تحقیق کے مسافرون مین قافلہ سالار ہین - اجازت ہدایت خواجہ اختیار الدین عمر سے ملی تھی - خواجہ اختیار الدین اپنے زمانہ کے اکثر مشائخ مین برگزیدہ تھے - خرقہ خلافت - خواجہ محمد سعدی سے پایا تھا - خواجہ محمد سعدی شیخ نصیر الدین چراغ دہلی کے بزرگ خلیفہ اور نائب اعظم ہین قدس اللہ اسرارہم

شیخ معروف دہارواں نے اپنے شجرہ مین لکھا ہے - کہ خواجہ خانون کو خرقہ خلافت شیخ حسین ناگوری سے بھی ملا تھا - جو تین واسطہ سے سلطان التارکین شیخ حمید الدین سوالی ناگوری کو پہونچتے ہین -

کہتے ہین ضعیفی نے بہت ہی آدبایا تھا - اسواسطے آنے والون کی تعظیم کے لئے - اٹھا نہین کرتے تھے جب وجہ دریافت کی گئی - تو فرمایا ضعیفی کی سستی تعظیم سے باز رکھتی ہے - اور تکلیف کے ساتھ بعض کے لئے تعظیم مخصوص کرنا - درویش کے مناسب حال نہین ہے مصرع فیض ایشان بجان ما برسان -

یاد شیخ بہول

آپ کا لقب فرید الدین احمد - اور خطاب جہانگیر ہے غوث الاولیا کے بڑے بھائی - اور شیخ ظہور حاجی حمید حضور کے خلیفہ ہین - بے نہایت لوگون کے دل آپ کے پنجہ تصرف مین تھے - شاہ سے درویش تک اور بڑے سے چھوٹے تک ایک زمانہ آپ کی خدمت مین مریدانہ زانو تہ کرتا تھا - اتسام دعوت بہت کچھ یاد تھین - آپ کی ظاہری خواہشین - اور باطنی قوتین دونی کے سنگ لاخ سے نکلی ہوئی تھین - اور وحدت کے سبزہ زار پر خرامان خرامان پھرا کرتی تھین - دو جہانی کمالات آپ کو حاصل تھے - اُخروی اعمال اور دنیاوی مآل یہ دونون چیزین آپ کے حصہ مین آئی تھین - جنت آشیانی ہمایون بادشاہ آپ کا مرید تھا - اِن ایام مین مولانا جلال الدین تھوی بڑے صاحب عقل عالم تھے - ہمایون بادشاہ کے اُستاد - اور ہمایونی سلطنت کے صدر الصدور تھے نیز اُن کو سہروردیہ سلسلہ سے کافی حصہ ملا تھا - اور نیز انہین ایام مین ایک بزرگ مولانا محمد فرغلی تھے نقشبندیہ خانوادہ مین بیعت و تلقین کا سلسلہ جاری کر رکھا تھا - اِن دونون اصحاب نے مجبورانہ اتباع ہمایون کے سبب سے اور نیز جہانگیری تصرف کا اثر مان کر از سر نو آپ سے بیعت کی تھی - اُس زمانہ مین بہت سے علما اور فضلا آپ کے مرید ہوئے - ہجری سنہ نو سو سینتالیس مین شیر شاہ سور نے فتح پائی - اُس وقت صدر الذکر دونون کامل اور اُستاد وقت نواح قنوج مین گمنام ہو گئے - آپ فرماتے تھے شیخ فضل اللہ بنگالی میرے

Marfat.com

بھائی شیخ محمدؒ - اور فقیر بہول - ہم تین آدمی چنار کے کوہستان مین ریاضت کے ارادہ پر آئے تھے - وہان کے باشندون نے بیان کیا - کہ دوسو برس ہوئے ہم اپنے بزرگون سے مسلسل سنتے چلے آتے ہین - اِس غار مین ایک درویش گوشہ گزین ہین - اور مشغول بخدا ہین - ہم مین سے کسی کو اندر جانے کی طاقت نہین ہے - جو اُن کے ہونے یا نہ ہونے کی خبر لاوے - یہ سنکر ہم تینون آدمیون نے تلاش کے واسطے اُس غار مین قدم رکھا - جب ہم دو منزل کی برابر راہ چل لئے - تو وہان پر ہمنے ایک پیر کو مراقب دیکھا - کہ اُسنے اپنی نورانی پیشانی سجادہ پر رکھ چھوڑی ہے وہ پیر ہمارے پہونچنے سے آگاہ ہوا - اُٹھا - اور نہایت ترحم کے ساتھ آگے بڑھا - بہت کچھ مرحبا اور التفات کے ساتھ پیش آیا - اور ہر ایک کو ایک جداگانہ خطاب سے سرفراز کیا - مجکو جہانگیر - بھائی کو غوث اور فضل اللہ کو اہل اللہ کہا - اسرار و حقائق اپنی تقریر مین ظاہر کرکے آنے والون کو آگاہ کیا - اور اصل حقیقت پر اطلاع بخشی - اِس کے بعد جلدی سے خلوت مین گھس گیا - تھوڑی دیر بعد ہم لوگون نے واپس آنے کی اجازت مانگی - جواب کہان سے آتا - وہ تو واصل حق ہو چکا تھا - اِس سفر کا سامان اُس غار مین مہیا کر رکھا تھا - ہمنے اس سامان کو کام مین لاکر نعش سپرد خاک کی - شیخ بہول کی خوابگاہ - قلعہ بیانہ کی حدود مین ہے - ایک بلند پہاڑ پر - ایک قبر ہے نشاط انگیز اور روح افزا -

یاد سید معظم

آپ ترمیذ کے سادات مین سے ہین - اور خوابگاہ کالپی ہے - سلطان سکندر لودہی کا زمانہ تھا - کہ آپ کے بزرگون نے ہند مین آکر کالپی مین بود و باش اختیار کی تھی - آپ کے وقت مین آپ سے زیادہ کوئی بزرگ شہر مین نہ تھا آغاز ہوش سے رسمی علوم پر کبھی دل نہاد نہین ہوئے - البتہ قرآن مجید کی تلاوت سے ضرور دلبستگی رہی - آپ کا ظاہر پرہیزگاری کے ساتھ آراستہ - اور باطن ایزدی تجلیات کے ساتھ منور تھا - آپ کا پانون - تلاش روزی کے راستہ مین کبھی نہین چلا - اور درہم کبھی آپ کے ہاتھ کا ناخن بن کر نہین رہا - اگر احیاناً بہم پہونچ گیا - تو آپنے اُس کو حاجت مندون کے نام زد کر دیا - دل توکل کو - اور تن تسلیم کو حوالہ کرکے - جو کچھ ضرورت ہوئی - وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ[1] اِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهٗ کے خزانہ سے لیا - جو کچھ کہا - سوچ کر کہا - اور جو کچھ کہہ دیا - اُس کے بعد کہنے کے برخلاف بہت کم عمل کیا - باوصف اس قدر بے سببی کے دولتمندانہ خرچ تھا - دو بیٹے چھوڑے سید محمد اور سید احمد آخرین جوان کوچ کر گئے - اور اولین باپ کے جانشین ہوئے بمصرع سیادت باتلاوت ہم قرین داشت

[1] اور جتنی چیزین ہین - ہمارے ہان سب کے خزانے (کے خزانے بھرے پڑے) ہین ۱۲

Marfat.com

یاد شیخ ابراہیم ابن عمر سندھی

آپ کی ابدی آسائش گاہ - برہان پور کی حدود مین قطب شمالی کی طرف بنائی گئی ہے - لوگون کے میل جول سے - اور دل لبھانے والی چیزون سے علیحدہ رہکر زندگی گزارتے تھے - بعض کہتے ہین - قاضی قاضن سندھی کے ہم نشینون مین سے ہین - جنہون نے وحدت وجود کے بیان مین بہت سے بیش بہا جواہر اپنی زبان سے نظم کے تاگہ مین پروئے ہین - اور نیز اُس کی دلیلین قایم کی ہین - اور بعض کا یہ قول ہے - کہ سید محمد جونپوری کے معتقدین مین سے ہین قدس سرہٗ جن کو اُن کے پیرون کا ایک طبقہ مہدی کرکے مانتا ہے - اور کہتا ہے - کہ ختم ولایت اور مہدویت کے دعوی پر سید محمد کافی دلیل رکھتے تھے حاشا کہ اہل شناخت سے ایسا دعوی اور ایسی تصدیق - حالت سُکر کے سوا - صادر ہووے - اس قسم کی باتین کافی طور پر سید محمد صاحب کی یادداشت مین لکھی گئی ہین - اور نیز جہان کہین - تقریب آئی ہے - وہان ہر ایک جگہہ از روے عقل و نقل اُن کی بریت کی نسبت اشارہ کیا گیا ہے

یاد شیخ مبارک بالادست

آپ کی زاد یوم اور خوابگاہ دونون جہنجانہ مین ہین - میر سید علی قوام سوانہ کے مرید ہین - جو شیخ بہاء الدین جونپوری کے خلیفہ تھے قدس اسرارہم - ظاہری کمالات اور معنوی فضائل - آپ کی استعداد کو لازم تھے - آپ کی ملازمت سے بہت سے لوگ فیض یاب ہوئے - جیسے شاہ الہ بخش گڈھ مکتیسری - جو آپ کے بزرگ خلیفہ اور پیش رو ہین - آپ کے خرق عادات کی گرما گرمی کا حال لوگ بہت کچھہ بیان کرتے ہین -

یاد قاضی محمود ابن جایلدہ دریائی سیر لوری

آپ کا نام شیخ حامد ہے - پیدایش احمد آباد گجرات کی ہے - وجد و عشق - اور سوز و گداز کے آپ مالک تھے - سرود و سماع گویا آپ کی زندگی تھا - جس وقت اولیاء اللہ کے نزدیک اظہار کرامت مناسب اور ضروری ہوتا ہے - ایسے وقت مین جو کرامتی آثار کی نمایش آپ کے اقوال اور افعال سے بہت کچھہ وقوع مین آیا کرتی تھی - غلبہ عشق کے سبب سے ہمیشہ آپ کا یہ حال رہتا تھا - کہ اپنے حسب حال عاشقانہ مضمون باندہا کرتے تھے - ہندی عبارت مین اور ہندی مقامات مین دلپسند طرز ہوتی تھی - قوالون کی ایک جماعت آپ کی روش کو کمایچی کہتی ہے - اور یہ لوگ کمایچہ کی علامت سے اور نیز اپنے گانے کی خاص طرز سے ہند کے جملہ ارباب نشاط مین ممتاز ہین -

کسی قدر حالات آپ کے بیان کرتا ہون - بعض کے نزدیک آپ اپنے باپ کے مرید ہین - اور آپ کے پدر بزرگوار کو خرقہ خلافت شاہ عالم بخاری سے حاصل ہوا تھا - اور بعض اصحاب آپ کو بھی شاہ عالم بخاری کا خلیفہ

Marfat.com

سمجھتے ہین۔ اور کہتے ہین۔ آغاز ہوش مین آپ کا قیام شہر احمد آباد مین تہا۔ ہجری سنہ نوسو بیس مین یہ قصبہ بیرپور آئے۔ اور سکونت اختیار کرلی۔ یہ قصبہ بہ ضافات احمد آباد مین ہے۔ مگر اس مین آدمیون کی بسادت کم ہے۔ آپ کی عمر گیارہ برس کی تہی۔ کہ الٰہی طلب کا شوق دل مین پیدا ہوا۔ اپنے پدر بزرگوار سے خلوت نشینی کی اجازت لیکر۔ ایک جنگل تہا عمارت سے دور۔ وہان پر عبادت اور ریاضت کے واسطے حجرہ تجویز کیا۔ ہمیشہ چند روز بعد باپ کی خدمت مین حاضر ہوتے رہتے تے۔ اور باپ کی گرامی صحبت سے استفاضہ کرکے پہر اپنے مقررہ حجرہ کو چلے جایا کرتے تے۔ اسی طریق پر پچاس اور چہ چہپن برس گزار دئے۔ جب عمر سر سٹہ سال کو پہونچی۔ تو تاریخ تیرہوین ربیع الثانی کو کہ ہجری سنہ کچہہ اوپر نوسو تے۔ عالم علوی کا عزم کرکے سامان زندگانی اس ملک فانی سے باندہ لے گئے۔

روایت ہے۔ آپ کے جد امجد کا نام قاضی محمد تہا جب قاضی جی کی صالحہ بی بی کے علی الاتصال چہ لڑکیان ہوئین۔ تو قاضی جی کو لڑکے کی خواہش ہوئی۔ تاکہ نسل محفوظ رہے۔ قاضی جی کی بی بی نے قبل اس کے۔ کہ یہ ذکر دوسرے شخص کی زبان سے سنے خود اپنی دلی خوشی کے ساتہہ بالمشافہ شوہر کو اجازت دی۔ کہ دوسری عورت کے ساتہہ نکاح کر لیجئے۔ اور یہ بہی پیغام دیا۔ کہ دوسری عورت بیٹے کی نیت سے۔ کرنا آپ کو ضرور ہے اور مین بہی راضی ہون۔ قاضی جی نے جواب دیا۔ آج رات کو مین اس بات کا استخارہ کرکے خاتم النبوۃ علیہ السلام کے حضور مین عرض کرون گا۔ اور پہر حضور کا جیسا حکم ہوگا۔ عمل مین لاؤن گا۔ مختصر کوتاہ یہ ہے کہ حضور خاتم النبیین علیہ الصلوۃ والسلام نے خواب مین فرمایا۔ محمد۔ تم کو مبارک ہو۔ اسی پاک دامن بی بی سے تمہارے تین صاحب کمال لڑکے ہون گے۔ کسی عورت کرنے کی ضرورت نہین ہے۔ اور حرف (حا) علیحدہ علیحدہ تین جگہہ قاضی جی کے کف دست پر لکہدیا۔ اس بنیاد پر اولین لڑکے کا نام حامد دوسرے کا نام حماد۔ اور تیسرے کا نام حمید رکہا۔ اولین (حامد) قاضی محمود کے باپ ہین۔ رحمۃ اللہ علیہم

یا مولانا عبدالکریم ابن عطاء اللہ نعیم دہی

آپ نامی علماے شیراز مین سے تے۔ سلطان محمود بزرگ کے زمانہ مین آپنے اپنی تشریف آوری سے احمد آباد مین شیراز کا ڈہنگ پیدا کردیا تہا۔ طبقات محمود شاہی آپ کی ہی فراہم کی ہوئی ہے۔ بہت سی عمدہ عمدہ تاریخون کو جیسے خلکانی اور یافعی ہے۔ نظر مین رکہکر طبقات کو لکہا ہے۔ آغا کمال الدین علیہ السلام کی آفرینش سے کیا ہے۔ اور سلطان محمود کے واپسین سفر تک کہ ہجری سنہ نوسو پندرہ ہے۔ انبیا۔

Marfat.com

اولیا - علما - شعرا - سلاطین - وزرا - اور امرا ان سب کے حالات عمدہ طرز کے ساتھ لکھے ہین - اُمید ہے کہ جو اصحاب عقل و فہم کے ساتھ واقعات کی تواریخ پڑہنے کے شائق ہین - اُن اصحاب کو یہ کتاب عبرت پیدا کریگی - آپ کے ایک لڑکا تھا عطاء اللہ نام - ماجراے گذشتگان سلف کے تتبع مین اپنے پدر بزرگوار کا پیرو تہا - نام اور نامہ نے آپ کو مشہور کردیا مصرع بادا مقام اوشان للہ در قائل -

یاد سید ھبتہ اللہ

آپ از نام شاہ میر مشہور ہین - ان بزرگ سادات مین سے ہین - جو حسنی حسینی ہین خطہ شیراز کے بڑے علما مین تہے - امیر صدرالدین محمد شیرازی کے ہم نشین اور ہم درس - اور مولانا جلال الدین محمد دوانی کے ہم عصر تہے - سلطان محمود بزرگ کا زمانہ تہا - کہ شیراز سے صوبہ گجرات مین آئے - اور جانپانیر مین - جو یہان کے سلاطین کا پُرانا دارالخلافہ ہے - قیام کیا - آپ سیادت اور فضیلت کے نیر اعظم تہے - اس نیر اعظم کے طلوع سے زمین گجرات برج شرف بن گئی - اور طلبا کے ہاتہون مین علم کے خزانون کی کنجیان آئین آپ کے کئی بیٹے تہے - جو فاضل اور اوصاف حمیدہ سے موصوف تہے - آپ نے علم ہیئتہ کے اندر ایک فارسی شرح اثنائے درس مین بیٹون کے واسطے ہی لکہی تہی - اِس کے سوا آپ کی تصنیفات اور بہی ہیں جیسے (۲) اسنی الکواشف فی شرح المواقف (۳) لوامع البرہان فی قدم القرآن - (۴) محاکمہ شرح شمسیہ (۵) علم حدیث اور اصول حدیث مین ایک رسالہ سودمند لکہا ہے - جو مشکل کشا اور جمیع اقسام حدیث کو جامع ہے - آپ کی جملہ تصنیفات کو علماے زمانہ نے پسند کیا ہے - خدا کرے - آپ کی تالیفات کے طفیل مین اس گلزار کو بہی مقبولیت کی شادابی نصیب ہو - آپ کے سب لڑکے سعادت مند تہے - اِن سب مین فرزند رشید **شاہ کمال الدین محمد** ہین جن کو دونون جہان کے کمالات حاصل تہے - ان کے بہی بیٹے اور بہتیجے ہین - سب مین بڑے **شاہ ابوتراب** ہین - شاہ ابوتراب کو ہجری سنہ نوسو بیاسی مین شہنشاہ زمانہ اکبر شاہ نے میر حاجی کا خلعت عطا فرمایا تہا - اور بہت سا سامان خیرات دیکر - حرمین شریفین کو روانہ کیا تہا - شاہ ابوتراب اِس اعلی سعادت سے مشرف ہوئے - اور بعد زیارت حرمین لوٹ کر ہند مین آئے - ہجری سنہ ایک ہزار پانچ تک زندہ رہے - خوابگاہ احمد آباد مین ہے - شاہ ابوتراب کے بہی ایک لڑکے ہین - شاہ گدائی نام سپاہیانہ لباس مین سادات اور مشائخ کے طریقہ کی رعایت - بقدر امکان کرتے ہین - اور اس کو غنیمت سمجہتے ہین - باوجودیکہ اِن تمام سادات کے آبا و اجداد کی سیادت صحیحہ ہے - لیکن یہ تمام

Marfat.com

سادات سلسلہ مغربیہ سے تعلق بیعت کا ضرور رکھتے ہین - اور گجرات مین خانوادہ مغربیہ کو رونق دینے والہ مخدوم شیخ احمد کہٹو ہین - قدس سرہم -

یا شیخ عبدالقدوس حنفی

آپ شیخ صفی الدین کی لڑکی کے فرزندون مین سے ہین - جو تمام علوم کے اصول اور فروع مین یکتاے وقت تھے - بعض کی رائے ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہ کوفی صوفی کی نسل سے ہین - اور بعض کا گمان یہ ہے حنفی اس سبب سے کہتے ہین - کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب رکھتے تھے شیخ محمد ابن شیخ عارف - ابن شیخ عبدالحق کے مرید اور خلیفہ ہین - آپ کی تصنیفات مین سے ایک کتاب ہے - انوار العیون جس کی ترتیب کی بنا سات فن پر رکھی ہے - اس کتاب کے اولین فن مین لکھا ہے - کہ ظاہر امیری بیعت مخدومی شیخ محمد سے ہے - لیکن بکثرت زیادہ فیض اور ہدایت آپ کے جد امجد شیخ احمد قادس سرہ سے پہونچی ہے - ان کی تعریف بھی اس فن مین بہت کچھ - کی ہے نیز شیخ عبدالقدوس کو درویش قاسم اودہی سے بھی خلافت اور اجازت تھی - جو چشتیہ اور سہروردیہ خانوادہ مین بزرگ سلسلہ ہین - لوگون کی صحبت سے اپنا دامن کھینچکر بیابانون مین اکثر بسر کیا کرتے تھے - اور عنودگی کو آنکھون مین آنے نہین دیتے تھے کسبی علوم اور متداولہ فنون - کہ عبارت کتابی تحصیل سے ہے - مدرسہ مین بہت کم پڑہے تھے - لیکن علم لدنی کے دروازہ آپ پر کھل گئے تھے - کتب صوفیہ کو جیسے فصوص الحکم - عوارف - اور اصطلاحات کاشی ہین - مطالعہ کے زور سے حل کرکے ہر ایک کتاب پر ایک عمدہ شرح لکھی ہے -

کہتے ہین - ہجری سنہ نو سو چھیاسی مین سلطان نصیر الدین ہمایون شاہ - خراسان اور ہند کے عالمون اور عارفون کی ایک جماعت ساتھ لیکر استنباوہ کے ارادہ سے آپ کی ملازمت مین حاضر ہوا کرتا تھا - اس جماعت مین مولانا محمد فرغلی اور مولانا جلال تتہ جیسے باخدا لوگ ہوتے تھے - اس وقت روحانی اور ربانی انجمن گرم ہوا کرتی تھی - اور جو مشکلات کسی فن مین پیش آیا کرتی تھین - یا سلطان کے سوا جس کسی کو بھی تصوف کے حقائق - اور طریقت کے سلوک مین دشواریان ہوا کرتی تھین وہ سب آپ کی تقریر و تلقین سے صاف ہوجاتی تھین - اس اثنا مین بہت سی خرق عادات بھی ظاہر ہوا کرتی تھین -

آپنے ہجری سنہ نو سو پچاس مین عالم خاک سے عالم اقدس کو کوچ فرمایا - خوابگاہ کنکویہ مین ہے - جو سرکار دہلی سے متعلق ہے تین لڑکے چھوڑے سب سے بڑے شیخ حمید الدین تھے - سب سے چھوٹے شیخ عبدالمجید

Marfat.com

عبدالمجید عالم عارف سجادہ نشین - اور رہنما تھے - اور منجھلے لڑکے **شیخ رکن الدین محمد** بھی اکابر وقت مین تھے - باوجودیکہ عمر ضعیف ہوگئی تھی - مگر سماع کے بغیر صبر نہین کرسکتے تھے - مولانا عالم کابلی نے اپنے تذکرہ مین لکھا ہے - مین ایک روز آپ کی ملازمت مین ایسے وقت پہونچا - کہ ہنگامہ سماع گرمی پر تھا جب وجد کا اضطراب ذرا فرو ہوا - تو مینے سماع کے روا اور نا روا ہونے کی نسبت سوال کیا آپنے یہ بیت پڑھکر جواب دیا بیت

من گم شدہ ام مرا مجوئید		باگم شدگان سخن مگوئید	

تمام سننے والون مین بالخصوص مجھ ناتمام مین ایک عظیم تغیر پیدا ہوا - اور مجلس سماع از سر نو تازہ ہوگئی شیخ رکن الدین نے ہجری سنہ نوسو تراسی مین جہان فانی کو ترک کیا - ان کے فرزند **شیخ احمد** تھے - ایزد طلب خداشناس - اور رسمی علوم کے اچھے عالم تھے - کہتے ہین - آپ کا قول تھا - ہمارے خانوادہ کا پرانا قاعدہ ہے کہ اولاً لڑکون کو ظاہری کمالات سے آراستہ کرتے ہین - اس کے بعد مجاہدہ اور ریاضت کرا کر قطبیت اور غوثیت کے درجہ کو پہونچاتے ہین - شیخ احمد نے ہجری سنہ نوسو بہتر مین رحلت فرمائی - ان کے بیٹے **شیخ عبدالنبی** رسمی علوم سے آراستہ تھے - خاص کر علم حدیث مین اُستادان عرب سے سند صحیح حاصل کی تھی - اور عرش آستانی اکبر شاہ کی تمام قلمرو کے صدر الصدور تھے - دوبار سفر حجاز کو گئے - اور آئے - پچھلی دفعہ جو لوٹ کر آئے - تو صدارت کے درجہ سے اُتار دیے گئے تھے - اور شاہنشاہی عتاب ہوا تھا - اس سبب سے چند روز ان پر تنگی کے ساتھ گزرے - بالآخر منگل کی رات تاریخ تیرہوین ربیع الاول ہجری سنہ نوسو اکیانوین کو بہ تعمیل حکم طلب رحلت فرمائی -

یاد شیخ فضل اللہ گجراتی

زمانہ سابق مین ترک وطن کرکے سفر کرتے ہوئے - جب رہتک مین آپ کا گزر ہوا - تو اس مقام سے آگے نہ بڑھ سکے - ناچار بود و باش اختیار کرلی - رہتک ایک قصبہ ہے مثل شہر کے - دہلی سے بیس کوس دور - آپ عالم متوکل - اور فانی فی اللہ تھے - کسی شخص سے کچھ نہین لیتے تھے - کہتے ہین - ایک سوداگر - آپ کے خاص مریدان مین سے تھا - ایک روز سوداگر مذکور نے اپنا تمام سرمایہ نذر کے طور پر لاکر پیش کیا - آپنے عذر فرما کر اس کے قبول کرنے سے انکار کردیا - اور لانے والے کو بدستور واپس فرمایا - آپ کی رحلت - دسوین صدی کے اولین نصف حصہ مین ہوئی ہے - رحلت کے پیچھے چند روز تک کارخانہ - جمعہ کی نماز کے بعد آپ کے مزار کے پاس حاضر ہوکر علمی مجلس کیا کرتے تھے - اور بہت سے دشوار مسائل آپ کے روحانی فیض سے آسان ہوجاتے تھے - اعتقاد صحیح - اس شکل نما

Marfat.com

مسئلہ کا حل کرنے والا ہے مصرع خوابگاہش مخزن اسرار دان۔

یاد شیخ نصیر الدین تمیمی انصاری

آپ کی زاد بوم ملتان ہے۔ آپ سپاہی درویش۔ یا درویش سپاہی تھے۔ جب اُس ملک مین شورش ہوئی تو مع اہل و عیال آگرہ مین آکر قلعہ مین گھر لے لیا۔ بہت عرصہ تک سپاہیانہ طور پر رہے۔ لیکن ہمیشہ رات کے وقت نماز تہجد غسل کرکے پڑہا کرتے تھے۔ زیادہ تعجب کی یہ بات ہے۔ کہ کبھی کسی وقت کوئی دربان یا کوتوال آپ کے باہر جانے سے اور قلعہ کے اندر واپس آنے سے آگاہ نہین ہوا۔ اسی اثنا مین خدائی عنایت آپ کو ہم جنسون کی غلامی سے نکال کر خدا پرستی کے شہرستان مین سوکشان لے گئی۔ دنیادی دولتمندون کی ہم نشینی سے جو نشاط ہوتا تھا۔ وہ جاتا رہا۔ دلگیر ہو گئے۔ اور گوشہ گزینی کا تکدر آپ کے دل پر سیر باغ کی بہار دینے لگا۔ دو جہانی کمالات تحصیل کرنے کی فرصت حاصل ہوئی۔ طلسمات دکھانے والا نفس کے ساتھ بہت سی لڑائیان کرنے کے بعد۔ ملک معنی مین آنے جانے لگے۔ کہتے ہین۔ ایک روز مراقبہ مین سر جھکا رکھا تھا۔ اُس وقت یہ آواز آپ کے کان مین آئی کہ اپنے چہرہ پر برقع رکھو۔ آپنے جواب دیا۔ برادرانِ زمانہ سے دوکانداری کی تہمت سننے کی طاقت مجھ مین نہین ہے دوسری بار پھر آواز آئی۔ کہ اگر برقع رکھنا منظور نہین ہے۔ تو گردن ٹوٹنے کی تکلیف گوارا کرو۔ مینے عرض کیا۔ مجکو پہلی بات منظور ہے۔ اُسی وقت مہرہ گردن کی ایک ہڈی اپنی ترتیب سے ہٹ کر اُبھر آئی۔ اور سر سینہ پر جا پڑا۔ جس وقت دیکھنے کی ضرورت ہوتی تھی۔ تو آپ ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھکر سر اُٹھایا کرتے تھے۔ تب کہین۔ اُس چیز کو دیکھہ سکتے تھے۔ اخیر دم تک یہی حالت رہی۔ جب آپ کی زندگی کا سامان۔ اُس جہان کو روانہ ہو گیا۔ تو آپکے بیٹے **شیخ یعقوب** نے درویشی کے چہرہ پر سپاہیانہ وضع کا پردہ بدستور قایم رکھا۔ اور اُسی روش کے نقاب مین سالکان طریقت کی طرح یہان تک کوشش کی۔ کہ واجب اور ممکن کی شناخت مین اپنا رتبہ اولیاء اللہ کے عالی رتبہ کی برابر کر دیا۔ شیخ یعقوب کے بعد ان کے بیٹے **شیخ عبد اللہ** نے جو شیخ یوسف کے باپ تھے اثنائے چاکری مین بہت کچھہ تحصیل علم کی۔ کہتے ہین۔ ہمیشہ بیان کیا کرتے تھے۔ چونکہ سپہ گری۔ گوشہ نشینی کے ساتھہ ممکن نہین ہے۔ جہان پیمائی کے ساتھہ تعلق رکھتی ہے۔ اسواسطے میرے اُستاد نسو اشخصون سے زیادہ زیادہ ہون گے۔ جس وقت مین ہمت کرکے تحصیل علم مین انتظام کے ساتھہ مشغول ہوا۔ اور عالم جوانی نے کوچ کیا۔ تو لوگون کی خدمت گزاری مجکو ہلنے معاوم ہونے لگی۔ چار طریقہ سپہ گری چھوڑ کر گوشہ خاموشی مین بیٹھہ گیا۔ واپسین دم تک کسی غلام اور کسی آقا کے سامنے حاجتمندانہ آرزو پیش نہین کی۔ اور متعلقین کے

Marfat.com

کھانے پہننے کا صرفہ کتابت کی مزدوری سے پہونچتا رہا۔ تاریخ چھٹی شوال ہجری سنہ نوسو تینتالیس کو صحرائے وحدت کی طرف چلے گئے۔ خوابگاہ آگرہ۔

یاد ملک چاندوال میان جمو جی

آپکی زادبوم احمد آباد ہے۔ تن شریعت کا مظہر۔ دل طریقت کا منبع۔ جان حقیقت کا آئینہ۔ اور سر معرفت کا معدن تھا۔ آپنے وطن سے سفر حجاز کے لئے کوچ کیا تھا۔ مکہ معظمہ کی خاک آپ کی دامنگیر ہوئی **القصہ** جس رات آپنے جہان فانی کو رخصت کیا ہے۔ اُسی رات۔ احمد آباد کے اندر ایک اور شخص بھی مرا تھا۔ جو ستم اور آزار رسانی کے ساتھ بدنام تھا۔ چند روز بعد بزرگان شہر مین سے ایک شخص نے اُس ستمگار مردم آزار کو مرفہ الحال۔ اور مثل بخشوون کے خواب مین دیکھا متحیر ہوکر سبب دریافت کیا تو جواب ملا۔ جس رات کمترین نافرجام بندہ کے واسطے فرمان طلب پہونچا تھا۔ اتفاق سے وہی رات ملک چاند قدس سرہ کے آخرین سفر کی رات تھی۔ عاملان علوی کو حکم ملا۔ کہ جس کسی کو آج کی رات مین واپسین سفر پیش آوے۔ وہ خواہ فرمان بردار ہو۔ یا نافرمان۔ اُس ناشائستہ افعال کے اعمال نامہ پر۔ اس مقبول بارگاہ کے طفیل مین۔ بخشش کے قلم سے خط نسخ کھینچ دیا۔ اس مین شک نہین۔ اس تاریخ کے مرنے والون کو اس سے بہتر نجات کا کوئی ذریعہ نہین تھا۔

صدر الذکر تقریب کے سلسلہ مین ایک اور گزرا ہوا واقعہ حوالہ قلم کرتا ہون۔ ایک روز سلطان محمود بزرگ گجراتی نے بیان کیا۔ ایک شخص داود الملک ہماری فوج مین تھا۔ ایک لڑائی مین وہ شہید ہوگیا۔ بہت سے آدمی اسی طرح دنیا سے چلے جاتے ہین۔ لیکن اہل جہان کی توجہ اور رجوعات چارون طرف سے جس قدر داود الملک کے مزار کی طرف ہے۔ اس قدر کسی شہید کے مزار کی طرف نہین ہے۔ اس کی وجہ سمجھ مین نہین آتی تھی۔ بالآخر سوچتے سوچتے یہ بات خیال مین آئی۔ کہ جس طرح مبارک ساعت مین پیدا ہونا بچہ کے حق مین روز افزون سعادت کا باعث ہوتا ہے۔ اسی طرح ساعت سعید مین مرنا بھی آخرین سفر کے مسافر کو مفید نتیجہ بخشتا ہے۔

یہان پر راقم کی خاطر فاترین یہ بات آئی۔ کہ ساعت سعید ہونے کے اسباب کو اس بات پر منحصر نہین سمجھنا چاہیئے۔ کہ زائچہ کسی طالع کا اچھا تھا۔ یا کواکب کسی مقام کے خوب تھے۔ ممکن ہے۔ کہ کسی بزرگ کا آنا کسی شخص کے جانے کے ساتھ۔ یا کسی حاجت مند کا جانا کسی شخص کے آنے کے ساتھ موافق آکر نتیجہ سعادت پیدا کرے۔

Marfat.com

اور اس عالی رتبہ شخص کی برکت سے طفیلی کو بھی اس کی شائستگی کا اثر پہونچے۔

مصرع بادرفیقم چواو در سفر واپسین۔

یاد شیخ سلیمان ابن عفان حاجی

آپ کی زادبوم دہلی مین ہے۔ آپ کے آباواجداد سلطان ابراہیم ادہم کو پہونچتے ہین قدس سرہم آپ شیخ محمد عیسی چشتی جونپوری کے مرید ہین۔ خلع لبس کی قوت آپ کو خوب حاصل تہی۔ ظاہر اور باطن کے مالک تہے۔ نقل روح کا شغل اور ذکر قربان جانتے تہے۔ پچاس سال برابر مسجد اقصیٰ اور بیت الحرام مین اعتکاف کرکے گزارے تہے۔ بڑے بڑے قاریون سے علم تجوید۔ بلکہ معاملہ مین حضرت خاتم النبوۃ علیہ السلام سے اور نیز سرچشمہ ولایت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت سے علم قرأۃ یاد کیا تہا۔ تمام مشائخ زمانہ نے جیسے شیخ عبدالقدوس حنفی۔ اور شیخ جلال چشتی ہین۔ آپ کی تعلیم سے قرأۃ کی تصحیح کی ہے۔ اپنے ضرورت کے لائق علوم متداولہ تحصیل کرلئے تہے۔ تمام مشہور خانوادون کے پیرون سے خرقہ خلافت ملا تہا آپ جناب خضر علیہ السلام کی ملازمت مین بہی پہونچے تہے اور ہر ایک کی روش پر۔ اس کثرت سے ریاضت کی تہی۔ کہ ولایت کی جھلک آپ کے افعال سے ظاہر ہوتی تہی۔ ایک بزرگ کا بیان ہے۔ کہ مشائخ کبرویہ مین سے ایک صاحب فرماتے تہے۔ مین ہجری سنہ نوسو چھتیس مین۔ خداوند تاج بدخشان میرزا سلیمان شاہ ابن میرزا خان کے ہم رکاب شیخ سلیمان کی ملازمت مین پہونچا۔ ایسی رازداری کی باتین ہوئین۔ کہ کان سے لیکر دل تک بلکہ تمام جسم معرفت کے جواہرات سے پُر ہوگیا۔ جب نوبت کلام اپنے گزرے ہوئے واقعات بیان کرنے کو پہونچی۔ تو فرمایا۔

ہجری سنہ آٹھسو ایک مین صاحب قرانی امیر تیمور گورکانی نے دہلی فتح کی تہی۔ اُس وقت تمام باشندگان شہر ہر ایک سمت کو جلاوطن ہوئے۔ ہم مالوہ کی طرف چلے آئے۔ اور منڈو (مانڈو) مین قیام کیا۔ اِس سبب سے ہم کو لوگ منڈوی کہتے ہین۔ منڈو سے گردش زمانہ ہم کو گجرات کی طرف کھینچ کرلے گئی۔ بالآخر وہان سے حسب فرمان تقدیر ملک عرب کی طرف سفر کا اتفاق ہوا۔ ملک عرب سے پچاس برس بعد ہند کو معاودت ہوئی۔ آہستہ آہستہ اپنی زادبوم کا رخ کیا۔ مگر آج تک اس گرامی مکان کی دلدل مین آب و دانہ نے پاؤن پہنسا رکہا ہے۔

Marfat.com

اس بیان سے سمجھا گیا۔ کہ آپ کی عمر ڈیڑھ سو برس سے زیادہ تھی۔ اور بعض لوگون کے نزدیک چار سو برس کی عمر ہے۔ بعض لوگ اسی بنیاد پر آپ کو ابوالرضا حاجی رتن کی عمر کی مسند پر بیٹھا ہوا سمجھتے ہین۔ کہتے ہین۔ ہجری سنہ نو سو پینتالیس مین جسم کی پرانی سرائے سے روح کی نشاط آباد کو کوچ فرما گئے۔ آپ کی قبر جہان قطب الاولیا قدس سرہ کا مرقد مبارک ہے۔ اُسی ہمسایہ مین حوض شمسی کے آس پاس بزرگان مسافر مقیم کی زیارت گاہ بنی ہوئی ہے

آپ کے دو بیٹے تھے۔ شیخ داؤد اور شیخ محمود اولین صاحب زادہ کو ظاہری علم کامل طور پر حاصل تھا۔ انہون نے عالم شباب مین ہی دنیا سے سفر کیا۔ پچھلے صاحب زادہ پدر بزرگوار کے سجادہ نشین تھے۔ اب اُن کے ایک بیٹے ہین۔ شیخ کمال نام۔ جو ظاہری اور باطنی دونون کمالات سے آراستہ ہین۔ آغاز جوانی مین گوشہ نشینی کی عادت تھی۔ چند روز ہوئے۔ کہ بناچاری سیاحیانہ طریقہ اختیار کر لیا ہے۔ لیکن باایں ہمہ اندرونی صفائی۔ اور ایثار کی ہمت بدستور اپنی جگہ قایم ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۝

مصرع بیرون نہ رود دائرہ بندگی قدم

یا دشیخ احمد مدنی

ایک موضع نانوتہ ہے میان دوآب۔ وہان آپ گوشہ گزین تھے۔ شیخ سلیمان منڈو (مانڈو) والہ کے خاص خلیفہ ہین۔ آپ کو جذبہ و سلوک دونون مرتبہ تھے۔ مشہور سلسلون کے طریقون پر قدم استحکام کے ساتھ جما ہوا تھا۔ اپنے پیر کو خضر علیہ السلام کی طرح زندہ سمجھتے تھے۔ ہمیشہ اپنے سازواردن سے کہا کرتے تھے۔ اگرچہ ہمارے شیخ کا عنصری بدن خاک مین چھپا دیا گیا ہے۔ لیکن خلاصہ (روح) مثالی بدن مین اُسی حالت زندگی کی طرح۔ طالبون کا رہنما ہے۔ مصرع دل زندہ کن۔ کہ مردن تن شادی آورد۔

یا دشیخ نصیر الدین منڈوی

آپ کی شہرت کیمیاگری کے ساتھ ہے۔ شیخ سلیمان منڈو (مانڈو) والہ کے خلیفہ ہین۔ کیمیا بنانے مین اِس صنعت کے جاننے والون سے پیش قدم تھے۔ بہت طرح کی اکسیرین بنانا جانتے تھے۔ اور بناتے تھے۔ جنت آشیانی نصیر الدین ہمایون شاہ اس فن مین اپنے تئین آپ کا شاگرد سمجھتا تھا۔ شیخ فرماتے تھے۔ ایک روز ایک بوڑھا بیمار ایک بیابان مین مجکو ملا۔ مین اپنے گھر لے آیا اور اُس کے علاج مین اپنے مقدور بھر کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ نے شفا بخشی۔ یہ ہنر مینے اُس سے حاصل کیا ہے۔ بعض کا کہنا یہ ہے۔ کہ وہ بیمار جناب خضر علیہ السلام تھے۔ کہتے ہین علم کیمیا

سلہ۔ ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے۔ (اے بندے) تجھ کو کوئی فائدہ پہونچے۔ تو (سمجھ کہ) اللہ کی طرف سے ہے ۱۲۔

Marfat.com

آسمانی علم ہے۔ توریت مین بتا جناب موسیٰ علیہ السلام بھی جانتے تھے۔ قارون نے آپ سے ہی سیکھ کر عمل اکسیر کے ذریعہ سے کئی گھر خزانہ کے جمع کرلئے تھے۔ مصرع کیمیائے ست قناعت کہ نظر پر زر از دست۔

یاد شیخ امین الدین

آپ بڑے پرہیزگار عالم تھے۔ سماع سے باز رکھتے۔ اور بدعت کے توڑنے مین ہزارہا آدمیون کی برابر طاقت کام مین لاتے تھے۔ اور سماع و سرود کی ممانعت اور حرمت کے بارہ مین بہت سی روایات فراہم کر رکھی تھین جن کو وہ بیان کیا کرتے تھے۔ جب آپ سلطان سکندر لودہی کی مجلس مین پہونچے۔ تو سلطان کو اس بات پر آمادہ کرنا چاہا۔ کہ سرود سماع کی رسم دہلی سے قطعی موقوف ہوجاوے۔ سلطان نے فرمایا۔ آپ ایک دفعہ شیخ سلیمان منڈوی (مانڈو) والہ کی ملازمت مین جاکر اپنی رواتین بیان کرین۔ اور اُن کو سماع سے توبہ کرائین۔ پہر بلا کوشش کے شہر سے یہ طریقہ موقوف ہوجاوے گا۔ جب آپ شیخ کی خدمت مین پہونچے مجلس سماع گرم تھی۔ آپ بھی دردیشون کے نعرہ کی تاثیر سے بیہوش ہوگئے اور ہاتھ پیٹنے لگے۔ جب افاقہ ہوا۔ تو شیخ کے مرید ہوئے۔ اور باطنی حالات غالب آگئے۔ تو ظاہری آئین سے خود بخود فروگزاشت ہوگئی۔ ایک روز ارادہ کرلیا۔ کہ کتب خانہ مین آگ لگادی جاوے۔ پیر نے فرمایا[۵۱] الحق فی الکتاب والاسلام فی الدفاتر اگر ورق نہ ہونگے تو نہ ولایت ظہور پذیر ہوگی۔ اور نہ نبوت کا جلوہ ہوگا[۵۲] نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ اَنْ نَّکُوْنَ مِنَ الْجَاھِلِیْنَ۔

مصرع دانش آمد مایہ بخش دین و دولت مرورا

یاد شیخ حسین

آپ ملتان سے خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ کی زیارت کے واسطے اجمیر مین آئے تھے۔ یہان پر آپنے صرف ایک حجرہ کے اندر اپنے جسم کے گھلانے۔ اور جان کی پرورش کرنے مین بارہ سال گزار دئے۔ فرمانروائے مالوہ خان جہان کے بیٹے سلطان محمود کو آپ کے اجمیر مین ہونے سے آگاہی ہوئی۔ تو چشت خان کو بھیجکر سنڈو (مانڈو) مین تشریف لانے کے لئے التماس کیا۔ جب آپ تشریف لائے۔ تو محمود کو صرف ایک دفعہ اتفاق دیدار پیش آیا۔ پہر اس کے بعد اُس کا عہد پورا ایک برس بھی نہین رہا۔ کہ اُس کے بیٹے غیاث الدین کی نوبت آئی۔ اور غیاث الدین کے نام سے کوس سلطنت بجنے لگا۔ سلطان غیاث الدین نے ایک روز چشت خان سے دریافت کیا۔ کہ شیخ کے رہنے سہنے کی کیا کیفیت ہے۔ اور کس طرح گزرتی ہے چشت خان

---

[۵۱] حق کتابون مین ہے۔ اور اسلام دفترون مین ہے [۵۲] ہم اللہ ہی سے پناہ مانگتے ہین اس امر کی کہ نادانون کی باتین کرین۔

Marfat.com

نے جواب مین مضمون شکرگزاری عرض کیا- اور شیخ کی لاعلمی مین شیخ کی طرف سے پتھر کی ایک تسبیح سلطان کے روبرو پیش کی- سلطان وقت نے کچھ مال چشت خان کے ہاتھہ بھیجا- آپنے اس مال مین سے کچھہ تو لانے والہ کو دیا- اور جو باقی رہا تھا- وہ حاجتمندون کو تقسیم کر دیا- دوسری بار پھر سلطان نے درسیانی شخص سے پوچھا کہ آپکے کھانے پہننے کے اسباب کیا اور کہان سے ہین- عرض کیا گیا- روزی تو آسمانی ہے- اور اسباب نامعلوم کیونکہ سلطان محمود تو عرصہ بہشت جلدی سے فرما گئے- اور سلطان وقت نے آج تک شیخ کے حجرہ مین قدم رنجہ نہین فرمایا ہے جب سلطان کو یہ حال معلوم ہوا- تو آپ کے دیدار کے واسطے حاضر ہوا- دیدار سے نور باطنی حاصل کیا اور دو آبادگانون آپ کے فرزندون کے نام سے لکھکر سپرد کر دئے-

کہتے ہین- نصیر الدین کے بیٹے شہاب الدین نے بہت سی فوج فراہم کرکے- اپنے باپ سے لڑائی شروع کر دی تھی- نصیر الدین اپنی فوج کی کمی سے اور بیٹے کی مخالفت سے دور دراز فکر مین تھا- اور ہمیشہ یہ راگ گایا کرتا تھا گزشتہ زمانہ مین دل کی چھپی ہوئی بات پہچاننے والے درویش بہت تھے- جب آسمان کسی کے ساتھہ کج ادائی کرتا تھا تو وہ بیچارہ درویشون سے استمداد کرکے اپنے نیک و بد کے انجام پر خبر پالیتا تھا- لیکن آج کل ایسے روشن ضمیر لوگ نہایت ہی نایاب ہین- یہ سنکر شمشیر خان نے جو شیخ کے عرفان اور وجدان سے باخبر تھا- عرض کیا- کہ اگر سلطان شیخ حسین کی گرامی صحبت مین پہونچ جاوین- تو غالبًا یہ شکایت جو سلطان کو ہے- شکر و سپاس کے ساتھہ تبدیل ہو جاویگی-

القصہ سلطان وہی کا پیالہ ہاتھہ مین لیکر دیہات کے شحنون کی طرح شیخ کی مجلس مین حاضر ہوا- آپ اندرونی راز سمجھہ گئے- اور آیۃ کریمہ[1] كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ پڑھکر فتح یابی کی خوشخبری سنائی- چنانچہ اسی آسمانی خوشخبری کے بموجب ظہور بھی ہوا- چند روز بعد نصیر الدین جہان فانی سے رخصت ہوا- اور زمانہ نے ہاتھہ پکڑکر محمود کو شاہی تخت پر بٹھایا- سلطان محمود بھی شیخ کی خدمت گذاری مین باپ کی طرح کمر بستہ رہا- یہان تک کہ اُس کا عہد پورا ہوا- کہتے ہین سلطان ہوشنگ مالوہ سے گجرات کو بھاگا- اور جب آشیانی ہمایون شاہ عقب سے آپہونچا جب ہمایون شاہ نے قلعہ منڈو (مانڈو) فتح کر لیا- تو شیخ کے دیدار کے واسطے حاضر ہوا- شیخ نے شاہی ابریق (چھاگل) طلا اور جواہرات مین ملمع کی ہوئی دیکھی- تو آبدار کے ہاتھہ سے لیکر اُس سے طلا جدا کیا- اور کہا- کہ ایسے متقی بادشاہ کے واسطے آبخورہ مرصع چاہیئے- ملا محمد فرغلی عذر خواہی کے واسطے اُٹھے اور حسب حکم شاہنشاہی ابریق شیخ کے سامنے نذر کی- شیخ نے کمال آزادی سے اس کے دام کرکے- حاجتمندون کو تقسیم کر دیے

[1] کتنی ہی تھوڑی جماعت بڑی جماعت پر غالب آگئی ۱۲

Marfat.com

دوسرے روز علی الصباح جنت آشیانی اور میر فرغلی - امتحانی مضمون دل مین قرار دیکر شیخ کے دیدار کے واسطے حاضر ہوئے شیخ کو ہر ایک کے اندرونی قرارداد پر علم ہوگیا - اتفاقاً اوسی رات کے وقت شاہ تاجو مجذوب نے اپنے بیٹے قطب الدین بہکاری کے ہاتھ دو سیخ کباب - شیخ کے واسطے بھیجے تھے - اُن کبابون مین سے شیخ نے تین بوٹیان اُٹھا کر میر فرغلی کو کھانے کے واسطے دین چنانچہ واقعہ کا ظہور ضمیر کے موافق ہوا - اس کے بعد شیخ نے جنت آشیانی سے فرمایا - کہ درویشون کو بازیگرون کی مثل قرار دینا - آئین دوستی کے خلاف ہے - اگرچہ آم اس غیر فصل مین پیدا ہوسکتا ہے - لیکن قابل پسند نہین ہوتا -

آپ بارہون مہینے نماز طہارت کبریٰ (غسل) کے ساتھ پڑھا کرتے تھے - ایک روز غسل کے ارادہ پر باہر گئے تھے - چورون کی ایک جماعت ملی - وہ جماعت آپ کو تونگر سمجھکر اپنی مخفی جگہ مین لے گئی - اور پاؤن مین زنجیر ڈالکر ایک دروازہ کے گوشہ مین بٹھا دیا - آپنے فرمایا گرفتاردل (دانون) کی پابندی زنجیر سے ہوتی ہے اور جو لوگ آزاد ہین - اُن کو پابند صرف محبت کر سکتی ہے - سارقون نے اس بات کو باد ہوائی سے زیادہ وقعت نہین دی - اور زنجیر پہ زنجیر کرکے ہر ایک اپنے کام مین لگ گیا - شیخ اُس جگہ سے ایک پلک مارنے مین مثل باد رفتار سے اپنے حجرہ کے اندر چلے آئے - کہتے ہین شیخ کی عمر ایک سو اُنیس سال کی تھی - خوابگاہ اور مدفن ہے میرا کہ دیہہ ہے منڈلہ (ہانڈو) سے بارہ کوس کے فاصلہ پر ہجری سنہ نوسو پینتالیس مین دنیا کے عدم آباد سے عقبیٰ کے شہر سنان کو رحلت فرمائی مصرع آفرین خدائے بروے باد -

یاد شیخ علاء الدین دہلوی

آپ شیخ نور الدین المعروف بہ فیل بست کے بیٹے - اور گنجشکر کی نسل سے ہین - قدس اسرارہم اپنے دادا شیخ تاج الدین محمد ابن شیخ عبد الصمد ابن شیخ منور اجودہنی کے مرید تھے شیخ منور اجودہنی کو اہل زمانہ گنجشکر - اور شیخ فرید ثانی کہا کرتے تھے - اور باعتقاد مریدون کے خواب مین حضرت گنجشکر شیخ منور اجودہنی کی شکل مین نظر آیا کرتے تھے - صاحب کشف علیلی خان کہتے ہین - جب میرے سلوک کا آغاز تھا - تو مین اس ارادہ پر کہ مجکو کلاہ خلافت خواجہ قطب الاولیا سے مل جاوے - خواجہ قطب الاولیا کے روضہ پر معتکف ہوا - خواجہ قطب الاولیا نے مراقبہ مین مجکو شیخ علاء الدین کی خدمت مین حاضر ہونے کی ہدایت فرمائی - مینے گستاخی کی - جو اس امر کو قبول نہین کیا - اسی طرح چند بار مینے اعتکاف کیا - اور چند بار یہی اشارہ ہوا - بالآخر میرے کان مین آواز آئی " علاؤالدین قطب الدین ہین " ناچار مجبور ہوا - اور بے تامل آپ کے پاس حاضر ہوا

Marfat.com

مسکراتے ہوئے کلاہ میرے سر پر رکھی - اور فرمایا - "یہ کلاہ قطب اولیا کی طرف سے ہی ہے - خوش وقت رہو"
پندرہوین ربیع الثانی ہجری سنہ نوسو سینتالیس مین فرمان وصال صادر ہوا - خوابگاہ قلعہ دہلی -

مصرع کلاہ عفو تو جوید سر برہنہ من -

یاد شیخ علاء الدین ابن شیخ بدر الدین سلیمان

آپ کے پدر بزرگوار حضرت گنجشکر کے فرزند ہین - قدس اسرارہم کہتے ہین - آپکے نفس ناطقہ کا کالبد کے ساتھ پیوند ہجری سنہ آٹھ سو بہتر مین ہوا تھا - زمانہ طفلی سے ہی - ولی ہونے کے آثار - آپ کی پیشانی سے عیان تھے جب آپ کا دل وصدت کی روشنی سے منور ہوا - تو ساٹھ برس تک آپنے ہدایت فرمائی - چونکہ آپ کی ذات مین بخشش اور بخشایش کی صفت کمال درجہ تھی اسواسطے لوگ آپ کو علاء الدین جوانمرد کہا کرتے تھے ہجری سنہ نوسو اڑتالیس مین دامن ہستی گرد علائق سے جھاڑ دیا - اور کوچ فرما گئے - اجودہن مین اپنے جد بزرگوار کے حظیرہ مین دفن کئے گئے - آپ کے دو بیٹے تھے - جن سے چاند سورج کی طرح - نسب وحسب کا زمین وآسمان منور تھا - ممکن اور واجب مین انہین دونون صاحب زادون کی خاص روش سے انتظام تھا - **الفضل للہ** - سلطان محمد تغلق نے بہت سی تدبیرات کرکے دونون صاحب زادون کو اپنے سے مانوس کیا بڑے صاحب زادہ شیخ معز الدین کو معز الملکی کا خطاب دیکر ملکی اور مالی کاروبار اُن سے لیا اور بالآخر اُن کو صوبہ گجرات کا حاکم بنایا - ان کی ہستی کی کشتی اسی جگہ دریاے نیستی مین غرق ہوئی - دوسرے شیخ علم الدین تھے اِن کو شیخ الاسلامی کا منصب دیا - شیخ علم الدین دنیا اور عقبیٰ دونون جہان کا کام بنانے مین مصروف رہتے تھے - ان سے بہت سے لوگون کو فیض پہونچا تھا - مصرع ساغر اسرار او پُر از مے توحید باد -

یاد شیخ عبد الرزاق جھنجھانوی

آپ خانوادہ قادریہ کے سرآوردون مین سے ہین - پیر مشائخ حضرت سید محی الدین عبد القادر جیلانی کی خدمت کی تھی - اور خدمت سے فائدہ بھی اُٹھایا تھا - لیکن دوام مشاہدہ کے مقام پر شیخ شاہ محمد حسن قادری کی ملازمت سے پہونچے تھے - اور محمدی ہدایت کے طریقہ پر ہمت کے ساتھ قدم رکھکر دانش وبینش حاصل کی تھی آغاز سے انجام تک جسم کے گھلانے - اور روحانی جوہر کے بڑھانے مین مصروف رہے - آخر کار یہ نتیجہ ہوا - کہ عالم ارواح کے چلنے پھرنے والون مین شامل ہو گئے - اور ہمیشہ نافرمان نفس کے ساتھ لڑائی لڑکر بالآخر فتح پائی - آپ ہمیشہ آزردمندون کے ساتھ مروت سے پیش آیا کرتے تھے - اور ناتوانون کی خدمت کیا کرتے تھے - رسمی علم کی تحصیل کمال کے درجہ کو پہونچائی

Marfat.com

تھی - یہان تک کہ سخن گوئی کا ملکہ حاصل تھا - کلام پسندیدہ ہوتا تھا - سید محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کے مکتوبات پر ایک عمدہ شرح - اور سنجیدہ اور مفید حاشیئے لکھے ہین - ہجری سنہ نوسو اننچاس مین عالم دنیا سے رحلت فرمائی - اکثر سرکار دہلی کے بڑے بڑے لوگ آپ سے حسن عقیدت رکھتے ہین - منجملہ ان کے یہ اصحاب بھی ہین شیخ احمد مفتی اسفیدونی - شیخ حسین بانی پتی - شیخ عمر سوانی - میر سید علی لودیانی - اور یہ چار شخص - شیخ احمد - شیخ معین الدین شیخ طیب اور شیخ صابر - قصبات میان دوآب کے باشندہ ہین - شیخ یوسف دہلوی جنہون نے اپنے پیر کے کلام کو فراہم کرکے - ایک مفید جلد بنائی تھی - شیخ حاجی جو شیخ یوسف کے پیرزادہ تھے - اور شیخ چاند مجذوب جو ہفتہ ہفتہ بھر روزہ رکھتے تھے - یہ اصحاب جس قدر شمار کرائے گئے ہین - سب کے سب طریقہ ولایت کے رازدار - اسرار طریقت کے مشکل کشا - خداشناسی کی انجمن کو رونق دینے والے - اور طالبان ہدایت کے رہنما تھے - قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم ؎ رہنمایان جہان را سند عالی بود -

یادشاہ تاجو ابن شیخ کمال قدس سرہ

آپ قرشی النسل ہین - آپ کے پدر بزرگوار ملک عرب سے آکر ہند کی سیر سے عبرت حاصل کرتے پھرتے تھے اتفاقاً - قلعہ رنتھنبور[۵۱] کے آس پاس کد خدا ہوئے - ہجری سنہ آٹھ سو پچاسی مین شاہ تاجو کی روحانی صورت شکم والدہ سے باہر آئی - اور اُس کے واسطے پشت زمین گہوارہ بنی - جب آپ کی عمر پانچ برس کی ہوئی - تو یتیم ہو گئے - اور آپ کی مان نے آپ کی دیوانگی مادرزاد سمجھکر خبرگیری چھوڑ دی - سونے کی جگہہ اور کھانے پینے کے انتظام مین دوسری ہی شکل پیدا ہو گئی - آپ ایک دم شیشہ فروشون کی ہمراہی مین - تن تنہا منڈو (مانڈو) مین چلے آئے - یہان چند روز بعد وَعَلَّمْنَاہُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا کے مکتب مین تقدیری تختی یاد کی - اور آپ کے سینہ پر خدائی علم تحریر ہو گیا - سلطان وقت ناصرالدین خلجی تھا - اُسنے آپ کی خدمت اپنے ذمہ لے لی تھی - ایک روز تنہائی کے متعلق ذری سی شکایت آپ کی زبان پر آئی - اس کا انتظام سلطان نے اس طرح کیا - کہ ایک عفیفہ تھی جو حرم سلطانی مین پردہ نشینون کو شرعی بیوز ولا بیوز تعلیم کیا کرتی تھی - اُس عفیفہ کی ایک حسین وجمیل لڑکی تھی - راحتہ الحیات نام تھا - سلطان نے اُس لڑکی کے ساتھہ آپ کا عقد کر دیا - شادی کے مراسم - عروسی لوازم - اور خانہ داری کے ساز و سامان کا کافی طور پر انتظام کر دیا گیا - اسی اثنا مین سلطان ناصرالدین خلجی کا زمانہ حیات پورا ہوا - اور اب فرمان روائی کی نوبت سلطان ناصرالدین

[۵۱] آگرہ اور جیپور کے درمیان مین ایک قصبہ ہے ۱۲ جسے آجکل ریاست بھرت پور کہتے ہین

Marfat.com

کے بیٹے۔ سلطان محمود کو پوجتی۔ پیکر پرستون کی ایک جماعت تھی۔ جس کا مذہب راجپوتون کا سا تھا۔ یہ لوگ پوربیہ کرکے مشہور تھے۔ اِس جماعت نے سلطان کو قید کیا۔ اور خلجی حرم نشینون مین عام پراگندگی پیدا ہونی شروع ہوئی۔ اسی اثنا مین کہ دسوین صدی کا آغاز تھا۔ راحۃ الحیات کے بطن سے اس ازلی مجذوب کے گھر مہمان نو کی آمد ہوئی **قطب الدین بہکاری** نام رکھا۔ اِس کے بعد راحۃ الحیات کو مرض الموت ہوا۔ کہ وہ مر گئی۔ اور باپ چونکہ **فنا فی اللہ** کے دریا مین غرق تھے۔ ہوش مین آکر بیٹے کی پرورش نہین کر سکتے تھے۔ دربانانِ شہر آپ کے ہمسایہ تھے۔ کارکنانِ قضا و قدر نے قطب الدین بہکاری کی تربیت۔ اُن کے محلہ پر لکھدی۔ جب زمانہ ہوش آیا۔ تو خدمت والدین مشغول ہوئے۔ باپ کے خرق عادات۔ اہل زمانہ کے نزدیک شمار سے زیادہ ہین۔ ہجری سنہ نوسو پچاس تھا۔ کہ شاہ تاجو اپنے عنصری لباس سے جو عاریۃً تھا نکل کر۔ شیخ بہکاری کو اپنا جانشین چھوڑ گئے۔

شیخ بہکاری۔ اپنے حسن خدمات اور باپ کی موثر دعاؤن کی بدولت۔ صاحب ولایت ہوئے آپ کا خلیلی دسترخوان مہمانون کے آگے تھا۔ کبھی کسی وقت ایک طلوع سے دوسرے طلوع تک تہ ہوتا ہی نہین تھا۔ تونگرون کو اور درویشون کو یکسان طرح طرح کے کھانے کھلائے جاتے تھے۔ اور کسا نا چنے کے اندر شاہ اور گدا کے درمیان کچھ فرق نہین کیا جاتا تھا۔ بعض لوگ جو اصلی حقیقت سے ناواقف ہین ایسا کہتے ہین کہ شاہ تاجو **قدس سرہٗ** شیشہ فروش کے لڑکے ہین۔ مجذوب اور حسنور تھے۔ اِن کے کوئی لڑکا نہین ہے۔ شیخ بہکاری دربان کے لڑکے ہین۔ جو خوش قسمتی سے ایسے بزرگ کی خدمت مین پہونچکر عالی مرتبہ ہو گئے۔ یہ کہنا صرف گمان ہے۔ جو راستی اور درستی سے بعید ہے۔ **قطعہ**

شیخ بہکاری کہ جہان را یکے ست	نیست درین عصر یکے ہم چو او
نہصد و دو آمد و رفت از جہان	سوئے ارم نہصد و ہفتاد و دو

شیخ بہکاری نے پانچ لڑکے یادگار چھوڑے۔ سب سے بڑے **شیخ سعدی** تھے۔ جن کا ظاہر اور باطن سید ہے اور سچے لوگون کی طرح سنجیدہ افعال کے ساتھ آراستہ تھا۔ باپ کی خلافت کا خرقہ زیب بدن کیا تھا۔ چند روز بزرگوار آبا و اجداد کے طریقہ پر اپنا سلسلۂ فتاوہ رکھا۔ بعدہ ہجری سنہ نوسو چھیاسی مین معنوی ملک کا عزم فرمایا۔

دوسرے بھائی کے **شیخ کمال** تھے۔ جنہون نے دل کی سلامتی۔ شکستگی کے ساتھ جمع کی تھی۔

Marfat.com

اور مولیٰ کے دیدار کا شوق کمال درجہ رکھتے تھے۔ اُنھون نے ہجری سنہ ایک ہزار نوین عاریتی سرائے چھوڑدی۔

چوتھے لڑکے **شیخ جمال** تھے۔ جو اصحاب حضور الٰہی مین باریاب ہین۔ وہ آپ کو نظر قبول سے دیکھا کرتے تھے خاصۃً شہسوار میدان وحدت وحقیقت شیخ ضیاء اللہ ابن شیخ محمد غوث **قدس سرھما** سے پیرہن خلافت آپنے ہجری سنہ نوسو پچاسی مین زیب بدن کیا تھا۔ اور سالک شاہراہ تجرید وتفرید شیخ محمود ابن شیخ جلال شطاری عشقی کی ملازمت مین چند سال رہکر خدمت کی بدولت فیض پایا تھا۔ اور اجازت نامہ لیا تھا۔ **راقم گلزار** کے پُرانے یک دل دوستون مین سے آزاد مزاج کشادہ پیشانی۔ خلوت پسند۔ اور تپاک سے ملنے والا۔ آپ کے مانند کوئی نہین تھا۔ ہجری سنہ ایک ہزار چودہ کے رمضان مہینے مین آپ نے رحلت فرمائی۔ ایک لڑکا دوازدہ سالہ چھوڑا ہے **شیخ شریف** نام ہے۔ اللہ تعالیٰ جل ثنانہ اُس کو شرف کمالات عطا فرماوے۔

یاد سید نظام منڈوی

آپ سید شرف کے فرزند ہین۔ جو سید غیاث کے بیٹے تھے۔ اور سید غیاث۔ سید محمد گیسو دراز کے پوتون مین سے ہین آپ جسم کو گھلاتے۔ اور روح کی پرورش کرتے تھے۔ اور نفس پر فتحیاب تھے۔ کہتے ہین آپکے پدر بزرگوار بہ ترک سکونت گلبرگہ دکن سے سلطان غیاث الدین خلجی کے عہد مین مالوہ کی طرف آئے تھے اور قیام کے واسطے یہ مقام پسند کیا تھا۔ جب سید شرف نے عالم علوی کو کوچ فرمایا۔ تو اُس وقت سید نظام چھوٹے تھے۔ جب آپ کا زمانہ ہوش آیا۔ تو شیخ برہان چشتی کے مرید ہوئے۔ وجہ معاش پیشہ ملداری سے بہم پہونچاتے تھے۔ ایک روز زر نقد سے بھرا ہوا ایک برتن۔ ایک دیوار کی جڑ مین سے نکلا۔ آپنے اُس کو مٹی مین چھپا کر گھر کے مالک کو آواز دی۔ کہ مال زمین مین دبا ہوا ہے۔ اُٹھالے جایئے۔ تاکہ کھدائی کا کام جاری کیا جاوے۔ مالک مکان نے جواب دیا۔ جو شے نکلی ہے۔ اُس کا مستحق نکالنے والا ہی ہے۔ کیونکہ اُسی کی تقدیر سے اور اُسی کی سعی بازو سے نکلی ہے۔ ایک گھنٹہ بھر اسی طریق باہم گفت وگو رہی۔ آخرکار جب سید نے اس کشاکش سے نجات پائی تو اس اندیشہ سے۔ کہ مبادا آیندہ پھر ایسا ہی موقع پیش آوے۔ حرص کو حرکت۔ اور دل کو میلان ہو۔ اور ہاتھ اُس کی طرف بڑھے۔ اس پیشہ سے ہی درگزر کی۔ اور اس کے بعد اپنے ہن اور آٹا بیچنے کو اپنی قوت بہم پہونچانے کا ذریعہ بنایا۔

اس عرصہ مین ایک رہنما بزرگ آپ کے پاس آ پہونچے۔ کئی سیر آٹا لیا۔ اور اُسی اپنے ہن سے جو دوکان مین تھا روٹی پکا کر صرف اپنی ایک چاشت کی خوراک بنائی۔ آپ کو ذکر قربان کا طریقہ یاد کرایا۔ اور فرمایا۔ زاہدان خشک کی

Marfat.com

رفتار چھوڑ دو اور عاشقان عارف کے خون کی چاشنی چکھو۔ کہتے ہین۔ اِس ذکر کی مشق آپنے یہان تک بڑہائی۔ کہ شغل کرتے وقت بدن کے اعضا ایک دوسرے سے جدا ہو جایا کرتے تھے اور جب آپ فارغ ہوتے تھے۔ تو وہ اعضا پہر مل جاتے تھے۔

سلطان بہادر گجراتی نے جب منڈو (مانڈو) کو فتح کیا تہا۔ تو سید کی ملازمت مین بہی گیا تہا۔ اور نذر مین بہت سامان پیش کیا تہا۔ آپنے قبول فرا کر سب کو عمارت کے کام مین لگا دیا۔ اور ایک بہت بڑا گنبد پدر بزرگوار کی قبر پر تعمیر کرایا۔ اور پہر بعد مین جب جنت آشیانی کا ورود منڈو (مانڈو) مین ہوا۔ تو اُس نے بہی عزم دیدار کیا مجلس گرم ہوئی اور رازداری کی باتین ہونے لگین۔ بہت سی عمدہ عمدہ اور دل چسپ باتین ہوئین۔

کہتے ہین۔ آپ کے چوبیس ۲۴ بیٹے تھے۔ اِن سب مین سات بیٹے گویا بیش بہا موتی تھے۔ **سید داؤد سید حمید۔ سید حسن۔ سید برہان الدین۔ سید کمال۔ سید سالار۔** اور **سید فرید** چند فرزندون کو رسمی علم حاصل تہا۔ اور چند آلہی معرفت کے عالی مرتبہ کو پہونچ کر بہت سے لوگون کے پیشوا ہوئے تھے۔ اور دامادون مین سے یہ چار شخص ممتاز تھے۔ اولاً آپکے پیر کے پوتے **شیخ نصیر الدین** ابن شیخ جلال ابن شیخ برہان چشتی۔ دوسرے **شیخ جمال** تیسرے **شیخ چاند** چوتھے **شیخ شرف الدین**۔ اِن چارون مین سے ہر ایک اہل عرفان۔ اہل ذوق و اور اہل وجد تھے۔

سید نظام نے تاریخ انیسوین ذی حجہ ہجری سنہ نوسو پچاس کو جج دیدار کے واسطے کوچ فرمایا۔ خوابگاہ باپ کا گنبد جو ساگرتال سے نزدیک ہے۔ مصرع صفا دمروۂ او کوئی حق شناسی بود۔

یاد سید حسین

آپ سید محمد کے بیٹے تھے۔ جو جلال ابن زہید کے فرزند تھے۔ آپ اصل مین سادات ترمیذ سے ہین۔ آپ کے آٹھوین دادا سید جلال الدین ہند کی طرف ترمیذ سے آئے تھے۔ اس وقت آٹھوین صدی کا آغاز تہا اور قصبہ سارن مین جو سرکار جونپور کی مضافات مین سے ہے گوشہ گزین ہوئے۔ اِن کے دو بیٹے تھے۔ سید علما۔ اور سید جلال۔ یہ سید حسین جو ہین۔ دوسرے بیٹے کے پوتون مین سے ہین۔ سید حسین کی زاد بوم گوالیار ہے آپ کے والد ماجد سید محمد۔ سلطان ابراہیم لودہی کے عہد مین قصبہ سارن سے جو آپ کے آبائے کرام کا وطن تہا۔ گوالیار مین آئے تھے۔ اُنہین ایام مین حاکم قلعہ تتار خان سارنی تہا۔ اُس نے کمال محبت اور تعظیم کے ساتھ آپ کا استقبال کر کے ضروری ضروریات نہایت عجلت کے ساتہ بہم پہونچائین۔ اِسی عرصہ مین چند روز بعد

Marfat.com

قطب الاولیا غوث العرفا - شیخ محمد غوث قدس سرہٗ بھی شرقی ملک سے جوان کا قیام گاہ تھا - گوالیار مین آئے - القصہ جب جنت آشیانی ہمایون بادشاہ نے صوبہ بنگالہ کی فتح کے واسطے کوچ فرمایا - تو دارالخلافۃ آگرہ میرزا ہندال کے سپرد کیا - ناتجربہ کار ندیمون نے یہ صدا متواتر میرزا کو سنائی حافظ -

شہر خالی ست زعشاق بود کز طرفے	مردے از غیب برون آید و کارے بکند

میرزا کوتہ اندیش تھا - کہ ہوائے فرمان روائی اُس کے کانون مین بھر گئی - اس بارہ مین دولت دوست نالائقون کے مشورہ سے یہ بات قرار پائی کہ شیخ بہول - ہمارے بادشاہ کے پیر ہین - اور شیخ محمد غوث پیر کے بھائی ہین - جب تک یہ دونون بزرگوار عالم ملکوت کو روانہ نہین کر دئے جائینگے - میرزا کی آرزو پوری نہین ہوگی - شیخ بہول - دارالخلافۃ اگرہ مین موجود تھے - ان کو وہین شہید کر دیا - اور غوث زمان گوالیار مین تشریف رکھتے تھے - اسواسطے گوالیار کے حوالدار سلطان میرک کے نام حکم جاری کیا گیا - کہ جس طریق سے ممکن ہو شیخ محمد غوث کو دارالخلافۃ مین روانہ کر دو - اتفاق سے شیخ محمد غوث کو اس معاملہ کی حقیقت معلوم ہوگئی - لہذا راتون رات آفتاب کی طرح لوگون سے مخفی اور تن تنہا گوالیار سے نکل گئے - اور زمین مشرق مین جا پہونچے جہان ہمایونی لشکر تھا - لیکن گھر اور مافیہا لٹ گیا - اور بال بچون کو نہایت تنگی کی نوبت پہونچی - جب ہمایونی علم واپس ہوئے - اور وہ شورش فرو ہوئی - اور شیخ محمد غوث بھی اپنے وطن مین آ پہونچے - تو یہ بات ذہن نشین کی گئی - کہ جو کچھ آفت اور مصیبت گھر پر اور بال بچون پر پہونچی تھی - یہ سب سید محمد سارنی کے کہنے سننے سے پہونچی تھی - اور پھر جن لوگون نے یہ چھیڑ چھاڑ چھوڑی تھی - اُنہین لوگون نے محض گمان ہی گمان پر سید محمد کے گھر والون سے مکرر سہ کرر یہ جا کر جتایا کہ تمہاری اولاد کے واسطے شیخ محمد غوث جلالی نقش جلاتے ہین یہ مستوحش خبر سنکر بچون کی ماں نے اس طریق کے سوا نجات کی کوئی صورت نہین دیکھی - کہ اپنے بڑے بیٹے سید حسین کو جس کی حسین صورت دیکھکر یوسفی حسن یاد آتا ہے خدمت مین بھیجے - اور توہمی تقصیر کی عذر و معذرت کر کے معافی کے لئے التماس کرے -

جب یہ نوجوان سعادت مند قدم بوس ہوئے - تو شیخ محمد غوث نے نظر مہربانی سے دیکھا - جس کی وجہ سے اِن کو کمال خوشی حاصل ہوئی - اور روز بروز گنجایش اور رسوخ کا درجہ بڑھتا چلا گیا - جب سترہ سال کی عمر ہوئی - تو مرید ہو گئے - اور سلوک کے طریقہ پر مقامات طے کر کے خداشناسی - حق دانی - اور حقیقت پرستی سے ممتاز ہوئے - اخیر مین وحدت وجود کے آثار زور و شور کے ساتھ غالب آئے - یہان تک کہ

Marfat.com

سلوک سے باز رکھا کر بیس سال کی عمر مین جذبہ کو نوبت پہونچی - جس زمانہ مین قطب الاولیا غوث زمان نے شیر خان سور کی شورش کے سبب سے گجرات کو ہجرت فرمائی ہے - اُس زمانہ مین آپ ہم رکاب تھے - ایک روز ایک جگہہ چند بوالہوسون کی مجلس ہو رہی تہی - چلتے چلتے ان مجذوب صاحب کا بہی گزر وہان سے ہوا سر دے کر مجلس مین گھس گئے - اور پانی کا ایک برتن اُٹھایا - مجلس والون نے مجذوب تو جانا نہین - چور خیال کیا - سمجھہ کو کچھہ کام مین نہین لائے - غصہ سے کام لیا - اس درمیان مین انجمن مین سے ایک ناعاقبت اندیش اُٹھا - اور تلوار کا ہاتھہ مار کر آپ کو شہید کر دیا - خوابگاہ محمود آباد ہے جو احمد آباد سے دس کوس ہے -

مصرع بود سالے نہصد و پنجاہ و دو

یاد سید علاء الدین مجذوب المشہور بہ علاول بلاول

آپ کے پدر بزرگوار کا نام سید سلیمان ہے - آپکے جد امجد سید حسن حسینی ایام سابق مین - رسول علیہ السلام کے مدینہ سے ہند مین آئے تھے - جب ہند کی شرقی زمین مین پہونچے - تو قصبہ رودلی مین ایزدی مشیت کے بموجب سیاحی کی مسافت انجام کو پہونچی اور اسی قصبہ کے ایک گوشہ مین قیام کا بستر ابچھا دیا - اور خدا سے لو لگائی - چند روز بعد آپکے دادا کی بیویان بہی ہو گئین مکان بہی بن گیا - خاندان بہی ہو گیا - فرزند - خویش متعلقین - درویش بہت سے فراہم ہو گئے - جب سید سلیمان کی زندگانی کا تخت برباد ہوا - تو اُنہون نے اپنا متروکہ نقد - کپڑا - دیہات - اور زراعتی زمین بہت کچھہ چھوڑا تہا - اس سبب سے فرزندون مین باہم جھگڑا تنازعہ پیدا ہوا - شیخ علاول سب مین چھوٹے تھے - اور کریم الطرفین تھے - اِس سبب سے چند بہائیون نے اِن کے مار ڈالنے کا قصد کر کے - آپ کے واسطے ولایت یوسفی ثابت کی - ان کی مان ان پر محبت کی نظر رکھتی ہی تہی جب اُس کو یہ حال معلوم ہوا - تو وہ سفر حجاز کا عزم کر کے آپ کو ہمراہ لیکر اُس قصبہ سے مخفی طور پر نکل آئی دن مین گرگ طینت بہائیون کے تعاقب کے خوف سے گوشہ تاریک مین چھپے رہتے تھے - اور رات مین جتنی طاقت کام دیتی تہی - راستہ چلتے تھے - **القصہ** - جب تک اس خوف سے امن حاصل نہین ہوا - اسی طرح جنگل بیابان قطع کرتے چلے گئے - چونکہ صادق نیت کا درخت - ہمیشہ مرادون کے پہل دیتا ہے اسواسطے حرمین شریفین کی زیارت سے شرف سعادت حاصل ہوا - پہر چند سال کے بعد آپ کی والدہ ماجدہ نے اپنی زندگی کی امانت موکل تقدیر کے سپرد کر دی - ایک تو غربت کی محنت تہی اسپر درد فرقت اور بڑہ گیا بیت

مرہم بوام نیست میسر علاج چیست		بر درد عشق داغ جدائی فزودہ اند	

Marfat.com

ناچار شغل خاطر کے واسطے آپنے اُن اطراف مین ایک مدت تک رہ کر رسمی علوم تحصیل کئے - اور شاگرد کتاب ہو گئے - پرکار کی طرح جہان کا گشت لگایا - اور چونکہ سفر کا آغاز نقطہ ہند سے ہوا تہا - اخیر مین پہر اُسی نقطہ پر آکر ٹہیرے ایک مدت تک دہلی مین افادت دستگاہ شیخ لادن مفتی کے درس مین بیٹہکر تفسیرون کا مطالعہ کیا - اور اس درمیان مین ہمیشہ خواجہ بختیار کاکی کے مزار قطب المدار پر حاضر ہو کر آستانہ مین فروغ معنوی کی استدعا کیا کرتے تہے جب وقت آگیا - تو آپ کو جذبۂ مطلق نے اُچک لیا - جو حقیقی وحدت سے مقید تہا - اور دار الخلافۃ آگرہ کے قیام کا حکم ہوا - آپنے شہر مذکور مین دریاے جمنا کے کنارہ حجرہ تجویز کر لیا تہا - اور اُس مین قرآن شریف کی تلاوت اور تفسیر قرآن کے مطالعہ مین مشغول رہتے تہے - اِن ایام مین فردوس مکانی بابر بادشاہ کی سلطنت کا زمانہ تہا - برد مضجعہ

آپ کے کشف و کرامات کے متعلق کسی قدر حالات ذیل مین بیان کرتا ہون -

شیخ منور چشتی لکہتے ہین - آپ مٹی گارہ کے کام مین پہنسے رہتے تہے - اور اس سبب سے مجکو حیرت در حیرت ہوتی تہی - ایک روز آپنے فرمایا - منور - علاء الدین کا تو گل کاری کا شغل چند روزہ ہے - اِس سے زیادہ نہین ہے - لیکن تم اسی کام مین واپسین دم تک ہمیشہ مقید رہو گے - آخر کار جیسا آپنے فرمایا تہا - ویسا ہی وقوع مین بہی آیا -

شیخ حاتم سنبہلی اُس زمانہ کے باعمل علما مین سے تہے - ایک دفعہ ایسا سننے مین آیا - کہ ایک درویش شرعی احکام کے دائرہ سے قدم باہر رکہکر کرامات اور مقامات کا دعویٰ کرتا ہے - جب مین شہر آگرہ مین آپ کے حضور مین گیا - تو تمام شرعی تانے بانے جو آپ کے متنبہ کرنے کے واسطے مینے اپنی قوت متخیلہ مین تن رکہے تہے - عقیدت اور اخلاص کے لباس سے تبدیل ہو گئے - اور اعتراضی مسائل کو مین عرض نہین کرنے پایا تہا - کہ شافی بیان کے ساتہہ آپنے جواب دیدیا -

داناے وقت شیخ مبارک خضر فرماتے تہے - جب مین گجرات سے دار الخلافۃ آگرہ مین آیا - اولاً آپ کی ملازمت مین حاضر ہو کر - امیدوار بشارت ہوا - تو آپنے اس دلکش تقریر سے مجکو خوش خبری سنائی - کہ اسی سعید شہر مین تم کو قیام کرنا چاہیے - تمہاری خاندان مین عالی درجہ فرزند - وافر علم - اور کثیر دولت - یہ نعمتین بہت جلد نصیب ہونے والی ہین - لیکن اس کے ساتہہ یہ بہی ہے - کہ تمہارے سلسلہ مین ایک جان گزا آفت - اور مہلک فتنہ پیدا ہوگا - جو تہمت اور بدنامی کا باعث ہونے والا ہے - اندیشہ نہ کرنا کیونکہ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى[1]

[1] تمہارا پروردگار نہ تو تم سے دستبردار ہوا - اور نہ ذکر طرح ناخوش ہوا - اور تمہارا انجام آغاز سے بہتر ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى انجام کار خیریت سے ہے شیخ مبارک نے فرمایا۔ آپکے دل خوش کن فرمانے کے بموجب آخر کار روز افزون آثار نظر آنے لگے۔

کہتے ہین شیخ نظام نارنولی۔ اپنے وقت کے قطب تھے۔ ان کو اِن کے پیر نے ان مجذوب الٰہی کی خدمت مین بھیجا تھا۔ اور فرمایا تھا جس مقام مین قیام کے واسطے آپ اشارہ فرماوین۔ اسی مقام کو اپنا وطن سمجھنا چاہیے جب نظام العالم آپ کی خدمت مین پہونچے۔ تو آپ نے فرمایا۔ اے ثانی نظام تمہارے ظہور کی جگہ نارنول ہی ہے۔ اور تمہارے کام کی رونق۔ اور اُس کا اجرا۔ اُسی مقام کے ساتھہ وابستہ ہے۔ جو اپنے وقت پر وقوع مین آویگا۔ آخر کار وقوع مین بھی۔ اُسی مطابق آیا۔ کہ جس طرح آپنے ظاہر فرمایا تھا۔

شیخ عبداللہ بخاری آپکے ہم عصر درویش تھے۔ چونکہ آپ دریاے وحدت مین نہایت مستغرق رہتے تھے۔ ربودگی کی موجین آیا کرتی تھین۔ اور حالت سکر بالکل غالب رہتی تھی۔ اسواسطے ایک روز شیخ عبداللہ بخاری آپ کی ملازمت مین حاضر ہوئے تاکہ آپ کو ان حالات جذب سے ہوش مین لاوین۔ اس عرصہ مین ایک کوزہ قند کا آپ کے سامنے آیا۔ آپ نے بخاری کے ہاتھہ مین دیدیا۔ بخاری نے دو ٹکڑے کرکے یہ کہا۔ کہ جو لذت دوئی مین ہے۔ وحدت مین نہین ہے۔ آپنے جواب مین معرفت توحید۔ اور ذوق فنا کے متعلق چند باتین اپنی زبان سے اِس طرح بیان کین۔ کہ ناصح کا دل قابو مین نہین رہا۔ دیوانگی اور ربودگی نے بخاری کی حالت مین وحدت کا مزہ پیدا کیا۔ اور جان لیا جو کچھہ نہین جانتے تھے۔

ایک شخص شیخ علاء الدین دہلوی کے خلیفہ کے بیٹے تھے۔ اِن کو اِن کے پیر نے دار الخلافۃ آگرہ مین اِس غرض سے بھیجا تھا۔ کہ ہمارا سلسلہ جاری کرو۔ اور وہان کے لوگون کو ہدایت دو۔ جب ابن خلیفہ۔ سید علاء الدین مجذوب کی ملازمت مین بمقام آگرہ آئے۔ تو آپنے فرمایا تمہارے پیر نے تم کو اس شہر کی شیخی کے واسطے بھیجا ہے۔ یہ عمہ کا کوچہ۔ اور خالہ کا گھر نہین ہے۔ اِس جگہہ رہنا شیرون کے ساتھہ پنجہ کرنا ہے۔ تم جیسی بکری سے یہ کام کیونکر ہو سکیگا کہتے ہین۔ دو تین روز نہین ہوئے تھے۔ کہ دستون کی بیماری ہوگئی۔ جتنا زیادہ علاج کیا گیا۔ اُتنی ہی زیادہ بیماری بڑہتی گئی۔ بالآخر۔ علاج چھوڑکر آپ کی خدمت مین حاضر ہوئے۔ آپنے فرمایا غم نہ کرو صحت ہوجاویگی اور تمہارے اجراے کار کی جگہہ قصبہ امروہہ ہے۔ ایک کمل پر آپ بیٹھے تھے۔ وہ ابن خلیفہ کو دیا۔ ابن خلیفہ نے اپنے سر پر باندہ کر امروہہ کی اجازت لی۔ وہان پر اُن کو رونق حاصل ہوئی۔

شیخ راجو نام ایک جوان۔ بنی اسرائیل گروہ مین سے تھا۔ اُسنے آپ کی حضوری کو اپنے اوپر لازم کرکہا

Marfat.com

تہا۔ رفتہ رفتہ یہان تک نوبت پہونچی۔ کہ آپ کے حالات اور عادات پر شیدا ہوگیا۔ آپ کی ایک لحظہ کی جدائی بھی اُس کو دشوار تہی۔ ایک روز آپ اوسپر مہربان ہوئے اُس کے واسطے ایک لقمہ زمین پر ڈال دیا۔ اُسنے کمال تواضع سے اور نہایت ادب کے ساتھہ ہونٹون سے اُٹھالیا۔ اور نگل گیا۔ جو نعمت وہ چاہتا تہا حاصل ہوئی آپنے اُس کو قصبہ آہارین بہیجا۔ وہان پر اُس کی شیخوخت رونق پکڑ گئی۔ اُس مقام پر ایک جادوگر جوگی تہا۔ وہ مباحثہ کرنے لگا۔ شیخ راجو نے موسوی ولایت کے ذریعہ سے اُس کا جادو باطل کرکے۔ اپنا گرویدہ بنالیا۔

اس قسم کی عمدہ عمدہ کرامتین اور خرق عادات آپ کی بہت کچھہ بیان کی گئی ہین۔ لیکن چونکہ یہ مختصر کتاب اس قسم کی گفت وگو کے لئے کمتر گنجایش رکہتی ہے۔ لہذا حوالہ قلم نہین کی گئین۔ سید زین العابدین نام ایک عالم آپکے معتقدین مین سے ہین۔ اُنہون نے ہجری سنہ ایک ہزار نو مین ایک رسالہ لکہا ہے جس مین آپ کے حالات تفصیل کے ساتھہ تحریر کئے ہین۔ خدا کرے۔ وہ شائقین کے مطالعہ مین آوے۔ اور جوینده یابنده بنے۔ بیت

من طلب کردم وصائش روز وشب	یافتم اینک بحکم من طلب

علاؤالدین مجذوب آپ کی تاریخ رحلت ہے۔
سنہ ۹۵۳ھ

یاد شیخ کمال الدین قریشی

آپ۔ شاہ عبدالرزاق جہنجہانوی کے مرید ہین۔ گجرات کے بنادر اعظم مین سے ایک بندر کوکہ نام بہی ہے اس بندر مین آپنے پیر کی اجازت سے قیام اختیار کیا تہا۔ اور طریقت کے اندر اہل حقیقت کے مقامات کو پہونچکر سلسلہ رہنمائی جاری کر رکہا تہا۔ بہت سے لوگون نے آپ کی ہدایت کی بدولت کمالات اور حالات کا مزہ پایا ہے

مصرع تا مستی شراب محبت نصیب کیست

یاد شیخ احمد پور نعمت اللہ

آپ کی زادبوم چندیری ہے۔ قادرشاہ کے عہد مین مالوہ کے شیخ الاسلام تہے۔ آپ کے چوتہے دادا شیخ علاءالدین مقتول ملتان سے آئے تہے۔ اور مشیت ایزدی سے گوالیار مین قیام فرمایا۔ لیکن فرزندون کو ہمیشہ یہ خوف دلاتے رہتے تہے۔ کہ بیگانہ پرستون کا یکایک غلبہ ہونے والا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ جب فتنہ مذکور کا آغاز ہوا تو باشندگان گوالیار کے سر آفت آئی۔ شیخ الاسلام کے تیسرے دادا شیخ اسمٰعیل تہے۔ شیخ اسمٰعیل اہل تجرد کی جماعت ساتھہ لیکر چندیری کو گئے۔ اور وہین مکان بہی بنالیا۔ اسی جگہہ شیخ نصیرالدین ابن شیخ اسمٰعیل۔ اور شیخ نعمت اللہ ابن شیخ نصیرالدین کی علمی صورتین اُن شہرالفا کے ساتھہ جو وجود خارجی کو لازم ہین۔ ظاہر وجود مین ظہور پذیر ہوئین

Marfat.com

اور اسی جگہہ کمال استعداد کو پہونچکر عین (وجود) سے علم (عدم) کو روانہ ہوگئین - صوفیون کی اصطلاح مین اولین حالت کا نام وجود ممکن اور پچھلی حالت کا نام عدم اضافی ہے - اِن حالتون کو مبدء اور معاد بھی کہتے ہین - ان کے بعد شیخ الاسلام اپنے باپ کے جانشین ہوئے جب رانای چیتور نے چندیری کو شکست دی - تو آپ فرزندون اور عزیزون کو ساتھہ لیکر دوسرے لوگون کے ہمراہ چتہرہ مین چلے آئے چتہرہ ایک قصبہ ہے سرکار کالپی کا - یہان کا حاکم اوحد خان فیروز یہ نیک شخص تہا - اسنے آنے والون کو عزت اور تعظیم کے ساتہہ لیا - اور حکم دیا - کہ یہان کے باشندون کو چاہیے - چندیری کے آفت زدون کے ساتہہ برادرانہ سلوک کرین - اور اپنا سامان اور سرمایہ آدہون آدہ تقسیم کردین تاکہ اِن لوگون نے جو تکلیف اُٹہائی ہے - اُس کو بہول جائین القصہ اہل اسلام کی خرابی جب سلطان بہادر گجراتی کے گوش گزار ہوئی - تو اُس کو غیرت آئی وہ بہت سی سپاہ لیکر روانہ ہوا - اور قلعہ چیتور کا محاصرہ کیا - جو رانا کا پرانا وطن ہے - اور بڑی بہاری لڑائی ہوئی - چونکہ لڑائی کے ذریعہ سے قلعہ کی فتح دشوار معلوم ہوئی - لہذا علما نے جمع ہوکر فتویٰ لکہدیا - کہ اسلام کا بول بالا ہونے کے لئے - سپہ سالار کو عقلاً اور شرعاً جائز ہے - کہ جو غیر مطیع اسلام ہین - اُن کو قسم اور صلح کے ساتہہ قبضہ مین لاکر مار ڈالے - اور فریب و بہانہ کے ذریعہ سے انپر فتح یاب ہووے - چنانچہ رانا کو صلح کے بہانہ سے پکڑکر تلوار سے مار دیا - اِس کے بعد سلطان شکار کہیلتا ہوا - رائسین کے قلعہ مین پہونچا - جو لوگ چندیری سے جلاوطن ہوکر چتہرہ مین آئے ہوئے تہے - اُن کے بلانے کے واسطے حکم جاری فرمایا - وہ لوگ بتعمیل حکم رائسین مین آئے - سلطان اُس وقت میدان چوگان بازی مین تہا - فرمایا جلد پیش کئے جاوین - اور جلد ان کے اندرونی زخمون کا علاج کیا جاوے - چنانچہ کچہہ لوگون کو تو اُن کا گیا ہوا دنیاوی اسباب جس کے مقدر مین جتنا لکہا تھا - مل گیا - اور کچہہ لوگ جہان اُترے ہوئے تہے - وہین پڑے رہے - اور قناعت پر دل نہاد ہوے - انہین ایام کے قریب قریب سلطان تو گجرات کو روانہ ہوا - اور ملو خان کو جو قادر شاہ کے نام سے مشہور تہا - خبر پہونچی - کہ شیخ احمد اور نیز دیگر چند متوکل تنہائی پسند لوگ رائسین مین ہین - جن کی روزی آسمان مین ہے - یہ سنکر محبت اسلام جوش مین آئی - ایک دلسوز دانشمند کو بہیجا - اور وہ ان لوگون کو نہایت عزت اور حرمت کے ساتہہ اُجین مین لے آیا - آپنے بقیۃ العمر شیخ الاسلامی کی مسند پر بیٹہکر ہدایت جاری رکہی - اور جو لوگ سالک تہے اُن کو تیز روی سکہائی دسوین صدی کا آغاز تہا - کہ قلعہ اُجین مین خوابگاہ اختیار کی - دو لڑکے چہوڑے - شیخ جمال - اور شیخ عبدالقادر

مصرع بادا دل سلیم نصیبش ز کردگار

Marfat.com

یادِ مخدوم اعظم مولانا خواجگی احمد

آپ جلال الدین کے بیٹے ہین - جو دوست محمدؐ کاشانی قلیچی کے بیٹے تھے - اور دوست محمدؐ کاشانی شیخ برہان الدین قلیچ کے پوتون مین سے ہین - جو صدیقی النسب حنفی المذہب تھے - اور کاشان فرغانہ مولد تھا - آپ کی تلقین سے عقل کے آئینہ کو صیقل ہوتا تھا - اور نیز تلقین کے آئینہ مین شاہی حقیقتین نظر آتی تھین مولانا محمدؐ قاضی کے مرید تھے - جو خواجہ احرار خواجہ حبیب اللہ باغستانی کے بزرگ خلفا مین سے ہین - آپ کے وصال کی تاریخ جس کو عوام وفات کہتے ہین - ہجری سنہ نوسو انچاس رہتا - اور ہجران کا زمانہ جس کو لوگ زندگانی سے تعبیر کرتے ہین - اٹھتر سال بتاتے ہین - جن ایام مین والی ملک ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ گرگانی تیموری نے ہندوستان فتح کرنے کا ارادہ کیا تھا - اُن ایام مین سلطان ابراہیم لودہی ملک دہلی کا بادشاہ تھا - اُس کے ساتھہ بڑی بھاری لڑائی ٹھنی - چونکہ گرگانی فوج نے لڑائی کی طاقت اپنے مین نہ دیکھی تو سپہ سالار کا بیان ہے - کہ مینے حلیہ احراریہ کا تصور کیا - ایک سوار نظر آیا - جس کا گھوڑا اور لباس دونون سفید تھے - اور اُس نے فوج دشمن کے ساتھہ تلوار سے مار دھاڑ شروع کردی - تھوڑے عرصہ مین وہ لڑائی فتح ہوگئی اور لودہی کی فوج نے بھاگنے کو غنیمت بلکہ باعث زندگانی سمجھا - سپہ سالار کا بیان ہے - کہ مینے اُس حلیہ کو عبارت مین لکھہ لیا - جب لڑائی کا شور و غوغا فرو ہوا - تو مینے یہ واقعہ دانشمندون کے روبرو بیان کیا - جو میرے پاس تھے - اُس مجلس مین اس خانوادہ کے بزرگون مین سے بھی ایک صاحب تھے - اُنھون نے فرمایا - کہ یہ حلیہ مولانا خواجگی احمد کا ہے - مینے اُسی روز میر قوزی کو جو میرے امیران اعظم مین سے تھے وہ حلیہ کا ورق اور اُس کے ساتھہ بہت کچھہ تحفے اور ہدیے دیکر آپ کی خدمت مین روانہ کیا - اور یہ چند بیت نیاز نامہ مین لکھکر اپنا ضمیر آپ پر ظاہر کیا - **قطعہ**

در ہوائے نفس گم رہ عمر ضائع کردہ ایم	پیش اہل اللہ از اطوار خود شرمندہ ایم
یک نظر بر مخلصانِ خستہ دل فرما - کہ ما	خواجگی را ماندہ اکنون خواجگی را بندہ ایم

رباعی

درویشان را اگرچہ نیز خویشا نیم	لیک از دل و جان معتقد ایشانیم
دور ست نگوی شاہی از درویشی	شاہیم و لے بندہ درویشانیم

بہت سے بیدار مغز لوگ آپ سے بیعت تھے - کسی قدر آپ کی معرفت اور ہدایت کے حالات آپ کے بزرگوار

Marfat.com

خلفا - اور فرزندون کی یادداشتون سے معلوم ہون گے - انشاء اللہ العزیز - خدا کرے - یہ حالات شائقین حکایات سے مخفی نہ رہین -

چونکہ راقم تعریف اور پسندیدہ عادات کے لکھنے مین شدید قلم کی باگ کھینچی ہوئی رکھتا ہے - لہذا اُس کو جولانی مین سرپٹ نہ کرکے - تمام تعریفات اور پسندیدہ عادات کو نہایت تنگی کے ساتھ ظاہر کرتا ہے - ورنہ اس صاحب ذکر کی سرشت مین بہت کچھ بزرگیان - اور بزرگیون کی استعداد موجود ہے - راقم اِس صاحب ذکر کی تعریف مین نثر اور نظم کے بے انتہا پھول نثار کرتا - بلکہ ہر ایک کی یادداشت مین فصیح البیانی کام مین لاکر تحفہ پذیر آنے والون کے سرمایہ کے واسطے ایک عمدہ یادگار چھوڑتا - لیکن پھر بھی بحکم مصرع

باآب ورنگ وخال وخط چہ حاجت روے زیبارا

تحریر سے کام معلومات کی ضروری باتین ضبط مین لانے کے علاوہ نہین لیا ہی مصرع مدح ادا از شمار بیرون ست

یاد مولانا محمد مسجد

تمام علوم مین آپ کی طبیعت رساتھی - سلطان محمود ابن مظفر ابن محمود کا زمانہ تھا - کہ آپ حجاز سے گجرات مین آئے تھے - سلطان آپ کا شاگرد ہوا - اور خدا کا شکر ادا کیا - اور آپ کا رتبہ بلند کرنے مین کوشش بیان تک کی - کہ آپ کی مال ٹوں پر خیال نہ کرکے - جملۃ الملکی کا منصب اور خداوندخانی کا لقب عطا فرمایا - اسی طرح پر سلطان محمود کے بیٹے سلطان بہادر نے بھی آپ کی تعظیم مین باپ کے مراسم پر کچھ زیادہ ہی کیا - جن ایام مین جنت آشیانی نصیرالدین ہمایون شاہ نے بردمضجعہ صوبہ گجرات فتح کیا - اور سلطان بہادر اپنی قلمرو کو فوج سے خالی چھوڑکر دریا بار کے جزائر مین بھاگ گیا - تو اُس وقت آپ گجرات مین ہی تھے - جنت آشیانی سے ملاقات کی - تعظیم وتکریم کے مدارج ادا ہوئے - شاہی عنایت کی کشش آپ کو لشکر کے ہمراہ دہلی مین لے آئی - یہ دلکش مقام آپ کے دل کا دامن پکڑ بیٹھا - ناچار قیام کرنا پڑا - شیرشاہ سور کا زمانہ تھا - کہ آپ دارالسرور کو روانہ ہوگئے آپ طبقہ مغربیہ احمدیہ مین بیعت تھے - اور اُسی سلسلہ کے پیرون کی روش پر طریقت کا سلوک بھی رکھتے تھے -

یاد شیخ چندن دِسوری (مندسوری)

آپ شیخ بدھا کے بیٹے تھے - اور شیخ بدھا کے باپ کا نام شیخ جیجو تھا - شیخ صدرالدین خاموش چشتی کے مرید تھے - موثر دم مسیحائی انفاس - اور ظاہر وباطن کی شست وشو - کمال درجہ پر رکھتے تھے - ایزدی جذبات اور سلوک کے مقامات بھی آپ کو حاصل تھے - آسمانی خزانون کے دروازے آپ کے ہاتھ پر کھلے ہوئے تھے - ہمیشہ کیا نقد اور

Marfat.com

کیا جنس بقدر احتیاج - اور بقدر خواہش - خواستگارون کو بے تامل دیا کرتے تھے - ہر ایک فن کی کتابین فراہم کرکے - غیر ذی استطاعت علما اور طلبا کو پہونچایا کرتے تھے - القصہ سائل کا محروم رہنا اپنے اوپر حرام جانتے تھے سلطان بہادر گجراتی - آپ کا معتقد بارادت تھا - اس سلطان کے زمانہ مین بہوپت راے رایسینی کے ساتھ آپ کے اعزہ اور درویشون کی لڑائی ٹھنی ہوئی تھی - آپنے اعلاے کلمۃ اللہ کی غرض سے ان لوگون کی امداد مین بڑی بہادری لڑائی کی - آپ کے قبیلہ کے بہت سے لوگ درجہ شہادت کو پہونچے -

کہتے ہین شیخ منجھو اجمیری - سفر حجاز سے ہند کی طرف واپس آئے - تو ایک بہاری زنجیر اپنے پاؤن مین اس شرط پر ڈال لی تھی کہ مشائخ مین سے جس کسی کے دیدار سے یہ بہاری زنجیر اُن کے پاؤن سے آپ سا نی نکل جاویگی ایسی کی بیعت کا طوق اپنی گردن مین پہن لون گا - اسی طریق پر منزل در منزل طے کرتے ہوئے - دسور (مندسور) مین آئے - شیخ دان - اور شیخ سلطان شیخ چندن کے بزرگ خلفا مین سے تھے - اول الذکر شیخ منجھو نے ان بزرگوارون کی ملازمت حاصل کی - اور زنجیر ڈالنے - اور کھولنے کی شرط بھی بیان کی - ان بزرگون نے فرمایا - بیشک پیر بزرگوار کے مشکل کشا جمال سے یہ عقدہ حل ہوجاوے گا جب عہد پورا ہوا - اور جیسا کہا تھا - ویسا ہی وقوع مین بھی آیا - تو اُسی دم مرید ہو گئے - بیت

زبار ہستی خود گر کسے خریدہ شود		ببارگاہ وصالش سبک رسیدہ شود	

اس قسم کی آپ کی باتین جو خارق عادات ہین - لوگ بہت کچھ بیان کرتے ہین - تیئیسوین رمضان ہجری سنہ نوسو تریپن مین آپ عالم علوی کو کوچ فرما گئے - خوابگاہ ٹوڈی جو ایک پشتہ ہے دسور (مندسور) کے کنارہ کہتے ہین - آپ کے جد امجد شیخ چھجو - راؤ کے سکندرہ مین قیام رکھتے تھے - تقدیر سے ترک وطن کرکے سیاحی کا ارادہ کیا تھا لیکن آخر کار آب و دانہ کی زنجیر آپ کے سبارچ پاؤن مین پڑی - اور مندسور کے اطراف مین مقیم کیا - شیخ موسیٰ اُجینی - شیخ لال گجراتی - اور شجاعت خان پدر بازبہادر خان افغان - جو چند سال حاکم مالوہ بھی رہ چکے ہین - آپ کے مریدون مین سے تھے - رحمہم اللہ

شیخ چندن کے بیٹے شیخ محمد ہین - ہجری سنہ ایک ہزار چودہ مین اسی برس کی عمر ہے - یہی سجادہ نشین ہین - صورت بالکل درویشون کی - تن صوفیون کا - دل سادہ - اور خدا دوست پیر ہین - اللہ تعالیٰ انجام بخیر کرے - جو کچھ لکھا گیا ہے - یہ سب انہین کے بیانات پر سے لکھا گیا ہے -

Marfat.com

یاد سید زھید

آپ شاہ بدہا کے بیٹے تھے۔ شاہ بدہا کے باپ کا نام حمزہ ابن قطب ابن عمر ابن جلال تہا۔ قدس اللہ اسرارہم آپ کی زاد بوم اور خوابگاہ دونون قصبہ سارن ہین شیخ محمد عیسیٰ جونپوری کے خلیفہ ہین۔ جو دو واسطہ سے نصیر الاولیا چراغ دہلی کو پہونچتے ہین۔ کہتے ہین۔ آپ کا سر زانوے مراقبہ کے سوا۔ کچہہ جانتا ہی نہین تہا۔ اور آپ کی آنکہین گریہ شوق کے سوا۔ کوئی چیز پسند ہی نہین کرتی تہین۔ آپ کے سینہ مین شورش عشق کے سوا کسی قسم کا خیال نہین تہا اور آپ کے ضمیر مین یاد مولیٰ کے علاوہ کوئی بات نہین آتی تہی۔ آپنے زندگی کا تمام زمانہ۔ مراقبہ اور انتظار مین ہی گزار دیا۔ شیخ قاضن شطاری۔ جو شاہ عبد اللہ شطاری کے بڑے خلیفہ تھے۔ آپ کے داماد ہین۔ اور شاہ ابو الفتح ہدیۃ اللہ پسر شیخ قاضن شطاری اور پیر بابا حاجی حمید الدین حضور آپ کی دختر سے ہین مصرع دفتر اخلاص بادا نامۂ اعمال او

یاد مولانا قاضی خان

آپ یوسف ناصحی کے بیٹے ہین۔ جلال الحق آپ کا لقب ہے۔ زاد بوم ظفر آباد جونپور ہے۔ بیعت کا شجرہ اور خلافت کا خرقہ۔ شیخ حسن طاہر کی خدمت سے پایا تہا۔ قدس سرہما کشفی اور لدنی علوم سے کافی طور پر حصہ آپ کو ملا تہا۔ والا فطرت اصحاب جو دوئی سے بالکل علیحدہ ہین۔ ان کی اصطلاحات سمجہنے مین آپ یکتاے زمانہ تہے۔ آپ کے پیر اپنی حیات مین سالکان طریقت کو آپ کے حوالہ کر دیا کرتے تہے۔ بلکہ اپنے فرزند شیخ عبد العزیز کو بہی آپ کے سپرد کر دیا تہا۔ تاکہ آپ اُن کو خدا شناسون کے پسندیدہ افعال تعلیم کر دین۔ اس قدر زیبایش جو پیرزادہ کے حالات مین پائی جاتی ہے۔ آپ کی ہی پرورش کی بدولت ہے۔ آپ کی رحلت کا سال دسوین صدی کا دوسرا نصف حصہ ہے۔

یاد شیخ محمد عینی

آپ کے بزرگ اسوۃ الاولیا عین القضاۃ ہمدانی قدس سرہ کو پہونچتے ہین۔ ہمدان سے آپ ہرمز ہوتے ہوئے گجرات مین آئے۔ اور احمد آباد مین بود و باش اختیار کی۔ یہان آپ کے فرزند ہوئے۔ جو دانش مند اور خدا شناس تہے۔ سب مین بڑے شیخ شہاب الدین تہے۔ جو دینداری۔ طلب علم۔ اور تعلیم علم مین پوری دستگاہ رکہتے تہے۔ یہی باپ کے بعد جانشین بہی ہوئے۔ اور شیخ شہاب الدین کے بہی کئی بیٹے تہے۔ جن مین سے ایک شیخ حسن کو سجادہ نشینی کا درجہ ملا تہا۔ دو جہانی کمالات اِن کے گرداگرد گشت کرتے رہتے تہے۔ اِن کے بعد اِن کے لڑکے شیخ خان نے خاندان کی رونق بڑہائی۔ اِن کا جمال اور حال۔ صلاحیت۔ اور پرہیزگاری کے ساتہہ

Marfat.com

آراستہ تھا۔ ان مذکورہ بالا چارون شخصون کی خوابگاہ احمد آباد ہے مصرع بادا لبالب ازمی دیدار جام شان

بادشاہ منصور

آپ شاہ بہکاری کے مرید ہین۔ جن کی خوابگاہ برہان پور متعلقہ دارالخلافہ صوبہ خاندیس مین ہے آلہی جذبات مین بیخود تھے۔ اور دریاے توحید مین ڈوبے ہوئے تھے۔ عالم جوانی مین سپاہیانہ رنگ اختیار کر رکھا تھا۔ اور وجہ معاش راہ زنی کے ذریعہ سے تھی۔ ایک روز پیر کی خانقاہ مین عام دعوت تھی۔ آپ کندھے پر تلوار لٹکائے ہوئے پہونچے۔ اور زور کے ساتھہ کھانا مانگا۔ پیر نے فرمایا۔ کیا درویشون کا سکبا کھانے کی تم کو طاقت ہے۔ جواب دیا۔ ہان۔ یہ سنکر پیر نے اپنے ہاتھہ سے ایک لقمہ آپ کے منہ مین دیا۔ لقمہ ہنوز حلق مین اُترنے نہین پایا تھا۔ کہ بیہوش ہو گئے۔ بہت دیر تک یون ہی خاک پر پڑے رہے۔ اس کے بعد چند روز تک کوچہ و بازار مین مجنونانہ برہنہ پھرتے رہے۔ جب کسی قدر سکون ہوا۔ تو تلعہ کے دربار کے سامنے بیٹھہ گئے صبح سے لیکر شام تک آپ کے گرد آدمیون کا ہجوم بنا رہتا تھا۔ آپ جو کچھہ کہہ دیتے تھے۔ اخیر مین ویسا ہی ہو جاتا تھا گجرات سے معاودت کے وقت جنت آشیانی ہمایون بادشاہ بھی آپ کے دیدار کے واسطے حاضر ہوا تھا اور آپکے ارشاد کے بموجب صوبہ خاندیس صاحبہ والی اور حکام کو سپرد کر کے کوچ کر گیا شیخ عثمان ابن لادن جو راقم کے ہمسایہ ہین۔ اُس مجمع مین حاضر تھے۔ فرماتے تھے۔ اولاً آپ نے جنت آشیانی کے ترکش سے ایک تیر نکالا اور اُس کے تین پر اکھاڑ کر جب ایک پر باقی رہ گیا۔ تو اُس تیر کو پھر ترکش مین رکھہ دیا۔ اور ابریق خاص کو آبدار کے ہاتھہ سے غصہ ہو کر لیا۔ اور اُس کا پانی زمین پر گرایا۔ جب اُس مین تھوڑا سا پانی رہا۔ تو ابریق پھر آبدار کے سپرد کر دی۔ اُس وقت چند رموز شناس بزرگ حاضر تھے۔ اُنھون نے فرمایا۔ تیر کا ایک پر باقی رکھنا۔ علامت اِس بات کی ہے۔ کہ فرزندان بادشاہ مین سے ایک فرزند عالمگیر ہوگا۔ اور ابریق مین تھوڑا سا پانی باقی رکھنا۔ خبر دیتا ہے۔ کہ بادشاہ کی عمر کم رہ گئی ہے۔ بالآخر جو تعبیر دی گئی تھی۔ وہی موافق تقدیر ہوئی۔

ملک زین الدین ہنبانی فرمان روا گجرات کے وزیر تھے۔ اِن کے علم کی عروس عمل کے زیور سے آراستہ تھی بیان کرتے تھے۔ کہ بابا منصور ایک روز فرماتے تھے۔ آغاز جوانی مین میرے یہان دنیاوی زر و زیور اور ساز و سامان بہت کچھہ تھا۔ ایک رات ایک مجذوب کی نظر میرے اوپر پڑی۔ جو تاثیر کر گئی۔ یعنی اُس نظر سے سر مین شورش پیدا ہوئی۔ جب مین اپنے گھر آیا۔ تو مینے اپنی رازدار بیوی سے کہا۔ میرا دل دنیاوی خیالات سے سرد ہو گیا ہے۔ مین چاہتا ہون کہ کل کے روز جو کچھہ میری ملک مین ہے سب حاجتمندون کو اور فقراے ہمسایہ کو دیدون۔ اور جس قدر

Marfat.com

خوراک اور لباس کے واسطے کفایت کرے - صرف اُسی پر قناعت کرون - بیوی بڑی بلند ہمت اور رابعہ وقت تھی - جواب دیا - کہ ایسے عزیز مہمان (خیال نیک) کی ضیافت صبح پر موقوف رکھنا جوانمردی اور مروت کی بات نہین ہے - یہ پاک خیال جو دل مین پیدا ہوا ہے - اس کو اسی وقت عمل مین لانا چاہیئے - اور بے تامل اپنا زیور - بدن پر سے اُتار کر اور پتھر سے ٹکڑے ٹکڑے کر کر محتاج ہمسایون کو تقسیم کر دیا - سوائے اُس قدر کے جو ستر عورت کو کافی ہو - گھر مین کچھ نہین رکھا - رفتہ رفتہ میری دیوانگی بڑھنی شروع ہوئی - یہان تک کہ محلہ والون کی بھی خبر نہ رہی

ملک زین الدین یہ بھی فرماتے تھے - کہ ایک روز چند بزرگان دین نماز کے واسطے تیار تھے - اتنے مین بابا منصور دور سے آتے ہوئے نظر آئے - اور آکر امام کی جگہ جا کھڑے ہوئے - اور الفاظ اِیَّاکَ نَعْبُدُ[۵۱] بتکرار کہنا شروع کئے - میری عجیب حالت ہوئی یعنی الاحسان[۵۲] ان تعبد کانک تراہ کی تجلی مینے مشاہدہ کر لی - ایسا اثر ہوا - کہ میرے دل کی آنکھین روشن ہو گئین - اِس درمیان مین بابا نے پھر کر میری طرف دیکھا - اور فرمایا بیٹا نیک ایسا ہی چاہیئے -- اور نہایت عجلت کے ساتھ صف مین سے نکل کر چلے گئے اس وقت تک اُس ایک لحظہ اقتدا کی - اور ایک رکعت نماز کی لذت دل سے نہین جاتی ہے - اور مینے اپنی عبادت مین ویسی ربودگی پھر کبھی نہین دیکھی -

یاد شیخ عبدالملک قاری

آپ کے باپ شیخ عبداللہ ابن شیخ صالح ابن محمود غزنوی خالدی تھے - آغاز ہوش مین تحصیل علم کا شوق پیدا ہوا جس نے آپ کو مسافر بنایا - آپ اپنے شہر سے چل کر ہرات مین پہونچے - اور جہان اب زیارت گاہ ہے - وہان بود و باش اختیار کی - سب سے اول یہ کام کیا - کہ حافظ محمود تابادگانی کی خدمت مین کلام ربانی حفظ کیا - ایک صاحب حافظ عثمان ہروی صاحب ولایت اور جامع انواع علوم تھے - ہمیشہ فرمایا کرتے تھے - کہ مینے عالم مثال مین حضور خاتم النبوۃ علیہ افضل التحیۃ کی تعلیم سے کسبی و وہبی علوم کی مشکلات حل کی ہین - اور چالیس برس کامل خواجہ خضر علیہ السلام کی صحبت سے اکتساب کمالات کیا ہے - آپ نے کلام مجید حفظ کرنے کے بعد ان حافظ صاحب کی ملازمت مین شاگردی کی - اور عثمانیہ فضیلتون سے مشرف ہوئے - آپ شیخ زین الدین خوافی کے مرید و خلیفہ ہین - آپ کے اِس قسم کے اسباب بزرگی بہت سے ہین - جب سلطان سکندر لودہی نے متواتر عرضداشتین بھیجین - اور اُن مین آپ کی تشریف آوری کی خواہش ظاہر کی - تو چونکہ التماس ابدا قبول نہ کرتا - خانہ عزلت کی عمارت

[۵۱] ہم تیری ہی عبادت کرتے ہین [۵۲] خوبی کی بات یہ ہے - کہ اے مخاطب تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرے - کہ گویا تو اُس کو دیکھتا ہے ؟

Marfat.com

دُہا دیتا ہے - لہذا آپنے التماس سلطانی قبول فرماکر دارالخلافۃ آگرہ مین تشریف شریف ارزانی فرمائی - اور یہان پر بے شمار لوگون نے آپ کی خدمت سے بے انتہا فیض پایا - ایکسو تیس سال کی آپ کی عمر ہوئی - اس تمام مدۃ العمر مین روزی آسمانی ہی رہی - کسی فرمانروا یا کسی حاکم سے معین طور پر کچھ نہین لیا - ماہ رجب ہجری سنہ نوسو چھپین مین ملک معنوی کو رحلت ہو گئے - خوابگاہ آگرہ -

یاد شیخ عبدالحکیم ابن شاہ باجن

آپ اپنے باپ کے مرید بھی ہین - اور خلیفہ بھی ہین - اور آپ کی خوابگاہ بھی اُنہین کے روضہ مین ہے - قدس سرھما شیخ احمد رئیس - اور ملک شیر خلوتی پسر ملک مشائخ - یہ دونون شخص آپ کے بزرگ خلفا مین سے ہین اِن دونون بزرگوارون کا بیان ہے - ایک روز آپ کی ملازمت مین اس قسم کی بات نکلی - کہ باوجودیکہ ضعیفی - لاغری - اور ریاضت - حد درجہ کی بڑھی ہوئی ہے - مگر مخدوم کا جوش و خروش - سماع کے وقت اِس قدر دیکھنے مین آتا ہے - کہ کسی دوسرے شخص کو آغاز شباب مین بھی میسر نہوگا - فرمایا - کم و بیش سات برس کی عمر تھی کہ مرض چیچک مین مبتلا ہو گیا تھا - اور اُس بیماری مین بدن سے جان نکل گئی تھی - پدر بزرگوار کی خدمت مین خبر پہونچی - کہ عبدالحکیم گزر گیا - فرمایا - جس طرح سے ممکن ہو - یہان تک لاؤ - جب مین حاضر کیا گیا تو آپنے رحمۃ اللہی گودڑی اور مسعودی خرقہ مین مجکو لپیٹ دیا - اور یہ بات زبان پر لائے - کہ اِس بیمار کی موت اور زندگی دونون مینے اِن دونون بزرگوارون کے باطن کو سپرد کردی ہین - اور خود بھی از راہِ عجز و نیاز اپنا سر مراقبہ مین جھکا لیا ایک گھنٹہ بعد میرے بدن مین حس و حرکت پیدا ہوئی - اور صحت و تندرستی کا چشمہ اوبل نکلا - آج کے روز جو طاقت آپ لوگ درویش کے سماع مین دیکھتے ہین اس کو بالکل اُسی تفویض کا پرتو جاننا چاہیے ورنہ مجکو عجز اور کم زوری نے بالکل توڑ مڑوڑ کر رکھہ دیا ہے -

آپ یہ بھی فرماتے تھے - شاہِ باجن نے رحلت فرمائی کے روز مسعودی جبہ درویش کو عنایت فرمایا تھا اور تھوڑا سا پرہیزی شوربا مین سے بھی دیا تھا - اور انواع و اقسام کی مہربانیان فرماکر یہ خوشخبری سنائی تھی کہ جس قدر فیض و فضیلت بزرگانِ دین سے باجن کو ملی تھی - آج کے روز عبدالحکیم کے حوالہ کی گئی -

مصرع باد دل گنج الٰہی حکمتش

یاد شیخ حسن خطاط

آپ شیخ محمود انصاری شیرازی کے فرزند ہین - درسی کتابون کی تحصیل آپنے اپنی زادبوم مین کرکے خوشنویسی

Marfat.com

مین بھی ناموری حاصل کی تھی - کہتے ہین جن ایام مین ملک فارس مین شاہ طہماسپ ابن شاہ اسمٰعیل صفوی شاہ خراسان کی قلمرو مین شامل ہوا - اُس نے شاعرون کے گروہ کو قبول شیعی مذہب پر لوگون کو برانگیختہ کرنے کے واسطے مقرر کرنا شروع کیا - آپنے تمام خانہ نشینون سے علیحدہ اپنی والدہ ماجدہ کو ہمراہ لیکر خشکی کے راستہ سے حرمین شریفین کا قصد فرمایا - اور ان دونون مقدس بافیض مقامات مین ایک عمر تک رہ کر حدیث کی سند دہان کے علما سے صحت کے ساتھ حاصل کی - اور پھر دریا پار کے راستہ سے گجرات مین آئے - اُس وقت سلطان مظفر گجراتی بزرگ کا عہد تھا - یہان پر چند روز بزرگون کی ملازمت مین رہ کر افاضہ و استفاضہ کا بازار گرم رکھا - جب سلطان سکندر لودہی کا زمانہ شروع ہوا - تو آپ گجرات سے آگرہ کی طرف روانہ ہوئے - لودہی نے آپ کی خدمت گزاری - دل جوئی - اور تعظیم کی - اور قیام آگرہ کے واسطے التماس کیا - چونکہ التماس کا قبول کرنا عمدہ عادات کی خصوصیات مین داخل ہے - لہذا آپنے کندہے سے کمل اُتار کر مکان بنانے کے ارادہ سے زمین پر بچھا دیا - اور سلطان کی خواہش کو قبول فرمایا - اس کے بعد لودہی اور نیز جو کوئی وہان کا فرمان روا ہوا - وہ آپ کی خدمت ضرور کرتا رہا - وہ ہمیشہ آپ کی خلوت اور انجمن کی حاضری کا طالب ہی رہتا تھا - روایت ہے کہ اکثر پرستاران خانہ - خوش خطی - صحیفون کے سر ورق کی صفائی - اور طلائی رنگ آمیزی کے کام مین کامل مہارت رکھتی تھین - اور لوگ اس پیشہ کا اس درجہ پر ہونا - آپ کی خرق عادات مین سے سمجھتے تھے - شیخ زین نے جو جنت آشیانی ہمایون شاہ کے صدر تھے - اپنے اشعار مین آپ کی فضیلت کی تعریف فرمائی ہے

مصرع ہست شعر من ز عقل و نقل خواہم لشنود ۔ جامع المعقول والمنقول مولانا حسن نے تاریخ چوتھی - رجب ہجری سنہ نو سو چھپن کو صفحہ دنیا سے رقم ہستی مٹائی - اور قلم سے آخرین نامہ کا لکھنا شروع کر کے خط نسبتی ختم کیا

مصرع نام او بر لوح دل مرقوم باد ۔ آپ آگرہ مین دفن ہین -

پادشیخ امان اللہ پانی پتی

آپ کا نام عبد الملک ابن عبد الغفور ہے - قدس سرہما - شیخ محمد حسین قادری سے آپ بیعت ہی ہین - اور خلافت بھی رکھتے ہین - اور رسمی علم بالخصوص علم تصوف کی تحصیل مین شیخ محمود مودود لاری کے شاگرد ہین جن کے کسی قدر حالات لکھے جا چکے ہین - وحدت وجود کے بارہ مین آپ کی تحقیقات سے شیخ محی الدین عربی کا زمانہ یاد آتا تھا - فصوص اور فتوحات وغیرہ کتب صوفیہ کی تمام مشکلات بآسانی بیان فرمایا کرتے تھے - ہمیشہ ہم رازون سے کہا کرتے تھے - اگر اہل زمانہ - خودداری کی عادت چھوڑ کر انصاف سے کام لیوین - تو وحدت وجود کے

Marfat.com

مقدمات عقلی و نقلی دلائل سے اولیٰ و اعلیٰ کے ذہن نشین کردے جاوین - اور نیز فرمایا کرتے تھے - مینے سلوک کی بدولت رسمی علم کے تنگ و تاریک کوچہ سے نکل کر آلہی معرفت کے میدان مین قدم رکھا ہے - اور کشف و کرامات کے بارہ مین دو تین میدان سب سے آگے ہی بڑہا رہا ہون - وحدت وجود کے مقام کو اہل تصوف طاقت عقل سے باہر سمجھکر کشف صحیح کے حوالہ کردیا کرتے ہین - آپنے عنایت ایزدی کی مدد سے عقل کو اس عالی مقام کی سرحد تک پہونچاکر سولہ معقول دلیلین اسپر قایم کی ہین - مولانا جامی قدس سرہ کی کتاب لوائح پر ایک شرح لکھی ہے - جو علم تصوف کی تمام ضروریات کو حاوی ہے - اور مذکورہ بالا سولہ معقول دلیلون مین سے بعض دلیلین اس شرح مین بہی لکھی ہین - جو شخص تلاش کریگا - وہ ان کلیات تصوف کے مطالعہ سے اپنے مقصد مین کامیاب ہوگا تاریخ بارہوین ربیع الآخر ہجری سنہ نوسو ستاون کو عنصری عالم سے رخصت ہوکر دائمی خوابگاہ اسی شہر مین اختیار کی جس مین بزمانہ حیات قیام تہا - مصرع باد کشف اہل دل مقبول او -

یاد قاضی ملیبا

آپ کے پدر بزرگوار کا نام یوسف ابن حامد ابن ابو المفاخر ابن یسین منڈو (مانڈو) والا تہا - آپ نقلی اور عقلی دونون علمون مین یکتائے زمانہ تہے - آپ کے حالات کسی قدر اس طرح پر ہین - آلہی مشیت سے بہائیون کی مخالفت نے آپ کو صغر سنی مین ہی - وطن سے نکال کر چندیری کا مسافر بنایا - یہ سرگردانی اور پریشانی آپ کے کب کمالات کا باعث ہوئی - یہ بالکل صحیح ہے - جو یوسف منش ہوتے ہین - وہ قعر چاہ سے ہی مصر جاہ کو پہونچا کرتے ہین - القصہ - جس سال رانا سے چیتور نے فتح پاکر چندیری کو شکست دی - تو چندیری کے باشندے آوارہ ہوئے - آپنے بہی اسی حادثہ مین دوسرے بزرگون کے ساتہہ ہجرت کرکے ایک مدت تک جنہرہ مین بسر اوقات کی - جب آپنے ملوخان کی درویش دوستی اور آنے والون کے ساتہہ عزت اور حرمت سے پیش آنے کا شہرہ سنا - تو جنہرہ سے دارالاسلام منڈو (مانڈو) مین آئے - ایک مدت تک ملوخان کے وزیر سیف خان نے جس کو آپ کے ساتہہ نسبت خویشی بہی تہی - ضروریات وقت مین آپ کی مدد کی - اور آپکے آنے سے ملوخان کو آگاہی نہین دی - اس سبب سے آپ بہت پریشان خاطر اور غمگین رہا کرتے تہے - اتفاقاً کسی تقریب سے ایک دوسرے وزیر نے ملوخان کے حضور مین آپ کی تشریف آوری کا حال عرض کردیا - کہ ایسا عالم شخص جنہرہ سے آیا ہے - اور سیف خان نے حضور سے چہپاکر اس کو اپنے واسطے پسند کیا ہے - شاہ نے یہ خبر پاکر دونون کو مجلس خاص مین بلایا - اور آپ کی مصاحبت سے بہت خوش ہوا - آپ کے خاندان اور آپ کے بزرگون کے حالات دریافت

Marfat.com

کرنے شروع کئے۔ معلوم ہوا۔ کہ آپ کے تیسرے دادا شیخ لیٹین سلطان محمود خلجی کے زمانہ مین منڈو (مانڈو) کے قاضی تھے۔ یہ سنکر شاہ نے منصب قضا کا خلعت ارث اور استحقاق کے طور پر آپ کو عطا فرمایا۔ اور اپنا ہم نشین کیا۔ مصرع بادروزی اورحنا بہ قضا ؛

یاد شیخ چکن کھندوتی

آپ کا باطن اخلاص وراخلاق کے ساتھ آراستہ۔ اور آپ کا ظاہر زہد اور صلاح کے ساتھ پیراستہ تھا۔ منصب کھندوت جلال پور سرکار کالپی مین ہے۔ یہی آپ کا وطن۔ مولد۔ اور مرقد ہے۔ آپ اہل دول کے ساتھ تونگرانہ پیش آیا کرتے تھے۔ ملوک زمانہ کے سامنے اپنی احتیاج ظاہر نہین کرتے تھے۔ یوسفی ولایت بھی رکھتے تھے آنے والے واقعات مثالی صورت مین آپ کو ظاہر ہوجایا کرتے تھے جس سال مین جنت آشیانی ہمایون بادشاہ نے شیر خان سور پر چڑھائی کی ہے۔ چونکہ کتابت کے ذریعہ سے شیخ کی بادشاہ سے ملاقات تھی۔ اسواسطے رقعہ لکھا۔ کہ ان ایام مین درویش کو عالم مثال مین ظاہر ہوا ہے۔ کہ ایک پرند کا بچہ۔ ایک باز کے بازو پر بیٹھا ہوا باز کے سر پر ٹھونگین مار رہا ہے۔ میرے نزدیک یہ بہتر ہے۔ کہ لشکر کشی کسی دوسرے وقت پر منحصر رکھی جاے۔ اس پیغام کو درجہ قبولیت نہین ملا۔ اور جو نامناسب حالت آسمانی کاغذ مین لکھی ہوئی تھی۔ اُس کا ظہور ہوگیا ہجری سنہ نوسو اکسٹھہ مین عنصری جسم چھوڑ کر مثالی عالم کو روانہ ہوئے۔ مصرع بادو حدرت سیرگاہ جان او۔

یاد شیخ جلال

آپ شیخ عبداللہ کے بیٹے۔ اور شیخ یوسف کے بھائی ہین قدس سرہم۔ عبارت آرائی۔ ادائے معانی۔ اور کاغذی حروف کے سمجھنے مین اپنے وقت کے ایک ہی تھے۔ آپنے ہجری سنہ نوسو تیئس مین عالم غیب سے عالم دنیا مین ظہور فرمایا۔ سات برس کی عمر تھی۔ کہ کلام ربانی حفظ کرلیا جب بارہ برس کے ہوئے تو کتب متداولہ کی تحصیل پوری کرکے بیسوین سال مین اپنے درس دینے سے پدر بزرگوار کے مدرسہ مین ایک تازہ رونق پیدا کی اور مختلف خطوط مین خوش نویسان زمانہ کے اندر سرگردہ ہوئے۔ اُنتالیس سال نشاط زندگی حاصل کیا۔ پھر ہجری سنہ نوسو اکسٹھہ مین اسی عمدہ آراستگی و پیراستگی کے ساتھ جیسی بیان کی گئی ہے۔ الٰہی دیدار کی جلوہ گاہ کو چلے گئے۔ اس حیرت افزا واقعہ کا مجمل بیان اس طرح پر ہے۔ کہ صدر الذکر سال مین جب سلیم خان پسر شیر خان سور آنجہانی ہوا۔ جو فرمان روا ے وقت تھا۔ تو تاریخ چودھوین ماہ ذی قعدہ کو دولت خان پسر غازی خان پیادہ سے دوش لاکر دارالخلافہ آگرہ مین آپہونچا۔ پندرھوین تاریخ کو شہ نشین محلات کی سیر کے واسطے قلعہ مین گیا۔ بن

Marfat.com

کوٹھون کے دروازے بند تھے - اُن کو خزانہ کے مکانات سمجھا - قفل توڑے گئے - یہ توپخانہ تھا باروت سے بھرا ہوا - اتفاقاً یا ہمراہی توپچیون مین سے کسی توپچی نے جس کے توڑہ مین تار دی طرح آگ چمکتی تھی - ایک چنگاری گرادی - چنگاری کا گرنا تھا کہ وہ بہشت نما عمارتین دوزخ کی طرح بھڑک اُٹھین - یہانتک کہ سنگین دیوارین ہوائی پرندون کی طرح اُڑ گئین - اِن اُڑنے والی چیزون مین سے ایک پتھر کا ٹکڑہ چنے کی برابر آسمان سے شیخ جلال کے سرمین آکر لگا - اِس کے بعد ایک رات دن زندہ رہے - لیکن زبان بات کرنے پر قادر نہ تھی - بعدہ سولھوین تاریخ کو پچھلے دن مین اعلیٰ علیین کو جانے کے واسطے کجاوہ باندہ کر چلے گئے -

یادمبارک خان ہروی

آپ ہند مین ہرات سے آئے تھے - اور مہوبہ قصبہ مین جو سرکار کالپی مین ہے - بموجب حکم الٰہی - گوشہ گزین ہوئے گھر بنالیا - اور خانقاہ بھی بنالی - ہمیشہ حجرہ مین رہا کرتے تھے - اور قرآن پڑھتے رہتے تھے - لیکن نماز جماعت سے نہین پڑھا کرتے تھے - اور کسی شخص کے آنے پر تعظیم کے واسطے نہین اُٹھا کرتے تھے - اِس سبب سے قاضی ابراہیم ابن محمد بنواری آپ کو بدی کے ساتھہ یاد کیا کرتے تھے - ایک اور شخص تھے آزاد مزاج - قاضی حسین نام تھا - اتفاقاً اِن کے ہمراہ قاضی ابراہیم مہوبہ مین آنکلے - اور ہمراہی کے سبب سے خان کے پاس بھی گئے - آپنے فرمایا بعض لوگ مجکو دو باتون مین معیوب جانتے ہین - اور چونکہ بُرائی اُن کے دل مین ہے - اِس سبب سے خود جواب اپنے دل مین سوچ کر مجکو معذور نہین سمجھتے - پھر فرمایا - درویش مثل میت ہوتا ہے - اُس کا دیکھنا - زیارت گور کی مانند ہے - اور خاکی تودہ کے نہ اُٹھنے سے کوئی عیب پیدا نہین ہوتا اور نیز جس شخص نے اپنے تمام اوقات قرآن کے پڑھنے مین لگا دئے ہون - اُس کو تلاوت کے درمیان مین کسی غیر کی تعظیم روا نہین ہے - اِس کے بعد آپنے فرمایا"

"مینے سنا ہے - کہ خداوند عرفان و وجدان شیخ شرف یحییٰ منیری جماعت مین نہین آیا کرتے تھے - ایک روز قاضی شہر کی کوشش سے مسجد مین گئے - امام کے گھر کے صحن مین ایک کنوان تھا - اور ایک گھوڑی کا بچہ بھی یان رکھا تھا - جو کھلا رہتا تھا - اِس خوف سے کہ کہین کنوئین مین نہ جا پڑے - نماز کے اندر دل بچھیرو کے باندھنے کی طرف گیا - یہ حالت دیکھکر شرف اولیا نے نیت نماز توڑ دی - اور کہا - امام تو بچھیرہ کے انتظام کے واسطے چلا گیا - مسجد مین اُس کی ہمراہی کی طاقت نہین ہے - سوائے اس کے جو غائب ہے وہ خود اقتدا کے لائق نہین ہے

Marfat.com

ناچار نماز از سر نو پڑہی - امام نے بہی اُن کی اندرونی آگاہی پر اقرار کیا۔

پہر فرمایا - اگرچہ عروس کا ناز - مان کے حسن پر زیب نہین دیتا ہے - لیکن پہر بہی اُسی کی لڑکی ہے اور اکثر امام خانۂ خدا (دل) کو تو بیل اور گدہے کی چراگاہ بناتے ہین - اور روے توجہ خانہ خلیل (خانہ مکہ) کی طرف کرتے ہین بیت

دہ بُود نے دل ست آنکہ درد		گاو و خر باشد و ضیاع و عقار	

کہتے ہین ہر روز آپ کے دروازہ پر نقارہ بغرض اعلان و طلب بجایا جاتا تہا - اور آواز نقارہ سنکر کیا غریب اور کیا مقیم مساکین فراہم ہوا کرتے تہے - اور آپ ہر ایک کو نقدی روزینہ دیا کرتے تہے - اِسی طرح جب کہ واپسین سفر کا وقت آیا - یعنی ہجری سنہ نوسو تریسٹہہ تہا - تو ہر دم بیخود ہو جاتے تہے - اور نقارہ بجانے - فقرا کے جمع ہونے - اور معمولی روزینہ تقسیم کرنے کا حال دریافت فرماتے تہے - دریا نام ایک خادم تہا - وہ جواب دیدیا کرتا تہا - جب خادم نے کہا - ہنوز مینے کچہہ نہین دیا ہے - تو فرمایا - اُس ظرف مین سے دیدو جو تخت کے نیچے ہے - چونکہ ظرف مین پیسہ بہت کم - اور حاجتمند بہت زیادہ تہے - تو خادم متحیر ہوا - کہ اب کیا کرون - پہر آپنے دریافت فرمایا - تو خادم نے عرض کیا - ہر ایک شخص کو کتنا کتنا دون - فرمایا پانچ پانچ رائج الوقت قرص دیدو خادم نے دیکہا کہ پیسے اتنے کم ہین کہ چار آدمیون کو بہی کفایت نہین کرینگے - لہذا اس حکم کی تعمیل مین تامل کیا - پہر آپنے فرمایا جلدی کرو - دیدو - خادم نے پہر عرض کیا کتنا دون - فرمایا - ہر ایک شخص کو ایک مٹہی - یہ سنکر اور بہی زیادہ حیران ہوا - فرمایا - سنو دریا - دینے والا معمار کی مثال ہوتا ہے - جو دیوار مین اینٹون سے چنائی کرتا ہے معمار جتنا زیادہ سبک دست ہوگا - صاحب عمارت اہتمام مین اُتنا ہی زیادہ سرگرم ہوگا - اور مزدور بہی گارا اور اینٹین پہونچانے مین اُتنے ہی زیادہ چالاک ہون گے - جب خادم کو یہ تازیانہ لگا - تو دلیر ہوا - اور پیر کے موثر دم کی برکت سے سب کو ایک ایک مٹہی پہونچ گیا - اور ایدہر ظرف خالی نہین ہوا - جب آپ کو معلوم ہوا - کہ سب نے پالیا ہے - تب مُنہ کے اوپر چادر کہینچ لی - اور عالم علوی کو روانہ ہوئے - آپ کے بعد دریا جانشین ہوا بیس برس تک اُسنے پیر کا طریقہ قایم رکہا - اور جب وقت آیا - تو پیر کی خوابگاہ کے تحت مین زیر خاک سو رہا

مصرع مبارک باد وصل دوست اورا -

یاد سید محمد ابن سید معظم

آپ اپنے باپ کے مرید - اور قاضی محمد ابن کدن کے شاگرد تہے - خوابگاہ کالپی ہے - آپ کی عادت ایسی خوب تہی - جیسا آپ کا چہرہ - اور آپ کی طبیعت ایسی زیرک اور عمدہ تہی - جیسی آپ کی حسن تقریر - خط ثلث

Marfat.com

عمدہ لکہا کرتے تہے - فنا کی چادر کندہے پر تہی اور اُستاد کے ساتہہ اعتقاد حلقہ بگوشانہ رکہتے تہے - کہتے تہے اگر بالفرض قاضی پیراہن کے نیچے مخفی طور پر زنار باندہ لیوین - تو محمدؐ ظاہر ظہور زنار باندہ لیوے گا - زنار کے ساتہہ پیشانی پر قشقہ بہی لگادے گا - اور برہمنانہ ناقوس پہونکے گا - اگر ایسا نہ کرے تو معظم کا بیٹا نہ ہوگا باپ اور اُستاد کے طریقہ کی پیروی مین کَاَنَّہٗ ھُوَہٗ تہے - بیت

نہصد و شصت و سہ زعالم رفت	عالمے در لباس ماتم رفت

یاد شیخ دانشمند

آپ کا نام بیارہ - اور باپ کا نام کبیر ابن محمود چشتی ہے - شاہ فخر الدین ابن حامد چشتی کے مرید ہین - زاد بوم لکہنؤ اور خوابگاہ منڈو (مانڈو) ہے آپ رسمی علم کا خزانہ - اور صلاح و راست کرداری کی کان تہے - زمانہ کے لوگون کو آپ کی ذات سے رونق تہی سات بار سفر حجاز سے مشرف ہوئے تہے - ساتوین دفعہ اپنی والدہ ماجد کو کندہے پر اُٹہا کر ہمراہ لے گئے تہے - پہر مکہ معظمہ سے گجرات ہو کر معاودت فرمائی - اگرچہ نہروالہ مین جو آج پٹن کے نام سے نامزد ہے - وطن بنانے کی پیر سے اجازت لے لی تہی - لیکن منڈو کی خاک دامنگیر ہوئی - اور یہان کے لوگون کی محبت اور ربط ضبط نے بہی جنبش نہین کرنے دی - لہذا یہان پر گہر بنالیا - اور کدخدا بہی ہوئے سلطان ناصر الدین خلجی کے زمانہ سے سجاول خان افغان کے عہد تک تقریباً پچاس سال منڈو مین رہکر ہر ایک قسم کے علوم پڑہائے بہت سے لوگ فیض یاب ہوئے - ایک سو بیس سال کی عمر پائی - بغیر عصا کے رات مین راستہ چل سکتے تہے - اور ہم نشینون مین کہا کرتے تہے مَنْ جَاوَزَ الْاَرْبَعِیْنَ وَلَمْ یَاخُذْ عَصًا فَقَدْ عَصٰی[1] اور یہ بہی فرمایا کرتے تہے - کہ چالیس سے متجاوز ہونے کے ساتہہ اکثر ضعف آتا ہے - یعنی تجاوز کو ناتوانی لازم ہے - اور بیارہ کو ایزدی عنایت طاقتور رکہتی ہے - اگر عصا ہاتہہ مین نہ لیوے - تو تعجب نہین کرنا چاہیے ہجری سنہ نو سو تریسٹہہ کے رمضان مہینے مین واپسین دم آگاہی کے ساتہہ سپرد کردیا - اور عنصری چادر جو جان کے کندہے پر پڑی ہوئی تہی - خاک پر چہٹکا دی - آپ کے ایک لڑکا تہا - شیخ عثمان نام کسی قدر تحصیل کمالات باپ کے درس سے کی تہی - آپ کی رحلت فرمائی کے بعد شیخ عثمان جانشین ہوئے راقم گلزار کے مصاحب یکرنگ اور محرم با اخلاص تہے - کہتے تہے - کہ شیخ فرمایا کرتے تہے - مینے سید محمد جونپوری کو جو بعض کے زعم مین مہدی ہین - منڈو مین دیکہا ہے - مہدویت کے بارہ مین دریافت کیا تہا - تو سید محمد نے جواب دیا - کہ یہ بات

[1] جس شخص نے چالیس سے متجاوز ہو کر عصا نہین تہاما - گویا اُس نے گناہ کیا ۱۲ -

Marfat.com

مینے نہین کہی ہے - اور نہ مین کہتا ہون - یہ جاہل معتقدین کا بہتان ہے مصرع از خدا آفرین خطابش باد -

یاد شیخ آدہو حصاری

آپ پیران سہروردا ور چشت کے سلسلہ کا دم بہرتے تہے - ذکر و شغل توکل و تسلیم - ہمت و ایثار - یہ جملہ صفات آپ کی ذات مین موجود تہین - کہتے ہین دعوت اور تسخیر کے بدون ایک جن - آپ کی فرمان برداری اور خدمت گزاری مین رہتا تہا - جب آپ کسی کام کے بنانے کے واسطے اُس کو لاتے تہے - تو دو تین ۳ شخص کا کام دو تین ۳ روز کا وہ جن تنہا تہوڑی دیر مین پورا کر دیتا تہا - لوگ جن کی محنت دیکہکر متعجب ہوا کرتے تہے - اور جن کو دیکہکر شیخ کی سلیمانی ولایت کی قائل ہوتے تہے - آپ کا سال وفات دسوین صدی کا آخرین نصف حصہ ہے - خوابگاہ قلعہ فیروزہ مصرع حصار نفس شکستن کمال فیروزی ست -

یاد شیخ ابراہیم کلہورا سندہی

آپ حضور تہے - شاہ منصور مجذوب کے ہم عصر ہین - تصرفات اور کرامات بہی رکہتے تہے - ہر روز پانسو مظفری سکہ وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ[1] کے خزانہ سے آپ کو پہنچ جایا کرتے تہی اور آپ اُن کو محتاجون پر تقسیم کر دیا کرتے تہے ایک روز فرمان روائے وقت میران شاہ مبارک ایک بڑی بہاری نذر آپ کی خدمت مین لایا - آپنے قبول نہین فرمائی - اور کہا - یہ مال مغلون کا ہے - ہماری تقدیر کا نہین ہے - چند روز بعد جنت آشیانی کے لشکر نے گجرات سے خاندیس کی طرف رخ کیا - کہتے ہین - اُس وقت کا ذکر ہے - کچہہ لوگ اہل زمانہ کی شکایت آپ کے سامنے لیکر آئے - کہ ہمارے زمانہ سے پہلے ایسے بزرگ تہے - جن کا کہنا گویا الٰہی تقدیر کا نوشتہ ہوتا تہا - اُن کا کہنا بے کم و کاست واقعات کے موافق ہو جایا کرتا تہا - آپنے فرمایا - اگر زمانہ سلف کے بزرگ اس پتہر سے کہدیتے کہ زر ہو جا - تو کیا اُسی وقت یہ پتہر زر ہو جاتا بات ابہی تمام نہین ہوئی تہی کہ پتہر نے طلا کا رنگ پکڑنا شروع کیا - آپنے تبسم فرمایا - اور کہا - اے سنگ مین تجہہ سے طلا ہونے کو نہین کہتا ہون - مین تو ہنسی مین ہم نشینون سے بات کہتا ہون مصرع باد اکشاد بروے درہاے آسمانی -

یاد سید ابو سعید ابن سید راجو

آپ متوکل - عالم - عارف - عاشق - اور شاعر تہے - جب رانا کا واقعہ پیش آیا تہا - اُس وقت مین آپکے پدر بزرگوار چندیری سے کالپی کو چلے گئے تہے - اور وہین مکان بنا لیا تہا - قدما کی غزلون کے دیوان کے دیوان آپ مخمس کیا کرتے تہے - کبہی کبہی قصیدہ بہی کہا کرتے تہے - آپ آزاد تہے مگر ساتہہ ہی عیال داری کا بار بہی

[1] تمہارا رزق آسمان مین ہے ۱۲ -

Marfat.com

کندہے پر رکہا ہوا تہا - باایں ہمہ کبہی تنگ دل نہین ہوئے پچاس برس تک فرمان روائے وقت کی طرف احتیاج نہین لے گئے اور اپنے دل کو دفع الوقتی کے حوالہ کر رکہا تہا - جب آغاز شباب تھا - تو علاقہ خاطر سید جلال نامی ایک شخص کے یوسفی جمال سے پیدا ہو گیا تہا - مگر محبوب حقیقی کی غیرت نے اُس عنصری آئینہ کو توڑ کر نیست و نابود کر دیا ایک روز ایک نوجوان غلام ہاتہہ پر پانی ڈال رہا تہا - کہ بجلی اُسپر گری - حال آنکہ بجلی گرنے کا کوئی سامان نہ تہا - سید بہی بجلی کی چمک سے تین روز تک بیجان جسم کی طرح پڑے رہے - بس ہاتہہ کی ایک انگلی مین کسی قدر جنبش تہی - اس کے بعد زندگی از سر نو ہوئی - پہر آپنے رسمی علم کا درس شروع کر دیا تہا - ہجری سنہ نو سو چہیاسٹہہ مین حقیقی معشوق کے یہان حاضر ہونے کے واسطے چلے گئے - آپ کی خوابگاہ اور زاد بوم دونون کالپی ہین مصرع باد چشمش روشن از دیدار حق

یاد خطیب ابوالفضل شیرازی

آپ معقولی اور منقولی علوم بہت طرح کے جانتے تہے - اور فروع و اصول کی بہت سی کتابین - پڑہی ہوئی تہیں - سلطان محمود کے عہد مین شیراز سے گجرات مین آئے تہے تفسیر بیضاوی پر آپ کا ایک حاشیہ ہے جس مین شان نزول کے متعلق انواع و اقسام کے لطیفے - اور تفسیر کے متعلق بہت سے دقیقے لکہے ہین جو اصحاب علم دقیقہ شناس ہین - وہ اسکی خوبی کو پہچانتے ہین - جب تک زندہ رہے - تب تک دولتمندون کے ساتہہ اس طرح سلوک اور برتاو رکہا - کہ دوسرے علم والون کی عظمت اور آبرو مین افزونی ہی ہوتی رہی - [illegible]

مصرع فضل او شیراز معنی ساختہ گجرات را ؛

یاد مولانا لطف اللہ

آپ مولانا خواجگی کاشانی کے مرید ہین - ریاضت اور مجاہدہ کی منزلین - اور مراقبہ کے مرحلے آپ طے کر چکے تہے - ملا محمد قاضی کی تلقین اور خدمت سے بہت کچہہ کمال اور تکمیل کا حصہ آپ کو ملا تھا - کہتے ہین - جب زمانہ سعید خان کا تھا - تو دار الاسلام سمرقند مین آپکے اور شیخ حسین خوارزمی کے درمیان مین کچہہ عرصہ تک مناظرہ جاری رہا - اور یہ مناظرہ سلسلہ کے تعصب (حمایت) مین تہا - چونکہ مولانا نہایت شیرین زبان اور فصیح البیان تہے - لہذا مناظرہ مین کامیابی آپ کو ہی ہوئی - مگر فرمان روائے وقت کو حسن عقیدت شیخ خوارزمی سے تہی اس سبب سے نہایت غصہ آیا - جس سے اُس کی آنکہین بند ہو گئین - اور اندہیرا چہا گیا - اس اشتعال مین آکر مولانا کی زبان کاٹ لینے کا حکم دیا - اللہ تعالیٰ اُن لوگون کو جو بظاہر اسباب ناتوان ہین - ناگہانی آفت سے اور اُن لوگون کو جو توانا ہین - نشہ دنیا کی لغزش سے محفوظ رکہے -

Marfat.com

یاد خواجہ بہاء الدین محمدؒ

آپ مولانا خواجگی کاشانی کے بیٹے ہین - چونکہ اعیان ثابتہ (صور علمیہ) کی کچہری مین فہرست ایجاد کی اندر آپ کے نام سے ولایت اور عنایت کا ایک خاص حصہ لکھا ہوا تہا - لہذا جس وقت آپ کو اس عالم مین آنے کی اجازت ہوئی - اُس وقت اُس تحریر کے بموجب فرمان تقدیر - آفرینش کی قلم سے پیشانی کی تختی پر لکھا گیا - اور توحید کے طغرٰی اور تحقیق کی مہر سے مزین کیا گیا - اور پہر یہ فرمان آپ کے سپرد ہوا تاکہ اس فرمان کے مطابق عالم شہادت (دنیا) مین تقدیر کا شحنہ - کرامات کا نقد - اور مقامات کی جنس - آپ کے اقوال اور افعال کے کارخانہ مین جو کارپرداز ہین - اُن کو سپرد کر دیوے - کہتے ہین - آپ اپنے پدر بزرگوار کے مرید تہے - اور ہدایت بہی اُنہین سے پائی تہی - اور نیز اپنے بڑے بہائی - خواجہ کلان سے بہی کچہہ حصہ کمالات کا پایا تہا -

یاد مولانا ولی میان کاپی

آپ مولانا خواجگی کاشانی کے مرید ہین - بخارا مین ایک مقام پر کسی قدر زمین نشیب مین واقع ہوئی ہے اور وہان پر ایک مسجد بہی ہے - جو مسجد مغاک کے نام سے نامزد ہے - اُس مسجد کے ایک گوشہ مین آپ کا قیام تہا - پاس انفاس اور شناخت ضمائر مین آپ مستغرق رہتے تہے - جس وقت آپ نفس ناطقہ کو کام مین لاتے تہے اور کلام کا دروازہ کہولتے تہے - تو ہم نشینون سے عقل و ہوش اور خودداری ہوا ہو جاتی تہی - اور مولوی معنوی کی مثنوی مین عارفانہ توجیہات بیان کیا کرتے تہے - کرامت اور تمکین (مقامی از سلوک) کا مقام آپ کو حاصل تہا -

یاد مولانا عماد طارمی

آپ - سماعی - (منقولی) علوم مین اہل زمانہ کے اُستاد اور علماے زمانہ مین سب سے زیادہ عالم تہے - جب سلطان محمود اور سلطان مظفر کا زمانہ تہا - تو گجرات مین آپ کا درس کمال رونق پر تہا - شیخ وجیہ الدین علوی اور قاضی علاء الدین عیسیٰ احمد آبادی جیسے باعلم اصحاب نے بہی آپ کے زیر درس کتاب کہولی تہی - اور آپ کے درس سے استفادہ کرکے - مدرسی اور اعلم العلمائی کے درجہ کو پہونچے تہے قدس اسرارہم

مصرع طارم دانش فزائی راستون آمد عماد

یاد مولانا یونس لاکہ

لاکہ ایک قبیلہ کا نام ہے - آپ کو علم کی تعلیم دینے مین اور بصیرت کے حاصل کرنے مین شیخ وجیہ الدین علوی

Marfat.com

اور قاضی عیسیٰ احمد آبادی کی برابر دستگاہ تھی - قاضی عبدالغنی - سید ابراہیم بکری - شیخ نظام الدین ابن کبیر ملا طیب سندھی - اور قاضی اسحٰق آسیری جن کے کسی قدر حالات ہر ایک کی یادداشت مین لکھے گئے ہین آپ کے شاگرد ہین - رحمہم اللہ مصرع بادا انیس جانش شوق خداشناسی -

یاد قاضی قاضن سندھی رحمہ اللہ

آپ تحصیل سے فراغت پانے کے بعد رسمی علوم سے برداشتہ خاطر ہو گئے تھے - اور تبدیل اخلاق کے ذریعہ سے عالم اجسام کا (دنیاوی) معما حل کرنے کی تلاش ہوئی - نفس کی لڑائی کے ذریعہ سے اس معما کے حل کرنے مین کامیاب ہوئے - اور اشیا کی حقیقتین آپ کی چشم شہود مین نظر آگئین یہ چند کلمہ آپ کی باتون کا ماحصل ہین جن کو سندھی زبان مین آپنے اپنے ملک کی طرز پر نظم کیا تھا - (۱) آپنے فرمایا ہے - کہ کنز اور قدوری پڑھنے سے معرفت کی مہک ذرہ برابر بھی میرے دماغ مین نہین آئی - اور حصول مطلب جو ہوا - تو اس عالم کے پرے ہوا (۲) تمام زبانون مین کلمہ لا سے تیری نفی کی گئی ہے - اور تو ہنوز اپنے اثبات کے درپے ہے (۳) لاکس کی نفی کرتا ہے جب ماسوائے حق ہستی ہی نہین رکھتا ہے (۴) ہم جس کے مشتاق ہین - اگر غور سے دیکھا جاوے - تو وہ ہم ہی ہین - اس قسم کی آپ کی باتین اُس سے زیادہ ہین - کہ لکھنے سے ختم ہون - اور ہر بات کی لطافت - اُسی زبان کی طرز کے ساتھ مخصوص ہوتی ہے - کہ جس زبان کی وہ بات ہوتی ہے - ترجمہ کے قالب مین وہ لطافت قائم نہین رہ سکتی ہے - شیخ ابراہیم ابن عمر سندھی - جن کی قبر کا قبہ برہان پور سے قطب شمالی کی طرف ہے - آپکے باعقیدت دوستون مین سے تھے مصرع ذات حق باد گلشن روحش

یاد سید عبدالاول دولت آبادی

آپ - بڑے علم والے - اور بڑے باطن والے تھے - تمام فنون مین سب سے زیادہ عالم ہونے کا دعویٰ تھا - شیخ محی الدین عربی کی فتوحات مین خطبہ سے لیکر خاتمہ تک جو دشواریان تھین - اُن کو مطالعہ کے زور سے حل کیا تھا - اور حاشیے اور تعلیقات لگا کر صاحبان استعداد کے واسطے آسان کر دیا تھا صحیح بخاری پر ایک بسیط شرح لکھکر - فیض الباری نام رکھا ہے - یہ نام گویا آسمان سے نازل ہوا ہے - محقق تفتازانی کی مطول معانی پر ایک بڑا حاشیہ لکھا ہے - علی ہذا القیاس منطق اور حکمت کلام کی اکثر کتب متداولہ پر مفید حاشیے تحریر کئے ہین - طریقت مین قادریہ اور مغربیہ سلسلہ کے ساتھ تعلق رکھتے تھے - بلکہ متعدد طبقات کے اکثر مشائخ کی تلقین سے مستفید اور روشن ضمیر تھے - ہجری

Marfat.com

سنہ نوسو سینتالیس تہا کہ غوث الاولیا نے گوالیار سے گجرات کو ہجرت فرمائی تہی۔ اُن ایام مین میر بہی گجرات مین ہی تشریف رکہتے تہے۔ غوث الاولیا نے کلید مخازن۔ جو انہین کی تصنیفات سے ہے۔ میر کی خدمت مین اصلاح کے بہانہ سے پیش کی شیخ صدرالدین ذاکر فرماتے تہے۔ کہ جناب میر نے ایک روز غوث الاولیا کی مجلس اقدس مین ایک تقریب سے ذکر کیا۔ کہ ہیئت اور حکمت کے جو مشکل مسائل۔ سلف کے کئی علما اور حکما اپنی تقریرون اور ترجمون سے حل نہین کر سکے تہے۔ کلید مخازن کے مطالعہ سے اُن مغلقات کے حل کرنے کے واسطے ایک کنجی ہاتہ آگئی عجیب ایک نامہ ہے۔ جس سے حقیقتین نظر آتی ہین خدا کرے۔ اس نامہ کا سمجہنا۔ دوستون کو روزی ہو۔ کہتے ہین۔ چند سال بعد دکن کی طرف چلے گئے تہے۔ خوابگاہ دولت آباد دکن ہے۔ جس کا پرانا نام دیوگڈہ تہا۔

مصرع خانمان دولت آباد از طفیل دین اوست

یاد شیخ شاہ محمد

آپ حسن طاہر قادری کے بیٹے ہین۔ جو عالی سلسلہ کے بزرگون مین سے ہین۔ صاحب کشف والہام تہے۔ اور جملہ اقسام کے علوم و فنون جانتے تہے۔ آپ کے اشعار کا ایک دیوان بہی ہے۔ بہت برسون تک حرمین شریفین مین مجاور رہے تہے۔ اسی اثنا مین ایک روز سید عبدالوہاب بخاری نے جو حضرت مخدوم جہانیان کی نسل سے ہین قدس سرہما۔ آپ کو خوشخبری سنائی۔ کہ حضرت خاتم النبوۃ صلعم نے مجکو معاملہ مین ایسا فرمایا ہے کہ اس ہندی شیخ زادہ نے مسافرت کی تکلیفات مین بہت کچہہ صبر کیا ہے۔ لہذا اپنے ہمراہ ہند کی طرف لے جاؤ۔ آپنے جواب دیا۔ کہ جب تک مین اپنے کان سے یہ پیغام خاص حضور کی زبانی نہین سن لونگا۔ تب تک ملک ہند کو نہین جاؤنگا۔ جب آپ اپنی آرزو مین کامیاب ہوئے۔ تو جو کچہہ آپنے فرمایا تہا تعمیل کرنی پڑی۔ اور ہند مین ہی اخروی سفر بہی اختیار کیا۔ کہتے ہین آپکے پدر بزرگوار سلسلہ چشتیہ کے مرید تہے۔ جب آپ خانوادہ قادریہ مین گہسے۔ تو امان اللہ ابن شیخ عبدالغفور پانی پتی نے اور نیز اُس صوبہ کے دیگر بہت سے مشائخ نے آپ کی پیروی کی شیخ امان اللہ ہندوستان کے صوفی عالمون مین پیشوا ہین۔ مصرع سالار کاروان ولایت متاع بود

یاد پیر باجر منڈو والہ مجذوب

آپ کو الٰہی کشش نے اپنی طرف کہینچ لیا تہا۔ اور عمدہ عمدہ خارق عادات آپ سے صادر ہوا کرتی تہین۔ اکثر برہنہ رہا کرتے تہے۔ ایک روز راقم گلزار کے مامون صاحب سے ایک راستہ مین اُلجہہ گئے۔ تاکہ کچہہ مامون صاحب سے لیوین۔ مامون صاحب نے کہا۔ میرے پاس کچہہ نہین ہے۔ مجذوب نے مامون صاحب کی کمر مین ہاتہ ڈالا۔

Marfat.com

اور کرمین سے ہمیانی کھولی - اور اُس مین سے دو مظفری سکے لیئے - پھر ایک مظفری مامون صاحب کو واپس کردیا - کہ ہمیانی مین ڈال لو - مامون صاحب کہتے تھے - کہ داد ستد کے وقت مینے اُن کو شمار کیا - تو بے کم و کاست اولین شمار کی برابر ہوئے -

ایک ٹاٹ بیچنے والا ہندو تھا - جو آپ کے ساتھ انس رکھتا تھا - وہ ایسا بیمار ہوا - کہ طبیبون کو علاج سے اور اعزہ کو زندگی سے مایوسی ہوگئی - ناچار کوچ کے ارادہ پر آمادہ ہوا - باجر کو خبر لگی - تو آپ چلاتے ہوئے اُس بیمار کے پاس آئے - جو واپسین سفر پر مستعد بیٹھا ہوا تھا - اور کہا - کہ تمہاری بہتیہ مین پانچ فرزند ہین - جو سلامتی کے ساتھ پیدا ہونگے - لہذا ابھی مرنا موقوف رکھو - کہتے ہین - اُسی دم تندرستی کی علامت پیدا ہوگئی - اور وہ شخص نہین مرا - جب تک پانچ بیٹے پیدا نہین ہوئے -

علی ہذا القیاس یہ واقعہ بھی ہے - باز بہادر پسر سجاول خان - شیر خان کے بیٹے سلیم خان کا سپہ سالار تھا - ہجری سنہ کم و بیش نوسو چھیاسٹھ مین اُس کے سر کے اندر یہ مالیخولیا پیدا ہوا - کہ خطبہ اور سکہ میرے نام سے جاری کیا جاوے - اسی خیال مین پیر باجر کے پاس آیا - اور خوشخبری سننے کا منتظر ہوا - آپ نے ہاتھ پر ہاتھ مارا - اور کہا - تاگا دوہرا نہین ہے - اِس کو ہاتھ مت لگاؤ جلد ٹوٹ جاوے گا - چنانچہ آپ کے فرمانے کے موجب ہی آسمانی گردش بھی ہوئی -

اِس قسم کی عجیب عجیب باتین آپکی بہت کچھ لوگون کی زبان زد ہین - اِس مختصر رسالہ مین اُن کی گنجایش نہین ہے - منڈوہ مین جو شمالی دروازہ ہے - اُس کے پائین مین آپ کی خواب گاہ ہے - نعلچہ کے راستہ پر اُس دالان سے ملی ہوئی جو بہ زمان حیات آپ کا قرارگاہ تھا - اور قطب رویہ ہے - اِس مقام پر خم کی طرح ایک گڈھا سرد پانی سے بارہ مہینے بھرا رہتا ہے - آپ کی قبر کا مجاور آنے جانے والون کو اِس پانی سے سیراب کرتا ہے -

مصرع باد ا غریق قلزم وحدت مثال او -

یاد شیخ حسن بدلہ

آپ دہلی کے بزرگ زادون مین سے ہین - اور ماں کے پیٹ سے ہی مجذوب پیدا ہوئے تھے - ہمیشہ ننگے بدن رہتے تھے - اور اگر کوئی شخص مجبور کرکے کپڑے پہنا دیتا تھا - تو جلدی سے اُتار کر والون کو دیدیا کرتے تھے - حسن صورت پر - اور حسن صوت پر فریفتہ اور ٹکٹکی باندھے رہتے تھے - بعض بزرگون نے آپ کو خواب مین اس طرح پر دیکھا ہے - کہ حضور خاتم پیغمبران علیہ السلام کی خدمت مین آپ کھڑے ہوئے دست مبارک

Marfat.com

پر پانی ڈال رہے ہین - اور بعض نے آپ کو حرم مکہ مین طواف کرتے ہوئے پایا ہے - ایک روز سلیم خان سور نے یہ آرزو پیش کی - کہ آپ میری شہ نشین بساط پر اپنا قدم رکھہ دین - مگر آپنے سر ہلایا - اور پکار کر کہا - بہت جلد یہ تمہارا اقالیم نشاط تہ ہو جاوے گا - آخر کار بہت تھوڑے عرصہ مین آپ کا فرمانا ظہور پذیر ہوا - کہتے ہین - آپ جس طرف جانے کا عزم فرمایا کرتے تہے اُس طرف والون کا دماغ پہلے سے معطر ہو جاتا تھا - اور اسی خوشبو کی علامت سے آپ کی تشریف آوری کی لوگون کو خبر مل جایا کرتی تھی - زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے - کہ آپ کے بول و براز مین بھی بدبو نہ تھی - ہجری سنہ کچھہ اوپر نو سو ساٹھہ تھی - کہ آپنے عنصری لباس اُتار کر مثالی خلعت زیب بدن کیا - خوابگاہ دہلی کے بازار مین خواص خان کی قبر کے پاس ہے - خواص خان - شیر خان سور کے پرستارون مین سے اور اُس زمانہ کے عطیات لینے والون مین سے تہا شیر شاہ کے بیٹے سلیم خان نے اُس کو ہجری سنہ نو سو اٹھاون مین شہید کیا تھا -

یاد شیخ جلال ابن طیب جا بنانیری

آپ کے اتقا کا پایہ سلوک سے زیادہ وزنی تھا - آپ کے دور مین خداشناسی کا پیمانہ بھرا ہوا تھا - آپ کی روزی حریر فروشی پر مقدر تھی - جس سال اور مہینے مین غوث الاولیا نے گوالیار سے گجرات کو ہجرت کی ہے - اُنہین ایام مین آپ نے اپنے بیٹے شیخ محمود کو آغاز ہوش مین غوث الاولیا کا مرید کرا دیا تھا - خود بھی حاضر باش خدمت رہے - اور بہت کچھہ سعادت اور عرفان کا حصہ لیا - کہتے ہین - کئی برس آپنے ایک ہی پیراہن مین اس طرح گزار دیے کہ اگر آستین پھٹ گئی - تو نئی آستین اُس مین لگا دی - اور اگر پیراہن - سینہ یا بغل پر سے بوسیدہ ہو گیا - تو نئے کپڑے کا پیوند لگا دیا - غرض جو قطعہ بیکار ہوا - اُسی جگہہ دوسرا قطعہ لگا کر نیا کر لیا - **القصہ** جب تک زندہ رہے - اُسی روئی دار جامہ مین بسر کی - کوئی ثابت نیا جامہ نہین سلوایا -

یاد شیخ محمود چشتی رنتبھوری

آپ مراتب وجود کے حافظ - اور کشف و شہود کے مالک تہے - اپنے پدر بزرگوار شیخ الہداد چشتی کے خلیفہ ہین - شیخ الہداد کو خرقہ خلافت اپنے والد ماجد شیخ سدوہ گنج روان سے ملا تھا - شیخ سدوہ - معرفت اور خداشناسی کے جواہر پر کامل تصرف رکھتے تہے - ان کا سلسلہ شیخ محمد سعدی کو پہنچتا ہے - جو چراغ دہلی کے بزرگ خلیفہ ہین - آپ حکومت قادر شاہ کے زمانہ مین جس کا نام ملو خان تھا - اپنے وطن سے دار الاسلام منڈو (مانڈو) مین آئے تہے - اور دریاے نربدا کے کنارہ موضع کجھاون مین قیام فرمایا تھا - موضع کجھاون منڈو سے

Marfat.com

جنوبی سمت مین تین کوس پر ہے - اور وہان پرزمین قلعہ کے وسط مین ایک پشتہ واقع ہے - اُسی پشتہ پر ایک مدت دراز تک آپ ایک حجرہ کے اندر رہے - جو آپنے خلوت اور ریاضت کے واسطے تجویز کر لیا تھا - اور ہمیشہ نا ہنجار نفس کے ساتھ لڑائی رکھی - آخر کار فتح پائی - برسون تک توکل تسلیم گوشہ نشینی اور خاموشی کے ساتھ اُسی جھونپڑہ مین بسر کی - جہانتک ممکن ہوا روزینہ خرچہ کے واسطے وجہ معاش اور اوقاف کے طور پر کچھہ قبول نہین کیا جب عیال داری کے تعلقات بڑہ گئے - تو اُس زمانہ کے حکام نے اراضی اور مواضع پیش کش کر دئے تھے اور اس خدمت پذیری سے اپنے اوپر احسان مانا تھا - اِس کے بعد آپنے کچھاون مین گھر بنا لیا مسجد بھی بنائی اور مرقد بھی بنایا مسجد کے صحن مین اپنے ہمراہی فقرا اور آنے جانے والے درویشون کے ساتھہ خدائی صحبت رکھا کرتے تھے - اور درویشانہ خوان بچھا کر - دعوت خلیلی کے مراسم ادا کیا کرتے تھے - اور حاضرین کے ساتھہ خود بھی کھایا کرتے تھے - جب آپنے ہجری سنہ کچھہ اوپر نوسو ساٹھہ کے بعد عالم دنیا کو رخصت کیا - تو اپنے فرزند رشید شیخ میان کو اپنا جانشین چھوڑا - شیخ میان بھی فقر کے طریقہ پر درویشی کے راستہ مین کھڑے رہے اپنے والد ماجد کی رسمین جاری رکھین - اور ہجری سنہ نوسو پچاسی مین عالم صورت سے جہان معنی کو کوچ فرمایا - خوابگاہ کچھاون مین پدر بزرگوار کی تربت کے پہلو مین ہے - شیخ میان نے تین لڑکے چھوڑے ایک شیخ میران جی - دوسرے شیخ منجھن تیسرے شیخ مبارک - پہلے لڑکے باپ کے مقام سے ترک سکونت کر کے - پرگنہ حاصل پور مین جا رہے ہین یہ پرگنہ سرکار رمنڈو مین ہی ہے - فقر و فاقہ کے عادی - اور خدا کے ساتھہ لو لگائے ہوئے ہین - دوسرے لڑکے اپنے باپ کی عبادت گاہ مین مشغول بحق ہین - القصہ خدا کرے - عبادت کے ثمرے معرفت سب کو نصیب ہون - آمین -

یا وامیر سیّد جلال

آپ سید صدرالدین حسنی متوکل کے فرزند ہین - برسون اسباب شکنی - اور حصول فقر کی مشق کر کے یہ بات حاصل کی تھی - کہ تہی دستی مین آرام پاتے تھے - آپ کے بزرگ کرمز سے ہند مین آئے تھے - چونکہ قصبہ اودہ کی آب و ہوا موافق آئی - اسواسطے اسی قصبہ کو وطن ہی کر لیا تھا - ہجری سنہ آٹھہ سو ستانوین مین جب کہ سلطان سکندر لودہی کا زمانہ تھا - آپ نے عالم غیب سے عالم شہادت مین نزول فرمایا - جس وقت ہوش کا زمانہ آیا تو آلہی معرفت کی ہوا لگی - شیخ رابے سیہ نور کے مرید ہو گئے - لیکن پدر بزرگوار کی پیروی مدنظر تھی - اسواسطے سپاہیانہ بسر کیا کرتے تھے اتنے مین وہ وقت آیا - کہ سلطان ابراہیم لودہی - قصبہ پانی پت کی حدود مین - فردوس مکانی بابر بادشاہ

Marfat.com

کی جنگ مین مارا گیا۔ اسی جنگ مین آپکے پدر بزرگوار نے بھی۔ سامان ہستی۔ عالم ناسوت سے۔ باندہ کر عالم لاہوت مین جا کھولا۔ زخم ہاے کاری آپکے بھی آئے تھے۔ مگر مرہم پٹی سے اچھے ہو گئے۔ اس کے بعد آپ قصبہ سرسہرپور مین آئے۔ جو جونپور کی مضافات مین ہے۔ اور شیخ الہداد احمد شریف جونپوری کی خدمت مین حاضر ہوئے شیخ الہداد شیخ دتین کے نام سے مشہور تھے۔ چار سال تک ایزدی کمالات اور الٰہی معرفت تحصیل کرتے رہے۔ چونکہ آپ کے بال بچہ دارالخلافہ اگرہ مین تھے۔ لہذا شیخ الہداد نے آپ کو فرمایا۔ کہ اگرچہ صوبہ آگرہ کی ولایت سید معین الدین کے تصرف مین ہے۔ جو بیانہ مین خوابگاہ رکھتے ہین۔ لیکن ہمنے التماس کرکے دسوان حصہ تمہارے نام سے لیا ہے۔ بہتر ہے۔ کہ تم اپنے گھر کی طرف چلے جاؤ۔ آپ نے حکم کی تعمیل کی۔ چونکہ درویشی اور بیوکار رہنے کی عادت تھی۔ اسواسطے کسی فرمان روا سے زندگی کی خاطر۔ وجہ معاش ملکیت کے طور پر قبول نہین کی۔ اس بنیاد پر آپ نے متوکل خطاب پایا ہے۔

کہتے ہین۔ ایک روز خانقاہ کے دروازہ پر دو قلندر آئے۔ اندر خبر بھیجی۔ خادم باہر آیا۔ قلندرون نے کہا۔ ہمارا سلام صاحب خانہ سے کہدو۔ نام پوچھا۔ تو جواب دیا۔ خود جانتے ہین۔ خادم نے اندر آکر گزری ہوئی کیفیت بیان کی۔ آپنے تھوڑی دیر سر جھکا کر تامل فرمایا۔ اور پھر کہا۔ کہ جاؤ۔ جمال۔ اور حسین کہہ کر بلالو۔ قلندر اپنا نام سنکر سخت متحیر ہوئے۔ جب حاضر ہو کر ہاتھہ چوم چکے۔ تو بیعت کے واسطے التماس کیا۔ آپنے التماس قبول کرکے فرمایا۔ درویشون کی آزمایش کا کبھی خیال بھی دل مین نہ آنے دینا۔ کیونکہ ہر وقت اور ہر جگہہ یکسان حال نہین رہتا ہے۔ لہذا اس گروہ کے ساتھہ حسن عقیدت کو آزمایش پر منحصر نہین رکھنا چاہیے۔

کہتے ہین۔ جب آخرین سفر کا وقت نزدیک آیا۔ تو ہجری سنہ نوسو انہتر کے ربیع الاول مہینے مین بڑے بیٹے سید بدرالدین کو پیرون کی خلافت کا خلعت عطا فرمایا۔ اس درمیان مین چند خادمون نے کھڑے ہو کر دوسرے فرزندون کی بھی یاد دلائی آپنے فرمایا میرے پاس ایک خرقہ تھا۔ سو ایک کو دیدیا۔ دوسرون کو اللہ تعالیٰ پہونچاوے گا۔ اور اسی سال مین نماز عید الضحیٰ سے پیشتر عیدگاہ وصال کو روانہ ہوئے۔ ایک فاضل نے آپ کی تاریخ رحلت شیخ جہان پائی ہے۔ خوابگاہ آگرہ۔

سنہ ۹۶۹ھ
۹۶۹

یا سید شاہ میر

آپ سید شریف جرجانی کی نسل سے ہین قدس سرہما طریقت کا حصہ آپ کو شیخ امان پانی پتی کی ملازمت سے ملا تھا۔ رسمی اور ذوقی علوم کے ساتھہ آراستہ تھے۔ دسوین صدی کے اواخر مین عاریتی جہان کو رخصت

Marfat.com

کر کے شہر آگرہ مین خوابگاہ اختیار کی۔

یا و شیخ فخر الدین

آپ کے پدر بزرگوار شیخ داؤد ابن شیخ شاہ صدیقی ہین - آگرہ خوابگاہ ہے - اگرچہ شیخ الہداد صالح سرہندی کے مرید ہین - لیکن اکثر علوم متداولہ - حسام الاولیا شیخ حسام الدین متقی کے درس سے تحصیل کئے تھے - کہتے ہین جس زمانہ مین آپ بشکل سپاہیان رہتے تھے - اُس زمانہ کا ذکر ہے - کہ ایک روز آپ ملک پورب مین ایک حوض کے کنارہ وضو کر رہے تھے - اتنے مین سیاہ نقاب چہرہ پر ڈالے ہوئے ایک سوار دوڑتا ہوا آیا جس کا گھوڑا مشکی تھا - اور آپ کی پشت پر ایک تازیانہ مارا - اور سامنے اردلی مین رکھ لیا چند قدم چلے تھے - کہ سوار تو نظر سے غائب ہو گیا - اور آپ کو ایسا جذبہ کا سیلاب آیا جس کے اندر ہوش معاش بہ گیا - اور ایسی حیرت پیدا ہوئی جس نے زبان بند کر دی - یہان تک کہ کامل بارہ سال آپ کی زبان ادائے حروف پر قادر نہین ہوئی - ایک روز پھر وہی سوار راستہ مین مل گیا اور تازیانہ دکھا کر ڈرایا - کہا - بات کیا کرو - یہ سنکر اوسی دم بولنے کی طاقت اور بات کرنے کا خیال اپنے جی مین پایا - لیکن زبان مین کسی قدر گرفتگی باقی تھی - اِس کے بعد آپ قصبہ چندلوس مین جو سرکار رہتاس مین ہے - شیخ الہداد ابن ضیاء الدین کی خدمت مین گئے - اِن دونون بزرگوارون کی صحبت گرم ہونے لگی - کیونکہ دونون سہروردیہ سلسلہ مین تھے - کم و بیش نو سال ایک دوسرے کے رازدار رہے - اور آپ درس علوم بھی دیتے رہتے تھے -

اِس اثنا مین سید آدم پسر سید حمین - باجازت پدر بزرگوار ہیلسہ سے فاتحہ کے واسطے شیخ الہداد کے پاس آئے تھے سید آدم ڈاڑھی منڈوایا کرتے تھے - جس کے سبب سے ان کا رخسارہ صاف رہتا تھا - آپ نے سید آدم سے فرمایا - سادات کو ترک سنت نہایت نامناسب ہے - سید آدم کو غرور جوانی تھا - جس کے سبب سے غصہ آیا - اور ہیلسہ جا کر پدر بزرگوار کی خدمت مین عرض کیا کہ ایک سادرویش - شیخ الہداد کے ساتھ ہم راز ہے - میرے ساتھ اِس طرح سختی سے پیش آیا - اور خانوادہ مداریہ کے معتقدین کی نسبت نامناسب اندیشہ ظاہر کیا - شیخ حمین نے فرمایا - صاحب زادہ - اُس درویش کا کہنا صحیح اور سچی نصیحت ہے - اور عمل کرنے کے لائق ہے - نوجوان سید آدم باپ کے تصدیق کرنے سے - آپ کی ہدایت کا گرویدہ ہوا - اِس کے بعد سید حمین نے ایک خادم کو جو [illegible] اور کسی قدر تحفہ دیکر آپ کے پاس بھیجا اور آرزوے ملاقات ظاہر کر کے یہ عذر کیا - کہ بڑھاپے آنے سے پیری مانع ہے - خادم جس وقت پہونچا - درس جاری تھا - تبرک اور پیغام دونون پیش کئے - آپ نے طرز بیان سے حسن مطلب سمجھا - اور بے درنگ بارادہ ملازمت اُٹھ کھڑے ہوئے - جب سید حمین کو اطلاع ہوئی - کہ قصبہ کے

Marfat.com

کنارہ آپ پہونچ گئے ہین - توانسی اپنے لڑکے کو استقبال کے واسطے بھیجکر اپنی ملازمت مین کھینچ بلایا - اولین دیدار کا تصرف یہ تہا - کہ کاغذی نقوش آپ کے صفحہ خاطر سے بالکل صاف ہوگئے - پھر سید حسن نے فرمایا خانقاہ کے اندر ایک حجرہ آپ کو دیدو - چنانچہ دیدیا گیا - چند روز آپ وہان رہے - اور پھر التماس کیا - مین چاہتا ہون کہ باعقیدت غلامون مین شامل ہوجاؤن - سید حسن نے فرمایا - فخر عالم حسن جاہل کے مرید ہوجاوین یہ بات زیبا نہین ہے - جب آپنے مکرر التماس بہت کچھہ عجز و نیاز کے ساتھہ پیش کی - تو سید حسن نے اپنے منہ مین کا پان آپ کو دیا - علمی چراغ جو گل ہوگیا تہا - وہ از سر نو روشن ہوا - اس کے بعد فرمایا - کہ بہار مین شیخ شرف الدین کے روضہ پر چند روز اعتکاف کرو - اور اُن کی روح سے ہدایت چاہو - چنانچہ اپنی تعمیل کی - خواب مین صاحب روضہ سے سنا - کہ تمہاری ہدایت سید حسن کی رہنمائی پر موقوف ہے - اُنہین کی خانقاہ مین لوٹ جاؤ - چنانچہ آپ لوٹکر سید حسن کی خدمت مین آئے - اور عالم مشال کا گزرا ہوا ماجرا عرض کیا - سید حسن نے سنی ہوئی بات تو قبول کی مگر آپ کا رخ آگرہ کی طرف پھیر دیا - ساتھہ ہی یہ ہدایت بھی دی - کہ خواہ کسی قسم کی بات سننے مین آوے - راستے سے مت لوٹ آنا - اور جب خوابگاہ بدیع الدین شاہ مدار کے آستانہ پر پہونچو - تو آگرہ کی اجازت مانگنا - سید حسن یہ بات راستہ مین کہکر بمقام جونپور چلے گئے - شیخ فخر الدین کو خبر لگی - کہ سید نے تماشا گاہ دنیا کو جو نمود بے بود ہے رخصت فرمایا - چونکہ پیشتر نصیحت آپ کو ہوچکی تہی - اسواسطے واپسی کا خیال خاطر مین آنے نہین دیا -

جب آپ قصبہ بانگرمؤ مین حوض کے کنارہ پہونچکر رات کو رہے - تو خواب مین مدار الاقطاب نے آگرہ رہنے کی اجازت دی - اور فرمایا - سیورغال (معین وجہ معاش) کے طریقہ پر کچھہ نہ لینا - اور جو درویش اُس جگہہ کا بزرگ ہو - اُس کی رضامندی لیکر مکان بنانا بالآخر آپ آگرہ مین آئے - اور اُس وقت مین شیخ جلیل زاہد زمانہ تھے - اُن کے دیدار کے واسطے گئے - اِس جگہہ آپ کا دل گرویدہ نہین ہوا - اِس کے بعد آپ شیخ علاء الدین مجذوب کی ملازمت مین حاضر ہوئے - شیخ مجذوب نے فرمایا - تم بیلہ سے آتے ہو - لیکن تمہاری جگہہ تو سرہند ہے آپ نے جواب مین لایا نعم کچھہ نہین کہا - پھر شیخ مجذوب نے ایک روٹی کا ٹکڑا - کچکول سے نکال کر آپ کو دیا - اور فرمایا - پنجاب کو چلے جاؤ - وہان گیہون ارزان ہین - اس دفعہ بھی آپ جواب دینے سے خاموش رہے پھر شیخ مجذوب نے تیسری بار فرمایا - ایک میرے آدہا تمہارا اور آدہا میرا - اس دفعہ بھی آپنے کچھہ نہین کہا - پھر شیخ مجذوب نے چوتھی دفعہ خطاب کیا - اس وقت تک یہان مین تہا - اب تم رہو - آپنے جواب دیا - اگر آپ کی یہ رائے ہے - تو آپ جگہہ میرے واسطے چھوڑ دین - اور خود دوسری جگہہ تجویز فرمالین - شیخ مجذوب نے ایسا ہی کیا

Marfat.com

اور اب جس جگہ اُن کی قبر ہے - وہان اپنا حجرہ بنالیا -

کہتے ہین شیخ فخرالدین کو جب بیماری پیش آتی تھی - تو خوش گلو قوالون کو بلاکر سرود وسماع کی مجلس کیا کرتے تھے - اور اسی سماع کی اندر بدفرگی مزاج کی تندرستی سے بدل جایا کرتی تھی - مگر جب مرض الموت عارض ہوا - تو سماع کی مجلس آپ نے نہین کی - ایک روز شیخ یوسف انصاری سید جلال قادری شیخ عبدالمومن چشتی - اور نیز دیگر چند اصحاب عیادت کے واسطے آئے تھے - سب اس بات پر جمع ہوئے تھے کہ اس بیماری مین سرود نہ سننے کا سبب دریافت کرینگے لیکن قبل اس کے کہ لب ہلاوین - آپ نے راجی نام مطربہ کو بلوایا - اور فرمایا - یہ غزل گاؤ - **بیت**

ما قصہ نوشتیم بہ سلطان کہ رساند		جان ساخت کہ دیم بہ جانان کہ رساند	

جب غزل تخلص تک پہونچ گئی تو فرمایا - فرصت کم - اور شرع شریف کی رعایت واجب - گانے والی کو جانے کی اجازت دی - اور تین روز بعد جمعہ تاریخ اٹھیسوین جمادی الثانی ہجری سنہ نوسو ستر کو ایک سو چالیس سال زندہ رہکر اپنی عمر دائمی خواب کے حوالہ کی - اور اپنا تن خاک قبر کے سپرد کیا - اور جان خلوتگاہ قدس کو چلی گئی قاسم ہندی نے آپ کی تاریخ رحلت الفاظ کوفخر دین مین پائی ہے -

یاد شیخ سعد ابن بدھن بیجاپوری آبادی

آپ صاحب دانش وبنیش تھے - طریقت مین شیخ محمد قطب المعروف شیخ بینا لکھنوی کی ملازمت سے عقیدت اور خلافت رکھتے تھے - اور ظاہری علوم مین مولانا اعظم کے شاگرد تھے قدس سرہم کہتے ہین - آپ کے پیر کتاب عوارف آپ کے استاد سے پڑھتے تھے - ایک روز آپنے پیر کی خدمت مین عرض کیا - اس کتاب کی عبارت صحیح کرنے کے واسطے تو میری طبیعت کافی ہے - اور اس کے معانی اور لطائف کا ادراک جناب مخدوم کے ضمیر سے ممکن ہے جو ذی کشف ہے - پھر معلوم نہین - کہ دوسرے کسی کے درس کی ملازمت کیون گوارا کی جاتی ہے - پیر نے فرمایا - سعد - تمنے جو کچھ کہا - بجا ہے - لیکن عالمون کے ہوتے ہوئے تعلیم کے راستہ سے پانون کھینچ لینا - اور اپنے ادراک اور عرفان پر بھروسہ کرنا ارباب دیانت اور اصحاب ہوش کا شیوہ - اور خوبان معنوی کی عادت نہین ہے **بیت**

بیجاپور آباد شد سعد آنجہان		سعادت خیر باد این جہان کرد	

Marfat.com

یاد شیخ بدھا

آپکا نام عبدالوہاب تھا - شیخ ابوالفتح مکی کے بڑے بیٹے ہین - عمدہ صورت اور سیرت سے آراستہ اور دانش وبنیش سے پیراستہ تھے درسی فنون کی تحصیل کمال کے درجہ پر پہونچادی تھی - بالخصوص حدیث اور تفسیر کامل طور پر یاد تھی - وعظ اور تلقین سے اس طرح گریزان رہتے تھے - کہ جس طرح درس سے - آپ کی مجلس مین خدا کی یاد - اور فرستادگان خدا کے حالات کے سوا **صلوات اللہ علیہم** دوسری باتین بہت ہی کم ہوا کرتی تھین علم سیر اور تاریخ کے بہت کچھہ عبرت افزا واقعات یاد تھے - جوانمردی اور سخاوت آپ کے خمیر مین داخل تھی - اگرچہ کچھہ پاس نہین ہوتا تھا - اور ایسے وقت مین احیاناً کوئی حاجتمند آجاتا تھا - تو گھر کے اسباب مین سے جو کچھہ ہاتھہ پڑجاتا تھا - اہل خانہ سے چھپاکر اُس کو دیدیتے تھے کہتے ہین - ایک سال آپ کی ہمت کا امتحان کرنے کے واسطے حاکم شہر نے لوگون کو روک دیا تھا - کہ اس درویش کو کوئی شخص ایک کوڑی بھی قرض نہ دیوے مگر باینہمہ آپ کے مہمان خانہ کا خوان روزمرہ پہلے سے زیادہ اور بہتر بچھایا جاتا تھا - اور کوئی سائل اپنے مطلب سے ناکام آپکی خدمت سے نہین لوٹا - شاہ محمد حنیالی نے آپ کی دوستی کے سبب سے آپکے محلہ مین ایک حجرہ بنالیا تھا - اور اسی مین واپسین دم تک رہے - ہجری سنہ ایک ہزار سولہ تک وہ مکان قایم تھا شیخ عبدالوہاب کو ذکر وشغل کی تلقین - اور حقائق وتصوف کی تعلیم - انہین شاہ صاحب سے حاصل ہوئی ہے - شعبان کی چاندرات کا دن اور ہجری سنہ کم وبیش نوسو ستر تھا - کہ دنیا کی سرائے سے وحدت کے دارالسرور کو آپ روانہ ہوئے - خوابگاہ آگرہ -

انجمن اصحاب شہود وارباب حضور سلسلہ عشقیہ شطاریہ

تاریخ نگار پیرون اور ذی معرفت ہادیون نے ایسا لکھا ہے - کہ اس خانوادہ کے سرحلقہ راس الواصلین - رئیس المحققین - شیخ عہد - قطب عصر - مرشد زمان - عارف جہان - ابویزید طیفور ابن عیسیٰ ابن آدم ابن سروشان البسطامی ہین - اور جو اصحاب مشرب عشقیہ رکھتے ہین - یہ دوسرے مشہور مشربون کی بہ نسبت فنا اور بقا کے درجات - صدق اور صفا کی منازل - مبدء اور معاد کے ابتدائی مقامات پر نظر کرکے اَلسَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ اُولٰئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ کے زمرہ مین داخل ہین چنانچہ تلوین[۵۱] وتمکین[۵۲] - احتجاب وانکشاف

[۵۱] جو (سامنے بٹھلائے گئے) ہین (سو) یہ آگے ہی (بٹھانے کے قابل) ہین (کہ) یہ (بارگاہ خداوندی کے) مقرب ہین ۱۲

[۵۲] تلوین وتمکین وغیرہ تمام الفاظ مقامات سلوک کے اصطلاحی ہین ۱۲

Marfat.com

قبض وبسط منع وعطا ہست ونیست - تنہائی وہمراہی کنج ومیدان خموشی وگویائی - غرض کہ تمام حالات اور اوصاف جو باہم متقابل اور ضد یک دیگر ہین - ان کو پہونچنا داخل کمال اسمائی ہے جس کو کمال ذاتی کہنا ناموزون نہین ہے - یہ حالات اور اوصاف اس گروہ کی موحدانہ نظر مین یکسان معلوم ہوتے ہین اور اس طریق کے سالک اور وابستگان حلقہ شمار سے زیادہ ہیں - کسی حال مین اور کسی مقام مین دو آن بھی علی الاتصال پابند ہو کر نہین رہتے ہین - بلکہ ہر لحظہ اور ہر دم جدید شان کے ساتھ اوقات کا زندہ رکھنا - اور اوس کے ذریعہ سے شہر زندگی کو آرایش دینا - یہ خاصہ اس طریقہ کے پیرون کا ہے - عراق - عرب - عجم - ایران - اور توران مین جو فروغ محمدی پہونچا ہوا ہے - یہ اسی سلسلہ کے مشائخ کی برکات سے پہونچا ہے علی الخصوص ہجری سنہ کچھ اوپر نو سو تیس مین اس گروہ کے سربرآوردہ - محمد صادق شیخ نے - ماوراء النہر کے شہرون مین علم ہدایت نصب کیا تھا - اور اس نواح مین تمام مشائخ اور فضلا کے قبلہ گاہ بن گئے تھے - تمام ذی استعداد معتقدین ان کی ملازمت سے ولایت اور کمال حاصل کرتے تھے - ان بزرگوار عزیزون مین سے جس شخص نے اپنی ہدایت سے ہندوستان کے تیرہ وتاریک مکان کو اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کا نور آباد بنایا - وہ شاہ عبداللہ شطاری پسر حسام الدین عبداللہ ابن رشید الدین ابن ضیاء الدین ابن نجم الدین ابن جمال الدین حماد ابن عمر المعروف بہ شیخ الشیوخ شیخ شہاب الحق والدین سہروردی کے ذات خورشید صفات ہے جنہے نوین صدی کے اخیر مین ایران سے ہندوستان کے لوگون کی رہنمائی کے واسطے نزول فرمایا - اور عالم قدس کو روانہ ہونے کے وقت تک ہر ایک طرح کے اذکار اشغال - اعمال ابرار و اخیار - اور ادعیہ ماثورہ وغیرہ کی دعوت کے طریقہ سے عموماً اور نیز خصوصاً طالبون کو اون کی استعداد کے موافق تلقین فرمائی -

شطار کی وجہ تسمیہ کے متعلق کسی قلم نے کوئی صریح حرف اور رقم نہین لکھی ہے - لیکن ایک رسالہ ہے لطیفہ غیبیہ نام - جو آپ کے قلم تصنیف کا نتیجہ ہے - اس رسالہ کی فصل ثانی مین کسی قدر وجہ تسمیہ کی نسبت آگاہی دی گئی ہے - خلاصہ اُس کا یہ ہے - کہ خداشناسان امت محمدی اور پیروان مذہب احمدی عَلٰی صَاحِبِهَا مِنَ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّحِيَّاتِ اَكْمَلُهَا سلوک مین تین مشرب پر منقسم ہین - (۱) اخیار (۲) ابرار (۳) اور شطار - اور ان تینون گروہون مین سے ہر ایک گروہ ورد - ذکر - شغل - فکر - کشف

سلہ اللہ (ہی) کے نور سے آسمان اور زمین کی روشنی ہے ۱۲

Marfat.com

اور قریب جدا جدا رکھتا ہے - اور اپنے اپنے خاص طریقہ کے بموجب - صاحب استعداد کامل ہے - لہذا مناسب یہ ہے - کہ عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کے مضمون پر نظر کرکے فرق اور عدم فرق کی رعایت اس گروہ کے بارہ مین بھی اسی موافق کیجاوے کہ جس موافق انبیاء علیہم السلام کے بارہ مین فرق وعدم فرق کی نسبت قرآن شریف کے اندر ارشاد ہے یعنی اُن کی نسبت اعتقاد ولایت کے اقرار مین تفاوت اور اختلاف کو دخل نہ دیا جاوے - اور جو حکم رسولون کی ایمان کی نسبت لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ ہے اس پر قیاس کیا جاوے - تاکہ شریعت کا ایسا ایمان حاصل ہو - جو طریقت کے وصف کے ساتھ موصوف ہو - اور جس طرح کہ انبیا علیہم السلام کے زمرہ مین قرب - وحی کتاب - معجزات - نسخ - عدم نسخ - اولوالعزمی - اُمت کی کثرت وقلت اور نیز ان امور کے سوا - دیگر امور کے اعتبار سے فرق سمجھا جاتا ہے - اسی طرح چونکہ یہ گروہ مشابہ بانبیاے بنی اسرائیل ہے - لہذا اسی طرح اس گروہ کے اندر بھی افضلیت - سرعت سیر - بطوء سیر - ریاضت اور عبادت کے اعتبار سے سلوک مین عالم آخرت کی طرف سے سمجھی جاوے - اور احوال - درجات - مقامات - اور خطابات کے اعتبار سے اعیان ثابتہ (صور علمیہ) کے بموجب منجانب مبدء سمجھی جاوے - آیہ کریمہ تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ کے اشارہ سے جو معنی ذہن مین آتے ہین - اس موافق اس مقام سے یہ بات خیال مین آتی ہے - کہ اس لقب کی خصوصیت - منازل طریقت کے طے کرنے مین تیز روی کے اعتبار سے ہے اَلْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰہِ اور اس سلسلہ کے بعض اصحاب اور نیز دوسرے لوگ - نعت کی وضع پر نظر کرکے - مذکورہ بالا طریقہ سے جو اس لقب کی وجہ پیدا کرتے ہین - یا قریب بہ صواب ہے - نیز اس مشرب کے بعض اکابر یہ بھی فرماتے ہین - کہ جو اولیاء اللہ بار جسم سے سبک دوش ہو چکے ہین - ان کی ارواح سے یہ گروہ فیض حاصل کرتا ہے - اور پرورش پاتا ہے بدون اس کے کہ جسمانی ملازمت اور مصاحبت کرے - پس چونکہ یہ گروہ عالم مرکبات کو طے کرکے مجردات کے عالم مین معنوی سرعت کے ساتھ جاتا ہے - اس سبب سے اس گروہ کو شطار لقب دیا گیا ہے -

یہ بھی ایک وجہ ہے -

خلاصہ کلام یہ ہے - کہ تمام مشایخ شطار کو ہند مین شاہ عبداللہ شطاری کی خدمت سے اس مشرب کا

---

۵۱ میری اُمت کے علما - بنی اسرائیل کے انبیا کی مثل ہین ۱۲ ۵۲ ہم خدا کے پیغمبرون مین سے کسی ایک کو (بھی) جدا نہین سمجھتے (یعنی سب کو مانتے ہین) ۱۲ ۵۳ یہ پیغمبر جو ہمنے بھیجے ہین - ان مین سے بعض کو بعض پر برتری دی ۱۲ -

Marfat.com

حصہ ملا ہے منجملہ اِن کے شیخ حافظ جونپوری ہین - جو سلوک اور تصوف کے مراتب طے کرنے مین مثل قمر سریع السیر تھے - اور اِن کے نامور خلفا ہر ملک مین ہین - جونپور مین شیخ بدہن ہین - اِن کی قبر پانی پت مین ہے شیخ بدہن کے بھی ایک خلیفہ تھے قصبہ بدولی مین شیخ ولی شطاری - ظاہری اور باطنی کل فضیلتین - امکانی اور آلہی جملہ معرفتین - اِن کی ذات مین جمع تھین - اُنھون نے ہجری سنہ نوسو چھپن مین عالم بقا کو کوچ کیا - اور خلفاے کامگار دنیا مین چھوڑے - اِن مین سے ایک شیخ فدن تھے - بڑے پرہیزگار تھے - اور حقائق و معارف بیان کیا کرتے تھے - اپنے زمانہ مین اپنا مثل نہین رکھتے تھے - امیر سید علی قوام کے یہی پیر ہین - شیخ ولی شطاری کے دوسرے خلیفہ شیخ بہاء الدین زکریا تھے - جو خواجہ گنجشکر کی نسل سے ہین - اور تیسرے خلیفہ شیخ حاجی ابن شیخ علم الدین عجائب برادر زادہ شیخ زکریا تھے یہ سلسلہ شیخ حافظ تک منتہی ہوتا ہے -

جب شاہ عبداللہ شطاری نے عالم قدس کو کوچ فرمایا - تو چند سال اور چند واسطہ کے بعد خرقہ خلافت درجہ بدرجہ شیخ محمد غوث کو پہونچا - اگرچہ واسطون کی ترتیب اس خانوادہ کے شجرہ مین بالتفصیل مذکور ہے - اور شجرہ کا وصف خاص یہ ہے اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ[1] لیکن مختصر طور پر بیان بھی تحریر کرتا ہون - یعنی شاہ عبداللہ شطاری سے اولاً خرقہ خلافت شیخ محمد علا کو عنایت ہوا - جو شیخ قاضن کر کے مشہور ہین - شیخ محمد علا سے اُن کے بیٹے شیخ ابوالفتح ہدیۃ اللہ سرمست کو پہونچا - شیخ ابوالفتح ہدیۃ اللہ سرمست سے شیخ ظہور حاجی حمید حضور کی خدمت مین منتقل ہو کر آیا - چنانچہ اس کی تفصیل ہر ایک صاحب کی یادداشت مین حسب مقتضاے وقت لکھی گئی ہے - اور نیز لکھی جاوے گی - اور ملازمان حاجی حضور کی خدمت سے منصب ہدایت و اجازت اور ثمرہ قطب الاقطابی - وحدت مآب حضرت شیخ محمد غوث کو پہونچا - جنہون نے اِس بہشت نما انجمن کو طرح طرح کی معرفتین اور حقیقتین بیان کر کے نئی وضع کی انجمن بنایا - شطاری شیر خوار بچون کو نوزادگی کی پستی سے اُبھار کر مشایخ کی باطنی پرورش کے ذریعہ سے نوجوان کیا - اور توحید و ایمان کے درخت کو تقلید اور استدلال کی خزان سے بذریعہ نوبہار تحقیق رہائی دیکر دائمی سرسبزی بخشی - تاکہ درخت مذکور افراد انسانی کے باغ مین ازلی توفیق کا پانی پیکر بار ور ہو - اِس مین شک نہین - جس نے آپ کی خدمت مین چند روز منافقانہ بھی عمر گزاری - وہ بھی محبوب حقیقی کی جلوہ گاہ مین پہونچ گیا پھر مخلص کا تو ذکر ہی کیا ہے

[1] - اُس کی جڑ مضبوط ہے - اور اُس کی ٹہنیان آسمان مین ہین ۱۲ -

Marfat.com

یہ مدعا تحت الذکر کرامت کی شہادت سے پایہ ثبوت کو پہونچتا ہے۔

چونکہ گجرات کے کوتہ نظر لوگ اپنے اعتباری حسن پر عاشق تھے۔ اسواسطے حسد اور ناتوان بینی کی راہ سے غوث الاولیا کے ساتھ دشمنی کرنے لگے۔ ازجملہ اِن کے شیخ عبدالمقتدر بنبانی نے اپنے چھوٹے بھائی کو۔ غوثیہ خانقاہ مین معتقدانہ طور پر اِس غرض سے بھیجا۔ کہ ہمیشہ حاضر حضور رہ کر غوث الاولیا کے اقوال اور فعال سے ایسے معاملات اخذ کرے۔ جن پر انگشت اعتراض رکھی جا سکے۔ اور وہ معاملات اپنے بزرگون کو پہونچاوے تاکہ اس جماعت کو نکتہ چینی کا سرمایہ فراہم ہو۔ کہتے ہین۔ اُس متجسس نے ایک روز عرض کیا۔ کہ یہ کمترین مریدان چند مدت سے تلقین کا امیدوار ہے۔ جواب ملا۔ کہ مقصود سلوک کی ترقی ہے۔ انشاء اللہ جو سکبا[1] فقرا کے لنگر سے تم کھاتے ہو۔ یہی تلقین کا اثر پیدا کرے گا۔ بالآخر چند روز بعد اُس کو قوی جذبہ پیدا ہوا۔ اور اس کی آنکھ حقیقت بین ہوگئی۔ چنانچہ تمام حالات مین اور تمام مقامات مین یہ بات اُس کے ورد زبان تھی۔ کہ جب منافق کا یہ حال ہے تو اُس شخص کا کیا کہنا ہے جو اخلاص کے ساتھ اپنا سر اُس کامل بزرگوار کے آستانہ پر رکھے بیت

دعوی زہد تو آن روز مسلم دارم	کہ روی بر سر آن کوچہ وہشیار آئی

آپ نے جس کسی کو قبول کر لیا۔ اُس کے سر کی۔ اور نیز دل کی آنکھون کو مشاہدہ اور معائنہ کا نور حاصل ہوگیا۔ اور اُن مین حقیقت بینی کی قوت آگئی۔ یہان تک آپ کا بے انتہا فیض پہونچا۔ کہ کیا ہند اور کیا سند سب شہرون مین آپ کی عارف اور فاضل اولاد۔ اور رہنما خلفا جا پہونچے۔ اور اُن کے قدوم کی برکات سے خلا محال ہوگیا۔ جن کی فہرست یہ ہے۔

گوالیار مین جہان آپ کا مرقد مبارک ہے۔ جانشینی اور سجادگی کے مراسم آپ کے مسند نشین صاحبزادہ شیخ عبداللہ المعروف بہ شیخ بدہا۔ عمدہ طور پر انجام دیتے ہین۔ نیز شیخ مبارک عالم جو اطراف بانگرمئو کے باشندہ ہین۔ یہ بھی یہین تھے۔ جامع علوم تھے اور ظاہری و باطنی صفائی بھی رکھتے تھے۔ کم و بیش چالیس سال اصحاب خانقاہ کو کتابی علوم کا درس دیا۔ نیز شیخ بدیع الدین جیلانی سمرقندی غوث الاولیا کے بزرگ خلفا مین سے ہین۔ یہ بھی گوالیار مین ہی تھے۔ اُنہون نے کلید مخازن۔ اور کنز الوحدۃ پر جو غوث الزمن کی مصنفہ کتب ہین عمدہ اور مبسوط حاشئے لکھے ہین۔ اور تعلیقات لگائی ہین۔

دارالسلطنت **آگرہ** مین شیخ نورالدین ضیاء اللہ زندگی بخش نے اپنے پدر بزرگوار کے رہنے سہنے کی جگہ

[1] کھانے کی ایک قسم ہے ۱۲

Marfat.com

سنبھالی تھی - اور شیخ عبداللہ صوفی مرید غوث الاولیا بھی یہین تھے - روشن ضمیری سے کامل طور پر عرفانی اور جلالی مقامات حاصل کئے تھے -

برہان پور خاندیس مین شیخ اکمل الدین برہان تھے - ان کے پدر بزرگوار کے ظاہری اور معنوی فرزند اور بھی تھے - لیکن پدر بزرگوار کی ہدایت سے اقتباس نور کرنے مین - یہ معنوی فرزند سب مین پیش دست اور مقدم تھے - اور اخیر عمر مین بالکل استغراق ہو گیا تھا - اور ان کی زبان مین موحدانہ کلام اور تقریر کے سوا - کوئی گویائی باقی نہین رہی تھی - نیز شیخ لشکر محمد نے بھی یہین برہان پور مین سلسلہ ہدایت جاری کر رکھا تھا - نیز اسی شہر مین قاضی سراج محمد بنیانی تھے - معرفت کا چراغ - اور علمی و عینی جزئیات کی شمع انہین کی ذات سے روشن تھی - شیخ نظامی گنجوی کی ایک کتاب مخزن اسرار ہے - اس کی مشکل مشکل عبارتین اور مضامین آپنے حل کر کے - اہل جہان کو فیض پہونچایا ہے

بروورہ (بڑودہ) گجرات مین شیخ صدرالدین محمد شمس ذاکر تھے - آفتاب تلقین سمت الراس پر انہین بزرگوار کی بدولت پہونچا تھا - اور شیخ حبیب شطاری بھی اسی شہر مین سلوک کے اندر اپنے مریدون کو نیز روی تعلیم کیا کرتے تھے -

احمد آباد گجرات مین آپ کے فرزندون مین سے شیخ ادریس اور شیخ اسمٰعیل ہین مدظلہما ان کے نانا مسلمی سادات مین سے ہین - اور میر ابوتراب کے عم مکرم ہین - ان دونون عالی مقدار گوہرون مین سے اولین (شیخ ادریس) اوراد - دعوات - اذکار - اشغال - اور جواہر خمسہ کے رموز - ان علوم کے عامل ہین - **کما ہو الحق** - اور دوسرے بھی مشائخ طریقت کے عادات اور صفات سے ظاہر اور باطن دونون مین آراستہ - اور پیراستہ ہین - خدا کرے حال مین - کمال مین - اور آل مین روز افزون ترقی ہو - یہان احمد آباد مین آپ کے خلفا مین سے دو صاحب ہین (ایک) شیخ وجیہ الدین احمد علوی - جن کے فیضان سے طالبان علم و عرفان کے دل زندہ - اور زبانین گویا ہوئی ہین (دوسرے) شیخ علی شیر بنگالی ہین - انہون نے جواہر خمسہ کا انتخاب کیا - اور عمل مین لائے - اکثر علوم مین بڑے صاحب دستگاہ تھے - خاصکر علم ہیئت - نجوم - حکمت - اور ہندسہ اچھی طرح جانتے تھے - اور مسائل علوم کے مغز کو پہونچتے تھے - آپنے جام جہان نما کی ایک شرح مفید اور مبسوط لکھکر اس کو شراب معارف سے لبالب کیا ہے سوانح امام احمد غزالی پر بھی حسب ارشاد غوث الاولیا - ایک محققانہ شرح لکھی ہے -

سنبھل مین شیخ محمد عاشق - طالبان حق کا کام انجام دیتے ہین -

اجمیر - مین مولانا عبدالفتاح ناگوری - لوگون کی حل مشکلات کیا کرتے تھے -

Marfat.com

سرھند مین شیخ محمد جمال نے مسند ارشاد کو حسن دے رکھا تھا۔

کالپی مین شیخ جلال واصل۔ سالکان راہ کو منزل مقصود پر پہونچا دیتے تھے۔

بدولی مین شیخ جیو اعبدالحی نام تھے۔ یہ ایک مدت تک گوالیار مین بھی خدا پرستی کا طریقہ عمل مین لا چکے ہین۔

بیجاپور دکن مین شیخ شمس الدین شیرازی نے دانش و بینش کو رونق دی تھی۔

اجین مالوہ مین شیخ احمد متوکل۔ اور شیخ عالم نے اپنے تئین سپرد خدا کر رکھا تھا۔ اور رضا بہ قضا کا راستہ ہمت اور اخلاص کے قدم سے طے کرتے تھے۔

سارنگپور مالوہ مین شیخ منجھن تھے۔ کتابی علم اور قلبی وجدان کی بنیاد شہر والون کے دل مین اول انہین نے رکھی تھی۔ دوسرے شیخ عمر ہین۔ علوم۔ عرفان۔ طریقت۔ اور توحید کے جواہرات کی آپ کو کان سمجھنا چاہیئے۔ اپنے وقت کے اُستاد۔ اور مرشد تھے **سلمہ اللہ تعالیٰ**

یاد شیخ ابو المؤید محمد الملقب بمن عند اللہ بالغوث

آپ خطیر الدین کے فرزند ہین۔ جو شیخ فرید الدین عطار نیشاپوری کی نسل سے ہین۔ اس ترتیب کے ساتھ خطیر الدین ابن عبد اللطیف ابن معین الدین قتال ابن خطیر الدین ابن بایزید۔ اور بایزید شیخ عطار کے فرزند ارجمند ہین **قدسنا اللہ باسرارہم**۔ آپ ولایت محمدی کے جانشین تھے۔ انوار صمدی کا نزول اور اسرار ربانی کا ظہور۔ آپ کی بابرکات ذات پر تھا۔ دونون قسم کے یزدانی کمال آپ مین پائے جاتے تھے۔ ظاہری و باطنی دونون سلسلہ کے پیرون کی خلافت۔ اور شہادت و غیب دونون عالم کے مشائخ کی اجازت آپ کو حاصل تھی۔ ایک رسالہ جواہر خمسہ آپ کی تصنیفات سے ہے۔ اُس کے دیباچہ مین آپنے اپنے کسی قدر حالات اور گزرے ہوئے واقعات بمضمون ذیل درج کئے ہین۔

زمانہ ہوش کا آغاز ہی تھا۔ کہ مجکو درد خدا طلبی پیدا ہوا۔ اور وہ میرے تمام دل پر حاوی ہو گیا۔ اس آیۃ کریمہ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا[1] کے مفہوم نے اُمید بندھائی۔ پس اسی پر دل نہاد ہو کر مینے ریاضت کرنی شروع کر دی۔ اس ریاضت کی بدولت جواہر کائنات کی شناخت اگرچہ ہوئی۔ مگر اُس قدر نہین ہوئی۔ کہ جس قدر خواہش تھی

[1] اور جن لوگون نے ہمارے دین (کے کام) مین کوششین کین۔ ہم (بھی) اُن کو ضرور اپنے رستے دکھائینگے۔

Marfat.com

سعی کسی کی بیکار نہین جاتی ہے - بحکم آیۃ کریمہ[۱] اِنَّ سَعْیَکُمْ سَوْفَ یُرٰی کئی دفعہ عالم خواب مین مجکو آگاہی دی گئی - کہ تم کو سلطان الموحدین شیخ ظہور حاجی حمید حضور کی ملازمت سے اپنی کامیابی چاہنی چاہیئے - کیونکہ تمہارے مقاصد کے دروازے - حاجی حمید کی تلقین کی کنجی سے ہی کہلین گے - اِس غیبی خوشخبری پر بہروسہ کرکے - مینے اپنا تمام ملک و ملکوت (جسم وجان) حقیقی رہنما حاجی حمید کی تلاش مین وقف کردیا - اللہ تعالیٰ جل شانہ کا شکر اور احسان ہے - کہ مجکو نگرانی کا رنج نہین اُٹھانا پڑا - اور میری مشکور سعی کا درخت وجدان مطلوب کے ثمر سے بارور ہوا - اور حاجی حمید کے سایہ تکمیل مین - حرمان اور نقصان کے اثرات سے رہائی مل گئی - اُسی دم خواجہ احمد کی خدمت مین - جو حاجی صاحب کے محرم خاص - اور رفیق با اخلاص تھے - حاجی صاحب نے فرمایا - کہ یہ شخص جو ہشیاری کے باغ کا - نیا سیّاح - طلب کے باغچہ کا نونہال - اور شوق کے جنگل کا نیا مسافر ہے - وہ باکمال نوجوان ہے - جس کی نسبت حضرت خاتم النبوۃ علیہ السلام والصلوٰۃ نے حسب ارشاد ملک علام اِس حضور کا فرزند بناکر احسان کیا ہے - اور اس تقریر کے اخیر مین[۲] اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ الخ پڑھ کر اپنی بیعت اور عقیدت کے شرف سے مجکو سرفراز فرمایا - چند روز بعد باطنی علوم کے جواہر[۳] وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ کے دریا سے میرے منتظر دل مین انڈیل دئے - اور ظاہری عنایات کے موتی[۴] وَیُؤْتِ کُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَہٗ کی کان سے میرے حوصلہ پر ایثار کئے - تیرہ سال اور چند مہینے - کوہستان چنار مین گوشہ گزینی اور چلہ کشی کرنے کے واسطے اجازت دی - مینے قبول کرکے - ازلی توفیق کی مدد سے مقررہ مدت کو اُس طریقہ پر جو جواہر پنجگانہ مین مذکور ہے عمل کرکے پورا کیا - اکثر باطنی اسرار اور ظاہری اطوار کو تحریر مین لاکر مسودہ سے صاف کرلیا - اور اُس کا نام جواہر خمسہ رکھکر فہرست اور فوائد کے ساتھ سب طرح سے مرتب اور مکمل بنایا - اب اس وقت مین فقیر کی عمر بائیس سال کی تھی - کہ ظاہری مرشد اور معنوی باپ کا سایہ عاطفت مجھہ سوختہ آتش ریاضت پر پڑا - مینے اُسی پانچ گوہر کے کاغذی ڈبہ کو دست آویز

---

[۱] بیشک تمہاری کوشش آگے چل کر دیکھی جائے گی ۱۲ [۲] جو لوگ تمہارے ہاتھ پر بیعت کر رہے ہین - وہ تم سے نہین بلکہ خدا سے بیعت کر رہے ہین ۱۲ [۳] اور لوگ اُس کی معلومات مین سے کسی چیز پر دسترس نہین رکھتے مگر جتنی وہ چاہے ۱۲ [۴] اور جس نے قدر واجب سے زیادہ کام کیا ہے - اُس کو اُس کا زیادہ ثواب دے گا ۱۲ -

Marfat.com

بناکر اپنے زمانہ خلوت کی کیفیت عرض کی - پیر نے حد سے زیادہ عنایت اور التفات فرماکر اپنے پیرہن خاص کو درویش کا خلعت خلافت بنایا - اور بیان کیا - یہ رسالہ ایسا مخزن ہے - کہ جس روز لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ[1] کی ندا ہوگی - اُس روز تک تمام اہل ولایت کو وجدان اور عرفان کا سرمایہ حاصل کرنے کے واسطے دستور العمل بن کر مددگار رہے گا -

کہتے ہین - ہجری سنہ نو سو بینتالیس مین افغانان سور کا غلبہ ہوگیا تھا - جو شیر خان سور کے سردارون مین سے تھے - اسی سبب سے جنت آشیانی نصیر الدین ہمایون شاہ تیموری نے صوبہ دہلی سے یک سوئی اختیار کرلی تھی - اُس وقت مین غوث الاولیا بھی گجرات کی طرف ہجرت فرما گئے تھے - یہان پر بہت کچھ صاحبان استعداد آپ کی خدمت سے انسانی کمالات کو پہونچ گئے - جو **فنا فی اللہ** اور **بقا باللہ** ہین - بڑا مکان - اور بڑی خانقاہ تیار ہوگئی - یہ مقام آج کل دولت خانہ کے نام سے مشہور ہے - **بیت** -

دولتے را کہ بنا شد غم از آسیبِ زوال		بے تکلف بشنو دولت درویشان ست	

مسعود المآثر شیخ محمود جلال فرماتے تھے - جب غوث الاولیا گجرات مین آپہونچے تو جنت آشیانی کی طرف سے اس مضمون کا صحیفہ پہونچا -

(اصل خط)

بعد از عرض آداب دست بوس معروض آنکہ عنایت قدیم لم یزل از کرایۂ شواری تقدیر بہ بدرقہ توجہ و دعاے ایشان و جمیع درویشان بآسانی برآوردہ - و از سوانح روزگار فتنہ انگیز انچہ پیش آمد - بجز محرومی ملازمت باعث آزار خاطر و سبب تیرگی دل نہ گردید - و در ہر نفس و ہر گام خیال در گرد این اندیشہ بود - کہ آن دیو سرشت مردم بآن ذات ملکوت صفات چہ سلوک کردہ باشند - چون شنید - کہ در ہمان نزدیکی ایشان نیز ہجرت بدیار گجرات فرمودند - دل انان اندوہ گرفتاری بقدرے رہائی یافت - و پیوستہ از صدق عقیدت امیدوار است کہ فیض فضل کردگار - ہمچنان کہ از تنگناے آفت بیرون آوردہ

(ترجمہ)

آداب دستبوسی کے بعد عرض یہ ہے - کہ قدیم لایزال کی عنایت نے تقدیری دشواریون سے حضور کی اور جمیع درویشون کی توجہ اور دعا کی بدولت بآسانی نکال لیا - اور فتنہ انگیز زمانہ کے واقعات سے جو کچھ پیش آیا - وہ کوئی بھی آزار خاطر کا باعث اور تیرگی دل کا سبب نہین ہوا - بجز محرومی ملازمت کے - اور ہر دم اور ہر قدم پر یہ اندیشہ تھا - کہ دیکھا چاہیے وہ دیو زاد لوگ حضور کی ذات ملکوت صفات کے ساتھ کس قسم کے برتاؤ سے پیش آئے ہون گے - جب سنا - کہ اُسی اثنا مین حضور بھی ملک گجرات کو ہجرت فرما گئے - تو اُس فکر سے دل نے کسی قدر رہائی پائی - اور ہمیشہ از راہ صدق اعتقاد امیدوار ہون - کہ جس طرح

[1] آج کس کی حکومت ہے ۱۲

Marfat.com

(اصل خط)

از بند اندوہناکی مذکور آزاد ساخت - از محنت مفارقت صوری نیز خلاص بخشد -

سبحان اللہ چہ گونہ سپاس و شکر گزاری تلقین باطن نشین آن رہنماے حقیقی بتقدیم رساند - کہ با کثرت اسباب پریشانی کہ بظاہر قالب فرو پیچیدہ ست در جمعیت و وحدت سرید اے قلب باندازہ یک ذرہ قصورے و فتورے راہ نیافتہ - راہ آمد و رفت قافلہ دعاے خیر پیوستہ مسلوک باد -

(ترجمہ)

خدائی فضل کے فیض نے آفت کے تنگ و تاریک کوچے سے نکال کر اندوہ مذکور سے آزاد کیا ہے - اسی طرح ظاہری مفارقت سے بھی نجات بخشے گا -

سبحان اللہ - اُس حقیقی رہنما کی دلنشین تلقین کا شکر کس طرح ادا کرون - باوجودیکہ اسباب پریشانی اس کثرت کے ساتھ ہین - کہ ظاہر جسم کو چارون طرف سے جکڑ لیا ہے مگر سویداے قلب کی جمعیت اور وحدت مین - ایک ذرہ برابر قصور اور فتور پیدا نہین ہوا ہے - قافلہ دعاے خیر کی آمد و رفت اور راہ آمد و رفت ہمیشہ جاری رہنی چاہیے -

نیز فرماتے تھے - اس خط خوشی کے آنے سے آپنے آشناؤن کے غمگین دلون مین ایسا ایک حال پیدا کر دیا کہ ارباب تصوف کسی مشترک اسم کے آثار تجلی ظاہر ہونے سے اس حال کو تعبیر نہین کر سکتی ہین - اور خط کا جواب تلقین اور تسلی کی شان مین تحریر فرما کر حوالہ قاصد کیا - اُس کا مضمون یہ تھا -

(اصل جواب)

وصول نامہ نامی سلطانی و مطالعہ صحیفہ گرامی ہمایونی مبارک باد زندگانی بہ مخلصان این حدود رسانید و نوید سعادت صحت و عافیت ملازمان رکاب دولت برداد - انچہ بکلک وقایع نگار قلمی بود مطابق نفس الامر ست - ہیچ گونہ تکلفی دران واقع نیست

مصرع سخن کز دل برون آید نشیند لاجرم در دل ؎

المرام سر خداوند افسر از اندوہناکی سرگذشت شوریدہ مباد -

مصرع در طریقت ہر چہ پیش سالک آید خیر اوست ؎ ہرگاہ حق سبحانہ و تعالی بندہ سعادت مند خود را میخواہد بدرجہ کمال رساند - پرورش باسماے جمال و جلال ہر دو میفرماید -

(ترجمہ)

سلطانی نامہ نامی اور ہمایونی صحیفہ گرامی پہونچا - یہان کے مخلصون کو زندگانی کی مبارک باد دی - اور جو اصحاب ملازم رکاب دولت ہین اُن کی خیر و عافیت بھی معلوم ہوئی - جو کچھ اخبار نویس قلم سے لکھا ہے - فی نفسہ ایسا ہی ہے - اس مین کسی طرح کا تکلف نہین -

مصرع سخن کز دل برون آید - نشیند لاجرم در دل ؎ خلاصہ کلام یہ ہے کہ خداوند افسر کو واقعات کے غم و اندوہ سے خدا کرے پریشانی نہ ہو مصرع در طریقت ہر چہ پیش سالک آید خیر اوست جب اللہ تعالی کو یہ منظور ہوتا ہے - کہ کسی اپنی سعادت مند بندہ کو درجہ کمال پر پہونچا دے - تو جمالی اور جلالی دونون قسم کے اسماے

Marfat.com

یک دور جمالی گزشت - اکنون چند روز نوبت جلالی ست بحکم لہ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا بزودی باز نوبت جمال خواہد رسید زیرا کہ بقانون عربیہ یک عسر میان دو یسر واقع شدہ - وزود بجہت آنکہ سطح محاط بحسب مسافت کمتر از دائرہ محیط ست پس عنقریب ہر چہ مراد بر منصہ ظہور جلوہ گر خواہد شد انشاء اللہ تعالے

اُس کی پرورش فرماتا ہے - یہ ایک دور جو گزر گیا جمالی تہا - اب چند روز دور جلال کی باری ہے بحکم لہ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا بہت جلد پھر جمال کی نوبت آئی جاتی ہے - کیونکہ قاعدہ عربی سے ایک عسر دو یسر کے درمیان واقع ہوا ہے - اور چونکہ محاط کا سطح مسافت کے اعتبار سے محیط کے دائرہ سے کمتر ہوتا ہے - لہذا عنقریب بشکل مراد ظہور پذیر ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ - اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اول بہی اور آخر بہی

لہ الحمد من قبل ومن بعد -

ہجری سنہ نو سو چہپن تہا - چند معمہ دار خلفاء اور باخلاص اصحاب نے جواہر خمسہ کے اُن بعض مقامات کے متعلق جو تفصیل اور تنقیح کے محتاج تہے - عرض کیا - اگر اس عبارت کو اجمال سے نکال کر واضح اور بسیط کر دیا جاوے تو ضرور ارباب استفادہ کو - حصول مراد میں سہولت ہو جاوے گی - آپنے التماس کرنے والوں کی درخواست قبول فرما کر جس طریقہ سے وہ چاہتے تہے - اُس سے زیادہ واضح اور روشن طور پر عبارت کے لباس میں کر دیا - اس ترتیب سے کہ

پہلا جوہر - اقسام عبادت کے بیان میں ہے - نماز - روزہ - دعائیں - نیز سوائے اِس کے اور جو کچہہ بہی ہر مہینے - اور ہر سنیچر کے روز سے اور اُس کی راتوں سے تعلق رکہتا ہے - یہ سب اِس جوہر میں مذکور ہیں - اِن کا عمل میں لانا - تمام طالبوں کو اولیاے کرام کے مرتبہ پر پہونچا کر ظاہر میں آراستگی اور صفائی بخشتا ہے - اور باطن کو فیض طریقت کے واسطے مہیا کرتا ہے - اِن چیزوں کے عاملوں کو ابرار کہتے ہیں -

دوسرا جوہر - زہد اور پرہیزگاری کے اطوار کے بیان میں ہے - اِن پر عمل کرنے سے عابد کامل کو بیگانہ خطرات کی پہچان اور خطرات کے دور ہونے کی پہچان پیدا ہو جاتی ہے - خطرات کا پہچاننا مرشد کے بتانے سے تعلق رکہتا ہے - نیز اِس جوہر پر عمل کرنے سے بہی خطرات کی پہچان ہو جاتی ہے - لیکن خطرات کے رفع ہونے کی علامت یہ ہے - کہ خطرات

اگر شیطانی ہیں - تو کلمہ تمجید بکثرت پڑہنے سے زائل ہو جاتے ہیں -

اگر نفسانی ہیں - تو بہت استغفار پڑہنے سے دور ہو جاتے ہیں -

لہ بے شک مشکل کے ساتہہ آسانی ہے لہ بے شک مشکل کے ساتہہ آسانی ہے ۱۲

Marfat.com

اگر ملکی ہین - تو تسبیح سبحان ذی الملک والملکوت الخ گیارہ بار مستکرار پڑہنے سے
رفع ہوجاتے ہین -

اگر روحی ہین - تو کلمہ طیبہ بہت پڑہنے سے دفع ہوجاتے ہین -

اگر دفع نہ ہون - تو جاننا چاہیئے - کہ خطرات رحمانی ہین - پس خدا کا شکر بہت زیادہ کرنا چاہیئے - تاکہ خطرات
مذکور سالک کے دل مین ثابت اور قایم ہوجاوین لہ یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَہٗ اُمُّ الْکِتٰبِ
جن اصحاب کو یہ حالت پیش آتی ہے - ان کو اخیار کہتے ہین -

تیسرا جوہر - مین - اسماے اعظم - ادعیہ ماثورہ - اور احزاب مشہورہ کی دعوت کے اعمال اور ان کی
شرطین مذکور ہین جب سالک اپنے افعال کو مذکورہ بالا دو جوہرون سے مزین کرلیتا ہے - تو یہ تیسرا جوہر بھی اُس پر
اضافہ کرتا ہے - تاکہ عالم الٰہی کے - اور نیز دیگر عظیم الشان حالات - سالک پر منکشف ہوکر - اس کے دل کی آنکھ
مین نور بصیرت پیدا کرین - اور تاکہ صوری اور معنوی تصرف کی قوت اور الٰہی و باطنی دولت اُس کو حاصل ہو - یہ
جوہر پندرہ فصلون پر مشتمل ہے -

اولین تیرہ فصلون مین بہ تفصیل مابعد - چودہ قسم کی دعوت کا بیان ہے - (۱) دعوت حروف تہجی - (۲)
مقطعات (۳) حرفی (۴) لفظی (۵) کلیات جزئیات - (۶) سفیر الاعظم (۷) صراط مستقیم (۸) حقی (۹) اویسیہ
(۱۰) مجموعہ (۱۱) خمسہ (۱۲) کبیرہ (۱۳) صغیرہ (۱۴) دعوت سیفی اور نیز دیگر احزاب

چودھوین فصل مین رد دعوت اور دفع سحر کا بیان ہے - اور
پندرھوین فصل مین چلہ کشی کے آداب اور طریق کا ذکر ہے -

دنیا اور آخرت کے اعتبار سے اِن دعوتون کے فوائد اور ثمرے ہر ایک فصل مین لکھے گئے ہین - اس فن کا جو
شخص طالب ہو وہ وہان سے معلوم کرسکتا ہے - خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ جوہر طالب حقیقت صوفی کے حالات
کی تکمیل کے واسطے بہت بڑی بے بہا چیز ہے - اکثر الٰہی حقائق کے اسرار اس جوہر کے ضمن مین اس طرح پنہان ہین
کہ جس طرح جرم آفتاب ابر مین پنہان ہوتا ہے - یعنی دعوت کا شغل کرنا - کثرت امکانی کے بادل کو ہوا سے
نفسانی کے گرہ سے بالکل دور کردیتا ہے - اور وحدت وجود کا علم الیقین - عین الیقین کے درجہ کو پہونچا دیتا ہے -

چوتھے جوہر مین مشرب شطار کا بیان ہے - جب صوفی ان مذکورہ بالا تین جوہرون کے عمل اور کسب

لہ خدا جس کو چاہتا ہے منسوخ کردیتا ہے - اور (جس کو چاہتا ہے) قایم رکھتا ہے - اور اُس کے پاس اصل کتاب (یعنی لوح محفوظ یا موجود) ہے ۱۲

Marfat.com

پر قادر ہو جاتا ہے - تو اُس وقت مین اُس کو مشرب شطار کی چاشنی چکھنے کی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے - اور نیز اس سلسلہ خاص کی محرمیت کے واسطے مہیا ہو جاتا ہے - کیونکہ یہ مشرب دوسرے مشربون کی بہ نسبت دو ممتاز وجہون کے اعتبار سے اعلیٰ اور اخص ہے - (اولاً) یہ کہ اس طریقہ والون کے واسطے نہ فنا ہے - نہ فنا الفنا - بلکہ یہ لوگ ہر ایک مرتبہ مین غیر سے مفقود (گم) اپنی ذات کے ساتھ مشہود - اور بقاء البقا کے ساتھ باقی ہوتے ہین (ثانیاً) یہ کہ اس مشرب کی تلقین اولاد نبوی **علیہ السلام والصلوٰۃ** کے واسطے خاص ہے - جب حضرت امام جعفر صادق **رضی اللہ عنہ** کی نوبت پہونچی - تو جب تک آپ جسمانی ترکیب مین رہے - تب تک اپنے عالی شان فرزندون کے سوا - اور کسی کو تلقین نہین فرماتے تھے - لیکن جب آپ ناسوتی سرائے سے انتقال فرما گئے - تو سلطان العارفین ابو یزید بسطامی کے ساتھ فرزندی روحانیت کی مناسبت تھی ہی - اسواسطے آپنے عالم روحانی مین اس مشرب شطار کا افاضہ سلطان العارفین کو فرمایا اس کے بعد پیر بسطام سے اس مشرب کا ارشاد مشائخ طریقت کے سلسلہ مین آیا -

واضح ہو کہ اس جوہر کا مقدمہ اذکار ہین - اور اذکار کی دو جنسین اعلیٰ ہین - **جہر** اور **خفی** - اولین جنس ذکر جہر کی چھ نوعین ہین (۱) نفی اور اثبات کا ذکر ہے اور نفی واثبات کے افراد جو وہ ہین (۲) تنہا اثبات کا ذکر ہے - اس کی دس قسمین ہین - (۳) اسم ذات کا ذکر ہے - اِس کے دس افراد ہین (۴) اسم ہو کا ذکر ہے - یہ سات افراد مین منحصر ہے (۵) کچھ اذکار ہین - جن کے نام مرشدان کامگار نے ان کے آثار اور نتائج کی مناسبت دیکھکر رکھی ہین جیسے ذکر لاہوتی - ذکر ملکوتی - ذکر جبروتی - اور ذکر ناسوتی - جس کے فرات اسی عالم کے حقائق کا کشف ہے **وقس علی ہذا مابقی من افراد ہذا النوع** کہ وہ چھبیس ہین - اور یہ چار مل کر تیس فرد ہو جاتے ہین (۶) وہ اذکار ہین - جن کو مشائخ نے بزور کشف پرندون کی آواز سے معلوم کیا ہے - یہ چار فرد ہین - اور ان کے اسماء ان پرندون کی طرف منسوب ہین جن کی وہ آوازین ہین - ذکر چغد - ذکر عنقا - ذکر فاختہ - اور ذکر شکر خوارہ -

دوسری جنس ذکر خفی کی تین نوعین ہین (۱) پاس انفاس - اس کی سات قسمین ہین - (۲) ذکر قلب - اس کے تین افراد ہین (۳) ذکر استیلا - اس کی دو قسمین ہین - اگر یہ ذکر ضرب کے ساتھ ہے - تو اس کو استیلاے عشقیہ کہتے ہین - اور اگر بے ضرب ہے تو اس کا نام استیلاے نقشبندیہ ہے -

ذکر کی دو جنسین جو اوپر مذکور ہو چکی ہین - جلسہ - ضرب - کشش - کوب - تصور - الفاظ - اور ثمرات کے

Marfat.com

اعتبار سے اِن جنسون کی نو نوعین اور ستاسی فردین ہوتی ہین - اِن کو مشرب شطار کے جوہر سے مطالعہ کرکے یاد کر لینا چاہیئے - جہان ایک موزون تفصیل کے ساتھ لکھی ہوئی ہین - اِس مختصر رسالہ مین تو صرف درویشون کے ظاہری حالات اور ماجرا کا بیان نمونہ کے طور پر لکھا گیا ہے - دوسرے علوم اور فنون کے مقاصد اور مسائل کا جہان کہین تقریباً ذکر آجاتا ہے - وہان فقط مقدار ضروری پر اکتفا کیا جاتا ہے -

جب تحصیل اذکار کی بدولت - صوفی کا قلب کمال کے درجہ کو پہونچ جاتا ہے - نیز صوفی اشغال اور مراقبون کی ریاضت مین کوشش کرکے کمالات اسمائی کا مظہر ہو جاتا ہے - اور تمام کو اپنی ذات مین اور اپنی ذات کو تمام مین مشاہدہ فرماتا ہے - تو پہر پانچوین جوہر کا عمل آغاز کرتا ہے -

پانچوین جوہر مین اشغال ورثۃ الحق کا بیان ہے - واضح ہو کہ سالک کس وقت ارث کو پہونچتا ہے اور وہ کونسی وجوہ ہین - جن کی بنیاد پر سالک وارث حق ہو سکتا ہے - تاکہ[۵۱] اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ کی خوش خبری وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ کی بشارت فرما زبان سے اُس سالک کے بارہ مین بالخصوص سمجھی جاوے اب معلوم کرنا چاہیئے - وارث کی دو نوعین ہین - صوری اور معنوی - صوری وارث کو ارث کا پہونچنا مورث کی موت کے ساتھ مشروط اور موقوف ہے - اور معنوی ارث مین یہ صورت محال ہے - پس دونون قسم کی ارثون مین جو مناسبت ہے - وہ یہ ہے - بدون محنت اور بدون کسب کے شئے کا حاصل ہونا اور آثار مین تصرف کرنا - صوری ارث کے واسطے ظاہری قبضہ اور استفادہ ہونا لازم ہے - اور معنوی ارث منجملہ عطیات باطن کے ایک عطیہ ہے جس کا ادراک سواے ارباب دانش و عرفان کے اور کسی کو نہین ہو سکتا ہے[۵۲] اَعْطٰى كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهٗ اور[۵۳] اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِيْهِ ایسے ہی وقت مین اور ایسے ہی مقام پر ظہور پذیر ہوتا ہے - اشغال ورثۃ الحق کی شمار اِس طرح پر ہے (۱) صورت بند کے بیان مین (۲) مشاہدہ کے بیان مین (۳) دل کو مدور تصور کرنے کے بیان مین (۴) روحانی تصور کرنے کے بیان مین (۵) حقائق اشیا کی معرفت کے بیان مین (۶) فناے شہود کے بیان مین (۷) صفات سبعہ کے بیان مین (۸) وحدانیت ذات کے بیان مین (۹) تصور عالم خفی کے بیان مین (۱۰) مبدأ و معاد کے بیان مین (۱۱) حضرات خمس کے بیان مین - اشغال کا بیان تمام کرنے کے بعد آپنے اِس جوہر کو ایک موحدانہ - عارفانہ - محققانہ اور عاشقانہ مناجات پر ختم فرمایا ہے اُس کے چند

---

[۵۱] یہی لوگ (اصلی) وارث ہین ۱۲ [۵۲] اور (اے پیغمبر) ایمان والون کو خوش خبری سنا دو ۱۲ [۵۳] ہر ایک حقدار کو اُس کا حق عطا فرمایا ۱۲ [۵۴] بیٹا اپنے باپ کا راز ہے ---

Marfat.com

چند فقرے بطور نمونہ یہان لکھتا ہون۔

احدا۔ توحید صرف وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ را بصورت ما و من بما منما۔ کہ تجلیات صفات تست این ہمہ نشو و نما۔

احدا۔ صرف لہ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ کی توحید کو ما اور من کی صورت مین ہم پر ظاہر نہ کر۔ کیونکہ یہ تمام نشو و نما جو کچھ بھی ہے۔ تیری ہی صفات کی تجلیات ہین۔

صمدا۔ انچہ از غفلت بر سر ما گذشت۔ بہشیاری مگیر ہم از خود عذر فَهُمُ الْغَافِلُوْنَ بپذیر۔ و بتائید وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغَافِلِيْنَ دست گیر۔

صمدا غفلت کے سبب سے جو کچھ ہمارے سر پر گزر گیا۔ اُس کو ہوشیاری مین قرار دیکر گرفت نہ کر خود ہی ۵۲ فَهُمُ الْغَافِلُوْنَ کہہ کر عذر قبول کر لے اور ۵۳ لَا تَكُنْ مِّنَ الْغَافِلِيْنَ فرما کر ہماری دستگیری کر

علیما۔ ہشیاری وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ را بفراموشی نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ مبدل مساز۔

علیما جب ہم بھول جاوین تو بحکم ۵۴ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ ہوشیاری مین آنے کی توفیق دے اور اس ہوشیاری کو بفحوائے ۵۵ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ فراموشی سے تبدیل کر کے ہم کو بھول نہ جا۔

قدیما۔ انچہ در نہاد ما ننہادہ از ان اندیشۂ ما باز دار وانچہ در استعداد ماست کہ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ بے مشقت پیش آر بیت

قدیما۔ تو نے جو چیز ہماری سرشت مین رکھی ہی نہین ہے اُس چیز تک ہماری اندیشہ کو پہونچنے ہی نہ دے۔ اور جو چیز ہماری استعداد مین داخل ہے ۵۶ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ دو چیز بے مشقت ہمارے سامنے کر دے

ز لطف انچہ مطلوب است و مقصود مہیا کن بوجہ احسنش زود	ز لطف انچہ مطلوب است و مقصود مہیا کن بوجہ احسنش زود

القصہ جب بڑے بڑے لوگون کی التماس کے بموجب دوسرا نسخہ تیار ہو گیا۔ تو آپنے فرمایا۔ کہ پہلا نسخہ جہان کہین بھی ہو۔ اس نسخہ ثانی سے تصحیح کر کے مطابق کر لیا جاوے۔ کہتے ہین۔ اس کے بعد کم و بیش چھ برس اور گجرات مین قیام فرما کر فیض ہدایت عام طور پر جاری رکھا جب ہجری سنہ نو سو تریسٹھ آیا۔ اور ہمایونی علم ملک ہند مین پھر آ نصب ہوئے۔ اور ہمایون کے فرزند رشید ابو الفتح اکبر شاہ نے شاہی تاج اپنے سر پر رکھکر تخت سلطنت پر جلوس فرمایا۔ تو غوث الاولیا نے بھی اللہ جل شانہ کا شکر بجا لا کر ملک گجرات سے گوالیار۔ اور گوالیار سے دہلی کی طرف معاودت فرمائی۔ بادشاہ نے بہت کچھ مراسم تعظیم ادا کر کے استقبال کیا۔ اس کے

۵۱ ایک خدا کے سوا کوئی معبود نہین ۱۲ ۵۲ یہ لوگ غافل ہین ۱۲ ۵۳ تم غافل نہ بنو ۱۲ ۵۴ اگر کبھی بھول جایا کرو تو اپنے پروردگار کو یاد کر لیا کرو ۱۲ ۵۵ جنہون نے خدا کو بھلایا۔ اُن کی ایسی مت خدا نے ماری۔ کہ اپنے آپ کو بھی بھول گئے ۱۲ ۵۶ کوئی شخص بھی نہین جانتا۔ کہ کیسی کیسی آنکھون کی ٹھنڈک اُن کے لئے پردہ غیب مین موجود ہے ۱۲

Marfat.com

بعد آپنے سات سال اور بہی جسم کے ساتھ تعلق رکہا - پہر ہجری سنہ نوسو ستر مین - حیات کی کشتی - کثرت کی امواج سے اور نفسانی ہوا کے طوفان سے صحیح وسالم نکلکر وحدت کے جزیرہ مین لنگر کر دیا - اور عالم قیود کی سیر و سیاحت سے فارغ ہوکر عالم اطلاق کی جنت کو روانہ ہوئے -

اور اد غوث الاولیا مین لکہا ہے - جب حضرت شیخ ظہور حاجی حضور نے تلقین اور تعلیم کے واسطے اس درویش کو قبول فرماکر خلعت خلافت عطا فرمایا - اور کوہستان چنار مین رہ کر چلہ کشی کرنے کی اجازت دی - تو گنگا کے کنارہ ایک درہ مین حسب الارشاد مینے ایک سالہ چلہ کی نیت کی - جب سال پورا ہونے کو ہوا - تو ایک شخص میرے پاس آیا - اور اُس نے بہت کچہہ منت وسماجت کی - کہ مجکو اپنا مرید فرما لیجئے - مینے ہرچند مبالغت کی اور انکار کیا - لیکن میرا انکار اُس کے مستحکم خیال اور اصرار کو روک نہ سکا - مجبوراً مرید کیا - اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کامل تین مہینے مہلک بیماری مین مبتلا رہا - جس کی وجہ سے بہت سے اعمال اور اشغال انجام نہ دے سکا اسی طرح تین بار گرفتار بلا ہوا - یہ حال دیکہکر یقین ہوگیا - کہ ابہی مین حقیقی خلافت کے تخت پر بیٹہنے کے لائق نہین ہوا ہون لہذا کسی کو مرید نہین کرنا چاہئے - مگر یہ خلش دل مین ضرور رہتی تہی - کہ دنیا کے اندر بے شمار مشائخ - سلسلہ بیعت جاری رکہتے ہین - مگر کسی قسم کا آزار اُن کو نہین پہونچتا ہے - تجہہ کو جو یہ تمام آزار بیعت کے سبب سے پہونچتا ہے اس کا کیا سبب ہے - جب یہ خلجان حد سے زیادہ بڑہا - تو ایک ہاتف نے مجکو مطلع کیا - کہ تم رسمی پیر نہین ہو اس عمل سے چند روز صبر کرو - تاکہ حقیقۃً پیر طریقت ہوجاؤ - بیشک جب مین سب طرح کی ریاضتین کرچکا - اور عالم باطن مین مشائخ سلف کی ارواح سے **قدسنا اللہ باسرارہم** بشیر حقیقی اور نبی آخرالزمان **صلی اللہ علیہ وسلم** کے اشارہ سے غرقہائے اجازت ہوچکا - اور مرید کرنے سے جو آزار اور آفت پاتا تہا - اُس سے رہائی مل گئی - تو اب یہ بات سمجہہ مین آئی - کہ رسمی اور معمولی اصحاب کے علاوہ جو لوگ اہل حقیقت ہوتے ہین - اُن کو تا وقتیکہ پیران ظاہر و باطن سے اجازت نہین ملتی ہے - اُس وقت تک وہ حقیقی بیعت لینے کے قابل نہین ہوتے ہین - اس خلافت کی تفصیل شایقین اُن چند مکاشفون سے معلوم کرسکتے ہین - جو نسخہ مذکورہ کے خاتمہ مین لکہے گئے ہین -

مذکورہ بالا دو نسخون کے علاوہ آپ کے حالات اور مقامات کے متعلق چند کتابین اور بہی آپ کے قلم کی لکہی ہوئی ہین - جن کے نام یہ ہین -

(۳) کلید مخازن عجیب وغریب رسالہ ہے مبدء ومعاد کے متعلق - اس مین علوی اور سفلی اشیا کی

Marfat.com

حقیقتین - توحید صوفیہ کے مشرب اور کشفی تحقیق کے اصول پر تبائی گئی ہین - اور نیز ارباب فنا و بقا کے مذاق کے لئے - عینی اور علمی موجودات کی شناخت - کشف اور معائنہ کے ذریعہ سے ظاہر کی گئی ہے - کہتے ہین احمد آباد گجرات مین یہ کتاب میر عبدالاول کی ہاتھہ آگئی تہی - میر عبدالاول بڑے ذی معرفت عالم تہے جب میر نے اس رسالہ کو صفحہ صفحہ کرکے دیکہا - اور رسالہ کے مغز کا اور خلاصہ مافیہا کا مزہ لیا - تو رسالہ کی سنجیدگی کی نسبت اس طرح پر غوث الاولیا کی خدمت مین عرض کیا کہ حکمت اور ہیئۃ کے چند مسئلے جن کی دشواریان عدم دسترسی ذہن کے سبب سے بآسانی حل نہین ہوتی تہین - اس مشکل کشا رسالہ کی بدولت آسان ہوگئین -

(۴ و ۵) دو صحیفے ضمائر اور بصائر بہی آپکے قلم تحقیق کے لکہے ہوئے ہین - ان مین علم تصوف کے موضوع مبادی - مسائل - اور مقاصد کا بیان ہے - اور نیز اس علم کے حقائق اور معاملات ظاہر کئے گئے ہین -

(۶) ایک کتاب بحر الحیوۃ - جریدہ دستور العمل طائفہ جوگی و سنیاسی کا ترجمہ - اس مین باطنی اعمال - تصوری اشغال پاس انفاس کا ذکر - اور ان امور کے سوا اور بہی اقسام ریاضت بیان کئے گئے ہین - جن کی بدولت روحی لشکر کو جسمانی سپاہ پر فتح ملتی ہے - جوگیون اور سیناسیون کی دو جماعتین - ہنود کے ریاضت مندون - گوشہ نشینون - اور رہبانون کی سرگروہ ہین - اور انہین اشغال و اذکار کے برکات سے استدراج اور خرق عادات کے درجہ کو پہونچکر - سالکون کے ضمیرون کی چیستان پر اطلاع حاصل کرتی ہین - آپ نے ان تمام معانی کو سنسکرت عبارت سے جو کتب ہنود کی زبان ہے - اخذ کرکے - فارسی لباس پہنایا ہے - اس کتاب کے مفہومات سے زنار توڑکر بجاے اس کے توحید و اسلام کی تسبیح گردن مین ڈال دی ہے - نیز حقیقی ایمان کی قوت سے ان مفہومات کو تقلید کی قید سے نکال کر صاحب تحقیق صوفیون کے اذکار اور اشغال سے تطبیق دی ہے یہ بالکل صحیح ہے - کہ بیش بہا شاہوار جواہرات - بڑی بہایم کے تاجون مین لگے ہوئے تہے - جو[۱] اُولٰئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ہُمْ اَضَلُّ کے مصداق ہین - وہ جواہرات آپنے اکہاڑ لئے اور اُن کا گچہا بناکر - اُن خداوندان عزت و تکریم کے تاجون مین ٹکایا - جو[۲] اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ مین داخل ہین لہذا الحمد دائماً امید ہے کہ اس کتاب کے حالات سننے والون کو جو گمان - اس کا وصف سننے سے پیدا ہوگا - اُس کے شکنجہ سے کتاب مذکور کا دیکہنا - اور غور کرنا - جلد اور خوبی کے ساتہہ رہائی دیکر یقین کے

---

[۱] یہ لوگ چارپایون کے مثل ہین بلکہ اُن سے بہی گئے گزرے ۱۲ [۲] دین (حق) تو خدا کے نزدیک ہی اسلام ہے اور بس) ۱۲

Marfat.com

درجہ کو پہونچا دیوے گا۔

(۷) ایک کتاب کنز الوحدۃ ہے۔ اور یہ کتاب غوث الاولیا کی آخر بن تصنیف ہے اس کتاب کے ضمن مین توحید کشفی اور ایمان حقیقی کا یہ بیان ہے۔

قیل اقسام الایمان عند اھل الذّوق خمسۃ

کہتے ہین۔ ایمان کے اقسام اہل ذوق کے نزدیک پانچ ہین۔

الاول تکلیفی اعم من الکل ویشتمل کل فرد من نوع الانسان مومنًا کان او کافرًا

اول۔ ایمان تکلیفی ہے۔ جو کل کو عام ہوتا ہے اور جو نوع انسان کے جمیع افراد کو شامل ہے خواہ وہ مومن ہو یا کافر۔

والثانی۔ تقلیدی عام یعم کل مومن مقلدًا کان او محققًا۔

دوسری۔ ایمان تقلیدی عام ہے۔ جو ہر مومن کو شامل ہے خواہ وہ مقلد ہو یا محقق۔

والثالث۔ استدلالی خاص یختص بہ العلماء من المومنین۔

تیسری۔ ایمان استدلالی خاص ہے جس کے ساتھ علماے مومنین خصوصیت رکھتے ہین۔

والرابع۔ حقیقی اخص منہ ویتصف بہ الاولیآء منھم۔

چوتھی۔ ایمان حقیقی ہے۔ جس مین تیسری قسم کے ایمان سے زیادہ خصوصیت ہے۔ اور اس ایمان کے ساتھ اولیاء مومنین متصف ہین۔

والخامس عینی ذاتی صاحبہ مختص بالولایۃ المحمدیۃ وجالس علی سریرۃ الخلافۃ الحقیقیۃ ناظر بعین البصیرۃ الی الاحدیۃ المطلقۃ وبعین الباصرۃ الی الکثرۃ بملاحظۃ الوحدانیۃ المختصۃ

پانچوین۔ ایمان عینی ذاتی ہے اس قسم کا صاحب ایمان ولایت محمدیہ کے ساتھ خاص اور خلافت حقیقیہ کے تخت پر جلیس ہوتا ہے۔ بصیرت کی آنکھ سے احدیۃ مطلقہ کو اور سر کی آنکھ سے وحدانیۃ خاصہ کا لحاظ رکھکر کثرت کو دیکھتا ہے۔

فاعلم ان صاحب ھذہ المنزلۃ الجامعۃ کان فی کل قرن علی بسیط الارض واحدا ففی القرون التی صرفت عنا کان سلطان

واضح ہو۔ کہ یہ جامع مقام جس شخص کو حاصل ہوتا ہے۔ وہ شخص ہر ایک قرن مین تمام روے زمین پر ایک ہی ہوتا ہے۔ پس جو قرون ہم سے پہلے گزر گئے اُن

Marfat.com

المحققین برهان العارفین الشیخ محمد
المخاطب بالغوث العطاری نسبًا والشطاری
مشربا قدس الله اسرارهم تم کان رئیس
المحدثین الشیخ محمد ابن ابی الحسن البکری
الشافعی المصری قدس الله روحهما وافاض
علینا برکات انفاسهما۔ وفی القرن الذی
کنا فیه هو عین الزمان مسیح العاشقین
الشیخ عیسٰی ابن قاسم امد الله ظلال
ارشاده علی رؤس المشتاقین الی
جمال هذه الولایة المذکورة والی
صاحبها علیه التحیة والسلام وعلٰی
تابعیه بالکشف فی ادراک
عالم الجمع والفرق علٰی
حکم الفرقان المجید المحفوظ المحیط
بماله وعلیه۔

قرنون مین سلطان المحققین برہان العارفین شیخ محمدؒ
المخاطب بالغوث تھے جو عطاری نسب اور شطاری مشرب تھے
اللہ تعالیٰ آپ کے اسرار مین تقدس عطا فرماوے۔ پھر آپ کے
بعد رئیس المحدثین شیخ محمد ابن ابی الحسن بکری شافعی
مصری ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان دونون باپ بیٹے کی روحون کو
مقدس فرماوے اور ان دونون اصحاب کے انفاس کی برکات
کو ہمارے اوپر اینڈیل دیوے۔ اور جس قرن مین ہم ہین۔
اس مین عین الزمان مسیح العاشقین شیخ عیسیٰ ابن قاسم
ہین۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ ان کی ہدایت کا سایہ اُن
اصحاب کے سرون پر بسوطا رکھے۔ جو اس مذکورہ بالا
ولایت جامع اور صاحب ولایت جامع (محمد مصطفیٰ)
کے جمال کے مشتاق ہین۔ آپ پر۔ اور نیز اُن صاحبون
پر درود وسلام الٰہی نازل ہو جنہون نے مع متعلقات
قرآن کے حکم کے بموجب عالم جمع اور عالم فرق کے ادراک
مین کشف کے ذریعہ سے آپ کا اتباع کیا ہے۔

یاد شیخ عبد المومن

آپ شیخ محمد ابن شیخ خلیل چشتی کے فرزند ہین۔ ظاہری اور معنوی دونون ملکون کی سیر آپ نے کی تھی خانہ خلیل۔ اور خانہ جلیل دونون گھرون کے آپ حاجی تھے۔ کہتے ہین۔ آپ کے جدامجد نے شہر منڈو (مالوہ) سے دہلی مین جاکر وطن اختیار کیا تھا۔ شیخ عبد المومن کو خرقہ خلافت اپنے پدر بزرگوار سے ملا تھا۔ آپ کو بارہ سال کی عمر مین خدا شناسی اور خدا پرستون کے دیدار کی آرزو۔ گھر سے نکال کر اجمیر کی طرف لے گئی تھی یہان سے آپ مکہ معظمہ کے طواف کا احرام باندھ کر حج کو چلے گئے۔ اور ارکان حج ادا کئے۔ اس کے بعد بارہ سال تک جا بجا ملکون کی سیر و سیاحت کر کے پھر اجمیر مین لوٹ آئے۔ اور قمری چھ مہینے۔ خواجہ معین الاولیا کے روضہ کے آستانہ مین اعتکاف کے طریقہ پر گزارے۔ اور اپنی آرزو مین کامیاب ہوئے۔ یہان سے آگرہ مین

Marfat.com

رہنے کی ہدایت ہوئی - چنانچہ اس بنیاد پر آپنے اُسی فرمائی ہوئی جگہہ (آگرہ) مین قیام کی بنیاد قایم کی اس
اس وقت سلطان سکندر لودی کی سلطنت کا زمانہ تھا - آپ کی عمر بھی نوے سال کی ہوئی ہے اس نوے
سال مین جس قدر حصہ عمر کا باقی رہا تھا - وہ کل حصہ اگرہ مین رہکر درویشی - فن گدازی اور ہمدانی پرستش
مین گزارا - دوسری شوال ہجری سنہ نوسو ستر کو عنصری ویران سرائے سے نورانی آباد بستی کی طرف
کوچ فرمایا -

یاد شیخ سراج

آپ شیخ عبدالملک کے بڑے بیٹے تھے - علم - عرفان - اور معانی آپ کی ذات مین کوٹ کوٹ کر بھرے
تھے - جوان موت مرے - جب سپرد خاک کیے گئے - تو آپ کے باپ نے فرمایا - آج علمی پیکر خاک مین مل گئی -

مصرع از دل دوست خاطر او باد شاد مان

یاد قاضی قطب مجذوب

آپ قاضی کدن ابن قاضی سعداللہ شرف جہانی کے قرشی النسل بیٹے ہین - آپ کی پیدائش
کی جگہہ چندیری ہے - علیسوی ملک اور اولیسی ولایت پر آپ کا قبضہ تھا - جس سال چیتور کے رانا نے چندیری
فتح کی تھی - اُسی سال آپنے کالپی مین آکر مکان بنا لیا تھا - آغاز شباب مین تمام اوقات مصروف نماز
رہتے تھے - ہمیشہ نصیحت کرنے - اور حق کہنے مین سخت اور تلخ بات کہا کرتے تھے اور اُن کے منانے
کے واسطے پتھر اور لکڑی سے کام لیا کرتے تھے - آپ کی اِس قسم کی روش و رفتار سے لوگون کی طبیعتون
مین نفرت پیدا ہوتی تھی - ایک روز آپنے کچھہ حلوا باہر سے گھر کے اندر بھیجا - جب گھر مین جا کر اپنا حصہ مانگا -
تو جواب ملا - کہ وہ تو کھا لیا گیا - آپنے فرمایا جس نے کھایا ہے - وہ مر جاوے - تین روز کے اندر تمام گھر والے
مر گئے - اخیر مین آپ کا حال یہ ہو گیا تھا کہ ہوش جذبہ کو - اور شباب پیری کو سپرد کر دیا تھا - اور خاموشی
کے عوض مین گویائی بیچ دی تھی - لیکن - نماز پڑھنے کی آپ کی عادت نہین گئی تھی - اگرچہ وقت کا
اور شمار رکعات کا ہوش نہین رہا تھا - روزمرہ صبح کے وقت گھر سے نکل کر جنگل کو چلے جایا کرتے تھے
اور پانی گرم کرنے کے واسطے لکڑیان لایا کرتے تھے - ایک روز صبح کو دربان نے قفل نہین کھولا - تو
آپنے قلعہ کی دیوار پر چڑھ کر - اپنے تئین نیچے گرا دیا - دربان نے خیال کیا - کہ ایسا کم زور بڈھا ایسے
اونچے قلعہ سے ایسی عمیق خندق مین گرے گا - تو کیسے زندہ رہ سکتا ہے - خیر - اوپر چڑھ کر دیکھا

Marfat.com

تو آپ آرام کے خیال سے - اور روزون سے زیادہ تیز راستہ چل رہے ہین - کہتے ہین - ایک بار بہت کچہہ جست وجو سے تین روز بعد ایک جنگل مین ملے - کیا دیکہتے ہین - آپ ایک پتہر کے پاٹ پر نماز پڑہ رہے ہین دریافت کیا گیا کہ آپ کہان سے کہاتے تہے - جواب دیا - وہی کنیز کہانا دیدیا کرتی تہی - جو روزانہ دیا کرتی ہے - ایک دن مین اگر کئی دفعہ کہانا دیدیا جاتا تہا - تو کہا لیتے تہے - اور اگر بہت روز تک کہانا نہین ملتا تہا - تو خواہش نہین کرتے تہے - صاحب تجرید حقیقی مبارک خان ہردمی کے مصاحب تہے - ہجری سنہ نوسو ستر مین لوگون کی نظر سے خضرؑ کی طرح مخفی ہو گئے - ہر چند تلاش کی گئی - پتہ نہین لگا - مصرع بادریس و عیسیٰ ہمنشین باد -

یاد قاضی قطب مجرد

آپ کو زمان و مکان طے کرنے کی قدرت حاصل تہی - قصبہ مہوبہ آپ کی دائمی آرامگاہ ہے - قاضی موسیٰ مجرد چشتی کے مرید - اور قاضی سعد اللہ شرف جہانی کے پیر ہین - ایک روز قاضی قطب کے پیر نے - مرید کا لنگی باندہنا دور سے دیکہہ لیا - فرمایا بہت مضبوط باندہنا چاہیئے - آپ نے جواب دیا - اگر پیر کا حکم ہو - تو دونون جہان کے واسطے باندہ لون - پیر نے فرمایا - نہین - صرف اسی عالم مین جس مین ہم اور تم دونون وصف تجرد کے ساتہہ مشہور ہین - بہتر یہ ہے کہ عیسوی تجرد کی ردا کو مجرد کے کندہے پر ناز ہو اور احمدی ولایت کا نگینہ اُس کی اونگلی مین درخشان ہو کہتے ہین - ہر روز پنجگانہ نماز - کعبہ معظمہ کے حرم مین ادا کیا کرتے تہے بہت لوگون کی یہ خواہش رہتی تہی کہ آپ کے ساتہہ نماز پڑہین - جب مقام معین کا نام پوچہا جاتا تہا - تو فرما دیتے تہے مجکو معذور رکہئے - مین بہی دعا دوش سے جس مسجد مین کثیر جماعت ہوتی ہے - پہونچ جاتا ہون - ایک بڑہیا قصبہ مہوبہ کی تہی حج کرنے کو گئی تہی - مکہ سے قافلہ چلا آیا - اور موسم گزر گیا - اِس سبب سے مکہ مین رہ گئی - ایک روز بہت تنگ دل ہوئی - اور چیخنے پکارنے لگی - کہ کیون کر اپنے وطن کو پہونچون گی - ایک بزرگ نے ازراہ مہربانی اُس سے کہا - غم نہ کرو مہوبہ کے قاضی پانچون وقت حرم محترم مین آتے ہین - تم کو بتا دون گا - جب بڑہیا کی نظر قاضی جی پر پڑی - تو اُس نے قاضی جی کا دامن پکڑ لیا - اور طرح طرح سے آنکہون سے آنسو بہانا - اور لبون سے فریاد کرنا شروع کیا - یہان تک کہ قاضی جی کو انکار اور بہانہ کی گنجایش نہین رہی - کہا - آنکہہ بند کر - آنکہہ بند کرنا مکہ مین تہا - اور کہولنا اپنے گہر مین -

القصہ - یہ گزری ہوئی کیفیت بڑہیا ضبط نہ کر سکی - اور لوگون کی زبان زد ہو گئی -

ایک بزرگ سید مینا تہے - مرتبہ فنا فی اللہ حاصل تہا - اُنہون نے جب جسمانی حرکت روحانی آرام کے سپرد کی - تو عام لوگون کی زبانین کچہہ کا کچہہ بکنے لگین - کہ ایسا بزرگ ہو کر اپنا واپسین نفس کلمہ طیبہ پر سپرد نہ کرے -

Marfat.com

سید مینا کے بھائی کو لوگون کا ملامت کرنا سخت ناگوار گذرا لہذا دل مین استحکام کے ساتھ ٹھان لیا - کہ ایسے بھائی کو جلا دون گا - لوگون نے منع بھی کیا - مگر اسپر کچھ خیال نہ کرکے - جلانے کا سامان فراہم کیا - اس اثنا مین سید مینا نے کفن سے سر نکالا - اور بلند آواز سے کلمہ پڑہا - ملامت کرنے والے حیرت مین رہ گئے اور خجالت مین ڈوب گئے - سید مینا نے یہ بھی کہا تہا کہ زمانہ بلوغ سے نماز عصر کی سنتین پڑہنے کی جس شخص نے مداومت رکھی ہو - اُس شخص کو مینا کے جنازہ کی نماز پڑہنی چاہیے - مجبوراً قاضی قطب نے اور ایک اور شخص نے نماز پڑہی - اس کے بعد قاضی نے کہا - اب کہ راز بازارون مین اور گھرون مین عام طور پر مشتہر ہوگیا - لہذا لوگون کی نظر سے پنہان ہو جانا ہی ولی ہے - اسی عرصہ مین آپ عالم خاک سے روضہ قدس کو روانہ ہوئے مصرع باد و عالم دست در آغوش باد -

یاد شیخ برہان الصاری

آپ کالپی کے رہنے والے ہین - آغاز شباب مین ہمیشہ شیخ عبدالملک کی شاگردی مین حاضر رہا کرتے تہے - اس غرض سے - کہ اُستاد دہ مردن کی بہ نسبت آپ کو زیادہ پسند کرین - ایک روز صبح کو اُٹھکر - مدرسہ کی طرف جاتے تہے - راستہ مین ایک پیر مرد سامنے سے آتے ہوئے ملے - کہا - برہان - کہان جاتے ہو - تمہارا نہ یہ کام ہے - اور نہ یہ راستہ ہے - لوٹو - گوشہ نشین ہو جاؤ - اور زانو پر سر رکھ لو - کیونکہ جو لوگ کشائش چاہتے ہین - وہ گریبان کے راستہ سے جاتے ہین آپ پیر مرد کے کہنے پر دل نہاد نہین ہوئے - اور چلے گئے - دوسری بار پہر اسی طرح پیر مرد نے آپ کو روکا - یہ بھی کارگر نہین ہوا - تیسری بار جب دہلیز سے قدم باہر رکھا - تو اُس پیر مرد نے آپ کا گریبان پکڑکر زمین پر دے پٹکا - کہ آپ کا پانون ٹوٹ گیا - اور کہا - جب تک اس طرح نہ توڑینگے - پانون جانے سے باز نہین رہیگا اس کے بعد ہوش پیدا ہوا - اور ایسے تنگ حجرہ مین گمسن بیٹھے - جس مین پانون پھیلانے کی بھی گنجایش نہین تہی - تن گدازی - اور نفس کے ساتھ لڑائی کرنے مین بہت کچھ کوشش کی - پکا ہوا کہانا بالکل ترک کردیا - کسی قدر دودہ - اور کسی قدر دہی پر گزر تہی - آپ کے بدن کی رگین اور ہڈیان ایک ایک شمار مین آتی تہین - چونکہ سجدہ مین سر بہت پڑا رہتا تہا - تو آپ کی پیشانی کے داغ کو[1] سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ کا درجہ حاصل ہوگیا تہا - رحلت کے بعد وہی حجرہ آپ کی گور بنا - دل آویز تقریر اور شور انگیز کلام کے دوست تہے لیکن اکثر اشعار ہندی زبان مین کہا کرتے تہے - آپ کے فراق نامہ مین ایک ایک حرف درد اور سوز سے بہرا ہوا ہے - بعض لوگ آپ کو مہدویہ جانتے ہین - لیکن یہ بات تحقیق نہین ہوئی مصرع باد ہم فیض ہا نیک جان لو

[1] اُن کی شناخت یہ ہے - کہ سجدے کے گھٹے اُن کی پیشانیون پر ہین ۱۲

Marfat.com

یا مخدوم عباس

آپ جلال سندہی کے بیٹے ہین - آپنے بلند ہمتی کی طاقت سے شیخ بیجودی کو کرسی پر - اور سازوسامان خواہشات کو خاک پر بٹھایا تھا - آپ کی ولادت اور نشو ونما دونون موضع پاتر مین ہین - جب زمانہ شورش کی پریشانی نے آپ کو زادبوم سے دہ نکال پھینکا - تو تقدیری فرمان کے بموجب آپنے موضع مذکور مین اقامت اختیار کی - جو مضافات ہیکر مین سے ہے - بہت برسون تک ہنگامۂ دہر سے گرم رہکر اور آپ کی ہدایت کے خوان پر اذن عام تھا - قاضی عبدالسلام سندہی - دارالاسلام برہان پور مین - فرمان روائے خاندیس علی عادل شاہ فاروقی کے حکم سے قضا کے عالی منصب پر سرفراز تھے - قاضی صاحب حکیم عثمان بوبکانی کے شاگردون مین سے ہین - جب قاضی جی سند بار مین تھے - تب تحصیل علوم مخدوم کی خدمت سے کیا کرتے تھے - قاضی جی کا بیان ہے دین - دیانت - دانش - بینش - طبیعت مین نرمی - اور اختلاط مین گرمی یہ اوصاف یقیناً مخدوم کی سرشت مین داخل تھے - آغاز ہوش سے واپسین دم تک طالب کے واسطے کسی کے گھر - اور کسی کے سامنے آمد و رفت مین آپنے قدم کو گرد آلود نہین کیا - اب باستحقاق جانشین اُس مسجد مین اور اُسی کے مدرسہ مین مسیح القلوب شیخ حبیب اللہ ہین جو ظاہری فضیلت مین سب سے زیادہ کامیاب اور سرسبز - اور پرہیزگاری مین وہان کے جملہ فضلا سے زیادہ مشہور اور باستحکام ہین مصرع دیدہ ہنظرِ دیدار باد -

یا شیخ شاہ علی احمد آبادی گجراتی

آپ کی زبان سے حرف توحید کے سوا - اور آپ کی قلم سے موحدانہ اشعار کے سوا - کوئی حرف نہین نکلتا تھا آپ کا ایک دیوان ہے ہندی زبان مین - روش اور معنی کے اعتبار سے شیخ محمد مغربی کے دیوان کا بھائی ہے - آپ سیدی احمد کبیر رفاعی کی نسل سے ہین - قدس سرہما - ملک محمود بیارا - جن کے عرفانی حالات اُن کی یادداشت مین لکھے گئے ہین - اور ملک شمس الشرق گجراتی جنہون نے اس جہان کی دولت کے سرمایہ کو اپنی جزائی اعمال کی کھیتی کا تخم بنایا تھا - اِن دونون اصحاب نے عالم علوی کو آپ کے کوچ فرما جانے کے بعد آپ کو قطب عالم بتوہ کے پائین قرار دیکھا ہے - اور نیز احمد آباد اور بتوہ کے دوسرے بزرگون نے بھی اس خرق عادت کے متعلق گواہی دی ہے - ہجری سنہ نوسو ستر مین روحانی گلشن کی سیر کا عزم فرما کر جسمانی مسکن کو رخصت کیا سید احمد کبیر رفاعی بڑے بزرگ شخص تھے - شافعی مذہب ہین - ہجری سنہ پانسو اٹھاسی مین آپ کا وصال ہے - اور خوابگاہ معبود یہ یمن مین ہے - اُن کے کوئی فرزند نہ تھا - اور جو فرزند آپ کی طرف منسوب ہے آپ کے بھائی کی

Marfat.com

اولاد مین سے ہے۔

یاد شیخ شکر

آپ نائتہ قوم مین سے ہین - نمادیوم اور خوابگاہ دونون ہیدری مین ہین - دابھول بندر کی طرف احمد نگر دکن سے تین منزل دور - جو نظام الملک کا دارالسلطنتہ تہا - کہتے ہین - کہ آپ بہت برسون تک دوسرون کے درس مین بیٹھے - اور تحصیل فضائل کی - اسی طرح دوسرے لوگ بہی آپ کے مدرسہ مین آئے - اور آپنے تعلیم دیکر فیض پہونچایا - اخیر مین تمام قیل وقال - وردوظا طلبی کی عوض - فروخت کرکے پیر طریقت کی رہنمائی کی بدولت سلوک مین آگئے - چندروز بعد وحدت آلہی کے جذبہ کی آگ - ایسی بہڑک اٹہی - کہ جس نے دوربین عقل کا خرمن جلاکر راکہہ کردیا - اور اسی سوختگی اور بیخودی کے عالم مین ہجری سنہ کچہہ اوپر نوسو ستر تہا - کہ اس عالم نیستی کو خیرباد کہا -

یاد شیخ وہبان سندہی

آپ شیخ ابراہیم کلہورا کے مرید ہین - حقیقی وحدت اور ایزدی غیرت کا بہت بڑا جلوہ : وربہت بڑا ظہور - آپ کی ذات مین تہا - ایک روز چلتے چلتے سرراہ ایک حورسرشت کے چہرہ پر نظر جا پڑی - فوراً گوش دل مین ندا آئی - ابہی آنکہہ غیر کے حسن پر نظر ڈالنے کی طرف مائل ہے - اسی دم آنکہون سے قوت بینائی زائل ہوگئی - اسی طرح آپ دل کو محنت وسوز سے - اور جان کو شوق وغیرت سے مالامال کئے ہوئے گاتے پہرا کرتے تہے یہ عادت ہے - کہ چلنے مین ہاتہون کو آمدورفت رہتی ہے - آپ کا ہاتہہ زیادہ ہلتا تہا - فرمایا - اے ہاتہہ - توہم سے پیشتر پہونچنے کا خیال بہی نہین کرسکتا ہے یہ کہنا تہا کہ اسی وقت ہاتہہ خشک ہوگیا اور جنبش بہی جاتی رہی - خوابگاہ برہان پور مصرع سینہ اش مخزن حقائق باد -

یاد شیخ کمال الدین

آپ سلیمان قریشی کے فرزند تہے - اور زادبوم کالپی تہی - تقوی - توکل - تسلیم - اور رضا کا مقام آپ کے حالات کی چہل قدمی کا میدان تہا - آپ شاہ ارغون ماری کے مرید ہین - آپ کو اسماے آلہی اور اذکار کی اجازت شیخ ابوالفتح ہدیۃ اللہ سرمست کے فرزند اور خلیفہ شیخ رکن الدین شطاری سے تہی بازبہادر افغان پسر سیجادل خان کا زمانہ تہا - جب آپ منڈو (مانڈو) مین آئے تہے - راقم کے پدر بزرگوار سے دوستی ہوگئی - دوربیٹھے ہوئے تہے ہمسایہ مین لے آئے - پانچ سال کی عمر تہی - کہ راقم نے تعلیم قرآن

Marfat.com

کے واسطے آپ کی خدمت مین سپرد کیا گیا - دو سال کے عرصہ مین آپ کی توجہ سے قرآن مجید ختم کر لیا - خلاصہ کلام یہ ہے - کہ سو برس کی عمر توکل مین گزاری - کسی شخص کے سامنے اپنا راز دنیاز نہین کہا - کسی آشنا یا بیگانہ کے روبرو حرص اور خواہش پیش نہین کی - ہجری سنہ نوسو تہتر تہا - کہ واپسین سفر اختیار کیا - خوابگاہ منڈو (مانڈو) ہے پدر راقم کے فرار کے آس پاس دونون جہان کے رفیق مل گئے -

یا شیخ فضل اللہ

آپ شیخ حسین چشتی ملتانی کے صاحبزادہ ہین - باوجودیکہ آپ صاحبِ تعلقات تھے - آزاد دل بہی تھے اور اپنی ہمت سے تونگری کو درویشی کے ساتھہ دست بہ دست رکھتے تھے - تمام چیزون کو وقتی ضرورت کے موافق بہی اپنے قبضہ مین نہ رکھکر اہل احتیاج پر نثار کرنے کے واسطے ہاتھہ کے سامنے لے آتے تھے - بقدر ضرورت رسمی علم حاصل کر کے ہوش کے ذریعہ سے عالم ارواح اور عالم اجسام کے درمیان موافقت پیدا کی تہی - جب آپ کے پدر بزرگوار نے ہجری سنہ نوسو پینتالیس مین معنوی سفر اختیار کیا - تو سنہ چوالیس مین آپ کو شوق حج - راہ حجاز کی طرف لے گیا - وہان حج اکبر کیا اور مدینہ نبی صلعم کا طواف کر کے اس شرف سے بہی مشرف ہوئے - پہر مدینہ منورہ سے لوٹکر مقدس خانہ خلیل کی خاک بوسی - اور اوس کی بدولت بیلہ ولی حاصل کی - ہجری سنہ نوسو پچاس تہا - کہ ہند مین معاودت ہوئی - اور اپنے مکان پر پہونچکر کم و بیش بیس سال اپنے بزرگون کے طریقہ پر رفتار رکہی - ہجری سنہ نوسو بہتر مین الٰہی وصال کا پیغام آپہونچا ظاہری دہری سے رہائی پاکر نعلچہ مین جو منڈو (مانڈو) کے پائین مین ہے - خوابگاہ قبول کی مصرع فضل ہیچون قرین جانش باد -

یا شیخ علی شیر بنگالی

آپ - تمام رسمی علوم سے مستفید - اور کل عقلی فنون سے صاحبِ سرمایہ تھے - نور الہدیٰ ابو الکرامات کی نسل سے ہین - جو شیخ جلال الدین مجرد کے بزرگ خلیفہ تھے - اور شیخ جلال الدین مجرد وہ ہین - جو حربون کا ملک فتح کرنے کے واسطے ترکستان سے ہند مین آئے تھے - اور جنہون نے راجا گرگٹ کونڈ کے مار ڈالنے بعد قصبہ سرہیٹ جو صوبہ بنگالہ مین ہے - نور الہدیٰ کے حوالہ کیا تہا - یہ حالات کسی قدر شیخ مجرد کی یادداشت مین بہی لکھے گئے ہین ایک کتاب شرح نزہۃ الارواح شیخ علی شیر کی تصنیف ہے - راقم شیخ علی شیر کے کسی قدر حالات اس کتاب کے خطبہ سے اخذ کر کے لکھتا ہے -

یہ درویش جب آغاز شباب کو پہونچا - تو خدا طلبی - حق پرستی - اور خدا شناسی کے دردنے دل کا

Marfat.com

گریبان ہاتھہ سے پکڑکر ایسے دانا کی جستجو مین وطن سے آوارہ کیا- جو رہنمائی کے ذریعہ سے علاج کرے - اتفاق کی بات ہے جس شناسا کے سامنے اندرونی درد بیان کیا- اُس کی تلقین نے کوئی درستی دل کی نہین کی- القصہ- ایک رات قصبہ اودہ مین اسی اندیشہ کے اندر غنودگی پیدا ہوئی- اوراس حالت مین غوث الاولیا قدس سرہ کی مثال صورت- مشاہدہ کی- اس مشاہدہ نے مجکو فریفتہ کردیا- اب ان آزردون کا ہجوم ہوا- کہ بیداری مین دولت ملازمت حاصل کی جاوے - اسی اثنا مین خبر ملی- کہ غوث الاولیا آسودگانِ دہلی کی زیارت کے واسطے تشریف لائے ہین - مین بے تامل- شہر دہلی کی طرف روانہ ہوا- جب موضع کیلوکھری مین پہونچا- تو یہان پر عالم بیداری مین - وہی صورت نظر آئی - جو مین عالم مثال مین دیکھہ چکا تہا- جب مدارج بعیت طے ہوئے- تو مل گیا جس کی تلاش تہی - اور دیکھہ لیا جو ملتا نہ تہا- اِس کے بعد مینے چند سال آپکے خدمت گزارون مین کہڑا ہوکر بہت کچھہ فیض حاصل کیا- اتنے مین پیر بزرگوار نے- افغانان سور کی بدباطنی دیکھکر- گجرات کی طرف ہجرت فرمائی - درویش بہی آپ کے ہمرکاب بہڑوچ تک گیا تہا- چند روز بعد احمد آباد رہنے کی اجازت ہوئی - چنانچہ مین اُس شہر اسلام مین پہونچا- اور ملک عماد الملک رومی کی مسجد مین ایک گوشہ اختیار کیا- چونکہ عالم باطن سے سفر حجاز کا اجازت نامہ نہین ملا- لہذا چند روز بعد پیر بزرگوار بہی بہڑوچ سے واپس ہوکر احمد آباد مین تشریف لے آئے- یہان پر بعض کوتہ اندیش عالم- اور چہوٹی نظر والے خرقہ پوش- آپ کے ساتہہ دشمنی کا بہانہ ڈہونڈنے لگے- اور نادانستہ اور نافہمیدہ باتین آپ کی نسبت کہہ کر اس ذریعہ سے آپ کے صاف اور شفاف دل کو اور زیادہ روشن کیا- اُس جگہہ کا رہنا آپ کو ناگوار ہوا- ایکبارگی آسمان سے خوشخبری آئی - کہ ہجرت کا جو سبب تہا- وہ دور ہوا اور معاودت کا باعث پیدا ہوگیا- یہ سنکر آپنے گوالیار کی طرف کوچ فرمایا - مگر درویش کو اُسی جگہہ چہوڑا اور آپ کے ارشاد کے بموجب شرح نزہتہ کا تتمہ قلم تصنیف سے مرتب کیا گیا"

کہتے ہین- ہجری سنہ کچہہ اوپر نو سو ستر مین شیخ علی شیر ناسوتی تنگ و تاریک کوچہ سے لاہوتی نزہت آباد کو روانہ ہوئے- خوابگاہ احمد آباد -

Marfat.com

یاد شیخ حسین پور ملک محمدؒ

جب آپ کا آغاز سلوک تھا - تو بہت برسون تک بیخودی رہی - اور پرندون کی طرح ایک درخت پر رات دن چڑھے رہتے تھے - اسی جذبہ کی حالت مین خشکی کے راستہ سے حجاز کی طرف گئے - ایک رات کا ذکر ہے - حرم محترم مین خواب کے اندر خاتم پیغمبران علیہ الصلوٰۃ نے جانب ہند جانے کی اجازت دی - اور فرمایا سرکار قنوج مین جو سائی پور مقام ہے - وہان جاکر شیخ زمان صفی الدین چشتی سے بیعت ہو جاؤ - آپ کہتے تھے - جب مین سائی پور مین پہونچا - تو میرے جی مین یہ بات آئی - جب مین خانقاہ مین پہونچون گا - تو شیخ مجکو خلوت کے اندر بلالین گے - اور جو کلاہ آپ کے سر پر ہوگی - بغیر میری التماس کے مجکو اڑہا دینگے - اور میری عبادت کے واسطے حجرہ عنایت فرما دینگے - خلاصہ کلام یہ ہے - کہ جب مین خانقاہ کے دروازہ پر آیا - تو شیخ نے خادم کو فرمایا - کہ شیخ حسین جو دروازہ پر کھڑا ہے - اُس کو اندر آنے کی اجازت ہے - خادم چلایا - شیخ حسین کون ہین - اندر آوین - مین نے چونکہ قلندرانہ پوست باندہ رکھا تھا - اسواسطے کہا - مین شیخ نہین ہون - لیکن نام میرا حسین ضرور ہے - خادم لوٹ کر گیا - اور جو کچھہ دیکھا اور سنا تھا - عرض کیا - ارشاد ہوا یہی شخص مطلوب ہے - اندر آجاوے - چنانچہ مین اندر چلا گیا - اور جو باتین میرے ضمیر کے اندر تھین - وہ سب کی سب ظہور مین آئین - مینے اُس خانقاہ مین دو چلے کھینچے - اس کے بعد اجازت ہوئی - کہ عماد الملک کا سکندرہ دہلی سے دو روزہ راہ کے فاصلہ پر ہے - اُس مین جاکر رہنا چاہیے - اور طالبان خدا کی ہدایت کرنا چاہیے چنانچہ تعمیل حکم کی گئی -

کہتے ہین شیخ عبدالعزیز یحییٰ مندری نے جب ظاہری عالم سے سفر کرکے معنوی ملک کا راستہ اختیار کیا - تو آپ شیخ عبدالعزیز کی فاتحہ کے واسطے دہلی گئے - اور شیخ علیہ الرحمۃ کے فرزندون کی طرف متوجہ ہوکر کی تلقین فرمائی - چونکہ نوحہ اور نالہ کرنا - شان درویشی سے بعید ہے - اسواسطے آپ کے کلام سے سوائے تسلیم اور سکون کے کوئی بات نظر نہین آئی - جو لوگ گرفتاران رسوم تھے - وہ بڑہ بڑہ کر باتین مارنے لگے آپنے جواب دیا - رونا اُن لوگون کو زیب دیتا ہے - جو دور ہین - اور مجکو تو بہت جلد شیخ علیہ الرحمۃ سے ملنے کا موقع درپیش ہے - دو روز کے اندر آسودگان دہلی کی زیارت سے فراغت ہوئی - اس کے بعد آپنے سکندرہ کا راستہ لیا - جب سکندرہ مین پہونچے - تو ایک گاگکار کو بلایا - اور اپنی مسجد کے صحن مین جگہہ تجویز کرکے - اُس سے کہا - کہ ایک بڑی لمبی چوڑی گور کھود دو اور اُس کے واسطے جسقدر

Marfat.com

عمارت لازم ہے - وہ بہی تیار کردو - گورکن کو اس کام پر مامور کرکے اپنے دوستون سے اور عزیزون سے آخرین الوداع کرنے لگے - سب کو حیرت ہوئی - جب گور تیار ہو چکی - اور وداع سے بہی فراغت ہوئی - تو فراغ خاطر اور کشادہ پیشانی کے ساتہہ ہجری سنہ نوسو چہیتر مین وصال دوست کا راستہ لیا - ایک شخص ہین آزادون کے عاشق شیخ محمد یوسف کاتب باشندہ کول جو خداشناس بہی ہین - اور شیخ حسین کی خدمت مین پہونچ چکے ہین - انہون نے صدر الذکر کیفیت - راقم یادگار کے نزدیک لکہکر بہیجی ہے

یاد شیخ عبد الملک بنبانی عباسی

آپ کی زاد بوم اور خوابگاہ دونون احمد آباد ہین - اپنے بڑے بہائی شیخ قطب الدین کے شاگرد ہین جنہون نے حدیث کی سند شیخ سخاوی مصری شاگرد شیخ ابن حجر عسقلانی سے لی تہی - علم حدیث اور تفسیر مین ترقی پاکر عام اہل زمانہ کے اُستاد ہو گئے تہے - صحیح بخاری اور قرآن مجید - لفظاً اور معنیً حفظ تہے - ہمیشہ حجرہ اور مسجد کے اندر درو اور نماز مین مشغول رہتے تہے - گہر مین کمتر جایا کرتے تہے ضعیفی کے سبب سے آنکہون کی روشنی جاتی رہی تہی - اور بجاے اس کے دل مین روشنی بڑہ گئی تہی - تمام علوم کا درس حفظ دیا کرتے تہے توکل اور تجرید مین آپ کی مثل اُس زمانہ مین کوئی نہ تہا - مولانا کمال محمد عباسی گجراتی جو اوجین مالوہ کے مفتی تہے - حدیث مین آپ کے شاگرد ہین - ہجری سنہ کچہہ اوپر نوسو ستر تہا - کہ ملک تقدس کو کوچ فرمایا - مصرع مرقدش از نور مالا مال باد -

یاد شیخ عبد العزیز

آپ کا لقب عزیز الحق - اور پدر بزرگوار کا نام شیخ کمال الحق حسن ابن طاہر تہا - آپ جونپوری ہین قدس سرہم ہجری سنہ آٹہہ سو چہیانوے کا آغاز تہا کہ آپ کا قدسی نفس عنصری جسم کے ساتہہ وابستہ ہوکر - انجام سال مین بعالم ظہور آیا - دو سال بعد آپکے پدر بزرگوار زاد بوم سے بترک سکونت دہلی کو روانہ ہوئے وہان پر چند روز زندہ رہے - پہر اُخروی سفر پیش آیا - اسواسطے اونہون نے اپنے لڑکے کو مرید رشید مولانا قاضی خان یوسف ناصحی ظفر آبادی کے سپرد کیا - ظاہری اور باطنی پرورش کی بدولت وہ کمالات پیدا ہو گئے - جو آپ کی استعداد مین نہان تہے - ستر اور سات - ستتر سال تخمیناً آپ رہنمائی کی کرسی پر بیٹہے رہے - ذوق - وجد - اخلاق - اور اشراف - یہ صفات آپ مین موجود تہین - فصوص الحکم اور نیز دیگر کتب حقیقت اچہی طرح جانتے تہے - اور عمدہ درس دیتے تہے - ہجری سنہ نوسو پچہتر مین - اور

Marfat.com

ایک بیان کے بموجب جمعیتہ مین عالم قدس کو روانہ ہوئے - خوابگاہ دہلی مین ہے - آپ کے خلیفہ شیخ محمود وحیدی نے رحلت پیر کی تاریخ مین ایک قطعہ لکھا ہے - **قطعہ**

عزیز الحق کہ چون عزم سفر کرد	منازل در مقام لامکان یافت
چو تاریخ وفاتش باز جستند	خرد گفتا حیات جاودان یافت ۹۷۰ھ

زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے - کہ آپ خطوط مین اپنا نام ذرہ ناچیز عبد العزیز لکھا کرتے تھے - تقدیر سے **ذرہ ناچیز** کی اعداد آپ کی تاریخ وصال کے برابر ہوئے ایک روز حسین ابن غنائون دہلوی نے جن کی پیشانی سے مقبولیت کے آثار نمایان ہین - بیان فرمایا -

"ایک بزرگ نے عالم مثال مین شیخ نظام الاولیا قدس سرہ کی خدمت مین التماس کیا - کہ عرس گاہ مین جو کثرت کے ساتھ ہجوم ہوتا ہے - اس سے مخدوم کو کوئی حظ اور حضوری نہین ہے جواب ملا - البتہ جس عرس مین عزیز آتے ہین - ہم بھی آجاتے ہین - اور اُن کی صحبت سے خوش ہوتے ہین"

یا دمولانا پایندہ قلتی

اپنی نا پایندگی کو حقیقی پایندگی سے ہار کر ایسے زندہ ہوئے - کہ پایندہ رہے - عقیدت مین نسبت مولانا خواجگی کی خدمت سے رکھتے تھے - نقلی اور نفسی تمام علوم آپ کے حالات سے عیان تھے - بہت طرح کے فن فراہم کئے تھے - اور کاغذی نقوش کو نفوس قدسی کے فیض کا پرتو بنایا تھا - ظاہری درس دینے کی شان ہین - آپ باطنی معرفتین لوگون کو تعلیم کیا کرتے تھے - اور ریا کے گرداب سے صحیح وسالم نکل کر سلوک کی آفات سے آسودہ زندگی بسر کرتے تھے - اِس شکل کے ساتھ لوگون کو آپ کی فیض رسانی عام ہوگئی تھی - سخاوت اور ایثار کا پسندیدہ شیوہ آپ کے خمیر مین داخل تھا - کہتے ہین - آپ کی روح کرامات کی منزل سے نہایت سبکی کے ساتھ اوپر کی طرف خرامان خرامان چلی گئی -

یا د شیخ ادھن

آپ شیخ بہاء الدین جونپوری کے بیٹے ہین - مِنَ اللہ آپ کا خطاب ہے - اپنے پدر بزرگوار کے مرید اور تلقین یافتہ ہین - بہت سے چشتیہ - سہروردیہ - اور قادریہ مشائخ کی ملازمت سے فائدہ حاصل کیا تھا آپ کے دل کو انواع واقسام کے رسمی علوم سے فروغ تھا - ایکبارگی آلہی محبت کے جذبات ایسے پیدا ہو

Marfat.com

کہ علمی گہربار سب لُٹ گیا - اور اخیر مین ہوائے نفسانی کی مخالفت اور دیوسرشت نفس کی لڑائی کی بدولت بصیرت کے حضور مین باریابی ہوئی - گفتار کی قسم مین سے یاد مولیٰ کے سوا - اور خاموشی کی قسم مین سے عالم اسرار کے اندر استغراق کے سوا - کچھ باقی نہین رہا ضعیفی کے زمانہ مین سماع کا ولولہ پیدا ہوگیا تھا باوجود یکہ ظاہری پیری عارض حال تہی - مگر رقص طاقتور جوانون سے زیادہ طاقت کے ساتھہ کیا کرتے تھے - اور بہت سے لوگون کو رولایا کرتے تھے - ہجری سنہ نوسو چھیتیر مین عالم قدس کو کوچ فرمایا - خوابگاہ جونپور -

مصرع سیمیاے عشق پیران راجوانی میدہد

یاد شیخ حسین بغدادی

آپ امام ابوحنیفہ کوفی کی نسل سے ہین رحمہما اللہ بہت طرح کے عقلی اور نقلی علوم مین اجتہاد اور ایجاد سخن کا رتبہ حاصل تھا - نیک عادت منکسر المزاج - بردبار اور ذی محبت تھے - جب آپ کی تحصیل تمام ہوئی تو افضل روزگار میر غیاث الدین منصور کی ملازمت کا خیال پیدا ہوا - اور یہ خیال آپ کو بغداد سے شیراز مین کھینچ لایا - ایک روز شیراز کے حاکم ابراہیم خان نے مقیم اور مسافر جماعہ علما کو بلا کر ایک بڑی مجلس کی - میر قوی کو تجرید کی شرح پر علت و معلول کی بحث مین ایک اعتراض تھا جس کے حل کرنے مین تمام اہل سخن عاجز تھے - اور اس سبب سے سب نے خاموشی اختیار کر رکھی تھی - سوائے شیخ حسین کے جو نو وارد تھے - آپنے فرمایا - دو روز کے واسطے شرح تجرید مجکو دیدی جائے - تاکہ اس بحث کے اندر تامل کرون - اور پھر جو کچھہ خیال مین آوے - گزارش کرون - خیر خلاصہ کلام یہ ہے کہ آپنے چند طرح سے اس مسئلہ کی اُلجھنون کو کھولا - صاحب اعتراض کو یہ بات ناگوار گزری - اس سبب سے مشکل کشا نو وارد کو خارجیت کے ساتھہ متہم کر کے حاکم سے عرض کیا - کہ ایسی فتنہ روزگار کا اس شہر مین رہنا مناسب نہین ہے - حاکم نے دل مین انصاف کر کے جواب دیا کہ جو شخص حصول سعادت کی نیت سے ہمارے افادت دستگاہی کی ملازمت مین آیا ہو - اُس کو شہر بدر کرنا - بہتر معلوم نہین ہوتا ہے اور اس مشکل کے حل کرنے کی تعریف تو مخدوم کی ہی ہے - اس طریقہ سے حاکم نے رنج خاطر دور کیا - چند روز بعد دونون بزرگون کی صحبت مین ایسی گرمی پیدا ہوئی - کہ بغدادی کا سینہ - معلومات شیرازی کے جواہر سے لبالب ہوگیا اور سیر و سفر کی باتین موقوف ہوئین - اخیر مین آپ کو سفر حجاز کا سودا ہوا - اور اس شورش نے دوستی کا اور بود و باش شیراز کا پیوند توڑ دیا - جب طواف حرمین شریفین سے فراغت حاصل ہوئی - تو سیاحت ہند کا خیال آیا - جب دہلی اور دیگر بلاد ہند کی سیر فرماتے ہوئے آپ احمد آباد مین پہونچے - تو اساول کی گلی - محلہ

Marfat.com

شاہ ابوتراب سلامی مین اُترے - اس شہر کی محبت انگیز خاک دامن گیر ہوئی - جس کے سبب سے پیمایش زمین کی ہوس دل سے نکل گئی - نیز یہان کے بزرگون کی خواہش - آپ کے مقید کرنے کے واسطے کمند بنی مجبوری آپ اقامت فرماکر درس دینے لگے - بہت سے طالبون کا سینہ - آپ کے انفاس کی برکات سے علوم کا گھر بنا - بالخصوص حکیم عثمان بوبکانی سندہی - اور مولانا عبدالقادر بغدادی کو حکمت اور ریاضی کے فنون مین - آپ کی شاگردی سے - استادی کی سند ملی - جب آپ کی عمر چہتر کی میزان مین آئی - تو ہجری سنہ نوسو ستتر مین آپ کو اسہال کی بیماری ہوئی اور اس بیماری مین زمانہ زندگانی انجام کو پہونچا - رسول آباد مین دفن کئے گئے تقدیر کے طلسمات اور قضا کی گلکاریان عجیب ہین - اولاً سیر حجاز کا خیال ضمیر مین پیدا کیا - بعدہ سیاحی کی شورش سر مین بھری - اس کے بعد جب شہر خوالیگاہ مین پہونچایا - تو جہان گردی کی ہوس دل سے دور کردی لہ حَتّٰی یَاْتِیَہُ الیقین ؕ مصرع علم اور اسباب بزم وصل باد -

یاد شیخ بہاء الدین مفتی

آپ شیخ شمس الدین محبوب ملتانی - قریشی - اسدی - ہاشمی کے بیٹے ہین قدس سرہ آپ رسمی علم سے ظاہر کی آراستگی اور حقیقی وجدان سے باطن کا فروغ بڑہاتے تھے - غوث العرفا شیخ بہاء الدین کی نسل سے ہین - سعادت - عقیدت - اور خلافت اپنے پدر بزرگوار سے پائی تھی - اور انہین کے جانشین تھے - اپنی بزرگی کا لحاظ نظر انداز کرکے - بیچارون کا کام بنانے کے واسطے اہل دنیا کے دولت خانون پر چلے جایا کرتے تھے - جس زمانہ مین سلطان حسین نے بسکر سے ملتان کی زمین مین آکر فتنہ و فساد برپا کیا ہے - تو اُس ملک کے بڑے بڑے لوگون مین جلاوطنی کا خیال پیدا ہوگیا تھا - آپنے بھی اپنا وطن چھوڑ دیا - اور ظہیر الدین بابر بادشاہ کا زمانہ تھا - کہ شہر آگرہ مین آکر بود و باش اختیار کی - بہت سی چھپی ہوئی ضمیر کی باتین - آپ کے آئینۂ خاطر کو ظاہر ہوجایا کرتی تھین -

کہتے ہین - اسحٰق نامی ایک حافظ تھا - آپ کا سفارش نامہ سلیمان کرانی کے نام لے گیا - جو شرقی ملک کا فرمان روا تھا - اس سادہ لوح کی زبان پر یہ بات آئی - کہ تورانی اور ایرانی قلمرو کے باشندون کو ہمارے نام رقعہ لکھنے کا کوئی حق نہین ہے حافظ کا دل یہ تقریر سنکر ناامیدی سے مکدر ہوا - رات کے وقت سفارش لکھنے والے شیخ کی مثالی صورت نے عالم خواب مین زبان نصیحت سے اُس طعنہ زن شخص کو

لہ یہان تک کہ آپ کو امر یقینی (یعنی موت) پیش آئی ۱۲

Marfat.com

متنبہ کیا - چنانچہ اُس نے صبح کی سفیدی نمودار ہونے سے پہلے ہی اپنے نوکرون کو حکم دیا - کہ جو حافظ رقعہ لایا ہے - اُس کی اچھی طرح سے دل جوئی کی جاوے - اور بے تامل اُس کو دربار مین لاکر کامیاب کیا جاوے چنانچہ تعمیلِ حکم کی گئی -

کہتے ہین - عبدالرزاق نامی ایک سوداگر ملتان کا تہا - اُس کا بیان ہے - شیخ کی رحلت گیارہوین شوال ہجری سنہ نوسو اٹھترین ہوئی ہے - آپ کی رحلت کے بعد مین ہندوستان مین بذریعہ خرید و فروخت آتا جاتا تہا - ایک بار ایسا ہوا - کہ تمام سامان فروخت کر کے مینے نقد روپیہ کر لیا تہا - اور سامان سفر باندہ رہا تہا - کہ ایک بدنیت غلام جو خدمت مین تھا - تمام نقد جو سامان کی بکری کا جمع شدہ رکھا تہا - اُٹھا کر فرار ہو گیا - ایک تو دل کے اندر نقصان کا غم تہا - دوسرے ہوشیاری اور احتیاط کام مین نہ لانے سے طعن و تشنیع کے تیر اوپر سے پڑنے لگے - اسواسطے ہمت اور عاطفت فرمانے کی غرض سے شیخ کی روح پاک کی طرف متوجہ ہوا - رات کو خواب مین دیکھا - کہ آپ سجادہ کندہے پر ڈالے ہوئے مسجد کی طرف جا رہے ہین مینے جلدی سے دوڑ کر اپنا سر گستاخانہ - آپ کے پائے مبارک پر رکھ دیا - فرمایا - اتنی خوشامد نہ کرو اطمینان رکھو - کہ بھاگے ہوئے شخص اور لے گئی ہوئی شے - دونون کا پانون تمہاری روزی کی زنجیر مین پھنسا ہوا ہے - لہذا جلد پہونچا ہوا سمجھنا - عبدالرزاق کا بیان ہے - کہ دو روز بعد اِس خوشخبری کا ظہور ہو گیا - آدہی کوڑی کی برابر بھی اُس مال مین خیانت نہین ہوئی -

آپ کی خوابگاہ آگرہ کی شمالی سمت کے حدود مین ہے -

یادِ شیخ مبارک سندھی

آپ کی زادبوم موضع باتر ہے - جس کی آبادی کی بنیاد قایم کرنے مین آپ کے جدامجد مسیح القلوب کے آبائے کرام - اور شیخ طاہر کے پدر بزرگوار کے ساتھ متفق تھے - آپ رسمی علم مین مخدوم عباس ابن جلال کے شاگرد ہین - نوشتۂ تقدیر نے آپ کو وطن سے احمدآباد مین لا ڈالا - اور چند سال آپ اِس شہر مین ناصر الملک کی مسجد مین مسند درس پر بیٹھے رہے - اخیر مین سیاحی کا کام پیش آگیا جو سفر کا باعث ہوا - جب برہان پور پہونچے - تو اُس صوبہ کے حاکم نے قضیہ جوپرہ کے منصب قضا پر آپ کو مامور کیا - ناچار آپ نے قبول فرما کر قضا کی چادر سے اپنی اندرونی حالت کو چھپایا اُس وقت مین فرمان روائے صوبہ برار کا وزیر اعظم تفاول خان تہا - اُس کی التماس قبول فرما کر چند روز

Marfat.com

بعد آپ روانہ اپلیچپور ہوئے - وزیر اعظم نے کمال عزت اور حرمت کے ساتھہ استقبال کیا - اور شہر مین لاکر اُسی پایہ تخت کا مدرس کر دیا کہتے ہین - آپ کافی گانے پر - اور شیخ لاجی سندہی کی نغمہ پردازی پر بہت خوش ہوا کرتے تھے - ہمیشہ آنکھون مین پانی بھرا رہتا تھا - بیداری آپ کی ایسی عادت ہو گئی تھی کہ رات دن کے ساتھہ ہم رنگ رہتی تھی - بالآخر آپ دہان سے شیخ طاہر یوسف کی دوستی کے خیال سے برہان پور کو پھر لوٹ آئے اور تمام چیزون سے دل ہٹاکر شیخ لشکر محمد عارف کی ملازمت مین لگایا شرح قیصری کا مقدمہ پڑھنا شروع کیا - اور انجام کو پہونچایا اِس فرصت کے اندر مسیح القلوب نے چند علوم متداولہ آپ سے حاصل کئے - **القصہ** روز جمعہ ہجری سنہ نوسو اٹھتر کو ملک تقدس کی طرف روانہ ہوئے - خوابگاہ برہان پور - شیخ ابراہیم ابن عمر سندہی کے حظیرہ مقدس مین **قدس سرہم**

مصرع مبارک بر مبارک باد دیدار

یاد سید عز الدین ولد سید رفیع الدین محدث صفوی

آپ کو عقلی و نقلی علوم - اور ظاہری و باطنی تصرفات کمال کے درجہ پر حاصل تھے - تمام صوفیہ اوصاف و اخلاق کے ساتھہ بالخصوص سیرت - سخاوت - اور ایثار کے ساتھہ موصوف تھے - ایک روز کا ذکر ہے ایک اہل ضرورت کو اس قدر نقد دیا - کہ ایسے آدمی کو اس قدر مال دینا عقل ہرگز تجویز نہین کرتی تھی - اس سبب سے خزانچی اور دیگر کارپردازون نے اُس بخشش کی رقم کو مکان کے صحن مین سید کی آمد و رفت کے راستہ پر لاکر انبار کیا - جب آپ کی نگاہ اُس ڈھیر پر پڑی - دریافت فرمایا - یہ مال کس غرض سے اس طرح ڈال رکھا ہے - عرض کیا گیا - کہ یہ بخشش کا زر ہے - جس کی نسبت فلان شخص کے لئے حکم ہوا ہے یہان - اس خیال سے فراہم کیا گیا ہے - کہ ملاحظہ سے گزر جاوے - فرمایا - ہم تو سمجھتے تھے - کہ جو کچھہ ہمنے دیا ہے کافی ہوگا - مگر یہ تو بہت کم ہے - اسی قدر - اور اس پر زیادہ کر دیا جاوے - تاکہ ہمت اور بیخودی کے ناموس ہاتھہ مین رہے - **بیت**

غلام ہمت آنم کہ زیر چرخ کبود	ز ہر چہ رنگ تعلق پذیرد آزاد است

آپ کی خوابگاہ اپنے بزرگوار باپ کے مرقد کی برابر آگرہ مین ہے -

یاد مولانا ناصر مفتی

آپ جمالی سادات ہردی مین سے ہین - آپ کا مرتبہ عشق اور عرفان مین اونچا تھا - اور آپ کی سنہ

Marfat.com

حدیث اور فقہ مین بلند تھی - ایک روز مشکوۃ کے اندر ایک حدیث نظر سے گزری - جس کا حاصل ترجمہ یہ ہے - کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اولاً اپنا بے مثل دیدار - قیامت کے روز اُس شخص کو دکھاوے گا جس کی ظاہری آنکھہ بُری اور ناجائز چیز کے دیکھنے سے آلودہ نہ ہوئی ہوگی - پاک ہوگی - آپنے اُسی مجلس مین دعا کے لئے ہاتھہ اُٹھایا - کہ آنکھہ کی ضرورت نہین ہے - فوراً نابینا ہو گئے - اِس کے بعد تیس سال تک درس دینے سے طلبا کو فیض پہونچایا - ہجری سنہ نوسو اسی مین آپ کی تدریس آسمانی ہوئی - آپکے فرزند رشید مولانا میر آپ کے جانشین ہوئے - میر فروغی اشرف کہتے ہین جس وقت مین ہدایہ فقہ آپ کی خدمت مین پڑہا کرتا تھا - تو آپنے فرمایا تھا - اگر معاملات فقہ پڑہنے کی غایت فتوی - قضا - نذر ستانی ہے - تو تم کو اِس سے کوئی نتیجہ نہین ملے گا - اور میری تعلیم توکل پر نہین ہوگی - ہجری سنہ کچھہ اوپر نوسو نوے تھا کہ وصال کی نوید آئی - چنانچہ بے تامل حقیقی محبوب کے حضور مین روانہ ہو گئے -

مصرع ناصر میر باد نصرت حق -

یا شیخ عبدالحکیم گوشہ نشین کالپی

اولاً آپ سپاہیانہ زندگی بسر کیا کرتے تھے - جب حاجی عبدالوہاب کی خدمت مین بیعت ہوئے - تو چند روز بعد خلعت خلافت سے بھی سرفرازی ہوئی - شمسی تین دور تک ستارہ کی طرح آپ کی موہوم ہستی - آفتاب احدیت کی تجلیات مین منتشر رہی - اور مجذوبون کا سا حال رہا - اخیر مین ایک گنبد تھا - محمود خان کی مسجد کی برابر تلاہی مین - وہان کے حاکم نے اپنے آباے کرام کے واسطے تعمیر کرایا تھا - مگر اُن کو نصیب نہین ہوا - اِس گنبد مین آپ چالیس برس تک گوشہ نشین رہے - اسی مسجد مین خواجہ خضر علیہ السلام کی ملازمت سے فیض پایا - جب آپنے رحلت فرمائی تو لفظ حکم خدا شدہ جس کے اعداد نوسو بیاسی ہوتے ہین - تاریخ ہوئی - آپ کے ایک لڑکا ہے - شیخ عبدالشکور نام - فضیلت اور پرہیزگاری مین مشہور اور گوشہ نشینی مین باپ کی طرح نامور - کسی حاکم اور کسی مال دار سے نذر کے طریقہ پر کبھی کچھہ نہین لیا - اور محض توکل اور آسمانی روزی پر گزر اوقات رکھی - اللہ تعالیٰ جل شانہ شیخ عبدالشکور کی توفیق مین دوام اور عمر مین درازی بخشے بیت -

هرچه بر من میرسد از نیک و بد		حکمتِ بے علت او باعث است	

Marfat.com

یاد شیخ قصاب

آپ میرزا شاہ کے باکمال مرید اور صاحب حال خلیفہ ہین - شہر بخارا مین صاحب خانقاہ اور صاحب خانوادہ تھے - آپ کا اکثر زمانہ جذبہ اور جلال مین گزرتا تھا - آپ کی عجیب عجیب خوارق عادات بہت سی تھین - رفتار مین اور نیز قیام مین تنہائی کو پسند کیا کرتے تھے - اگر چند دوست اور مرید - سیر کے واسطے آپ کے جانے کے وقت پیچھے سے ہو لیتے جاتے تھے - تو دور سے ہی لوٹا کر غصہ سے پکارتے تھے "تم لوگ واہی تباہی آوارہ گرد ہو - اس شکل رفتار سے تم یہ بات جتاتے ہو - کہ جو کچھ تمہاری آرزو ہے - وہ مجھ مین نہین ہے - اور جو کچھ تم چاہتے ہو - وہ مجھکو نہین ملا ہے" کہتے ہین - ہجری سنہ نو سو اسی مین نمود کا حرف موہوم ہستی کی تختی سے دھو ڈالا

اگرچہ او در نہصد و ہشتاد رفت		لیکن از قید جہان آزاد رفت

یاد شیخ راجی محمد عینی

آپ شیخ خان کے بیٹے تھے - جو دو پشت سے شیخ محمد ہمدانی کو پہونچتے ہین - رسمی اور حقیقی دونون طرح کے علوم آپ مین جمع تھے - اندرونی فروغ - آزادگی - بیخودی - فیض رسانی - سلامت روی - بردباری نہان دانی - اور مشکل کشائی - یہ صفات حد بیان سے زیادہ آپ مین پائی جاتی تھین - کہتے ہین - گیارہ سال کی آپ کی عمر تھی - کہ وطن سے پیر اور اُستاد کی تلاش مین حیران اور سرگردان نکل بھاگے - تلاش کرتے کرتے برہان پور خاندیس مین آپہونچے - دو سال تک رسمی علم کی تحصیل مین مشغول رہے - اندرونی جوش فرو نہین ہوا - لہذا وہان سے دکن کی جانب سفر اختیار کرکے شہر بیدر مین پہونچے اور یہان شیخ محمد ملتانی کی خدمت مین شرف یاب اور مرید ہو گئے - بارہ سال ایک حجرہ مین اپنے مخدوم زادہ شیخ مخدوم کے ساتھہ - اشغال صوفیہ مین گزارے اور پیر کی پرورش اور حضوری سے - کسبی دانش - اور وہبی بینش مین کمال اور تکمیل کے درجہ کو پہونچے مصرع خوب رو را گر ببیارایند زیبا تر شود -

آپ فرماتے تھے - ایک رات مجکو مکاشفہ مین معلوم ہوا - کہ اکمل الاولیا شیخ محی الدین جیلانی قدس سرہ مصلی پر بیٹھے ہوئے ہین اور بے انتہا آدمی اور بے شمار وحوش و طیور آپ کے گرد محو جمال ہین - ان سب مین سے آپنے میرا نام لیکر بلایا - اور مصلے کے نیچے جو خس و خاشاک تھا اُس کو اپنے دست مبارک

Marfat.com

سے جھاڑ دیا - اور فرمایا جو دوئی کی زنگ - عنصری آثار سے تمہارے آئینہ دل پر تھی وہ صاف ہو گئی اب مصلے پر بیٹھو - اور یکتائے بے نیاز کی نماز پڑھو - اور قطبی ولایت کی خوشخبری بے منت اُس ہجوم مین مجکو دی - اس کے بعد پیر نے بھی خرقہ خلافت عطا فرما کر اُجین مین رہنے - اور لوگون کی رہنمائی اور تعلیم کرنے کی اجازت فرمائی -

ہجری سنہ نوسو تیس تھا - کہ آپ اُجین مین آئے - چند روز چہرہ پر برقع رکھا - اِس خیال سے کہ کسی جگہ چشم ہوس نہ جا پڑے اور کسی جال مین نہ پھنسا دیوے - اخیر مین ایک صاحب سید صفی سلاطین خلج کے امرائے اعظم مین سے تھے - اور اُن کو شریف خانی خطاب بھی تھا - سید صاحب نے دانشمند لوگون کو درمیان مین ڈال کر اپنی لڑکی کا نکاح شیخ سے کر دیا - اِس کے بعد خانہ داری کے ساز و سامان کی فکر کا آغاز ہوا - خانقاہ - جامع مسجد - اور مقبرہ تینون چیزین تیار ہو گئین - پچاس برس تک درس دیا - اور طریقت کی تلقین کر کے بہت سے درویشون کو - رسیدہ لوگون کے عالی درجہ پر پہونچایا اور بہرستائیسوین رمضان ہجری سنہ نوسو بیاسی کو ملکوتی ملک کی فتح کے واسطے عنصری ملک سے کوچ کا نقارہ بجا دیا - قطعہ -

شیخ راجی از محمدؐ آنکہ بود		شاہد و مشہود در چشم شہود	
رفت از کوئے ہوا در ملک ہو		در شمار نہصد و ہشتاد و دو ۹۸۲ھ	

آپ کے چھ بیٹے تھے - عبدالرحمن - عبدالرحیم - عبدالکریم - یہ تین ایک ماں سے - اور عبدالحلیم - عبدالحمید - عبدالمجید - یہ تین دوسری منکوحہ سے تھے -

عبدالرحمن باپ سے پہلے ہی کوچ کر گئے - ان کے دو بیٹے رہے - محمد - اور محمود - پچھلے بیٹے محمود کو ہجری سنہ ایکہزار دس مین جذبہ ہو گیا - اور مفقود الخبر ہو گئے - بھائیون کو دھوکہ دیکر ایک روز رات کو نکل گئے مصرع یوسفے از برادران گم شد - آنے والے حجاز مین بتلاتے ہین -

شیخ عبدالکریم پدر بزرگوار کے بعد اُن کی جگہ سجادہ نشین ہوئے - اپنے صاحب ولایت بزرگون کی روش کو زندہ کیا - اخلاق مین پسندیدگی اور اوصاف مین سنجیدگی بہت تھی - جوان مرد - پرہیزگار حق شناس - خدا پرست - پاکیزہ باطن - مہمان دوست - زندہ دل - اور فارغ البال یہ جملہ صفات آپ مین موجود تھین - ہجری سنہ ایکہزار پانچ مین عالم دنیا کو رخصت کیا - پدر بزرگوار کے گنبد کے

Marfat.com

باہر جنوبی سمت مین دفن کئے گئے - دو فرزند چھوڑے - ایک شیخ عبدالعزیز - جو علوم متداولہ سے آراستہ ہین -
انہون نے اولاً رسمی علوم کا اکتساب شیخ عبدالکریم نہروالہ کی خدمت سے کیا تہا - پہر بعد مین وجیہ الملۃ والدین
علوی احمد آبادی کے درس مین بالالتزام بیٹہکر کتب مبسوطہ کی تصحیح کی - آپ بحکم لہ کو مِنْ بَنِیْ تخدم الملوک
اس غرض سے کہ مستحق بیکسون کی مہمات بآسانی انجام پا دین - بظاہر نواب کامگار سپہ سالار عبدالرحیم خان
خانخانان ابن بیرم خان خانخانان کے جاگیری ملک کی صدارت کا منصب - اور نیز نواب کی مجلس کی
مصاحبت قبول کرلی ہے - مگر باطن مین سرمو وابستگی خاطر کو پاس پھٹکنے نہین دیا ہے - راقم زمانہ ہوش سے
ان کے حالات کا محرم ہے - شیخ عبدالکریم کے دوسرے فرزند عبدالقادر ہین - جو اپنے آباے کرام کے وطن
مین خانہ اور خانقاہ کا چراغ جلاتے ہین سلمہما اللہ

یا حافظ عبدالکریم بصیر

آپ شیخ عبدالملک قاری کے شاگرد ہین - قدس سرہما ساتون قرۃ مع چودہ روایتون کے ازبر تہین
اور قصیدہ شاطبیہ مع معنی اور اُس اشکال کے جو اُس پر وارد ہے - بالکل حفظ تہا - آپ کی قرآن خوانی مین بہت
کچھہ تاثیر اور دل ربائی پائی جاتی تہی - آپ کی بینائی - آنکھون کی سیاہی سے کم کرکے سویداے دل مین زیادہ کردی
گئی تہی - آپ کا باطن - قرآنی نور سے ایسا منور تہا کہ ہمیشہ ہم نشینون کے ضمیر کی باتین آیات کے پردہ مین ظاہر
کردیا کرتے تہے - آپ کی خوابگاہ آگرہ مین ہے -

حافظجی کے حالات کا بیان کرتے ہوئے - یہ خرق عادت یاد آگئی - کہ ہجری سنہ ایک ہزار چودہ
تہا - شاہزادہ شاہ مراد اکبر شاہ نے دکن فتح کرنے کے واسطے چڑہائی کی تہی - راقم کو بہی اس یورش کی سیر کا
خیال ہوا - جب قلعہ احمد نگر کا محاصرہ ہوگیا - تو معلوم ہوا - کہ اُس زمین مین شریف نامی ایک مجذوب اس طرح
پر مشہور ہین - کہ زائرین کے حالات - آیات قرآن کے مضامین مین ظاہر کرتے ہین - ایک روز فقیر - مولانا محمد رضا
شکیبی تخلص - اور فصیح البیان انیسی جن کا نام بویقلی بیگ تہا - ہم تینون شخص ملکر مجذوب صاحب کی
خدمت مین گئے - جواب سلام کے بعد آپنے آیہ اِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا[1] پڑہی - جب آپ کے
نزدیک سے ہم لوگ اُٹہہ آئے تو بویقلی بیگ نے فرمایا - کہ مجکو احتیاج غسل تہی آپ لوگون کے مضطرانہ آنے سے
فرصت نہ ملی - وگرنہ غسل کے واسطے تیار تہا -

[1] اکثر نبی ایسے ہین جو ملوک کی مذمت کرتے ہین ۱۲ [2] اگر تم ناپاک ہو - تو پاک ہوجاؤ ۱۲ -

Marfat.com

یاد میرزا شاہ نقشبندی

آپ کے پیر بیعت مولانا خواجگی ہین - آپ اپنی بخشش سے ماں کی گوشمالی کرتے تھے - اور دل ریش درویش کے ریش پر مرہم رکھتے تھے - سخاوت کو فقر کا سرمایہ کیا تھا - اور الفقر فخری کی سیڈھی سے وحدت کے عالی شان محل پر چڑھ گئے تھے - آپ فرماتے تھے - مین پانچوین پشت مین حضرت خواجہ بزرگ سے جا ملتا ہون اور اُن کے باطن سے مینے فیض و کمال پایا ہے - البتہ ظاہر مین ارادت مولانا سے ضرور رکھتا ہون - ہجری سنہ کچھ اوپر نوسو اسی تھا - کہ منزل خاک کے مقیمون کو خیرباد کہکر روحانیون کے پاک مقام کو روانہ ہو گئے -

یاد شیخ حسن محمد

آپ - میانجی احمد کے بیٹے ہین - عالم - عارف - عاشق - عابد - اور اپنے عم مکرم شیخ جمال چشتی کے مرید تھے شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی قدس سرہ کی نسل سے ہین - زادبوم اور خوابگاہ دونون احمد آباد ہین - آپ کے حالات کے روزنامچہ کی فہرست اس طور پر ہے - اولاً نماز صبح کے فرض پڑھنے کے بعد سے بلا فصل دوپہر تک تلاوت اور رسمی درس مین مشغول رہتے تھے - اس کے بعد درویشان خانقاہ کے ساتھ کسی قدر کھانا کھاتے تھے قیلولہ کے بعد نماز ظہر ادا کرتے تھے - اس کے بعد وعظ و نصیحت کی مجلس شروع ہو جاتی تھی - تو وہ عصر تک رہتی تھی - عصر کے بعد ورد اور دعا مین شام تک مشغول رہتے تھے - پھر نماز مغرب پڑھتے تھے - ذکر جہر شروع کر کے وقت عشا تک جاری رکھتے تھے پھر نماز عشا ادا کر کے - حجرہ کے اندر چلے جاتے تھے - نماز کمال نیاز کے ساتھ ادا کرتے تھے - رات مین تنہا بیدار رہتے تھے - جب صبح کی سفیدی نمودار ہو جاتی تھی - تو پھر وہی معمول کام از سر نو شروع کر دیتے تھے - القصہ ایک پلک مارنے کی برابر بھی زندگی کو بیکار نہین جانے دیتے تھے ہجری سنہ نوسو بیاسی کے شوال مہینے مین رحلت کے وقت وصیت کی - کہ عبادت کی زمین درویش کے کالبد سے آشنا ہے - مجکو اسی خاک کے سپرد کر دینا - آپ کے بڑے بیٹے شیخ محمد - جن مین زیادہ تر بزرگوار باپ کی خوبو پائی جاتی ہے - آج کے روز آپ کے جانشین ہین مصرع نور ایمان باد شمع تربتش ؎

یاد شیخ جوئباری

خواجہ جوئباری - جوئبار وحدت کے سروتھے - اور خضر صورت تشنہ لبون کے واسطے حکم چشمہ کا رکھتے تھے - کان مین حلقہ مولانا خواجگی کی بیعت کا تھا - قاسم شیخ کے ہم عصر ہین - کہتے ہین - جو شخص قاسم شیخ کی ملازمت مین جاتا تھا - تو قاسم شیخ اولاً اُس کی ازلی استعداد پر نظر ڈالتے تھے - اگر وہ شخص سعادتمند ہوتا

Marfat.com

مین ست ہوتا تھا - توخواجہ جوئباری کی خدمت کی طرف متوجہ کر دیتے تھے - اور فرمایا کرتے تھے - طالبانِ خدا کی کشائش کی کنجی - خواجہ جوئباری کے ہاتھ مین دیدی گئی ہے - اور اگر طالب ایسا نہین ہوتا تھا - تو دعا دیکر رخصت کر دیتے تھے - ایک ناظم نے یہ بیت لکھی ہے جو آپ کے ہم عہد تھا -

مرید خواجہ جو بار باش و شاہی کن		بر دلبشہر بخارا دہر چہ خواہی کن	

ہجری سنہ نوسواسی مین ناسوتی سرائے سے ملکوتی گلشن آباد کو پیچ فرما گئے -

یاد شیخ لھرہ

آپ کا نام عبدالرزاق تھا - شیخ عبدالفتح ملکی کے چھوٹے بیٹے ہین - صاحب کمالات اور بخشایش شعار تھے - نان دہی - آپ کے ہاتھ مین تھی - کہتے ہین - ایک شخص سے ایک کام مین ایک خیانت ہوگئی تھی - آپنے ازروے نصیحت خائن سے کہا - ایسے نالائق کام کی تہمت تمنے کیون گوارا کی - اُس نے آپ کے بابرکت سر پر جھوٹا ہاتھ رکھکر قسم کھائی - کہ اگر مینے یہ کام کیا ہو - تو کرنے والہ کی آنکھین کور ہوجاوین دو ہفتہ سے زیادہ عرصہ نہین گزرا تھا - کہ بدون بہانہ کسی تکلیف کے آفت نابینائی اُس کی آنکھون کو پہونچ گئی - شب جمعہ بیسوین جمادی الاخری ہجری سنہ نوسو چوراسی مین منزل فنا سے مقام بقا کو رحلت فرمائی - ایک اہل سخن نے یہ قطعہ آپ کی وفات کی تاریخ مین لکھا ہے **قطعہ**

بزرگِ دین و دنیا شیخ لھرہ		کہ سوے جنۃ المادی گزر کرد	
شب جمعہ سفر چون کرد تاریخ		ازان روشد شب جمعہ سفر کرد	

۹۸۴ھ

یاد شیخ محمد ابن طاہر نہروالہ

آپ کی ذات سے ورع اور تقوی کی محفلون کی مسند کو زینت تھی - اور کتاب و سنت کے نقد کا امتحان ہوجاتا تھا - حدیث مین شیخ علی متقی کے شاگرد ہین - اس فن مین ایک بے نظیر کمال حاصل کیا تھا - مجمع البحار نام ایک مشکل کشا شرح - احادیث کی صحاح ستہ پر جو ہے - وہ آپ ہی کے قلم تالیف کی لکھی ہوئی ہے - کہتے ہین - آپ فرمایا کرتے تھے - میرے اُستاد اپنے وقت کے افضل البشر - اور خداوند ولایت صدیق اکبر تھے - وہ فرماتے تھے - میرے بعد تم ہی اس رفیع الشان درجہ کو پہونچوگے - مہدویہ گروہ جو سید محمد جونپوری کا پیرو ہے - اس گروہ کی شکست دینے مین آپ اپنے اُستاد کی طرح ہمیشہ کوشش کیا کرتے تھے - ہجری سنہ نوسو چھیاسی مین اُجین اور سارنگ پور مالوہ کے درمیان ایک جماعت

Marfat.com

اثناے راہ مین آپ پر آگری - اور شہید کر دیا -

اِس واقعہ کا آغاز اور انجام اِس طور پر ہے - بوہرون کا گروہ آپ کے ہم قوم تہا - آپنے عہد کیا تہا - کہ جب تک بوہرہ قوم کی پیشانی اور دل سے تشیع اور بدعت کی سیاہی - تلقین سنت کے آب زمزم سے دہو نہ ڈالون گا - سر پر دستار نہین باندہون گا - جب ہجری سنہ نوسو اسی مین بادشاہ زمانہ اکبر شاہ نے ملک گجرات فتح کیا - اور نہروالہ مین شیخ سے ملاقات ہوئی - تو بادشاہ نے اپنے ہاتہہ سے آپ کے سر پر پگڑی باندہی - اور کہا - مینے آپکے پگڑی چہوڑ دینے کا سبب سُن لیا ہے - اور اِس ذہنی صورت کا خارج مین ظہور - والی زمانہ کی امداد اور دستگیری پر موقوف ہے - اب اس سراپا خیر نیت پر عمل کرنا - میرے ذمہ لازم ہے - چونکہ صوبہ گجرات اور دار الخلافۃ احمد آباد کی حکومت - اُن ایام مین نواب مستطاب خان اعظم میرزا عزیز کوکہ کے نام نامی پر نام زد تہی - اِس سبب سے نواب صاحب کی امداد کی بدولت - اِس قوم کی گمراہی اور کج رفتاری کی بہت سی رسمین بیخ و بنیاد سے اُکہڑ گئین - لیکن صاحب تاج کو اپنی محفل سے خان اعظم کی جدائی بہت کم پسند تہی - لہذا شہنشاہ نے نواب صاحب کو اپنے حضور مین طلب فرما لیا اور امراے اعظم مین سے ایک اور صاحب ایران زمین کے باشندہ تہے صوبہ مذکور ان کی جاگیر مین دیدیا - بس اب کیا تہا - اِس جماعت نے بے تامل - جدید جاگیر دار کے ساتہہ مخفی طور پر موافقت پیدا کر کے - سنت کی راہ راست سے انحراف کیا - یہ حالت دیکہکر شیخ نے سر سے دستار کہول دی - اور دار السلطنت آگرہ کو جانے کا عزم کیا - اِس خیال سے کہ پیشگاہ حضور مین جا کر پیش آمدہ واقعات عرض کرون گا - اُستادی شیخ وجیہ الدین احمد آبادی کی ملازمت مین پہونچکر - وداعی مراسم ادا کئے اُستادی شیخ وجیہ الدین اِس عزم سے مانع تہے اور فسخ عزم کے واسطے تحریک فرماتے تہے - مگر جو شخص سفر کے واسطے بالکل مہیا ہو - چونکہ اس کو صریح طور پر باز رکہنا عوام کے نزدیک مبارک نہین ہوتا ہے - لہذا اِس قاعدہ کے موافق اُنہون نے اس طرح پر یہ بات کان مین ڈالی -

"گرامی برادر کے حقیقت شناس ضمیر کو اچہی طرح معلوم ہے - کہ اِس نظم و نسق سے ساتہہ جو کارخانہ عالم کی آفرینش ہوئی ہے - اِس کا باعث یہ ہے - کہ اسمائی کمالات ظہور ہو - اور یہ اظہار جمالی اور جلالی مظاہر کے ساتہہ وابستہ ہے - اپنے مربی کے آثار و احکام کی طرز پر ہر ایک اسم کے مظہر کی جو کچہہ رفتار ہے - یہی

Marfat.com

رفتار اُس کے واسطے صراط مستقیم ہے۔ گو اُس کے تقابل پر نظر کرکے وہ رفتار مخالف اور منحرف معلوم ہوتی ہو۔ اِس مقام پر ہر موسیٰ کو اپنے فرعون کے ساتھ آشتی رکھنی چاہیئے۔

واضح ہو۔ کہ صراط مستقیم۔ حقیقت شناس مفسرون کے نزدیک دو طرح پر ہے۔ (ایک) ایجابی (دوسرے) ایجادی۔ قرآن مجید مین صراط مستقیم کا ذکر جہان کہین یہ لفظ نکرہ نازل ہوا ہے۔ وہان پر اکثر مراد ایجادی ہے۔ اور جس آیۃ مین یہ لفظ معرفہ وارد ہوا ہے۔ وہان پر زیادہ تر مقصود ایجابی ہے۔ **فافہم**۔

دوسری یہ بات ہے کہ انسان جو عالم کبیر کا نمونہ ہے اس کی عنصری پیکر سے۔ دقیقہ شناس شخص یہ عبرت کیون حاصل نہین کرتا ہے۔ کہ اِس کی ہستی۔ اِس بندوبست اور متعارف اعتدال کے ساتھہ چند لطیف اور کثیف اعضا پر موقوف ہے۔ چنانچہ اگر اِس جیسے کثیف عضو کو بھی کوئی تکلیف پہونچ جاوے تو باغچہ بدن کی شگفتگی مین سراسر آشفتگی اور پژمردگی نمایان ہو جاوے

اب برادرمن۔ سیاست فراست کی بات نہین ہے۔ اور مشغولی حق کے ساتھہ ہی ہونا زیبا ہے نہ خلق کے ساتھہ[1] لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُونَ۔

اُستادی شیخ وجیہ الدین نے گو آپ کو فہمائش کی۔ لیکن بنیاد تعصب بہت استحکام کے ساتھہ قایم تھی۔ اسواسطے اس نصیحت کو آپ کے گوش قبول مین جگہہ نہین ملی۔ اور جو سفر دل مین قرار دے رکھا تھا۔ اُس کے راستہ پر چل نکلے۔ پھر راستہ مین پیش آیا جو کچھہ پیش آیا۔ خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ آپ کی بہن کے بیٹے شیخ نور محمد آپ کے تابوت کو مالوہ سے نہروالہ مین لے گئے۔ اور آبائے کرام کے تکیہ مین سپرد زمین کر دیا۔

یا وسید عبداللہ انہدی ملتانی

آپ کو ایزدی توفیق کی بدولت۔ تعلقات کے بار سے سبک دوش ہو کر آزادی اور فارغ البالی کے حضور مین باریابی حاصل ہوئی تھی۔ آپ کے حالات کا کسی قدر بیان اس طرح پر ہے۔ کہ آپ کو آب و خورش کی کشش سلطان محمود خرد کے زمانہ مین زادبوم سے گجرات کی طرف کھینچ لائی۔ چند روز بعد آپنے مناسب سمجھکر سید مبارک بخاری کی ملازمت اختیار کر لی۔ اور نوکری کے طور پر بسر کرنے لگے۔ سید مبارک بخاری۔ جلال الاولیا مخدوم جہانیان کی نسل سے ہین۔ جو حاکم صوبہ مالوہ کے امرائے اعظم مین سے تھے جب آپ کے مخدوم سید مبارک

[1] یہ زمانہ سکوت اور سکانون مین بیٹھنے کا ہے ۱۲

Marfat.com

کی عمر کا زمانہ آخر ہوا - تو نوکری اور سپاہگری کا خیال - آپنے خاطر عاطر سے قطعی باہر نکال پھینکا - اور آپ کی چشم اعتبار مین - دوسرے امیرون کی ملازمت پوچ اور بے حقیقت معلوم ہوئی - ایک روز آپ ایک دور و دراز غم مین پڑے ہوئے تھے اپنی مزاج دان ہمخوابہ سے بطریق استصواب دریافت کیا - کہ معاش کی ضروریات اب کون سے سبب اور کون سے حیلہ سے بہم پہونچانی چاہیئن - ہمخوابہ نے یہ رائے دی - کہ سپاہیانہ وضع ترک کرکے - بنیوا اور وشنو کے حلقہ مین شامل ہو جانا چاہیئے - اس کو دوسرے الفاظ مین اس طرح کہہ سکتے ہین - کہ ہمت کے ہاتھ سے فقر اختیار کرنے کا ٹپکا (دوپٹہ) سید کی کمر مین باندہ دیا - اور آپ کے بیقرارون کو تسلی دیکر شاد کام کیا - اس کے بعد دونون کی رائے یہ ہوئی - کہ اس ملک سے کسی دوسرے ملک کو چل دینا چاہیئے - کہین ایسا نہ ہو - کہ اس جگہ کا رہنا دل مین ننگ و ناموس کا خیال پیدا کرے - اور فقر کی نئی قایم کی ہوئی بنیاد کو جڑ سے کھود پھینکے - پس گجرات سے مالوہ کی طرف روانہ ہوئے - اور ایک موضع بنتریہ نام ہے جس کو مقامات مالوہ کا بہشت کہنا زیبا ہے - اس موضع کے تالاب کے کنارہ بود و باش کے واسطے ایک گوشہ اختیار کیا - اور توکل و تسلیم کا عادی ہو کر بہت برسون تک خوش وقتی کے ساتھ زندگی بسر کی - چونکہ موضع مذکور آنے جانے والون کے عین راستہ پر واقع ہے - اسواسطے آپ کا گھر بدون مہمان کے نہین رہتا تھا - راقم بھی جب کبھی منڈو (مانڈو) سے عزیزان اُجین کے دیدار کے واسطے جایا کرتا تھا - تو ایک روز آپ کی بافیض صحبت مین بھی قیام کیا کرتا تھا - بہت کچھ محبت اور مہمان دوستی کے مراسم ادا ہوا کرتے تھے - اور ایزدی معرفت کی صفائی اور روحدان حقیقت کی روشنی سے معنوی ضیافت بھی فرمایا کرتے تھے - القصہ جب تک آپ کی زندگی رہی - تب تک جاگیردارون سے وظیفہ کے طور پر کبھی ایک درم بھی قبول نہین کیا - اور آسمانی روزی پر شاکر و قانع رہے آپ کو آنندی اس بنیاد پر کہا کرتے تھے کہ ہمیشہ شگفتہ رو - اور خوش دل رہتے تھے آنند ہندی زبان مین خوشی کو کہتے ہین - ہجری سنہ نوسو دے مین عالم قدس کو رحلت فرما کر اُسی مقام مین خوابگاہ اختیار کی جہان زندگی مین رہتے تھے -

یاد فقیہ علی

آپ دلوم - ملاہم کیلی - اور خوابگاہ بندر سورت ہے - جو گجرات کے پرگنات مین سے ہے - کہتے ہین درسی کتابین کما ینبغی تحصیل کی تہین - اور کما حقہ پڑہاتے تھے - اکثر کنبار ہائے دریا کے رہنے والے آپ کی شاگردی سے علمی حصہ رکھتے ہین - دسوین صدی کے چوتھے ربع مین عالم صورت سے جہان معنی کو روانہ ہو گئے -

Marfat.com

یاد قاضی عبدالقادر بن علی

آپ میانجی چشتی منڈوی کے روضہ مین مجاور تھے - رسمی علوم سے کسی قدر آشنا تھے - قرءۃ کو اچھا جانتے تھے - اور تلاوت بہت کیا کرتے تھے چند جریب کی کھیتی - موضع کاتہا مین کر رکھی تھی - جو مضافات دیپال پور مین ہے - اور دیپال پور منڈو (مانڈو) سے اُجین کے عین راستہ پر واقع ہے - مکان بھی اُس موضع مین بنالیا تھا - کھیتی سے جو کچھ حاصل ہوتا تھا - اُس کو آنے جانے والون کی میزبانی مین صرف کیا کرتے تھے واپسین سفر کے وقت سے چودہ روز پیشتر آگاہ ہو گئے تھے - کوچ کا سامان کر لیا - اور کہا - بس اسی قدر زندگی اب باقی رہی ہے - آٹھوین شعبان ہجری سنہ نوسو چوراسی کو گزر گئے - آپ کے پانچ بیٹے - اور ایک لڑکی رہی - قطب الدین - عزیز اللہ - موسیٰ - حسن - عائشہ - اور شرف جہان - اولین صاحب زادہ اپنا دل لوگون سے توڑ کر اور خدا سے جوڑ کر درویشی مین پدر بزرگوار کے جانشین تھے - اور دوسرے صاحبزادہ قضا کے کام مین باپ کی طرح مشہور تھے - وہ جوان مرے - اور انہون نے کچھ اوپر تیس سال منصب قضا کی نگہداشت اچھی کی - تاریخ بیسوین شعبان ہجری سنہ ایک ہزار نو کو اجل کی گہری نیند مین سو رہے - اب موسی ہاتھ پانون مارتے ہین - اور حسن حسرت کرتے ہین - عائشہ جوانی مین بیوہ ہو گئین - بیوہ ہونے کے بعد انہون نے اپنی زندگی مین شوہر کی خدمت کو آفریدگار کی بندگی کے ساتھ شریک نہین کیا - اور مردانہ زندگانی گزارتی ہین مصرع دلامردانگی زین زن بیاموز - ہجری سنہ ایک ہزار بیس مین یہ بھی انجانی ہو گئے

یاد شیخ نجم الحق

آپ کا نام چایلدہ ہے - عزیز الحق کے بڑے خلیفہ ہین - قصبہ سہسنہ مین جو مضافات دہلی مین سے ہے - مکان تہا - آپ - ریاضت کے دریا مین ڈوبے ہوئے - اور مجاہدہ کی آگ مین پگھلے ہوئے تھے - بہت سے ریاضت والون نے آپ کی خدمت سے فائدہ اُٹھایا تھا -

یاد خواجہ محمد عبداللہ

آپ - خواجہ کا خواجہ کر کے مشہور ہین - آپ کے بزرگوار باپ کا نام خواجہ ناصر الدین عبید اللہ ہے جو خواجہ احرار کے لقب سے مشہور ہین - ظاہری علم اور معنوی کشف سے آپ کا ظاہر و باطن دونون آراستہ اور پیراستہ تھے - باوجود کمالات کے جو آپ کو حاصل تھے - اپنی حقیقت شناس نظر سے - آداب شریعت و طریقت کے ہر ایک دقیقہ کا لحاظ مدنظر رکھتے تھے - اور اپنے جسم و جان کو فروگزاشتون کی اجازت

Marfat.com

نہین دیتے تہے - آپ کے دادا چار واسطہ سے حضرت بابا ماچین کو پہونچتے ہین - کہتے ہین - خواجہ احرار الاولیا کے ساتھہ سلطان ابو سعید مرزا کو حسن عقیدت تہی - لہذا اُس نے ان کو نہایت خواہش - آداب - اور خدمت گزاری کے ساتہہ تاشقند سے باستدعاے اقامت سمرقند طلب کیا تھا - خواجہ احرار الاولیا نے قبول التماس کو داخل مروت سمجہکر - حسب الاستدعا سمرقند مین آکر بساط اقامت بچہادی - اِس قصہ کی تفصیل مع تقریبات کے کتاب رشحات مین لکہی ہوئی ہے - خدا کرے - شایقین کو دیکہنا نصیب ہو -

کہتے ہین - اس عرصہ مین سیادت و نقابت دستگاہ میر تقی الدین محمد کے ساتہہ خسر اور داماد ہونے کی نسبت طرفین سے ہوگئی - یعنی خواجہ احرار الاولیا نے اپنی صبیہ عزیزہ کی نسبت میر کے فرزند کلان امیر عبداللہ امام کے ساتہہ کی - اور میر کی صبیہ کا عقد اپنے بڑے بیٹے کے ساتھہ کیا - کہتے ہین - میر کی لڑکی سے تین لڑکے اور دو لڑکیان ہوئین - جن کے نامی نام یہ ہین - خواجہ عبدالہادی - خواجہ خاوند محمود خواجہ عبدالحق - محبوبہ سلطان بیگم - زینت سلطان بیگم - جب دختر میر کی ہستی کے چہرہ کو فنا کے برقع نے چہپا لیا - تو خواجہ احرار الاولیا نے اپنے پسر کلان کا عقد خواجہ نظام الدین کی لڑکی کے ساتہہ کیا - خواجہ نظام الدین - خواجہ عصام الدین - شیخ الاسلام کے بہائی - اور صاحب ہدایہ فقہ کی اولاد سے ہین اِن کا کرسی نامہ اس طرح پر ہے - نظام الدین ابن خواجہ عبدالملک - ابن خواجہ عماد الدین - ابن خواجہ جلال الدین محمد - ابن مولانا زین الدین عبدالرحیم ابن مولانا برہان الدین علی مصنف ہدایہ - اس دختر سے بہی تین فرزند اور دو لڑکیان پیدا ہوئین - خواجہ عبدالعلیم - خواجہ عبدالشہید - خواجہ ابوالفیض سحہ کلان بیگم - خانزادہ بیگم - سواے اس کے ایک اور ہمخوابہ تہی - جس سے ایک لڑکا تہا خواجہ محمد یوسف -

چونکہ خواجہ کے خواجہ نے اپنی والدہ ماجدہ کی وفات کے بعد پدر بزرگوار کی اجازت اور خوشی سے محلہ درسین مین عبادت خانہ اور بود و باش کا مکان تجویز کر لیا تہا - لہذا خواجہ احرار الاولیا کی خدمت مین وہان سے مقررہ اوقات مین ہی آنا ہوتا تہا - خواجہ احرار الاولیا آپ کے ساتھہ کمال مہربانی کے ساتہہ بلکہ اعزاز کے طریقہ پر سلوک فرماتے تہے - باپ اور بیٹے کے برتاؤ کی طرح پیش نہین آتے تہے یعنی بیٹے کی عزت بہت زیادہ کرتے تہے - مولانا علی صفی مصنف رشحات لکہتے ہین -

"ایک روز مین آپ کی خدمت مین بمحلہ درسین بیٹہا تہا - ایک تقریب سے آیۃ کریمہ

Marfat.com

یَانَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ کی تفسیر کا ذکر تھا۔ تو آپنے علمائے ظاہر وباطن کے بہت سے اقوال عمدہ تقریرین بیان کئے۔ اور حکمائے جو یہ تاویل کی ہے۔ کہ نار سے مراد۔ نمرود کی آتش غضب۔ اور برد سے مراد شعلۂ غضب کا فرو ہونا ہے۔ اس تاویل کے رد مین معقول اور حکمی دلائل سے ثابت کردیا۔ کہ وہ نار عنصری نار تھی۔ اور برودت اُس کی نامیت پر عارض ہوئی۔"

ایک ہدایتی فرمان جس مین پدر بزرگوار نے آپ کو تلقین فرمائی ہے۔ یہ ہے۔

"فرزند نور چشم۔ تم کو ایسی ہمت رکھنی چاہیئے۔ کہ جن باتون کا جاننا تمہارے اوپر فرض ہے۔ اور جن کے بدون قطعاً ممکن ہی نہین ہے۔ جیسے اعتقاد صحیح رکھنا۔ اور علم کا اور احکام آلہی کا جاننا۔ ان باتون سے تم جلد اپنے تئین فارغ کرلو اور ظاہری وباطنی دائمی عبادت مین مشغول ہوجاؤ۔ اس امید پر۔ کہ حق سبحانہ وتعالی تمہارے دل سے اپنے غیر کا اعتبار تعظیم اور دید دور کرکے۔ تم کو ہمہ تن اُنہین تمام امور مین مشغول کردیوے۔ جو تم سے مقصود ہین خداوندا جن اصحاب کو تو نے محض اپنی عنایت سے اپنی غیر کے اعتبار تعظیم۔ اور دید سے نجات دی ہے۔ اُن اصحاب کے قرب کے طفیل مین۔ حقیر اور ضعیف بندہ زادہ کو۔ جس کے لئے تیری عنایت۔ رافت۔ اور رحمت کے سوا۔ کوئی امید کی جگہ نہین ہے۔ تمام گرفتاریون سے رہائی عطا فرما۔ ثم وکرمہ۔ بیت۔

غیر حق ہر ذرہ کان مقصود تست		تیغ لا برکش کہ آن معبود تست"	

آپ کے حالات کا بیان مجملاً اس طرح پر ہے۔ جب شاہ بیگ خان کا تسلط اور ظہور ہوگیا تھا۔ تو آپ لوگون کے آثار اور اطوار سے زمانہ کی تباہی معلوم کرکے۔ اپنے وطن سے بحکم[1] الفرار مما لا یطاق من سنن المرسلین اندجان کی طرف ہجرت فرما گئے۔ اور اُس جگہ کو بھی آپ کی طبیعت نے پسند نہین کیا۔ اسواسطے جلدی سے عالم فردوس کو جانے کے لئے۔ آخرین سفر کا سامان باندھ لیا۔ آپ کی نعش کو لوگون نے اوس ملک سے شہر تاشقند مین لاکر۔ آپ کی والدہ ماجدہ کے مرقد کے پہلو مین دفن کیا۔

[1] جن لوگون کی ہیبت کی برداشت کی طاقت نہ ہو۔ اون سے بھاگنا۔ رسولون کی سنت ہے۔ ۱۲

Marfat.com

انجمن فرزندان خواجہ محمد عبداللہ

خواجہ عبدالہادی آپ ہمت اور فطرت مین دریا کی طرح فیاض - اور بخشش و بخشایش مین ابر کی طرح باہمت تھے - فقر و تجرید مین خزان دیدہ شاخ کی شکل - اور حقائق و معارف کا بیان کرنے مین پر بہار نوجوان درخت کی صورت رکھتے تھے - جد امجد یعنی خواجہ احرار الاولیا کی زندگی مین ہی - آپ کو سفر حجاز کی توفیق ہوئی تھی - حرمین شریفین زادہما اللہ شرفًا کے ارکان سے فارغ ہونے کے بعد روم اور شام کی زمین مین بحکم سِیرُوا فِی الْاَرْضِ چلے گئے - جو قدم رکھا - آگاہی اور عبرت کے ساتھ رکھا - اور اُن اطراف کے سلاطین اور حکام کے ساتھ صحبت اور مجالست کا کئی دفعہ اتفاق ہوا - ہمیشہ خواجہ کی طرف سے برتاؤ مین اور کلام کرنے مین بہت کچھ بے نیازی اور وقار پایا گیا - اور کسی بڑے دولت والہ کی طرف سے تھوڑا سا نقد و جنس بھی نذر اور سوغات کے طور پر آپنے قبول نہین کیا - بلکہ جو لوگ ملازمت مین آتے جاتے تھے - ہر ایک کے ساتھ طرفین کی مناسبت دیکھکر مردمی کا برتاؤ فرمایا - روم کی قلمرو کا ٹیکس تمام تاجرون پر معاف کرادیا - اور بزرگان دین اور امتیان ملت اسلامیہ سے ملاقات کرکے فیض یابی کے بوجہ سے گران بار ہوئے - کہتے ہین - حقائق پناہی مولانا نورالدین عبدالرحمن جامی نے آپ کی سیر و سلوک کی روش اور سفر و حضر کا طریق بہت پسند کیا تھا - اور جب تقریب ہوتی تھی - تو تعریف کیا کرتے تھے - جب آپنے سفر مذکور سے بازگشت فرماکر اپنے وطن مین خواجہ احرار الاولیا کی قدم بوسی کی - تو خواجہ احرار الاولیا نے کاربردازون کو حکم دیا - کہ دو لاکھ سی ہزار مثقال جو مدت سفر مین خواجہ عبدالہادی نے لوگون سے بطور قرض لیکر ضروری اور شرعی مصارف مین صرف کردئے ہین - قرض خواہون کو فورًا ادا کردئے جاوین - کیونکہ اس فرزند نے دور و دراز ملکون مین ہماری درویشی اور خواجگی کی ننگ و ناموس کی نگہبانی کامل طور پر کی ہے - خواجہ عبدالہادی کے دو بیٹے تھے خواجہ عبدالکافی اور خواجہ قاسم اولین فرزند عالی ہمت - بلند فطرت - صاحب شجاعت - اور اہل کرم تھے - جنت آشیانی ہمایون شاہ تیموری کی ملازمت مین تھے - جنگ خوشاب مین تیر کھاکر پانی مین ڈوب گئے - دوسرے فرزند کو زیارت حرمین کی توفیق ہوئی جس قدر عمر باقی رہی تھی - اسی جگہ ریاضت اور عبادت مین گزار دی - اور مین اور روم کی زمین مین چل پھر کر ان شہرون مین جو اولیاء اللہ زندہ یا آسودہ تھے - ان کے قلوب کی اور قبور کی زیارت سے مشرف ہوئے - مولوی اسمٰعیل شروانی - خواجہ احرار الاولیا کے بزرگ خلیفہ صاحب کرامات و مقامات - اور اہل علم و معاملات تھے - ان کی خدمت مین آپنے رسم بیعت ادا کرکے طریقہ رابطہ

Marfat.com

کی تلقین سے اپنے باطن مین صفائی بہم پہونچائی لیکن اپنی نسبت اور نسل کی حقیقت مولانا کی ملازمت مین مخفی رکھی - مدت کے بعد اور مبالغہ کرنے سے آپ نے فرمایا - مین خواجہ عبدالہادی کا فرزند ہون - جب مولانا اسمعیل عالم ارواح کو کوچ فرما گئے - اور مخدوم خواجہ محی الدین عبدالحق - مکہ معظمہ مین تشریف لائے - تو خواجہ قاسم نے اپنے عم مکرم کی خدمت مین تجدید بیعت کی - ان کی اولاد کرام مکہ معظمہ مین تھی -

خواجہ خاوند محمود - آپ خواجہ محمد عبداللہ - کے دوسرے صاحبزادہ تھے - شہاب الدین آپ کا لقب ہے ظاہری علم اور معنوی بصیرت سے آراستہ اور صاحب منازل و مقامات تھے - آپ کا جذبہ سلوک کے ساتھ ملا ہوا تھا - آپ کو طریقت کی تلقین سے - اور نیز اپنے جد بزرگوار کی دعا سے بہت کچھ فیض حاصل ہوا تھا - سفر حجاز کی سعادت - اور حج و عمرہ کی دولت سے دو دفعہ مشرف ہوئے تھے - اصحاب حجاز کی قبور کی زیارت سے - اور اُن کے قلوب کے قبول سے اپنا باطن منور کیا تھا - حقائق پناہی مولانا عبدالرحمن جامی اور جلال دقائق و کشاف حقائق - مولانا جلال دوانی کی خدمت سے درسی علوم تحصیل کئے تھے - علم طب کے اندر رئیس الاطبا مولانا عماد الدین محمود کے شاگرد ہین - اس باب مین مسیحائی اعجاز - آپ کی حذاقت سے نمایان تھا - اہل تصوف کے اقوال کی شرح کرنے مین - آپ کی زبان - اہل زمانہ کے نفس ناطقہ کو حقیقت گوئی سکھاتی تھی - ہند کی فتح کے بعد - آپ دہلی مین تشریف لائے - جنت آشیانی نے لائق و فائق ارادت اور عزت کے ساتھ پیش آکر اظہار اخلاص کیا - آپ کے تین فرزند تھے خواجہ نورالدین - خواجہ جلال الدین قاسم - خواجہ معین الدین - اولین فرزند درویش سیرت - فقیر دوست - غریب پرور - اور شکستہ نواز تھے - دوسرے فرزند کو جذبہ - استغراق - خرق عادات اور سنجیدہ حالات حاصل تھے - اس گروہ کے باعرفان اقوال کی حقیقت کو اچھی طرح پہونچتے تھے - جب آپ کے بیان سے گوہر فشانی ہوتی تھی - تو اہل زمانہ کے کان - حقائق اور معارف کے موتیون سے بھر جاتے تھے - گو اپنے عالم قدس کو رحلت ہندوستان مین فرمائی تھی - مگر آپ کی نعش مبارک آباے کرام کے مزار مین سمرقند کو پہونچائی گئی - تیسرے فرزند کو جاہ و جلال - مال و حال - اور بخشش و بخشایش یہ سب کچھ حاصل تھا - باپ اور بیٹے کے درمیان مین یعقوبی اور یوسفی معاملہ رہتا تھا - ہمیشہ سفر و حضر مین باہم شریک رہتے تھے - آپ کو تلقین طریقت باپ ہی سے تھی - میرزا شرف الدین حسین آپ کے ہی بیٹے ہین - ہند کے اندر خلافت پناہی اکبر شاہ ابن ہمایون شاہ تیموری کی ملازمت مین میرزا کے طالع کا ستارہ - شہنشاہی عنایت کے آفتاب سے شرف

Marfat.com

سعادت کو پہونچا تھا - اِن کے حق مین رعایت کی گئی - کہ دولت کے بڑے درجہ کو پہونچے - اس بنا
مین میرزا کے پدر بزرگوار نے کاشغر سے خانۂ مبارک کے طواف کا ارادہ کرکے - عبدالرشید خان
والی تواح کاشغر سے رخصت لی تھی - رخصت لیکر ہند مین تشریف لائے - خلافت دستگاہ - خلائق پناہ
عرش آستانی نے پدر میرزا کی تشریف آوری کو غنیمت سمجھا - اِس عرصہ مین حاسد کوتاہ نظرون کی افترا پردازی سے
سلطان کے دل مین میرزا کی طرف سے غبار کدورت پیدا ہوگیا - جب میرزا کو اس کارسازی پر آگاہی ہوئی - تو
پانون اُکھڑ گئے - اور راے مین استحکام نہین رہا - اپنی جاگیر کو جانے کے نام سے رخصت لی - اور یہ بہانہ کرکے
دارالسلطنت سے علیحدگی اختیار کی - میرزا کی جاگیر کا محال گجرات کے آس پاس تھا - لہذا گجرات کی سرحد مین
آپہونچے - با اینہمہ خلافت پناہ نے خواجہ کے ادب اور رعایت سے اپنے تئین باز نہین رکھا - خواجہ نے
چندروز تو خجالت و انفعال کے ساتھہ اوقات گزاری کی - لیکن بعد مین سفر حجاز کے لئے رخصت لے لی - جب
خواجہ بندر کنبایت کے نزدیک پہونچے - تو فرمان طلب حضرت رب العزۃ سے صادر ہوا - خواجہ قبول کرکے
اخروی سفر کا سامان باندہ روانہ ہوگئے - لوگون نے آپ کی نعش کو انواع و اقسام کے بیش بہا عطرون سے معطر کرکے
ایک صندوق مین کیا اور صندوق کو نعشی جہاز مین روانہ کیا - جہاز مذکور ہنوز تھوڑا سا راستہ بھی طے کرنے نہین پایا تھا کہ
ڈوب گیا لا فَوَقَعَ اَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ یہ بالکل سچ ہے - مصرع بحر معنی را بود دریاے صورت خوابگاہ -

خواجہ عبدالحق - آپ کا لقب محی الدین ہے - آپ خواجہ محمد عبداللہ کے تیسرے فرزند ہین قدس اللہ
اسرارہما - آپ کا ظاہر بہت سے کمالی اطوار اور پسندیدہ آثار کے ساتھہ آراستہ - اور آپ کا باطن معرفت اور
الٰہی تجلیات کے انوار سے پیراستہ تھا - آپ نے خواجہ احرار الاولیا سے بلا توسط احدے باطنی سبق لیا تھا - اور
طریقت کی تلقین پائی تھی - اور اس ذریعہ سے کمال و تکمیل کے درجہ کو پہونچے تھے - اس اجمال کی تفصیل یہ ہے
ایک روز خواجہ احرار الاولیا نے سمرقند سے باغ بایزید کی سیر کا عزم فرمایا - آپ سے کہا - تم ہمارے ہمراہ باغ مین
چلو - آپ نے عرض کیا کہ مینے ہنوز سبق نہین پڑھا ہے - خواجہ نے فرمایا - آج سبق ہم تم کو پڑھا دینگے - خلاصہ کلام
یہ ہے کہ اُس روز سبق کے عوض - اس مضمون کا تفویض نامہ لکھکر حوالہ کردیا -

فرزند نور چشم — (۱) اپنی تمام ہمت اس طرح پر رکھنا - کہ تمہارے دل مین حق سبحانہ کے سوا
دوسری کوئی خواہش نہ ہو - (۲) حق سبحانہ کے سوا جو چیز تمہارے دل کو اپنی طرف متوجہ کرے
لا الٰہ الا اللہ کہنے سے اُس چیز کو دل سے دور کردینا - اور ایسا کرنا - کہ تم اُس چیز کو

Marfat.com

اپنا دشمن جانو (۳) ہمیشہ حق سبحانہ سے نہایت نیاز اور انکسار کے ساتھہ یہ طلب کرنا - کہ وہ اپنے سوا - کسی چیز مین تم کو نہ پھنساوے (۴) پاکی کے ساتھہ طہارت کرنا - اور خلوت مین نماز پڑھنا - مین پر سر رکھکر حق سبحانہ سے یہ دعا مانگنا - کہ وہ اپنے خاص بندون کے دل مین تمہاری محبت پیدا کرے - اور اس کے سوا کسی اور چیز مین سعادت نہ سمجھنا - کہ حق سبحانہ کے خاص بندے اپنے دل مین تمہاری جگہہ دیکر حق سبحانہ سے یہ چاہین - کہ اُس کی محبت تمہارے دل مین جگہہ کرے قطعہ

ترا یک پند بس در ہر دو عالم توٗ	کہ بر ناید ز جانت بے خدا دم
اگر تو پاس داری پاسِ انفاس توٗ	السلطانی رسانندت ازین پاس

آپ بہی فتح ہند کے بعد جنت آشیانی[۵۲] کی ملازمت مین تشریف لائے تہے - میرزا کامران آپ کے ہی مرید ہین - خطوط کے اندر جو سوال و جواب جنت آشیانی سے ہوا ہے - یہ کسی قدر میر عبدالحی کی کتاب حمیں مین لکھا ہوا ہے - اکثر آپ کی عمر کا حصہ ضعف - رمد - دردسر اور کہانسی کے مرض مین گزرا ہے - باوجود اس قدر ناتوانی کے جمیع عبادات نفل کے ادا کرنے مین خواہ سفر ہو - یا حضر ہو - کمال چستی - چالاکی اور توانائی کام مین لاتے تہے حتیٰ کہ آپ کے افعال مین - کسی مستحب کا بہی ترک نظر نہین آیا - کہتے ہین - جس وقت آپ کو واپسین غسل دیا جاتا تہا اُس وقت مولانا سلطانی اردمی فرماتے تہے - کہ اِس سے زیادہ بزرگ اور کونسی کرامت ہوگی - کہ جسم کی ایسی لاغری اور کمزوری پر بہی آخرین سفر کے وقت تک اپنی کسی عبادت اور ریاضت مین مسامحت نہین کی - حرمین شریفین کی زیارت کی توفیق ہوئی - اور از راہ مردمی دونون شریف مقامات کے اکابر موالی - اور فقرا کی عمدہ خدمت اور نذر و نیاز کا انتظام کیا - فرماتے تہے - جب مین مکہ کے اندر طواف کے واسطے حرم شریف مین جایا کرتا تہا جس کو آٹھون بہشت کی صورتون کا ہیولی کہنا زیبا ہے - تو وہان کے خادمون کی طرف سے ناہمواریان اور بے ادبیان دیکہنے مین آیا کرتی تہین - یہ دیکہکر دل مین خلش ہوتی تہی - کہ ایسے مقدس مکانون کے اہل - ان خادمون سے زیادہ شایستہ ہونے چاہئین - اور یہ کانٹہ کی سی کٹک ہمیشہ دل کے بالون کو زخمی رکہتی تہی - ایک روز رات کے وقت طواف مین کسی قدر خلوت اور فرصت نصیب ہوگئی - تو یکایک کان مین ایک آواز آئی - اور کندہے پر ہاتہہ کے رکہے جانے کا احساس ہوا - آواز کا مضمون یہ تہا - کہ اس جماعت کے لوگ ہماری درگاہ کے خانہ زاد ہین - اعتراض کرنے سے احتراز کرنا بہتر ہے - یہ مضمون سنتے ہی خاطر فاتر کی تشویش بالکل رفع ہوگئی - اور تمام

Marfat.com

اعضا اور حواس - تواضع اور فرمان برداری کی طرف متوجہ ہو گئے۔

غونی - اس واقعہ سے یہ سند ہاتھ آئی - کہ خوبان روزگار کی بارگاہ مین جو خدام حاضر رہتے ہین - اُن کے ساتھ اپنے معاملات اور حقوق مین - مروت کو کام مین لانا چاہیئے - قاضی کے حکم اور مفتی کے فتوی پر نظر نہین ڈالنی چاہیئے - کیونکہ جرم معاف - اور اپنا حق ساقط کر دینا جائز ہے۔

خواجہ عبد العلیم - آپ خواجہ محمد عبد اللہ کے چوتھے فرزند تھے - آپ کی صورت اور سیرت بالکل اپنے بزرگوار باپ کی مانند تھی - والدین شریفین اور برادران مکرم کی خدمت گزاری مین اور ذوی الارحام کے حقوق ادا کرنے مین بہت کچھ کوشش اور اہتمام رکھتے تھے - ضرور اپنے کامون کو پس انداز کر کے دوسرون کی مہمات انجام دینے مین مصروف ہو جایا کرتے تھے - بیکسون کی حاجتین پوری کرنے مین جاڑا - گرمی - سفر - اور حضر کو خیال مین نہ لاکر رات دن مشغول رہتے تھے - خواجہ محی الدین عبد الحق فرمایا کرتے تھے - برادر عبد العلیم خواجون کے خاندان مین راسخ پہاڑ اور ثابت قطب کی مثل ہین ان کے کامون مین تردد اور تزلزل کو دخل نہین ہے - اور ان کی خانقاہ حمیدہ - شمار حساب سے زیادہ ہین - جب شاہ بیگ خان کی لڑائی کے سبب سے اس خانوادہ کے درویشون اور فقرا کو فقر اور درماندگی کی تکالیف اُٹھانی پڑین - تو آپ کو آشنا دن کے حالات دیکھنے کی برداشت نہین ہوئی - ناچار سفر کا شغر کا ارادہ کیا - جو دو تین سال عمر کے باقی تھے - وہان بسر کر کے - عالم ملکوت کی منزل کو روانہ ہوئے۔

یاد خواجہ عبد الشہید

آپ خواجہ محمد عبد اللہ کے بیٹے ہین - جو خواجہ کے خواجہ کر کے مشہور تھے - اخلاق الٰہی کے ساتھ آراستگی اور حقائق اشیا کی تحقیق جیسی چاہیئے - رکھتے تھے - کسبی اور لدنی علم حقیقی اور ظاہری بصیرت سلوک مین یہ دونون آپ کے رفیق تھے - جب آپ کی ولادت سے محلہ درسین مین بلکہ تمام سمرقند مین خوشی مانی گئی - تو خواجہ احرار الاولیا نے بھی یہ خوشخبری سنی - اور اُس محلہ مین تشریف لے گئے - پدر بزرگوار نے نوزاد بچہ کو اپنے والد ماجد (خواجہ احرار الاولیا) کی خدمت مین پیش کیا - دین اور دُنیا کی دولت خواجہ احرار الاولیا کی آستین مین تھی اُنھون نے اُس بلغ ولایت کے پودہ کو اپنے دونون ہاتھون سے از روئے محبت اُٹھا لیا - اور اُس کو بہر عرفان کے کان مین اذان کہی - اور منہ مین شہد چٹایا اور نام رکھا - جب دوسری بار خواجہ کی نظر اُس مآل فطرت لڑکے کے چہرہ پر پڑی - تو فرمایا - اِس فرزند کے گوشہ چشم مین عرفان کا فیض اور حضور الٰہی کا نور عیان ہے

Marfat.com

لوگون کا بیان ہے - کہ حضرت خواجہ عبدالشہید کے کمالات جب ترقی پر تھے - تو یہ فرمایا کرتے تھے - کہ جس حضور اور شہود کی خوشخبری جد بزرگوار نے دی تھی - اُس کا کچھ اثر ابھی تک تو فقیر کے ادراک مین آیا نہین ہے - لیکن چونکہ خواجہ احرار الاولیا کی بشارت ہے - اسواسطے واپسین سفر تک بھی اُس کی امیدواری ضرور باقی رہے گی - لہذا سمہ

ہر آرزو کہ دلم داشت خیمہ بیرون زد		جز آرزوے وصالت کہ پائے اوں گست	

بیشک یہی امیدواری تو ہے جس سے بہت کچھ کشایش اور کامگاری ہوتی ہے - کہتے ہین - آپ کے اوقات چار قسمون پر تقسیم تھے (ایک حصہ) قرآن مجید کی تلاوت اور احادیث نبوی علیہ السلام کے ذکر مین گزرتا تھا (دوسرا حصہ) کتب فنون کے مطالعہ مین (تیسرا حصہ) فوائد اور رسالون کی کتابت مین (اور چوتھا حصہ) شب کی نماز اور شغل باطنی مین - اور باقی وقت اگر کچھ رہ جاتا تھا - تو وہ مراقبہ مین گزرتا تھا - خلاصہ کلام یہ ہے کہ ہجری سنہ نو سو چھیاسٹھ مین تقدیری کرشمہ - اور ہندوالے ارباب سعادت کا جذبہ - آپ کو ہندوستان کی طرف کھینچ لایا - اُن ایام مین فرمان روائے زمانہ اکبر شاہ دارالسلطنت آگرہ مین سلطنت اور کامرانی کا حظ اُٹھا رہا تھا - بہت کچھ عجز و نیاز اور کمال تعظیم و تکریم کا اظہار آپ کے استقبال مین کیا - اور اس طریقہ سے سلوک کے ساتھ پیش آیا - کہ با اعتقاد مرید بھی اپنے روشن ضمیر پیر کے ساتھ اس طرح پیش نہین آسکتا ہے - آپنے کم و بیش پندرہ سال تک اپنی تکمیل سے اِس ملک کے لوگون کو رہنمائی کا فیض بخشا - کہتے ہین - ایک رات آپ کے جد بزرگوار نے معاملہ کی حالت مین ایک جزوان آپ کے سپرد کیا - جو رقعون سے بھرا ہوا تھا - تعبیر اس واقعہ کی اس طرح پر ظاہر ہوئی - کہ اخیر مین صاحب قیاس اور خداشناس لوگون نے جو تعداد مین دس ہزار سے زیادہ تھے - بیعت کے ذریعہ سے آپ کی کلاہ قبول اپنے سرون پر رکھی - اور توبہ و دعا کی توفیق پاکر سلوک مین داخل ہوئے - معلوم ہوا - کہ وہ پرچہائے کاغذ اِس جماعت کے نامہ ہائے طریق تھے - قصہ کوتاہ چونکہ پیری عالم روحانی کی بازگشت کا مقدمہ ہے - لہذا پیری نے آکر آبائے کرام کا اُخروی وطن یاد دلایا ہجری سنہ نو سو بیاسی مین واپسی کا عزم - اور سفر کی تیاری کرکے ہند سے روانہ سمرقند ہوئے - منزلون پر قیام کرنے - اور سامان و اسباب کو لینے مین دیر پر دیر پیدا ہوتی تھی - اور سواری اور سفر کا اہتمام فرمانے مین - آپ رفتار اور گفتار سے نہایت عجلت ظاہر فرماتے تھے - خاصکر جب قافلہ دریاے آمو کے کنارہ پہونچا - تو آپ خلاف عادت سب لوگون سے پہلے اُتر گئے - جس سے پایا گیا کہ کوئی اندرونی

Marfat.com

سرعت باعث اس کا ہے۔ جو خادم اور ہمراہی محرم خاص تھے۔ انہون نے بیتابانہ کئی دفعہ اس صورت کا باعث دریافت کیا۔ اور اصلی حقیقت معلوم کرنے کے واسطے آپ کا جواب چاہا۔ لیکن آپنے سوائے اس کے کوئی جواب نہین دیا۔ کہ مجکو ان ایام مین ہر لحظہ شوق کے سبب سے ایسی حالت پیش آتی ہے۔ جس کا مخاطب کو سمجھانا ناطقہ اور زبان کے امکان مین نہین ہے۔ اور منجملہ اُس کے جو کچھ بیان کیا جا سکتا ہے۔ یہ بھی سنکر سننے والون کو حیرت ہوگی۔ لراسمکہ

	زبانِ حال دارد نالۂ من فہم مے باید		چہ شد گر آرزو ہا را زبان گفتن نمی داند

اور نیز فرمایا۔ کہ واپسین سفر کا آغاز اس ظاہری سفر کے انجام کے ساتھ مجکو ملا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اور غالب گمان یہ ہے کہ ان دونون سفرون کے درمیان مین مدت اقامت سے تخلل پیدا نہین ہوگا۔ اور با اینہمہ چند روز سے میرے کان مین خطاب کا مضمون میرے بزرگون کی طرف سے پہونچ رہا ہے۔ بلکہ ابھی انہین ایام مین حضرت قطب الواصلین خواجہ بزرگ نے ایک شب عالم مثال مین صریح طور پر فرمایا ہے۔ صاحبزادہ۔ اب آیندہ سستی اور درنگ نہ کرد۔ اور اپنے تئین نہایت تیزی کے ساتھ ہمارے مقام مین پہونچاؤ۔ اس سبب سے مین چاہتا ہون۔ کہ جہان تک ہو سکے۔ اپنے تئین بہت ہی جلد اپنے آبائے کرام کے بافیض مزار کے قدمون مین پہونچا دون۔ اور ان اصحاب کی ہمسائگی مین اُخروی آسائش گاہ اختیار کرون۔ کہتے ہین جب سمرقند کی سرحد مین پہونچے۔ تو فرمایا۔ اسی جگہ اپنے سر کے بال دور کردینے چاہین شاید سمرقند مین سر منڈوانے کی بلکہ سر کھجانے کی بھی فرصت نہ ملے۔ القصہ اپنے وطن مین پہونچنے کے بعد ایک مہینے سے کچھ کم زندہ رہے۔ اور یہ وقت کوچ کے انتظام مین گزرا۔ میر عبدالحی اپنی کتاب حمیج مین لکھتے ہین۔ جمعہ کا دن تاریخ ساتوین رمضان کی تھی۔ جامع مسجد سے لوٹکر لوگ حضرت خواجہ کی خدمت مین آئے۔ تمام فرزند۔ خویش متعلقین اور اندرونی و بیرونی خدام باری باری سے رخصت ہوکر آپ کی خوشنودی طلب کرتے تھے۔ یہان تک کہ شام کا وقت آیا۔ آپنے تیمم فرماکر مغرب کی نماز اشارون سے ادا کی۔ اور مجکو اپنے نزدیک بلاکر اپنا دست مبارک کامل مہربانی کے ساتھ میرے سر پر رکھا۔ اور کندھے پر پھیرا۔ اسی اثنا مین طبیعت شریف پر ضعف غالب ہوا۔ خواجہ ہاشم سرہانے کی طرف تشریف رکھتے تھے۔ حافظون کو فرمایا۔ یٰسین ختم کیجئے۔ آپ نے آنکھین کھول کر فرمایا۔ جب وقت آجاوے گا۔ تو اُس کی طرف اشارہ کردیا جاوے گا۔ اس پر ایک لحظہ نہین گزرا تھا۔ کہ فرمایا۔ وقت ہوگیا ہے۔ خواجہ ہاشم سمجھے۔ کہ نماز خفتن کا وقت دریافت فرماتے ہین۔ جواب دیا۔ کہ ہنوز شام ہے

Marfat.com

پہر فرمایا نہین - وقت ہوگیا - اُس وقت ذہن مین آیا - کہ آپ کیا فرماتے ہین - حافظون نے تلاوت لیٰسین شروع کی - اور حاضرین اللہ اللہ کے ذکر مین مشغول ہوئے - تھوڑی دیر اس حالت پر گزری تھی - کہ احساس حرکت موقوف ہوا - مینے خواجہ ہاشم سے عرض کیا کہ شاید حضرت نے جہان فانی کو رخصت فرمایا - جب ہمنے تحقیق کیا - تو ایسا ہی تھا - یعنی سنیچر کی رات تاریخ آٹھوین رمضان المبارک ہجری سنہ نوسو تراسی مین آپنے اپنا ظاہری نقش - زمانہ کے نمائشی صفحہ سے مٹاکر - علم الٰہی کے صورت خانہ مین باطنی نقش جا جمایا[۱] - لمکان قبل ذلک کہتے ہین - جمعہ کے روز صبح کے وقت آپنے خواجہ ہاشم کو فرمایا - قلمدان منگاکر میری چند باتین لکھ لو - جو وصیت کے طور پر ہین -

(اوّل یہ) کہ جو میرا جانشین میری پیروی کرنا چاہے - اُس کو چاہیئے - کہ میرے طریقہ کو اپنا پیشوا بنادے - اور لوگون کو چاہیئے - کہ وہ بھی اُس کے ساتھ اُسی طرح آداب اور خدمت سے پیش آوین - کہ جس طرح بالخصوص میرے ساتھ پیش آتے ہین - (دوسرے یہ) کہ تجہیز و تکفین مین تکلف نہ کیا جاوے - اُس پوست کو جو حرم شریف مین بچھایا جا چکا ہے - تہ مین بچھا دین - اور اگر کسی جگہ سے کہلا رہ جاوے - تو اُس کو کسی ہم رنگ کپڑے سے ڈھک دیدین - اور میزان کے دالان مین مجکو دفن کرین - تاکہ روضہ احرار الاولیا کے زائرین کا پہلا قدم فقیر کی خاک پر پڑے میری یاد اُن کے دل مین آوے - اور میری روح پر فاتحہ پڑہکر آگے بڑہین - (تیسرے یہ) کہ دل کتاب خانہ کے وقف کرنے مین لگا ہوا ہے - مناسب ہے - کہ بلا تامل کتاب خانہ وقف کردین (چوتھے یہ) کہ حفاظ کو تین دفعہ ختم قرآن کرنا چاہیئے (پانچوین یہ) کہ فرزندون - دوستون - اور آشناؤن کو چاہیئے - کہ صبر اور رضا کو پیشوا بناکر قطعاً نوحہ اور نالہ نہ کرین - جو ماتم داری کی بنیاد ہے کیونکہ اس سفر مین بہت سے مطالب اور مراد مین میری رفیق ہین"

جس وقت آپنے یہ فرمایا - کہ دالان مبزان کے پائین مین درویش کی جگہ ہے - تو فرزندون اور دوستون نے عرض کیا - کہ خواجہ احرار الاولیا کے دالان مین ایک قبر کی جگہ اور خالی ہے - جس بزرگ کی اس جگہ قبر بن سکتی ہے - حضور کی بابرکات ذات کے سوا ایسا اور کوئی نہین ہے - چونکہ التماس کا قبول کرنا - مروت کا جزو ہے لہذا آپنے قبول کرکے فرمایا - کہ دالان کے اوپر کے حصہ مین قبر اس طریق سے رکھنا - کہ اس خاکسار کا سر بڑے بھائی خواجہ عبدالحق کے قدمون کی برابر مین آجاوے - چنانچہ اس طرز کے ساتھ آپ کی قبر کا صندوق تیار کیا گیا - اِس

Marfat.com

درمیان بین بڑے بھائی کی لحد کی دیوارین سے ایک اینٹ جدا ہوگئی - حاضرین نے ماھوا لمطلوب کا تماشا کرکے اینٹ کو پھر اپنی جگہہ پر استوار کردیا -

جناب خواجہ عبد الشہید کے دو فرزند تھے - ایک تو خُردسالی مین ہی رضوانی بارگاہ کو رخصت ہوئے دوسرے فرزند سعید خواجہ عبد الرشید تھے - جنہون نے پدر بزرگوار کی رحلت کے بعد خاندان کا چراغ جلایا تھا - خواجہ عبد الرحمن عرف بادشاہ خواجہ - خواجہ عبد الرشید کے ہی فرزند رشید ہین - بہت کچھہ آرام واطمینان کی علامتین، اور درویشانہ اخلاق آپ کی عادات مین نمایان ہین - امید ہے - کہ اپنے آباواجداد کے درجات پر پہونچکر دونون جہان کی سرفرازی حاصل کرینگے -

یاد شیخ محمدؐ بن شیخ عبد الملک قاری حنفی

کتے ہین - کتب متداولہ پر آپنے عبور اپنے بزرگوار باپ کے درس مین کیا تھا - اور علم قرءۃ مین اُستاد زمانہ تھے - آپ فرماتے تھے مین اپنے پدر بزرگوار کے خرقہ خلافت پر دل نہاد ہوکر نہین رہا - اور ہمیشہ غوث العرفا جیلانی قدس سرہ کے باطن سے پرورش کی تلاش رکھی - خانوادہ قادریہ کے ساتھہ بہت کچھہ دلبستگی پیدا ہوگئی تھی - اپنے پیر باطن کا نام مینے کبھی بے وضو نہین لیا - جب غوث العرفا کی روح مبارک کی طرف مین نصف توجہ بھی کرتا تھا - تو تمام دشواریان آسان ہوجایا کرتی تھین - ہمیشہ پاس انفاس مین دل پہنسا ہوا رہتا تھا - اپنی تمام عمر مین کسی قسم کی کشودکار - اہل دنیا سے نہین چاہی - مولانا محمدؐ بیان کرتے ہین - جو کوتوال کی مسجد مین گوشہ نشین تھے - مینے ایک روز نماز کے اندر آپ کو شاہباز کی طرح اُڑتا ہوا - اور سلام کے بعد بدستور صف مین بیٹھا ہوا پایا - باوجودیکہ نو - نوروز کا علی الاتصال روزہ ہوتا تھا - مگر عبادت گزاری کی طاقت مین کمی نہین آتی تھی - اور تیراندازی کے بغیر ایک روز بھی نہین گزرتا تھا - چادر اور تہمد کے سوا - دوختہ کئے ہوئے لباس کی طرف کبھی ہوس نہین ہوتی تھی - کھانا کھانے مین آپ کا ہاتھہ اپنے سامنے سے آگے نہین بڑھتا تھا - گو دستارخوان پر طرح طرح کے کھانے برابر والون کے سامنے ہوتے تھے - اگر گھر والون مین سے کوئی پوچھتا تھا آپنے آج کیا کھایا - تو جواب پاتا تھا جو کچھہ تم لوگون نے دیدیا - ایک روز آپ کی ہمخوابہ نے کہا - وظیفہ بادشاہ سے آپ لیتے نہین ہین - اور جو کچھہ فتوح کے طور پر آتا ہے - وہ تقسیم ہوجاتا ہے - پھر ضرورت کے وقت سوائے تکلیفات کے اور کیا پیش آویگا - آپ نے تبسم کرکے فرمایا - اس وقت مین کیا ضرورت ہے جواب مین کسی قدر روپیہ کی ضرورت ظاہر کی گئی - ہنوز بات ختم نہین ہونے پائی تھی کہ دستک کی آواز

Marfat.com

کان مین آئی ایک خردسال لڑکا دروازہ پر گیا - ایک شخص کہڑا ہوا تہا جس مقدار کی ضرورت ظاہر کی تہی - وہی مقدار لڑکے کے ہاتہہ مین دیکر خود جلدی سے چلا گیا - جب مطلوبہ شے بی بی کے سامنے آئی تو آپنے فرمایا - تونگری سے درویشی زیادہ نشاط افزا ہے - خدا کی آمرزش کی طرف بازگشت کرنی چاہیئے - جب واپسین سفر کا وقت نزدیک ہوا - تو کہا کہ محمد کو ایک جگہہ مقرر کر دیا تہا - لیکن اب کہان جاؤن گا - یہ اطلاع نہین ہے - آٹہہ روز بعد - کہ چودہوین ماہ رجب کی اور ہجری سنہ نوسو چوراسی تہا - رحلت فرمائی - خوابگاہ آگرہ -

یاد شیخ محمد ابن ابی اللطف

آپ - شافعی المذہب - قدس خلیل کے شیخ الاسلام - اور جامع علوم عقلی و نقلی ہین - انوار شافعی پر ایک مبسوط شرح لکہی ہے - شیخ قطب الدین پنواری کہتے ہین - مین نے ایک روز شیخ کے نزدیک دردوں کی شکایت کی - کہ مین نے ہر چند دعا کی - وظیفہ پڑہا - طومار اور تعویذ لکہے اس امید پر - کہ صاحب ختم نبوت علیہ السلام کو ایک بار خواب مین دیکہون - مگر نصیب نہین ہوا - جواب ملا کہ یہ سعادت اُس جانب کی عنایت سے وابستہ ہے - نہ اس جانب کی افسون پردازی سے - بیت

چو سرنوشت نباشد وصال دوست چہ سود	کہ دل ہزار دعا خواند و صد نوشتہ بسوخت

پہر مین نے دریافت کیا - کہ یا شیخ کیا آپ اس دولت سے مشرف ہوئے ہین - فرمایا - کئی دفعہ - اور بیان کیا - ایک رات خواب مین مجکو خبر ملی - کہ نورانی شکل پیغمبر علیہ السلام نے مسجد اقصی کو اپنے قدمون سے منور فرمایا ہے - مین دوڑ کر حاضر ہوا - تو بیٹہے ہوئے دیکہا - صلوۃ و سلام کا مجکو جواب ملا - فرمایا[۱] یا شیخ محمد طبت قلت الان برویتك جب مین نے حضور کے ہاتہہ کا بوسہ لیا تو حضور نے دعا کی[۲] بارك الله فی علمك واولادك اور دوسری دفعہ جو مینے دیکہا - تو حضور نے شناسا جان کر فرمایا[۳] یا شیخ محمد حَمِّلْنِیْ الیٰ هناك فحملته علیه السلام الیٰ تلك الموضع فقمت بین یدیه فقال سئل ماشئت فتاملت لحظة وقلت

[۱] شیخ محمد تم خوش ہو؟ مینے عرض کیا - ہان اب جو حضور کا دیدار دیکہہ لیا - ۱۲ [۲] اللہ تعالی تمہارے علم اور اولاد مین برکت دیوے ۱۲

[۳] اے شیخ محمد ہم کو اُس مقام پر اُٹہا لے چلو - چنانچہ مین آنحضرت صلعم کو اُس مقام پر اُٹہا لیگیا - اور اُن کے سامنے باادب کہڑا ہوا حضور نے ارشاد فرمایا - تم جو چاہو - دریافت کرو - مینے ایک لحظہ تامل کیا - اور کہا یا رسول اللہ - قیامت کب آویگی - حضور نے فرمایا میرے نزدیک آؤ - چنانچہ مین حضور کے قریب گیا - آنحضرت علیہ السلام نے اپنا دہن مبارک میرے کان کے قریب کیا - اور کہا جو کچہہ کہا ۱۲

Marfat.com

یا رسول اللہ متی تقوم الساعۃ فقال تعال فقربتہ فوضع فمہ علیہ السلام الی اذنی فقال فقال آپ کی زاد بوم اور خوابگاہ قدس خلیل ہین۔

مصرع خدایش با نبی مشتاق دارد؛

یا دشیخ ابو النصر طبلاوی مصری

آپ شافعی المذہب۔ اور اپنے وقت کے دانشمند تھے۔ آپ کی ذات سے علما کو جمال حاصل تھا۔ ازلی علم کی جھلک آپ مین پائی جاتی تھی۔ مہذب الاخلاق۔ خندہ رو۔ کشادہ پیشانی تھے۔ اور نیز دیگر بہت سے آثار بزرگی آپ مین موجود تھے شیخ قطب الدین بنواری کہتے ہین۔ تاریخ ستائیسوین رجب شب معراج کو۔ مصر کی جامع الازہر مین شمالی حصہ کے اندر جہان آپ کی درگاہ ہے۔ آیۃ معراج کا بیان۔ نماز عشا کے بعد سے صبح تک طرح طرح کے معانی۔ اور عمدہ عمدہ تفسیر کے ساتھ کیا۔ اور ہر ایک سننے والہ کو اُس کی سمجھ کے موافق تعلیم دی۔ اور بیان مذکور تمام کرنے کا وعدہ دوسرے وقت پر موقوف رکھا۔ عجب علمی تبحر تھا۔ آپ کی خوابگاہ مصر مین ہے۔

مصرع بمعراج معانی جاے او باد

یا دشیخ علی قدسی

آپ حنفی المذہب تھے۔ مقدس سے مصر مین جاکر وطن کر لیا تھا۔ آپ کا درس کتب متداولہ کا بہت رونق پر تھا۔ علم سیمیا کا قانون بھی جانتے تھے شیخ محمد ابن ابی اللطف مقدسی نے شیخ قطب الدین بنواری سے روایت کی۔ میرے بھائی ابو البرکات آپ کے درس مین جایا کرتے تھے۔ اُس درمیان مین آپ کی کسی قدر سیمیائی نمایش دیکھی تھی شیخ قطب الدین نے اس قسم کی ایک بات لکھکر شیخ علی کے سامنے پیش کی آپ نے قسم کھائی۔ اور کہا جس روز سیمیا کی مذمت مین امام ابو یوسف رح کی ایک روایت میری نظر سے گزری۔ اُسی روز اوراق نیرنجات آگ مین جلا دئے۔ اور اُس کی یاد بالکل بھول گیا۔ ورنہ آج اُس کے بتلانے سے کوئی امر مانع نہین ہے۔

اس علم کے جاننے والون کو واضح ہو۔ علم سیمیا دو طرح پر ہوتا ہے۔ (ایک مجازی ہی یعنی ایک ممکن کی صورت۔ دوسرے ممکن کی شکل مین نمایان کی جاوے۔ اور یہ بات عزیمتون اور افسونون کے ذریعہ سے پیدا ہو جاتی ہے۔ (دوسرے حقیقی) یعنی ممکنات کی صورت مین ایزدی صفات کا جلوہ دکھایا جاوے۔ اور یہ بات اشغال۔ اذکار۔ اور تصورات کے ذریعہ سے جو علم طریقت کے مبادی ہین۔ ہاتھ آتی ہے۔ الغرض علم جو

Marfat.com

جوہر واحد مین چند فراہم آمدہ اعراض سے عبارت ہے ایک سیمیائی صورت ہے اُس شخص کی نظر مین جو اہل بصیرت ہے مصرع بنیش اہل دل نصیبش باد۔

یاد شیخ معروف و شیخ عثمان

یہ دونون اصحاب ذوق و وجدان کے خزانہ اور علوم و عرفان کے جواہر کی کان تھے۔ نیز دونون مسیح القلوب کی مان کے چچا اور شیخ طاہر یوسف کے چچا زاد بہائی ہین۔ اِن کی زاد بوم موضع پاتر ہے۔ لیکن کرشمہ تقدیر ان کو وطن سے نکال لایا۔ اور ایک مقام صیت پور ملتان اور بہکر کی سرحد پر واقع ہے۔ اُس سرزمین کے درویشون کی رہنمائی کے واسطے وہان پر ان دونون کو لے گیا۔ اُس مقام کے باشندون نے ان دونون بزرگ اشخاص کی تشریف آوری کو گنج باد آورد سمجھکر بہت غنیمت جانا۔ اور نیک اعتقادی کے ساتھ پیش آئے۔ یہ دونون بزرگ سب چھوٹون بڑون کے پشت پناہ اور مرشد ہو گئے۔ قاضی قاضن سندہی کے مصاحبون مین سے تھے۔ شیخ طاہر یوسف فرمایا کرتے تھے مین ان دونون صاحبون سے سندہ مین وحدت وجود کی باتین سنا کرتا تھا۔ اور مرصاد العباد پڑہا کرتا تھا اور نہین سمجھتا تھا۔ جب تک غوث الاولیا کی ملازمت مین بمقام گجرات نہ پہونچ گیا۔ دونون بزرگون کی خوابگاہ صیت پور مین ہے۔ جہان نیازمند اور صاحب ارادت لوگون کی بازگشت ہے۔

مصرع سواد باغ رضوان خاک شان باد

یاد شیخ محمد فقیہ بتصغیر

فقیہ۔ تعرکہ مین ایک قصبہ ہے۔ جو دار الملک یمن مین داخل ہے۔ صلاحیت۔ صدق۔ صفا۔ بذل اور ضیافت یہ جملہ صفات حمیدہ آپ کامل درجہ رکھتے تھے۔ باوجودیکہ تنگی یمن والون سے کبھی جدا نہین ہوتی ہے مگر آپ۔ ہر روز دوپہر کو اور شام کو طرح طرح کے کہانے کہلواتے تھے۔ اور ایک معلم کو کچھ حق دیتے تھے۔ تاکہ وہ لوگون کے لڑکون کو قرآن اور نماز یاد کراوے۔ دیکھنے والون کو یہ حال دیکھکر حیرت ہوا کرتی تھی۔ ایک بزرگ نے دریافت کیا۔ ایسی دستگاہ اس پُرانے گانون مین کس طرح حاصل ہوئی۔ آپ نے فرمایا۔ ایک ہندی النسل آدمی یہان آپہونچا۔ اور مجکو علم تکسر سکہایا۔ اُس بزرگ نے پہر پوچھا۔ کونسا اسم۔ کس شکل مین۔ اور کس طرح ثبت کرتے ہو بیت

صیاد یکے مرا بیاموز		دولت بکدام دام گیرند	

آپ نے فرمایا۔ بیت

لیس[1] تکسری مثل ما عرفتہ		بل ھو کسر الاشکال و محو الاشیاء	

[1] یہ تکسر ویسا نہین ہے۔ جیسا تم سمجھے ہو۔ بلکہ میرا تکسر۔ کسر اشکال اور محو اشیا ہے۔

Marfat.com

مصرع محو با دا نام او در نام حق ؛

یا د شیخ زائر اللہ

آپ شیخ عمر منڈو (مانڈو) والہ کے بیٹے ہین - آپکے دادا کے یہان قالین بننے کی کارگاہ تہی - سلاطین خلیج کا زمانہ تہا - کہ منڈو مین آ کے تے - القصہ شیخ عمر نے بزرگون کا پیشہ ترک کر کے درویشی لباس اختیار کر لیا - بہت کچھہ کمالات حاصل کر کے - عالم دنیا سے رحلت فرمائی - شیخ عمر کے فرزند (آپ) نے بہی باپ کے مراسم باپ سے زیادہ ادا کئے - پرہیز - توکل - خوشنودی - کوشش - سپاس - اور استغنا یہ صفات آپکے خمیر مین داخل تہین - اسی رفتار سے اپنی عمر اسی سال تک پہونچائی - ماہ رمضان ہجری سنہ نوسو پچاسی مین رمضان رات کو راقم کی مسجد مین قرآن سنے - اور تراویح پڑہنے کے واسطے آیا کرتے تے - چونکہ آپ کا گہر دور فاصلہ پر تہا - اسواسطے رات اسی جگہہ بسر کیا کرتے تے - اور فرمایا کرتے تے - کہ یہ ہماری آخرین تراویح ہین - اگلے سال ماہ رمضان سے پہلے عید وصال نصیب ہوگئی - خوابگاہ منڈو (مانڈو) -

یا د میان سیانجی بن داؤد

آپ راقم گلزار کے ماموں ہین - آپکی زادبوم منڈو ہے - آپ کے پدر بزرگوار - سلطان ناصرالدین خلج کے زمانہ مین نہروالہ سے منڈو مین آئے تے - جب آپ کی عمر بارہ سال کی ہوئی - تو باپ عالم دنیا سے کوچ کر گئے - خلاصہ کلام یہ - کہ آپ بہت سے مشائخ کے مقبول ہوئے - خاص کر کلاہ ارادت سید جلال ابن سید احمد جعفر سے حاصل تہی - جو سید ی احمد کبیر رفاعی کی نسل سے ہین - آپکی قبر احمد آباد مین ہے - اور خلعت خلافت شیخ صدرالدین ژاکر سے ملا تہا - جن کی خوابگاہ برودرہ (بڑودہ) مین ہے - ہمیشہ تجارت کے ذریعہ سے قوت حاصل کیا کرتے تے اور ہمسایہ درویشون کو تقسیم کر کے - اُس کو مقبولیت کے درجہ پر پہونچاتے تے - اسّی سال کی عمر ہوئی - منجملہ اس کے تیس سال سے زیادہ آپ کی نیم شبی نماز اور سحری نا امین فروگزاشت نہین ہوئی ہجری سنہ نوسو پچاسی مین خاکی کالبد کا بے اعتبار سرمایہ - منزل گور کے سپرد کر کے - امر ربانی کی لطیف جنس - دارالملک علیین مین پہونچائی - آپ کے دو فرزند ہین - بڑے تاج محمد - اُنہون نے تو عروس دہر کے مہر معجل مین اپنے تئین دیدیا تہا - اور سپاہگری اختیار کر لی تہی - بہت کچھہ ثروت حاصل ہوئی - چہوٹے شیخ حسین - صاحب حال وقال اہل رضا و تسلیم ہین - تصوف اور وحدت کی شان آپ کی ذات سے عیان ہے - نیاز و شکستگی - اور بردباری و فروتنی یہ اوصاف سرتاپا آپ مین بھرے ہوئے ہین - باپ کی

Marfat.com

طرح رہتے ہین - اور مکان کو ظاہری و باطنی چراغ سے روشن رکھتے ہین - خدا کرے - عمر مین ترقی ہو -

یاد شیخ برہان

آپکی زادبوم احمد آباد گجرات ہے - ہجری سنہ نوسو بیاسی مین اپنے وطن سے شیخ صدرالدین محمد ذاکر کی ملازمت مین بمقام گوالیار گئے تھے - اور واپسی کے وقت شیخ ذاکر کے ہمراہ منڈو مین آئے - تصوف کا طریقہ اور ذکر و شغل کی سند شیخ ذاکر کی تلقین سے حاصل کی تھی - عقلی اور نقلی علوم مین قوت استعداد روان تھی - راقم کی دوستی کے سبب سے کہ نحو مین آپ کا شاگرد ہے - مرشد کی اجازت سے اور شیخ محمود جلال کی مصاحبت کے خیال سے منڈو مین اقامت اختیار کرلی تھی - جب مالک ملک اکبر شاہ - سیر و شکار کے طریقہ پر رعایا اور سپاہ کے حالات کو مخفی تلاش کرتا ہوا ہجری سنہ نوسو پچاسی مین بطرف مالوہ آیا - تو قطب الاقطاب غوث الاولیا کے فرزند مخدوم زادہ گرامی دانا ے رموز آفرینش شیخ ضیاء اللہ بھی شاہی لشکر مین تھے - شیخ محمود جلال - شیخ برہان حافظ صالح - اور فقیر غوثی حسن یہ چار اشخاص مخدوم زادہ کی ملازمت کا ارادہ کرکے منڈو سے دیپال پور کو روانہ ہوئے جہان شاہی خیمہ نصب کئے گئے تھے - **القصہ** جب لشکر بہردار السلطنت آگرہ کو لوٹا - تو شیخ برہان اور حافظ صالح - مخدوم زادہ کے ہم رکاب چلے گئے - راستہ اجمیر پر جا نکلا - وہان پر شیخ برہان نے جہان صورت کو رخصت کیا رحمہ اللہ آپ کی خوابگاہ اُسی مقام بزرگ مین ہے -

مصرع با دہم آغوش با برہان وحدت جان او

یاد شیخ ابوجیو

آپ خضر کے بیٹے ہین - **قدس سرہما** زادبوم گجرات اور خوابگاہ آسیر جو برہان پور کا قلعہ ہے صاحب توکل اور صاحب ہمت تھے - پسندیدہ اخلاق کے ساتھ آپکی زندگی گزرتی تھی - جو اصحاب گوناگون موجودات مین وحدت وجود کے ماننے والے اور بے شمار مظاہر مین واحد مطلق کے دیکھنے والے ہین - اُن اصحاب مین آپ بھی داخل تھے - شیخ فضل اللہ گجراتی کے مرید ہین - اور شیخ نعمان آسیری کے ساتھ خویشی کا بھی پیوند تھا - کلام کی بندش مین صوفیون کی طرز پر چلتے تھے - اور غزل قدما کی روش پر کہتے تھے - جیسے پیر تبریزی شیخ مغربی - اور شاہ انوار ہین - آپ کی نظم اکثر دردمندون کے حق مین حکم علاج رکھتی تھی -

مصرع زیور گوش دل او حلقۂ السلام باد

Marfat.com

یاد شیخ ناہر بیابانی

آپ کی زاد بوم دھار ہے - جو منڈو (مانڈو) سے سات کوس کے فاصلہ پر ہے - آپ کے بزرگ سہروردی کے ہین - اس قصبہ مین آکر گوشہ گزین ہو گئے تھے - آپ کی چند کرسیان اُسی جگہ ہوئین - کہتے ہین - خردسالی مین آپ کو آلہی جذبہ ہو گیا تھا - لیکن معینہ فرائض اور نوافل کے آپ کے اوقات محفوظ تھے - بالآخر سترہ سال کی عمر مین آپ وطن سے پیر طریقت کی جست وجو مین اجمیر کی طرف روانہ ہوئے - اور وہان جاکر خواجہ حسین کی خدمت مین مرید ہو گئے - جن کو لوگ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کی نسل سے سمجھتے ہین قدس سرہما

پیر کی خدمت مین ایک چلہ کھینچا - اور دشور (مندسور) مین رہنے کی اجازت حاصل کی - قصبہ کوتاہ دشور کے کنارہ ایک بہت بڑا درخت ہے - اُس کا تنہ اندر سے خالی کرکے مکان بنالیا - درخت کا خشک نہ ہونا - آپ کی کرامت ہے -

القصہ گیارہ چلے اُسی حجرہ مین پہلو نشین دشمن (نفس) کے ساتھ لڑائی کرنے مین کھینچ کر فتح حاصل کی متواتر سترہ سال ریاضت مند درویشون کی طرح وہان گزارے - چونتیس سال کی عمر مین ہجری سنہ نوسو پچاسی تھا - کہ جہان فانی سے بوریا بدہنا باندہ گئے - اور اُسی درخت کے تحت مین خوابگاہ اختیار کی - ہجری سنہ ایکہزار چودہ کے ختم پر شیخ ابوالخیر مبارک **بارک اللہ فی علمہ وعملہ** مالک اقلیم خداوندزمان نورالدین جہانگیر شاہ ابن اکبر شاہ کے حکم سے - سلطان بدخشان میرزا شاہرخ کے پاس مالوہ مین آئے تھے - تاکہ میرزا شاہرخ کو حسب الارشاد چیتور کے قلعہ کی طرف روانہ پرسزاول بناکر بھیجا دین - جب لشکر تیار ہو کر دشور مین پہونچا - تو ایک روز شیخ نے بیابانی کی قبر پر بھی جاکر زیارت کی تھی - اور درخت کے مکان مین بھی گھسے تھے شیخ کے فرمانے سے اُس مکان کو اندر سے اور باہر سے پیمائش کیا - تو باہر سے تنہ کا دور شرعی چونتیس گز اور اندر سے اس مقدار کا نصف ہوا - بیس آدمی اس کے اندر باآسودگی بیٹھ سکتے تھے -

یاد شیخ فتح اللہ راج گدھی

آپ - یگانہ وقت شیخ نظام امیٹھی کے مرید ہین - جب سماع مین آپ گرم ہو جاتے تھے تو حیرت اس قدر غالب ہوتی تھی - کہ زمین پر گر پڑتے تھے - یہان تک کہ ہاتھ پاؤن مارنے کی بھی طاقت نہین رہتی تھی - ایک بار راج گدھ سے سیر کے واسطے فتح پور کو آئے تھے - جو آگرہ سے بارہ کوس فاصلہ پر ہے اور انہین ایام مین قاضی ابراہیم بھی پنواری سے وہان جا پہونچے - اور آپ کے دیدار کے واسطے بھی

Marfat.com

گئے۔ اندر گھسنے سے پہلے ہی گانے والون کو شیخ نے گانے سے روک دیا۔ خود زرنگار جامہ پہنا۔ جس پر بہت سا عطر چھڑکا تھا۔ اور کہا۔ اے جمال شریعت اپنی خواہشین چھوڑ دینا۔ اور بخیر و عافیت مشیت الٰہی مین رہنا یہ بندگی ہے کبھی خسروانہ لباس سے آراستہ کر کے عزت کے صدر مقام پر بٹھاتا ہے۔ اور کبھی پرانے بالون کی میلی کچیلی۔ بے آستین و گریبان کی کفنی۔ گردن مین ڈال کر خاک ذلت پر لٹاتا ہے۔ ہم تماشائی ہونے اور حیرت کرنے کے سوا کیا فائدہ اٹھا سکتے ہین۔ اس کے بعد آیۃ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ[1] پڑہی۔ اور آنکھون سے آنسو نکالے۔ اسی دفعہ آپ شیخ عبدالنبی صدر کی ملاقات کے واسطے بہی گئے تھے شیخ عبدالنبی درس حدیث مین مشغول تھے آپ کی طرف متوجہ نہین ہوئے۔ فارغ ہونے کے بعد فرمایا۔ درس نے رسمی تواضع سے مجکو باز رکہا۔ آپ نے جواب دیا۔ کہ درویش مخدوم سے باعتبار حالات چھوٹا ہے مخدوم کی طرف سے بس مہربانی ہی کافی ہے۔ اور یہ حدیث پڑہی۔ من لم یرحم صغیرنا[2] صدر الصدور یہ سنکر خوش ہوئے۔ اور دعا کی۔

مصرع خدائے مہربانش مہربان باد

یاد شیخ موسیٰ

آپ باشندہ اجین ہین۔ شیخ چندن سندسوری کے مرید اور بڑے خلیفہ ہین۔ ریاضت۔ تن گدازی۔ اور نفس کے ساتھ لڑائی کرنے مین۔ تمام اہل زمانہ مین فرد تھے۔ کم کہاتے کہاتے یہ حال ہو گیا تھا۔ کہ آپ کے بدن کا پوست رگون اور ہڈیون کے شمار کرنے اور دیکھنے سے پردہ داری نہین کرتا تھا۔ سانس لیتے وقت آپ کی پسلیون کی ہڈیان۔ دو چرخیون کی رگڑ کی طرح آواز دیتی تھین۔ جس سال دار السلطنت آگرہ سے مالک اقلیم اکبر شاہ نے مالوہ کو کوچ فرمایا تھا۔ اور دیپالپور سے ہی واپسی ہو گئی۔ اس وقت مین خدا شناسان لشکر کی ملاقات کا خیال آپ کو سیر و سیاحت مین کھینچ لایا۔ شیخ ضیاء اللہ غوثی۔ قاضی صدرالدین لاہوری۔ قاضی جلال الدین۔ اور صدر الصدور شیخ عبدالنبی ان اصحاب کی ملاقات سے نشاط خاطر حاصل ہوا۔ صدر الصدور نے آپ کو متوکل اور مستحق سمجھکر۔ ایک مناسب وظیفہ مقرر کیا۔ لیکن آپنے اسکو عذر کر کے قبول نہین فرمایا۔ اور واپسین نفس تک کہ ہجری سنہ نو سو چھیاسی تھا۔ زمانہ زندگی۔ مولی کے کام مین گزارا۔ بیت

---

[1] اللہ تعالیٰ جو کچھ کرتا ہے۔ اسکی بابت وہ پوچھا نہین جا سکتا ہے ۱۲

[2] یہ اختصار حدیث ہے۔ پوری حدیث یہ ہے۔ من لم یرحم صغیرنا۔ ولم یوقر کبیرنا۔ فلیس منا۔ ترجمہ جس شخص نے ہمارے چھوٹون پر رحم نہین کھایا اور ہمارے بڑون کا وقار نہین کیا۔ وہ ہم مین سے نہین ہے ۱۲۔

Marfat.com

ہست با محبوب زان سان نسبت مولائے من		رب ارنی گر بگوید۔ لن ترانی بشنود	

یاد شیخ ولی محمد

آپ شیخ لشکر محمد عارف کے مامون تھے۔ زاد بوم قلعہ جانپانیر تھا۔ جو سابق فرمان روایان گجرات کا دارالخلافہ ہے۔ وحدت وجود کا جوش بہت کچھ تھا جس کے سبب سے آپ کائنات کے تمام ذرون مین۔ ذات کا مشاہدہ۔ صفات کے نقاب مین کیا کرتے تھے۔ آپ کے اولین پیر طریقت۔ شیخ قطب جہان ذاکر نہروالہ ہین بعد مین آپنے قطب الاولیا شیخ محمد غوث قدس اسرارہم کی خدمت سے ظاہری و باطنی کمالات کا حصہ لیا تھا۔ ہجری سنہ نوسو بیاسی تھا۔ کہ احمد آباد سے برہان پور مین آئے۔ کم و بیش پانچ برس اجل نے لوگون کی رہنمائی کی فرصت دی۔ پھر ہجری سنہ ستاسی مین فرمان طلب صادر ہوا۔ نہایت تازگی چہرہ کے ساتھ قبول فرماکر حضور قرب کو روانہ ہو گئے۔ سید حسین قدس سرہ کی نزہتہ الارواح پر آپنے ایک شرح لکھی ہے جس مین متن کی تمام عبارتون کو توجیہ اور تاویل کے ذریعہ سے وحدت وجود کی طرف پھیر دیا ہے۔ شرح نہایت دقیق لکھی ہے۔ حقیقت دان عالم کی نگاہ نہایت غور اور خوض کے ساتھ اس کے مقاصد کی تہ کو شاید دور سے پہونچیگی۔ شیخ لشکر محمد عارف کہتے ہین۔ آپنے ایک دفعہ رات کو مجھے اپنے مجازی معشوق کے بلانے کے لئے بھیجا۔ اُس نے آنے سے انکار کیا۔ مینے واپس آکر خدمت مین اطلاع کی۔ آپ رو پڑے۔ مین اپنی دستار کے کونہ سے آپ کے رخسارہ پر جو آنسو بہ رہے تھے۔ پوچھنے لگا۔ یکایک میری نظر جو گوشہ دستار پر جا پڑی۔ تو کیا دیکھتا ہون۔ سب جگہہ خون کے داغ لگے ہوئے ہین۔ شیخ ابراہیم قاری جو غوث الاولیا کے امام تھے۔ کہتے ہین۔ آپ کے بارہ مین مجکو کمال حیرت تھی۔ کہ مظاہر جمیلہ کے ساتھ اس قدر تعلق خاطر ہوتے ہوئے۔ آپ کا ایک مستحب بھی ضائع نہین ہوتا تھا۔ مصرع ہمیشہ حفظ ایزد روزیش باد۔

یاد شیخ حمید لار

جو شخص بہ زمانہ خردسالی مکتب مین۔ بہ زمانہ جوانی مدرسہ مین۔ اور بہ زمانہ پیری خانقاہ مین عمر گزاری کرکے مالک ہر دو جہان ہو گیا۔ وہ غوث الاولیا کے خلیفہ ہین۔ جن کے باپ کا نام لار ہے۔ جن ایام مین علماے احمد آباد نے غوث الاولیا کی وجدانی باتون پر زبان اعتراض کھولی تھی۔ تو آپ نے اور شیخ وجیہ الدین علوی احمد آبادی نے۔ اعتراضون کے رد مین منقولی اور معقولی جوابات دیکر ظاہر بینون کی دراز نفسیان روکی تھین۔ آپ کی زاد بوم گجرات ہے۔ لیکن تقدیری کرشمہ گجرات سے آپ کو برہان پور مین

Marfat.com

کھینچ لایا - حاکم برہان پور نے آپ کو عزت و توقیر کے ساتھ لیکر ضروریات کے بہم پہونچانے مین بہت عجلت کی - آپ کی عمر اسّی سے متجاوز ہوگئی تھی - بے سہارہ عصا کے آپ چلتے پھرتے تھے - مسیح القلوب کہتے ہین - ایک عرس مین اپنے پیر کے ہمراہ مین شیخ حمید کی ملازمت مین گیا تھا - مجلس سماع ختم ہونے کے بعد رخصت کے وقت میرے پیر نے شیخ کے قدمون پر سر رکھکر بہت کچھہ عجز و نیاز کا اظہار کیا - مریدان ہمراہ نے بھی پیر کی پیروی کی - مگر عرض کیا - کہ اتنی زیادہ تواضع کا کیا سبب ہے - پیر نے فرمایا - ایسا درویش جس نے طفولیت سے لیکر زمانہ پیری تک حقیقی محبوب کے خیال مین دل - اور اُس کی یاد مین زبان مصروف رکھی ہو - اور اُس کے سوا کسی کے طرف متوجہ نہ ہوا ہو - آپ کی مانند نایاب ہے جواب سننے والون کو ایک بڑا وجد ہوا - اور رقت پیدا ہوئی - آپ کی خوابگاہ - اسی اسلامی شہر مین ہے - **مصرع** عاقبۂ محمود باد ش بود چون اول حمید -

یاد شیخ جمال ابن شیخ الاسلام

آپ کی زادبوم چندیری ہے - باپ کے ہمراہ رالیین سے اُجین آئے تھے - تصوف کے فارسی رسالون کا درس محققانہ دیتے تھے بالخصوص سید حسین کی نزہتہ الارواح پر شیرین اور تازہ تاویلات سے بہت کچھہ لطیفے - اور رموز بیان کیا کرتے تھے - آپ کا باطن گوناگون الہی معرفتون سے آراستہ - اور ظاہر بالکلیہ جسمانی کاروبار سے معطل تھا - یہان تک کہ سوئی کے اندر تاگا - بدون کسی بتانے والے کے آپ کے ہاتھہ سے پڑ نہین سکتا تھا - سائل آپ کے سامنے سے خالی ہاتھہ نہین پھرتا تھا - اور مہمانون کے ساتھہ دوستی کرنے مین حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی عادت کام مین لاتے تھے - ایک روز گھر کی خادمہ کچھہ کھانا آپ کے پاس لائی - آپنے بھول سے چند لقمہ کھا لئے - خوش مزہ کھانا تنہا کھایا - اس خیال نے آپ کے دل مین تکدر پیدا کیا - ناچار باقی ماندہ کھانا - ہاتھہ پر رکھکر - باہر لے آئے - اور باہر والون سے کہا - اس کھانے مین ایسی لذت معلوم ہوئی ہے - کہ قیامت کے روز اس کی شکرگزاری یا عذر سوائے اسکے خیال مین نہین آتا ہے - کہ یہ کھانا آپ لوگون کے ساتھہ کھایا جاوے - **بیت**

مرا نگو کہ حرام از حلال نشناسم	شراب با تو حلال ست و آب بے تو حرام

شیخ تقی الدین محمد - آپ کی بہن کے بیٹے تھے - کہتے تھے - کہ ہجری سنہ نوسو چھیاسی مین شہنشاہ زمان کی طرف سے شیخ منور صدر مالوہ تھے - ان کی خواہش پر اور نیز ان کی رفاقت مین شیخ جمال منڈو (مانڈو) کی سیر کے واسطے گئے تھے - وہان پر ایک روز صبح کے وقت آپنے فرمایا - تقی - انسان کو بیمار کی طرح صحت کا عاشق نہین

Marfat.com

ہونا چاہیئے - تاکہ واپسین نفس کے وقت ناروا علاج اور کام مین لائی ہوئی تلخ دوا - بیمار کے حق مین زہر ہلی
گھاس کا حکم نہ رکھے - بلکہ تسلیم کی عادت اچھی ہے - کہ ایزدی ثنا اور دعا کو توشہ اور تعویذ جانے اور کسی
علاج کو صحت کی دست آویز نہ سمجھے - اس نصیحت کے ذریعہ سے آپنے اپنے جلد جانے کی خبر دی - اور
نیز یہ طریقہ بھی بتلایا - کہ بیمارداری کس طرح کی جاوے -

نیز شیخ تقی الدین محمد کہتے تھے - کہ جب آپ سنڈوسے پھر اُجین مین آئے - تو غرہ رمضان کی صبح کو
خانقاہ کے صحن مین سر زانو پر رکھے ہوئے - عالم استغراق مین تھے - میرے پانون کی آہٹ پاکر آگاہ ہوئے
فرمایا - تم کون ہو - مینے عرض کیا - آپ کا فرزند تقی ارشاد فرمایا - بابا تقی - اس کہنے مین بھی میری جانشینی کی
طرف اشارہ کیا - اس کے بعد وہان سے اُٹھ کھڑے ہوئے - اور ایک پتھر کا پاٹ پڑا ہوا تھا - وہ مجکو دکھایا
کہ اس پتھر کا نصف حصہ پیشتر چھوٹے بھائی عبدالقادر کی قبر کی لوح ہو چکا ہے - یہ دوسرا نصف حصہ منتظر ہے
کہ مزار جمال کی لوح بنے - اور قبر کی جگہہ بھی تجویز کی - اُس جگہہ انار کا ایک درخت تھا - اس کے سینچنے
مین اہتمام فرمایا - اور اُسی روز مزاج مین دوسرا رنگ ہو گیا - شیخ منور صدر نے مژدہ سمجھکر پیغام دیا - مینے
ایک خواب دیکھا ہے - کہ شیخ کا مزاج بہت جلد مائل بہ تن درستی ہو جاوے گا - آپنے سنا متعجب ہوے -
اور فرمایا - بیشک - صدر کی خبر درگاہ کی ہے - اور درویش کی بات بازاری ہے - یہ بھی فرمایا - زیادہ تر تعجب
کی یہ بات ہے - کہ صوفی - آخری سفر کے وقت کو نہ پہچانے - اور اس سے بھی زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے
کہ آگاہ ہو جاوے - اور خوشحالی کے ساتھہ آمادہ نہ ہو - اور اس کو وصال نہ سمجھے - تاریخ ستائیسوین رمضان
کی صبح کو ہجری سنہ نوسو تاسی مین یہ مصرع پڑہا مصرع پردہ بردار - کہ من عارض زیبا نگرم + اور فرمایا - کہ دوسرے
مصرع کی گنجایش کیونکر ہو سکتی ہے - کہ وقت مین ہی گنجایش باقی نہین رہی جلدی سے دوسرا مصرع بھی پڑہا -
مصرع ورنہ از آہ جگر پردۂ عالم بدرم ؛ حسرت کا ہاتھہ زمین پر دے پٹکا - اور آنکھہ جہان سے بند کر لی -

مصرع گوارا باد جسام وصل اورا -

یاد شیخ اولیا

آپ شیخ سراج کے بیٹے ہین - دنیا سے محویت - آپ کی عادت تھی - مالی فریہی کو ورم سمجھتے تھے - اور
سخاوت کے سبب سے مال و منال کو لاغر رکھتے تھے - اور جو شے ہاتھہ پڑ جاتی تھی - وہ حاجتمندون کو دیدیا کرتے
تھے - گردش زمانہ آپ کو کالپی سے اُجین مین لے آئی - خاندان اور فرزند پیدا ہو گئے - ستر سال کی عمر مین

Marfat.com

سفر حجاز کی توفیق ہوئی - اور آسودگانِ خاک مکہ کے ساتھ ہم خواب ہوئے - آپنے تین لڑکے چھوڑے شیخ قطب الدین شیخ مودود - اور شیخ نظام - درمیانی صاحب زادہ کو ظاہری فضیلت اور معنوی سعادت حاصل ہے حاجی الحرمین ہین - شیخ علی متقی کے خلیفہ شیخ عبدالوہاب کی خدمت مین التزام کرکے - حدیث کی تصحیح کی - اور تلقین پائی - خدا کرے عمر دراز ہو - مصرع باداشمار دصف گرامی بنام او - لرحمہ اللہ

ہروئہ یاد شیخ احمد ابن شیخ جلال جانپانیری

آپ شیخ محمود کے بڑے بھائی - اور شیخ صدرالدین ذاکر کے مرید ہین - کلام ربانی مسلسل مع معانی حفظ تھا جب آپ تلاوت کیا کرتے تھے - تو سننے والون کو ہوش نہین رہتا تھا - اور مستانہ سماع کرنے لگتے تھے - آپکے چھوٹے بھائی (شیخ محمود) منڈو (مانڈو) مین تھے - اتفاقاً دونون طرف شوق دیدار کا ہجوم ہوا - اور دونون طرف طاقتِ ضبط نہین رہی - ایکبارگی منڈوی بھائی بعزم گجرات اور گجراتی بھائی بارادہ منڈو سفر کو نکل کھڑے ہوئے چونکہ آنے والہ اور جانے والہ کا راستہ جداگانہ واقع ہوا - اس وجہ سے اس جگہہ والہ اُس جگہہ جا پہونچے - اور اُس جگہہ والہ اس جگہہ آپہونچے - کمال منت اور خدمت کرکے گجراتی بھائی کو جلدی لوٹ جانے سے ایک مہینے تک باز رکھا غوثی اس لطیفہ کو اپنی ازلی سعادت کا تم کرشمہ جانو - اور سمجھو - کہ خداوند تعالی جل شانہ نے تمہارا خالی رہنا پسند نہین کیا - ایک کو یہان سے روانہ کردیا - تو دوسرے کو یہان بھیج دیا - تاکہ کمالات کی تخمین مین تم بیکار نہ رہو - القصہ ایک ہلالی دور کے بعد محمود العاقبۃ گجرات سے لوٹ کر آئے - اور دونون بھائیون نے ایک دوسرے کا دیدار دیکھکر - ایزدی شکر ادا کیا - چند روز بعد شیخ احمد کو اسہال کی بیماری ہوئی - حتی کہ زیست کی اُمید کو موت کا ڈر پامال کئے دیتا تھا - اس اثنا مین شیخ شمس الدین زندہ دل شیرازی گوالیار سے مراجعت کرکے منڈو مین آپہونچے - یہ شیخ شمس الدین غوث الاولیا کے بزرگ خلیفہ ہین - اور بیجاپور دکن مین مکان بنالیا ہے - اِن کے قدوم کی برکت سے بیمار کو کسی قدر افاقہ ہوا - شیخ شمس الدین نے فرمایا - محمود - اب بھائی احمد کو اُن کے فرزندون مین پہونچا دینا چاہیئے - مین بھی اپنی راہ مقصد چھوڑ کر ان کا راہبر - اور تمہارے سفر کا رفیق ہون - چونکہ امسال مینے غوث الاولیا کے باطن سے اجازت لے لی ہے - کہ اب نے اور جانے سے مجکو پیری بازرکھتی ہے - یہ زیارت - درویش کی آخرین زیارت ہے - اور بہت روز ہوئے ہین کہ بھائی شیخ صدرالدین ذاکر سے نہین ملا ہون - اور شیخ وجیہ الدین علوی کو بھی نہین دیکھا ہے - عمر پوری ہوئے کو آئی - لہذا اس بہانہ سے گجرات جانا چاہتا ہون - تاکہ ہم ایک دوسرے کو باہم وداع کرلین - تینون عزیز بالاتفاق

Marfat.com

گجرات ہوئے۔ لیکن شیخ احمد کو کامل تندرستی کی صورت پیدا نہین ہوئی۔ دو سال کے اندر کسی قدر بیماری جسم مین باقی رہ ہی گئی۔ یہانتک کہ آپ موت کی خطرناک منزل سے۔ دائمی زندگی کے ایمن آباد شہر کو ہجری سنہ نوسو اٹھاسی مین روانہ ہو گئے۔ خوابگاہ برودرہ (بڑودہ)

یاد شیخ زکریا

آپ شیخ عبدالرزاق جنجہانوی کے مرید ہین۔ نورانی باطن۔ اور روحانی شکل تھی۔ ہجری سنہ نوسو چورسی مین دہلی سے صوبہ مالوہ کا عزم کر کے چلے۔ جب قصبہ دہار مین ورود ہوا۔ تو یہان کی ہوا کی لطافت۔ لوگون کی ملنساری۔ اور عارف وقت شیخ معروف سعداللہ کی صحبت آپ کی دامنگیر ہوئی۔ شیخ صدر جہان کہتے ہین جب آغاز سلوک مین مجکو صرف ایک کرشمہ دکھا کر فیض کا دروازہ بند کر لیا۔ تو مجکو ایک عجب انقباض پیدا ہو گیا۔ جس کے بعد انبساط کی کوئی صورت تھی ہی نہین۔ **القصہ** جمعہ کے روز جامع مسجد مین آپ کی ملازمت مین حاضر ہوا۔ آپنی پیری فرد بستگی معلوم کر لی۔ ازراہ مہربانی۔ انقباض طبیعت مین کسی قدر کشایش فرمائی۔ اور کہا خیرگین نہین ہونا چاہیے۔ کیونکہ معشوقی مذہب کا ڈہنگ اس طرح پر ہے۔ کہ اولاً ایک جھلک دکھا کر کسی مبتلا کو فرہ چکھا دیتے ہین۔ اور پھر بے نیازی کر کے اُس کے سینہ مین شوق کی پرورش کرتے ہین۔ اس وقت مین عاشق زبان حال سے یہ گاتا ہے **بیت**۔

بیک کرشمہ دلم را شکار خود کردی	کنون کنارہ گرفتی چو کار خود کردی

آپ کی اس نہان دانی اور دل دہی پر مین سلوک سے باز نہین رہا۔ اور پہلے سے زیادہ گرم ہو گیا۔ کہتے ہین تمام عمر مجرد رہے۔ البتہ پیری کے زمانہ مین ایک مرید نے ایک کنیز پیش کی تھی۔ اُس کو چند روز خدمت مین رکھا تھا ہجری سنہ نوسو اٹھاسی مین آپ بہشت نشینون کے ہم نشین ہوئے۔ خوابگاہ دہار ہے مولانا غیاث کی تربت کے پہلو مین۔ **مصرع** بہشت جاودان ماوائے او باد۔

یاد شیخ صدرالدین ذاکر

آپ شیخ شمس کے بیٹے ہین۔ اور نام محمد ہے۔ زادبوم جانپانیر۔ اور خوابگاہ برودرہ (بڑودہ) آپ کے آباے کرام سوداگری کے ذریعے سے گزر اوقات کیا کرتے تھے پچیس سال کی عمر تھی۔ کہ آپ کو ترک اور تجرید کی توفیق ہوئی۔ ہجری سنہ نوسو باون تھا۔ کہ قطب الاقطاب غوث الاولیا کی خدمت مین پہونچکر مرید ہوئے اور ہمیشہ ملازمت مین رہنا اختیار کیا۔ جب آپ کے پیر بزرگوار نے گجرات سے گوالیار کو معاودت فرمائی

Marfat.com

تو آپ ہمراہ گئے - اور وہان پر جواہر خمسہ کو تمام وکمال عمل مین لاے - نفس کے ساتھہ جنگ کر کے - تقوی کو لڑائی مین غلبہ دیا - اور نفس نا فرجام کو ہموار اور فرمان بردار بنایا - بعدۂ خلافت کا خرقہ - اور تمام مشہور سلسلون کا اجازت نامہ حاصل کر کے اپنے وطن مین رہنے کی اجازت لی - علی ہذا القیاس تین دفعہ گجرات سے گوالیار کو گئے اور آئے - ایک بار پیر کی حیات مین اور دو بار پیر کی رحلت کے بعد **قدس سرہ** ہر دفعہ کی بازگشت مین منڈو (مانڈو) پر ہو کر گزر ہوا کرتا تھا - پچھلی مرتبہ کم وبیش ایک سال رہکر چلے کھنچے تھے - اور بہت سے صاحب استعداد منڈو والون کو اپنی بیعت اور تلقین کے حلقہ مین لاکر عرفانی اور وجدانی کمالات کو پہونچایا تھا - منجملہ اُن کے شیخ امان اللہ ابن شیخ کمال الدین کالپوی ہین - جو پرہیزگاران جہان کے سرگروہ تھے - نیز شیخ عثمان ابن لادن قریشی - نیز سردفتر متوکلان زمانہ شیخ کمنہ مجرد - جو بہت مدت تک شاہ میان جی مجذوب کے روضہ مین حجرہ کے اندر رہے نیز شیخ جمال ابن شیخ بہکہاری - اور راقم گلزار کی عمر بھی اُس وقت مین پندرہ سال تھی - مینے آپ کی ملازمت مین اہل زمانہ کے اسباب تعارفہ سے ہاتھہ دھو کر بالکل بیکارون کا سا طریقہ اختیار کر لیا تھا جب آپ اپنے وطن کو تشریف لے گئے - تو خلفا مین سے شیخ محمود ابن جلال کو یہان والون کی پرورش اور رہنمائی کے واسطے قیام کی اجازت ہوئی - شیخ محمود سلوک اور تصوف کی منزلین طے کرنے مین یگانہ روزگار تھے - تمام گجرات آپ کے خلفا اور مریدون سے بھرا ہوا ہے - چند اشخاص کے حالات یادداشت مین لکھون گا - جو صحیح صحیح معلوم ہوئے ہین - **انشاء اللہ العزیز** -

القصہ آپ کی نظر مین کیمیائی اثر - اور بات مین مقبولیت کی تاثیر تھی - آپ کا باطن شوق اور ولولہ سے لبریز اور ظاہر اتقا اور پرستش سے آراستہ تھا - آپ کے کرنے کے کام اتنے زیادہ تھے کہ رات دن مین بیکار ایک سانس بھی نہین گزرتا تھا آپ کی ریاضت داخل سلسلہ ہونے کے اولین روز سے واپسین نفس تک دم بدم زیادہ ہی ہوتی جاتی تھی - وجدان آپ کا جس قدر زیادہ ہوا - اُسی قدر خاموشی بڑھتی چلی گئی - **غوثی** خاموش ہو آپ کی تعریف انجام پذیر نہین ہے - آگے چلو - تاکہ بات ختم ہو - بالآخر جانپانیر کے ویران ہونے کے بعد آپنے گھر اور خانقاہ - بردورہ (بڑودہ) مین بنائی - جو جانپانیر سے تین منزل دور ہے - آپ بہت سے ارباب بصیرت کے پیشوا ہوئے ہین - ہجری سنہ نوسو اناسی مین حقیقی وصال کی تماشاگاہ کو رخصت ہو گئے -

مصرع درجہان بے او ندارد صدر شیخی رونقے -

Marfat.com

یاد شیخ چاون ابن عمر چشتی

آپ کی زادبوم اجمیر ہے۔ ہجری سنہ کچھ اوپر نوسو پچاس مین اپنے وطن سے مالوہ کی سیر کے واسطے آئے تھے۔ چند روز قصبہ بغلجہ مین قلعہ منڈو (مانڈو) کے نیچے بسر اوقات کی۔ پھر منڈو کی بڑی جامع مسجد مین جو ایک طاق ہے۔ اُس مین سکونت اختیار کر لی تھی۔ ایک ٹوکرہ بھر ریتی زمین پر پھیلائے رکھا کرتے تھے۔ اسی پر دن مین بیٹھتے تھے۔ اور اسی پر رات مین سویا کرتے تھے۔ ایک پرانی کملی پیوندون سے بھری ہوئی ہمراہ رکھا کرتے تھے۔ موسم سرما کے سوا اُس کو کبھی نہین اوڑھتے تھے۔ نہ کسی کے گھر جایا کرتے تھے۔ نہ کسی سے کچھ مانگا کرتے تھے۔ اسی طریقہ پر تقریباً بتیس سال اُس جگہ توکل مین زندگانی گزاری۔ ہجری سنہ نوسو اڑسٹھ مین جب کہ صوبہ مالوہ بازبہادر پسر سجاول خان افغان کے قبضہ سے نکل کر فرمان روائے اقلیم اکبر شاہ کے قبضہ مین آیا۔ اور وہ بدنصیب کوہستان بنگالہ مین بھاگ کر جا چھپا۔ تو بخشیان صوبہ نے سرکار منڈو کو پیر محمد خان کے نام سے جاگیر مین دیدیا۔ اور اُس کے متعلق تین ہزار سوار کی تنخواہ کر دی۔ اس کے دوسرے سال صاحب جاگیر شیخ کی ملازمت مین حاضر ہوا اور یہ کہ ملک خاندیس۔ ساتوین صدی کے نصف سے فاروقی طبقہ کے قبضہ مین ہے۔ اس کی فتح کے ارادہ کے متعلق کچھ گزارش حال کیا۔ آپنے اجازت نہین دی۔ بلکہ فسخ ارادہ کے لئے اشارہ فرمایا۔ اُس نے گوشِ قبول سے نہین سنا۔ اور لشکر کشی کا اہتمام کیا۔ خلاصہ کلام یہ کہ شکست کھا کر لوٹا۔ خاندیس کی فوج نے تعاقب کنان اس طرح آ لیا۔ کہ اتنی گنجایش اور فرصت بھی نہین رہی۔ کہ کشتی کو ملاح لوگ اُس کنارہ سے اس کنارے لے آوین ناچار گھوڑا دریاے نربدا مین ڈال دیا۔ پانی ڈباؤ تھا۔ بہت سے سوارون کے ساتھ ڈوب گیا[۱] فَغَشِيَهُمْ مِنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ۔

مذکورہ بالا خرق عادت دیکھنے کے بعد۔ اکبر شاہی اولیاے دولت۔ جو ملک مالوہ مین جاگیر دار ہوے آپ کے ساتھ نہایت نیک اعتقادی سے پیش آتے تھے اور آپ کی باتون سے انجام حالات کا تفاول کیا کرتے تھے۔ ہجری سنہ نوسو نواسی تھا۔ کہ آپنے دریدہ اور پوسیدہ ناسوتی چادر جس کو کون و مکان کے نساج جون نے [۲] خُلِقَ مِنْ مَّاءٍ دَافِقٍ کے عنصری تانے بانے سے بنا تھا جان کے کاندھے پر سے اُتار دی۔ اور بجاے اسکے بیش بہا لاہوتی چادر جس کو اسماء صفات کے ریشم بافون نے [۳] فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ

---

[۱] - پھر دریا کا جیسا کچھ (دریا) اُن پر آیا سو آیا ۱۲ [۲] وہ پیدا کیا گیا ہے پانی (یعنی قطرہ منی) سے جو اُچھل کر نکلتا ہے ۱۲ [۳] پھر جب اُس کا پروردگار پہاڑ پر جلوہ فرما ہوا ۱۲۔

Marfat.com

کی تجلیات کے زرین تارون سے بُنا ہے۔ بغل مین داب لی۔ اور حضور وحدت کو روانہ ہو گئے۔ سلطان ہوشنگ غوری کے گنبد کے باہر جو صحن ہے۔ اس مین آپ کی قبر تیار ہوئی۔ مصرع سیر گاہش گلشن دیدار باد۔

یاد مولانا روح الدین

آپ کی زاد بوم لار۔ اور خوابگاہ برہان پور خاندیس ہے۔ مولانا عماد طارمی کی بہن کے بیٹے ہین۔ لار سے براہ ہرمز آئے۔ اور دکن کے بندرون مین سے کسی ایک بندر مین ظہور فرمایا۔ احمد نگر کا فرمان روا برہان نظام الملک تھا۔ اُس نے شائستگی کے ساتھہ آپ کو نہین لیا۔ لہذا آپنے وہان سے برہان پور کا عزم کیا۔ یہان کے سپہ سالار نے نہایت دلی توجہ سے آپ کی آؤ بہگت کی۔ اولاً آپ کے واسطے گہر اور مدرسہ قرار دیا۔ پہر چند روز بعد حاکم صوبہ نے کمال آرزو۔ اور عاجزی کے ساتھہ آپ کو اپنے علاقہ کا قاضی القضاۃ بنایا۔ آپ کئی برس تک عقلی و نقلی علوم کا درس دیتے رہے۔ بہت سے لوگون نے آپ کی ملازمت سے فضیلتین حاصل کین۔

مصرع اوج روحش ذروۂ اعلیٰ بدان

یاد شیخ حسن محمد

آپ شیخ صدرالدین محمد ذاکر کی بہن کے بیٹے ہین۔ زاد بوم اور خوابگاہ دونون جانپانیر مین ہین۔ توکل اور تسلیم نے آپ کے باطن مین گہر بنا لیا تھا۔ گدڑی اور پیراہن کو اپنی درویشی کا نشان نہین سمجہا۔ آپ قبا وغیرہ لباس پہنا کرتے تہے۔ جس سے فقر کا چہرہ چہپ جاتا تھا۔ احوال کے چہپانے مین آپ اس قدر کوشش کرتے تہے کہ برسون تک دوستان محرم کو آپ کی تہی دستی اور فاقہ کشی پر اطلاع نہین ہوتی تہی۔ جب آپ کے قطع اسباب کی حقیقت ظاہر ہو گئی تو ایک روز آپ کے مامون نے آپ سے کہا۔ کہ ظاہری اسباب کو ہاتہہ لگانا۔ کچہہ حقیقی توکل کے منافی نہین ہے۔ آپ نے جواب دیا۔ کہ اسباب متعارفہ سے جو توسل قطع کیا گیا ہے۔ یہ توکل کی راہ سے نہین ہے۔ بلکہ ہمت کے سامنے دنیا اور مافیہا کی حیثیت دوربین نظر مین ایک رائی کے دانہ سے بہی کم معلوم ہوتی ہے۔ اور بے شمار شرکا اس مین دل اُلجہا کر تلاش مین پڑے ہوئے ہین۔ ناچار غیرت اور شرم نے مجکو اس بات پر مجبور کیا کہ اپنے تئین چند فرمان برداران ہوس کا شریک نہ بناؤن۔ اور ممتاز حیثیت سے زندگی بسر کرون بیت

با لشکرے شریک شدن ہست خردلی	در خردے کہ نیستی دہنیش یکے ست

مصرع دوستان را باد روزی شمۂ از ہمتش

Marfat.com

یاد مولانا عبد الجلیل جونپوری

آپ عزیز الحق کے خلیفہ ہین - صاحب فضیلت اہل کمال - ریاضت شعار - اور با عرفان تھے - کتب متداولہ کا محققانہ درس دیا کرتے تھے - اکثر گرسنگی کا روزہ رکھا کرتے تھے - جب وجد ہوتا تھا - یا رقت ہوتی تھی تو فرمایا کرتے تھے - کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ - میرے اوپر عملیہ مسائل کی صورت مین تجلی فرماتا ہے - ہجری سنہ نوسو نواسی مین حجاز کے مبارک سفر کا عزم کیا تھا - ناگاہ آپ کے پیر کی خانقاہ مین بے باک بدمعاشون کی ایک جماعت گھس آئی اور آپ کو شہید کر دیا - اُسی جگہ قبر بنائی گئی - مصرع

شہید خنجر تسلیم عمر جاودان دارد

یاد شیخ حسن پور شیخ عبد اللہ قریشی

آپ کی زاد بوم اور خوابگاہ دونون کالپی مین ہین - شیخ برہان انصاری کے مرید ہین فارسی شعر کا مذاق اور نظم کا رنگ قدیمانہ تھا - رسمی علوم سنجیدگی کے ساتھ تحصیل کئے تھے - گروہ وحدت کی اصطلاح پر عاقلانہ گفت و گو کیا کرتے تھے - اور سنا کرتے تھے - سماع کی مجلس مین کم تر جایا کرتے تھے - اور جو بساط متقیانہ ہوتی تھی اُس مین ہمیشہ بیٹھا کرتے تھے - ملک الشعرا شیخ ابو الفیض فیضی فیاضی نے آپ کی رحلت کا سال کلمہ فضائل پناہی سے نکالا ہے - جو ہجری سنہ نوسو نواسی ہے مصرع یاد انزول او بمقام موحدان ؎

یاد راجی سید مصطفیٰ

آپ کے پدر بزرگوار کا نام سید مبارک ابن سید محمود ابن سید نور ابن سید حامد شاہ ہے - اور سید حامد شاہ شیخ حسام الدین مانک پوری کے بڑے خلیفہ تھے - آپ کے درویشانہ اخلاق اور صوفیانہ اطوار تھے - آپ کی طبیعت - ناموافق چیزون کی برداشت نہین کر سکتی تھی - زندگی کمال ظریفانہ طور پر بسر کیا کرتے تھے - بیرونی پاکیزگی - اور اندرونی صفائی - آپ کے خمیر مین داخل تھی - سرود اور سماع کو بہت دوست رکھتے تھے - لیکن ہر ایک نغمہ پر آپ کا دل بے قابو نہین ہوتا تھا - جب تک گانے والا - اور بجانے والا - ایسے کامل ہنر سے آراستہ نہین ہوتا تھا - جو علم موسیقی مین درکار ہے - تب تک آپ کو نہ وجد اور رقت کی حالت پیدا ہوتی تھی - اور نہ تقید کی پستی سے اطلاق کے اوج کو پہونچتے تھے - اس صورت مین آپ کا معنوی سکر طول کھینچ جاتا تھا - غوث الاولیا کی خدمت مین دامادی کی نسبت تھی - اور قطب الاقطاب کی لڑکی سے کئی فرزند ہین - منجملہ اُن کے ایک راجے سید محمد ہین - جو اپنے بزرگوار باپ کے جانشین ہین - اللہ تعالیٰ جل شانہ سب کو

Marfat.com

اجداد کے کمالات پر پہونچادے - جب ہجری سنہ نوسو چوراسی مین عرش آستانی اکبر شاہ کا لشکر دارالخلافۃ آگرہ سے مالوہ کی طرف کوچ کرکے آیا - تو تمام مشائخ - فقرا - فضلا - قضات - اور شعرا لشکر کے ہمراہ تھے - راقم بزرگون کی ملازمت کا تشنہ ہی ہے - جب یہ خبر سنی - تو بیتاب ہوکر گھر مین نہ بیٹھ سکا - جو بزرگانِ شہر - سیر لشکر کے واسطے روانہ ہوئے تھے - اُن کے ہمراہ مینے بہی عزم کیا - اِس سلسلہ مین راجہ سید مصطفیٰ کے دیدار سے ظاہری اور باطنی آنکھین منور ہوئین - اور الٰہیات والون کی بزرگ انجمن مین - بارہا شامل ہوا یہ انجمنین ایسی بافیض تہین - کہ ایک چلہ ریاضت کا فیضان ہر ایک مجلس مین شرکاے مجلس پر نثار ہوتا تہا - بالخصوص اُس مجمع مین جو شیخ ضیاء اللہ ابن غوث الاولیا - قدس اللہ اسرارہم کے خیمہ مین فراہم ہوتا تہا - ہر ایک طرف سے الحوصلہ الحوصلہ کی آواز اور الاستعداد - الاستعداد کی فریاد - بلند ہوتی تہی - وہ شخص عجب سعادت مند مدہوش ہے - جس کی طلب کا پیالا اس وحدت کی شراب سے مالامال ہوجاوے -

یاد شیخ شمس الدین

آپ کا لقب اور تخلص زندہ دل تھا - اور آپ شیرازی ہین - مرقد آپ کا بیجاپور دکن مین ہے - کسی قدر حالات آپ کے اس طرح پر ہین - چودہ سال کی عمر تہی - کہ آپنے علوم متداولہ تحصیل کرکے تفسیر بیضاوی شریف پر حاشیہ لکہا تہا - فرمان روایان پارس کی نسل سے ہین - جب سلطنت بنی اعمام (چچازاد بہائیون) کے ہاتہہ مین پہونچی - تو آپ کے ساتہہ بداخلاقی اور کوتہ نظری کا برتاؤ ہوا آپ کی والدہ ماجدہ نے فرزند کی سلامتی کے واسطے یہ رائے قایم کی - کہ تم کو اس ملک سے سفر کرجانے کے سوا - چارہ نہین ہے - جب حکومت زمین ہی نہین رہی - تو دوسرے پیشون کے ساتہہ توسل اختیار کرنے سے درویشی اچہی ہے - آپ نے مان کا فرمانا قبول کیا - مادر مہربان نے وقت روانگی دو نصیحتون کو آپ کی راہ کا توشہ بنایا (اول یہ) کہ اپنے دست بیعت سے ایسے بزرگ کا دامن پکڑنا جو زمانہ کا قطب اور نیز غوث ہو (دوسرے یہ) کہ جب تک زندہ رہو - اِس ملک مین واپس آنے کی خواہش نہ کرنا آپنے والدہ کی رائے کے بموجب قلندری لباس مین آکر - عراق عرب کے راستہ سے ہر ایک شہر مین گذر کیا - اِس سیر و سیاحت کے سلسلہ مین جہان کہین پہونچے - پیر کی تلاش نہین چہوڑی - لیکن تقدیر نے آپ کی خاطر مین یہ بات نہین آنے دی - کہ کسی بزرگ کے آگے سامنے ہوکر بیعت ہوجاوین - یہان سے آپ جزیرہ دیو مین آئے - وہان پر ایک درویش صاحب سے ملاقات ہوئی - جن کا دیدار دیکہکر ایک قسم کا انجذاب پیدا ہوا - لہذا

Marfat.com

آپ چندروز اُن کی صحبت مین رہ کر آزمایش دل کے درپے رہے - اِس اثنا مین خبر ملی - کہ شیخ محمد غوث قدس سرہ جوان درویش صاحب کے پیر ہین - گوالیار کی طرف سے ہجرت فرماکر احمد آباد مین آئے ہین اور میدان مین سب سے سبقت لے گئے ہین - آپنے یہ الہامی پیام سنکر - خوشی کے ساتھہ آنکھون سے احمد آباد کا راستہ طے کیا - اور خانقاہ کا پتہ لگاکر حاضر دربار ہوئے - ایک اخروٹ ہاتھہ مین لیکر قلندرانہ سامنے گئے عقل اور خواہش جس قدر بھی تھی - تمام وکمال ایک ہی دیدار کے نذر ہو گئی - خیالات اور سوالات جو ضمیر مین بھرے رہے تھے سب فراموش ہو گئے - اِس عالم بیہوشی مین قطب الاقطاب نے آپ کا ہاتھہ مع اخروٹ کے پکڑلیا - اور فرمایا - تم میرے مرید ہوئے - آپنے جواب دیا - ہان بالآخر - چند سال خدمت اور ریاضت کی بدولت اپنے اخلاق اور اوصاف کی تہذیب و تبدیل کرکے مالک ہر دو عالم ہو گئے - باشندگان صوبہ دکن کی رہنمائی کی اجازت ملی - آپ فرمایا کرتے تھے - جب مین مالوہ سے چلا تھا - تو کئی سیر گیہون زنبیل مین رہ گئے تھے - جب بیجاپور مین پہونچا - تو آبادی سے پانچ کوس دور ایک خوش ہوا ٹیلہ تھا - وہان پر رہنے کا ٹھکانا کرلیا - اور وہ باقی ماندہ گیہون بلندی کے دامن مین بکھیر دئے - ہر سال اُگ آتے تھے - مین بقدر صرفہ اُٹھالیا کرتا تھا - اور باقی ماندہ زمین پر گر پڑتے تھے - پھر فصل پر اُگ آتے تھے - اُسی طرح هَلُمَّ جَرًّا جب گزران وقات کے لائق قوت اس طور پر مقرر ہو گئی - تو مین کسی سے کچھہ نہین لیتا تھا - اور باوجودیکہ تمام مشہور خانوادون مین مجکو اجازت تھی - لیکن جب تک پیر نے اپنی صورت ظاہر بینون کی آنکھہ سے نہین چھپائی - کبھی مرید کرنے کا خیال بھی نہین ہوا - بعد مین شیخ عبدالغفور نام ایک جوان صاحب استعداد تھے - ان کو اپنی خدمت مین قبول کیا - اور نیز ان کی تربیت مین ہمت بھی کام مین لائے - شیخ عبدالغفور کو اپنے مکان مین چھوڑکر - ایک سال درمیان آپ اپنے پیر کے روضہ کی زیارت کو گوالیار - جایا کرتے تھے - اور جانے مین اور آنے مین دونون دفعہ منڈو (مانڈو) پر سے گزرا کرتے تھے اور راقم کے محلہ مین اُترا کرتے تھے - راقم علم تکسیر اور جفر جامع مین آپ کا شاگرد ہے - خلاصہ کلام یہ - کہ ایزدی اسرار کے ہنگامہ مین عجب رونق آئی تھی - ہجری سنہ نوسو چھیاسی مین زیارت کرنا چھوڑکر تین سال تک اپنے مکان مین حق پرستی کرتے رہے - پھر ہجری سنہ نوسو نوے مین اخروی سفر پیش آگیا - وہی مرید شیخ عبدالغفور تکیہ مین پیر بزرگوار کا طریقہ جاری رکھتے ہین - خدا اور زیادہ توفیق دیوے - مصرع

زندہ دل رفت و بروزندہ دلی

Marfat.com

یاد شیخ عبدالوہاب افغان

آپ شیخ فضل اللہ ابن حسین ملتانی چشتی کے مرید ہین - خوابگاہ اور زادبوم دونون منڈوین ہین جوان سپاہی تھے - لیکایک الٰہی جذبہ پیدا ہوگیا - اور اُس کی جھاڑو نے آپ کے باطن کو انانیت کے خس وخاشاک سے جھاڑ بہار کر پاک وصاف کردیا - اپنی وضع اور طرز چھوڑدی اس خیال سے کہ مجھ مین معنیٔ مردانگی نہین ہے اور بظاہر عورت بھی نہین ہون - پس بہتر یہ ہے کہ اپنے تئین عورت اور مرد دونون کی لباس اور زیور مین تقسیم کردون اس بنیاد پر آپ اپنے نصف حصہ جسم کو زنانہ لباس اور زیور سے آراستہ رکھتے تھے - اور دوسرے نصف حصہ کو مردانہ لباس اور روش مین رکھتے تھے - مدتون تک اسی طرز کے ساتھ بسر کی - بالآخر جب جذبہ کا جوش فرو ہوا - گدڑی پہن کر سیدھے سلوک مین داخل ہوئے - کشود کار کی شعاعین آپ کی پیشانی سے نمایان تھین - کسی آدمی سے تمام فقر کے اوقات مین فتوحات کے طور پر کچھ نہین لیا - لیکن لکڑیون کا گٹھہ جنگل سے لاکر بازار مین بیچ آیا کرتے تھے - اُس کی قیمت کے تین حصہ کرتے تھے - ایک حصہ عیال پر صرف کیا کرتے تھے - دوسرا حصہ اپنی خوراک کے خرچ مین رکھا کرتے تھے - اور تیسرا حصہ بیچارون اور یتیمون کو تقسیم کردیا کرتے تھے - اس طریقہ سے وجہ معاش بہم پہونچایا کرتے تھے - اور کمایا کرتے تھے - ہجری سنہ نوسو نوے مین اپنا ظاہری چہرہ عالم خاکی سے چھپاکر روحانیون کی بزم مین جا سمولا -

یاد شیخ منور

آپ شیخ نورالہدا ابن قاضی معزالدین ابن قاضی الہداد - ابن قاضی محمد شرعی کے فرزند ہین - قریغ گروہ مین سے ہین - آپ کے چوتھے باپ کا وطن زمین توران مین تھا - اُن کو حادثات زمانہ سے ویرانی نے آگیرا - ناچار ہند کی طرف آنے کا اتفاق ہوا - سرکار سیوستا مین ایک قصبہ جمراوت نامی ہے - صاحب موصوف سیر کنان - اس قصبہ مین آپہونچے - اور رسمی علم کی تحصیل پر دل نہادہ ہوئے - بالآخر انہین اطراف کے کوہستان مین کمین گوشہ اختیار کرلیا - اور اندرونی آلایش اور بیرونی لوث کی شست وشو مین مصروف ہوئے - چند روز نہین گزرنے پائے تھے - کہ اُس ملک کے چھوٹون بڑون کی انگلیان قاضی محمد کی طرف اُٹھنے لگین - اور نیک کرداری مین نامور ہوئے - اتنے مین قاضی قصبہ کی قضا آگئی - گانون کے مقدم اور نیز دیگر بڑے بڑے لوگون کے ذہن نشین یہ بات ہوئی - کہ قصبہ کے قضیون کے تصفیہ کا اختیار قاضی محمد کے قبضہ اقتدار مین دیا جاوے - اس تجویز پر سب کا قرارداد ہوکر قاضی محمد کی خدمت مین حاضر ہوئے - اور

Marfat.com

اس قرارداد کے متعلق گزارش کو منت اور سماجت کے ساتھ شامل کر کے بہت کچھ کوشش کی - مگر قبولیت کا جواب نہین ملا - باایںہمہ بہت مدت تک اس گفت وگو کا سلسلہ منقطع نہین ہوا - یہان تک کہ ایک رات عالم مثال مین حضور خاتم النبوۃ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا - محمد - تمہاری نشست شریعت کی مسند پر ازل مین پسند کی گئی - اور شرعی لقب عنایت ہوا ہے - اس سبب سے قاضی محمد شرعی کر کے شہرت ہوئی - جب ایسا واقعہ پیش آیا - تو مجبور ہو کر اس بزرگ منصب کا بار گرانبار قبول کیا - وہ عمر زندون تک یکے بعد دیگرے اس مبارک مسند پر جانشین ہوتے رہے -

جب شیخ منور کی باری آئی - تو منصب قضا اختیار کرنے سے پہلے - الٰہی جذبہ نے آپ کی ہستی کو سر سے پانون تک ایسا جکڑ بند کیا - کہ وطن سے نکلکر - رہنما پیر کی جست جو مین پائے تلاش آبلہ ناک ہوا - جہان کہین کسی درویش کا نام سنا - ضرور ملازمت مین پہونچکر فیض حاصل کیا - کہتے ہین - ایک رات عالم خواب مین ایک دلکشا میدان کے اندر ایک مزار نظر آیا - جاہتے تھے - کہ اس عنبرین خاک کو بوسہ دین - یکایک اس قبر کے اندر سے ایک ہاتھ نکلا - آپنے مریدون کے طریقہ پر مصافحہ کیا - اور مجاورون سے دریافت کیا کہ یہ قبر کن خداشناس بزرگ کی ہے - جواب پایا - خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کی - یہ خوشخبری پاکر دل باغ باغ ہوا - صبح ہوتے ہی شادان اور فرحان ناگور کی طرف چل نکلے - یہان پر خواجہ خانون کی خدمت مین آپ کو فیض ہدایت حاصل ہوا - پہلا ہی دیدار کرنے پائے تھے - کہ تن تمام وکمال دل ہو کر گرویدہ اعتقاد ہوا اور ارادہ بیعت خاطر مین استحکام کے ساتھ جما - ہنوز اس مصمم عزم کو خانہ خیال سے میدان گفتار مین نہین لائے تھے - کہ ضمیر شناس خواجہ نے فرمایا - منور - مینے تم کو اپنی بیعت کے فروغ سے درجہ سعادت دیا - زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے - کہ صرف اسی قدر بیان پر اکتفا کر کے بیعت کے طور پر خواجہ نے ہاتھ نہین پکڑا - اور فرمایا - تم پیشتر ہی دست بوسی کی دولت سے کامیاب ہو چکے ہو - عالم خواب کا واقعہ یاد کر کے - اور زیادہ اعتقاد بڑہا - کیا سفر مین اور کیا حضر مین آپنے بہت مدت پیر کی ملازمت مین گزرانی اور ناگور سے ساتھ ہو کر چندیری مین - اور چندیری سے گوالیار مین آئے - پیر نے چند روز بعد گوالیار مین خرقہ خلافت آپ کو عطا فرمایا - اور اپنے ہمراہ آپ کو آگرہ مین لے گئے - اور جگہ دکھلائی - کہ اس جگہ اپنا مکیہ بنالو چنانچہ حسب ارشاد مرشد - واپسین سفر تک کہ تاریخ ستائیسوین ذی قعدہ ہجری سنہ نوسو نوے تھا - اسی قیام کی زمین مین رہے جب تک جیئے - اور اسی مین مر گئے -

Marfat.com

کہتے ہین شیخ حمید ابن شیخ بہاء الدین مغنی - ایک روز ادہم خان کو شیخ منور کی خدمت مین لے کر آئے - ادہم خان دیر تک کہڑا رہا - جب عرض کیا گیا - کہ فلان خان کہڑا ہے - فرمایا - کیون نہین بیٹہتا ہے - اُسنے نذر پیش کی - آپنے قبول نہین فرمائی - اور فرمایا - شہر مین جو لوگ اِس کی خواہش رکہتے ہین - ان کو تقسیم کردو - اس کے بعد ادہم خان نے دعا کے واسطے عرض کیا - تو آپ خاموش ہو رہے - آنے والا پریشان حالی کے ساتہہ - خدمت سے اُٹہا - جب ہم نشینون نے دعا نہ کرنے کا سبب دریافت کیا - تو آپنے جواب دیا کہ اس کے سر مین فرمان روائی کی آرزو بہری ہوئی ہے - حالانکہ اس کے تن پر سر نہین ہے - پہر ہمت کیون کر امداد کرے کہتے ہین انہین ایام مین اتکہ خان نے اُس کو قلعہ آگرہ کے اوپر سے ڈال کر نیستی کے مکان کو روانہ کر دیا -

یاد شیخ یوسف بنگالی رحمہ اللہ

قرطاسی علوم کے واسطے آپ کا دل - کتابون کا صندوق تہا - اور آپ کی زبان مجلد کتابون کی دوکان تہی - آپ نے آغاز جوانی مین عربی علم کی تحصیل کے واسطے اپنی نادبوم سے غربت اختیار کی تہی - مہربان تعلیم دہندہ اُستاد کی تلاش مین ایک شہر سے دوسرے شہر کو - اور ایک دیس سے دوسرے دیس کو چلے پہرے - بالآخر ازلی ہدایت نے آپ کو احمد آباد گجرات مین خدیو نشاتین قطب مدار علمین شیخ وجیہ الدین احمد علوی کی ملازمت مین پہونچایا - جب تمام نقلی اور عقلی فنون کو تحصیل کر لیا - تو شیخ علوی کی خدمت سے برہان پور کی اجازت ملی - آپنے اُس جگہہ پہونچکر شیخ سالم کی ہمسائگی مین گوشہ اختیار کیا - علم طب مین شیخ سالم کے بیان کو جالینوسی حکم اور نفس کو مسیحائی حکم حاصل تہا - چند روز بعد شیخ سالم نے اپنی لڑکی آپ کو دیدی - گہر اور سامان دونون جم پہونچ گئے - بہت مدت تک آپنے درس دیا - لیکن تصوف کی تعلیم سے ہمیشہ احتراز کیا کرتے تہے اور اگر کوئی آرزومند صندکر بیٹہتا تہا - تو آپ اُسکو حقیقت آگاہ شیخ طاہر یوسف سندہی کے درس مین بہیج دیا کرتے تہے مسیح القلوب - بعض علوم مین - اور دریاے فضیلت وکمال شیخ پیر محمد حلیم - اکثر علوم مین آپ کے شاگرد ہین شیخ پیر محمد حلیم - آج کے روز اس درجہ کے آدمی ہین - کہ چہوٹے بڑے - اور مسافر و مقیم ان کے درس سے فیض حاصل کرتے ہین - ایک روز شیخ یوسف کے داماد شیخ سکہجی نے جو حکیم عثمان بولکانی کے شاگرد ہین مسیح القلوب کی خدمت مین عرض کیا - میرے خسر نے واپسین سفر کے وقت وصیت کی تہی - کہ میرے فرزندون کو حقائق نثار حقیقت آگاہ شیخ طاہر ابن یوسف کے درس مین برگاہ جاکر دو تین حرف پڑہ لینا چاہیے - اس پڑہنے کی برکت کا اثر اخیر مین ظاہر ہوگا - اب آپ کے دو فرزند عبد اللہ اور عبد الرحمن نے چونکہ پدر بزرگوار کی وصیت پر عمل کیا -

Marfat.com

اسواسطے اُن کو علم - فضیلت - حق شناسی - اور خدا پرستی یہ جملہ صفات حاصل ہو گئے ہین - یوسفی خوابگاہ مصر برابنور مین ہے - مصرع علومش رہنمائے عین حق باد -

یاد شیخ ابراہیم قاری شطاری

آپ کی زادبوم سندھ ہی شیخ لشکر محمد عارف کے مرید ہین - آپ کے افعال کا دامن رعونت کی گرد سے غبار آلودہ نہین ہوا تھا - اور آپ کے مراقبہ کا گریبان خود فروشی کے تکمہ سے خالی تھا - آپ کئی نوع کے خطوط اُستادانہ لکھنا جانتے تھے - علم قرأت مین اہل زمانہ کو جبرئیلی لہجہ سکھایا کرتے تھے - چنانچہ آپ کے پیر - اور مسیح القلوب دونون تجوید قرآنی مین آپ کے شاگرد ہین - آپ کے پیر نے چند روز فتوحات کی آمد اپنے اوپر حرام کرلی تھی - آپ پچیس سال تک لکڑیان جنگل سے لاکر فروخت کرتے رہے - اور اُس کی قیمت جو کچھ آتی تھی وہ خوراک پیر مین صرف ہوا کرتی تھی - القصہ جب آپنے اپنے پیر کے ہمراہ احمد آباد مین غوث الاولیا قدس سرہ کی ملازمت کی - تو غوث الاولیا نے بہت کچھ توجہ فرماکر آپ کو نمازمین اپنا امام بنایا - اس کے بعد آپنے گیارہ سال تک خاص غوث الاولیا کی امامت کی - اور لاہوتی فرغ لقب پایا - مسیح القلوب بحوالہ بیان پیر روایت ہے - کہ فرماتے تھے - آپ فرض عشا سے فارغ ہونے کے بعد آٹھ رکن کا شغل شروع کردیا کرتے تھے اور صبح کی سفیدی نمودار ہونے تک جاری رکھتے تھے - اور استیلائے عشقیہ کے شغل کو ایک سانس مین چوبیس ۲۴ بار پورا کرتے تھے - لیکن آزادگی اور بیخودی کو زمانہ کی نیرنگیون کے ہاتھ بیچتے نہین تھے - اِس قول کی تصدیق اس طرح پر ہے - کہ ایک روز مولانا حافظ صدر سندھی نے آپ کی خدمت مین عرض کیا - ہمارے حاکم محمد شاہ فاروقی نے فرمایا ہے - ایک دیرینہ سال ضعیف شخص قرآن پڑھانے والا جو اصول قرأت جانتا ہو - پیدا کرو - تاکہ ہم اُس کو پردہ نشینان حرم کی تعلیم پر مقرر کرین - اب بہت کچھ تلاش کے بعد مذکورہ بالا صفات کے ساتھ موصوف آپ کو پایا ہے - اگر اجازت ہو - تو اس کی تجویز عمدگی کے ساتھ کیجاوے - آپنے فرمایا مین نظر باز پیر نہون - میری سال خوردہ صورت پر نگاہ نہین کرنی چاہیئے - لراسمہ

بر ظاہر من نگہ روا نیست	گاہے کف پا و گہ عذاریم
بگمار نظر اگر توانی	بر باطن ما کہ حسن ساریم

کیونکہ میری آنکھ اور میرا دل ہنوز میرے قابو مین نہین ہین - لہذا بہتر یہی ہے - کہ اس خیال کو بھی چھوڑ دو مجکو اور نیز خود کو خطرناک گرداب مین نہ ڈالو - تاکہ مین ہم عمرون کی خجالت کا باعث نہ بنون - اس طرح کی بے قید

Marfat.com

گفت وگو سے اپنی وضع داری کو آپنے تبدیل نہین فرمایا - اور آزادی کا دامن سبز باغ دکھانے والے کے ہاتھ مین جانے نہین دیا - توکل اور تواضع مین استحکام کے ساتھ قدم جمائے رکھا لباس درویشی نمار کھتے تھے - ہر ایک طرز کے ساتھ خواہ سلا ہوا ہوتا - یا بے سلا ہوا ہوتا - برہنگی کا علاج کر لیتے تھے - ایک روز آپنے سنا کہ ایک شخص ایسا کہتا ہے - کہ ناکہانے کے وقت - روزی دینے والے خدا کا نام یاد کرنا چاہیئے - اس کا جواب آپنے دیا - آفرین ہے - تم کو - لیکن ابراہیم کے نزدیک آذ صوفی وہ ہے - جو حقیقی رازق کے مشاہدہ کے بدون کہانے پر ہاتھ ہی نہ بڑہا دے ہجری سنہ نو سو اکیانوین مین آپ کی زندگی کی صبح - کوچ کی شام سے جا ملی - خوابگاہ برہان پور - مصرع صبح وشامش باد زلف وروی حور -

یاد شیخ قطب جہان ذاکر نہروالہ قدس سرہ

آپ نے تجرید کا پانون ہمت کے کاندہے پر رکھ چھوڑا تھا - اور تعلقات کی پابندی اور خواہشات کی دوستی سے انکاری سر ہلاتے تھے - ایسی حالت کے ساتھ اللہ تعالی جل شانہ کی یاد - اور بندگی مین آپ کا ظاہر و باطن آراستہ تھا - آپ کے فرزند شیخ عابد کہتے ہین - میرے بزرگوار باپ کے گھر مین - پرانی چٹائی کے سوا - دیگر اساس البیت مین سے کچھ نہین تھا - مگر ہمیشہ دہلیز کے کواڑون مین زنجیر لگی رہتی تھی - جب کوئی شخص آپ کی ملاقات کے واسطے دروازہ پر آتا تھا - اور آپ چاہتے - کہ اندر بلا لیا جاوے - تو خود باہر نکلکر دروازہ کھول دیا کرتے تھے - اور حجرہ تک ہمراہ آتے تھے - جب وہ شخص لوٹ کر جاتا تھا - تو مشایعت کے واسطے دروازہ تک جاتے تھے اور پھر بدستور زنجیر لگا کر خلوت خانہ مین چلے آتے تھے - الغرض ہمیشہ اسی طریقہ پر لوگون کے ساتھ سلوک کیا کرتے تھے شیخ احمد یحیی منیری قدس سرہ کے مکتوبات کے مقابلہ مین آپ نے مکتوبات لکھے ہین - جداگانہ ہر ایک مکتوب کے اندر الہی اسرار و معرفتین بہت کچھ بھری ہین اُن کے دیکھنے سے اُن کی حقیقت معلوم ہوتی ہے - دگر نہ بیان کے ذریعہ سے کوئی ہاتھ اُن کے کمال کے چہرہ پر سے نقاب کا ایک کونہ بھی نہین ہٹا سکتا ہے شیخ لشکر محمد عارف - اور اُن کے ماموں شیخ ولی محمد نے اولاً تلقین و ذکر انہین موصد بزرگوار کی ملازمت سے لی تھی - پھر اسکے بعد ان اصحاب نے قطب الاولیا شیخ محمد غوث کی خدمت مین اپنی استعداد کو ترقی دیکر - گروہ کے گروہ لوگون کو ہدایت اور ولایت کے درجہ پر پہونچایا -

مصرع کحل چشمش راحت دیدار باد ؛

Marfat.com

یادشیخ بایزید شروانی

آپ سید ولی چرہتادلی کے مرید ہین - آزادہ ولی کے ساتہ زندگی گزارتے تہے - آپ کے شور و فغان سے مجلس سماع مین نمکینی پیدا ہوجاتی تہی - اور آپ کے رونے سے ہم نفس اور نظارہ کرنے والے اصحاب رقت دگریہ مین آکر اس طرح کا نغمہ گایا کرتے تہے - **بیت** -

کاشن غوثی رانمی دیدم درین آزردگی		رفتم از آسودگی تا دیدم این ازردہ را

دسوین صدی کے اخیر مین دارالحضور کو روانہ ہوگئے - خوابگاہ پایہ تخت اگرہ -

یادشیخ لشکر محمد عارف قدس سرہ

آپ ملک راجن - ابن ملک پیر - ابن ملک رکن قریشی کے فرزند رشید ہین - زمانہ معنی کے اعتبار سے آپ کی نظیر آلہی علم کے عالم مین بتلاتا تہا - اور نظارہ کرنے والا - صورت کے اعتبار سے - آپ کی شبیہ - آئینہ فروش کی دوکان مین ظاہر کرتا تہا - چونکہ عبارت کا گھوڑا حقیقت گزاری کے میدان مین بالکل لنگڑا ہے - لہذا بہتر یہ ہے - کہ کسی قدر آپکے پسندیدہ حالات بیان کرکے سرمایہ سعادت حاصل کرون - مضافات گجرات مین ایک قصبہ مہلاسہ نام ہے - اس قصبہ مین آپ کا قدسی نفس - دسوین صدی کے آغاز مین علم (عدم) سے عیان (وجود) مین بہیجا گیا - آپکی والدہ نے تیرہ روز بعد - اور پدر بزرگوار نے چہہ برس بعد فرمان طلب قبول کیا - لہذا آپ کی پرورش کی نوبت آپ کے دادا کو پہونچی - آپ کے آباے کرام سپاہی شعار تہے آپنے ابتداے زمانہ ہوش مین قاضی محمود دبیر پوری کا دامن رہنمائی - اپنے دست ارادت سے پکڑا تہا -

ایک روز آپنے فرمایا - قاضی محمود کو پیٹ کی بیماری تہی - ایک میدان مین پردہ کی ضرورت پیش آئی اسی اثنا مین میرے دادا کا اونٹ آپہونچا - مینے اُس کو بٹہایا - اور اسباب مین سے خیمہ نکال کر کھڑا کردیا - میرے اس عمل سے پیر بہت خوش ہوئے اور اُن کی خوشی سے میرے حالات کی بہت کچہہ درستی ہوئی - اور نیز یہی خوشی - میری صلاحیت - اور راست کرداری کی بنیاد ہوئی - پیشہ سپاہ گری - آبا و اجداد کا طریقہ تہا یہ طریقہ مینے سولہ برس کی عمر مین توفیق کی بدولت ترک کردیا - اور حقیقی رہنمائی کی تلاش کرنے لگا - طالب صادق تہی - اِس نے مجکو بحر المعارف شیخ قطب جہان ذاکر نہروالہ کی خدمت مین پہونچایا - شیخ نے اولاً مجکو ذکر کا شغل تلقین فرمایا - تلقین کے بعد میرے باطن پر وہ ذکر کامل طرح سے غالب ہوگیا - یہان تک کہ دو سال تک میرے دل پر تمام اشیا کی آمد و رفت کا راستہ ہی بند رہا - مین رسالہ منہاج العابدین

Marfat.com

پڑھا کرتا تھا - جب تک پڑھے ہوئے سبق کے مفہوم کے ساتھ متصف نہین ہو جاتا تھا سبق آگے نہین بڑھتا تھا - اس کے بعد ہجری سنہ نوسو اکیاون تھا - کہ احمد آباد گجرات مین غوث الاولیا قدس سرہ کی خدمت مین پہونچکر حق شناسی کے پسندیدہ اسباب بہم پہونچائے - جب غوث الاولیا نے گوالیار کو معاودت فرمائی تو مینے بھی ہمراہی کا عزم کیا - ارشاد ہوا - عارف - ہم تم کو اپنی جگہ طالبان معرفت کی ہدایت کے واسطے اسی صوبہ مین چھوڑتے ہین - چنانچہ بتعمیل حکم مرشد کم و بیش تیس سال تک احمد آباد مین رہنے کی توفیق ہوئی - آخر کار ہجری سنہ نوسو بیاسی مین برہان پور خاندیس کی طرف ارادہ کرکے روانہ ہوگیا -

ہجری سنہ نوسو ترانوین تک طالبان خدا کے چہرہ پر آپ کی ہدایت کا دروازہ کھلا رہا - بہت سے لوگون نے آپ کے موثر انفاس کے فیض سے امکان کے تیرہ و تاریک گھر کو - شہود کے فروغ سے الٰہی نور کا محل بنایا - اور حقیقت کے ستارہ کو قید کے حضیض سے نکال کر اطلاق کے اوج پر پہونچایا - جو اصحاب آپ کے ساتھ نسبت رکھتے ہین - ان کے اذکار سے یہ حالات ناظرین کو معلوم ہونگے - انشاء اللہ العزیز - دوسری شوال سال مذکور کو عالم شہادت کے تنگ کوچہ سے چل کر عالم غیب کی وسیع آبادی مین جا پہونچے - آپ کا اسم شریف جو لشکر محمد عارف ہے - یہ سال رحلت بتاتا ہے - سنہ ۹۹۳ھ

مسیح الاولیا سے روایت ہے - ایک روز آپنے فرمایا - عیسیٰ - اب کثرت اعتباری نے حقیقی لباس پہن لیا ہے اور حقیقی وحدت پردۂ اعتبار مین چھپ گئی ہے - کیونکہ عالم (بحیثیت موجودہ) ظاہر ہونے سے پہلے عین حق تھا - اور ظاہر ہونے کے بعد حق عین عالم ہوگیا ہے - اور جب یہ حالت طاری ہوتی تھی - تو یہ جنیدی زمزمہ گایا کرتے تھے ؎

وَغَنّٰی لِیْ مَنْ قَلْبِیْ ۔۔۔ وَغَنَّیْتُ کَمَا غَنّٰی
وَکُنَّا حَیْثُمَا کَانُوْا ۔۔۔ وَکَانُوْا حَیْثُمَا کُنَّا

نیز مسیح الاولیا سے روایت ہے - آپ فرماتے تھے - خدا کو پہونچنا آسان ہے - لیکن حضور خاتم النبوۃ علیہ السلام کو پہونچنا دشوار بلکہ سخت دشوار ہے - کیونکہ اللہ تعالیٰ جل شانہ تمام اشیا پر جداگانہ خاص خاص طریقون کے ساتھ متجلی ہے - اور اپنے اپنے خاص طریقہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف ہر ایک کا راستہ لگا ہوا ہے - پس اس خاص طریقہ کے ساتھ وجود مطلق کے تعین اور تشخص کا ادراک یہی خدا کا پالینا ہے - اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت جمیع الٰہی اور امکانی کمالات کی جامع ہے - اس

Marfat.com

حقیقت کی شناخت تمام اسمائی اور صفاتی کمالات کے ساتھ متصف ہونے پر موقوف ہے۔ متفرق تعینات کے ساتھ جو جو طریقے مخصوص ہین۔ جب تک اُن تمام طریقون کے ساتھ۔ وجود کی معرفت اجمالاً اور تفصیلاً حاصل نہ ہو۔ تب تک طالب ذات بابرکات احمدی علیہ السلام کا عارف نہین ہوسکتا ہے۔

نیز مسیح الاولیا سے روایت ہے۔ سید عبدالغفور سندہی نے۔ جب آپ کے حضور مین رسم بیعت ادا کی۔ تو آپنے فرمایا۔ عیسیٰ شیخ ابوالعباس قصاب کہتے تھے۔ میرے باپ مجکو بزرگی کے سوا دوسرا کام سکھاتے ہی نہ تھے۔ اور استعداد کی تعلیم نے ولایت کے اس عالی مرتبہ کو پہونچایا۔ اور خود میرے آباو اجداد کا شعار مردم کشی (سپاہیانہ نوکری) تھا۔ دیکھو۔ استعداد نے مجکو کہان لاکر اکابر اور سادات کی رہنمائی کے واسطے مامور کیا ہے۔

نیز مسیح الاولیا سے روایت ہے۔ ایک روز رابعہ وقت بوبو راستی فرماتی تھین۔ ایک روز صبح کے وقت پدر بزرگوار نے مجھے اور برادرم ملک محمد سے اولاً راز مخفی رکھنے کا عہد لیا۔ اور اس کے بعد یہ الہامی لطیفہ بیان کیا۔ کہ آج کی رات تاریک مکان مین مراقبہ کے واسطے مینے سر جھکا رکھا تھا۔ یا عبدالرحمن کی آواز تین دفعہ مینے سنی۔ تیسری دفعہ مینے لبیک کہا۔ آواز آئی۔ تم تاریکی مین بیٹھے ہوئے ہو۔ مین چراغ بھیجتا ہون یکایک ایسی روشنی پھیلی۔ کہ اُس کی کیفیت کے خط سے سر ہلاتے تھے۔ اور بوبو راستی نے یہ بھی کہا۔ کہ تیس سال بعد آپ کے دریافت کرنے پر مینے اس راز کی مہر کھولی ہے۔ اور نیز آپ فرمایا کرتے تھے اپنی قطبیت کا خطاب مین بہت برسون تک پوشیدہ رکھتا رہا۔ ایک روز قوال آیا۔ اور اُس نے وہ غزل گائی۔ جو درجہ قطبیت کی خبر دیتی تھی۔ مسکراتے ہوئے فرمایا۔ عیسیٰ۔ اس قوال کو میرے راز کی آگاہی کس نے دیدی ہے بیت۔

سر خدا کہ سالک بہ عارف بہ کس نہ گفت	در حیرتم کہ باد فروش از کجا شنید

نیز مسیح الاولیا سے روایت ہے۔ شعبان کا مہینا اور ہلالی سنہ ایک ہزار تیرہ تھا۔ کہ ضیاء نشاتین۔ خداوند دولت دارین خانخانان سپہ سالار اکبر شاہ۔ والا طور سنجیدہ اطوار۔ پسندیدہ اخلاق شیخ ابوالخیر مبارک۔ رکن فضیلت و عرفان مولانا صالح سندہی۔ اور صدر آرائے شریعت و عدالت قاضی عبدالعزیز عیسیٰ قادری اجینی۔ یہ چاروں اصحاب اس درویش کے مکان مین راز کی باتین کر رہے تھے۔ اسی اثنا مین بحرالعلوم قاضی نصیر ابن شیخ سراج محمد بنبانی دروازہ کے باہر سے جھومتے ہوئے آپہونچے۔ اور جو چند باتین بیان کین۔ منجملہ اُن کے ایک یہ بھی ہے۔ کہ رابعہ وقت بوبو راستی دختر شیخ لشکر محمد عارف ایک روز فرماتی تھین۔ بابا کے اوپر ایک عجیب حالت طاری تھی۔ جو تعبیر اور تقریر مین نہین آسکتی ہے۔ جب وہ

Marfat.com

حالت موقوف ہوئی - تو اُس کی کیفیت دریافت کی گئی - فرمایا - بایزیدی مقام پر مجکو لے گئے تھے - اللہ تعالیٰ جل شانہ کا احسان ہے - کہ میری زبان سبحانی کہنے سے محفوظ رہی - اس کے بعد مسیح الاولیا سے روایت ہے - کہ اس مین شک نہین ایسا ہی ہے - مجکو بھی اُس وقت مین بلایا تھا - اور فرمایا - عیسیٰ سبحان ربی الاعلیٰ بہتر ہے یا سبحانی الاعلیٰ اور سبحانہ کہنا اچھا ہے - یا سبحانی کہنا عرض کیا - نہین - سبحانہ ہی کہنا اچھا ہے -

راقم - گلزار کے ذہن مین یہ بات آتی ہے - جب صوفی فنا کی امداد سے - عروجی سیر مین - امکانی خلعت جسم سے اُتار کر آلہی لباس مین آگیا - اور اُسکی مراد اپنی تنزیہ ہوئی - تو اُس وقت مین سبحانہ کی آواز کا منہ سے نکلنا تاویل اور توجیہ کا محتاج ہے - اور سبحانی کی آواز اگر نکلے - تو بے محل نہین - کیونکہ یہی اُسکی مراد ہے - اِس بنیاد پر سبحانہ کے بہتر ہونے کے واسطے دو توجیہین درکار ہونگی - البتہ اُس وقت مین توجیہ کی ضرورت نہین ہے - جب مراد یہ ہو - کہ بایزیدی مرتبہ کو پہونچنے والا شخص اگر سبحانہ کہے گا - تو ظاہر ہوگا - کہ امکان اور وجوب کے دونون دریاؤن کو جذبات کی موجون نے درہم برہم نہین کر دیا ہے - اور شریعت کا برزخ کہ اسی کی رعایت کے اندر حفظ مراتب ہے - درمیان مین حائل ہے اور اس مقام کا کمال بھی اس کے سوا نہین ہے - یعنی بایزیدی مرتبہ کو پہونچکر سبحانی نہ کہے - بلکہ سبحانہ کہے - جیسے کہ نزولی سیر مین جب ذات مطلق - انسانی مظہر سے ظہور کرتی ہے - تو سبحانہ کہتی ہے نہ سبحانی -

جو اصحاب مبدا اور معاد کا راستہ چلنے والے ہین - اور نیز جن صاحبون پر عروج اور نزول کی منزلون کے حالات منکشف ہین - اُن روشن ضمیر اصحاب کو اچھی طرح معلوم ہے - کہ عنوان سوال یہ ہے - سبحانی کہنا بہتر ہے - یا سبحانہ - اس عنوان سے یہ بات مفہوم ہوتی ہے - کہ جب سالک امکانی مراتب طے کرکے وجوب کے مرتبہ کو پہونچتا ہے - تو اُس وقت اِن دونون صیغون مین سے کون سے صیغہ کا کہنا بہتر ہے - ظاہر مین تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سبحانی کہنا مناسب ہے نہ سبحانہ - پس اس حالت پر نظر کرکے اس اعتراض کو گنجایش ہے - کہ مجیب نے کس اعتبار سے سبحانہ کو اولیٰ کہا - لیکن جب سوال و جواب کی عبارت سے مراد یہ مفہوم نہ ہو جس کا ذکر اوپر کیا گیا - بلکہ مراد یہ ہو - کہ مقام سبحانی مقام سبحانہ سے بہتر ہے - یا سبحانی کہنے والا سبحانہ کہنے والے سے افضل ہے - یا اس کے خلاف ہے - تو اس صورت

Marfat.com

مین جواب پر ہرگز اعتراض وارد نہین ہوتا ہے - کیونکہ اس تقدیر پر جواب کے معنی یہ ہو جاتے ہین - کہ سبحانہ کا مقام - اور سبحانہ کہنے والا - افضل اور اعلیٰ ہے -

ولا ریب فیہ خصوصًا لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شھید لان القائل بقولہ سبحانہ متصف بالکون بعد الاتصاف بالالوہیۃ کما اتصف الحق بہ بعد ما کان واجبًا والقائل بکلمۃ سبحانی ھو المتصف بالوجوب بلا اعتبار اتصافہ بالکون فالاول محقق والثانی مجذوب ومقام التحقیق اسنی من مقام الجذبۃ

اس مین کچھہ شک نہین ہے بالخصوص اُس شخص کے واسطے جو صاحب دل ہے یا کان لگا کر حضور قلب سے بات کو سنتا ہے - کیونکہ سبحانہ کہنے والا الوہیت کے ساتھہ متصف ہونے کے بعد امکان کے ساتھہ متصف ہے جیسے کہ حق جدا سکے کہ واجب تھا اب امکان کے ساتھہ متصف ہو گیا - اور کلمہ سبحانی کہنے والا - وجوب کے ساتھہ متصف ہوتا ہے جس کے اندر امکان کے ساتھہ متصف ہونے کے اعتبار کو دخل نہین - پس سبحانہ کہنے والا محقق ہے - اور سبحانی کہنے والا مجذوب ہے اور مقام تحقیق مقام جذبہ سے روشن تر ہوتا ہے -

اور اسی توجیہ پر سید الاولیا کے خط کی بھی نظر پڑتی ہے - جو رائم کے عریضہ کے جواب مین صادر ہوا ہے - رائم کے عریضہ مین اسی قسم کا اعتراض تھا - حاصل خط یہ ہے - کہ جب سلطان العارفین ابو یزید بسطامی نے مقام سبحانی سے ترقی فرمائی - اور اپنے تئین جس طرح الٰہیات کے ساتھہ متجلی پایا تھا اسی طرح حکمانات کے ساتھہ متلبس پایا - تو بول اُٹھے -

ان قلت یوما سبحانی ما اعظم شانی فانا مجوسی وانا کافر واقطع زناری واقول اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ

اگر مینے کسی روز سبحانی ما اعظم شانی کہا - تو مین مجوسی اور کافر ہو گیا - اور اب مین زنار قطع کر کے کہتا ہون - اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمدًا رسول اللہ

کیونکہ انسان وجود مطلق کا خلیفہ ہے مرتبہ واحدیۃ کے اعتبار سے - اسواسطے کہ اُسنے مرتبہ واحدیۃ کے اندر ظاہر وجود مین بھی ظہور کیا ہے - جس کا خاص وصف وجوب ہے اور ظاہر علم مین بھی ظہور کیا ہے جس کے لوازم مین امکان داخل ہے -

ولذلک یقال فی حق ابن منصور لو کان

اسی واسطے ابن منصور کے حق کہا جاتا ہے - اگر ہمارے

Marfat.com

فی زماننا لرقیناہ عما کان علیہ و ما ذلک الترقی الا الاتصاف بالکائنات بعد الاتصاف بالالھیات کما اتصف الحق بالکون بعد ما کان واجبًا۔

زمانہ مین ہوتے تو ہم اُن کو اُس حالت سے ترقی دیدیتے جو اُن کو حاصل تھی۔ اور یہ ترقی سوائے اسکے نہین ہے کہ کائنات کے ساتھ اتصاف پیدا کیا جاوے۔ بعد اسکے کہ الٰہیات کے ساتھ اتصاف پیدا ہو چکا ہے۔ جیسے کہ حق۔ امکان کے ساتھ متصف ہوا ہے۔ بعد اسکے کہ واجب تھا۔

پس سبحانہ۔ عبارت ترقی مراتب سے ہے۔ نہ سبحانی۔ پس اسی کو سمجھ لینا چاہیے۔

واضح ہو۔ کہ اس مقدمہ کا قائل۔ صاحب فصوص الحکم کا کلام ہے۔ جس کو مصنف نے فص نوحی مین وارد فرمایا ہے۔ یعنی یہ کہ قوم کا نوح علیہ السلام سے بھاگنا اسواسطے تھا۔ کہ آپ کی دعوت مین تنزیہ اور تشبیہ کے درمیان مین جامعیت نہین تھی۔

قال دعوت قومی لیلا من حیث حقایقھم الباطنۃ الی التنزیہ و نھارًا من حیث حقایقھم الظاھرۃ الی التشبیہ۔ فلم یزدھم دعائی الا فرارًا۔ ای نفورًا۔ مما دعوتھم الیہ

نوح علیہ السلام نے عرض کیا۔ مینے اپنی قوم کو بلایا رات مین اُن کی باطنی حقیقتون کے اعتبار سے تنزیہ کی طرف اور دن مین اُن کی ظاہری حقیقتون کے اعتبار سے تشبیہ کی طرف۔ مگر میری دعا نے فرار کے سوا کوئی اثر نہین کیا یعنی قوم کو جس امر کی طرف مین بلاتا تھا اُس سے نفرت ہوئی۔

ثم قال انما لم یجیبوا دعوتہ لما فیہ من الفرقان بین التنزیہ و التشبیہ و فی الامر ای فی نفسہ قرانٌ وجمع بینھما لا فرقان وتمیز بینھما۔

پھر مصنف فصوص لکھتے ہین۔ قوم نے جو نوح علیہ السلام کی دعوت کو قبول نہین کیا۔ تو اس کا سبب سوائے اس کے نہین ہے کہ اس دعوت کے اندر تنزیہ اور تشبیہ کے درمیان۔ فرقان (افتراق) ہے۔ اور نفس الامر مین تنزیہ اور تشبیہ کے درمیان قران (قرب) اور جمع چاہیے۔ نہ کہ ان دونون کے درمیان فرقان (افتراق) اور امتیاز۔

Marfat.com

ثم قال فان القران یتضمن الفرقان تضمن الکل لاجزائہ والفرقان لایتضمن القرآن فان الجزء لایتضمن الکل فالقران اکمل من الفرقان۔

پھر مصنف فصوص لکھتے ہین۔ کہ قرآن شامل ہے فرقان کو جیسے کہ کل اپنی اجزا کو شامل ہوتا ہے۔ اور فرقان قرآن کو شامل نہین ہے۔ کیونکہ جزء کل کو شامل نہین ہوتا ہے لہذا قرآن بہ نسبت فرقان کے زیادہ کامل ہے

ثم قال وھذا ای لکون القران اکمل من الفرقان ما اختص بالقران الا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بالاصالۃ وھذہ امۃ التی ھی خیر امۃ اخرجت للناس بالمتابعۃ والمراد بالقران الذی اختص بہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم وامتہ انما ھو بالحقیقۃ السوائیۃ الاعتدالیۃ الجامعۃ بین التنزیہ والتشبیہ وسائر المتقابلات بحیث لایغلب احد المتقابلین علی الاخر فی مرتبۃ من المراتب فلیس کمثلہ شیء ای فقولہ تعالی لیس کمثلہ شیء فجمع الامرین امر التنزیہ والتشبیہ فی امر واحد ای آیۃ واحدۃ وھی مجموع تلک الایۃ او کلام واحد وھو کل من نصفیھا۔

پھر مصنف فصوص لکھتے ہین چونکہ قرآن۔ فرقان کی بہ نسبت زیادہ کامل ہے۔ لہذا قرآن کے ساتھ جس کو خصوصیت دی گئی۔ وہ اصالۃً محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے۔ اور اتباعاً یہ امت ہے جو بہترین امم ہے۔ وہ امم جو لوگون کی رہنمائی کے لئے پیدا کی گئی ہین اور جس قرآن کے ساتھ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک اور آپ کی امت خاص کی گئی ہے۔ اس سے مراد وہ قرآن ہے۔ جو ایسی حقیقت کو شامل ہے۔ جو مساوات اور اعتدال کا درجہ رکھتی ہے۔ اور نیز تنزیہ و تشبیہ اور تمام متقابلات کو اس طور پر جامع ہے۔ کہ دونون متقابلون مین سے کوئی کسی پر کسی مرتبہ مین غالب نہ ہو۔ لہذا مثل اس قرآن کے کوئی شے نہین ہے یعنی خود قول اللہ تعالے جل شانہ کا ہے لیس کمثلہ شیء پس تنزیہ و تشبیہ دونون آیۃ واحدہ مین مجمع ہین۔ اور آیۃ سے مراد ساری یہ آیۃ ہے۔ یا تنزیہ و تشبیہ دونون کلام واحد مین مجمع ہین اور کلام سے عبارت منجملہ آیۃ کے دو نصفون کے کوئی سا بھی ایک نصف ہے۔

ثم قال فلو ان نوحا الی بمثل ھذہ الایۃ اجابوہ۔

پھر مصنف فصوص لکھتے ہین۔ اگر نوح علیہ السلام اس آیۃ کی ہدایت کے موجب تعلیم فرماتے۔ تو قوم اس کو

Marfat.com

ضرور قبول کرتی -

اور اسی طرز پر مسیح الاولیا کا بھی بیان ہے - جس کو صاحب موصوف انوار الاسرار کے دیباچہ مین جہان اقسام تفسیر لکھے ہین - لکھتے ہین -

قوله ومن فسره واوله على الباطن ولو يلتفت الى ظاهره اصلا كا ذهب الى فرعون انه طغى يراد بها ان موسى روحه وفرعون نفسه من غير ملاحظه معنى الاصلى الذى نزل لاجله فهو باطنى البطونة فى احد معانيه ومن فسره على الظاهر الصرف من غير ايمان واقرار بالاشارات والنكت التى هى عين البلاغة الى ربه ومحض الفصاحة من نفسه فهو حشوى خارجى ما راى من جلال قرانه الا سرادقات عزته ولم يظفر بدخوله فى مجلس وقوف على جماله المندرج فيه والمندمج تحته ومن جمع بينهما فهو العارف الكامل الواقف بالكتاب ومراد نزوله -

مسیح الاولیا کا بیان ہے - جس شخص نے قرآن کی تفسیر کی اور صرف باطن کی طرف تاویل کرکے کھینچ لے گیا - اور ظاہر کی طرف قطعی ملتفت نہین ہوا - جیسے اذہب الی فرعون انہ طغی سے یہ ارادہ کیا کہ موسیٰ اُسکی روح ہے اور فرعون اُس کا نفس ہے - بغیر اُن اصلی معنی کے لحاظ کے جن کے واسطے خاص کر قرآن نازل ہوا ہے وہ شخص باطنی ہے - کیونکہ قرآن کے دونون معانی مین سے ایک کو چھوڑ کر ایک کے اندر گھس گیا ہے - اور جس شخص نے قرآن کی تفسیر صرف ظاہر پر کی - اور جو اشارات اور نکات اللہ تعالیٰ جل شانہ کی نسبت کرکے عین بلاغت ہین - اور تفسیر کنندہ کی نسبت کرکے محض فصاحت ہین ان اشارات اور نکات کا یہ مفسر نہ ایمان رکھتا ہے اور نہ اقرار کرتا ہے - وہ شخص حشوی خارجی ہے جس کو جلال قرآن کا سرادقات عزت کے سوا - کچھ نظر نہین آیا - اور اُسکو محل قیام ہین داخل ہوکر اوس جمال کا دیکھنا نصیب نہین ہوا جو اس کے اندر مندرج اور پوشیدہ ہے - اور جس شخص نے ظاہری اور باطنی دونون معانی کو جمع کیا - وہ شخص عارف کامل ہے اور کتاب سے اور مراد نزول سے واقف ہے -

اور انہین ظاہری باتون کے طور پر وہ تحقیق بھی ہے - جو لفظ انفس کے متعلق مسیح الاولیا نے لکھی ہے

Marfat.com

یعنی انسان کی عنصری ترکیب مین روح واجب کے مرتبہ مین ہے - کالبد ممکن کے درجہ مین ہے - اور دل اس مقام پر ہے جو دونون کو جامع ہے [1] عِبَارَتُنَا شَتّٰی وَحُسْنُکَ وَاحِدٌ بیت -

ایک نکتہ بیش نیست غم عشق دین عجب	کز ہر کسے کہ مے شنوم نا مکرر ست

خلاصہ اس طول وطویل منقولات کا سوائے اس کے نہین ہے - کہ جامعیت کا مرتبہ افضل ہے سبحانہ تنزیہ جامع ہے - اور سبحانی صرف تنزیہ واجب ہے [2] فظهر المراد وزال الاعتراض -

یاد قاضی محمود مورپی

مورپ ایک موضع ہے مضافات گجرات مین - آپ شیخ لشکر محمد عارف قدس سرہ کے مریدین - رسمی علوم کی تحصیل نے آپ کو فضیلت کے درجہ پر پہونچایا تھا - حکیم عثمان بولکانی اور مولانا موسیٰ بولکانی جو عادل پور برہان پور کے مدرس تھے - بعض علوم مین مثل عربی اور نحو کے آپ کے شاگرد ہین آپ کے پیر سے روایت ہے - جن ایام مین راوی (مین) ہدایہ فقہ قاضی محمود سے اور قاضی محمود نقد نصوص اور مراۃ العارفین - اس درویش سے پڑھتے تھے - تو آپ کو ایک مسئلہ کلام مین سخت دشواری پیش آئی - کہ یہ جلیل القدر صفت اللہ تعالیٰ جل شانہ کی نسبت اس طرح کیون کر ثابت کی جاوے جو اعتراض سے سالم رہے - **القصہ** مسئلہ مذکور اس طرز سے دلنشین کیا گیا - کہ تردد کی خلش آپ کے ذہن مین باقی نہین رہی - اور عبارت والون کے جھگڑے سے آپ کے ضمیر کو نجات مل کر سکون حاصل ہوا - اُس وقت آپ نے کہا - مردون کے واسطے یہ بڑی لغزش گاہ ہے - اس موقع کے واسطے ایک عصا ہاتھ آیا - اور نیز آپ فرماتے تھے جس روز سے شیخ عارف کے ہاتھ پر مینے بیعت کی ہے - اُس روز سے علوم اور فنون کی بہت سی مشکل اور مخفی باتین میری طبیعت پر ملازمت پیر کے فیض سے بآسانی حل ہوجاتی ہین - اور بہت مدت سے ایسا ہوتا ہے - کہ حقائق پناہی مولانا عبدالرحمن جامی قدس سرہ عالم خواب مین میری دشواریان حل کر دیتے ہین -

مصرع باد آسان در طریقت انچہ دشوارش بود -

یاد شیخ اولیا

آپ نے قدم فرسائی کی - تو صدق وصفا کے میدان مین - اور خانہ نشین ہوئے - تو فقر وفنا

[1] ہماری عبارتین متعدد ہین اور تیرا حسن صرف ایک ہے ۱۲ [2] مراد ظاہر ہوگئی اور اعتراض رفع ہوگیا - ۱۲

Marfat.com

کے کوچہ مین شیخ لشکر محمد عارف کے خلیفہ تھے - اور شیخ الاسلام خواجہ عبداللہ انصاری سے نسبت تھی - قدس اسرارہم - ایک روز آپ کے پاس خبر آئی - کہ آپ کا بیٹا اور داماد دونون - جان فرسا لڑائی کے معرکہ مین مارے گئے اس خبر کو آپنے کشادہ پیشانی کے ساتھہ سنا - ماتم اور تعزیت کا رنگ ڈھنگ آپ کے اوضاع اور اطوار سے قطعی پیدا نہین ہوا - اور ان دونون عزیزون کی خبر کا جان گزا خط اپنی بیوی کے پاس لیجاکر اس عنوان سے سنایا - کہ تمہارے واسطے ایزدی بارگاہ کا ہدیہ لایا ہون مصرع خدا بر صبر او پاداش بخشاد -

یا و شیخ رکن الدین ابن محمود

آپ کی زاد بوم بیانہ ہے - جو دار السلطنت آگرہ سے دو منزل دور ہے - یہان کا نیل اور مہندی دونون چیزین بے مثل ہوتی ہین - اہل جہان سوغات سمجھکر ہر ایک ملک کو لیجاتے ہین - آپ فرماتے تھے - ہم تین شخص جو باہم برادر تھے - مراغہ تبریز سے ہند کی طرف آئے تھے - شرف الدین - داؤد - اور عبد المجید - پہلے بھائی نے بیانہ مین عقد کر لیا - اور دوسرے دُدجور ہے - یہ مجرد اور حصور ہی مرے شیخ رکن الدین چودھوین پشت مین شرف الدین کو پہونچتے ہین - جس سال ہیمو نام پکیر پرست - جنت آشیانی کے لشکر سے بھڑ گیا تھا - آپ بیانہ سے چل کر دار الامان منڈو مالوہ مین چلے آئے تھے - صناعت خان کی بے ستون مسجد بادشاہان خلج کا جہان گنبد ہے - اوسکی جنوبی سمت مین واقع ہے - اسی مسجد مین آپ نے قیام فرمایا - اور خدا پرستی - اور بیدار دلی کے ساتھہ متوکلون کی طرح گزران کی - نحو اور فقہ کی کتابون سے آگاہ تھے - پرہیزگاری اور کم آزاری مین استحکام کے ساتھہ قدم جمائے ہوئے تھے کامل بائیس سال تک درویش زادون کو - بدون اُجرت لینے اور احسان رکھنے کے قرآن پڑھایا - اور عربی زبان مین استعداد پیدا کراتے رہے - اپنے حجرہ سے جامع مسجد اور جنازہ کی نماز کے سوا - کہین نہین گئے - تاریخ چوبیسوین جمادی الاول ہجری سنہ نوسو بانوین کو روانہ مکان قدس ہوئے - ایک لڑکے کو بیانہ سے ہمراہ لائے تھے - جس کا نام عبد الغفار ہے - یہ آج تک اُسی مسجد مین زندگی گزار رہے ہین - خوابگاہ منڈو - سید محمود کی مسجد کے صحن مین مصرع بادر کنی ازارم ما وائے اُو -

یا و شیخ یوسف قادری

آپ سید اسمعیل کے مرید ہین - جو شیخ کمال الدین قریشی کے خلفا مین سے ہین - آگرہ کے نئے قلعہ مین سکونت رکھتے تھے - سرگشتہ طالبان خدا کی رہنمائی کے بارہ مین بہت کچھہ دلسوزی اور کوشش سے کام لیتے تھے - بالآخر پیر بزرگوار نے اپنی دامادی سے آپ کو سرفراز فرمایا - اس ظاہری رشتہ کے ساتھہ معنوی نسبت کا رشتہ

Marfat.com

اور پیدا ہو گیا - ان دونون صدفون کے شاہوار موتی دار السلطنت مین موجود ہین - خدا کرے - خداشناسی کا شرف نصیب ہو مصرع کو درخت سعی تا از وصل جانان برخوریم ؛-

یا شیخ حسن چشتی

آپ کی زادبوم قصبہ تہانیسر ہے - جو سلطان پور نذر بار کے پرگنات مین سے ہے - آپ بہت پرانے ضعیف العمر مگر زندہ دل شخص تھے - ہمیشہ نم ناک آنکھون کے ساتھہ زانو پر سر رکھے ہوئے بیٹھے رہا کرتے تھے آپ کی صحبت مین دل ربائی کی صفت تھی - جو شخص ایکبار آپ کو دیکھہ لیتا تھا - اُس کو پھر دوبارہ آپ کے دیکھے بدون آرام پانا ممکن نہین ہوتا تھا - شیخ القلوب سے روایت ہے باوجودیکہ آپ کے پانچ لڑکے تھے - جو دینداری اور علم سے آراستہ تھے - اور با ارادت معتقدین کی ایک جماعت تھی - لیکن درویشون اور عالمون کی ملازمت مین جب جایا کرتے تھے - تو تنہا جایا کرتے تھے - جب اس بارہ مین آپ سے دریافت کیا گیا - تو فرمایا کہ مجکو یہ خیال ہوتا ہے - کہین ایسا نہ ہو کہ بزرگان دین کی ملاقات کے وقت ہمراہیون کے دل - کسی اندیشہ باطل مین مبتلا ہو جاوین - یا میرے دل مین اپنے ہمراہی فرزندون اور مریدون کے واسطے کوئی ایسی خواہش پیدا ہووے جس مین مشائخ طریقت کی خوشنودی نہ ہو - اِس سبب سے خداشناس گروہ کی خدمت مین تنہا جانا بہتر معلوم ہوا - بیت

چراغ مہر و خورشید محبت		شب تنہائیش را در کمین باد	

یا شیخ محمد ۲

آپ علوم غریبہ بالخصوص اقسام جفر اور دقوق اعداد اچھی طرح جانتے تھے - علم کو عمل کے ساتھہ رفیق بنا کر اپنی سماجت سے لوگون کو فیض پہونچاتے تھے - قرآنی تلاوت کے وقت بہت کچھہ تاثیر اور ترتیل کام مین لاکر سننے والون کو خدائی پیغام پہونچایا کرتے تھے - ہمیشہ مہمان خانہ مین مقیم اور مسافر ہم نشینون کے ساتھہ کھانا کھایا کرتے تھے - محبت کا ولولہ - اور عشق کا شعشہ - ہمیشہ اور ہر وقت آپ کا حریف تھا - اور دائمی شگفتگی آپ کے مزاج کا جزو تھی - امام فضلا آپ کی رحلت کی تاریخ ہے -
سنہ ۹۹۳ھ

یا شاہ منجھن

آپ عبید اللہ ابن قاضی خیر الدین کے فرزند ہین - شریف اور نجیب الطرفین تھے - آپ کے پدری دادا - خلاصۃ العلما قاضی تاج الدین نحوی - اور مادری دادا - زبدۃ السادات قاضی سمار الدین دہلوی ہین - جو

Marfat.com

فتوی نویسی کے عالی منصب پر سرفراز اور قتلغ خانی کے پاک خطاب کے ساتھ مشہور تھے - آپ کے پیر بیعت تاج العرفا سید تاج الدین بخاری ہین - یہ سید صاحب - بہت کچھ معرفت اور سیاحی کے ساتھ روشناس ہین - اور ہر ایک ملک کے مشائخ سے ان کو خلافت حاصل ہے - جب سید صاحب ہند مین آئے - تو غوث الاولیا کی ملازمت حاصل کر کے خلعت اجازت پایا - پھر اس کے بعد - اسی شطاریہ سلسلہ مین اپنے تئین مشہور کیا - اپنے مرید شاہ منجھن کی سفارش - حضور غوث الاولیا مین کر کے - خدمت مین چھوڑا - آپ اس فرصت مین مرشد کی جملہ تصانیف مین سے جواہر خمسہ کو پیر کی خدمت مین پڑھ کر - اپنے عمل مین لائے - جواہر خمسہ ایک کتاب ہے - جو زاہد کے افعال - سالک کی رفتار - اور صوفی کے اعتقاد پر شامل ہے - خرقہ خاص جو کوہستان چنار کی ریاضت کے وقت غوث الاولیا پہنے رہتے تھے - آپ کو عطا ہوا ہجری سنہ ایک ہزار چودہ مین آپ کے فرزند ارجمند شیخ عثمان کے ہاتھون - راقم نے بھی اس خرقہ کی زیارت کی تھی -

اب مین کسی قدر حالات لکھتا ہون - شاہ منجھن - خلاصہ علماے زمانہ شیخ احمدی کے ہمدرس تھے - تمام علوم متداولہ کا محققانہ درس فرمایا کرتے تھے - شرعی حدود اور اس کے آداب کا لحاظ رکھنے مین - بہت کچھ کوشش اور اہتمام کام مین لاتے تھے - آپ کے ایام زندگانی - درس - مطالعہ - مراقبہ - اور محاسبہ مین وقف تھی جس سال مین شیر خان سور نے قلعہ راے سین فتح کر کے اسلام آباد نام رکھا - اس سال مین آپ اپنے وطن لکھنوتی سے چل کر اس قلعہ مین آئے تھے - ایک عمر تک اس قلعہ کی شیخ الاسلامی اور خانقاہ داری کا منصب آپ کے نام سے رہا - جب قلعہ مذکور کی سرداری کی نوبت سنود کو پہونچی - تو آپ وہان سے بہ ترک سکونت سارنگ پور مالوہ مین چلے آئے - اور یہین سکان بنا لیا - ایسا عالم جو علوم کی فیض رسانی کا دروازہ لوگون پر کشادہ کرے - اس زمانہ مین اور اکن اطراف مین نہین تھا - اور کتابین بھی حادثہ کے سبب سے لوٹ مین جاتی رہین تھین - ناچار آپ نے ہر ایک فن مین اپنی یاد سے ایک ایک رسالہ مرتب اور تحریر کر لیا - اور طالبان علم کو اس وقت تک کہ دوسری مبسوط کتابین ہاتھ آوین - ان مرتبہ رسالون کے ذریعہ سے فیض بخشی فرماتے رہے - بعدہ آپ کے گرامی قدوم کی برکت سے سارنگ پور شہر شیراز کی طرح دار العلوم بن گیا - اور بہت سے اہل کمال آ ویسون کے واسطے وہان کی دانا گیر خاک سکونت کا باعث ہوئی -

جب آپ کا وقت پیری آ پہونچا - تو آپنے دل کو فرزندون اور عزیزون کی صحبت سے پاک کیا اور قصبہ آشٹہ مین جو سارنگ پور سے دو منزل دور ہے - گوشہ نشینی کے واسطے مکان اختیار فرمایا - پھر چند سال بعد ہجری

Marfat.com

سنہ ایک ہزار ایک کے ماہ ربیع الاول مین آپ بمقام سارنگ پور گئے - اور تمام جیوٹون بڑون سے خوشنودی حاصل کی - اور رخصت ہوکر وہان سے پھر اپنے گوشہ نشینی کے حجرہ مین واپس چلے آئے - اب اس وقت مین عمر شریف کا سال اسّی کے خانہ مین آگیا تھا - اس مہینے مین آپنے ایک روز اُن اصحاب کے ساتھ جو ذکر جہر کے ہنگامہ مین حاضر تھے - جہان فانی کے وداعی مراسم ادا کئے -

آپ کے جدبزرگوار قاضی تاج الدین نحوی شیخ محمود ژندہ پوش قرشی عشقی کی نسل سے ہین - جن کی خانقاہ اسلامی شہر بلخ مین تھی - جس زمانہ مین اشرف دانشوران قاضی شہاب الدین صاحب بحر سواج اور قاضی فخر الدین کی ذات مبارک سے ہند مین مجلس فیض عین رونق پر تھی - اُس زمانہ مین قاضی تاج الدین نحوی بلخ سے ہندوستان مین آئے تھے - اور شہر لکھنوتی مین قیام کی تجویز کی تھی - بہت سے طالبان علوم کو علوم اور فضیلت سے آشنا کردیا - جب ہجری سنہ نوسو چیاسی مین مالک اقلیم اکبر شاہ نے مالوہ کی طرف کوچ فرمایا - تو صوبہ مالوہ کے تمام مشائخ ایک وجہ خاص سے لشکر مین فراہم کئے گئے - اِس مجمع مین راقم کو شاہ منیجہن کی خدمت مین حاضری کا موقع ملا تھا - دیدار اور دست بوسی سے فیض پایا تھا - خدا کرے - آپ کی برکات دوام کے ساتھ ہم آغوش رہین -

یاد خواجہ کلان پور خواجہ جوئباری

آپ - دینی سعادت مین - موحدان سابق کے ہم پایہ - اور دنیاوی تصرفات مین فرمان روایان زمانہ کے ہمسر تھے - باایںہمہ طریقت - آزادگی بے تعلقی - اور درویشی کے قانون اور آئین مین - ایک شمہ بھی فروگزاشت نہین کرتے تھے - کہتے ہین - حاجتمندون کی معروضات اور ارباب ہوس کی خواہشات - سننے کے بعد - اُسی حجرہ مین گھس جایا کرتے تھے - جو بنا کہا تھا اور تن گدازی - اور روح پروری کے کام مین مشغول ہوجاتے تھے - اسی طریقہ سے تمام عمر گزاردی - جب ہجری سنہ نوسو بانوین مین - اپنے اعضا و جوارح ملک عدم کے سپرد کرکے عنصری مکان سے اصلی مقام کو کوچ فرمایا - تو گھر مین سے سوائے ایک شکستہ خشت اور ایک پرانی چٹائی کے کچھ نہین نکلا -

یاد شیخ یوسف بن شیخ عبداللہ تمیمی انصاری

آپ نے کتابی علم کی تحصیل - اپنے پدر بزرگوار کی تعلیم سے کی تھی - جب آپ امیر سید اسمعیل ابن سید ابدال تادری کی صحبت مین پہونچے - تو یہان نسبت وابادی پیدا ہوگئی - اور نیز ان کا دامن پکڑکر آلہی

Marfat.com

معرفت کا سامان فراہم کیا۔ چند روز بعد سید اسمٰعیل نے خرقہ خلافت عطا فرماکر اپنا جانشین بنایا۔ دنیاوی دادستد۔ ہر ایک کی ضرورت اور عدم ضرورت کے اعتبار سے لازمہ بشریت ہے۔ اس دادوستد کے اندر مکروفریب کو آپ کے افعال مین اور ناراستی کو آپ کے اقوال مین دخل نہ تہا۔ ہجری سنہ نوسو چورانوین مین شوال مہینا گزر کر چاند رات کے دن نماز عصر مسجد مین پڑہنے کے بعد معمولی وظیفہ مین مشغول تہے۔ آفتاب ڈوب جانے کے بعد بعض مسجد نشینون نے ہلال ذی قعدہ کی رویت کے واسطے اُٹھکر باہم مبارکباد کہی آپ کی آنکھون سے آنسو ٹپک پڑے۔ اور رو کر کہا۔ اگر چاند نظر آگیا ہے۔ تو درویش کو عنصری تعلقات کے بار سے سبک دوش کرکے۔ اپنے حضور مین کیون طلب نہین فرمالیا۔ شاید خداوندی بارگاہ کے لائق نہین جانا ہوگا۔ اسی قسم کی باتین کر رہے تہے کہ اتنے مین نماز مغرب کی تکبیر ہوئی۔ آپ نماز پڑہکر اپنے مکان کی طرف چلے آئے۔ اُسی دم تکیہ پر سر رکہکر۔ اپنی جان کو کلمہ شہادت کے ساتہہ۔ اصلی وطن مین پہونچا دیا۔ خوابگاہ اگرہ

یاد مولانا کاسکرانی ابن امیر امین الدین خراسانی

آپ اپنے مامون مولانا فخرالدین علی واعظ کے مرید ہین۔ آپ کے دل مین عشق اور عرفان کے جواہرات بہرے ہوے تہے۔ اور آپ کی زبان کی کنجی سے عقل ونقل کے خزانے کہلتے تہے۔ کسی مقام مین بلکہ اپنے مکان کرامات مین بہی رہنا پسند نہین تہا۔ ہمیشہ آزردے فنا رہتی تہی۔ کہتے ہین۔ بہت سے لوگ آپ کے درس سے استادی اور مدرسی کے درجہ کو پہونچ گئے۔ نیز آپ فرماتے تہے۔ میرے مامون ہمیشہ باغ مین تنہا جایا کرتے تہے۔ ایک روز مین نے عرض کیا۔ مجکو بہی اپنے ہمرکاب لے چلئے۔ فرمایا۔ تم کو باغ دیکہنے کی تاب نہین ہے۔ لیکن اس لحاظ سے کہ مین دل شکستہ نہ ہون مجکو ہمراہ لے گئے۔ جب باغ کے اندر قدم رکہا۔ تو اُس کے درخت تمام وکمال قیام سے رکوع مین جہک گئے۔ مجکو حیرت اور حیرت کی وجہ سے بیہوشی ہونے لگی۔ آپ نے میری پیٹہہ پر ہاتہہ پہیرا۔ تب میرے دل مین اس حالت کے دیکہنے اور برداشت کرنے کی طاقت پیدا ہوئی۔ ہجری سنہ نوسو چورانوین مین جہان فانی کو وداع کیا۔

یاد مخدوم جعفر

آپ کی زاد بوم اور خوابگاہ۔ دونون بوبک گانون مین ہین۔ جو سیہوان کے نزدیک ہے۔ سیہوان کو سیستان سندہ بہی کہتے ہین۔ زبان کو رسمی فضیلت اور دل کو حقیقی معرفت حاصل تہی۔ آپ ضمیر کی باتون سے آگاہ۔ عموماً دلون کے دوست۔ اور نیز رموز النفس و آفاق سے واقف تہے۔ شیخ طاہر ابن یوسف سندہی

Marfat.com

کے استاذزادہ ہین - جو مجمع البحار طاہری - اور ریاض الصالحین کے مصنف تھے مسیح زمان شیخ عیسیٰ قاسم مدظلہ سے روایت ہے - حکیم عثمان بولیکانی سے مینے سنا ہے - اُنہون نے فرمایا - مخدوم نے آخر عمر مین منطق کی کتابین دریا مین بہادی تہین - اور احیاء العلوم - عوارف - مفصل الخطاب - اور نیز ان کتابون کی مثل جو دیگر کتب ہوتی تہین - اُن کے مطالعہ کے سوا کوئی شغل نہین تہا - مصرع بادبروحش مقام جنت مفصل الخطاب -

یا مخدوم بایزید لاکھہ

لاکہ - ایک قبیلہ ہے سندھ مین - عزت آماے وارین - بہرہ مند نشاتین - مرزا عبدالرحیم خانخانان - ابدوولتہ نے مسیح زمان کی خدمت مین بیان کیا تہا - کہ جب مین صوبہ تتہ فتح کرنے کے زمانہ مین - مخدوم کی خانقاہ مین پہونچا - تو صوفیون کی ایک جماعت دیکھنے مین آئی - کہ اُن کے ہاتھہ تو لازمی ضروریات بہم پہونچانے کے کام مین مصروف تھے - اُن کی زبانین تلاوت قرآن کے ساتھہ - ذکر الٰہی مین لگی ہوئی تہین - اور اُن کے قلوب - نفسانی خطرات دور کرنے کی فکر مین مشغول تھے - آپ کی گرامی صحبت سے بہت کچھہ باطنی فروغ حاصل ہوا -

مصرع آیۂ نور بادشمع شبش ؤ

یا مخدوم بلال سندھی

آپ - حق کے عارف - اور خلق کے معروف تھے - ہدایت سندھی سے روایت ہے - ایک رات کا ذکر ہے - مخدوم خلوتخانہ کے اندر - مطالعہ اور مشاہدہ مین مشغول تھے - پیاس کا زور یہان تک ہوا - کہ پانی کے واسطے باہر آنا پڑا - ناگاہ خواجہ خضر علیہ السلام موجود ملے - دیا - جو کچھہ دیا - اور پایا جو کچھہ پایا بیت

انچہ حق بہر بندگان آراست	آرزو آنچنان ندا ندخواست

یا مولانا خرد دیوانہ

آپ کے ہاتھہ نے دامن مولانا خواجگی کاشانی کے ارشاد کا پکڑا تھا - آپ آگاہ دل - خداشناسون مین سے تھے ہمیشہ فیض رسانی کی مسند پر معرفت الٰہی کا بیان کرنے کے وقت جذبہ کی وجہ سے چہرہ سرخ ہوجایا کرتا تھا - اور معانی کا نشہ سر سے جوش مارا کرتا تھا - ایسی اونچی اونچی باتین بیان کیا کرتے تھے - کہ اندیشہ بھی اُن کے ادراک سے قاصر رہتا تھا - اور کوئی دانشمند - آپ کے بیان کی توجیہ نہین کرسکتا تھا - کہتے ہین - دارالاسلام بلخ کے فرمان روا پیر محمد خان ازبک نے اپنے زمانہ حکمرانی مین ایسے خلیفہ کی درخواست کی تہی - جو نقشبندیہ سلسلہ پر لوگون کو تالیف قلوب کرکے کھینچ لاوے - چنانچہ مولانا نے اپنے

Marfat.com

یارون سے استفسار فرمایا - ہرایک نے اس کام کے لئے - اپنے تئین تجویز کیا - اُس وقت مجلس مین مولانا نفرد موجود نہین تھے - پیر بزرگوار نے سب کی راے کو نظر سے گرادیا - کیونکہ بوے پندار آتی تھی - اور قلبی توجہ سے مولانا خرد کو مجمع کی طرف کھینچ بلایا - اور فرمایا - دیوانہ تم درویشان بلخ کے پیشوا کیے گئے ہو - اُٹھو - اور روانگی کا سامان کرو - جب وہان پہونچ جاؤ تو طریقہ رہنمائی اختیار کرنا - اور طالبون کو اپنے مطلوب مین کامیاب کرنا - آپنے تعمیل حکم کی - اور رہنمائی کا کام سنجیدہ روش کے ساتھہ انجام دیا - ہجری سنہ کچھہ اوپر نوسو نوے تھا - کہ آپ کی طلب - روحانی عالم مین ہوئی - آپ نے قبول فرماکر بلخ مین خوابگاہ اختیار کی -

یاد شیخ صدیق برودرہ (بڑودہ)

آپ عطار کے لڑکے تھے - جب توفیق کی بزم سے آپ کو کیف حاصل ہوا - تو باپ کی عطاری کی دوکان چھوڑکر - پیر کا شطاری طریقہ اختیار کیا - تھوڑے عرصہ مین ذاکر - شاغل - عابد - عارف - فانی - متوکل - اور نیز گوشہ نشین ہو گئے - خلافت کا خرقہ - اور بیعت کی کلاہ شیخ صدرالدین ذاکر سے ملی تھی - ہمیشہ جان توڑکر کوشش کیا کرتے تھے - کہ پیر کی ہی ملازمت مین رہین - پیر کی اُخروی رحلت کے بعد ناچار ہوکر ایک مسجد کا گوشہ اختیار کرلیا تھا - اور اُسی مین رہے - جب تک کہ ناسوتی تلچھٹ کا پیالہ توڑکر لاہوتی شراب طہورا کا پیمانہ منہ سے نہین لگالیا - اور بزم وحدت مین صاحب دور نہین ہو گئے - ہجری سنہ نوسو بانوین مین جو مظفر گجراتی کے خارج ہونے کا اور خانخانان کی فتح کا سال ہے - راقم رسمی علوم کی تحصیل کے ارادہ پر اپنے وطن سے احمدآباد گجرات کو جارہا تھا - جب شہر برودرہ (بڑودہ) ہوکر گزر ہوا تو اپنے مرشد شیخ صدرالدین ذاکر کے روضہ کی زیارت کے واسطے - اور نیز اُس شہر کے مشایخ کی ملازمت کے قصد سے دو تین روز وہان پر مقام کیا - اور اپنی مشتاق آنکھین ان اصحاب کے دیدار سے منور کین - اس درمیان مین شیخ صدیق کی خدمت مین کئی دفعہ رازداری کی باتین ہوئین - پھر جب ہجری سنہ ایکہزار تین مین استادی شیخ وجیہ الدین علوی کے روضہ مقدس کی خاک بوسی کے واسطے گجرات کو گیا - تو اس دفعہ آپ کو برودرہ (بڑودہ) کی اُس مسجد مین نہ پایا - مسجد کے ہمسایون سے آپ کے حالات تحقیق کئے - تو اونہون نے بیان کیا - کہ ہجری سنہ نوسو ستانوین مین آپ آسمانی ہو گئے - بعض نے سنہ چھیانوین بیان کیا - العلم عند اللہ الملک العلام

یاد شیخ عبدالرحمن صوفی سرہندی

آپ ترین گروہ مین سے ہین - عاشق منش - مبتلا سرشت - سوختہ دل - حسن پرست - فراخ مشرب

Marfat.com

ہمدرد جو بلند ہمت - ستودہ خو - گوشہ نشین - گرسنگی پرور - نیاز گزار - آرزو دشمن - قناعت دوست اور اہل کشف تھے - آپ کو سید بدہا بلگرامی کی خدمت مین ارادت تہی - جب اپنی زاد بوم سے آپ دار السلطنۃ آگرہ مین آئے - تو غوث الاولیا کے صاحب زادہ مخدومی شیخ ضیاء اللہ کی خانقاہ مین حجرہ تجویز کر لیا قدس سرہم اور چند روز مین ضیائی صحبتون نے زندگانی کا باغ پُر بہار کر دیا عایشہ نامی ایک عورت حسینہ اور جمیلہ تہی یکایک آپ اُسپر عاشق ہوئے - زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے - کہ عورت مذکورہ نے بہی - درویش اور نیز درویشی پر دل دیدیا تہا - القصہ دونون طرف کی اجازت - اور خوشنودی سے عقد کی رسم ادا ہوئی - بہت برسون تک دونون ہم راز رہے - سید احمد قادری آپ کے ہم رازون مین سے ہین - ہمیشہ کہا کرتے تہے - کہ شیخ اس عورت کے ساتہہ ایسا گہرا مراقبہ کیا کرتے تہے - کہ رات کو صبح کر دیا کرتے تہے - اور[۵۱] زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ کے گرویدہ لوگون سے مستثنیٰ تہے - کیونکہ آپ کی نظر بساط زمانہ کی رنگ آمیزی کو دیکہکر کبہی اپنی جگہہ سے نہین سرکتی تہی - اور آپ کا دل - روزگار کے طلسمی ہنگامہ سے کبہی دہوکہ نہین کہاتا تہا - بلکہ نہایت کم درجہ کی خورش اور پوشش سے بہوک کی دفع الوقتی - اور برہنگی کی دلاسا کشادہ پیشانی کے ساتہہ فرمایا کرتے تہے - ہجری سنہ نوسو پچانوین مین اپنی عنصری صورت - سپرد خاک کر کے - اصلی وطن کو رخصت ہوئے -

یاد شیخ طیب طاب ثراہ

آپ - حافظ - عالم - قاری - بے تکلف - شکستہ دل - اور نمناک چشم تہے - اپنے گہر کی ضروریات خریدنے کے واسطے بازار کو جایا کرتے تہے - ایک روز آپنے ایک حسین کو جو معشوقی کے ساتہہ اُس ملک مین مشہور تہا مسیح القلوب کے ہمراہ دیکہا ہنسے - اور مذاق کے طور پر کہا[۵۲] اَهٰذَا الَّذِیْ یَذْکُرُ اٰلِهَتَکُمْ اور یہ کہکر چل دئے - مخدوم ہارون ایک بزرگ تہے - سند کی تمام زمین ان کے وجود سے روشن تہی - اور تتہ کی تمام اطراف ان کی باعلم اولاد اور شاگردون سے منور ہین - کہتے ہین شیخ طیب انہین مخدوم کے فرزندون مین سے ہین ظاہری علم مین آپ کے استاد - ملا یونس مفتی سند ہی ہین - تقدیر کے کرشمہ سے ناچار ہو کر آپ اپنے وطن سے دل برداشتہ ہوئے - اور ایلچ پور برار کی طرف سفر اختیار کیا - اس زمانہ مین شیخ طاہر یوسف یہان

---

[۵۱] لوگون کو (دنیا کی) مرغوب چیزون کے ساتہہ دل بستگی بہلی معلوم ہوتی ہے [۵۲] کیا یہی ہین - جو تمہارے معبودون کو (بُری طرح) یاد کرتے ہین ۱۲ -

Marfat.com

تشریف رکھتے تھے۔ ایک دوسرے کا دیدار دیکھکر خوش ہوئے۔ اور شکر الٰہی بجالائے۔ ان دونون صاحبون کے درمیان مین یہان تک محبت بڑھی۔ کہ شہر کے لوگ دونون بزرگوارون کو باہم بھائی بھائی سمجھتے تھے لیکن یہ شیخ طیب۔ وہ شیخ طیب نہین ہین جو اُن کے بھائی تھے۔ اُن کا پیمانہ زندگی۔ ہجری سنہ نوسو پچاس مین لبریز ہوچکا ہے۔ القصہ۔ آپنے ایک مفید شرح رسالہ غوثیہ پر لکھی ہے۔ اور آپ کے عمدہ عمدہ حاشیہ مشکوۃ حدیث پر بھی ہین مسیح القلوب اصول فقہ اور کلام مین آپ کے شاگرد ہین۔ برار کے حادثہ معلوم مین شیخ طاہر کے ہمراہ آپ بھی حاکم کی التماس قبول کرکے برہان پور مین آگئے تھے۔ بہت کچھ فیض بیان کے لوگون کو پہونچایا اور دسوین صدی کے دسوین حصہ مین آپ نے اُس جہان کا عزم فرمایا۔ خوابگاہ۔ شیخ ابراہیم عمر سندھی کے حظیرہ مین ہے۔ مصرع بادطیب ہمچو نامش خاک او۔

یاد شیخ عربی دیانہ سندھی

آپ کی ایسی عجیب وغریب ہوش رُبا خارق عادات۔ زمانہ کے لوگ بیان کرتے ہین۔ کہ اُن کو تحریر اپنے آغوش مین نہین لاسکتی ہے۔ منجملہ خارق عادات، کے ذکر قربان کو کمال کے درجہ پر پہونچایا تھا جب آپ اُس کا شغل کیا کرتے تھے۔ تو تمام جسمانی اعضا بند بند کرکے جدا ہو جایا کرتے تھے۔ اور پھر مل جایا کرتے تھے۔ بعض کا یہ گمان ہے۔ کہ مخدوم نوح آپ کے مریدون مین سے ہین واللہ اعلم۔

مصرع مظہر معجزات احمد بود

یاد شیخ سعد اللہ دھلوی چشتی

آپکا روزمرہ کا خرچ۔ دہقانی۔ سوداگری۔ یا سپاہگری پر منحصر نہین تھا۔ بلکہ[1] فی السماء رزقکم کے جاگیرداروں کے نام دیوان ازل سے فرمان وظیفہ جاری ہوگیا تھا۔ اس سبب سے آپنے زندگی۔ اُسی آسمانی روزی پر بسر کی۔ کسی متعارف سبب کو ہاتھ نہین لگایا۔ اور آزادگی اور گوشہ نشینی کا دامن ہمت کے ہاتھ سے پکڑکر واصلان قرب کی ملازمت سے فیض اُٹھایا۔ آپ اپنے تین شیخ چایلدہ دہلوی قدس سرہ کے خانقاہ نشینون مین سے بیان فرمایا کرتے تھے شیخ عبد العزیز یحیی مندری دہلوی کے ساتھ نسبت خویشی رکھتے تھے شیخ محی الدین ملیح الملک کو۔ عادل شاہ برہان پوری کے حضور مین عرض بیگی کا منصب حاصل تھا۔ یہ آپ کے ہی فرزند ہین۔ اور عادل شاہ کی التماس پر آپ براہ مہربانی۔ دہلی سے بہ ترک سکونت برہان پور چلے آئے تھے۔ چند سال بعد۔ اسی شہر کی

[1] تمہارا رزق آسمان مین ہے ۱۲

Marfat.com

حدود مین شمالی سمت پر شیخ ابراہیم سندھی کی تربت کی ہمسائگی مین خوابگاہ اختیار کی۔

مصرع ہمسایہ اش رسول خدا باد و بہشت

یا دسید حمید رقدس سرہ

آپ کا آغاز سلوک تھا۔ کہ شیخ بلال کی ملازمت مین پہونچے۔ اور ان کے موثر انفاس سے تلقین چاہی شیخ بلال نے فرمایا۔ سیادت خود فی نفسہ بڑا عالی شان درجہ ہے۔ یہ آپ کو حاصل ہے۔ آپ کا رہنما مجھ جیسا گودڑیا فقیر جو کچھ نہین سمجھتا ہے۔ زیبا نہین ہے۔ لہذا بہتر یہ ہے۔ کہ کسی ایسے بزرگ کی تلاش مین ہمت کا پاؤن غبار آلود کر کے اپنی مراد مین کامیابی حاصل کیجئے۔ جو آپ کی نسبت کے ہم پلہ ہو۔ قصہ کوتاہ آپ نے جہان پیما قدم سے قید اُٹھائی۔ اور سیاحی شروع کی۔ آپ فرماتے تھے۔ ایام سیاحی مین۔ جس صاحب کی خدمت مین پہونچتا تھا اُمید پوری نہین ہوتی تھی۔ جواب ملتا تھا۔ کہ تمہاری ہدایت شیخ بلال کے حصہ مین آچکی ہے۔ ناچار پھر پھرا کر شیخ بلال کے آستانہ پر حاضر آیا۔ اور بیعت ہو گیا۔ نیز فرمایا کرتے تھے۔ جب مین چھ روز کا تھا اُس وقت کے حالات مجھے یاد ہین۔ کہ مین کس طرح اور کہان تھا مصرع بصارت با بصیرت روزیش باد۔

یا دشیخ کتین لاکہ

آپ کے پیر طریقت شیخ بلال ہین۔ کہتے ہین۔ آپ صاحب دولت اور صاحب سامان تھے حتی کہ چند گروہ آپ کے زیر فرمان رہتے تھے۔ یکایک اس ساز و سامان کے ترک کا خیال آپ کے دل مین پیدا ہوا سب کو چھوڑ چھاڑ کر کمل کی کفنی گلے مین ڈال لی۔ اور پیر کی خدمت کا شغل اختیار کیا۔ ایک روز آپ سے دریافت کیا گیا۔ عز و جاہ کو چھوڑ کر۔ فقر و نیاز کی دوستی اور سوختگی کے ساتھ آشنائی کس حد تک پہونچ گئی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ گدائی۔ اور ظاہری خواری کے ساتھ مجکو اس قدر آرام معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر مین فرمان برداروں کے مکانون پر جا کر روٹی کا ٹکڑا بھیک مانگون۔ تو میری طبیعت پر گرانی پیدا نہ ہو۔ بلکہ آسودگی بڑھے۔ جب آپ قبر مین رکھے جاتے تھے۔ تب ذکر کی آواز سننے مین آئی تھی مصرع جزبہ ذکر حق زبان گویا مباد

یا دشیخ محسن کھانہ

کھانہ ایک قصبہ ہے دہلی سے شرقی سمت مین چالیس کوس دور۔ توکل اور خاموشی یہ دو گواہ آپ کی ولایت کے تھے۔ ایک بزرگ روہتک سے لکھتے ہین۔ آپ اپنے گانون سے کہین نہین جایا کرتے تھے البتہ چند روز بعد درویشون کے دیدار کے واسطے ہمارے قصبہ مین آیا کرتے تھے۔ یہان کے باشندے

Marfat.com

چھوٹے سے لیکر بڑے تک تمام آپ کی پیشوائی کے واسطے جاتے تھے - اور عمدہ طرح سے آپ کو شہر مین لاکر ہر ایک شخص اپنے گھر مین اترنے کی التماس کیا کرتا تھا - آپ سب سے عذر معذرت کرکے - جہان آپ کا دل چاہتا تھا وہان اُتر پڑتے تھے - سوائے ضروری بات کے زبان نہین کھولتے تھے - اور ایک شکم کی مقدار کے سوا کسی روپیہ پیسہ کو ہاتھہ نہین لگاتے تھے - اسی طرز کے ساتھہ ایک دو ہفتہ وہان رہکر اپنے وطن کو لوٹ جایا کرتے تھے - بہت برسون تک اسی طرح گزاری - خوابگاہ کہانہ -

یاد شیخ ظہور الدین محمود بن جلال

آپ - گجرات کے فرزند - قطب الاقطاب غوث الاولیا کے مرید شیخ صدر الدین ذاکر کے خلیفہ راقم گلزار کے مربی - ربانی کلام کے حافظ - بے یارون کے یار - اور کمزورون کے قوت بازو تھے - ہر ایک خانوادہ کے پیرون مین دعوت کا علم - اور اذکار کا طریقہ مختلف ہوتا ہے - اور علیٰ ہذا مشہور سلسلون کے مشائخ مین اشغال اور اسرار کی طرزین گوناگون ہوتی ہین - ان سب امور مین آپ کو کمال فیض حاصل تھا مرشد کے ساتھہ بہت مدت تک سیر و سفر مین ہم قدم - اور خلا و ملا مین ہمدم رہے تھے - خلاصہ یہ ہے کہ پیر کے اسرار اور افعال کا آپ آئینہ تھے - یعنی پیر کی صورت سے رنگ اور پیر کے معنی سے بو بہم پہونچائی تھی جب مرشد کو گجرات جانے کا خیال پیدا ہوا - تو آپ کو اُنہون نے منڈو (مانڈو) والون کی ہدایت کے واسطے مین چھوڑا - کم و بیش دس برس باشندگان شہر کی فیض رسانی کی بعدہٗ تاریخ اٹھارہوین شعبان کو ہجری سنہ نوسو چھیانوین مین منزل قدس کی طرف روانہ ہو گئے - خانقاہ مین ہی قبر بنائی گئی - شہر والے آپ کی عمر جو کوتاہ بتاتے تھے - اس کی وجہ اپنی کم واقفیت سمجھتے تھے - رنج و افسوس کی زیادتی کا حال کیا لکھون - کہ اس علامہ دہر کے نہ لکھے ہوئے واقعات کا ایک انبار ایسا ہے جسپر علم حاصل نہین ہے - رحلت کے وقت آپ کے چند کامگار خلفا حاضر تھے - آپ نے حاضرین مین سے شیخ داود کو منتخب کرکے اپنی جانشینی کے واسطے اجازت فرمائی - شیخ داؤد جیسے ظاہر مین برگزیدہ تھے ویسے ہی معنی مین بھی برگزیدہ تھے انہون نے شیخ عبداللہ اور شیخ ضیاء اللہ مخدوم زادون کی خدمت مین رہ کر فضیلتین اور صفائی وقت حاصل کی - اب اُن دونون صاحب زادون کے بجانب گوالیار چلے جانے کے بعد - آپ ہجری سنہ ایک ہزار بیس مین منڈو کی طرف لوٹ آئے ہین - اللہ تعالیٰ جل شانہ ان کو قیام اور استقامت کی توفیق عطا فرماوے - مصرع ہمچو او انجام کارے تو بمحمود باد

Marfat.com

یادِ شیخ محبت

آپ نبی اسرائیل گروہ مین سے ہین - زادبوم دہلی - اور خوابگاہ سارنگ پور مالوہ ہے - سپاہیانہ روش تھی نستعلیق خط اُستادانہ لکھتے تھے - ہجری سنہ نوسو پچاسی تھا - کہ قصبہ دہار مالوہ مین ایک حسین منظر پر عاشق ہوگئے - خلعت کو گدڑی کی عوض - اور عقل کو دیوانگی کی عوض فروخت کردیا - اِس درمیان مین سفر حجاز کا ولولہ اندرون باطن سے جوش کر اُٹھا - تو حرمین شریفین **زادھما اللہ شرفاً** کے طواف سے سرفراز ہوئے - بحر اعظم کے کنارون کی سیر کرتے ہوئے - مالوہ کو لوٹ آئے - ایک مدت دراز تک **راقم** گلزار کے ساتھہ مصاحبت رہی - انہین ایام مین ایک دوست کے گھر خوشی کا جلسہ تھا دو قوال آپس مین بھڑ گئے آپ نے صفائی کرانی چاہی - تقدیر ناموافق تھی - آپ کی صلح کنان باتین - اُن دونون مین سے ایک کو ناگوار گزرین - اُس نے کمر مین سے خنجر نکال کر آپ کے پہلو مین مارا - حاضرین محفل کو انصاف اور حمایت حق نے اُس بدکردار کے مار ڈالنے پر آمادہ کیا - مگر آپ نے پکار کر کہا - کہ درویش کا خون سلسبیل ہے - دیت اور قصاص لئے جانے کے لائق نہین ہے - جو اصحاب میری خوشنودی چاہتے ہین - اُن کو چاہیئے - کہ اپنی تکلیف اور دشمن کا آزار گوارا نہ کرین - کیونکہ ازلی دفتر مین خنجر مارنے والا - اور زخم کھانے والا دونون ایک ہی اصل کی فرع ہین - اور کسی کو تقدیر کا لکھا ہوا دگرگون کرنے کی طاقت نہین ہے - **القصہ** ہجوم غوغا کو شگفتگی کے ساتھہ منتشر کیا - چند روز بعد زخم اچھا ہوگیا - تو آپ اُجین سے سارنگ پور مین چلے گئے اس جگہہ ایک سانپ کے کاٹنے سے آپ کی عنصری عمارت کے اندر ہجری سنہ نوسو چھیانوین مین خرابی پیدا ہوگئی - عارف وقت محی قلوب سید محی الدین پسر سید چاند سارنگ پوری - جن کا ظاہر اور باطن دونون آراستہ ہین - بیان کرتے ہین ایک روز مین امیر سید علاء الدین کے روضہ مین شیخ محبت سے رازداری کی باتین کر رہا تھا - اتنے مین ایک طرف سے ایک نعش آتی ہوئی معلوم ہوئی - اور دوسری طرف ایک جمیل مظہر نمایان ہوا - میری نظر تابوت پر پڑی جس سے مجکو حیرت اور عبرت زیادہ ہوئی - اور آپ کی نگاہ اُس محبوب کے چہرہ پر پڑی - جس سے آپ مشاہدہ مین مستغرق ہوگئے - مین نے کہا - تابوت کی طرف نگاہ کرنا عبرت پیدا کرتا ہے - اور جمیل صورت پر نظر ڈالنا - نفسانی خواہش بڑھاتا ہے - آپنے فرمایا - درویش کی نظر مین یہ دونون باتین ہم پلہ ہین - اور جو شخص فنا ہوگیا ہو - موت اور زیست اُس کے اختیار مین ہے - چنانچہ اُسی شب کو آپنے ہم نشینون کو یہ دھوکہ دیا - کہ مجھکو

Marfat.com

سانپ نے کاٹا ہے - جب علاج اور جنتر منتر کرنا شروع ہوا - تو آپنے مسکرا کر فرمایا - درویش کو اس عمل کی ضرورت نہین ہے - پس یہی بہتر ہے کہ اپنے تئین خدا کے سپرد کر کے بالکل خواب راحت مین سو جاؤن - صبح کے وقت لوگون نے آپ کو رحمت حق مین آسودہ پایا - اور آپ کے کسی عضو پر سانپ کے کاٹنے کا نشان نہین تہا - اور آپ کے مراقبہ کے مکان مین ایک شرعی تہمد کے سوا - کوئی روپیہ پیسہ نہین نکلا - اس بیان سے معلوم ہوا - کہ سانپ کا کاٹنے کی روایت عام خلائق کی شہرت ہے - دراصل آپ کی رحلت فرمائی کی حقیقت اس طرح پر ہے - کہ جیسے بیان کی گئی - اس کے بعد آپ کے دیرینہ رازدار اور غمگسار شیخ صدر جہان نے آپ کو خواب مین دیکہا - تو آپ سے آلہی عالم کا ماجرا دریافت کیا - آپ ہنسے - اور فرمایا - المومن مرآۃ المومن اور منہ بند کر لیا مصرع آئینۂ خدائے نما باد جان او -

یا سید بدرالدین ابن سید جلال متوکل

آپ کی تمام و کمال ہمت - حدود شریعت کی نگاہبانی مین - اور تمام و کمال نیت - اسرار حقیقت کی پاسبانی مین مصروف تہی - آپ ہمیشہ رہنمائی اور نصیحت کے وقت - معرفت - اور کشف کے انوار - شریعت کے لباس مین - پوشیدہ عبارت کے ذریعہ سے بیان کیا کرتے تہے - تصوف کی برہنہ باتین - بہت کم کیا کرتے تہے حقائق اور اسرار بیان کرتے وقت - دل چسپ اشارون - اور دل آویز نکتون کے جواہرات - نظم اور نثر کے تاگہ مین پرو کر - سننے والون کے کان اور گردن کا ہار بناتے تہے - ظاہری علم کی تحصیل - شیخ ابوالفتح تہانیسری - اور شیخ جلال انصاری کی فیض بخشی سے - اور باطن کی پرورش - اپنے پدر بزرگوار کی توجہ سے کر کے ان کمالات اور حالات کو پہونچے تہے - آپ کی ولادت کا سال نو سو تینتالیس ہے - آغاز جوانی کے بعد فرائض سنن - اور نوافل کے ادا کرنے مین جان توڑ کر کوشش کرتے تہے - شیخ محمد صوفی سے روایت ہے - ایک روز مین جنگل مین جا رہا تہا - دو مرد عرب سامنے آئے - اور سلام کیا - مینے سلام کا جواب دیا - انہون نے دریافت کیا - سید بدرالدین ابن سید جلال متوکل کو آپ جانتے ہین - مینے کہا - مین آپ کے خانوادہ کا غلام ہون - اونہون نے کہا - ہم کو ان سے ملنا ہے - مین ان دونون شخصون کو سید کے نزدیک لے گیا - انہون نے قدم بوسی کے بعد عرض کیا - فرزند رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیعت ہونے کی آرزو ہمارے دل مین تہی - معاملہ مین حضور نبوی نے ہم کو اجازت دی ہے - کہ ہندوستان مین جا کر آگرہ مین سید بدرالدین کے مرید ہو جاؤ - اگرچہ ہمارے فرزندان ملک مین بہی ہین - لیکن - تمہارا حصہ ازل مین انہین کی تحویل سے ملنا

Marfat.com

معین ہے - آپ نے ارشاد فرمایا - اس شہر مین اس تمہارے مطلوب نام کا شخص شاید کوئی اور ہو تشخیص وتحقیق کے بعد بیعت کرنا - اُنہون نے عرض کیا - جن دل رباخصلتون کے ذریعہ سے علامتین ہم کو بتائی گئی ہین - وہ تو آپ مین ہی پائی جاتی ہین - خیر - رسم بیعت بجالاکر - اُسی رات کو اجازت معاودت حاصل کی - راوی بھی دہلیز کے باہر تک اُنھون کی متابعت مین گیا تھا - اُنہون نے فرمایا جس سال مین اکمل المعان الشیب فی الاسلام نوری سید کی ڈاڑھی مین فروغ پیدا کرے گا - وہی سال سید کے کمال کا ہوگا - کہتے ہین - جب آپ کی عمر پچپن کو پہونچی - تو پیری کی سفیدی نمودار ہوئی - اور اسی سال کی چھٹی ماہ صفر کو استسقا کی بیماری آپ کو عارض ہوکر - کامل دو مہینے لگاتار رہی - لیکن عبادات کے وظیفون مین کسی قسم کا فتور واقع نہین ہوا - تاریخ چھبیسوین ربیع الاول ہجری سنہ نوسو اٹھانوین کو آپ نے بزرگان شہر کو بلاکر اُن کے روبرو خرقہ اور سجادہ اپنے فرزند سید بہاری کے حوالہ کیا - حاضرین نے دعا کے واسطے ہاتھ اُٹھاکر کہا - اللہ تعالیٰ جل شانہ اس وصیت کو مبارک کرے - آپنے فرمایا ہر ایک طریق سے مبارک ہے - بالآخر - اسی ربیع کی چاندرات کے دن دنیا کی ویرانہ جگہہ کو رخصت فرماکر عالم غیب کی آباد عمارت کی طرف سفر کرگئے - خوابگاہ آگرہ -

یاد شیخ راجی محمد برودہ (بڑودہ)

آپ رند تھے - مگر سادہ دل - آزاد تھے - مگر سوز زنجیرِ پا نون مین پڑی ہوئین دیوانہ تھے - مگر کام سب عاقلانہ فنافی الشیخ کو فنافی اللہ سے زیادہ دوست رکھتے تھے - اور ترجیح کی وجوہ بیان کیا کرتے تھے - تمام کردار گفتار - اور رفتار مین اپنا نقش خاکی لوح سے مٹاکر تمام کو شیخ کی طرف منسوب پاتے تھے اسی اندیشہ مین اُنکی آمد ورفت رہتی تھی - اور بدون مستانہ نعرہ مارنے کے کوئی قدم راستہ مین نہین رکھتے تھے ہجری سنہ کچھ اوپر نوسو نوے تھا - کہ آپ کے نام الٰہی طلب کا پیغام پہونچا - آپ قبول کرکے - عِنْدَ مَلِیْكٍ مُقْتَدِرٍ کے حضور مین روانہ ہوگئے - آپ نے ایک بیٹا چھوڑا - شیخ ولی محمد نام تھا ان کو سلوک سے پہلے آغاز ہوش مین ہی - توحید کے قوی جذبہ نے آلیا - زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے - کہ توحید کی بات کے سوا - آپ کی زبان - دوسرے حرف کے واسطے حقیقۃً گونگی تھی - ہجری سنہ ایک ہزار ایک مین احمد نگر دکن کے مقام پر نظر آئے تھے - پھر آپ کی کوئی خبر نہین آئی - آپ کے برگزیدہ مریدون مین سے شیخ صدرالدین ذاکر ہین - یہ اپنے پیر کے ساتھ ہمیشہ واپسین نفس تک سفر اور

Marfat.com

حضرمین رفیق رہے۔

یادشیخ میان آبا

آپ کانام ابراہیم ہے - صاحب حال وقال - اوراہل مقامات وکرامات تھے - نادبوم قلعہ بہروچ گجرات اورخوالیگاہ برہان پور محمد شاہ فاروقی کے حظیرہ مین - کہتے ہین - یون توآپنے بہت سے مشایخ زمانہ کی نظر دیکھی اور ملازمت کرکے فیض پایاتھا - لیکن خرقہ خلافت آپ کو غوث الاولیا قدس سرہ کی خدمت عالی سے ہی حاصل ہوا ہے - القصہ جب گجرات سے برہانپور مین آئے - اُس وقت مین محمد شاہ وہان کا حاکم تھا - اورسید زین الدین اُس کا وزیراعظم تھا - جس نے غوث الاولیا کی خانقاہ مین ایک مدت تک رہ کرکام کیا تھا - یہ دونون اصحاب صفائی قلب سے آپ کے مرید ہوئے - جب حاکم اور وزیر مرید ہوگئے - تو آپ نے مرید کرنا ترک کردیا - اِس کی وجہ دریافت کی گئی - توجواب دیا - کہین ایسا نہ ہو - کہ اب جو لوگ میری طرف اظہار ارادت کرتے ہین - اس مین لوگون کا خیال یہ ہو - کہ اِس صوبہ کے حاکم کا مین پیر ہون پس یہی بہتر ہے کہ مین اپنے تئین اس خطر ناک شیوہ سے باز رکھون - تاکہ جو لوگ ارادت کی استعداد رکھتے ہین مین اُن کی گمراہی کا سبب نہ بنون اور کسی کے خالص عمل کو ریاکی آلایش سے آلودہ نہ کرون - ہجری سنہ نوسو اٹھاون یا ننیانوین مین اعلیٰ عالم ارواح کو رحلت فرمائی - خلیل الرحمن آپ کی تاریخ وفات ہے -

۹۹۹ھ

مصرع ملارا علے بادجاے یاداد ؛

یادحاجی ابراہیم سرہندی

آپ کی رنگین طبیعت کا شاہد - علوم اور معرفتون کے زیور سے آراستہ تھا بشیخ المحدثین شیخ ابن حجن مکی کی خدمت مین آپنے حرم محترم مین رہکر احادیث کی تصحیح کی تھی - حدیث اور تفسیر کی سندین آپ کو نسبت عالی حاصل تھی - آپ کی قوت ناطقہ موثر اور واعظانہ اشعار کی زبان سے آشنا تھی - جس زمانہ مین تمام ملک ہندوستان کو شہنشاہ زمانہ اکبر شاہ نے فتح کرلیا تھا - تو اُس کے دل مین یہ خواہش پیدا ہوئی کہ یہ تمام علما - جو گروہ کے گروہ پائے تخت کے شہر مین فراہم ہین - ایک ایک کرکے تمام قلمرو کے ایک ایک حصہ مین مقرر کئے جاوین جس طرح ظاہری فوج اور امرا سے ملک مین امن وامان اور آرایش ہے - اسی طرح اس باطنی گروہ کے بابرکت انفاس کی برکات سے بھی - ہر ایک ملک کے باشندون کو اپنی اپنی استعداد کے موافق فیض پہونچے اور نیز ہر ایک شخص بقدر حوصلہ - اِس جماعت کی ملازمت سے فروغ معرفت حاصل کرے - اِس

Marfat.com

خیال کی بنیاد پر ہر ایک شخص - ایک جداگانہ سمت مین نامزد کیا گیا جس ملک مین آپ مامور تھے وہان سے آپ بدون حصول اجازت - دارالسلطنۃ مین لوٹ آئے - یہ بات شہنشاہ کو ناگوار گزری - اس ناخوشی کے سبب سے آپ کو قلعہ رنتھنبور[۵۱] مین بھیج دیا - یہان پر تنہائی اور اپنی حالت مین سختی دیکھکر بہت پریشان ہوئے - ایک مدت تک تو یہ انتظار کیا - کہ کوئی سبب رہائی کا پیدا ہو - مگر پیدا نہین ہوا - پھر ایک رات رسّی بہم پہونچا کر دیوار قلعہ پر لٹکائی - تاکہ اُس عالی شان قلعہ سے نیچے اُتر جاوین - اور فرار ہو کر چند روز گمنامی کے طریقہ پر بسر کرین آدھی دور تک اُتر آئے تھے - کہ یکایک رسی ٹوٹی - جس نے عمر کا بھی پیوند قطع کیا - جو ایک بال کے تار سے بندھا ہوا ہے - آپ کی روح نے درمیان مین سے ہی آسمان کا راستہ لیا - اور کالبد نے اپنا اسباب زمین کے حوالہ کیا - **بیت**

پیوند عمر بستہ بہ موئے ست ہوش دار		غم خوار خویش باش غم روزگار چیست	

یہ واقعہ پیش آنے سے خردشناس حقیقت بین نظر کے سامنے آیۂ کریمہ[۵۲] اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ کی حکمت ظاہر ہوئی اور شکی طبیعتون کو اوامر و نواہی کے بارہ مین یقین پیدا ہو گیا -

یاد شیخ ودود اللہ شطاری

آپ شیخ معروف صدیقی کے بیٹے ہین - اور نام شیخ لاد ہے - ہمیشہ درویشی اور فقر مین زمانہ گزارا - آپ کے آباے کرام مُعنعَن شیخ عبدالرحمن کو پہونچتے ہین - جو حضرت صدیق اکبر کے پوتے ہین رضی اللہ عنہ غوث الاولیا کے مرید اور نیز خلیفہ ہین - کم و بیش بارہ سال برابر اپنے پیر بزرگوار کی خدمت مین رہ کر شطاری مشرب کے اشغال اور اذکار کا طریقہ اور دعوت کی سند حاصل کی - اور سب کو عمل مین بھی لائے - حضرت غوث الاولیا نے جب گوالیار سے گجرات کی طرف ہجرت فرمائی تھی - اور اس کا سبب ابھی ابھی اوپر گزارش ہو چکا ہے - تو آپ کو ایک مانع نے ہمراہی سے باز رکھا - اور آیۂ کریمہ[۵۳] لَا عَلَی الَّذِیْنَ اِذَا مَا اَتَوْکَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُکُمْ عَلَیْهِ تَوَلَّوْا وَّاَعْیُنُهُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَنْ لَّا یَجِدُوْا مَا یُنْفِقُوْنَ

---

[۵۱] رنتھنبور مقام - آگرہ اور جیپور کے درمیان مین واقع ہے ۱۲ [۵۲] اللہ کا حکم مانو - اور رسول کا حکم مانو - اور جو تم مین سے صاحب حکومت ہین (اُنکا بھی) ۱۲ [۵۳] نان لوگون پر (کسی طرح کا الزام ہے) کہ جس وقت تمہارے پاس آئے - کہ تم اُن کے لئے سواری بہم پہونچاؤ - تو تم نے جواب دیا - کہ میرے پاس تو کوئی سواری موجود نہین - کہ تم کو اوسپر سوار کر دون - وہ لوگ لوٹ گئے - اور خرچ میسر آنے غم کے مارے اون کی آنکھون سے آنسو جاری تھے -

Marfat.com

کے مصداق معذورون مین سے ہوئے - ناچار آپ چند سال تک قصبہ آشٹہ مین گوشہ نشین رہے - یہ قصبہ مضافات مالوہ مین ہے - پھر جب بازبہادر افغان - اکبر شاہ کی افواج سے بھاگ کر بنگلانہ کے اطراف مین آیا - اور ملک مالوہ کو دولت اکبری نے فتح کیا - اور افغانون کی جو جماعت ازراہ اعتقاد آپ کی خدمت مین آمد و رفت رکھتی تھی - موقوف ہوئی - تو آپ ہجری سنہ نوسو چوہتر مین - اس قصبہ سے بترک سکونت ملک خاندیس کو چلے گئے - اور قصبہ جامود مین اقامت کا سامان کیا اُس زمانہ مین یہ قصبہ اُس صوبہ کے حاکم میران محمد شاہ فاروقی کے حکم سے سید میران شکر کوٹھی کی جاگیر مین تھا - اس سال مین شیخ وجیہ الدین کی عمر شریف نوے سے تجاوز کر گئی تھی - مسیح الاولیا فرماتے ہین - ایک دفعہ مجکو کسی تقریب سے اپنے مرشد شیخ لشکر محمد عارف کے ہمرکاب جامود کے میدان مین جانے کا اتفاق ہوا تھا - وہان پر شیخ وجیہ الدین کی ملازمت بھی میسر ہوئی تھی - ہمنے ایک نورانی پیر دیکھا - جس کی پیشانی سے ولایت اور کرامت کے انوار دیکھنے والون کی نظر کے سامنے عیان تھے - ہجری سنہ نوسو ترانوین مین عالم خاک سے ملک پاک کو کوچ فرمایا - خوابگاہ جامود - آپنے ایک لڑکا چھوڑا ہے شیخ اسمٰعیل نام - اُنہون نے بیس سال تک مسیح الاولیا کی خدمت مین رہ کر اندرونی اور بیرونی شست وشو کی تھی - اور فقر و فاقہ کے ساتھ اس طرح یگانگت پیدا کی تھی - کہ اگر تمام اہل جہان کی دولت مندیان اِن کی بے نیازی کے سر پر قربان ہو جاوین - تو زیبا ہے - ہجری سنہ ایک ہزار بیس مین مرشد کی اجازت سے پدر بزرگوار کے پرانے مقام کو جا رہے تھے جو قصبہ آشٹہ ہے - چونکہ آشٹہ جانے والا کا گزر منڈو (مانڈو) مین ہونا ضرور ہے - لہذا شیخ اسمٰعیل کو منڈو مین آنا پڑا - اور راقم گلزار کے غریب خانہ پر چند روز مہمان رہے بہت کچھ تسلی دلاسا دی گئی - کہ فقرا ے باب اللہ کی گوشہ گزینی کے واسطے آشٹہ سے منڈو بہتر ہے - تو آپنے یہ عذر کیا - کہ مرشد کی اجازت آشٹہ مین ہی رہنے کے واسطے ہوئی ہے - اور راقم کی التماس کو قبول نہین فرمایا - تاریخ پندرہوین ربیع الثانی سنہ صدر کو روانہ آشٹہ ہوئے - مصرع

ہر کجا ہست خدایا بسلامت دارش

یا دمیان وجیہ سندھی

آپ کی ولادت ایک گانون مین ہے تتہ سے نزدیک - ایک روز مسیح زمان کہتے تھے - ہجری سنہ ایک ہزار سات مین ہر گزیدہ صاحب دلان - مردم چشم کیمیا نظران - خانخانان ابدولتہ نے جب برہان پور خاندیس مین نزول فرمایا تو اولاً خانخانان خیمہ گاہ مین نہ اترے - براہ راست جلو کے ساز و سامان کے ساتھ فقیر

Marfat.com

کی مسجد مین چلے آئے - سب سے پہلے آپ کی بات یہ تھی - کہ جب میان وجیہ کے گانون کی حدود مین لشکر کے خیمے نصب ہوئے - تو باوجودیکہ میان کے ساتھہ میرا اعتقاد درست تھا - مگر نیند کا ایسا غلبہ ہوا کہ نا وقت غنودگی پیدا ہوئی - اس عرصہ مین میان کا گانون لوٹ مین آگیا - اِس سبب سے میرا دل ہر وقت ایک عجیب انقباض مین ہے - اور اسی خیال اور خوف سے خیمہ گاہ مین نہ اُتر کر آپ کے دیدار کے واسطے آیا ہون - اور میان وجیہ کے کچھہ حالات بیان کئے - جس کا اجمال یہ ہے - بیان کیا کہ ایک شخص تھے جن کا دل ہمیشہ درد طلب سے مالامال تھا - آنکھین اشک پشیمانی سے بھری ہوئی تھین - اور زبان یاد حق سے لبالب تھی - مصرع چشم و زبان و دلش باد پر از معرفت ؛

یاد شیخ احمد متوکل اُجینی

اُجین - صوبہ مالوہ کا ایک شہر ہے - آپ کو خرقہ خلافت غوث الاولیا سے حاصل ہے قدس سرہما آپ ہمیشہ زبانی اور نہانی ذکر کے ساتھہ پاس انفاس رکھتے تھے - امور کی باریک باریک تدابیر کو آپنے کبھی ایک جو کی برابر بھی نہین سمجھا - پیدائش ہند مین کسی مشرقی شہر کی ہے - شیر شاہ سور کا زمانہ تھا - کہ آپ وطن سے چل کر اجین مین آئے - اور سامان قیام کیا - کسی شخص سے روپیہ پیسہ - ایک روز کے خرچہ سے زیادہ کبھی نہین لیا - ہمیشہ واپسین نفس تک آپ کی روزی آسمان پر رہی - اہل روزگار کی دانائی پر نادانی کو ترجیح دیتے رہے - راقم کو آپ کی ذات ستودہ صفات کے ساتھہ نہایت محرمیت اور دلبستگی تھی اور وہ بھی استمرار کے ساتھہ - ہجری سنہ نوسو اٹھانوین مین آپ کی نوبت زندگانی انجام کو پہونچی - خوابگاہ اُس حوض کے کنارہ ہے - جو قلعہ اجین کے باہر کی طرف سے ملا ہوا ہے - ایک جانشین چھوڑا تھا شیخ عبداللطیف نام تھا - انہون نے ریاضت کے ذریعہ سے خلافت کے چراغ مین بہت کچھہ روشنی بڑھائی تھی اور مسیح القلوب کی خدمت مین برہان پور جاکر حقیقت اور معرفت کا سرمایہ بہم پہونچایا تھا - ہجری سنہ ایک ہزار سات مین عارضی عالم کو ترک کیا - مصرع شد روزیش اَللّٰہُ لَطِیفٌ بِعِبَادِہٖ

یاد شیخ معروف ابن قاضی سعد اللہ

آپ صدیقی النسل ہین - شیخ نظام نارنولی کے خلیفہ تھے - زاد بوم دیار - خوابگاہ خاک مدینہ - آپکے اجداد بغداد سے آئے تھے اور شرقی دیار ہند مین صوبہ جونپور کے متعلق ایک شہر بہار نام ہے - اس کو اپنا وطن بنالیا تھا بہار سے آپ کے دادا شیخ محمود سلاطین خلج کے عہد مین منڈو (مانڈو) مین آئے - اور یہین سامان

Marfat.com

اقامت کیا چند روز بعد قصبہ انجیرہ کے قاضی ہو گئے - جو منڈوے سے بارہ کوس - اور دھار سے پانچ کوس دور ہے
اس قصبہ کے پان ایسے خوشبو - اور عمدہ مزہ دار ہوتے ہین - کہ دوسرے صوبون مین لوگ سوغات
لیجاتے ہین - جب شیخ محمود کو آسمانی قضا آئی - تو اُن کے بیٹے شیخ سعد اللہ مسند شریعت پر بیٹھے - جب
انھون نے بھی عالم دنیا کو چھوڑا - تو اُس وقت مین شیخ معروف چھوٹے تھے - جب شیخ معروف کا
زمانہ ہوش آیا - تو پیر طریقت کی جست وجو مین بھاگ دوڑ کرنے لگے - اس اثنا مین شیخ نظام نارنولی کی فیض رسانی
کا شہرہ سنا - دل سے صبر جاتا رہا - ناچار نارنول جاکر مرید ہوئے - اور چند سال خدمت حضور سے فیض پایا
فرماتے تھے - پیر کے ہم رکاب نارنول سے دہلی کو جاتا تھا - ایک سیاح شیخ عبد اللہ تھے - ان کو عالم
ارواح کی رموز اور عالم شہود کے حقائق مین اچھی واقفیت تھی - اثنائے راہ مین ایک گانون کے اندر
ان کی ملازمت سے حاصل کی - ہر ایک قسم کی باتین کین - بالآخر مین اور وہ دونون ایک دوسرے کے بنی عم
نکلے - بہت کچھ دلجوئی اور نوازش عمل مین آئی - اور مجکو ہر ایک خانوادہ کے پیرون کی خلافت کا خرقہ مرحمت
فرمایا - سوائے اجازت سلسلہ چشتیہ قدسیہ کے - جو مجکو پیر سے حاصل تھی - چند سال بعد قصبہ دھار
مین لوٹ آئے - اور اُسی قصبہ کی حدود مین ایک کوٹھری بنا لی - جہان پر نفس کے ساتھ لڑائی مین
مشغول ہوئے - اور اس خانگی چور اور ہم نشین قزاق کی درآمد برآمد کے راستون پر چوکیدار مامور کئے -
تھوڑی تھوڑی غذا گھٹانے سے - نفس فربہ ہونے سے باز رہا اور اس طریقہ پر سونے اور کھانے کی
پابندیون سے رہائی پائی - سبحان اللہ اگر پانی یا شربت آپ پیتے نہ ہوتے تو لہ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ
جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ کی نفی مین شامل ہونے سے - آپ مستثنیٰ ہو جاتے - با این ہمہ
آہنی خار - ایک پرانی گودڑی کے اندر لپیٹا ہوا - پیراہن کے اندر ہمیشہ رکھتے تھے - اور تمام عمر نماز
معکوس مین راتون کو دن کرتے رہے -

ہجری سنہ نو سو پچانوین مین صوبہ مالوہ کے حاکم نواب خان اعظم میرزا عزیز بزرگ کو کہ اکبر شاہ تھے
ابدولتہ اس سال مین شیخ نے اُجین سے احرام عمرہ باندھا - اور راہ حجاز اس شکل کے ساتھ طے
کرنے کا عزم دل مین مصمم کیا - کہ سر کو نیچے لٹکائے ہوئے جاؤن گا - لیکن نواب سے دوستی تھی - نواب
نے آپ کو روکا - اور نیز دوستون اور عقیدت مندون نے بھی اسی طرح پر التماس کیا - لہذا آپ نے
مہربانی فرما کر اس سال مین توقف کیا - جب زیارت کعبہ کے شوق کا غلبہ ہوا - تو آپنے آنکھون پر

Marfat.com

پٹی باندہ لی تاکہ دوسری دیکھنے کی چیزین دیکھنے مین نہ آوین - اور اپنے اوپر لازم کیا - کہ جب تک جمال کعبہ نہین دیکھہ لون گا - پٹی نہین کھولون گا دوسرے سال قرارداد کے موافق زاد راہ اور سفر خرچ کے واسطے جس قدر ضرورت تہی - اور وہ بہی صرف اس قدر - کہ درویشی مین بہی خلل انداز نہ ہو - نواب عزیز کے خزانہ سے لیکر انتظام سفر کیا - ایک آدمی کے قد کی برابر ایک حجرہ تیار کرا کر دو اونٹون پر بندہوایا - اور اُس حجرہ کے اندر آپنے اپنے تئین اوٹا لٹکایا - اسی طریقہ سے سمندر کے کنارے پہونچے - بعدہ حجرہ کو جہاز مین کھڑا کر دیا - اور آپ اُس مین بدستور آویزان تہے - کہتے ہین - کہ راستہ کے اندر آپ بہت روئے - آنسوؤن کی حرارت سے پٹی کے اوپر جلنے کا داغ لوگون نے دیکہا ہے - **القصہ** بیت الحرام کا دیدار آپ کو ہوا - جس کے سبب سے آپ کی آنکہون پر لذت نظارہ حلال ہوئی - عمرہ اور حج کے ارکان ادا کیے - اور مدینہ مقدسہ کا طواف کر کے روشن ضمیری حاصل کی پانچ مہینے کی فرصت ملی - جب تاریخ تیسری ربیع الاول ہجری سنہ نو سو اٹہانوین کو فرمان طلب صادر ہوا - تو کمال آرزو شگفتگی خاطر - اور خندہ پیشانی کے ساتہہ عالم قدس کو روانہ ہوئے -

مصرع پیشگاہ قرب بادا جاے او -

یاد مولانا اسمٰعیل سومرہ

سومرہ - سندہ مین ایک گروہ کا نام ہے - آپ اُس ملک کے نامور مشائخ مین سے ہین - آپ کی خانقاہ کیا تہی - ایک زاہدستان تہا - کئی ہزار گون غلہ - زراعتی تخم کا ہوتا تہا - جس کا حاصل خانقاہ نشینون کے مایحتاج مین صرف ہوا کرتا تہا - آپ کا خاص طریقہ - درویشون کی خدمتگاری کرنا تہا - ہجری سنہ نو سو اٹہانوین مین یا نیانوین مین رحمت حق سے جا ملے - مصرع بادوش غنچہ باغ صفا -

یاد شیخ عبد اللہ کتھواسن

آپ کے پیر بیعت اور مرشد طریقت - کہین بیان مین نہین آئے ہین - غالبًا آپ کا مشرب اویسیہ تہا - آپنے - توکل اور آزادگی کے محل کی بنیاد نہایت گہری اور مستحکم رکہی تہی - کبہی اہل زمانہ کے روبرو احتیاج کا منہ لیکر نہین گئے خوالبگاہ دار الخلافہ آگرہ -

یاد ملا دوست صحّاف

جو محرم ہم نشین تہے - وہ آپ کو کاکا کہا کرتے تہے - آپ مولانا خواجگی کاشانی کے خاص عقیدت مندون مین سے ہین - آپ کے دریا جیسے ضمیر کے عرفانی ڈبہ مین - الٰہی اسرار اور تصوف کے بے شمار جواہرات اور

Marfat.com

سوتی بہرے ہوئے تھے - ایک مدت تک بلخ مین لوگون کی رہنمائی کی - بہت سے طالب آپ کی ملازمت سے اپنے مطلوب کو پہونچے - ایک روز پرانے رازدار صوفی شادی آپکے عبادت خانہ مین آئے - اور کہا - کاکا آپ کو یاد ہوگا - جب تلاش مقصود مین آپ کی کوشش بڑھی ہوئی تھی - اور جلد سازی کی دوکان کیا کرتے تھے - اُن ایام مین آپ کیسے خوش وقت اور خوش دل رہا کرتے تھے - اب مجھے معلوم ہوگیا - کہ جو لوگ خانقاہ مین رہتے ہین - اُنھون نے آپ کو خلوت قرب سے دور پھینک دیا ہے - اور آپ کو پریشان خاطر رکھتے ہین آپ نے یہ بات سنی - آنکھون مین آنسو بھر آئے - اور جواب دیا - بیشک ایسا ہی ہے - جیسا آپنے فرمایا - کہتے ہین ہجری سنہ کچھ اوپر نوسو نوے مین عنصری منزل چھوڑ کر علوی وطن کا عزم کیا - خوابگاہ بلخ -

یاد شیخ جنید صفی

آپ شیخ بہاء الدین قریشی اسدی ہاشمی کے فرزند ہین - صاحب علم - درست احوال - پاکیزہ اخلاق سلوہ صفات اور زاہدانہ افعال تھے - علم کی تحصیل اپنے پدر بزرگوار کی خدمت سے کی تھی - بے مہانون کے کھانا نہین کھایا کرتے تھے - اس طریقہ سے آپ نے خلیلی رسم زندہ کر رکھی تھی - صاحبان احتیاج کے حق مین آپ کی سفارش موثر ہوا کرتی تھی - اہل ضرورت کی ضرورت کا تعلق جہان ہوتا تھا وہ خواہ کتنا ہی نامہربان اور بیگانہ ہوتا تھا مگر کام بے تامل حسب دلخواہ انجام کو پہونچ جاتا تھا - علی ہذا القیاس آپ کی دعاؤن کا حال تھا - نہ آشنا اور بیگانہ کی مشکلات مین مقبول ہوا کرتی تھین - خلاصہ کلام یہ ہے - کہ آپ کی گفتار کی پیشانی ناکامی کے داغ دھبہ سے پاک صاف تھی - تاریخ چوتھی شعبان ہجری سنہ نوسو اٹھانوین کو آپ روحانی باغ کی سیر کو چلے گئے آگرہ مین مدفون ہین -

یاد شیخ نظام ابن عبدالکریم نارنولی

آپ حضرت فاروق اعظم کی نسل سے ہین - اور الہداد نام ہے - مولد اور مرقد دونون نارنول مین ہین آغاز شباب مین آپ محقق رہنما کی تلاش کے واسطے وطن سے غربت مین نکل کھڑے ہوئے - اور بہمدرد یار دیرینہ روز کی ہمراہی مین بہت کچھ نشیب و فراز طے کیا - بہت سی آبادیان اور جنگل دیکھ ڈالے - اور بہت سے سالکون اور مجذوبون کی ملازمت کی لیکن قفل کشا کنجی کوئی ہاتھ نہین لگی - اس اثنا مین مین آپ گوالیار پہونچے اور چند روز غوث الاولیا قدس سرہ کی خانقاہ مین دیگر خانقاہ نشین صوفیون کے ساتھ رہے - تقدیر مین لکھا تھا جس کے بموجب خواجہ خانون علاتاج ناگوری کی ملازمت سے

Marfat.com

اپنی مرادین کامیاب ہوئے - اور نورِ خلافت سے - روشنی قلب حاصل کی - خواجہ کی صحبت اور خدمت کی برکات سے کمال اور تکمیل کے درجہ پر پہونچے - اور پیر کی اجازت سے اپنے وطن مین آکر رہنمائی کی مسند پر جلوس فرمایا - پاک ذات اور صاحب استعداد لوگ گروہ کے گروہ آپ کی پرورش اور فیض سے الٰہی معرفت کے عالی درجہ پر سرفراز ہوئے - اور ہر ایک صوبہ اور سرکار مین بڑے چھوٹے کی ہدایت کے واسطے آپ کے فیض یافتہ باخبر اصحاب مین سے ایک ایک صاحب نامزد کیے گئے - آپ کے صاحب ولایت خلفا کی فہرست بڑی لمبی چوڑی ہے اِس کتاب مین نہین آسکتی ہے -

القصہ آپ کی فیض رسانی - نورپاشی - رہبری - اور رہنمائی کا شہرہ اس قدر ہوا کہ تمام اطراف ہندوستان مین پھیل گیا - آپ کے زمانہ مین بالکل سلطان مشائخ نظام الاولیا قدس سرہ کا عہد مبارک حاصل ہوگیا تھا - اور نارنول کی زمین سے مثل دہلی اشاعت فیض ہوئی تھی - تاریخ اٹھائیسوین صفر ہجری سنہ نوسو ستانوین کو عالم ناسوت سے عالم ملکوت کی سیر کو روانہ ہوگئے ؎

سیر گاہش منزل لاہوت باد ؛

یا شیخ پیارہ نور ظہور رحمہ اللہ

آپ ایک مجذوب تھے جمالی مظاہر سے عشق رکھتے تھے چند سال دیوانگی کا عیش اُٹھایا - اندرونی بے آرامی بہت کچھ رہتی تھی - اِس سبب سے ایک ساعت بھی ایک جگہ نہین بیٹھتے تھے - اور زبان حال سے لوگون کو سناتے تھے - بیت -

بجستن از پس کہ بسیاریم مائل		باندک حسن ازجا میرود دل	

اس مین شک نہین - کہ عشق اور دیوانگی یہ دونون جب دل مین جمع ہوجاتے ہین تو نظر بازی کا شوق اوبہر آتا ہے - اور دور اندیشی اور عقل و فہم - ملک باطن سے کوچ کرجاتے ہین - اِس سبب سے آپ کا پردہ فاش ہوا - اور آپ ہر ایک شمع پر - پروانہ کی طرح گر گر - تکلیف اور مصیبت جھیلا کرتے تھے - ایک روز راقم گلزار آپ کے ساتھہ ایک راستہ مین کھڑا ہوا باتین کر رہا تھا - اتنے مین عماری دار ہاتھی آپہونچا - آپ نے اچھل کر ہاتھی کے دانت پر قدم جا جمایا - اور عماری کے پردہ سے لٹک کر ایک پردہ کشا نغمہ کی تان لی - عماری کے اندر جو عورتین بیٹھی ہوئی تھین - اُنھون نے بیتاب ہوکر پردہ اُٹھا دیا - اور دیوانہ کو اپنے ناز و کرشمہ کا نشانہ بنا کر خود بھی اُس کے راز و نیاز پر فریفتہ ہوئین - القصہ طرفین کی حیرت یہان تک بڑھی - کہ

Marfat.com

اُس حیرت کی بیہوشی نے ہاتھی مین بھی سرایت کی۔ بے اختیار ہوکر فیلبان نے پردہ عماری کا چھوڑا۔ اور غصہ سے آنکس مار کر ہاتھی کو راستہ پر لایا۔

مختصر یہ ہے۔ کہ چند روز بعد آپ لوگون کی نظر سے مخفی ہو گئے۔ مصرع نمی یابم نشانِ او کجا رفت یہان تک کہ ہجری سنہ ایک ہزار سولہ مین شیخ دولت کی زبانی جو نہر یہ دیپالپور کے تالاب کے کنارہ ایک کوٹھری مین رہتے ہین۔ کچھ حال سنے مین آیا۔ اُنہون نے بیان کیا۔ کہ ہجری سنہ نوسو ستانوین تھا۔ فقیر اُس وقت اُجین مین شیخ عبدالغفور داؤد کی مسجد نور نام کے اندر رہتا تھا۔ شیخ بیارہ بھی اُس مسجد مین آکر گوشہ نشین ہوئے۔ چند روز بعد آپ کو اسہال کی بیماری ہوئی۔ یہی بیماری اِس عالم سے آپ کے چلے جانے کا سبب ہوئی۔ اور اُسی مسجد کے صحن مین دفن کیے گئے۔

یاد سید ابراہیم بہکری

آپ شیخ جلال متو کے خلیفہ ہین۔ جو شاہ شاہباز کے بزرگ جانشین تھے۔ قدس سرہم پیر کی دوستی اور مہربانی۔ اور حاکم وقت کا آرزو اور نیاز کے ساتھہ پیش آنا۔ آپ کے برہان پور رہنے کا سبب ہوا۔ بہت برسون تک اس دارالاسلام مین آپنے قیام فرمایا۔ اور بہت سے لوگ جو صحرائے تلاش مین بھٹکتے پھرتے تھے۔ عرفان اور وجدان کی آبادی مین پہونچ گئے۔ مسیح القلوب سے روایت ہے۔ ایک روز مین سید کی ملازمت مین بیٹھا تھا۔ آپنے فرمایا۔ شیخ شکر محمد عارف قدس سرہ سے مینے سنا ہے جس وقت وہ امرِ ایجادی کا تماشا کر کے زبان حال سے یہ ترانہ گایا کرتے تھے[1] اطاعتک العاصی فی عصیانک وذکرتک الناسی فی نسیانک حال آنکہ اس بات کے سننے کو ایک زمانہ گزر گیا۔ لیکن ابھی تک دل کے اندر۔ اُس بات کا جو ذوق باقی ہے۔ یہ ذوق شکل فوارگی نہین چھوڑتا ہے۔ ایک روز ایک سپاہیانہ وضع کا آدمی عرس کی مجلس مین ایک گوشہ سے اُٹھا۔ اور دونون ہاتھہ ادب کے ساتھہ باندھ کر سامنے آکھڑا ہوا۔ اور رو کر فاتحہ اور دعاے خیر کی التماس کی۔ جواب پایا۔ ابراہیم کا باطن آتش نمرود سے بھی زیادہ پر درد ہے۔ اگر تم کو اسپر اطلاع ہو جاوے۔ تو سو دفعہ لاحول پڑھکر۔ اس کی صحبت سے گریز کرو۔ اور ہزارون مہربانی اور دلسوزی کے ساتھہ۔ اُس کی بخشش کے واسطے دعا مانگو۔ یہ جواب سنکر انجمن مین جو لوگ بیٹھے ہوئے تھے اُن مین ایک جوش و خروش پیدا ہوا۔ ہجری سنہ نوسو اٹھانوین مین آپ شش جہتی

[1] نافرمان نے تیری نافرمانی مین گویا فرمان برداری کی۔ اور بھولنے والے نے تیری نسیان مین گویا تجھکو یاد کیا ۱۲

Marfat.com

قید خانہ سے رہا ہو کر ہشت بہشت کی سیر کے واسطے ناز کے ساتھ چلے گئے۔ خوابگاہ برہان پور۔ تین لڑکے خلف۔ اور بہت سے خلفا چھوڑے جو روش سلف کے ساتھ متصف ہین۔

یاد شیخ عبد اللہ

آپ کا قدیمی نام بہیکہ جی ہے۔ آپ کے باپ قطب خان ضراب خانہ کے داروغہ اور سکہ کن تھے۔ آپ بھی باپ کے کارخانہ کا پیشہ کرتے تھے۔ شروع جوانی مین کدخدا ہو گئے۔ عروس کے ساتھ کمال دلبستگی ہوئی۔ جب ناز و نیاز نے ایک دوسرے سے باہم کیف پایا۔ تو شوق اور کرشمہ ایک دوسرے کی مصاحبت سے کامیاب ہوئے۔ یہان تک کہ اجل کی جان گزا تلخی۔ نو عروس کے ساغر مین ڈال کر پلا دی گئی۔ فراق کے داغ نے آپ کے شکستہ دل پر دیوانگی کا سکہ جمایا۔ پریشان ہو کر اپنا کام چھوڑ دیا۔ اہل زمانہ کا لباس اُتار کر کمل کی کفنی پہن لی۔ چند روز بعد پیر طریقت کی ہدایت سے آپ کی مجازی محبت حقیقی عشق کے لباس مین نمایان ہوئی۔ بہت برسون تک گھر کے اندر بینوایانہ تنہائی مین بسر کی۔ اور خدا شناسی کا راستہ سلوک کی پامردی سے طے کیا۔ آپ ایک خزانہ تھے۔ جس مین دل آویز گفتار کے جواہرات بھرے ہوئے تھے۔ ہجری سنہ نو سو ننانوے مین آپنے چشم عبرت کو نمایش گاہ دنیا کے تماشا سے بند کر لیا۔ خوابگاہ شہر منڈو۔ مصرع

باوا نزول او بمقام موحدان

یاد شیخ ابو یزید

آپ شیخ بشکر محمد عارف کے فرزند ہین۔ قدس سرہما۔ جو اصحاب آپ کے پدر بزرگوار کی دعوت ہستی کو قبول کر کے آئے ہوئے تھے۔ جب وہ ضیافت زندگانی ختم ہو جانیکے سبب سے ایک ایک کر کے اپنے اپنے مقام کو لوٹ گئے۔ اور باپ کی جگہہ آپ جانشین ہوئے۔ تو حاکم نے نوجوان بیٹے کا استحقاق مسافر باپ سے کمتر سمجھکر وظیفون کے مواضعات کو ضبط کر لیا۔ چونکہ تسلیم اور توکل آپ کی سرشت مین داخل تھے۔ تو آپنے پیشانی مین چین تک نہین آنے دی۔ اور خانگی روزی کھانے والون کے واسطے آپ کے دل مین مطلق فکر کا غبار پیدا نہین ہوا۔ باوجودیکہ ایک ایک ہفتہ تک بدل ما یتحلل نہین پہونچتا تھا۔ مگر عبادت کی طاقت زائل نہین ہوتی تھی۔ اور آپ کے خاندان پر ہر طرف سے فقر خواہ کتنی ہی چڑہائی کر کے آیا۔ لیکن آپنے پاے تردد خلوتخانہ کی دہلیز سے باہر نہین نکالا۔ البتہ آپ وصیت کے بموجب مسیح القلوب کے درس مین آفتاب طلوع ہونے سے پہلے روزانہ پہونچکر عیسوی فیض حاصل کیا

Marfat.com

کرتے تھے - الغرض راستی اور سلامت روی آپ کا حصہ تھا - ایک روز کا ذکر ہے کہ آپ مسیح القلوب کے ہمراہ سید ابراہیم بکری قادس سرہٗ کی ملازمت کے ارادہ پر جارہے تھے - اثنائے راہ مین ایک خدمتگار نے یکایک گھر سے ایک دل آزار خبر لاکر آپ کو دی - اور بازگشت کے واسطے جلدی کی - آپنے فرمایا - ایک بزرگ کی ملاقات کے ارادہ پر - درست نیت کے ساتھ چلا ہون - لہذا معاودت نہین کرون گا - کیونکہ شروع کیا ہوا کام - انجام کو نہ پہونچا کر نفس کے بہکانے سے کسی دوسرے کام مین مشغول ہو جانا صوفی کے واسطے زیبا نہین ہے - تھوڑی سی زندگی مین بہت سا ربانی عرفان آپ نے حاصل کر لیا تھا - ہجری سنہ نوسو ننیانوے مین آپنے اہل جہان سے دل اٹھا لیا -

یا مخدوم نوح مالاکندی

آپ سندہ کے بزرگ مشائخ مین سے ہین مسیح القلوب سے روایت ہے شیخ یوسف - رسمی علوم کے آغاز تحصیل مین آپ کے ہم درس تھے - یہ کہتے تھے - آپ کو جذبہ نے ایک بار گی آلیا تھا - پھر چند روز بعد آپ کی زبان مین قوت بیانیہ پیدا ہو گئی - باوجودیکہ علم نحو کی استعداد نہین تھی - مگر قرآن کی تفسیر آپ کئی کئی طرح سے بیان کیا کرتے تھے - کیا سندہ کے - اور کیا تتہ کے اکثر اہل علم لوگ امتحان کے واسطے آکر ہر ایک فن کی مشکلات آپ کے سامنے پیش کیا کرتے تھے - آپ بے تامل ایک روشن جواب کے ساتھ خدشات کی شورش دبا دیتے تھے - اور معترضون کو معتقد کر لیا کرتے تھے حکیم عثمان بولکانی سے روایت ہے - مین ایک روز مخدوم کی خدمت مین گیا - اور چاہا کہ علمی کمالات حاصل ہونے کے واسطے دعا کے لئے التماس کرون - ہنوز ضمیر کی مخفی بات عبارت مین نہین آنے پائی تھی - کہ آپنے فرمایا[1] واتقوا اللہ یعلمکم اُس وقت سے میرا اتقا اور علم روز افزون ہے - بعض کہتے ہین - کہ قرآن کے معانی کی تعلیم آپ کو من عند اللہ ہے - اور بعض کا یہ بیان ہے کہ خضر علیہ السلام سے ہے - اور بعض روایت کرتے ہین ایک بزرگ خراسان سے اس قصبہ مین آئے تھے - اُن کی تلقین سے پہونچا جو کچھ پہونچا -

یا شیخ مبارک مجذوب

آپ کی حالت دل فریب - اور صحبت خوش گوار تھی - آگرہ مین ڈہولی کہال دروازہ - خس پوش گھر کے اندر رہتون تک جگر گدازی کے ساتھ بسر کی - چونکہ دل کی تعمیر کا کام درپیش تھا اسواسطے آپ

[1] انتظار کرو - اللہ تعالیٰ جل شانہ تم کو علم نصیب کریگا ۱۲ -

Marfat.com

کلی بنیاد کی طرف متوجہ نہین ہوئے - واپسین سفر کے بعد اس زمانہ مین آپ کی قبر پر پختہ امنیٹون کی ایک عمارت بنادی گئی ہے - لہذا سمہ

چرا بکار و گردل ہمہ بہشت طلب		بنائے قصر بہشت ست بر عمارت دل	

یا وسیلۃ حبیب رحمۃ اللہ

آپ کا جذبہ سلوک کے ساتھ شامل تھا - اور مستی ہوشیاری کے ساتھ ملی جلی تھی - پوشیدہ واقعات اور پنہانی حالات کا آپ کی بصیرت کے آئینہ مین عکس پڑتا تھا دارالسلطنۃ آگرہ مین شاہ قلی خان محرم کا ایک باغ ہے - جو دولت - اور فقرا کی صحبت مین مشہور ہین - اس باغ کے پہلو مین آپ کا گھر تھا - لہذا سمہ

زرکا از منی بمن نہ گذاشت		اندکے سکر بود نسختی صحو	

یا شیخ نظام مجذوب

آپ نے اہل زمانہ کی طرح لکڑی اور رسی سے ایک لمبا چوڑا مچان بنا رکھا تھا - جس پر دس آدمی آسودگی کے ساتھ لیٹ سکتے تھے - آپ ہمیشہ اسی پر بیٹھے رہا کرتے تھے - اور اس پر سے بہت کم نیچے اترتے تھے - جو کچھ آپ کی زبان سے نکل جاتا تھا دیر سے یا جلدی سے - وہی وقوع مین بھی آجاتا تھا کہتے ہین - جس زمانہ مین شیخ ابوالفضل مبارک کے ہوش اور عقل کو روز افزون ترقی ہوتی جاتی تھی - عقلی و نقلی علوم کی تحصیل مین نمایان افزایش تھی - اور خلوت نشینان صورۃ و معنی کے آستانہ کی حاضر باشی مین - کمال کوشش تھی - اس زمانہ مین جب شہنشاہ اکبر شیخ کی ملازمت مین حاضر ہوتا تھا - تو آپ بلند آواز کے ساتھ فرمایا کرتے تھے - آؤ - وزیر چیستائی آؤ - بالآخر شیخ ابوالفضل مبارک تھوڑے ہی عرصہ مین شہنشاہ زمان اکبر شاہ کی خدمت سے بڑی دولت پر سرفراز ہوئے - اور سلطان کی مصاحبت اور ہمدمی کا خلعت پایا - نیز کئی صوبون کی جاگیر دار ہوئے - شیخ ابوالفضل مبارک کے چھوٹے بھائی - شیخ ابوالبرکات مبارک نے آگرہ مین آپ کی قبر پر ایک گنبد تعمیر کرادیا ہے - خدائے تعالیٰ اسکو جزائے خیر عطا فرماوے -

مصرع از جیب نیستی طلبان دست سر کشد

یا شیخ عبدالجلیل نارنولی

آپ کو ارادت اور نیز خلافت چشتیہ معینیہ سلسلہ سے تھی - آپ کا سکر - آپ کے ہوش پر غالب تھا جب آپ ہوش مین آتے تھے تو اپنے ہمدمون کو قیل و قال کے گرفتار کرتے تھے - اور دانش کے

Marfat.com

خریدار طلبا کی ہم نشینی اور ہمدمی سے منع فرمایا کرتے تھے - جب حالت ہوش کے بعد پھر استغراقی حالت کا عود کر آنا - دوسری قسم کی باتون کی گنجایش نہین دیتا تھا - تو سوا اسکے - کہ آپ سب کو دعا دیکر بیخودی مین محو ہو جاوین اور اپنے تئین حوالہ مستی کردین - کوئی چارہ کار نہ تھا -

یاد ملک محمود بیارہ

آپ ملک خاندیس کے وزیرزادہ تھے - اور آپ کے سبب سے فضلاے زمانہ کو اعتبار حاصل تھا ربانی کلام کا حفظ - عربی زبان اور فارسی عبارت کا علم - اسماے رجال کی یادداشت طبیعت کی موزونی سنجیدہ کاری - انفاس کی پاسبانی - جوہر شناسی - اور اندرونی صفائی - یہ تمام صفات - آپ کی ذات مین کمال کے درجہ پر حاصل تھین - فرماتے تھے - جب پدر بزرگوار کو واپسین سفر کی اجازت آئی - تو نوبت وزارت میرے نام پر پہونچی - یہ کام شروع سے ہی مجکو دشوار معلوم ہوا - اور ترک یہ خیال بالکل دل مین سمایا - اس اثنا مین ایک روز شاہ منصور مجذوب کی خدمت مین گیا - تو شاہ صاحب نے فرمایا - محمود فارسی قرآن جو تمنے ان ایام مین بہم پہونچایا ہے لاؤ - آپ کہتے تھے - جسنے مولوی کی مثنوی خریدی تھی وہ شاہ صاحب کی خدمت مین لے گیا - فرمایا کھولو - اور پڑھو - جب چند بیتین پڑھی گئین - تو فرمایا - کہ ہمیشہ اسی کتاب کے مصاحب رہنا - بہت سہل طریقہ کے ساتھ آزادی منصب گرفتاری سے حاصل ہو جاویگی - مینے شاہ صاحب کے فرمانے پر کمال کوشش کے ساتھ عمل کیا - اور عجلت کے ساتھ ظاہری منصب سے دل ہٹاکر بیکاری اختیار کرلی - اس کو بعد مین شاہ صاحب کے ارشاد سے سید عرب شاہ بخاری کی خدمت مین احمد آباد گیا - اور ان کی ملازمت سے بہت کچھ فیض حاصل کیا - سید عرب شاہ قطب عالم بخاری کے پوتے - اور سجادہ نشین ہین - انہین یاد مین حضر حجاز کی بھی توفیق ہوئی - اور حرمین شریفین **زادھما اللہ شرفاً** کی زیارت سے مشرف ہوا - اس مبارک سفر سے معاودت کرنے کے بعد چند روز اجمیر مین مقیم رہا - اور نیز اُس وقت مین روضہ معین الاولیا کا متولی بھی ہو گیا - یہان سے ہجری سنہ نوسو پچاسی مین احمد آباد کی طرف منڈو (مانڈو) کے راستہ سے گیا - اس وقت مین راقم نے بھی آپ کی دست بوسی سے برکت حاصل کی تھی - کہتے ہین - آپ کو جملہ نامور خانوادون سے خلافت اور نسبت تھی بالخصوص مغربی مشائخ اور بخاری سادات کے سلسلہ سے استحکام کے ساتھ وابستگی رکھتے تھے - ہجری سنہ ایکہزار مین سامان زندگی - الٰہی عالم کی سیر کے واسطے باندہ گئے - خوابگاہ احمد آباد

مصرع جملہ کارش را بنا بر عاقبت محمود باد -

Marfat.com

یا وسید مصطفیٰ محبوب اللہ

آپ سید حسین چشتی کے پوتون مین سے ہین - ہمیشہ بیش بہا خلعت پہنا کرتے تھے - اور معشوقانہ وضع رکھا کرتے تھے بشیخ مشائخ کے بیٹے ملک شیر کہتے ہین - ایک رات عرس تھا - اُس رات مین سید حسین نے مجاور قطب زمان شیخ عبدالملک کے بلانے کے واسطے بھیجا تھا - چونکہ شیخ عبدالملک سلس البول کے مرض مین گرفتار تھے - اور رات تھی - اسواسطے نہین آئے - کہ معلوم العذر بیمارون کا بلانا دن مین بہتر ہے اور اگر رات مین بلانے کا موقع آوے - تو بلانے والہ مین مردانگی چاہیئے - ملک نے پیغام سید کے نزدیک پیش کیا - تو سید - تامل کے بعد فرمایا - ملک شیر جاؤ - اور کہو جس طرح اشارہ فرمایا گیا ہے اُسی طرح بلانا چاہتا ہون جب شیخ عبدالملک - نہ یہ جواب سنا - تو بے تامل مجلس عرس مین چلے آئے صبح تک وجد اور سماع مین مصروف رہے - اور استنجا کی ضرورت نہیں ہوئی - اور سید کو فقیر نے کچھ اوپر ایک سو کا رخ دیے - اور جب مین نہین ہوتا تھا - تو دوسرے خادم پہونچاتے تھے اللہ تعالیٰ آپنے مذکورہ بالا بیماری شیخ عبدالملک سے سلب کرلی - اور اپنے اوپر لے لی - مسیحائی تصرف کو آپنے ایوبی ولایت کے ساتھہ ملا دیا - آپ کی خوابگاہ احمد آباد گجرات مین ہے - مصرع وصل حق تا ابد بکاشش باد ؛

یا وشیخ محمد نابلوسی

نابلوس - شام کا ایک قصبہ ہے - یہان کی آب و ہوا خوش گوار ہے - سیاح لوگ اس کی زمین کو بہشت کی زمین بتلاتے ہین - اس قصبہ کے باشندے - نقد بہشت سمجھتے ہین - آفاق کے مسافر حاریتی بہشت جانتے ہین - اور جو لوگ دور ہونے کے سبب سے محروم ہین - وہ بہشت موعود کی طرح ادھار کرکے مانتے ہین آپ اپنی زادبوم سے چل کر مصر مین آئے - اور یہان پر سعادت مند اولیاء اللہ کی دوستی اور کشش کے سبب سے وطن اختیار کرلیا آپ اپنی زندگی کے ہر سال کو از روی عبادت تین حصون پر تقسیم کرتے تھے - چار مہینے درس مین صرف کیا کرتے تھے دوسرے چار مہینے سفر حجاز مین گزارتے تھے - اور تیسرے چار مہینے جہاد کے واسطے اسکندریہ مین جاکر رہا کرتے تھے اس طور پر آپ زمانہ ہوش سے واپسین نفس تک اپنے اعمال کے روزنامچہ کی خانہ پری کرتے رہے - خوابگاہ مصر مصرع روح او در کنار راحت باد ؛

یا وشیخ قاسم

آپ شیخ یوسف سندھی کے صاحبزادہ شیخ طاہر محدث کے چھوٹے بھائی - اور سلیم القلوب کے باپ ہین - تقویٰ - توکل - اور تصرف یہ جملہ اوصاف حمیدہ آپ کی ذات مین موجود تھے - آپ کے پیر بیعت

Marfat.com

شیخ بہاء الدین پدر شیخ کبیر ہین - جو دسوین صدی کے اخیر مین شیخ الاسلام شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی کے جانشین تہے -

مسیح القلوب بیان کرتے ہین - ہنوز میرا زمانہ ہوش نہین آیا تہا - کہ آپ کا سایہ عاطفت میرے سر پر سے اٹہا لیا گیا - اُس وقت مین پدر بزرگوار کے بعض ہم نشینون سے مینے سنا ہے - کہ توحید دانی - خداشناسی - اور وحدت وجود کے اعتراف کے بارہ مین لوگ آپ کی تعریف کیا کرتے تہے - اور آپ کی بہت کچہہ خارق عادات - اور بے تعینی و آزادی کی باتین - بیان کیا کرتے تہے منجملہ اون کے ایک واقعہ مجہے یاد ہے -

"ایک روز میری مان بچون کو ہمراہ لیکر میرے عم مکرم شیخ طاہر رحمہ اللہ کے گہر گئی تہین - عم مکرم کا گہر دو - تین گلی کے فاصلہ پر تہا - پدر بزرگوار کا ارادہ ہوا - کہ آپ بہی وہان جاوین - لہذا مینے چاہا کہ مکان کو مقفل کر دون - مگر آپنے اجازت نہین دی - اور فرمایا - اہل حقیقت کا یہ شیوہ نہین ہے - یہ سنکر مین اسی طرح غیر مقفل دروازہ چہوڑ کر چلا گیا - لراقمہ

در این خانہ بے لوح ست غوثی از خرد نبود	پئے پاس متاعش رخنۂ دیوار بربستن

اللہ تعالیٰ جل شانہ کا احسان ہے - کہ واپس آکر تمام چیزون کو اپنی مقامات پر بدستور پایا - اور آپ کے توکل کی بدولت کسی چور کا ہاتہہ کسی شے کو نہ لگا"

" اور اب اس زمانہ مین اپنے عم اُستاد سے مینے سنا - کہ فرماتے تہے میرے چہوٹے بہائی شیخ قاسم کا مشرب صوفیہ تہا - اور اُن کی دل آویز گفتار - اور پسندیدہ افعال سے اغیار اور ابرار کی علامتین ظاہر تہین"

نیز مسیح القلوب کہتے تہے - جب شہنشاہ زمانہ اکبر شاہ مجکو بدون میری خواہش کے - ازلی مشیت کے بموجب برہان پور سے دار السلطنۃ آگرہ کو لے گئے - تو چند روز بعد مینے اپنے پدر بزرگوار کو خواب مین دیکہا آپنے ایک سندہی زبان کی بیت اس مضمون کی پڑہی - "اے فرزند - تجہہ کو ہر چند لفظ لا کے ساتہہ درمیان مین سے ہٹا کر نیست کر دیا - مگر تو ابہی تک اپنی ذات مین زعم ہستی رکہتا ہی ہے" جب مین بیدار ہوا - تو اس اشارہ سے دل مین یہ خیال پیدا ہوا - کہ اپنی رہائی کے واسطے تفکر کے ذریعہ سے تدابیر نکال کر زبان سے بیان کرنا - اس سے مطلب فنا حاصل نہین ہوتا ہے - بلکہ ایسا کرنا دراصل اپنے تئین تسلیم اور رضا کے مرتبہ سے شکوہ اور شرک کی پستی مین ڈالنا ہے - لہذا یہ شیوہ چہوڑ دینا چاہیے - اس خیال کی بنیاد پر انواع و اقسام

Marfat.com

کے تخیلات کا تموج دل سے دور کر دیا - اور آسودگی حاصل ہوئی - اور ایک ہفتہ سے کم مدت مین وطن آنے کی اجازت مل گئی - یہ بیشک سچ ہے - حضرت یوسف علیہ السلام نے جو غیر سے استمداد کی تہی - تو یہ استمداد زندان مین بضع سنین[1] تک قیام کرنے کا باعث ہوئی تہی -

یاد شیخ بہول مجذوب

آپ کی ذات سے خرابات کا مکان زیادہ رونق پاتا تھا - خرق عادات کی قوت حاصل تہی - اور الہی جذبات بہی آپ مین موجود تہے - چند سال تک مٹیا محل مین زیر زمین غار کہود کر اور اوپر سے خس پوش کر کے بسر کی (مٹیا محل دار السلطنۃ آگرہ مین ایک مشہور جگہہ ہے) اس وقت مین خس پوش مکان کی جگہہ ایک بڑا عالی شان محل ہے - بیت

جاے دیدار دلبر دو جہان		قصر فردوس و کاخ دل باشد	

یاد سید جمال

آپ شیخ ابراہیم میان آبا کی مسجد مین مدرس تہے - نیز عابد وقت - اور زاہد زمانہ تہے - احیاء العلوم اور عین العلم کے مطالعہ سے ایک خاص تعلق رکہتے تہے - شیخ محی الدین عربی کی تصنیفات پر آپ کا دل مائل نہین ہوتا تھا - لیکن انصاف کو کام مین لا کر باطن سے انکار نہین کرتے تہے - علم حدیث پر بہت کچہہ آپ کا دل تھا - جب شیخ طاہر یوسف نے برار سے نکل کر برہان پور کو نورانی فرمایا - تو سید اپنی بزرگی کو چہوڑ کر چند سال تک جب تک کہ زندگی باقی رہی - اپنی مسجد سے روزمرہ شیخ کے درس مین پہونچا کرتے تہے - شیخ کا قیام سندہی پورہ مین تہا - جو سید کی مسجد سے ایک میل کی مسافت سے کچہہ زیادہ ہی زیادہ ہے اس مسافت کا کچہہ خیال نہین ہوتا تھا - چارون فصلون مین برابر جایا کرتے تہے صحیح بخاری آغاز سے انجام تک پڑہی - مولانا حافظ سندہی جو معنوی خوب رو ہین - آپ کے شریک اور سامع تہے - جب آپ کی زندگی کا ورق لوٹ دیا گیا - تو خوابگاہ شیخ ابراہیم عمر سندہی کے مقبرہ مین بنائی گئی مصرع جمال حق فروغ دیدہ اش باد -

یاد شیخ الہداد مارہرہ

آپ کو ہمیشہ تلاوت کے ساتھہ ایک خاص تعلق تھا - آپ نے ہمیشہ زمانہ توکل - تسلیم - اور رضامندی حق مین گزارا - قرآن کا ترجمہ یاد تھا - کہتے ہین - آغاز جوانی مین ایک حسینہ و جمیلہ عورت کے ساتھہ دلبستگی ہو گئی تہی -

[1] چند سال ۱۲ -

Marfat.com

سال نظر بازی مین گورے - بعدہ دل کی اجازت لیکر عقد کریا - القصہ ہمیشہ حسین مظاہر پر نظر بازی ساتھہ زندگی گزاری - لیکن مظاہر مین جو ظاہری مشاہدہ کا ذوق حاصل ہوا تھا - یہ بصیرت کے ذریعہ سے حاصل ہوا تھا اور اس بیت کا مضمون زبان حال سے پڑہا کرتے تھے بیت

حسن خویش از روئے خوبان آشکارا کردہ	پس بچشم عاشقان آنرا تماشا کردہ

یا شیخ محمود بنجارہ

آپ خوبان سکنہ آگرہ مین سے تھے - مبدء اور معاد کی شناخت مین آپ کا مرتبہ عالی تھا - آپ کے خارق عادت کامون مین سے ایک یہ بھی تھا - کہ دیو سے یا پری سے - جس کسی کو آسیب ہوتا تھا جب آپ کا نام اس کے سامنے لیا جاتا تھا - یا آپ کے ہاتھہ سے پھول لیجا کر ماؤف شخص کو سونگہایا جاتا تھا - تو وہ بہت جلد ہوشیار اور تن درست ہوجایا کرتا تھا گویا سلیمانی ولایت آپ کو حاصل تھی لہ اسمہ -

کسی کہ نقش ترا بر نگین دل دارد	بکار خلق کند معجز سلیمانی

یا شیخ عبدی ساکن آگرہ

آپ - عابد متوکل - اور عارف زمان تھے - سردار پیغمبران علیہ السلام کی محفل میلاد ترتیب دینے مین استطاعت سے زیادہ کوشش کیا کرتے تھے - اور عمدہ عمدہ طریقہ کے ساتھہ انجام دیتے تھے غالبًا آپ کو اخروی کشود کار - اسی پسندیدہ کام کی بدولت ہاتھہ آئی تھی - اور یہی خدمت - آپ کی مخدومی اور بزرگی کا سرمایہ ہوئی تھی - اس مین شک نہین - کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ذرہ برابر محبت بھی آخرت مین تمام اہل عالم کی نجات کے واسطے بس ہے مصرع محبت کیمیا ئے اہل دردست -

یا شیخ شہاب الدین واصل

آپ - باعمل عالم اور باحضور کامل تھے - شیخ طاہر یوسف اور ان کے بھائی شیخ طیب نے جب ان کے احوال کا متوسط زمانہ تھا - منہاج العابدین آپ کے درس مین گزرانی تھی - اور نیز آپکی ملازمت سے بہت کچھہ فیض پایا تھا - صبیح القلوب نے اپنے عم مکرم شیخ طاہر کے حوالہ سے بیان کیا ہے - کہ کہتے تھے - مین ایک روز دستر خوان پر شیخ سے دور بیٹھا تھا - اس وقت میرے دل مین آیا - کیا اچھا ہوتا - جو مین شیخ کے پیالہ مین شریک ہوتا - فوراً اسی وقت آپ کے آئینہ خاطر مین عکس پڑگیا - مجکو وہان سے بلایا - اور اپنے برابر مین جگہہ دی - پھر میری یہ آرزو ہوئی - کہ شیخ ایک لقمہ اپنے ہاتھہ سے مجکو دیوین - آپنے ایسا ہی

Marfat.com

کیا - اور تبسم فرمایا - اس قسم کی بہت سی عجیب وغریب روایتین آپ کی کبرات اور سندہ والون کی زبان زد ہین - آپ کی اولاد بھی بزرگی کے اعتبار سے اپنے آبائے کرام کی خانقاہ کو آباد رکھتی ہے - خدا کرے آباد رہے -

یاد شیخ عبدالملک

آپ - علامۂ وقت - اور شیخ ابراہیم کے صاحب زادہ تھے - بہت برسون تک رسمی علوم کا درس دیا جنت آشیانی ہمایون بادشاہ کے زمانہ مین تھے - والپسین سفر کے روز بھی حسب معمول درس دیا - لیکن فرزندون کو اور طالبان علم کو فرمایا - جلد نماز کے واسطے آجاؤ - چنانچہ تعمیل حکم کی گئی - فرض سے فارغ ہونے کے بعد سر سجدہ مین رکھ دیا - اور واعبد ربک حتی یاتیک الیقین[1] پڑھا - اور ترجمہ کا خاتمہ - آخرین سانس کے ساتھ دوش بدوش ہوا - خوابگاہ کالپی مین پدر بزرگوار کے گنبد کے باہر مدفون

بادا نصیب سینۂ او نورِ معرفت

یاد شیخ الہ بخش چشتی

آپ کے آباواجداد کا سلوک چشتیہ سلسلہ کی بیعت اور خلافت پر تھا - الٰہی مشیت نے آپ کے اعتقاد کی چوٹی خانوادہ شطاریہ کی طرف کھینچ کر غوث الزمن کے دست تصرف مین دیدی تھی صاحب موصوف کے فیض ارشاد سے قطع منازل مین تیز روی - اور سیر مقامات مین استغراق اس درجہ پہونچا - کہ مناظرہ کے آداب - اور دسیسہ قیل وقال کے مقاصد سے دل سرد ہوا - اور تحقیق کی طرف التفات کرنے سے یہ نتیجہ نکلا - کہ زمانہ اور اہل زمانہ کی رسوم سے آزادی مل گئی -

کہتے ہین جس وقت آپ سماع مین محو ہوجاتے تھے - تو غوث الزمن آپ کا ہاتھ اپنے ہاتھ پر رکھکر گھوما کرتے تھے سینکڑون طرح کی نوازشین اور اکرام کام مین لاتے تھے - چونکہ آپ مغلوب الحال زیادہ تھے آپ کے اوقات اور حالات اکثر وجد و تواجد - اور سکر و بیخودی مین گزرا کرتے تھے - اگرچہ اختلاف ممالک کے سبب سے نقش اور صورت کی بندش مین ہر جگہہ راگ کا رنگ جدا گانہ ہوتا ہے اور صوفیون مین بھی اکثر ایسے ہین - کہ جو روش اُن کے ملک کی معمولی ہوتی ہے - اسی ایک روش کے عادی ہوکر دوسری وضع کی طرف مائل کمتر ہوا کرتے ہین - لیکن آپ کو سرود کی ہر ایک روش - رقت اور شورش پیدا کرکے خوش وقت

[1] اور اپنے پروردگار کی عبادت مین لگے رہو - یہان تک کہ تم کو امر یقینی (یعنی موت) پیش آئے ۱۲ -

Marfat.com

کرتی تھی - آپ کا سماع کسی طرز کو چھوڑ کر - کسی خاص طرز کے ساتھ خصوصیت نہین رکھتا تھا - آپ کی فہم اور ہمت - سماع و سرود کی تمام روشون پر پہونچ جاتی تھی - اور سماع کے عین جوش مین - جو بات - بشارت یا ڈرانے کی شان مین آپ کی زبان مبارک سے جدا ہو کر ہونٹون تک آجاتی تھی - وہ بہت جلد وقوع پذیر ہو کر عجائبات کے عالم مین مشہور ہو جاتی تھی -

نقل ہے - گوالیار مین ایک روز شیخ نظام نارنولی نے آپ کی مجلس مین کہا تھا - ہر چند ریاضت اور مجاہدہ کیا - لیکن غیب کے خزانچی نے اس دروازہ کی کنجی - ہمارے ہاتھ مین نہین دی - جس کا کھولنا مقصود درویشی ہے - آپ نے فرمایا ایہا الشیخ اس دعا کے دروازہ کا کھلنا کیا خاص کیا عام تمام عالم کا عالم تمہاری بیعت کا طوق اپنی عقیدت کی گردنون مین ڈال لیوے اس بات پر موقوف ہے کہ گرفت مذکور کی صورت گوشہ قلب مین مصور کی جاوے -

کہتے ہین - جب شیخ اللہ بخش کا زمانہ پیری آیا - تو آپنے قرآن کی حقیقت آمیز تفسیر - اور صحاح احادیث کی لطافت انگیز شرح کی طرف کامل طور پر متوجہ ہو کر شغل اختیار کر لیا تھا - یہان تک کہ خاک مناک کے دائرہ سے نکل کر عالم پاک کے کنگورہ پر عروج فرما گئے [1] کان ذلك فی اثنا عشر من ربیع الثانی من سنۃ تسع وسبعین وتسعمائۃ مصرع سخن او حدیث تقدیرست -

یا شیخ علی متقی

آپ حسام الدین جونپوری کے فرزند ہین - خدا پرستی - پرہیزگاری - تن گدازی - اور نیکوکاری - ان جملہ صفات مین آپ کی ذات سے فروغ تھا - آپ کسبی علوم - اور کشفی معارف مین صاحب ولایت علما کا درجہ رکھتے تھے - ہجری سنہ نوسو تیرہ مین ہند سے حرمین شریفین کی طرف کوچ کیا وہان پر شیخ ابوالحسن بکری شافعی مصری - اور نیز دیگر اعجاز بیان محدثون کی ملازمت مین رہکر - جملہ صحاح احادیث کی کامل طور پر تصحیح کی - بہت سے ذی استعداد لوگون کو اپنے فیض اور فائدہ سے استادی کی مسند پر بٹھایا - اور فن حدیث مین لوگون کی رہنمائی کے واسطے بہت سی سودمند تالیفات چھوڑی ہین - منجملہ ان کے ایک کتاب آپ کی ہے - جس مین ایک لاکھ حدیث لکھی ہے - اور شیخ جلال سیوطی کی کتاب جامع الصغیر پر ایک عمدہ فہرست ابواب کے ذریعہ سے بنائی ہے - نیز سلوک اور تصوف مین بھی چند رسالے تحریر فرما کر اہل جہان کے

[1] یہ واقعہ تاریخ بارھوین ربیع الثانی ہجری سنہ کچھ اوپر نو سو ستر مین ہوا ہے - ۱۲

Marfat.com

واسطے اپنے کمالات کا نمونہ چھوڑا ہے۔ پدر بزرگوار فرماتے تھے۔ جب آپ سفر حجاز کو تشریف لیے جاتے تھے۔ تو منڈو (مانڈو) کو بھی آپکے عبور سے شرف حاصل ہوا تھا۔ اپنی والدہ کی بیماری کے سبب سے چند روز بے ارادہ قیام کرنا پڑا۔ آپ کی فیض بخش ملازمت مین معرفت کی باتون کے بیان سے فائدہ کا بہت کچھ حصہ لوگون کو ملا۔ جب پاک دامن مرحومہ نے جہان فانی کو رخصت فرمایا۔ تو آپنے حوالہ خاک کرکے دوسرے روز کوچ کردیا۔ اور وداع کے وقت مجھ سے کہا۔ کہ پتھر ایسی جگہ سے نہ اٹھائے جاوین۔ جس مین دوسرے کی ملک کا وہم ہو۔ بلکہ سر راہ سے جس طرح کا اینٹ پتھر ہم پہونچ جاوے۔ اٹھاکر مقبرہ مین صرف کرنا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا آپ ذکر۔ فکر۔ شغل۔ مراقبہ۔ اور نیز دیگر نفل عبادات مین پوشیدگی کو کمال درجہ کا کام فرماتے تھے۔ اس بنیاد پر لوگون نے آپ کی نسبت قیاس نقشبندیہ مشرب کا کیا ہے۔ ہجری سنہ نوسو چھپن مین جب آپ مکہ معظمہ مین تھے۔ فرمان طلب صادر ہوا۔ آپنے قبول فرماکر عالم ترکیب کی قید سے آزادی پائی۔ زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے۔ کہ آپ کو سنت نبوی علیہ السلام کی پیروی مین اہتمام بہت کچھ تھا۔ اس سبب سے الفاظ متابعۃ نبی شمار مین آپ کے سال رحلت کی برابر آئے۔ اور چونکہ اس مقام کے شرفا اور علما۔ اپنے شہر کا شیخ جانتے تھے۔ اسواسطے الفاظ شیخ مکہ بھی آپکے سال انتقال کی برابر ہوئے صریح پیر خاص مصطفی است علی۔

یاد شیخ خواجہ عالم

آپ۔ باپ کی طرف سے خواجہ مودود چشتی کو۔ اور مان کی طرف سے مخدوم شیخ جلال پانی پتی کو پہونچتے ہین۔ غوث الرحمن کے باخلاص مرید۔ اور خاص خلیفہ تھے۔ آپ کے حالات کا کسی قدر بیان۔ اس طرح پر ہے کہ جب سینہ کے عنصری طاق مین (جو قندیل قلب کے رکھنے کی جگہ ہے) استعداد اور قابلیت کے نور کا عکس۔ چراغ کی طرح پڑا۔ تو آپنے دینی علوم۔ اور یقینی معارف کی شاہراہ مین ہمت کا قدم استحکام کے ساتھ رکھکر۔ علوم کے چمک دار جواہر جم پہونچائے۔ اور ان کو طبیعت کے خزانچی کی تحویل مین رکھا۔ باقی زمانہ زندگی جو رہا۔ یہ طالبان علم کی فیض رسانی مین صرف کیا۔ خاتم نبوت علیہ السلام کی سنت کی پیروی مین تیر اندازی کی مشق اس درجہ کی۔ کہ خطا قبضہ امکان سے باہر ہوئی۔ اور ہمیشہ اجتہاد لوجہ اللہ لشکر اسلام کے ہمراہ۔ حرب کفار کے مقام پر پہونچکر درست تیر اندازی کا امتحان مقبولیت کے ساتھ دیا۔ جب ملک علام کی طرف سے فرمان طلب آیا۔ تو آپنے عارف وقت شیخ عبدالملک شطاری

Marfat.com

اور قاضی عبدالقادر کو اپنی عیادت کے بہانہ سے طلب فرمایا۔ اور کہا۔ کہ سرور انبیا علیہم السلام باصحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف ارزانی فرماکر مجکو بلاتے ہین۔ آپ دونون بزرگ اصحاب آگاہ اور گواہ رہین کہ مین اپنے اسلام کی جنس اور ایمان کا نقد صحراے ناسوت کے لٹیرون کی لوٹ سے صحیح وسالم ملکوت کے دارالاسلام کو لئے جاتا ہون۔ اور حکم ہے کہ میری قبر بیرپور مین بنائی جاوے۔ مصرع

خواجہ عالم شد ندیم خواجہ عالم در بہشت

یادشیخ جیوہ

آپ کا نام عبدالحی ہے۔ حضرت غوث الرحمن کے بڑے خلیفہ ہین۔ ہمیشہ ریاضت کے گریبان مین سر جھکا ہوا اور قناعت کے دامن مین پاؤن سمٹا ہوا رہتا تھا۔ کنج توکل۔ گوشہ تسلیم۔ زاویہ فقر۔ کلبہ تنہائی۔ صحرائی آزادی۔ دیرانہ بیخودی۔ اور حجرہ شکیبائی۔ یہ سات مقامات آپ کی دنیاوی تجرید کی سات اقلیمین تھین۔ جس وقت تک آپ کے نورانی جسم پر زندگی کا خلعت رہا۔ اوس وقت تک آپنے فتوحات قبول کرنے کو واسطے ہاتھ آستین سے باہر نہین نکالا۔ نذر لینے کی عادت سے استغنا کی پیشانی کو داغ دار نہین بنایا۔ اور نہ اپنی ہمت کو اس عادت کے رنگ سے رنگین فرمایا۔

شیخ داؤد شطاری سے روایت ہے۔ ایک روز حضرت غوث الرحمن نے چاول اور نیز دیگر غلے بار کئے ہوئے۔ چند نرگاؤ۔ آپ کے گھر والون کی قوت کے واسطے بھیجے۔ آپنے اُن کو نہین لیا۔ حضرت غوث الرحمن نے فرمایا۔ پھر لیجاؤ۔ اور یہ کہو۔ پیر کی بھیجی ہوئی شے نہ لینا۔ ادب کی عمارت کا ڈھا دینا ہے۔ آپنے جواب مین کہلا بھیجا۔ بھیجی ہوئی شے کسی کی بھی ہو۔ مرید جیوہ معذور ہے۔ نہین لیوے گا۔ پھر حضرت غوث الرحمن نے فرمایا۔ ایک بار اور لیجاؤ۔ اگر نہ لین۔ تو سرزنش کرنا۔ کہ تمہارے پیر فرماتے ہین۔ دفتر خلافت سے تمہارا نام کاٹ دون گا۔ آپنے جواب دیا۔ پیر کی رہنمائی کی بدولت۔ رد کے خوف کا۔ اور قبول کی اُمید کا نقش۔ خاطر درویش سے بالکل دھو دیا گیا ہے۔ یہ تہدیدی پیغام بھی نقش برآب ہے۔ جب یہ جواب حضرت غوث الرحمن کی خدمت مین عرض کیا گیا۔ تو مزید رقت اور افزونی توجہ کا باعث ہوا۔ حضرت غوث الرحمن بے اختیار اپنے خلوتخانہ سے نکل کر مرید کے تکیہ مین آئے۔ بہت کچھ نوازش اور مہربانی کام مین لائے۔ اور نہایت گرم جوشی کے ساتھ ہم آغوش ہوکر یہ خوشخبری سنائی۔ عبدالحی استقامت اور ثابت قدمی کے منصب کا فرمان۔ آج تمہارے نامی نام پر مہر اور دستخط سے مکمل ہوگیا۔ اب تم الاستقامة فوق الکرامة

Marfat.com

کا علم طریقت کی معرکہ آرائی مین نصب کرو۔ اور[1] فَاسْتَقِمْ كَمَا اُمِرْتَ کا تاج - افعال کے سر پر۔ اور فقر کی ہفت کشور کی سلطنت اپنے اوپر مسلم سمجھو۔

کہتے ہین۔ جب گوالیار مین لوگون کے ہجوم سے آپ کے اوقات مین خرابی کا نقصان پیدا ہوا۔ تو آپ یہان سے بہت جلد دہلی کی طرف چلے گئے۔ چند روز بعد اس جگہہ بھی ایسی ہی صورت پیش آئی اسواسطے اس شہر سے بھی عجلت کے ساتھہ اُٹھہ کھڑے ہوئے۔ اور پانی پت مقام کو روانہ ہو گئے۔ یہان بھی بدستور آپ کے اوقات مین آفت پیش آئی۔ لہذا یہان کی اقامت سے بھی دل اُٹھانا پڑا۔ اور قصبہ بدولی مین جاکر دریاے جمنا کے کنارہ۔ خدا پرستی کے واسطے ایک حجرہ اختیار کیا۔ اور جس قدر آبِ حیات۔ زمانہ کی ابریق مین رہا تھا۔ اُس کو ظاہری اور باطنی طہارت مین صرف فرما کر خاک پاک کے خلوتخانہ مین گوشہ گزین ہو گئے۔ اور دائمی خوابگاہ بنالی۔ مصرع باد خاکِ پاک اورا مشکِ بہشت۔

یاد شیخ وجیہ الدین احمد

آپ شیخ نصر اللہ علوی کے بیٹے تھے۔ مولد اور مرقد دونون احمد آباد گجرات مین ہین۔ آپ دونون جہان کے قطب۔ دونون جہان کے حقائق کے مرکز۔ حصولی اور حضوری علوم کے مالک۔ اکتسابی اور وہبی فنون کے خداوند۔ کتابی منقوش اشیا کے رموز دان۔ اور اسرار لوح محفوظ کے رازدار تھے۔ کہتے ہین۔ آپنے علمی صورت سے نکل کر ہجری سنہ نوسو دو مین عنصری پیکر کے وطن کو اپنی ولادت کے جلوہ سے منور فرمایا۔ اور ولادت کے بعد پانچوین سال کے آغاز سے اخیر تینتیس سال تک آپ طرح طرح کے علوم متداولہ اور غریبہ کی تحصیل مین مشغول رہے۔ یہان تک کہ ساٹھہ علم سے زیادہ ہی آپ کو حاصل ہو گئے۔ جب مجازی کثرت آباد سے حقیقی وحدت گاہ کو آخرین سفر ہوا۔ تو تاریخ اکتیسوین صفر تھی۔ اور ہجری سنہ نوسو ستانوے مین تھا۔ اُس وقت تک آپ تمام علوم کے درس دینے مین مشغول رہے۔ اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کی بخشش مین آپ کے اوقات عزیز کے شامل حال رہے۔ اس باسٹھہ سال کی مدت مین آپ کی فیض رسانی کی بدولت بہت سے ذی استعداد لوگون نے آپ کی شاگردی سے خلعت استادی پایا۔ اور بہت سے بلند ہمت صوفیون نے آپ کی دلنشین تلقین سے خرقہ خلافت حاصل کیا۔

مولانا غالم گلہ ماری اپنے تذکرہ مین لکھتے ہین۔ کہ ہجری سنہ نوسو تراسی تھا میرے وجیہ الحق کی

[1] کھڑے ہو جاؤ جیسے حکم کئے گئے ہو ۱۲

Marfat.com

خانقاہ مین آکر مریدون کے طریقہ پر فیض یابی کے لئے التماس کیا تھا۔ آپنے فرمایا۔ تم کو ظاہری علم کامل طور پر حاصل ہے۔ تم دوسرے لوگون کی تکمیل کے محتاج نہین ہو۔ اپنی معلومات کو کام مین اور تکرار مین لانا چاہیئے۔ مینے عرض کیا۔ ان مقاصد کے سوا۔ کسی شغل کی آرزو رکھتا ہون۔ آپنے فرمایا۔ اس سے زیادہ کیا بہتر ہے۔ کہ باطنی سعادت کے اسباب بھی ہاتھہ آجاوین۔ مختصر کلام یہ ہے۔ کہ آپنے تقریب کا موقع نکال کر یہ ماجرا بیان فرمایا۔ جن مقدمات پر آلہی حقائق کا دریافت۔ اور کشف موقوف ہے۔ ان مقدمات کی تحصیل کا شوق میرے دل مین بھی اُس وقت پیدا ہوا تھا۔ کہ جب مین درس اور تدریس مین مشغول تھا۔ ناگاہ ایزدی مشیت جس کی ہر ایک مقدر شے مین سو سو نکتے اور نیرنگیان ہین حضرت غوث الرحمٰن کو گوالیار سے گجرات کی طرف کھینچ لائی۔ یہ صورت وجیہ الدین کو (مجکو) حضرت غوث الرحمٰن کی شرف پابوسی سے مشرف ہونے کا باعث ہوئی۔ اور بہت تھوڑے عرصہ مین صاحب ممدوح کی کیمیائی پرورش کے ذریعہ سے میرا اسلام تانبے کی طرح کندن سونا بن گیا۔ رسمی عقائد کی قید سے نکل کر حقیقی ایمان کی بہشت مین چہل قدمی کرنا نصیب ہوا۔ اور چند روز بعد خلافت مطلق کا خلعت پاکر سرفراز ہوگیا۔ اور پالیا جو کچھہ پاس نہ تھا۔ اور جو کچھہ پاس تھا۔ پھر وہ نہ ملا۔ بیت

آنچہ حق بہر بندگان آراست	آرزو آنچنان نداند خواست

خاص مسیح الاولیا کے خدا کے مضمون سے بھی ایک شکل آپ کے خرق عادت کی ظاہر ہوتی ہے مجملاً واقعہ ہذا کا بیان اس طور پر ہے۔ کہ ایک روز خواجہ عبد الشہید کے ایک مرید نے وجیہ الحق کی خدمت مین یہ ماجرا عرض کیا۔ فقیر اپنے وطن مین ایک سخت مرض کے اندر مبتلا ہوگیا تھا۔ یہان تک کہ لوگون کو صحت ہونے سے مایوسی ہوگئی تھی۔ خیر مین پیر کی اجازت سے۔ پیر کے آستانہ پر جا پڑا۔ اس خیال سے کہ اس جگہہ کا موجود ہونا بشرط حیات یقیناً جلد تن درست ہوجانے کا سبب ہے۔ اور بشرط موت بے شک حصول آسائش کا باعث ہوگا۔ گو دیر سے سہی۔ ایک روز پیر نے مراقبہ کے واسطے زانو پر سر رکھا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک نورانی شخص ایسے لباس مین جو ہمارے ملک کے اعتبار سے غیر متعارف ہے۔ حجرہ مین آئے۔ کچھہ دیر کے بعد پیر نے فقیر کو بھی حجرہ کے اندر بلالیا۔ آنے والا نورانی شخص نے پانی کے اوپر دم کرکے بیمار کے لئے گویا شربت شفا بنایا۔ فی الفور مجکو آثار صحت اپنے جسم مین معلوم ہونے لگے اسی وقت وہ خضر رفتار مسیحا حجرہ سے نکلے۔ اور میری آنکھون سے اُن کا مبارک حلیہ پوشیدہ ہوگیا۔ مینے پیر

Marfat.com

سے دریافت کیا۔ کہ ان بزرگ کا نام کیا ہے۔ جو مسیحا مشرب اور محیّی منظر ہین۔ اور ان کا مقام کہان ہے فرمایا نام شیخ وجیہ الدین احمد۔ اور مسکن احمد آباد گجرات ہے اسم المحیی کے مظہر اس زمانہ مین آپ ہی ہین۔ جب میری نظر تمہاری دشوار بیماری پر پڑی۔ تو نا اُمیدی کا اثر دل مین محسوس ہوا علاج کے واسطے محبت اُٹھ کھڑی ہوئی۔ لہذا ضرورۃً مینے آپ سے استمداد کی۔ اس کے بعد۔ تمنے دیکھا ہی جو کچھ گزرا۔ اور معلوم ہی کیا جو کچھ پیش آیا۔ جب پیر کی زبانی مینے یہ ماجرا سنا۔ تو اس ملک کے سفر کی اجازت لیکر روانہ ہوا۔ طلب اور ارادت صادق تہی کہ اُس کی برکت سے قدمبوسی کی سعادت کو پہونچ گیا۔ الحمد للہ مینے پالیا جو کچھ چاہتا تھا۔

شاہ شیخ جی کے ایک مرید شیخو نام قصبہ کپڑنج[1] مین رہتے تھے۔ اور احمد آباد کی سیر کے واسطے کبھی کبھی آیا کرتے تھے ایک دفعہ اُن کے دل مین یہ بات آئی کہ اس شہر مین آنا۔ اور وجیہ الحق کی ملازمت بدون حاصل کیے ہوئے لوٹ جانا۔ نا سعادت مندی کی نشانی ہے۔ اس بنیاد پر عزم ملاقات کرکے ایسے وقت مین پہونچے۔ کہ شیخ طالبان علم کے درس سے فارغ ہوکر گھر مین تشریف لے گئے تھے۔ جب آپ کو اطلاع پہونچی۔ کہ فلان درویش دروازہ پر کھڑا ہوا قدمبوسی چاہتا ہے۔ تو گھر سے باہر نکل آئے۔ مصافحہ کے بعد زائر نے آرزو کی۔ کہ ملاقات کا ثمرہ ظاہر ہونا چاہیئے۔ آپنے فرمایا شیخو۔ روبرو دیکھو۔ پھر دریافت کیا۔ فقیر کی صورت سے کس کی صورت تم کو نظر آتی ہے۔ عرض کیا۔ حضرت غوث الرحمن کا حلیہ شریف نظر آتا ہے۔ پھر فرمایا۔ اور نظر کرو۔ جب دیکھنے والہ کی نظر آپ کے چہرہ پر پڑی۔ تو دریافت فرمایا۔ اب کس کی شکل ہے۔ جو درویش کی صورت سے ظاہر ہورہی ہے۔ عرض کیا۔ خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا باکمال جمال ظاہر ہے۔ تیسری بار فرمایا۔ اور زیادہ تامل کرکے دیکھو۔ اور معلوم کرو۔ کہ اس دفعہ کس کی تجلی ہے۔ اور کیا ہے زائر نے سبحان اللہ کہکر اسی وقت سر سجدہ مین رکھ دیا اور بہت سے کلمات تنزیہ زبان سے نکالے اور کہا۔ جامی۔

ہرچہ اسباب جمال ست رخ خوب ترا	ہمہ بر درجہ کمال ست کما لا یخفی

سید خواجہ عالم کی گزارش بھی بالکل اسی گزشتہ بیان کی مثل ہے۔ اِس کی کیفیت مجملاً اس طور پر ہے کہ سید خواجہ عالم۔ عرش آشیانی اکبر شاہ کے امرائے اعظم مین سے تھے۔ بالآخر تمام سامان دولت پر از راہ ہمت

[1] احمد آباد سے پانچ کوس پر یہ قصبہ واقع ہے ۱۲

Marfat.com

لاست مار کر فقر کے توکل آباد مین آگئے - اور رہنما پیر کی تلاش مین سیاحی شروع کی - جب آپ احمد آباد گجرات مین آئے - تو وجیہ الحق کی خدمت مین حاضر ہوکر شغل اور ذکر کی تلقین کے لئے عرض کیا - آپ ارشاد کے ہر ایک باب کے متعلق جو فصل بیان فرماتے تھے اُس کے جواب مین سید خواجہ عرض کرتے تھے - کوئی اور بات فرمائے - کیونکہ جو کچھہ بیان ہوا ہے - یہ سب مرشدان کامگار کی امداد سے عمل مین لا چکا ہون جب آپنے صورتِ حال سے ایسا معلوم کیا کہ اِس قسم کی کوئی بات کارگر نہین ہوگی - تو فرمایا - کل کے روز درویش کو درس دیتے وقت تشریف لاکر مشاہدہ کرنا - خیر تعمیل حکم کی گئی - وہی دیکھا جو اولین شخص نے دیکھا تھا - کہتے ہین یہ دونون اشخاص اِسی مشاہدہ کی بدولت اپنے مقصد کو پہونچے -

شیخ عثمان ابن شاہ منجھن سارنگ پوری مالوی سے روایت ہے - ایک روز شیخ منور ابن شیخ عبدالمجید لاہوری نے بیان کیا - کہ وجیہ الملۃ کے حاشئے دوراندیش اور بلند نظر نکتہ سنجون کی نظر مین کمال علمیت کا کوئی رنگ نہین رکھتے ہین - راوی نے جواب دیا کہ بزرگوار محشی کا انداز تعلیقات کے لکھنے مین - اِس طرف ہمت کا صرف کرنا نہین ہے - کہ دقّت اور عمیق نظری سے کوئی کام لیکر سخن کا پایہ اونچا کیا جاوے - بلکہ آپ کی طبیعت اور ہمّت کو جو منظور ہے - وہ یہ بات ہے کہ جب عبارت کی دشواری شرحون اور متنون کے اندر طالب کی نظر مین مراد کے چہرہ پر نقاب ہوجاوے - تو آپ آسان تحریر اور سہل ترکیب کے ساتھہ وہ نقاب طلبا کی نظر کے سامنے سے اُٹھا دیوین - حال آنکہ یہ جواب موافق واقعہ ہے لیکن معترض نے اس کو سست توجیہ سمجھا - اتفاقاً چند روز بعد درس کے وقت مختصر عضدی کی شرح مین ایک عبارت پر نظر پڑی - کہ اُس کی گرہ کشائی کی طاقت شیخ منور نے اپنے اندیشہ مین بلکہ کسی حاشیہ نویس کے حل مین نہین پائی - ناچار وجیہ الملۃ کے حاشیہ کی طرف استمداد کا رُخ کیا - تھوڑی توجیہ سے وہ عقدہ حل ہوگیا اور اس واقعہ کی صورت کو شیخ منور نے محشی کی کرامات سمجھا - راقم گلزار نے توجیہ کرنے والہ کو بھی اہل کرامات ہی سے سمجھا ہے -

شیخ عبدالقادر بغدادی لکھتے ہین - کہ آپ عقد کی شب مین اپنی عروس کے گھر ایک مجمع کے ساتھہ گئے تھے جیسی کہ رسم ہے - صبح کے وقت اہل ہند کا دستور ہے کہ داماد اور عروس کو بناسنوار کر ایک آراستہ کئے ہوئے تخت پر بٹھاتے ہین اور کچھہ تکلفات اور تجلیات کام مین لاتے ہین - آپ اِس معینہ وقت پر مدرسہ مین چلے گئے - لوگ اس غرض سے کہ مقررہ رسم پوری کی جاوے - آپ کی تلاش کے درپے ہوئے

Marfat.com

آپکے پدر بزرگوار نے فرمایا۔ کہ وجیہ الدین کو تحصیل علم کا شوق۔ اُس سے زیادہ ہے۔ کہ بیان مین آسکے۔ مدرسہ مین ہونگے۔ وہان سے بلالیا جاوے۔ کیونکہ آپ کا پانون کسی منزل اور کسی محفل سے آشنا نہین ہے اس واقعہ کو وجیہ الحق۔ علوم کے مطالعہ اور تحصیل کی ترغیب کے واسطے فرزندون اور شاگردون کے سامنے بارہا بیان فرمایا کرتے تھے۔

ایک روز اثنا سے درس مین ایک طالب علم نے اُس وقت کے ایک جاگیردار کا حال بیان کرنا شروع کیا اور شیرین عبارت سے اُس کی تنگ دلی۔ کوتہ دستی۔ امساک۔ اور بخل ظاہر کیا۔ آپنے فرمایا۔ یہ اُس کی صفت سب لوگون کے واسطے عموماً اور خداپرستون کے واسطے خصوصاً اچھی ہے۔ کیونکہ وہ اِس صفت کے ذریعہ سے دلون کی محافظت طمع۔ طلب۔ خواہش۔ اور نیز آرزو پیدا ہونے سے کرتا ہے۔ یہ بالکل سچ ہے۔ مصرع نازنین جملہ نازنین میبند۔

یہ تفصیل آپ کی مصنفات کی ہے۔ جواز قبیل حواشی و شروح وغیرھما ہین۔ حاشیہ فوائد ضیائیہ شرح ارشاد قاضی۔ شرح ابیات منہل و امینی علم نحو مین۔ حاشیہ مطول و مختصر تلخیص علم معانی مین۔ حاشیہ عضدی و تلویح و بزودی اصول فقہ مین۔ حاشیہ شرح تجرید و اصفہانی۔ محقق دوانی کے قدیم حاشیہ پر حاشیہ علم کلام مین۔ حاشیہ بیضاوی علم تفسیر مین۔ حاشیہ شرح وقایہ و ہدایہ فروع فقہ مین۔ حاشیہ قطبی شرح شمسیہ فن منطق مین۔ حاشیہ شرح کلمۃ العین مرگ چنگی فن حکمت مین۔ شرح نخبۃ الفکر اصول حدیث مین۔ شرح جام جہان نما و کلید مخازن غوث الاولیا و رسالہ حقیقۃ محمدیہ بیان تصوف مین علی صاحبہا افضل الصلوۃ والتحیۃ۔

یاد قاضی جلال الدین ملتانی

آپ۔ ہندوستان کے نامور علما مین سے ہین۔ چند روز تک استادی شیخ وجیہ الدین احمد علوی احمد آبادی کے درس مین بیٹھکر دینی علوم تحصیل کیے تھے۔ اور نیز فقر و تصوف کی چاشنی چکھی تھی۔ پھر کئی برس تک دارالسلطنۃ آگرہ مین گوشہ خاموشی مین بیٹھکر توکل کے طور پر رہے۔ اس کے بعد چند روز چھوٹے سی سوداگری کرکے روزمرہ کی ضروریات بہم پہونچاتے رہے۔ پھر علوم کی برکت سے درس دینا شروع کیا۔ گروہ کے گروہ عجمی اور ہندی لوگون نے آپ کی ملازمت سے فنون اور علوم سیکھکر عقل و فہم کا سرمایہ بہم پہونچایا۔ قاضی کمال الدین یعقوب کردی۔ فقہ کے اصول اور فروع کے اندر۔ اُس

Marfat.com

زمانہ مین اپنا مثل نہین رکھتے تھے - اور بہت برسون تک عرش آستانی اکبر شاہ کے لشکر کے قاضی رہے تھے جب وہ معزول کردئے گئے - تو لشکر کی قضا کا منصب آپ کے نام سے نامزد ہوا - ایک مدت تک زمانہ کی گردش شریعت کے طریقہ پر رہی - جب ظاہری علما اور فضلا خودنمائی کے واسطے نہ کہ تنقیح حق کے واسطے آپس مین ایک دوسرے سے لڑنے لگے - تو کچھہ اور ہی طرح کی باتین ہونے لگین - فقہ اور اجتہاد کے اختلاف اور باہمی نزاع علی الاعلان پیدا ہوئے صاحب اقلیم نے اختلافات اور باہمی نزاعات کی اصلیت کی طرف توجہ نہ فرمائی - اور شک کی طرف اپنا خیال دوڑا کر گفت و شنید کے درمیان مین صلح کل کا طریقہ اختیار کیا - جو اہل فنا کے نزدیک سلطان الطرائق ہے - لیکن اس طریقہ کو کرسی پر بیٹھنا نصیب نہ ہوا - اس سبب سے چند متعصب علما کو صحبت کی بے لطفی کا شربت پینا پڑا - یعنی سلطان نے خودرائی سے اوس گروہ کو جدا جدا ہر طرف بھیجکر اپنی ملازمت سے منتشر کیا - اس مین شک نہین سلطنت کی نوعروس کے گلہ مین موتیون کا ایک ہار تھا - جس کو غصہ کی حالت مین نادانی کے ہاتھہ نے توڑکر موتیون کا ایک ایک دانہ الگ الگ کرکے بکھیر دیا **القصہ** اس سلسلہ مین آپ کی روانگی بیجاپور دکن کی طرف ہوئی - آپنے ایک مدت تک اُس جگہہ بسر کی - اُس صوبہ کا حاکم آپ کی تعظیم و توقیر حد سے زیادہ عمل مین لایا ہجری سنہ نوسو نیانوین مین آپ کی زندگی کا زمانہ ختم ہوا - خوابگاہ اُسی جگہہ ہے -

یا دقاضی صدرالدین لاہوری

آپ اپنے وقت کے فقیہون مین سے اور اُس ملک کے بزرگ عالمون مین سے تھے - نقلی علوم کے دقیقے - اور کشفی علم کی حقیقتین آپ کو بہت کچھہ یاد تھین - صوفیہ گروہ کے ساتھہ محبت اور اخلاص کے ساتھہ رہتے تھے بالخصوص شیخ موسیٰ حدّاد (لوہار) لاہوری کی صحبت مین بیٹھکر - بہت سا فیض حاصل کیا تھا اور طریقت کا سلوک رکھا تھا - شیخ موسیٰ حداد - ذی ہوش مجنون - اور اپنے وقت مین مرجع خاص و عام تھے - بزرگان شہر بعض تو آپ کے بارہ مین نیکی اور راستی کا گمان رکھتے تھے - اور بعض ناروا بہتان بندیان کرتے تھے - لیکن اولین گروہ - نظر بظاہر راست معلوم ہوتا ہے - اور دوسرے گروہ کی راستی کا پتہ لگانا دشوار بات ہے - **القصہ** سلطان وقت اکبر شاہ کے حکم سے ہجری سنہ نوسو چیاسی مین لاہور کے عہدہ قضا سے حصار پرگنہ کے عہدہ قضا پر جو مضافات گجرات مین سے ہے آپ کی خدمت منتقل کی گئین - آپ جائے تقرر کو جا رہے تھے - کہ منڈو (مانڈو) کے راستہ سے گزر ہوا - راقم نے بھی آپ کے دیدار سے

Marfat.com

استفادہ کیا تھا- ایکروز قاضی صدرالدین -عارف سید احمد قادری ابن سید اسمٰعیل کی ملازمت مین شیخ محمود ابن جلال شطاری شیخ الملک القریشی - اور فقیر غوثی حسن کے ساتھہ راز کی باتین کر رہے تھے - اس اثنا مین ایکبارگی قاضی جی رونے لگے - اور آنکھون سے آنسو روان ہوئے - اُس جلسہ مین جو لوگ بیٹھے ہوئے تھے - اُنھون نے اس رونے کو آلہی جذبات سے تصور کیا - جب جوش فرو ہوا تو آپنے فرمایا - وطن کی اگفت - اور اُس کی خوبیون کی یاد نے آنسو نکال دیے - یہ سنکر سننے والون کو حیرت ہوئی - چونکہ آپ باوقار اور فضیلت شعار ہیں - اور معزز مہمان تھے - لہذا زبانی نصیحت کا موقع نہین تھا - اور طرح دینا طبیعت کو گوارا نہین ہوا - ناچار صبح کے وقت بحکم لہ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ - منڈو کی عالی شان عمارات اور محلات کے دیکھنے کے واسطے راقم نے آپسے قدم رنجہ فرمانے کے لئے التماس کیا - منڈو شہر - عمارت کی پسندیدگی - اور فراوانی کے اندر تمام ہند مین فرد ہے - جب آپ کی نظر - بلند اور منقش محلات - اور اونچے اور روشن والانون پر پڑی - تو دل کے اوپر ایک عبرت کی روشنی کا اثر پڑا - اور اپنے گھرون کی دلبستگی نکل گئی - مسکرا کر فرمایا - اس قسم کی جو چیزین ہمنے چھوڑی ہین - وہ اِن محلات کے کمترین ستون کی ایک سنگین کرسی کی قیمت کی بھی نہین ہین - پھر کہا یہ بات بالکل سچ ہے - جو نکتہ آفرین دانشمند ہوتے ہین - وہ غمگین دوستون کا دل ایسی ہی نصیحتون کے ذریعہ سے ٹیکا دیکر ٹھکانے لایا کرتے ہین - دوسرے روز جہان کو جانے والے تھے - روانہ ہوئے - تین سال تک بروج مین عہدہ قضا کا کام انجام دیا - جب آپکی عمر ستر سال سے متجاوز ہوگئی - تو تاریخ پندرہوین رمضان المبارک ہجری سنہ نوسو نوے کو غروب آفتاب کے وقت - آسمانی تقضا آپہونچی اور آپکی زندگی کا آفتاب - نیستی کی مغرب مین جا چھپا - کہتے ہین غسل کے وقت جب غسال کو جسم شریف کے پلٹنے کی احتیاج ہوتی تھی - تو آپ خود اس پہلو سے اس پہلو کو پھر جاتے تھے - اور شرمگاہ کو اپنے ہاتھہ سے چھپا لیتے تھے - یہ حال آپ کے فرزند قاضی محمد کی زبانی لوگون کے زبان زد ہے - قاضی محمد - تمام علوم اور فنون مین - فقر و فنا کی تمام باتون مین - اور سلوک و تصوف کے طریقہ مین فرد کامل ہین مصرع

مسکن او قصر جنت باد و لبس

یا دملک شیر خلوتی

آپ شیخ مشائخ کے بیٹے - اور شیخ بہاءالدین زکریا کے پوتون مین سے ہین - سید [illegible] حسینی کے

Marfat.com

مرید تھے - زادبوم احمد آباد گجرات اور خوابگاہ موضع بُودر ہے جو علاقہ خاندیس مین ہے - آپ درویشی کی وضع کو سپاہیانہ وضع مین چھپائے رکھا کرتے تھے - لیکن اولاً معاہدہ کرلیا کرتے تھے کہ تمام رسوم سے آزاد رہون گا - اور دوسرے سپاہیون کی طرح سلام کے واسطے ہر روز نہین آؤن گا - بلکہ جس وقت سردار لشکر شکار کے واسطے - یا لڑائی کے واسطے - یا دیہات اور ملک کے دیکھنے کے واسطے سوار ہوتا تھا - اُس وقت آپ بھی رکاب مین ہوتے تھے - اور اِن اوقات کے سوا - دیگر اوقات کے اندر باطن کی صفائی - اور ظاہر کی شست وشو مین مشغول رہتے تھے مشائخ زمانہ کے رحمانی انفاس کی برکات سے - معرفت پر معرفت بڑھاتے چلے جاتے تھے - اور سالکان طریقت کو منزلون کی رسمین اور علامتین تعلیم دیا کرتے تھے - اس طریقہ پر اپنے گرامی اوقات کو معمور رکھتے تھے - اور تمام دن اور رات کو نفل نمازون کے پڑھنے مین اور نبی علیہ السلام پر درود بھیجنے مین صرف کیا کرتے تھے - دسوین صدی کے بہت سے مشائخ کی صحبت سے فیض حاصل ہوا تھا اور شیخ بدھا چشتی کی ملازمت سے بالخصوص علم طریقت یاد کیا تھا - اور اُن کے ارشاد سے مقامات اور منازل پر فائز ہوئے تھے - ہجری سنہ نوسو بیاسی مین گجرات سے خاندیس مین آئے - چند روز اس ملک کے امرائے اعظم کی نوکری مین بسر کیے - جب آپ کی بزرگی اور آزادی کا شہرہ عادل شاہ فاروقی کے کان مین پہونچا - جو اُس ولایت کا فرمان روا تھا - تو اُس نے حکم جاری کیا - کہ سردار لشکر کو آپ کی اس نسبت کے شرف سے سعادت حاصل کرنی چاہی - ملک نے بھی سردار لشکر کی التماس کو قبول فرمایا - ہجری سنہ ایک ہزار چار مین جب عادل شاہ - شاہزادہ شاہ مراد کی کمک کے واسطے دکن کی لڑائی پر گیا - تو آپ ہمراہی مین نہین جاسکے - نوکری ترک کردی اور ظاہری چاکری سے دل بالکل ہٹا لیا - قصبہ بُودر کے ایک گوشہ مین ہو بیٹھے - اور ہجری سنہ ایک ہزار پانچ کے نصف مین ملک علاؤالدین کا فرمان طلب صادر ہوا جس کے بموجب ملک معانی کی طرف روانہ ہوئے - مصرع نزہت کہ وصل باد چنانش ؛

یاد شیخ عبدالغفور

آپ داؤد ابن خان قادری کے فرزند تھے - اور شیخ راجی محمد قادری اُجینی کے بھتیجے ہین - زادبوم بیاس ہے - جو ایک قصبہ ہے - سرکار سلطان پور نندربار کا - آپنے ظاہری اور باطنی دونون طرح کے علوم کی تحصیل اپنے عم مکرم سے کی تھی - اور بہت سے مشائخ وقت کی ملازمت سے فیض پایا تھا - قرآن حفظ یاد تھا - قرآنی مشکلات کو تفسیرون کے ذریعہ سے حل کیا تھا - بیان کی وجوہ نو کا - زبان پر تھین - ہر سال

Marfat.com

رمضان مہینے مین ایک قرآن خود لکھکر قرآن خوان درویش کو دیا کرتے تھے - لوگون کے کامون مین دلسوزی کرکے انجام کو پہونچا دیا کرتے تھے بیت ؎

سعی من از برائے فرومانده گان بود		درخدمتِ کسے نشتابم برائے خویش	

اکثر اوقات بے چارون کے کامون کی درستی مین صرف کیا کرتے تھے - ایکدفعہ حرمین شریفین زادھما اللہ شرفاً کا طواف کرکے لوٹ آئے - لوٹ آنے سے پشیمان رہتے تھے - پھر دوبارہ جانے کی آرزو - آپ کے دل سے باہر نہین نکلی - ہرچند سفر مبارک کا سامان بہم پہونچانے کے درپے ہوئے - لیکن میسر نہین ہوا - ہجری سنہ ایک ہزار پانچ یا چھ مین ظاہری کعبہ سے معنوی قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے - بیت

کمال از کعبہ رفتی بر درِ یار		ہزارت آفرین مردانہ رفتی	

خوابگاہ کنوین کے کنارہ مسجد کے صحن مین جو اُجین کی مشرقی سمت مین آپ کی ہی بنوائی ہوئی ہے - اور نور مسجد کرکے مشہور ہے -

یاد شیخ زین الدین پور شیخ منور

پدر بزرگوار کی پیروی کا خیال بالکل آپ کے سر مین بھرا ہوا تھا - ظاہراً اور معنیً باپ کے قدم بہ قدم چلنے کے سوا کبھی ایک قدم نہین رکھا - سمی علم کی تحصیل زیادہ تر قاضی جلال الدین ملتانی کی خدمت سے اور کتر مُلّا سقیم کے درس سے کی تھی - القصہ آپ کی ظاہری آرائش کامل طور پر تھی اپنے تنگ گوشہ کو چھوڑکر کسی دولت مند کے موسیع دولت خانہ پر آپ کو بہت ہی کم جانے کا اتفاق ہوا تھا - علی العموم درویشون کی خدمت کی عادت رہی اور غبار آگین ہونے سے دلون کو محفوظ رکھنے کے لئے بہت سے طریقہ کام مین لایا کرتے تھے - غالباً اس لحاظ سے کسی دل کو نہین ستاتے تھے - بیت

نیازارم ز خود ہرگز دلے را		کہ می ترسم درو جائے تو باشد	

تاریخ سترہوین رمضان ہجری سنہ ایک ہزار پانچ کو معنوی سفر کے واسطے سامان کوچ کا باندہ کر چلے گئے - خوابگاہ آگرہ -

یاد شیخ عبدالرحیم کپرنجی گجراتی

یہ موضع احمد آباد سے پانچ کوس دور ہے - آپنے اس مقام سے چل کر برہان پور سے ایک کوس کے فاصلہ پر دریا کے کنارہ حجرہ پسند کیا تھا - چند روز بعد علی عادل شاہ فاروقی فرمان روائے صوبہ خاندیس

Marfat.com

نے اُس جگہہ جامع مسجد اور ایک بڑی سرائے تعمیر کرا کر ایک شہر آباد کر دیا۔ اور عادل پور نام رکھا۔ اور آپ کا حجرہ جامع مسجد کے متصل واقع ہوا۔ اس مین شک نہین۔ آپ ایک شخص تھے۔ فارغ البالی اور آزادی مین ہمت اور توکل کے ساتھہ آشنا۔ آپ کے پیر ارادت کا نام معلوم نہین ہوا۔ لیکن آپ کے مرشد طریقت شیخ ابراہیم قاری سندھی ہین۔ جن کا لقب مرغ لاہوتی ہے۔ ایک روز آپنے مسیح القلوب کی قطبیت کی خوشخبری لوگون کو سنائی۔ اور کہا۔ مجکو عالم خواب مین اس مضمون کی آگاہی دی گئی ہے۔ آپ کی رحلت ہجری سنہ ایک ہزار بانوے مین ہوئی ہے۔ اُسی حجرہ کے اندر آپ کی قبر بنائی گئی۔ جس مین بزمانہ حیات رہا کرتے تھے۔

یا سید حسین

آپ کی زاد بوم سون پت مین ہے۔ آپ کی زبان رسمی علم سے۔ اور آپ کا دل خدا طلبی کے شوق سے تونگر تھا۔ رہنما پیر کی تلاش مین۔ اپنے وطن سے دل برداشتہ ہوکر جنگلون جنگلون قدم فرسائی شروع کی۔ تقدیر الٰہی۔ اجمیر کی طرف آپ کو کھینچ لائی۔ اور خواجہ عمر بالحشی کی ملازمت سے مشرف کیا۔ خواجہ غالبًا آپ کے آنے کے منتظر ہی تھے۔ فرمایا مین حضور ہون۔ تم کو میری فرزندی کے واسطے بھیجا ہے۔ آنے والے نے اِس بات کو سودل سے قبول کیا۔ قصہ کوتاہ خواجہ نے مرید کر کے اپنے ایک عزیز کی لڑکی کے ساتھہ گدا کر دیا اور خرقہ خلافت دیکر سجادہ طریقت پر بٹھایا۔ شیخ گدائی پانی پتی سے روایت ہے۔ خواجہ کا زمانہ عمر تھوڑے روز بعد پورا ہوگیا۔ اور میرے پیر اُن کے جانشین ہوئے **مصرع** پیر دِ خوش بہ زفرزند بدست۔

یا شیخ یوسف لنک

آپ شیخ داؤد ملتانی کے فرزند ہین۔ جن کے آباے کرام کو ایزدی تقدیر اس طرف کی رہنما ہوکر دارالسلطنت آگرہ مین باعث قیام ہوئی۔ باوجودیکہ آپ کا باطن توحید کے زیور سے آراستہ اور آپ کا دل تحقیق کے نور سے منور تھا۔ آپ شیخ جلال تھانیسری کے مرید ہوگئے علم تصوف کی مشکلات۔ اس طرح فصیح البیانی کے ساتھہ حل کیا کرتے تھے کہ اشکال کی وجوہ کو سننے والے کے دل مین راہ ہی نہین ملتی تھی۔ **القصہ** آپ کا ضمیر آلہی اسرار کا خزانہ تھا۔ باایںہمہ بے تعینی اور خاکساری کو نہایت خوبی کے ساتھہ فراہم کر رکھا تھا۔ اپنے گھر کی ضروریات خریدنے کے واسطے بازار کو جایا کرتے تھے۔ کبھی ایسا ہوتا تھا۔ کہ لڑکے راستہ مین شوخی سے پیش آکر تمسخر سے چھیڑا کرتے تھے۔ آپ پیشانی پر چین تک نہین آنے دیتے تھے۔ اور مسکراتے ہوئے نکل جایا کرتے تھے۔ میر رفیع الدین محدث صفوی نے لکھا ہے۔ آپ کی ملازمت بہت کچھہ تاثیر

Marfat.com

پیدا کرتی تھی۔ کسی تخت کے اولیا دولت مین سے ایک آپ بھی ہین۔ عام طریقہ آپ کا برتاؤ۔ آپ کی درویشانہ حالت کی چہرہ پر نقاب تھا۔ آپ کی رحلت کے وقت جو اصحاب حاضر تھے۔ اُن مین سے بعض نے آپ کے معتقدین کے حالات کی نسبت دریافت کیا۔ تو ہر ایک کے بارہ مین ایک جداگانہ عنایت فرمائی۔ جب رفیع الدین کی (میری) نوبت آئی۔ تو فرمایا لہ اَلسَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ اُولٰٓئِکَ الْمُقَرَّبُوْنَ ینے ابھی اس التفات کے اسرار پر آگاہی نہین پائی ہے۔ لیکن امیدوار ہون۔ کہ آپ کے موثریان۔ اور فیض بخش ملازمت کی برکت سے دینوی اور اخروی فلاح کو پہونچون گا۔ خدا کرے۔ پہونچ جاوین۔ خوابگاہ آگرہ میر محدث صفوی کے روضہ کے پہلو مین مصرع لنک خود را رہگرا سے وصل کن۔

یاد شیخ آدم صوفی

آپ تصوف کے جمال کو سیاہ گری کے لباس مین پوشیدہ رکھتے تھے۔ ناگاہ آپ کا تعلق خاطر ایک دھوبن کے ساتھ پیدا ہوا۔ اُس کے حسن کی تروتازگی نے صابون کا کام کیا۔ دنیاوی تعلقات کے میل سے اچھی طرح پاکیزگی کے ساتھ شوب دیا۔ نوکری کا دماغ سوخت ہوگیا ناچار نوکری ترک کرکے خرقہ پوشی مین آرام دل کی جست وجو ہوئی۔ اور مجازی عشق کو حقیقی مشاہدہ کا آئینہ بناکر کائنات کے صحرا سے آلہیات کے باغ مین جا پہونچے۔ بیت

راہے بصفا خانہ مطلق ہمنا		ازقید حقیقت ومجازش برہان	

یاد شیخ محمد

آپ شیخ ابوالحسن۔ بکری شافعی مصری کے بیٹے ہین۔ آپ کی ذات مین دونون جہان کی فضیلتین اور دونون جہان کے اسرار موجود تھے۔ جب تک زندگی باقی رہی۔ تب تک اپنے پدر بزرگوار کی طرح ہمیشہ ایک سال بیچ۔ مصر سے حرم محترم مکہ معظمہ کے طواف کو جایا کرتے تھے کہتے ہین جب آپ کی عمر اٹھارہ سال کی ہوئی۔ تو پدر بزرگوار کی حیات مین ہی۔ اُن کے درس کی مسند پر صورۃً اور معنیً جانشین ہو گئے۔

مورخین نے اس واقعہ کی کیفیت مجمل طور پر۔ اس طرح لکھی ہے۔ کہ شیخ ابوالحسن ایک سال باری کے قاعدہ کے بموجب مکہ معظمہ مین تشریف رکھتے تھے۔ وہان سے اکابر مصر کے نام اس مضمون کے خطوط بھیجے کہ جس ہفتہ مین یہ خطوط پہونچین۔ اُسی ہفتہ کے جمعہ کے روز نور چشم شیخ محمد کو درویش کے درس کی مسند پر بٹھادیا

لہ جو (سب سے) آگے (سامنے بٹھائے گئے) ہین (سو) یہ آگہی (بٹھانے کے قابل) ہین (کہ) یہ بارگاہ خداوندی کے مقربین ہین

Marfat.com

جاوے - جب آئی ہوئی تحریرات کا مضمون پڑھا گیا - تو تمام ارباب فضیلت اور اصحاب مناصب کو حیرت ہوئی - کہ شیخ محمد کا حوصلہ ابھی ایسا نہین ہے - کہ قانون عبارت فہمی کے اصول کو ضبط مین لاسکے جس مدرسہ مین شیخ ناصر طبلاوی شیخ ابوالقاسم مفتی - اور شیخ یوسف کرد - جو آپ کے پدر بزرگوار کے درس مین نائب ہین - حاضر ہوتے ہین - اُس مدرسہ مین شیخ محمد - ہر ایک فن کے مقدمات اور مقاصد کی تقریر - اور ہر ایک علم کے مسائل اور مبادی کی صورت اور تمہید کیونکر بیان کرسکین گے - کیونکہ جس بچہ نے میدان علم مین ابھی ابھی قدم رکھنا سیکھا ہے - اُس کو اُن اصحاب کے برابر چلنے کی طاقت نہین ہوسکتی ہے - جو گونا گون علوم کے دقیقون اور حقیقتون کی مسافت طے کرچکے ہین - اِس سبب سے اِس عجیب وغریب حکم کے قبول کرنے مین بہت کچھ بہانہ اور تاخیر کی آوازین اندرون دل سے زبان پر آئین - قصہ کوتاہ یہ ہے چونکہ کل کامون کا انجام لاعلمی کے پردہ مین چھپا ہوا ہوتا ہے لہذا تمام دوراندیش ارباب مجلس نے رجماً بالغیب اطاعت حکم کی راے دی - اور کہا - کہ یہ حکم ایسے شخص نے صادر فرمایا ہے - جو عالم ارواح اور عالم شہادت کی رموز کا جاننے والا ہے - اور ہم کو اِس عجیب وغریب فرمان کی اصلیت پر پوری پوری آگاہی نہین ہے - اگر حکم کی بجاآوری کے بعد کوئی نامناسب بات ظہور پذیر ہوگی - تو مامور معذور مانا جاوے گا - لیکن باینہمہ ایسا مناسب معلوم ہوتا ہے - کہ قرآن مجید مین سے کوئی آیت پہلے سے ہم تجویز کرلین - جس کی تفسیر کی وجوہ اور اُس کے لطائف سجادہ نشین صاحب آیندہ جمعہ تک حفظ کرلیوین - اور قرارداد کے بموجب مقرری یہی وہی آیۃ پڑھے -

جب اس مشورہ کی کیفیت شیخ محمد کی خدمت مین عرض کی گئی - تو آپنے جواب دیا - یہ فرصت میرے ظاہرحال کے اعتبار سے ہرگز کافی معلوم نہین ہوتی ہے - اِس فرصت مین چند در چند غور وفکر کی گنجایش نہین - اور ایسے عجیب وغریب حکم کے بجالانے کی بنیاد حیلہ وحوالہ پر نہین رکھنی چاہیئے - اِس سے بہتر کوئی بات نہین ہے - کہ ہمت کا قدم توکل کے راست مین استحکام کے ساتھ رکھکر یہ دشوار نما مہم مسبب الاسباب کی گرہ کشائی کے سپرد کردی جاوے [1] اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ کے عقیدہ پر - اور [2] اِنَّهٗ عَلٰى مَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ کے یقین پر بھروسہ کیا جاوے - اور تردد کا گرد وغبار ضمیر کے خلوتخانہ سے جھاڑکر تسلیم کی صفائی یہان جلوہ گر کی جاوے - القصہ جو بات قرار پاچکی تھی - وہ جمعہ کے روز

[1] بیشک یہ بات اسپر جل شانہ پر آسان ہے ۱۲ [2] بیشک اسپر جل شانہ جس پر چاہے قادر ہے ۱۲

Marfat.com

معنی مین لائی گئی۔

جب شیخ محمد منبر پر چڑھے تو مقری نے آیۃ الکرسی شروع کی۔ شیخ نے اولاً ایک ایسا خطبۂ روشن پڑھا جس کی فصاحت اور بلاغت کی برابر کوئی عبارت کبھی غواصان دریائے معانی کے گوش زد نہین ہوئی تھی۔ اور اس طرح کے مفہوم کبھی شناوران ملک سخنوری کے خیال مین ہی نہین آئے تھے۔ اس کے بعد اہل تحقیق عالمون کو **ایہا الساسعون اسمعوا** کی ندا سے خطاب فرماکر کہا۔ قرآنی کلمات کے معانی۔ لغت اور عبارت کے اعتبار سے حاضرین کے علم مین۔ اور ارباب بصیرت کی تفسیرون کے خزانون مین موجود ہین۔ اس بنیاد پر نو سوار منبر تدریس کے خیال مین ایسا آتا ہے۔ کہ جو کنجی اسرار مقطعات کے خزانچیون نے زبان مترجم کو سپرد کی ہے۔ اس کنجی سے مفرد حروف کے خزانون کے دروازے کھولے۔ اور حقائق کے مخفی جواہرات کو ہوش طلب سامعین کے کانون کا زیور بنادے کہتے ہین۔ اسم اللہ کے الف سے شروع کرکے ایسے معانی اور ایسی معرفتین بیان کین۔ کہ محقق سامعین کو اپنی نادانی کا اقرار کرنا پڑا۔ ہر طرف سے عذر اور معذرت کا اظہار ہوا۔ **القصہ** آپ کی دل آویز تقریر کے سننے مین یہانتک سرگرمی ہوئی کہ نماز عصر کا وقت اخیر ہوگیا۔ آپنے فرمایا۔ الفاظ اور معانی کے قافلہ کے قافلے لدنی علم اور وہبی فیض سے برگزیدہ دلون پر علی الاتصال آتے ہین۔ [۵۱] اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا لیکن زبان کے راستہ سے بیان کے لباس مین سننے والون کی استعداد کے موافق کانون مین پہونچائے جاتے ہین [۵۲] وان من شیٔ الا عندنا خزائنہٗ وما ننزلہ الا بقدر معلوم بس بہتر ہے۔ کہ باقی ماندہ ذکر کو دوسری مجلس پر موقوف رکھکر وقیتہ فرض کے ادا کرنے مین توجہ کی جاوے۔

کہتے ہین۔ اٹھارہوین سال سے شروع کرکے۔ واپسین نفس تک کہ پینتالیسوان سال تھا۔ ہر جمعہ کے روز اسی ایک الف کے معانی منبر پر بیٹھکر بیان کئے جاتے تھے۔ ایک روز ایک شخص نے دریافت کیا۔ شاہ دوران شیر یزدان حضرت **علی کرم اللہ وجہہ** سے روایت ہے۔ کہ فرماتے تھے

---

[۵۱] اگر تم خدا کی نعمتون کو گننا چاہو۔ تو (اتنی بہت ہین۔ کہ تم لوگ) ان کو پورا پورا نہ گن سکو [۵۲] جتنی چیزین ہین ہمارے ہان سب کے خزانے (کے خزانے بھرے پڑے) ہین مگر ہم ایک اندازہ معلوم (مقرر) کے ساتھ ان کو (مخلوقات کے لئے) بھیجتے رہتے ہین ۱۲۔

Marfat.com

اگر مین چاہون - کہ سورہ فاتحہ کی تفسیر قلم سے لکھون - تو سات اونٹون کا بوجہ ہوجاوے - اور جناب نے ایک الف الم کی تفسیر اس مدت مین اس قدر فرمائی ہے - کہ اگر لکھنے مین آتی - تو بہت سے اُونٹون کا بوجہ ہوجاتا - پس جناب کا علم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے علم سے شاید زیادہ ہے - آپنے جواب دیا - سلطان الخلفا برہان الاولیا نے جو تفسیر فاتحہ کا حصر اس اندازہ مین کیا ہے - تو یہ مخاطب کے حوصلہ - اور متکلم کی فرصت پر نظر کرکے کیا ہے - کیونکہ اُس وقت مین اسلام کی ابتدائی حالت تھی - اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو باوجودیکہ آپ الٰہی علوم کا خزانہ تھے - مگر کفار کے ساتھہ جہاد کرنے سے اور اعلاے کلمۃ الحق سے فرصت بہت کم تھی - اور یہ درویش - اِس زمانہ مین باتین بنانے کے سوا - کوئی کام ہی نہین رکھتا ہے - اور نیز معلومات فقیر کی حقیقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے وجدانی انوار سے ہی اخذ کی ہوئی ہے - جو گوناگون علوم کے قواعد کے بانی ہین -

غوثی صدر الذکر عبارت لکھنے کا سبب یہ ہے - کہ اِس ذکر کے پڑھنے والے - آپ کے حُسن - ادب اور جمال علم کو استعداد کی نظر سے مشاہدہ کرکے اپنے اعتقاد کی درستی کرین - اور دل مین استحکام کے ساتھہ سمجھین کہ مشت خاک انسان کے ساتھہ خداے پاک کے کیسے کیسے راز ہین **سبحان اللہ** یہ چند کلمہ آپ کی حقائق بیانی اور رہنمائی کا نمونہ ہین - ورنہ آپ کے حالات لکھنے کی قلم کو - اور بیان کرنے کی زبان کو طاقت کہان ہے -

آپ کی تصنیفات تمام فنون مین ہین - بالخصوص آپ علم حدیث مین اُستاد تھے - اور حال کے مضامین کو قال کی زبان سے تشبیہ اور تاویل کے پیرایہ مین اس طرح سے بیان فرمایا کرتے تھے - کہ بے تامل لوگون کی سمجھہ مین آجاتے تھے - دسوین صدی کے اخیر عشرہ مین عالم علوی کو کوچ فرمایا - اِس زمانہ مین آپ کی باکمال اور ہدایت کنندہ اولاد بہت سی ہے منجملہ اُس کے پیشوائے ارباب ارشاد - آپ کے فرزند رشید تاج العارفین نام ظاہراً اور معنیً آپ کے خاص جانشین ہین - یہ بزرگ - عقلی کشفی - اور کسبی علوم مین اپنے پدر بزرگوار کی مثل بے نظیر ہین [1] اَللّٰھُمَّ مَتِّعِ المسلمین الطالبین بطول بقائہٖ

سید احمد قادری فرماتے تھے - مینے شیخ محمد بکری کی خدمت مین رہ کر اپنی عمر کے چند سال محسوب کئے ہین - اُس مدت مین دیکھا گیا ہے - کہ ہر ایک ملک کے قسم قسم کے آدمی - آپ کی محفل مین حاضر ہوا

[1] یا اللہ مسلمان طالبون کو تمتع یاب کر آپ کی درازی عمر سے ۱۲

Marfat.com

کرتے تھے - اور چونکہ عربی زبان پر قدرت نہین ہوتی تھی - اسواسطے ہر ایک شخص اپنے مقاصد اور مسائل کو اپنی خاص زبان مین عرض کیا کرتا تھا - اور آپ سب کے جوابات عربی زبان مین دیا کرتے تھے اور سائل کو نیز مجیب کو - سوال اور جواب کا مدعا سمجھنے مین ہرگز ترجمہ کی احتیاج نہین ہوا کرتی تھی - یہ عجیب صورت دیکھکر تعجب اور حیرت ہوئی - اسواسطے مین ایک روز بے اختیار ہوکر عرض کر بیٹھا - یعنے عرض کیا - کہ جناب مختلف لغات اور ہر ایک طرح کی زبان جانتے ہین - لیکن عجمی لوگ اکثر عربی زبان نہین جانتے ہین - کس طرح اُن کو مدعاے جواب پر اطلاع ہوکر تسلی ہوجاتی ہے - آپنے فرمایا - بیشک - اگر مین چاہون کہ ہر ایک زبان مین بیان مقاصد کرون - تو کرسکتا ہون - لیکن جب مراد کے معانی - عربی محاورہ اور روزمرہ مین محمد بکری کی زبان سے - عوام کے ذہن مین آجاتے ہین - تو پھر زبان مخصوص مین جواب کیون دیا جاے - اور بدون ضرورت کے محبوب اللہ خاتم النبوۃ علیہ افضل الصلوٰۃ کی زبان کیون ترک کی جاوے - اور پھر اسی تقریر کے ضمن مین چونکہ تقریب تھی - فرمایا - کہ بیان کے افہام و تفہیم - اور عدم افہام و تفہیم کی قوت محمد بکری کے اختیار مین سپرد کردی گئی ہے - اگر محمد بکری چاہے - کہ الفاظ کے معانی کو روک لیوے - تو حاشر للہ بیان کسی سننے والے کے ادراک مین بھی آسکے - خواہ مخاطب کتنا ہی بڑا مدعا فہم عالم - اور کلام نہایت درجہ سادگی مین ہو - اور اگر چاہے - کہ سننے والے کے ذہن مین معانی آوین - تو عبارت خواہ کتنی ہی زیادہ دقیق - اور سننے والا بازاری عجمی ہو - مگر بہت جلد ادراک مقصود کریوے گا -

مولد اور مرقد یوسف علیہ السلام کے مصر مین - اور ایام رحلت نوسو اٹھانوین - اور اور ستانوین بھی کہتے ہین -

یا شیخ ہالسا بخاری

آپ مخدوم جہانیان کی نسل سے ہین - آپ آغاز جوانی مین سلوک اور شریعت کے پابند تھے اوسط عمر مین الٰہی جذبہ پیدا ہوا - اور تمام حواس اور قوی اپنے اصلی مرکز کو بازگشت کر گئے - یہان تک کہ آپ مین ہستی موہوم کا خیال اور گمان بھی نہین رہا تھا - ڈیڑھ سو برس کی عمر پائی - بات کرتے وقت ہر ایک نیک و بد کی نسبت ہمیشہ اپنے نفس کی طرف کیا کرتے تھے - لیکن مخاطب مین اُس بات کے آثار بہت جلد ظاہر ہوجاتے تھے - آپ کی زبان سے ایسی بات جو وقوع پذیر نہ ہو - نکلتی ہی نہین

Marfat.com

تہی - سید قاسم پسر سید محمود بارہہ عرش آستانی اکبر شاہ کے امراے اعظم مین سے تہے - یہ سید صاحب ہجری سنہ ایک ہزار تین مین آپ کو اپنے ہمراہ شہر پٹن سے احمد آباد کو لے گئے تہے - ایک روز ایک کنوئین کے کنارہ بیٹہے ہوئے تہے - سید نے ایک روپیہ آپ کے ہاتہہ پر رکہا آپنے اُسی ہاتہہ سے کنوئین مین ڈال دیا - لوگون نے کہا - آپنے ایسا کیون کیا - فرمایا - مینے کچہہ بُرا نہین کیا - ایک برہمن کے ہاتہہ جنت کو بہیج دیا - چند روز بعد آپ کی والدہ کے پاس سے اس مضمون کا خط آیا - کہ تم نے جو کچہہ ایک برہمن کے ہاتہہ بہیجا تہا - پہونچ گیا ہے - کہتے ہین - جنت آپ کی مان کا نام تہا - اور یہ بہی عجب نہین ہے کہ[1] الجنۃ تحت اقدام امہاتکم کے اعتبار سے کہا ہو - جب آپ لوٹ کر پٹن مین آئے تو ہجری سنہ ایک ہزار پانچ یا چہہ مین علوی عالم کو کوچ فرمایا - قبر صحن مکان مین بنائی گئی - آپ کی ایک ہمشیرہ بزرگ نام ہین - جو آپ کی قبر پر مجاور ہین - اور ذکر و فکر مین زندگی بسر کر رہی ہین بہت سے آثار ولایت اِن کے اندر موجود ہین - مصرع رونقِ آرامگاہش دولتِ دیدار باد ؎

یاد شیخ حمزہ پور شیخ سدّا قریشی

آپ کی زاد بوم قصبہ دیپالپور مالوہ ہے - اور مخدوم شیخ بہاء الدین زکریا کی نسل سے ہین قدس سرہ پرہیزگار - نیکوکار - اور خجستہ افعال تہے - آپ ہرت کے کارخانہ مین جام اور طاس وغیرہ ظروف بنانے سے اپنی وجہ قوت بہم پہونچایا کرتے تہے - نذر کے طور پر کوئی روپیہ پیسہ کسی سے نہین لیا کرتے تہے - بلکہ ضرورت مند دوستون کی امداد اپنی محنت کے پیسہ سے کیا کرتے تہے - تلقین طریقت شیخ ضیاء اللہ ابن غوث الاولیا قدس سرہما کی خدمت سے تہی اور راقم کے مربی شیخ محمود جلال کی ملازمت سے بہی بہت کچہہ فائدہ اُٹہایا تہا - عبادت اور عادت مین عجب راستی بہم پہونچائی تہی - ہجری سنہ ایک ہزار پانچ مین آپ کی زندگی کی باری پوری ہوئی - قبر زاد بوم مین ہی ہے - دو لڑکے چہوڑے ہین - دونون پدر بزرگوار کے طریقہ پر چلتے ہین - اللہ جل شانہ ان کو توفیق معرفت نصیب کرے مصرع

باد دائم از مئی وحدت لبالب جام او

یاد شیخ امان اللہ

آپ شیخ کمال الدین سلیمانی قریشی کالپی والی کے فرزند ہین - آغاز ہوش سے انجام زندگی تک زہد فقر - ایثار - توکل - اور راستی مین عمر گزاری - آپ کا پاے سلوک - شریعت کی شاہراہ کے سوا -

[1] جنت تمہاری ماؤن کے قدمون کے نیچے ہے -

Marfat.com

ایک قدم بھی نہین چلا اور آپ کا دست ہمت - دامن ہستی کے سوا - کسی شے کو چھوا تک نہین - شیخ صدرالدین ذاکر شطاری کے مرید ہین - تریسٹھ سال کی عمر پائی - چالیس سال تک راقم کو اپنی ہمسائگی سے سرفراز رکھا - ہجری سنہ ایک ہزار پانچ مین عنصری تیرہ وتاریک کوچہ سے عالم قدس کی وسیع آبادی کو روانہ ہوئے - آپ کے دو لڑکے تھے - بڑے شیخ منصور - حمیدہ اوصاف اور پسندیدہ اخلاق سے آراستہ تھے - باپ سے پانچ مہینے پیشتر سامان ہستی باندہ کر چلے گئے - دوسرے شیخ عبدالشکور ہین - ان کی طینت مین تمام فضیلتین جمع ہین - حلم - خموشی - اور خوش دلی ان کے خمیر مین داخل ہین - خدا کرے ان کو عمر طبعی روزی ہو - مصرع شکر خدا کہ ہم دم وہمسایہ من ست -

یاد شیخ نورالدین ضیاء اللہ

آپ غوث الاولیا کے صاحب زادہ ہین - قدس سرھما اطوار شریعت کے سلوک مین آپ کی رفتار دل پسند تھی خوان معرفت کی بھی اچھی چاشنی چکھی تھی - وجدان طریقت کے بیان مین آپ کی تقریر دلنواز تقریر تھی - اور اسرار حقیقت کی شراب کا ایسا شکر حاصل تھا جس مین چون وچند کی کیفیت کو دخل نہ تھا - آپ کی عقدہ کشا زبان صاف عبارت مین رموز حقیقت کے چہرہ کا نقاب اٹھاتی تھی - آپ کا طریقہ اور آئین - عالم وحدت کے چلنے والون کو کثرت کی گھاٹیون سے سلامتی کے ساتھ نکال لیجاتا تھا - آپ کی عطا پیشہ نظر سنگ دلون کو موم کرتی تھی - اور شکستہ دلون کے حق مین مومیائی کا حکم رکھتی تھی - آپ کی سلیم فکر - لوگون کے سقیم افعال کو صحت کی طرف پھیر لاتی تھی - آپ اپنی حسن معاشرت اور مصاحبت سے مسافرت کا اندوہ - غم ناک مسافر کے دل سے دور کر دیتے تھے اور نیز مقصودہ مطلوب مین کامیاب کر کے - ذی احتیاج مقیم کے دوش سے نا امیدی اور بیچارگی کا بھاری وزن اٹھا لیتے تھے - اس قدر کمالات کا سرمایہ ہوتے ہوئے - آپ فقرائے باب اللہ کے ساتھ طالبانہ پیش آتے تھے -

القصہ مذکورہ بالا تفصیل کے ساتھ آپ کا زندگانی کرنا - واپسین سفر تک کہ رمضان کی تاریخ تیسری ۱۰ ہجری سنہ ایک ہزار چھ تھا - یکسان استقامت کے ساتھ رہا - یعنی آپنے نوافل اور زوائد خیرات اور عبادات جس قدر اپنے اوپر لازم فرمالی تھین - ان مین فروگزاشت کا دخل کبھی نہین ہونے دیا - ہجری سنہ نوسو ستر تھا - کہ پدر بزرگوار کی رحلت کے بعد آپ گوالیار مین آئے - یہان پر چند روز مجاور روضہ رہکر دارالسلطنت آگرہ کو چلے گئے - اور اس جگہ سامان اقامت رکھکر گھر اور نیز خانقاہ تعمیر کرائی - کم وبیش پینتیس سال

Marfat.com

ازروے باطن خداشناسی کے حجرہ مین چلہ نشین رہے - اور ازروے ظاہر لوگون سے میل ملاقات اور جلسون کی نشست برخاست کو اپنی خلوت کے جمال کا نقاب بنائے رکھا - علم حدیث کے اندر نہروالہ شہر مین کامل دس سال تک شیخ محمد طاہر محدث نہروالہ کی شاگردی کرکے اور نیز شیخ وجیہ الملۃ علوی احمدآبادی کے درس سے تمام فنون کی تحصیل کرکے کل علوم مین اُستاد وقت ہوئے - اگرچہ ظاہر مین ظاہری سجادہ نشینی کا شرف حاصل نہین ہوا - لیکن **الولد سر لابیہ** کا فروغ آپ کی پیشانی سے درخشان تھا - جس زمانہ مین آپ احادیث کی تصحیح نہروالہ مین کررہے تھے - اس زمانہ مین احمدآباد سے غوث الاولیا نے شیخ نورمحمد کو خرقہ خلافت اور اجازت نامہ دیکر آپ کی خدمت مین بھیجا تھا - اور اجازت عطا فرمائی تھی -

آپ کی رحلت فرمائی کا واقعہ اس طرح پر ہے - جن ایام مین عرش آستانی اکبرشاہ دارالخلافہ لاہور مین تشریف رکھتے تھے اُن ایام مین ایک روز ہرنون کی لڑائی کے ہنگامہ مین ایک ہرن کے سینگ کا ایک کاری زخم شہنشاہ کی ران مبارک مین آیا تھا - شہنشاہ نے چند روز بعد فرمایا - کہ اس واقعہ کے اندر دور و نزدیک کے جمیع اکابر اور امرا کے آنے سے ہمنے شیخ ضیاءاللہ کی یاد کی - لیکن شیخ نے ہماری یاد نہین کی - شیخ ابوالفضل مبارک نے اِس تقریر کی نقل لکھکر آپ کی خدمت مین بھیجی - جب یہ اطلاع آپ کو پہونچی تو آپنے بے تامل اپنے تئین لاہور مین پہونچاکر سلطانی دیدار حاصل کیا - اور شہنشاہ نے بھی آپ کی آشریف آوری سے اپنی عافیت اور تن درستی کی فال لی - چند روز بعد فرمایا - کہ شاہزادہ دانیال کی ایک حرم امیدوار ہے - بادشاہ کو منظور یہ ہے - کہ حرم مذکور شیخ ضیاءاللہ کے مکان مین رہے - تاکہ وضع حمل اُسی جگہہ ہو - آپنے اس حکم کی تعمیل مین دو تین مرتبہ عذر کیا - مگر قبول نہین ہوا - اور حرم مذکور نے آپکے مکان مین آکر وضع حمل کیا - چونکہ شیخ اس واقعہ کی اصلیت سے بالکل محترز تھے - لہذا اپنی زندگانی سے ہی تنگ دل ہوگئے - ایک ہفتہ بعد مرض الموت پیش آیا - اور صدرالذکر تاریخ مین اپنی جان حوالہ جانان کی -

ہجری سنہ نوسو بیاسی مین **راقم** اپنے وطن سے چل کر دارالسلطنۃ آگرہ مین گیا تھا - اُس وقت مین راقم کے چچازاد بھائی شیخ علی شمس آپ کی ملازمت مین استفادہ کررہے تھے - اُنہون نے فقیر کو آپ کی آستانہ بوسی اور خدمت کی شرف سے مشرف کیا تھا پانچ مہینے اُس جگہہ رہکر آپ کی فیض بخشی کا حصہ

Marfat.com

لیا - اُسی سال مین احرار الاولیا کے پوتے مشہود العرفا خواجہ عبدالشہید قدس سرہ شہر آگرہ کے قلعہ مین اکبر شاہ کے بنگالی محل کے اندر اُترے ہوئے تھے - اور شہنشاہ فتح پور سین وادسلطنت دے رہا تھا فقیر بھی خواجہ کی قدم بوسی کے واسطے اس محل مین گیا تھا اور شرف دیدار سے اپنے حوصلہ کے موافق فروغ حاصل کیا تھا - مصرع خوشہ ہائے خرمن ہن خوشہ ٔ ہر خرمن ست ؛

یا وحاجی ابراہیم محدث قادری

آپ شیخ داؤد کے بیٹے ہین - کنیت ابوالمکارم - تخلص وصالی - زادبوم مانک پور - اور خوابگاہ آگرہ ہے آپ کے افعال سے شریعت عیان تھی - اور اسرارین طریقت کا خزانہ نہان تھا - عقلی اور نقلی علوم کی تحصیل اپنے وطن مین کر کے سیر وسیاحت کا ارادہ کر لیا تھا - بالآخر بغداد مین ڈہائی سال رہکر تفسیر اور حدیث کا علم تحصیل کے ذریعہ سے درجہ کمال کو پہونچایا اور پہر وہان سے خانہ مبارک کے طواف کے واسطے روانہ ہوئے - پرستش اور حج کے ارکان بجالاکر مصر کو چلے گئے - یہان پر شیخ شمس الدین علقمی کے نزدیک حدیث کی تصحیح کی - شیخ شمس الدین علقمی - شیخ جلال الدین سیوطی کے بالواسطہ شاگرد ہن - اور اسی جگہ آپنے شیخ العرفا شیخ محمد بکری شافعی سے سند اور اجازت لی - اس قدر کمالات فراہم ہونے کے بعد - پہر مکہ معظمہ کی طرف لوٹے - اور شیخ عبدالرحمن ابن القہد مغربی - شیخ مسعود مغربی - اور بدرالاتقیا - شیخ علی متقی کی صحبت سے اُسر نو کتب احادیث کی تکرار کی - اور صحت وشناخت کا بڑا مرتبہ حاصل کیا - اس کے بعد پہر دوبارہ مصر مین گئے - اور چوبیس سال تک تمام علوم کا درس دیا - باایںہمہ کسی سال مین حج کو جانے آنے کا سلسلہ کبھی منقطع نہین ہوا - ملک شام مین شہری اور صحرائی بزرگون کی صحبت مین بیٹھکر فیض پایا - اِس کے بعد وطن کی محبت نے جوش کیا - تو آپ نے ہندوستان کو اپنے قدوم کی سعادت سے سرفراز فرمایا - جب دارالسلطنت آگرہ مین گزر ہوا تو تقدیری کرشمہ - اور آپ ودانہ کی کشش نے یہان کے قیام کا خیال آپ کے دل مین پیدا کیا - لہذا گہر اختیار کر کے تفسیر - حدیث - اور فقہ کے درس مین - اور نیز وعظ مین آپ مشغول ہوئے اور بہت سے اشخاص کو فیض اور علم کی منزل پر پہونچایا - تاریخ اونیسوین ذی حجہ ہجری سنہ ایک ہزار ایک مین جبکہ اسی برس کی عمر کے بعد جسمانی محنت آباد کے تنگ وتاریک کوچہ سے روحانی راحت افزا اقلیم کو روانہ ہو گئے - مصرع پیری وعلم وہمت وآزادگی طلب -

Marfat.com

یا وشیخ امان اللہ افغان

آپ سید ابراہیم بہکری کے مرید ہین - خود بینی سے گزر کر ارادت اور شریعت کی مشکلات کے تماشہ بین محو تھے - کہتے ہین الٰہی دیدار کی آرزو - ہمیشہ آپ کے دل کو بے آرام - اور آنکھون کو اشکبار رکھتی تھی - اور پیر کی ملازمت مین اسی خواہش کا دربار ہا بیان کیا کرتے تھے - اور کہا کرتے تھے - کہ زیادہ نہین - صرف ایک ہی دفعہ اس آرزو مین کامیابی ہو جاوے - آپ کے پیر وعدہ دیکر تسلی اور تسکین دیا کرتے تھے - بالآخر اس اندیشہ نے آپ کو آلیا - یہان تک کہ جس جنبش کرنے والہ اور اڑنے والہ پر نظر پڑتی تھی - اس پر آپ مطلوب کا گمان کرتے تھے - کہتے تھے - مین ایک رات پیر کے ہاتھہ پاؤن داب رہا تھا - لیکایک اٹھہ بیٹھے - اور مجھے بغلگیر ہوئے - فرمایا - امان - تمنے دیکھا جس کی تم کو تلاش تھی - ؟ مینے عرض کیا - ہان دیکھا - اس کے بعد وحدت وجود کا دروازہ صدر رًا و معنیً کشادہ کر دیا - چنانچہ ایک روز کا ذکر ہے - ایک سوار نے اپنے گھوڑے کو کوڑا مارا - آپ نے آہ کھینچی - جب گدڑی اٹھا کر دیکھا گیا - تو آپ کے بدن پر تازیانہ کا نشان پایا گیا - **القصہ** پیر کی اجازت سے براہ خشکی - سفر حجاز کو روانہ ہوئے - ماوراالنہر - خراسان - پارس - اور عراقین کے اکثر مشایخ کی ملازمت کی - اور اس سے فیض و فائدہ بھی اٹھایا - جب مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو گئے - تو ایک دختر کے حسن پر فریفتہ ہو گئے - سو ایک روز سخت بیتاب ہوئے اور حالت بیتابی مین اس کے باپ سے کہا - کہ اپنی لڑکی کا میرے ساتھہ عقد کر دیجئے - اس نے جو جواب دیا - اس سے مہر کی خواہش پائی گئی - آپ نے فرمایا - امان اللہ - وہ بندہ نہین ہے جو اپنے پاس پیسہ رکھے - پھر لڑکی کے باپ نے کہا - کہ اگر آپ اس رعنائی کے ساتھہ درویشی کا بھی دم بھرتے ہین - تو یہ ہو سکتا ہے - کہ پیغمبر آخر الزمان **علیہ السلام** مجھکو اس بارہ مین خواب کے اندر اجازت فرما دین - آپ نے کہا - اگر آپ تمام مال و دولت - جو آپ کے ملک مین ہے - محتاجون کو تقسیم کر دین - اور دنیاوی آلایش سے پاک ہو جاوین - تو اس شرط پر شاید ایسے خواب سے آپ کو سعادت حاصل ہو جاوے - لڑکی کے باپ نے کہا - اس مال و منال کے ساتھہ مجھکو بہت ہی دلبستگی ہے - اگر آپ کا تصرف مجھکو آزاد - اور بے میل کر دیوے - تو آپ کا فرمانا ظہور پذیر ہو سکتا ہے - آپ نے جواب دیا کہ مجھہ سے اور نیز تمام مقبولون سے جو بہتر ہین - انہون نے آرزو فرمائی تھی - کہ ابوجہل کا دل کفر سے ہٹ جاوے - تو یہ وقوع مین نہین آیا - اور[1] اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ کا عتاب سنا - اسی طریقہ چند روز

[1] (اے پیغمبر اپنی خواہش کے مطابق) تم جس کو چاہو - ہدایت نہین دے سکتے ۱۲ -

Marfat.com

ان دونون اصحاب کے درمیان مین گفت وشنید کا سلسلہ جاری رہا کہتے ہین - اولاً مدینہ مقدسہ کے حرم مین ایک حجرہ کے اندر رہتے تھے - پھر بعد مین بقیع کے اندر قبہ عثمانیہ کے نزدیک خلوت اختیار کرلی تھی - اِس انتقال مکان کا سبب دریافت کیا گیا - تو فرمایا - روزمرہ آدھی رات کو مدینہ کا دروازہ کھولا جاتا ہے - اور سرور انبیا علیہ السلام اس قبہ مین تشریف لاتے ہین - اور حضور کے ساتھ خلفاے اربعہ مین سے تین اصحاب بھی ہوتے ہین - اور اِس قبہ کا دروازہ بھی کہلاتا تھا - اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ استقبال کے واسطے دروازہ کے باہر آتے تھے اور اِسی دروازہ پر کھڑا رہتا تھا - اور اپنے تئین اس مقام کے نامناسب شرمندہ پاتا تھا - لہذا ازراہ ادب سابقہ جگہ چھوڑکر اس جگہ حجرہ تجویز کرلیا ہے - چند روز بعد عنصری قفس ٹوٹ گیا - اور مرغ حقیقت روضہ جاوید کی طرف اُڑ گیا - مصرع جان او ہم نشین جانان باد -

یاد شیخ اسحٰق قلندر سندھی

جہان پیمائی کرتے کرتے - آپ کے پائون گھس گئے تھے - ہر ایک ویران اور آباد گوشہ اور کنارہ مین پہونچکر ہر ایک ملک کی خصوصیات سے آگاہ ہوئے تھے - لیکن ہجری سنہ نوسو اٹھاون کے آغاز سے سیاحی ترک کرکے - قدوۃ المحدثین شیخ طاہر یوسف سندھی کی مصاحبت اختیار کرلی تھی - ہجری سنہ ایکہزار تین - اِن روحانی مصاحب (شیخ طاہر یوسف) کا سال رحلت ہے - اس سال تک آپنے شیخ کی ملازمت سے کبھی جدائی پسند نہین کی - راقم گلزار نے ہجری سنہ ایک ہزار دو مین برہان پور مقام پر ان دونون بزرگون کی ہمراہی سے بہت کچھ حصہ فیض کا لیا تھا - آپ کا سلوک استقامت کے طریق پر تھا - ہجری سنہ ایک ہزار دس مین آپ کی اقامت اس جہان کی انجام کو پہونچ گئی - مصرع روح او ہم نشین رضوان باد -

یاد شیخ افضل محمد

آپ شیخ یوسف تمیمی کے بیٹے - مرید - اور خلیفہ ہین - اپنے پدر بزرگوار کی زندگی مین ہی - جانشین ہوگئے تھے - رسمی علم کی کسی قدر تحصیل اپنے عم مکرم شیخ جلال کی خدمت سے - اور اِن کی رحلت کے بعد یقینی علوم کی تحصیل شیخ ابوالفتح مفتی کے درس سے فرمائی تھی ہمیشہ اہل تجرید فقرا - اور صاحب عرفان درویشون کے ساتھ ہم نشینی رکھا کرتے تھے - کبھی زمانہ کے دولت مندون اور امیرون کے دیدار کی آرزو نہین کی - خاتم النبوۃ علیہ السلام کے حلیہ اقدس کی زیارت سے عالم خواب مین کئی بار مشرف ہوئے تھے - اور حزب البحر پڑھنے کی اجازت ملی تھی - تاریخ اکیسوین صفر کو ہجری سنہ ایک ہزار تین مین

Marfat.com

عنصری صورت - خاک آگرہ کے سپرد کرکے - الٰہی دیدار کے جلوہ گاہ کو روانہ ہو گئے - لفظ افضل انام سنہ ۱۰۰۲ھ اور آپ کا نام واپسین سال کے ساتھ ہم عدد ہین -

یاد شیخ طاہر

آپ یوسف ابن رکن الدین ابن معروف - ابن شہاب الدین سندہی کے بیٹے ہین - آپ میخانہ تحقیق کے پرانے میگسارون کے حریف - اور منزل توحید کے دیرینہ سیاحون کے ہم قدم تھے - جب آپ فیض رسانی کی مجلس مین علمی مسائل بیان کرنے کی طرف متوجہ ہوتے تھے - تو دل پذیر نکتون کی گل افشانی سے فصیح البیانی کام مین لاتے تھے - اور جب تصنیفات جمہور کے معانی اور مطالب دریغہ - مطالعہ حل فرماتے تھے - تو آپ کی پربہار فطرت - رنگ برنگ کے پھول کھلاتی تھی - آپ کا بیان رسمی علوم کی نوعروسون کے چہرہ کا نقاب دور کرتا تھا - اور آپ کا قلم حقیقی علوم کے خلوت خانہ مین رہنے والی پردہ نشینون کی چہرہ کشائی عمل مین لاتا تھا - تاکہ علمی اور عینی کمالات کے تلاش کرنے والے - نظارہ کی امداد سے - اندرونی فروغ حاصل کرین -

غوثی آپ کی تعریف - کوتاہی کی آشنا - اور اتمام کو پہونچنے والی نہین ہے - لہذا تم کسی قدر حالات لکھنے کے واسطے قلم اٹھاؤ - اور وہ جو تمنے اختصار کا عہد کیا ہے - اس کا لحاظ ملحوظ رکھکر سخن کا آغاز کرو - کہتے ہین - دسوین صدی کی دوسری دہائی کے کسی سال مین قصبہ پاتری کے اندر کارپردازان قضا و قدر نے آپ کے نفس ناطقہ کو عنصری جسم کے ساتھ وابستہ کیا تھا - قصبہ پاتری آپ کے جد بزرگوار کا آباد کیا ہوا قصبہ ہے -

القصہ جب آپ کا آغاز ہوش ہوا تو آپ کو اور آپ کے بڑے بھائی شیخ طیب کو باپ کے ہمراہ سفر کا اتفاق پیش آیا - تینون اشخاص - دانائے حقیقت آگاہ شناسائے فضیلت دستگاہ شیخ شہاب الدین سندہی کی ملازمت مین ایک گانون کے اندر پہونچے - جو شیخ سندہی کے نام زد تھا - آپ نے شرح شمسیہ پڑھنے کی التماس کی - چونکہ شیخ شہاب الدین نے منطق کا درس - اپنے مناسب حال نہین سمجھا - اسواسطے حجۃ الاسلام امام محمد غزالی کی منہاج العابدین پڑھنے کی طرف اشارہ فرمایا - کم و بیش دو ہفتہ کے اندر کتاب مذکور کو ان تینون شخصون نے لکھکر سبق شروع کر دیا - اس کے بعد ہجری سنہ نوپچاس مین آپ کو یہان سے خیال سفر ہوا - چنانچہ آپ گجرات کی طرف تشریف لے گئے - شہر

Marfat.com

بہروچ مین پہونچکر غوث العالم شیخ محمد غوث قدس سرہ کی بابرکت صحبت سے بہت کچھ حصہ لیا۔ پہر اس صوبہ سے ملک دکن کی طرف روانہ ہوئے۔ یہان پہونچکر شیخ وقت۔ پیر عہد۔ میان مخدوم جی پسر شیخ محمد ملتانی کے حلقہ ارادت مین داخل ہوئے۔ شیخ محمد ملتانی۔ شیخ بہاء الدین قادری کے بزرگ خلیفہ ہین۔ بعدہٗ ایرچ پور برار مین قیام فرمایا۔ اور خرقہ خلافت آپ کو پیر سے اسی شہر مین عنایت ہوا۔ بہت مدت تک آپ اس جگہ رہے۔ اور لوگون کو درس و تلقین کے ذریعہ سے فیض پہونچاتے رہے۔ جس سال حاکم احمد نگر مرتضیٰ نظام الملک ایرچ پور پر قابض ہوا تھا۔ اور نرنالہ کے قلعہ پر فتح پائی۔ ملک برار کی آباد بساط فتنہ و فساد کے سبب سے تہ ہوگئی اور وہان کے باشندون کو مجبوراً جلاوطن ہونا پڑا۔ اس اثنا مین آپنے والی خاندیس کی التماس سے برہان پور مین پہونچکر سامان قیام فرمایا۔ ہجری سنہ ایک ہزار چار تک اس شہر کے اندر آپ ظاہر و باطن کی صفائی اور آرائش مین ثابت قدمی کے ساتھ مقیم رہے۔ اور بہت سی تصانیف صفحہ روزگار پر یادگار چہوڑکر ملک تقدس کو روانہ ہوئے۔

منجملہ تصانیف مذکورہ کے ایک تفسیر مجمع البحار ہے۔ جو بالکل لطائف قشیری کے اسالیب پر لطائف صوفیہ قدس سرہم کے نکات اور اشارات کو حاوی ہے۔ اُس مین سے تہوڑی سی عبارت نقل کرکے نمونہ کتاب کے طور پر پیش کرتا ہون۔

فی تفسیر قولہ تعالیٰ۔ فی قلوبھم مرض الخ المرض حقیقۃ فی ما یعرض للبدن فیخرجہ عن الاعتدال الخاص۔ ویوجب الخلل فی افعالہ ومجاز فی الاعراض النفسانیۃ التی یخل بکمالھا کالجھل وسوء العقیدۃ والزیغۃ وحب المعاصی لانھا مانعۃ عن نیل الفضائل ومودیۃ الی زوال الحیوۃ الحقیقیۃ لا بدیۃ والایۃ تحتملھا فان قلوبھم کانت متالمۃ تحزنا علی

اللہ جل شانہ کا جو قول ہے فی قلوبھم مرض الخ اس کی تفسیر مین لکھتے ہین۔ مرض۔ ایک تو حقیقی ہوتا ہے اس اعتبار سے کہ جب وہ جسم کو عارض ہوتا ہے تو اُس کو اُسکے خاص اعتدال سے خارج کردیتا ہے۔ اور اُس کے افعال مین لازمی خلل ڈالتا ہے۔ دوسرے مجازی ہوتا ہے۔ جو حالت اعراض نفسانی کو عارض ہوکر اُن کے (اعراض نفسانی کے) کمال مین خلل انداز ہوتی ہے۔ اُس حالت پر مرض مجازی کا اطلاق آتا ہے۔ جیسے جہل۔ سوء عقیدہ۔ کجی۔ اور گناہون کی رغبت یہ تمام امراض مجازی ہین۔ کیونکہ یا تو یہ

Marfat.com

ما فات عنهم من الرياسة وحسدًا على ما يرون من اثبات امر الرسول واستعلاء شانه يومًا فيومًا فزاد الله عنهم بما نادى في اعلاء امره واسادة ذكره ونفوسهم كانت ماؤفة بالكفر وسوء الاعتقاد ومعاداة النبي صلى الله عليه وسلم ونحوها - فزاد الله ذلك بالطبع او بازدياد التكاليف وتكرير الوحي وتضاعيف النصر -

چیزین انسان کو حد فضائل تک پہونچنے سے مانع ہوتی ہین - یا یہ چیزین انسان کو حقیقی اور ابدی حیات کے زائل ہونے کی طرف کھینچ لیجاتی ہین - اور قرآنی آیۃ سے یہی مجازی معانی مراد ہین - کیونکہ منافقین کے ہاتھین سے جو ریاست نکل گئی تھی - تو اسکے غم مین وہ مبتلا تھے یہ گویا اُن کے قلوب مین مرض تھا - اور یوما فیوما جو رسول اللہ صلعم کا حکم ثابت اور آپ کی شان ارفع ہوتی ہوئی دیکھتے تھے - تو اسپر وہ حسد کرتے تھے اور ان وجوہ سے اُن کے قلوب سخت الم پا رہے تھے - گویا کہ اِن کا مرض یا الم اللہ تعالیٰ جل شانہ نے زیادہ کیا - کیونکہ حکم رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے ذکر کی شان ارفع کرنے مین زیادہ تر حصہ اللہ جل شانہ نے ہی تو لیا - اور منافقین کے نفوس پہلے ہی سے کفر - سوء اعتقاد - اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت وغیرہ وغیرہ کی وجہ سے ماؤف تھے تو اللہ جل شانہ نے منافقین کا الم یا تو بالطبع زیادہ کیا - یا اس طور پر زیادہ کیا کہ الم کی تکلیفات بڑہائین - متواتر وحیان بھیجین - اور فتوحات پر فتوحات عطا فرمائین -

وفي الرحماني في قلوبهم مرض هو نقص في القوة الحكمية وافراطهم في الشهوية -

اور تفسیر رحمانی مین لکھا ہے - فی قلوبہم مرض - یعنی منافقین کے قلوب مین قوت حکمیہ کی کمی اور قوت شہوانیہ کی زیادتی ہے -

في الاحياء اعلم ان جندي الغضب والشهوة قد ينقادان للقلب انقيادا تاما فيعينانه على طريقه الذي ليسلكه

احیاء مین لکھا ہے - واضح ہو - کہ غضب اور شہوۃ کے دو لشکر کبھی تو قلب کے مطیع ہوتے ہین کامل اطاعت کے ساتھ - اور اس صورت مین وہ قلب کو اُس طریقہ پر

Marfat.com

وقد يستعصيان عليه استعصاء بغي و تمرد حتى يملكاه ويستعبداه وفيه هلاكه وانقطاعه عن سفره الذى به وصوله الى سعادة الابد وللقلب جند آخر وهو العلم والحكمة والتفكر وحقه ان يستعين بهذا الجند فانه حزب الله تعالى والجند ان الآخرين فانهما قد يلحقان بحزب الشيطان فان من ترك الاستعانة وتسلط على نفسه جندى الغضب والشهوة هلك - هلاكا يقينًا وخسر خسرانًا مبينًا وذلك حال اكثر الخلق فان عقولهم صارت مسخرة لشهواتهم فى استنباط الحيل لقضاء الشهوة وكان ينبغى ان يكون الشهوة مسخرة لعقولهم -

چلنے مین مدد دیتے ہین - کہ جس طریقہ پر قلب چلتا ہے اور کبھی قلب کی نافرمانی کرتے ہین از روے بغاوت اور تمرد کے - یہان تک کہ قلب کے مالک بن جاتے ہین - اور قلب سے اطاعت چاہتے ہین - اور اس صورت مین قلب کی ہلاکت متصور ہے - اور نیز جس سفر کے ذریعہ سے قلب ابدی سعادت کو پہونچ سکتا ہے اُس سفر سے بوجہ تسخیر غضب اور شہوۃ کے انقطاع ہوجاتا ہے - اور قلب کا ایک لشکر اور ہے - جس کے افراد علم حکمت - اور تفکر ہین - اور قلب کو یہ حق حاصل ہے - کہ اس لشکر سے مدد مانگے - کیونکہ یہ لشکر صدر الذکر دونون لشکرون کے مقابلہ مین - خدائی گروہ ہے - اور دونون لشکر شیطانی گروہ سے مل جاتے ہین - تو جس شخص نے اس لشکر سے مدد نہین مانگی - اور اُس کے نفس پر غضب اور شہوۃ کے دونون لشکر مسلط ہوگئے وہ شخص یقینًا ہلاک ہوگیا - اور اُس نے صریح نقصان اٹھایا - اور اکثر مخلوقات کا خیال ایسا ہی دیکھا جاتا ہے یعنی شہوات پوری کرنے کے واسطے حیلے اور بہانے سوچ سوچ کر نکالتے ہین - اکثر مخلوقات کی عقلین اُن کی شہوات کی تابع ہورہی ہین - حال آنکہ ہونا یہ چاہیے - کہ شہوۃ اُن کی عقلون کے تابع ہو -

اما بیان علامات مرض القلب فكما ان كل عضو من اعضاء البدن خلق لفعل خاص به ومرضه ان يتعذر عليه فعله

مرض قلب کی علامات کا بیان اس طرح پر ہے جیسے جسمانی اعضا مین سے ہر ایک عضو اپنے خاص فعل کے واسطے پیدا کیا گیا ہے - اور اُس کا مرض

Marfat.com

الذی خلق لاجلہ کذلک مرض القلب
ان یتعذر علیہ فعلہ الذی خلق لاجلہ وھو
العلم والحکمۃ والمعرفۃ وحب اللہ تعالیٰ وعبادتہ
والتلذذ بہ وایثار ذلک علی شہوۃ سواہ
وخاصیۃ النفس التی للادمی ما یتمیز
بہ عن البھائم ولم یتمیز بھا بقوۃ الاکل
والوقاع بل بمعرفۃ الاشیاء علی ما ھی علیہ
اصل الاشیاء موجدھا ومخترعھا الذی جعلھا
شیئاً ھو اللہ تعالیٰ فلو عرف کل شئی ولم یعرف
اللہ تعالیٰ فکانہ لم یعرف شیئاً فان الناس کلھم
قد ھجروا ھذہ العلوم وانہمکوا فی ھذہ الاعصار
واشتغلوا بتوسیط الخلق فی الخصومات
النائرۃ من اتباع الشھوات وقالوا ھو
الفقہ واخرجوا ھذہ العلم الذی ھو فقہ الدین
من جملۃ العلوم وتجردوا الفقہ الدنیا الذی
ما قصد بہ الا رفع الشواغل لیتفرغ فقہ
الدین فکان فقہ الدنیا من فقہ الدین
بواسطۃ ھذا الفقہ

بمنزلۃ

وفی بعض الکتب - اعلم ان القلب فی الحقیقۃ
القالب فی الشریعۃ ولا معول الا علی القلب لانہ موضع
نظر اللہ تعالیٰ کما قال علیہ السلام ان اللہ

یہ ہے - کہ جس فعل کے واسطے وہ عضو پیدا کیا گیا ہے - اُس فعل کا
عضو مذکور سے صدور متعذر ہو جاوے - اسی طرح قلب کا مرض یہ ہے
کہ جس فعل کے واسطے قلب پیدا کیا گیا ہے - اُس فعل کا قلب سے صدور
متعذر ہو جاوے - اور افعال قلب یہ ہین - علم حکمت - معرفت
اللہ تعالیٰ جل شانہ کی محبت - اُس کی عبادت - اُس کے ساتھ لذت پانا
اور کامل اقتضا کے موافق ان چیزون کو کام مین لانا اور نفس آدمی کی خاصیت
ایسا امر ہونا چاہیئے - کہ جس کے سبب سے آدمی بہائم سے الگ متمیز ہو سکے
آدمی بہائم سے قوت اکل اور قوت جماع کے سبب سے متمیز نہین ہو سکتا ہے
بلکہ اشیا کو اُن کی اصلی ہیئت کے موافق پہچاننا یہ وجہ تمیز ہے - اصل اشیا اُن
کے موجد اور مخترع کو سمجھنا چاہیئے - جس نے اشیا کو اشیا کر کے بنایا - اور وہ اللہ
تعالیٰ جل شانہ ہے - اسواسطے اگر انسان نے بالفرض تمام اشیا کو پہچانا مگر اللہ
تعالیٰ کو نہین پہچانا - تو گویا اُس نے کچھ بھی نہین پہچانا - تمام لوگون نے اِن علوم کو
چھوڑ دیا ہے اس زمانہ مین یہ علوم پُرانے پڑ گئے ہین - اور جو خصومات
اتباع شہوات سے پیدا ہوتی ہین - اُن کے تصفیہ کے اندر اپنے اخلاق کو
واسطہ بنانے مین لوگ مصروف ہو گئے ہین - کہتے ہین - کہ فقہ یہی ہے اور
اس علم کو جو خاص فقہ دین ہے - تمام علوم مین سے خارج کر دیا ہے -
دنیاوی فقہ سے مقصد یہ تھا - کہ اس ذریعہ سے دنیا کے انتظامات اُٹھا دئے جاوین
تاکہ فقہ دین کے واسطے فراغت حاصل ہو - مگر اب مجرد اسی دنیاوی فقہ کی طرف
رخ کر بیٹھے ہین - گویا دنیاوی فقہ ہی دراصل دینی فقہ ہے - اس فقہ کے
ذریعہ سے -

بعض کتب مین لکھا ہے - واضح ہو - کہ قلب حقیقت مین رزوے شریعت
بمنزلہ قالب ہے - اور قلب کے سوا کسی اور شے پر اعتماد نہین کیا گیا - کیونکہ اللہ تعالیٰ
کی نظر کا مقام قلب ہی ہے - جیسا کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے

Marfat.com

لا ينظر الى صوركم الخ - فللقلب علل وامراض
مثل امراض الاشخاص فان القلب انسان
حقيقي وله من الاعضاء حقائق فللقلب راس
يحيى به كما يحيى البدن براسه فاذا جز راس
البدن لا يحيى فكذلك القلب وراس القلب
ادراكه لطائف الغيب وهذا الادراك
ينقسم مثل انقسام حواس الراس واقسامه
البصيرة والتذكر والمراقبة والتميز والتفكر
فالبصيرة عين القلب والتذكر لسان القلب
والمراقبة سمع القلب والتفكر خيال القلب
والتميز تجاربه وفعله فاذا اراد الله تعالى
بعبد خيرا فتح عيني قلبه وشرح لسانه واسمع اذنه
واذا اراد الله تعالى بعبد شرا ختم على سمعه
وبصره ومنعه عن ادراكاته وذلك المنع مرض
روحاني يكون صداع القلب منه ومهما
زاد المنع تولدت الغفلة والغفلة للقلب
بمنزلة الصرع وغلبة الظنون الفاسدة
مثل المالنخوليا للراس فان الراس اذا ابتلي
به يتخبط اعماله والقلب اذا انفعل بالظنون
الفاسدة تظهر فيه تخبطات كثيرة و
يصير كالمجنون المتحير الممنوع من معرفة
الله تعالى وحسن الظن به وامتلاء
القلب لفضول الطمع والطمع به

کہ اللہ تعالیٰ تمہاری صورتون کی طرف نہین دیکھتا ہی الخ جس طرح انسانون کو
امراض لاحق ہوتے ہین - اسی طرح قلب کو بہی علتین اور امراض لاحق ہوتے
ہین - کیونکہ قلب ہی فی نفسہ انسان حقیقی ہے - اور اس کے اعضا بہی حقیقی ہین
چنانچہ قلب کا ایک سر ہے جس کے سبب سے وہ زندہ رہتا ہے جس
طرح بدن اپنے سر کے سبب سے زندہ رہتا ہے - اگر بدن کا سر کاٹ لیا جاوے
تو جس طرح بدن زندہ نہین رہ سکتا ہے اسی طرح قلب بہی زندہ نہین
رہ سکتا ہے - اور قلب کا سر غیبی لطائف کا ادراک کرنا ہے - اور
جس طرح سر کے حواس کی تقسیم ہے - اُسی طرح اِس ادراک کی بہی تقسیم ہے
اور اقسام ادراک یہ ہین - بصیرۃ - تذکر - مراقبہ - تمیز - اور تفکر - بصیرۃ
قلب کی آنکھ ہے - تذکر قلب کی زبان ہے - مراقبہ قلب کے کان ہین
تفکر قلب کا خیال ہے - اور تمیز قلب کے تجربہ اور افعال ہین - پس جب
اللہ تعالیٰ جل شانہ کسی بندہ کو خیر پہونچانا چاہتا ہے تو اُس کے دل کی
دونون آنکھین کہول دیتا ہے - زبان روان کر دیتا ہے - اور کان کو قوت
سماعت دیدیتا ہے - اور جب اللہ تعالیٰ جل شانہ کسی بندہ کو شر پہونچانا چاہتا
ہے - تو اُس کے کان پر اور آنکھ پر مہر لگا دیتا ہے - اور اس بندہ کو ادراکات
سے باز رکہتا ہے - اور یہ باز داشت - روحانی مرض ہے جس سے صداع قلب
عارض ہوتا ہے - اور باز داشت جس قدر زیادہ ہوتی جاتی ہے - اُسی قدر
غفلت زیادہ بڑہتی جاتی ہے - اور قلب کی غفلت بمنزلہ صرع کے ہے -
اور فاسد تخیلات کا غلبہ سر کے واسطے مثل مالیخولیا کے ہے - جب سر مرض
مالیخولیا مین مبتلا ہوتا ہے - تو اُس کے اعمال متخبط ہو جاتے ہین - اور جب
قلب تخیلات فاسدہ سے منفعل ہوتا ہے - تو اُس مین بہت سی
خبط باتین پیدا ہو جاتی ہین - اور ایسے مجنون کی طرح ہو جاتا ہے
کہ جیسے کوئی متحیر ہو - اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کی معرفت سے باز رکہا گیا ہو

Marfat.com

یورث الاستسقاء فی القلب حتی انه لا یروی من المال والجاہ والدخان الغفلة یورث عمی البصیرة فان البصیرة تظلم ویقل نورها بدخان الھوی کما یظلم البصر ببخار الھوی فی عالم الدنیا

اور نیز اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن نہ رکھتا ہو - اور طمع کی فضول سے قلب کا ممتلی ہونا - اور نیز طمع اس کو لاحق ہونا - قلب کے اندر استسقا پیدا کرتا ہے - یہان تک کہ مال سے اور جاہ سے سیر نہین ہوتا ہے - اور غفلت دھوان ہے - جو بصیرۃ کی نابینائی پیدا کرتا ہے - یعنی بصیرۃ مین تاریکی آجاتی ہے - اور اُس کا نور - نفسانی خواہشات کے دھوئین سے کم پڑجاتا ہے جس طرح آنکھون کی نظر بیرونی بخارات سے عالم دنیا مین تیرہ و تاریک ہوجاتی ہے

وہ شخص بڑا خوش قسمت ہے جو اس دریاے معانی کی تہ کو پہونچکر اسرار کے موتی عبارات کے ذریعہ سے نذر ناظرین کرے - ایک روز اس تفسیر کے اجزا - دریاے کشف وشہود کے مستغرق شیخ لشکر محمد عارف شطاری قدس سرہ کی نظر سے گزرے تو بہت خوش ہوئے - فرمایا - اس رنگین کتاب کا مصنف اپنی حسنات کی جزا کا اندازہ شاید قیامت کے روز بھی کر سکیگا - کیونکہ یہ اندازہ آج کے روز ان حسنات کی کیفیت بیان کرنے سے نہین ہوسکتا ہے -

فرمان روائے صوبہ علی عادل شاہ فاروقی نے مولانا حسین شیرازی کو جو حکمت کے فنون اور عقلی علوم مین اپنا نظیر نہین رکھتے تھے - اور ندیم خاص جلال خان برابری کو جن کو رسمی علوم مین دستگاہ تھی - ان دونون اصحاب کو مصنف کی خدمت مین بھیجا تھا اور التماس کی تھی - اگر اس پاسبان خلائق کا عہد اس کتاب کی تصنیف کی تاریخ مین درج کردیا جاوے - تو غایت درجہ عنایت ہوگی آپنے التماس قبول فرمائی اس وجہ سے کتاب ہذا کا خطبہ دو طرح پر واقع ہوا ہے -

آپ کی دوسری تصنیف مختصر قوۃ القلوب ہے - تیسری منتخب مواہب لدنیہ - چوتھی ملتقط جمع الجوامع سیوطی - پانچوین موجز قسطلانی - جس سے بڑی کوئی شرح بخاری پر نہین ہے - بڑے بڑے بارہ دفتر دو لاکھ بیت مین مختصر کئے ہین - چھٹی تفسیر مدارک اپنے دونون بیٹون عبد السلام اور رحمت اللہ کے واسطے - مختصر کی تھی - اور اس کا آغاز اس طرح سے کیا ہے - **قال ابو عبد اللہ طاہر بن یوسف علیہ رحمۃ اللہ -**

ساتوین اسامی رجال صحیح بخاری - ایک شرح ہے کرمانی کے طور پر -

آپ کی آٹھوین تصنیف ریاض الصالحین ہے - جس کی فہرست کی ترتیب تین روضون پر رکھی گئی ہے (پہلا روضہ) اُن احادیث صحیحہ اور حسنہ کے بیان مین ہے - جن کے اندر اُمت کی بخشش - اور اُمیدون کی

Marfat.com

کامیابی کی نوید دارد ہے۔ (دوسرا روضہ) بڑے بڑے مشایخ طریقت کی ناصحانہ باتون سے سرسبز ہے۔ جیسے قطب الاقطاب شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی حجۃ الاسلام امام محمد غزالی۔ قدوۃ العرفا ابوطالب مکی۔ شیخ الاولیا شہاب الدین سہروردی۔ تاج السالکین زین الدین خوافی۔ اور اکرم الاتقیا۔ شیخ علی متقی ہندی وغیرہم من الاکابر قدس سرہم (تیسرا روضہ) ارباب توحید و وجدان اور اصحاب عشق و عرفان کی عمدہ عمدہ عبارتون اور نمکین اشارون سے تروتازہ ہے۔ جیسے قافلہ سالار شاہراہ تحقیق شیخ محی الدین عربی منبع عین ذاتی چشمہ سار آثار آسمانی۔ عین القضاۃ ہمدانی۔ صدر آرائے طائفہ توحید شیخ صدر الدین قونیوی۔ اور نیز دیگر معتقدین وحدت وجود۔ نفعنا اللہ وجمیع الطالبین بانفاسہم اس طرح پر تینون روضہ سرسبز و شاداب ہین۔ وہ شخص نیک بخت ہے جو مطالعہ کے ذریعہ سے ہر ایک روضہ کے پھل بوٹے اور رنگ آمیزی کو دیکھکر بموجب اُسکے کاربند ہو۔

یاد شیخ محمود بن عبداللہ گجراتی

آپ کی زاد بوم گجرات۔ اور خوابگاہ برہان پور ہے۔ جس وقت سماع مین آپ کو جوش آتا تھا۔ تو آپ کی آہ سے دریاے عشق مین طوفان پیدا ہوتا تھا۔ اور آپ کے آنسوؤن سے فنا کے گرداب مین موجون پر موجین آتی تھین۔ آپ شیخ لشکر محمد عارف کے خلیفہ ہین۔ قرآن حفظ تھا۔ دل آویز لہجہ اور داؤدی الحان سے تلاوت کیا کرتے تھے۔ اُس زمانہ مین میان جمبو جی محدث تھے اور ملک پیر محمد حسن کی درویشی۔ فرمان روائے نواح گجرات کی وزارت سے ملی ہوئی تھی۔ آپ ان دونون اصحاب کی مصاحبت مین برہان پور سے سفر حجاز کو روانہ ہوئے۔ اور لوٹ آئے۔ مسیح القلوب کہتے ہین۔ ایک روز مین آپ کی عیادت کے واسطے گیا تھا۔ آپنے فرمایا۔ اے فلان۔ میرے واپسین سفر کا وقت آگیا ہے۔ آپ ایسی دعا سے میری مدد کرین۔ کہ ارباب شہود کے طریقہ پر مین دفن کیا جاؤن۔

القصہ فقیر اور نیز دیگر چند دوست رحلت فرمائی کے روز آپ کے سرہانے موجود تھے۔ حلقہ چشم مین آنکھین اس طرح عاشقانہ گردش کرتی تھین۔ کہ جیسے کوئی محبوب جان نثاری اور نظر بازی کرتا ہے۔ نیز مسیح القلوب کہتے تھے۔ ہنگام رحلت اسی طرح دو شخص اور بھی میری نظر سے گزرے ہین۔ میرے عم مکرم شیخ طاہر ابن یوسف اور شیخ الاولیا۔ آپ کا سال رحلت ہجری سنہ ایک ہزار چار ہے۔ کہتے ہین۔ ایک سطرب کا لڑکا مترسین نام تھا۔ مدتون تک آپ کی نظر اُسکو دیکھتی رہی۔ چند روز مین محمودی عشق کے کشش نے اُس

Marfat.com

پہونچایا - ظاہری بیعت کی رسوم ادا کرکے - ما ... ن دائمی حاضر باشی اختیار کی - اس کا نتیجہ یہ ہوا - کہ بہت جلد بے انتہا کشائش ... یر متعارف فتوح حاصل ہوئین - آپ اپنے ہمرازون سے کہا کرتے تھے مجکو نماز کے وقت کئی دفعہ روحی عروجی سیر حاصل ہوکر نماز میری معراج بن چکی ہے - صلوۃ التسبیح روزانہ آپ کا ورد تھا - جس وقت سماع کی مجلس مین نعرہ مارتے تھے - تو بہت سے ہم نشینون کے دلون مین درد پیدا ہوجایا کرتا تھا - چونکہ شیخ محمود عبداللہ گجراتی کی جدائی کی تاب نہین تھی - لہذا اُن کے بعد تیسرے روز ہی ہجری سنہ ایک ہزار چار مین عالم علوی کو روانہ ہوگئے - مصرع باد ایزد آرزو بخشِ دلش ؎

یاد شیخ کرم اللہ

آپ قصبہ سوئی سوپر کے بیٹے ہین - روایت ہے - اُس قصبہ مین ایک پیکر پرست بقال بڑا صاحب دولت تھا - لیکن بیٹا نہین رکھتا تھا - وہ بقال ایک روز بدیع الدین شاہ مدار کے خلیفہ سید حسن جتی کی خدمت مین آیا قدس سرھما دل مین درد تھا - رو پڑا - اور اپنی خواہش پیش کی - آپ نے فرمایا - روز اول کی تحریر سے تمہاری تقدیری فرد تعلیقہ مین سات بیٹے مقرر ہین - لیکن ایک شرط ہے کہ ساتوان لڑکا اس درویش کے حوالہ کرو - جب خوشخبری کا ظہور ہوا - تو بقال مذکور بجاے ساتوین لڑکے کے کوئی اور لڑکا اُٹھا لایا - اس کو سید نے قبول نہین فرمایا - اور کہا - لایا ہوا لڑکا تمہارا ہے - خلاصہ کلام یہ کہ اس اثنا مین اُس کو مصیبت اور سختی پیش آئی - بقال نے اس مصیبت کو ایفاے نذر مین تاخیر ہونے کے سبب سے سمجھا - پشیمان ہوا اور اصلی ساتوین لڑکے کو سید کی بارگاہ مین پیش کیا - سید نے نہایت خوشی سے لیکر فرمایا - میرے نام زد یہی لڑکا ہے کرم اللہ نام رکھکر تعلیم و تربیت مین مشغول ہوئے - جب آپ نے عقل و ہوش کی سیڑھی پر قدم رکھا - تو آپ کے مذاق مین درویشی شیرین کرکے دکھائی گئی - اپنے مربی کے مرید ہوگئے - اور سلوک و تصوف کے راستہ مین قدم استحکام کے ساتھ رکھا - آپ کی عبادت تلاوت تھی - نفس پر کامیابی نصیب ہوئی - خرقہ خلافت پہنا - ہجری سنہ نو سو چونسٹھ مین گانون اور خاندان ترک کرکے - منڈو مین چلے آئے - اور یہین بود و باش اختیار کرلی - کم و بیش شمسی چالیس دور اس شہر مین آپ نے قیام فرمایا - سو سال سے زیادہ عمر پائی - پھر ہجری سنہ ایک ہزار چار مین سفر کرگئے - خوابگاہ آپ کے فرمانے کے بموجب صحنِ مکان مین بنائی گئی -

یاد شیخ عبدالکریم

آپ شاہ شہباز کے فرزند - اور نیز خلیفہ ہین - قدس سرھما پیدائش اور مرقد دونون برہان پور مین ہین

Marfat.com

ہجری سنہ نوسو آٹھہ مین نقاش تقدیر نے آپ کی علمی صورت کو بشری شکل مین نمایان کیا۔ دیکھنے والون نے یہ ترانہ گایا بیت۔

نخل قدش کہ از چمن جان برآمدہ	شاخ گلے بصورت انسان برآمدہ

اور تاریخ بارہوین شعبان ہجری سنہ ایک ہزار چار کو ناسوت کے تیرہ و تاریک کوچہ سے نکل کر ملکوت کی آباد نمایش گاہ کو چلے گئے ماتمیون نے اس طرح نوحہ کیا ؎

آبے سیہ از زمین برآمد	مرگ از در آہنین برآمد
بارید بباغ ما تگرگے	واز گلبن ما نماند برگے

چھیانوین سالہ زندگی کو شریعت غرا کے طریقہ پر اللہ تعالیٰ جل شانہ کی پرستش مین اس طرح گزارا۔ کہ زمانہ کا ہاتھہ آپ کے ایک مستحب کو بھی غارت نہ کر سکا۔ اور بے تعلقی اور آزادی کی بنیاد اس طور پر استحکام کے ساتھہ رکھی تھی۔ کہ روزانہ آئے ہوئے نقد اور جنس کو جب تک ضرورت مندون کے گھر نہین پہونچا دیتے تھے۔ شام کو آرام نہین پاتے تھے۔ اور رات کے آئے ہوئے مال و منال کو جب تک تنگ دستون کے مکان مین دست بدست نہین بھیج دیتے تھے صبح کے وقت خوش نہین ہوتے تھے۔

ایک روز ایام طفلی مین آپ ایک درخت پر چڑھ کر ہاتھیون کی لڑائی دیکھتے تھے۔ پانون پھسلا تو سر کے بل زمین پر آئے۔ بال برابر بھی صدمہ نہین پہونچا۔ خدائی حفاظت کا شکر بجالا کر عرض کیا۔ ازلی عنایت نے نگہبانی کی۔ ورنہ جان کا نقصان تھا۔ آپ کے پدر بزرگوار نے فرمایا۔ اس مین شک نہین۔ مگر ازلی نسبتون کا ظہور بے سبب نہین ہوتا ہے۔ یقیناً سبب یہ تھا۔ کہ مینے ہاتھہ کا کام آنکھہ سے لیکر تم کو درخت کے اوپر سے آہستگی اور نرمی کے ساتھہ اُتار لیا۔ اس قسم کا تصرف وہ شخص کر سکتا ہے جو الٰہی اسم باسط اور جامع کے ساتھہ متصف ہو کر حواس اور اعضا سے ایک دوسرے کی جگہہ کام لے سکے۔ اور الکل فی الکل کا لطیفہ حاصل کرے۔ یہ عالی شان مقام تم کو بھی عنقریب عطا ہو جاوے گا۔

ایک سال ایسا اتفاق ہوا کہ زمانہ کی ناموافقت سے آپ مع سامان خانہ داری وطن سے ہجرت کر کے قصبہ برار کو چلے آئے تھے جو خاندیس اور دکن کے درمیان مین ہے۔ آپ کے ہمراز یون مین سے ایک شخص کو کسی چھوٹی سی بات پر وہان کے باشندون نے شکنجہ مین پھنسا دیا۔ شخص مذکور

Marfat.com

موقع پاکر درویشون کی پناہ مین آگیا - وہ نالائق گروہ سراغ لگاتا ہوا چلا آیا - اور اس بہانہ سے صوفیون کے گھرون کو لوٹ کر جہاڑو پھیر دی - اور چند آدمیون کو مجروح کر کے - آپ کے اوپر بھی کہ مجسم روح تھے خنجر اور تلوار کے بے شمار وار کئے - لیکن کاٹ پیراہن سے آگے متجاوز نہین ہوا - الحاصل جب شورش فرو ہوئی - اور بے تمیزی کی تاریکی درمیان مین سے اُٹھ گئی - تو شقہ دار پرگانون والون کی زیادتیان مخفی نہین رہین - اُس نے تمام مفسدون کی مشکین بند ہوا کر اور غارت کی ہوئی تمام اشیا کو (جو لازمہ سفر ہے) فراہم کر کے شیخ کی ملازمت مین بھیجا - یہان پر شیخ کے حکم سے مشکین کھول دی گئین - اور واپس لائی ہوئی کل چیزین اُسی گروہ کو بخش دین -

ہجری سنہ نوسو اسی تھا - کہ آپنے کسی قدر روپیہ جمع کیا - ایک محرم نے جو آپ کی عادت سے آگاہ تھا - اس کی وجہ دریافت کی - جواب ملا - یہ آرزو ہے - کہ فرض زکوۃ اور فرض حج بھی ادا کر کے استفادہ کرون - اور نیز اس کے سوا ایک پوشیدہ فائدہ اور بھی ہو سکتا ہے - اتفاقاً ہجری سنہ نوسو بیاسی مین اکبر شاہ نے صوبہ گجرات فتح کیا - اور اس ہنگامہ مین بہت سے مصیبت زدہ لوگ وہان سے خاندیس مین آئے آپنے اُن چیزون سے جو جمع کر رکھی تھین - اس مصیبت زدہ گروہ کی بے سامانی کا علاج کیا -

آغاز سلوک سے وقت وصال تک جو آگہی اسرار اور کشفی اطوار وقتاً فوقتاً آپ کے اوپر نزول کرتے تھے اُن مین سے آپ ایک شمہ بھی زبان پر نہین لاتے تھے - آغاز ہوش سے ختم زندگی تک خضد علیہ السلام کے ساتھ ملاقات رہی - یہ حال واپسین نفس کے وقت صرف ایک محرم سے ظاہر کیا - باقی کسی سے کبھی نہین کہا مصرع گلشن دیدار باد آرامگاہ جان او

یاد میان جمو جی پور ملک چاند

آپ کا نام جمال محمد - اور زاد بوم احمد آباد گجرات ہے - خوابگاہ عادل پور برہان پور مین - دریا خان رومی کے باغیچہ کے اندر جو آپ کے با اعتقاد مریدون مین سے تھا - آفتاب طلوع ہونے کے وقت سے نماز عشا تک مدتون تفسیر اور حدیث درس دینے کا شغل رکھا - اور ایسا نہین کیا - کہ فیض کا دروازہ دشمن کے واسطے بند کر کے صرف دوست کے واسطے کھولا ہو - تعلیم دینے مین کبھی آشنا کو بیگانہ پر ترجیح نہین دی - ہجری سنہ نوسو ستانوین تھا - کہ سفر حجاز کے واسطے روانہ ہوئے - شیخ محمود عبداللہ - شیخ عبدالقادر اور وہ ملک پیر محمد حسن - جنہون نے اولیا اللہ کے حالات کا تذکرہ لکھا ہے - یہ تینون اصحاب آپ کے ہمراہ

Marfat.com

تھے - ایک روز آپنے مسیح زمان شیخ عیسیٰ قاسم سے دریافت کیا - سندھیون کے محلہ مین کتنے مدرس ہین
جواب دیا - دو شخص تھے - لیکن شیخ طاہر یوسف قدس سرہ دنیا سے کوچ کر گئے - اب حکیم
عثمان بوبکانی کو جو معنی کے اعتبار سے یکتاے زمانہ ہین - ظاہری تنہائی بھی ہوگئی - فرمایا نہین نہین -
قاسم بھی اُن کے عمدہ مدِ مقابل ہین اِس کے بعد انسانی جواہرات سے زمانہ کا ڈورا خالی ہونے کے
متعلق کچھ بیان کر کے موتیون کی طرح آنسو آنکھون سے نکالے - مسیح زمان کہتے ہین - شیخ طاہر یوسف
نے جب سنا - غوث الثقلین شیخ محی الدین جیلانی کا پیراہن شیخ جمو جی کے نزدیک ہے - تو شیخ
طاہر آپ کے نزدیک گئے - فقیر اور دیگر چند مشائخ وقت بھی ہمراہ تھے - قمیص کی دامن بوسی سب
کو نصیب ہوئی - مصرع بادا رنا ے جانش تشریف لی مع اللہ -

یاد سید پیر سیدی تخلص

آپ کے پدر بزرگوار کا نام سید علی ہے - آپ کے باپ قطب السادات سید محمد گیسو دراز کی نسل سے
اور آپ کی ماں - قدوۃ المشائخ شاہ باجن کی نسل سے ہین - قدس اسرارہم آپ کی زاد بوم برہان پور - اور ابدی
آرامگاہ اسیر خاندیس کا قلعہ ہے - آپ کو سپاہیانہ وضع مین ارادت مسیح زمان شیخ عیسیٰ قاسم مدظلہ سے تھی
آپ کی طبیعت نظم کے ساتھہ مناسب تھی - ہمیشہ صوفیانہ باتون کو نظم کے پیرایہ مین ادا کیا کرتے تھے
مشائخ شطاریہ کا شجرہ اپنے پیر سے شروع کر کے - حضرت خاتم النبوۃ علیہ السلام تک فصیح عبارت
مین موزون کیا تھا - کہتے ہین - آپ اپنے پیر ارادت کو اتنا دوست رکھتے تھے - کہ دوسے صوفی آپ کو
دیکھکر حرص کیا کرتے تھے - کہتے ہین - آپ کونی و مکانی مظاہر کے تبدیل شدہ حالات سے الٰہی صفات
کی تجلیات کا نظارہ کیا کرتے تھے - ہجری سنہ ایکہزار کے بعد اولین عشرہ مین کوچ فرمایا -

مصرع بادرد حش غریق بحر کرم ؛

یاد خواجہ کلان خواجہ دعبیدی

آپ مولانا خواجگی کاشانی کے فرزند رشید ہین - آپ کو لوگون کے دلون پر تصرف اور ضمیرون
کی باتون پر وقوف حاصل تھا - جس سال مین براق خان سمرقند کا قبضہ چھوڑکر بخارا کو گیا - اُس زمانہ
مین بہت سے علما - خان کے ہمراہ ہو گئے تھے - اور خواجہ کو انواع و اقسام کی خواہش سے

Marfat.com

اور کمال عجز وانکسار کے ساتھہ خان بخارا مین لایا - آپ کے طلسماتی سلوک سے کرشمون کو دیکھکر تھوڑے زمانہ مین ازراہ عقیدت بہت سے نیک منش اور درست عقیدت آدمی - خداپرستی اور حق شناسی کی راہ راست پر آئے - اور صورۃً اور معنیً سعادت حاصل کی - بالآخر ہجری سنہ ایک ہزار چھہ مین فرمان طلب صادر ہونے پر - آپ ملک تقدس کو روانہ ہو گئے - خوابگاہ بخارا مصرع

باد دھبید جای ہشت بہشت

یاد شیخ الہ بخش لیمتھوری

یہ ایک گانون ہے سارنگپور مالوہ کا - آپ کی کرامتین بالکل عیان تھین - ایک شخص شیخ فرید نامی لاد محمد باسر سر کہنیچی گجراتی کے بیٹے ہین - اُنھون نے گجرات سے آکر اُجین مالوہ مین گھر بنا لیا ہے - شیخ فرید نے ایک روز راقم کے سامنے بیان کیا ایک سال پانی برسنے مین دیر ہوئی - باشندگان دیہ - شیخ کے پاس آئے - ابر کی طرح زار زار روئے - اور رعد کی طرح نالہ وفغان کیا - اور مینھ کی خواہش کی - شمار مین جتنے آدمی آپ کے پاس گئے تھے - ہر ایک سے آپنے مٹھائی چاہی - لوگون نے قبول کر کے فرمایش پوری کی دو روز انتظار مین گزرے - پانی نہ برسا - آپنے ایک خادم سے کہا - مجرم کی طرح رسّی پاؤن مین باندھ کر مجکو گانون کے گرداگرد گشت کرا کے - دو روز ایسا ہی کیا گیا - مگر آسمان کو آپ کے حال پر رونا نہین آیا - پھر آپنے فرمایا - نہین - مینے غلط کہا - مین سنگساری کے لائق ہو گیا ہون - قصہ کوتاہ کمر برابر ایک گڈھا کھودا گیا - آپ خاک کے اندر اُس گڈھے مین کھڑے ہوئے - اور لوگون کو پکار کر فرمایا - کہ چھوٹے بڑے سب مجکو سنگسار کرین - اہتمام سنگساری ہو ہی رہا تھا - کہ آپ کے دل مین یہ بات آئی - جو نادان اللہ تعالیٰ جل شانہ کے کرم کی امید پر تکیہ کر کے لوگون کو دشواری کے وقت مین بہتری اور آسانی کے وعدہ سے تسلی دیوے اُس کا سنگسار کرنا زیادہ آسان ہے - یا مینھ برسا دینا - یہ بات ہنوز دل مین ختم نہین ہوئی تھی - کہ آسمان نے ابر سے پانی برسایا - اور کھیتون کو شادابی کی خوشخبری پہونچی - کہتے ہین - اس واقعہ کے بعد آپنے پگڑی سر پر نہین باندھی - اور عورتون کے لباس مین زندگی گزاری - جب تک زندہ رہے - آپ کی خوابگاہ وہی گانون ہے جس مین رہتے تھے - مصرع بکام او سزد بارانِ رحمت کہ

یاد شیخ علاء الدین ثانی مجذوب

آپ کی گفتار - غیبی علوم کا رسالہ - اور آپ کی زبان لوح محفوظ کی مترجم تھی - زاد بوم تہاسر ہے جو

Marfat.com

احمد آباد گجرات کے تواریخ لکھے ہے۔ کہتے ہین۔ آپ کو الٰہی جذبہ نے ایکبارگی آلیا۔ اپنے وطن سے زمیر
مین آئے۔ اور چند سال اُس شہر کے اندر حالت جذبہ مین گزار کر گوالیار پہونچے۔ چند روز یہان کا بہی تماشا کر کے
دارالخلافہ آگرہ کو چلے گئے۔ جو ذی احتیاج لوگ آپ کی خدمت مین حاضر آتے تھے۔ اُن کے ضمیرون
پر آپ کو علم ہو جاتا تھا۔ چنانچہ بغیر عرض حال کئے ہوئے۔ ہر ایک شخص اپنے مدعا کا جواب آپ کی تقریر سے
پالیتا تھا۔

آپ کے خادم شیخ نظام کا بیان ہے۔ تاریخ ساتوین جمادی الآخر۔ اور ہجری سنہ ایک ہزار ایک تھا۔ کہ
جب ہمارے زمانہ کے سپہ سالار میرزا عبدالرحیم خانخانان ابن بیرم خان خانخانان مظفر گجرات سے چل کر خداوند اقلیم اکبر شاہ
کی ملازمت مین بمقام دارالسلطنت لاہور حاضر ہوئے تو حکم ہوا۔ کہ بیک کثیر لشکر اپنے ہمراہ لیکر صوبہ تتہ کی فتح کے
واسطے کوچ کرین۔ یہ حال سنکر میرے دل مین آیا۔ کہ صوبہ تتہ مین بہت سے خداشناس حق پرست اور
ایزد دوست لوگ تھے۔ اور نیز اب ہین۔ کیونکر فتح کی صورت پیدا ہوگی۔ ہنوز اس خیال کی تصویر ذہن مین
پورے طور پر منعکس ہونے بہی نہین پائی تھی۔ کہ آپنے خشم آلود نگاہ سے مجکو دیکھا اور بہت سی نئی نئی
وضع کی تصنیف کی ہوئی گالیون کا خلعت عطا کیا۔ اور فرمایا۔ تو کون ہے جو تجکہ بزرگون کے قرارداد مین جواب
اور خطا کے ساتھ رائے زنی کا منصب حاصل ہو۔ مالک تتہ علاء الدین ہے۔ اور سپاہ لیجانے والا
اُس کا برگزیدہ دوست ہے۔ ایسی خوبصورتی کے ساتھ فتح کا چہرہ نمایان ہوگا۔ کہ اس سے بہتر شکل کسی
کے بہی تصور مین نہین آسکتی ہے۔ چنانچہ آپنے جیسا فرمایا تھا۔ ویسا ہی ظہور پذیر ہوا۔ اسی طرح جب سپہ سالار
نے دکن کی فتح کے واسطے عزم کیا تہا۔ تو آپنے خوشخبری دی تہی۔ کہ کارآمد قلعہ اس دفعہ مین ہمنے تمہارے
واسطے فتح کر دیا ہے۔ اُس قلعہ کو تم بے تامل دیکھ لوگے۔ بالآخر ایسا ہی ہوا۔ قلعہ سے مراد احمد نگر پایہ تخت
دکن ہے۔ اس قسم کی باتین شیخ نظام کے نزدیک بہت سی تہین۔ مگر اُس نے چند بیان کین ہجری
سنہ ایک ہزار آٹھ کے بعد آپ آسمان کی جانب تیاری کر گئے۔ حدود آگرہ مین قبر ہے۔

مصرع علم حق جوہر زبانش بود ؛

یاد شیخ بابو جیو ابن شیخ جیو

آپ کی زادبوم پٹن ہے۔ اور مخدوم جہانیان سید جلال بخاری کی نسل سے ہین قدس سرہم
کتابی علوم اور ایزدی عرفان آپ کو کمال کے درجہ پر حاصل تھا۔ شہر پٹن کے اکثر طالبانِ علم نے آپ کے

Marfat.com

درس مین تحصیل کی ہے - آغاز جوانی مین آپ شیخ یعقوب چشتی نہروالہ کے روضہ پر متوطن تھے جو شیخ برہان الدین دولت آبادی کے بزرگ خلیفہ ہین - بعض کے نزدیک آپ کو خرقہ خلافت شیخ نظام الاولیا قدس سرہ سے ملا ہے شیخ برہان غریب اللہ کے ساتھ بہت کچھ یگانگت اور ہمدمی تھی - اور اسی شہر مین خوابگاہ بھی ہے - عرس گاہ کے اندر مشائخ گجرات کا طریقہ ہے - کہ زنبیلین ریشمین اور زرین کپڑے سے منڈھ کر اور اور انواع و اقسام کے حلوے اُن مین بھر کر سر بمہر کرتے ہین - اور وہ زنبیلین بزرگان دین و دولت مین تقسیم کرتے ہین - مگر آپ نے اُن ظروف کو بینوا درویشون پر تقسیم کیا - دوسرے مجاورون کو جن کو تہمندون سے اس کے بدل مین نذرین ملتی تھین - یہ بات ناگوار گزری - اور خشم آلودہ گفتگوئین کین - آپ ان لوگون کی ناموزون تقریر سے دل تنگ ہوئے - تمام تصرف اور تولیت اُنھین ارباب غرض پر چھوڑدی اور خود گوشہ اختیار کر کے باقی ماندہ عمر توکل اور تسلیم مین گزاری - ہجری سنہ ایک ہزار چہ مین عالم صورت سے ملک معنی کو سامان زندگی باندہا اور چلے گئے - مصرع از خود گسستن و بتو پیوستنم یکے ست

یاد سید تاج الدین قادری نہروالہ

آپ سید محی الدین عبدالقادر جیلانی کی نسل سے ہین قدس سرہما آپ ایک پیر سال خورد - اور صحاح ستہ حدیث کے حافظ تھے - کہتے ہین - اُن ایام مین جاگیردار سرکار سید محمود بارہہ کے بیٹے - سید قاسم تھے - بڑے عارف پرست اور درویش سیرت آدمی تھے آپنے سید قاسم کو ہجری سنہ ایک ہزار سات مین کہلا بھیجا تھا - کہ اِن دو تین روزون مین تاج الدین واپسین سفر کر جاوے گا - معلوم رہے جب تیسرے روز شام کے بعد آپنے عالم بقا کا عزم کر کے جہان فانی کو رخصت کیا - تو جن صاحبون نے پیغام سنا تھا - اُن کو حیرت ہوئی اور روئے - آپ کے چار لڑکے تھے - جمال - احمد - اسحٰق - اور ابراہیم سب سے چھوٹے کو خرقہ اور سجادہ سپرد کر دیا تھا - اور فرمایا تھا کہ یہ میرا جانشین ہے خوابگاہ پٹن -

مصرع تحت رحمت باد خاک تاج دین

یاد خواجہ کلان ابن مولانا خواجگی

آپ کے بیان کی اکسیر مین معانی کا نرخ اور حیثیت بڑہانے کے خواص - اور آپ کی صورت کے دیدار مین ربانی مشاہدہ کے احکام پائے جاتے تھے - طالبان خدا کی رہنمائی کے واسطے بلخ مین خوش وقتی کے ساتھ آباد تھے - کہتے ہین - جب عبداللہ خان نے بلخ کو اپنے بیٹے عبدالمومن سلطان کی

Marfat.com

جاگیر مین نام زد کیا - تو عبدالمومن سلطان کا یہ حال تھا - کہ دولت جوانی - اور جوانی دولت سے مدہوش تھا - گوشہ گزینون اور خاک نشینون کے ساتھہ مستانہ سلوک سے پیش آتا تھا - اور امتیازی منش کو معزول کرکے - سب سے اپنی تعظیم اور تسلیم کراتا تھا - اس عام طور سے مین خواجہ سے بھی مثل دیگران فروتنی چاہی آپنے تعمیل نہین کی - اس سبب سے غصہ ہوکر حکم دیا - کہ فلان شخص سلطانی قلمرو سے باہر چلا جاوے - آپنے بلا ارادہ تاشقند مین جاکر سامان اقامت رکھہ دیا - جب عبدالمومن سلطان نے تاشقند بھی فتح کرلیا - تو خواجہ باجازت سلطان پھر بلخ مین چلے آئے - میر فروغی اشرف کہتے ہین - مین اس دفعہ کی بازگشت مین آپ کی خدمت سے مستفید ہوا تھا - ریاضت کی جان گدازی سے تن بالکل گھلا ہوا - اور صورت مطلق لاغر ہوگئی تھی - جب کسی طرف کا ارادہ ہوتا تھا - تو ڈولی مین بیٹھکر جایا کرتے تھے - جو شخص چند روز آپ کی صحبت مین بیٹھہ گیا - اس کا کام خیر و خوبی کے ساتھہ انجام پاگیا - آپ کے دیدار سے بہت کچھہ الٰہی فیض لوگون کی آنکھون کو نصیب ہوتا تھا - ہجری سنہ ایک ہزار سات تھی - کہ روحانی عالم قدس کو روانہ ہوگئے - مین نعش پر حاضر ہوا - اور بتعمیل وصیت آپ کی قبر بلخ کے شوقیا محلہ مین آپ کی خانقاہ کے اندر تیار کی گئی -

مصرع معبد او روضہ جاوید شد

یا شیخ لاد جیو سندھی

آپ باعتبار صورت مقید - اور باعتبار معنی آزاد تھے - چونکہ آپ کا مجرہ برہان پور مین مسیح القلوب کی جامع مسجد کی شمالی دیوار سے ملا ہوا تھا لہذا راقم گلزار کا گزر اس طرف وقتاً فوقتاً ہوا کرتا تھا - سامان خانہ داری مین سے کوئی چیز اس گھر مین مطلق نہین پاتا تھا - کبھی پرانا بوریا ہی بچھا کر رات کو اس پر سو جایا کرتے تھے - آپ حسن فروش معشوقون کی محبت سے دل باز نہین رکھہ سکتے تھے - ہمیشہ نظر بازی کا بازار گرم رکھتے تھے - کافی سندھ کے مقبول راگون مین سے ہے - آپ ہمیشہ گانا سنا کر سننے والون کا دل چھین لیا کرتے تھے - کم و بیش ستر سال کی عمر پائی - اور اپنے تئین اسی طرز کے ساتھہ کم و بیش ہجری سنہ ایک ہزار سات تک پہونچا کر آنجہانی ہونے کا ارادہ کردیا - خوالبگاہ حدود برہان پور کے اندر شیخ ابراہیم سندھی کے روضہ منورہ کی ہمسائگی مین - عادل پور کے راستہ پر

مصرع روضہ اش بزیر گاہ رضوان باد

Marfat.com

یا دبابا بہرنگ

آپ ایک شیرین مجذوب اور رنگین دیوانہ تھے۔ آپ کے حرف اور حرکات کی ہوا سے خوشی پیدا ہوا کرتی تھی۔ اور آپ کے شگفتہ دیدار کو دیکھکر غمگینی سامان باندہ جاتی تھی۔ آپ کی تعریف کی شرح ختم نہین ہوسکتی ہے۔ لہذا کسی قدر حالات لکھتا ہون۔ پرگنہ دہار کے ایک گانون مین آپ ایک مقدم کے بیٹے تھے ایکبارگی آپ کو عقل کھو دینے والا ایک جذبہ پیدا ہوا جس نے خان ومان سے آوارہ کردیا۔ آپ منڈو (مانڈو) مین آئے۔ قلعہ کی ہوا کچھہ ایسی خوش گوار معلوم ہوئی۔ کہ آپ کی رفتار کے پانون مین زنجیر پڑگئی تمام دن کوچہ و بازار مین سیر کرتے۔ اور گاتے پھرا کرتے تھے۔ اور تمام رات ایک حلوائی کی دوکان کے گوشہ مین سر زانوے حیرت پر رکھے ہوئے۔ دن کردیا کرتے تھے۔ آپ کی ایسی برکت تھی۔ کہ دنیا وی دولتمندی حلوا فروش کے حق مین۔ شہرین کام ہوئی۔ ایک مدت تک اسی طریقہ پر بسر کی۔ منڈو (مانڈو) سے بیس کوس فاصلہ پر شرقی سمت مین کوہستان جیت پور ہے۔ اس کوہستان سے حمیر نام ایک زمیندار نے ہجری سنہ نوسو پچانوین مین حوالی شہر کو شاہی لشکر سے خالی دیکھکر لوٹنے کا موقع پایا۔ ایک رات اُس نے کیا کیا۔ دو سو سوار۔ اور ہزار پیادے قلعہ کے اوپر چڑہا دئے۔ اور خود ایک اور جماعت لیکر کمک کے طور پر نیچے قلعہ کے کھڑا ہوگیا۔ کوچہ مین گھسنے اور ہمراہیون کے مقابل ہونے کے وقت بابا کو چھیڑ دیا۔ بابا نے پکار کر کہا۔ شہر والو۔ آرام سے رہو۔ صحرائی لوگ۔ لاتون مین رُل گئے۔ یہ بات اُن جنتیون کو ناگوار معلوم ہوئی۔ ان مین سے ایک سگ طینت شخص نے تلوار نکال کر چند زخم بابا کو لگائے۔ آپ نے کشادہ پیشانی سے ان زخمون کو برداشت کیا۔ جب قدم آگے بڑہایا۔ یکایک پتھرون کی بوچھار شروع ہوئی۔ اور تلوارون کی چاکا چاک کی آواز ایسی کثرت سے سنے مین آئی۔ کہ کان بہر گئے ناچار یہ لوگ بھاگ کر پریشان ہوئے۔ اکثر اُن اجل رسیدون کو صبح کے وقت پہاڑون مین اور ویرانون مین بدون زخم تلوار اور تیر کے مُردہ پایا۔ کمتر لوگ پائین قلعہ تک نیم جان گئے۔ اور یہ گوشمالی دیکھکر خود حمیر زمیندار کے ہاتھہ مین باگ اور رکاب مین پانون نہ تھا۔ بلکہ کئی آدمی اُس کو دائین بائین سے گھوڑے کے اوپر تھامے ہوئے تھے۔ بالآخر چند روز زندہ رہا۔ لیکن ہوش مین نہین آیا۔ اور بابا نے بھی یہ اجازت نہین دی۔ کہ زخم پر پٹی باندہی جاوے۔ یا مرہم کا پھایہ رکھا جاوے۔ اس سبب سے

Marfat.com

چند روز زمین زخمون کے اندر کیڑے پڑ گئے۔ جب کوئی کیڑا زمین کے اوپر گرپڑتا تھا۔ تو آپ اُس کو اُٹھا کر بدستور اُس کی جگہہ رکھدیتے تھے اور ایوبی طریقہ لوگون کو دکھاتے تھے۔ القصہ اسی طرح پر زندگی گزارتے تھے۔ ایک سال بعد وہ زخم مندمل ہوئے۔ اور تندرستی حاصل ہوگئی۔ آپ کی اس قسم کی بہت سی خرق عادات راقم کے علم مین موجود ہین۔ لیکن اس گلزار مین گنجایش نہین ہے۔ کیونکہ اس کے تختہ ہائے چمن تنگ ہین۔ ہجری سنہ ایک ہزار سات مین آپ طبیعت کے تنگ و تاریک کوچہ سے حقیقت کی نزہت گاہ کو روانہ ہوئے منڈو مین قبر بنائی گئی مصرع

عقل کل ہم دم جنونش باد ہو

یا حکیم عثمان

آپ کے پدر بزرگوار کا نام شیخ عیسیٰ ابن شیخ ابراہیم صدیقی ہے رحمہم اللہ زادبوم موضع بولکان جو سیوستان سندہ کے مضافات مین سے ہے۔ خوابگاہ علاقہ خاندیس کا ایک گانون آپ متداولہ علوم۔ اور حکمیہ فنون کے اندر اُستاد وقت تھے۔ آپ کے علوم نقلی مین طراوت اور تازگی۔ اسوۃ العلما قدوۃ الاولیا۔ شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی اور قاضی محمود مورپی کی شاگردی سے پیدا ہوئی تھی۔ اور آپ کے علوم عقلی کے خزانون مین بہت سے جواہرات۔ خلاصہ خرد پژوہان شیخ حسین بغدادی کی شاگردی سے جمع ہوئے تھے علماے زمانہ مین سے کوئی عالم ہر ایک فن کے مبادی اور مسائل کی تحقیق اور دقیقہ شناسی مین آپ کے رتبہ کو نہین پہونچا راقم گلزار چند ہیئتہ اور حکمت کی کتابون مین آپ کا شاگرد ہے۔ شیخ سراج محمد بنبانی کے بیٹے قاضی نصیر الدین شیخ صالح سندہی جو اُستاد کے داماد کرکے مشہور ہین قاضی عبد السلام سندہی جنہون نے مختصر وقایہ پر ایک شرح لکھی ہے۔ جو تمام جزئیات روایت کو شامل ہے۔ اور شیخ یوسف بنگالی کے داماد میان سکہ جی۔ یہ بھی سب آپ کے شاگرد ہین۔

آپ کے حالات اس طرح پر ہین۔ ہجری سنہ نو سو تراسی کا آغاز۔ اور محمد شاہ ابن مبارک شاہ فاروقی خاندیسی کا زمانہ تھا۔ کہ آپ گجرات سے برہانپور مین آئے۔ حاکم نے آپ کی تشریف آوری کو مبارک سمجھکر عزت و توقیر سے رکھا۔ اور درس و فتوے کے عالی منصب کی رونق آپ کے نام زد کرنے سے دوچند کی۔ ستائیس سال تک آپنے درس دینے اور فتوے لکھنے سے لوگون کو فیض و فائدہ پہونچایا۔ القصہ ہجری سنہ ایک ہزار آٹھہ کی فصل خریف مین اپنے وظیفہ کے موضع مین۔ جو خاندیس کی سرحد پر تھا۔

Marfat.com

برک سکونت چلے گئے - جب گانون مین پہونچے - تو خداوند اقلیم اکبر شاہ کا لشکر آنے کی خبر سننے مین آئی - برہان پور کو لوٹنا مصلحت نہ دیکھا - بلکہ چند روز جنگل کی ہی بود و باش بھلی معلوم ہوئی - ناگاہ اُسی سال کے ماہ شعبان مین چورون کا ایک گروہ جن کو ہندوستان والے کولی کہتے ہین - صبح کے وقت ننگی تلوارین کھینچے ہوئے اور نیزے ہلاتا ہوا - آپڑا - آپ مع سترہ کس قریب ترین عزیزون کے - جو حسب و نسب سے آراستہ اور میدان علوم کے پہلوان تھے - شہید ہوئے - اور خون مین بھری ہوئی جانمازین اُن کے کفن ہوئین - شیخ لشکر محمد عارف فرمایا کرتے تھے - حکیم کی مثل سکون و آرام کے ساتھ نماز گزار - مجکو بس حکیم ہی نظر آئے - اور حکیم ہی فرمایا کرتے تھے کہ مین اعتقاداً شیخ لشکر محمد عارف کا گرویدہ اِس سبب سے ہوا ہون - کہ میرے اُستاد قاضی مورپی اُن کے مرید ہین - مسیح القلوب کہتے ہین - میرے عم مکرم شیخ طاہر یوسف ہمیشہ کہا کرتے تھے جیسی شکستگی خاطر - خوشی - عاجزی - اور گمنامی - نامی حکیم کی ہے - ایسی مینے عالمون مین سے کسی کی بھی نہین دیکھی ہے - کیونکہ علم کی مدہوشی ایک بڑا امتحان ہے - دیکھا چاہیئے - علوم کی مجلس کے بیٹھنے والون مین سے کس کو ہوشیاری قلب نصیب ہو - چالیس سال کے اندر کسی کے گھر کا لقمہ نہین کھایا - کمال پرہیزگاری کے ساتھ زندگی بسر کی - آپ کی تصنیفات بہت سی ہین منجملہ اُن کے تفسیر قاضی بیضاوی کا حاشیہ - اور بخاری کی شرح - یہ دو کتابین - نہایت مشکل نما - اور دشوار کشا ہین مصرع

شربت دیدار خواہم بشکند پرہیز زاد

یاد خواجہ اسحٰق ابن مولانا خواجگی

آپ مسیحائی معجزات مین جان ڈالنے والے - اور ظاہر و باطن دونون عالمون کے علم سے واقف تھے - خرقہ خلافت اور نامہ اجازت پدر بزرگوار سے ملا تھا - اور بزرگ داماد مولانا لطف اللہ کے فیض ہم نشینی سے گویا معرفت کا خزانہ حاصل ہو گیا تھا - جو شخص آپ کے پاس ایک دم کو بھی بیٹھ گیا کامیاب ہو کر اُٹھا - آپ کی کام بخشی کی چادر - ایسی موزون قطع کی گئی تھی - کہ ہر ایک شخص کی استعداد کے قد پر ٹھیک آجاتی تھی - کہتے ہین - آپ کی رہنمائی کے زمانہ مین چند روز بعد جب آپ دشت قبچاق کا گشت اور تماشا فرما رہے تھے - اُس وقت اُس جنگل کے باشندے - اور پرگنات کے ترک جنگل کے جنگل - کفر کی گھاٹیون سے نکل کر اسلام کے دار السلام مین داخل ہوتے جاتے تھے - اور بہت سی خرق عادات آپ کے اقوال اور افعال سے ظہور پذیر ہوتی تھین - جیسے بیمار کی تندرستی - نابینا کی بینائی - جذام

Marfat.com

اور برص سے صحت یابی - خلاصہ کلام یہ - کہ آپ کے موثر دم سے عیسوی معاملات اُن شہرون کے لوگون پر ظاہر ہوتے تھے - چونکہ انسان اس شیوہ پر فطرۃً دل دادہ ہوتا ہے - لہذا آپ کی بزرگی کا اعتراف کر کے رونق اسلام کے واسطے کوشش کام مین لائے - اور خواجہ سے پیشوا اور معلم کے لئے التماس کیا - اِس بنیاد پر آپنے صوفیون کی ایک جماعت کو اُس ملک مین مقرر کیا - جب رہنمائی اور تعلیم اسلام کی رونق دن دونی بڑہتی گئی تو فرمان روائے کاشغر محمد خان ابن عبدالکریم خان ابن عبدالرشید خان ابن تغلق تیمور خان آپ کا مرید ہوا - اور کانی اور آبی سنگ لیشب کا حاصل مع دیگر فتوحات کے آپکے خانقاہ نشینون کے نام سے سال در سال نام زد کر دیا - خواجہ نے بھی خان کی آرزو قبول فرما کر دیوانہ اشتر نامی شخص کو جس کو مستی اور مستوری دونون حاصل تھین - کاشغر مین بھیجا کہتے ہین جب دیوانہ اشتر کو جذبہ کا جوش اور دیوانگی کا تموج ہوتا تھا - تو اُس وقت مین اُس ملک کے باشندون مین سے اگر کوئی شخص انکار کا خیال بھی ضمیر مین لاتا تھا - فوراً زمانے سے اُس کو گوشمالی ملتی تھی - عبدالمومن خان فرمان روائے ایران و توران عبداللہ خان ازبک کا بیٹا تھا - ہجری سنہ ایک ہزار چھ مین بلاوجہ - تحکم کی تیزگی نے اُسکی آنکھون کو اندھا کر دیا - کہ اس نے خواجہ کو سمرقند سے نکال کر بلخ مین جانے کی اجازت دی - آپ آہستگی سے کام لیکر تھوڑا تھوڑا چلتے تھے - ہمراہیون نے سستی رفتار کی مصلحت دریافت کی - جواب دیا ہماری معاودت سمرقند کو عنقریب ہے - لہذا دور کیون جانا چاہیئے - ہنوز باقی راستہ قطع نہین ہونے پایا تھا - کہ عبدالمومن خان کے مارے جانے کی خبر پہونچی - اُسی منزل سے آپنے وطن کا رخ کیا - اور دو سال بعد ہجری سنہ ایک ہزار آٹھ مین عالم شہادت کے سمرقند سے غیب کے مصر کو معاودت فرمائی مصرع سیرت جان بخش عیسیٰ صورت اسحق ماست ؎

یا شیخ عثمان ابن لادن قریشی

آپ راقم گلزار کے ہمسایہ - اور شیخ فضل اللہ حسین چشتی کے مرید تھے - آپ کے آباے کرام سپاہی تھے آپ تیس سال کی عمر کے بعد - اسباب سے ہاتھہ دھو کر گھر کے ایک گوشہ مین بیٹھہ گئے - سوال نہین کیا - وظیفہ نہین لیا - بدون مہمان درویش کے لقمہ نہین اُٹھایا - ہر روز کوشش کر کے کسی نامراد کو پیدا کیا کرتے تھے - راتون مین نہایت سوز و گداز کے ساتھہ بہت سی نمازین پڑہا کرتے تھے - جمعہ کی رات کو ایک دامن بھر غلہ خرید کیا کرتے تھے اور چارون طرف درود پڑہتے ہوئے لوگون کو

Marfat.com

تقسیم کردیا کرتے تھے - جب غلہ تمام ہوجاتا تھا - تو اپنے گھر کو لوٹ آیا کرتے تھے - اور یاد حق مین مشغول ہوجاتے تھے - جب تک گوشہ گزین نہین ہوئے تھے تب تک بہت سے مجذوبون اور سالکون سے ملتے تھے جیسے شاہ منصور مجذوب برہانپوری - شاہ تاجو - اور پیر باجر منڈوی - جب کیفیات کا بیان شروع کرتے تھے تو صدرالذکر اصحاب مین سے ہرایک کی دل ربا نقلین سنایا کرتے تھے - ہندی طرز کا گانا خوب جانتے تھے - آدہی رات کے وقت اپنے حجرہ مین تنہا - دل آویز راگ سے دردناک چیزین گایا کرتے تھے - سننے والون کو گویا داؤدی ولایت کا پیغام پہونچتا تھا - جب پیری آپہونچی - تو گانا چھوڑدیا تھا - لیکن مجلس سماع مین جانے سے پانون نہین روکا - اسی طرح پچاس سال تک عملدرآمد رہا - کم وبیش اسی سال کی عمر پائی - ہجری سنہ ایک ہزار آٹھ مین عالم صورت سے ملک معنی کو روانہ ہوئے - منڈو (مانڈو) مین قبر بنائی گئی - مصرع رحمتِ حق نثار روحش باد

یاد شیخ ابوالفتح ابن جمال الدین

آپ مکی - عباسی - اور قادری ہین - ہرایک قسم کے فضائل اور کمالات سے خود بھی مستفید تھے اور لوگون کو بھی فائدہ پہونچاتے تھے - غوث العرفا گیلانی کا خرقہ خاص آپ کو پہونچا تھا - وہ ہمیشہ اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے - زادبوم شروان ہے - مکہ معظمہ مین بہت رہے تھے - اسوسطے مکی کرکے مشہور ہوئے - سیاحی اور اطراف زمین کی کیفیات معلوم کرنے کا شوق آپ کو پیدا ہوا - اس نے آپ کو وطن سے نکال کر براہ خشکی - ہند کی طرف متوجہ کیا - جب آپ سندہ کے کنارہ پہونچے - تو ایک پیکر پرست کو میر بحر پایا - یہ بات ناگوار معلوم ہوئی - اور کہا جس ملک مین اسلام والون کی عنان اختیار - دوسری قوم کے ہاتھ مین ہو - ابوالفتح کا اُس ملک مین رہنا موزون نہین ہے - لہذا قندہار کو لوٹ جانے کا عزم فرمایا - اُن ایام مین فرمان روائے اقلیم - سلطان سکندر لودی - ملتان کے اطراف مین تھا اُس کو خبر ملی - کہ ایک پرہیزگار دانش مند آدمی - سندہ کے ملک مین آیا تھا - اور وہ فلان سبب سے لوٹا جاتا ہے - ایک عریضہ آپ کی خدمت مین بھیجا - جس مین طرح طرح کی خوشامدین اور آرزوئین - درج کی تھین اور دارالخلافہ آگرہ کی طرف آنے کے لئے عرض کیا - شیخ نے نصیحت کی نیت کرکے معاودت فرمائی جب آپ کی ملاقات ہوئی - تو سلطان نے جو کچھ لکھکر بھیجا تھا - اُس سے دوچند زیادہ عاجزی اور محبت کے ساتھ پیش آیا - آپنے فرمان روا کی دوستی کے سبب سے قیام کا ارادہ کرلیا - کہتے ہین

Marfat.com

ایک دولتمند شخص نے اپنی بدباطنی سے آپ کے خط کے مشابہ حروف سے ایک خط - ایک دشمن سلطان کے نام لکھکر اس طرح بھیجا کہ راہداروں کے ہاتھ جا پڑا - جب وہ نوشتہ - سلطان کے حضور مین پیش ہوا - تو سلطان نے شیخ کے پاس بھیجکر کسی قدر گلہ کیا - آپ نے جواب دیا - ابوالفتح ایسا نہین ہے - کہ ایسی نالائق تحریر سے اپنے قلم کو ملوث کرکے دل آزاری روا رکھے - حکم خداوند تعالیٰ سے مفتری شخص جلد اپنے کیفر کردار کو پہونچ جاوے گا - کہتے ہین - ایک ہفتہ نہین ہونے پایا تھا - کہ اُس نابکار کا ہاتھ ایک ایک مست اونٹ نے اِس طرح چاب ڈالا - کہ بیکار اور خشک ہوگیا - نیز یہ بھی کہتے ہین - جس وقت ظہیر الدین بابر شاہ ہند مین آیا - تو سلطان ابراہیم نے اُس سے لڑنے کے واسطے فوج میدان مین نکالی - اور یہ بھی حکم دیا - کہ تمام قلمرو کے فقرا اور فضلا بھی - جو شبینہ لشکر مین ہمرکاب رہین - سید رفیع الدین صفوی اور نیز دیگر بزرگون نے کوچ کیا - آپ بھی بادل ناخواستہ ہمراہ لشکر ہو لئے - جب دہلی مین پہونچے ایک روز پچھلی دو نمازون کے درمیان ایک صحن کے اندر آپ ٹہل رہے تھے - ایک بارگی مغرب کی سمت سے آپ عجلت کے ساتھ لوٹے ایک شخص نے جو وہان کھڑا ہوا تھا - یہ لوٹنا بے سبب سمجھکر دریافت حال کیا - فرمایا اس طرف سے خدائی آفت اور ازلی آشوب اس لشکر کے اوپر نام زد ہے - لہذا بھاگنا واجب ہوا - دوسرے روز صبح کے وقت یارون کو آگاہ کرکے خود آگرہ کی طرف چلے آئے - جب لشکر پانی پت مین پہونچا - تو بڑی بھاری لڑائی ہوئی - سلطان ابراہیم مارا گیا - اور بہت سی فوج - اور فوج کے سوا دوسری مخلوقات بھی ضایع ہوئی آپنے واپسین نفس تک ایک سو چونتیس سال - طالبان خدا کی رہنمائی کی - تاریخ بائیسوین شعبان ہجری سنہ نو سو ترپن کو آپ خاک اگرہ کے سپرد کردیے گئے - سید رفیع الدین محدث نے آپ کے جنازہ کی نماز پڑہائی - مصرع رحمت حق باد بر درویش و شاہ تو

یاد شیخ داؤد براری

آپ کی زادبوم موضع بور کام مین ہے - جو خاندیس سے سات کوس شمالی سمت مین قلعہ آسیر کی طرف واقع ہے - سپاہی کے لڑکے تھے - جوانی مین توفیق ہوئی - سپاہگری اور اسباب نوکری ترک کردیے - سوائے نیزہ کے - کہ عصا کی جگہ ہاتھ مین رکھا کرتے تھے - اور تیر و کمان اپنے پاس سے جدا نہین ہونے دیتے تھے - رسمی ارادت کسی رہنما کے ساتھ نہین تھی - اویسیہ فیض - آپ کے حالات سے عیان تھا - جذبہ اور سلوک کے درمیان مین ایک حالت بنی رہتی تھی - آغاز سخن -

Marfat.com

ہوش کے ساتھ ہوتا تھا - اور اخیر مین کلام کے اندر انتشار پیدا ہوجاتا تھا - لیکن خشم آلود باتون سے جلد پھر جایا کرتے تھے - اور مہربانی کرنے لگتے تھے - لوگون کے ملنے سے اور آبادی سے بھاگتے تھے اور عمر تنہائی کے ساتھ صحرا مین گزارتے تھے راقم تذکرہ کے اُستاد سید شاہ محمد کے ساتھ دوستانہ پیش آتے تھے - اور شیخ بہکاری کے بیٹے شیخ جمال سے بہت ملتے تھے - کیونکہ شیخ کا گھر آپ کے جنگل سے نزدیک تھا - راقم کی ہمصاحبت سے بھی خوش ہوتے تھے - اور خدمتون کی فرمائش کرکے - راقم کو احسان مند فرماتے تھے ہجری سنہ ایک ہزار آٹھ مین جسمانی جاگیر آپ کی تبدیل کردی گئی - اور روحانی پرگنہ جاگیر مین دیا گیا - منڈو (مانڈو) کے اندر بابا بہرنگ کی ہمسائگی مین خوابگاہ ہے - مصرع بادجانش بلبلِ باغ ارم -

یاد شیخ کمال

آپ شیخ ابراہیم ابن شیخ جمال کے بیٹے ہین - اور شیخ جمال سرغزل دیوان ولایت - اور سر دفتر اہل ہدایت شیخ نعمان آسیری کے پوتون مین سے تھے - ابتدا ابتدا مین مسیح القلوب مدظلہ کے ساتھ اویسیہ نسبت رکھتے تھے - جب ہجری سنہ ایک ہزار نومین عرش آستانی اکبر شاہ نے خاندیس پر لشکر کشی کی تھی - اور فرمان روائے خاندیس مسیح القلوب کو برہان پور سے قلعہ آسیر کے اندر لے آیا تھا - تو اس اثنا مین اویس منزلت (شیخ کمال) ملازمت مین حاضر ہوئے تھے - اور ظاہر ظہور بھی تلقین سے حصہ پایا - اسی سال کے اندر آپ کی روح قدسی کالبد کے عنصری حصار سے نکل کر لامکان کی نزہت آباد کو کشادہ پیشانی کے ساتھ چلی گئی - اور ایسی خوش دلی کے ساتھ دوش بدوش گزر گئے - کہ جیسی خوش دلی قیدیون کو آزادی کے بعد ہوتی ہے - خوابگاہ - قلعہ آسیر کے دامن مین مصرع زندان جہان بشکن و بکشادِ جنت

یاد شیخ ضیاء الدین چشتی

آپ کا نام اسمعیل - اور زادبوم قلعہ گوالیار ہے - قصبہ دسور (مندسور) مین گوشہ نشین تھے - آپنے سلطان ابراہیم لودہی کا زمانہ لڑکپن مین پایا تھا پندرہ برس کی عمر تھی کہ سید رضی ابن صفی حسینی سوانیہ کی خدمت مین پہونچکر آداب ارادت بجالائے - سید رضی حضرت غوث الاولیا کے خلفاین سے تھے - بہت تھوڑے عرصہ مین خلعت خلافت پاکر کامیاب ہوئے - آپ کے مکان کے پہلو مین ایک مسجد تھی - خلعت خلافت پانے کے بعد - اسی مسجد کی زمین مین حجرہ کے اندر حجرہ کھود کر - کم و بیش نوے سال خدا پرستی - تن گدازی اور جان پروری مین گزارے ایکسو پانچ برس کی عمر تھی - کہ فرمان طلب

Marfat.com

پہونچا۔نہایت خوشی کے ساتھ تاریخ پندرہوین جمادی الثانی ہجری سنہ ایک ہزار نو کو سامان باندہ کر اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دیدار کے واسطے کوچ فرمایا۔ اسی مسجد کے صحن مین قبر بنائی گئی۔ آپ کے چار لڑکے تھے۔منجملہ اُن کے شیخ حبیب نے جانشینی کا جھنڈا کھڑا کیا مصرع پیرانہ وصل دوست جوانی دیگرست

یاد قاضی عبدالغنی رحمتہ اللہ علیہ

آپ۔صوبہ خاندیس کے قاضی القضاۃ۔ اور کتابی نقوش اور لدنی علوم کے عالم تھے۔جب جوانی تھی۔تو کتب متداولہ کا درس بہت دیا کرتے تھے بالخصوص علم قراۃ مین بہت سے حافظون کو فیض پہونچایا۔جب ضعیفی نے آدبایا۔تو تمام قیل وقال۔ اور علوم لانسلم کو خاطر سے نکال پھینکا۔صرف پیر سہروردی کی عوارف۔گلشن راز لاہیجی کی شرح اور بخاری کی شروح۔ ان کتب کے مطالعہ کی طرف متوجہ ہوگئے تھے۔ہجری سنہ ایک ہزار نو مین عالم قدس کا سامان کر کے۔جہان خاکی کو رخصت فرمایا۔ اور برہان پور مین ابدی خوابگاہ کے اندر آسایش کے تکیہ پر سر رکھا۔ بیت

	رحمتِ حق وقت احمد		بادبرہان پاک جوہر او	

یاد شیخ نظام رحمہ اللہ

آپ کو خرقہ خلافت سید ابراہیم بہکری سے ملا تھا۔ باوجودیکہ پیر کے دو بیٹے تھے۔ مگر انہون نے اپنا جانشین آپ ہی کو کیا تھا۔آپ متداولہ علوم۔ اور صوفیون کی اصطلاحات خوب جانتے تھے تمام سال کتابت کیا کرتے تھے۔ اور جو کچھ اُس کا حاصل آتا تھا۔ وہ اپنے پیر کے عرس مین صرف کرتے تھے۔شرح مواقف اور مطول معانی پر حاشیہ سیرامی یہ دونون کتابین اپنی قلم کی لکھی ہوئی راقم گلزار کو ہجری سنہ ایک ہزار مین عنایت فرمائی تھین۔ ہجری سنہ ایک ہزار نو مین سنبھلی سرائے کو رخصت کر دیا خوابگاہ برہان پور مین مصرع نظام ہر دو عالم روزیش باد

یاد شیخ عبدالرزاق طائی

آپ کی زادبوم پٹن ہے۔نوربافت تھے۔زہد وتقوی کا خلعت زیب بدن تھا۔ناگاہ آلہی جذبہ پیدا ہوا۔اور ایکبارگی خودداری جاتی رہی۔جو لباس کہ بدن پر تھا۔ پارہ پارہ کر دیا۔ اس کے بعد لوگ آپ کا ستر عورت سوائے کفن کے نہ کر سکے۔جب کوئی شخص عبدالرزاق کہکر پکارتا تھا تو آپ غصہ ہوتے تھے۔گالیان دیتے تھے۔ اور کہتے تھے۔رزاق کہو۔کیونکہ مین کسی کا بندہ نہین ہون۔

Marfat.com

اور ہمیشہ فرمایا کرتے تھے - رزاق - تم جب تک دوالہ کے ساتھہ گرویدہ نہوگے حقیقی ایمان کی سرحد پر نہین پہونچوگے - اور الٰہی معرفت کے کمال کا راستہ نہین ملیگا - غالبًا آپ کا مقصود دوالہ سے یہ ہے کہ بعض اصحاب الہ کو منزہ جانتے ہین - اور بعض تشبیہ کے ساتھہ کہتے ہین - لہذا جو شخص جامع بین التشبیہ والتنزیہ نہوگا - کامل مومن نہوگا - اس بنیاد پر خدا پرستون کی تین قسمین ہین - مشبہ - منزہ - اور جامع اہل تشبیہ کافر ہین - ارباب تنزیہ مومن ہین - اور اصحاب جمع صوفی ہین - یہ بحث فصوص الحکم مین - اور فتوحات مین ایک دلپسند وسعت کے ساتھہ لکھی گئی ہے - اس صحرا کے پیاسون کو اس عبارت کے چشمہ سے سیراب ہونا چاہیئے - ہجری سنہ کچھہ اوپر ہزار سن آپ کی عمر کا زمانہ انجام کو پہونچ گیا - خوالبگاہ زاد بوم ہے -

یاد شیخ تاج الدین

آپ شیخ بہاء الدین زکریا ابن حلیمی دہلوی کے فرزند ہین - بہت سے کمالات اور حالات حاصل تھے علم تصوف کچھہ تو اپنے پدر بزرگوار کے نزدیک - اور کچھہ شیخ امان اللہ پانی پتی کی خدمت مین پڑہا تھا - شاہراہ طریقت کی روش مین کوئی دقیقہ باقی نہین چھوڑا تھا - بالآخر یہ آرزو ہوئی - کہ حاجزون کے مہمات انجام پہونچانے مین تگ و دو کرنی چاہیئے - اسواسطے عبا کا پہننا چھوڑ دیا - اور قبا زیب بدن کرکے عرش آستانی اکبر شاہ کی چاکری کے واسطے کمر باندہ لی - اور عمدہ طور پر خدمات انجام دیکر مقبول مقربون مین داخل ہوئے - یہ بالکل صحیح ہے - بہت سے لوگ آپ کی ہمت اور دلسوزی کی بدولت تکلیفات کی پستی سے نکل کر تونگری کی اونچی سیڈھی پر چڑہ گئے - حدیث شریف مین آیا ہے - شریعت والے - اور نیز جلی وخفی وحی والے بہت سے پیغمبر - اپنے زمانہ کے بادشاہون کے ساتھہ چاکرانہ سلوک کیا کرتے تھے - اس نیت سے - کہ حاجزون کا کام شاہنشاہ کے حضور مین یاد دلاکر اچھی طرح انجام کراوین - اور ظلم کا دوہتڑ کھائے ہوئے - اور ٹھوکر کھاکر گرے ہوئے لوگون کی شکستہ دلی کو دادرس کی خدمت مین عرض کرکے دستگیری کرین - ایک روز راقم کے مرشد بھی فرماتے تھے کہ درویش صورت مرد کو دنیاوی دولتمندون کی ملازمت اس نیت کے ساتھہ روا ہے کہ ارباب احتیاج کی مہم انجام دیوے - قطعہ

سعی من از برائے فرو ماندگان بود	درخدمتے کسے نشتابم برائی خویش
ہر کس کہ باکسان بنماید نیاز و ناز	غوثی کہ ہست خسرو وقت وگدای خویش

Marfat.com

یادِ شیخ فیضی فیاضی

آپ کا نام ابوالفیض - اور باپ کا نام شیخ مبارک خضر ہے - زادبوم تو آگرہ ہے - لیکن آپ کے عقیق کی کان یمنی ہے ہندی النسل نہین ہے علوم متداولہ اور غریبہ کی تحصیل پدر بزرگوار کی شاگردی سے کرکے چودہ سال کی عمر مین کمال کے درجہ کو پہونچے تھے - فارسی شعرگوئی مین خسرو کا سوز - سعدی کی ملاحت اور حسن کا حسن - تمام اہل زمانہ کے اوپر وقف کر رکھا تھا - اور ملک الشعرا ہوگئے تھے - آپ کی ہمت نے دنیاوی طمطراق کو لوگون کی فیض رسانی کے واسطے بہم پہونچا کر لوگون کے کام مین لگا دیا باقی نہین رکھا تھا - آپ کی طبیعت فطرۃً ایسی زکی تھی کہ رسمی علم کے لم ولانسلم کو حاصل کرکے کسی فن مین کوئی بات مشکل سمجھی ہی نہین - آپ کی مٹھی تہیدستون کا خزانچی - اور آپ کی زبان عاجزون کو سرمایہ دینے والی تھی - آپ اُن صوفیون مین سے ہین - جو وحدت وجود کے مقر ہین - زمانہ کے ورق پر آپ کی بہت سی تصنیفات یادگار ہین - یہ تصنیفات اِس میرے بیان کی مستحکم دلیل ہین -

منجملہ تصنیفات (۱) سواطع الالہام - ایک بے نقط تفسیر عربی زبان مین ہے - زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے - کہ ایسے مشکل کام کو مدت دو سال مین الحمد کے الف سے والناس کے سین تک انجام کو پہونچایا - اندازہ شناس طبیعت آپ کی دانش وبینش کے درجہ کا قیاس تفسیر موصوفہ کے مطالعہ سے کسی قدر کر سکتی ہے (۲) موارد الکلم ایک رسالہ ہے غیر منقوط عربی مین بہت کچھ عجیب وغریب باتین اس رسالہ مین درج ہین (۳) دیوان غزلون اور قصیدون کا بارہ ہزار بیت سے زیادہ ہی زیادہ ہے (۴) خمسہ مین سے چار کتابین تو یہ ہین - (الف) مرکز ادوار (ب) نل ودمن (ج) سلیمان بلقیس (د) رزم نامہ اور پانچوین کتاب رسالہ ہزار رباعی ہے (۵) لیلاوتی کا فارسی ترجمہ ہے - لیلاوتی ایک رسالہ ہے ہندی لغۃ کے اندر علم حساب مین جو بہت کچھ غرائب اور عجائب کو شامل ہے -

چونکہ مدت سے اپنی طرف متوجہ ہونا - اور بوقلمون نفس کی معرفت کے واسطے سرگرداں مین جھکائے رکھنا آپ کو پسند تھا - اور خاموش رہنے کو اور نیز ایزدی صفات کے اندر تفکر کام مین لانے کو گویائی اور باتین کرنے پر ترجیح دیتے تھے - اِس سبب سے منجملہ خمسہ کے

Marfat.com

پچھلی دو کتابین باوجود شہنشاہی کوشش اور اہتمام کے انجام کو نہین پہونچین - شروع بیماری مین جو بازگشت اور تدارک مافات کا وقت ہے یہ رباعی کہی تھی - رباعی

دیدی کہ فلک چہ زہرہ نیرنگی کرد	مرغ دلم از قفس شب آہنگی کرد
آن سینہ کہ عالمے در و می گنجید	تا نیم نفس برآورم تنگی کرد

اور اثناے بیماری مین یہ بیت اکثر پڑہا کرتے تھے - بیت

گر ہمہ عالم بہم آیند تنگ	بہ نشود پاے یکے مور لنگ

القصہ راقم گلزار نے آپ کے کسی قدر حالات جو لکھے ہین - سنے ہوئے نہین ہین - بلکہ اُن حالات مین سے لکھے ہین - جو معائنہ کر کر اور پاس بیٹھکر معلوم کئے ہین - اور نیز جو تحقیق ہوئے ہین -

یاد شیخ برہان علوی

آپ شیخ وجیہ الدین احمد آبادی کے بہائی ہین قدس سرہما گجرات سے برہان پور مین آکر توطن اختیار کیا تھا آپ کی ہمت کی اُنگلیان مٹھی باندہنے سے دور رہین - دوسرون کے ساتھہ سلوک کرنا اور نیز دوسرون کی منفعت کو اپنی مصلحت پر مقدم رکہنا - یہ امور آپ کے ہاتھہ کے ساتھہ آشنا تھے - آپ کے کارخانہ کا نقد و جنس بے دریغ تہا اور کسی شئے کے ساتھہ دلبستگی آپ کے نہ افعال سے ظاہر تھی نہ اقوال سے - اس طریقہ سے زندگی بسر کردی - اور وہ کمال آزادی کے ساتھہ گزر گئی - خوابگاہ برہان پور

مصرع ہمانش از آزاد رفتن شاد باد

یاد شیخ عبداللہ صوفی شطاری آگرہ

آپ کمال الدین بہلول ابن چاند - ابن جلنید - ابن محمد - ابن برہان الدین - ابن عز الدین محمود ابن نجم الدین احمد - ابن مولانا شمس الدین ہروی عثمانی کے فرزند رشید ہین - آپ کے کسی قدر حالات اس طرح پر ہین - نماز عصر کے وقت دوشنبہ کے روز تاریخ بارہوین ربیع الثانی ہجری سنہ نوسو چار کو آپ کی ولادت سے قصبہ سندیلہ مین ہیجد خوشی ہوئی - چونکہ خدا طلبی کا جوہر آپ کے ساتھہ ساتھہ تہا لہذا نو سال کی عمر مین آپ کو پیر ارادت کا شوق پیدا ہوا - مخدوم شیخ صفی ساتی پوری کے مرید ہو گئے اور سولہ برس کی عمر مین کتابی علوم کی تحصیل کے ارادہ پر گھر سے نکل کھڑے ہوئے - اور قصبہ گوپامو مین شیخ الہداد ابن عبداللہ عثمانی کی خدمت مین پہونچے - جو ان کی طرف سے اپنے ہوتے تھے -

Marfat.com

اور صرف ونحو کا پڑھنا شروع کردیا۔

شیخ بدرالدین بدایونی اپنے وقت کے قطب تھے۔ اُنہون نے اثنائے تعلیم مین خواب کے اندر تشریف لاکر آپ کو فرمایا۔ عبداللہ تم چندروز ہماری خدمت سے حصہ لو۔ جب آپ بیدار ہوئے۔ تو بے تامل بدایون کی طرف چل کھڑے ہوئے۔ بدایون مین پہونچنے کے بعد شیخ بدرالدین کا سراغ لگایا۔ کسی نے پتہ نہین دیا۔ رات کے وقت نا امید ہوکر جامع مسجد مین اندیشناک سوگئے۔ پھر شیخ نے خواب مین فرمایا کہ فلان جگہ ہمارا روضہ ہے۔ وہان آکر مجاور بنو۔ پس آپ ہلالی چہہ دور کامل اعتکاف کے طور پر اُس مزار پاک پر رہے۔ اور بہرہ یاب ہوئے۔

اِس اعتکاف کا انجام ہی تھا کہ خواجہ قطب الدین اوشی چشتی دہلوی نے خواب مین فرمایا تم کو ایک سال ہمارے حظیرہ مین رہنا چاہیئے صبح ہوتے ہی۔ دہلی کو روانہ ہوئے۔ چاشت کا وقت تھا۔ کہ قلعہ دہلی کے دروازہ پر پہونچے۔ شیخ معزالدین بخاری سے ملاقات ہوئی۔ وہ آپ کو اپنے گھر لے گئے جب مکان مین پہونچے تو مہمان کے ساتھ بہت کچھہ مہربانی سے پیش آئے۔ اور فرمایا۔ اس شہر کے قطب نے تم کو میرے سپرد کیا ہے۔ تم اسی جگہہ ٹھیرو۔ روضہ کی خدمت کرتے رہو۔ اور اِس خانقاہ کے مدرس سے سبق پڑھا کرو۔ نحو کا کافیہ۔ لب۔ اور ارشاد۔ یہ تینون کتابین۔ اسی جگہہ پڑھین اور ہمیشہ نماز عشا سے فارغ ہوکر روضہ متبرکہ پر جایا کرتے تھے۔ اور رات کو دن کردیا کرتے تھے۔ فیض روحانیت سے روشنی قلب حاصل ہوئی۔ اور ایک سال بھی ختم ہونے کو آیا۔

حضور خاتم الانبیا صلوات اللہ علیہ عالم مثال مین تشریف لائے۔ اور فرمایا۔ کہ مولانا برہان الدین قتانی حصار مین تمہارے پہونچنے کے منتظر ہین۔ اُن کے درس مین جاکر تحصیل کمالات کرو۔ آپ نے تعمیل حکم کی۔ چند روز بعد جناب مولانا نے احمد آباد گجرات کا عزم فرمایا۔ آپ بھی ہمراہ گئے اکثر علوم غریبہ کی کتابین اور تفسیر مولانا کی ملازمت مین رہکر پڑھین۔ اور شرح مواقف۔ شرح مقاصد۔ اکلیات۔ اور نیز بعض دیگر ریاضی کے رسالے شیخ وجیہ الدین احمد علوی شطاری کے درس مین نکالے۔ بزودی۔ ہدایہ فقہ۔ اور عضدی یہ کتابین شیخ مبارک دانش مند شطاری گوالیاری کے سامنے حل کین علم حدیث اور اصول حدیث میر عبدالاول دولت آبادی کی تعلیم سے حاصل کیا۔ اور فصوص کی اجازت مولانا مصطفی اردمی سے لی۔

Marfat.com

بالآخر چو بیس برس کی عمر مین جب یہ تمام کمالات فراہم ہو گئے - تو ایک عجیب جذبہ پیدا ہوا تمام کتابین لوگون کو تقسیم کر کے بلاغ ارم کے ایک گوشہ مین نفس بو قلمون کی اصلاح مین مصروف ہوئے - چند عرصہ کے بعد الہی طلب اور ایزدی معرفت کا ایسا ہجوم ہوا - کہ تمام حواس اور قوی کو جکڑ بند کر لیا - اور ہر ایک کو اُس کے کام سے معطل کر دیا - حضور خاتم النبوۃ کی طرف توجہ ہوئی علیہ من الصلوۃ اکملہا کسی مرشد کا پتہ بتا دین - جو نایابی کے درد کا علاج کرے - اور جس کے فیض ہدایت سے طالب عرفان کے اعلیٰ مطلب کو پہونچکر - صاحب بصیرت ہو جاوے - آخر کار حضور نے غوث الاولیا کی خدمت کا راستہ دکھایا - حضرت غوث الاولیا نے دو مہینے کے اندر - مشرب عشقیہ کے تمام اذکار - اور اشغال سکھا کر - انوار اور اسرار سے بہرہ یاب کیا - اور ہجری سنہ نوسو پچاس مین عید الضحیٰ کے عرفہ کے روز آپ کو تمام خانقاہ نشینون کا سرحلقہ بنایا - تمام صوفیون کی تلقین آپ کے سپرد ہوئی - کامل دس سال تک ہمیشہ مبتدی درویشون کی تربیت آپ کرتے رہے - مبتدی درویشون مین سے جو شخص کمال کے درجہ پر پہونچ جاتا تھا - غوث الاولیا کی خدمت مین عرض کر کے سند ارشاد لیکر اُس کو دیدیتے تھے - اور کسی سمت کی رہنمائی کے واسطے اجازت ہو جاتی تھی -

اس اثنا مین غیب سے بیت الحرام کے طواف - اور حرم سید الانام علیہ الصلوۃ والسلام کی زیارت کے واسطے مامور ہوئے - مدینہ منورہ مین پانچ سال قیام کر کے کمال ریاضت مین منہمک رہے - اور ہر سال حج کے واسطے بھی آمد و رفت رکھی - پھر حکم عالی کے بموجب احمد آباد مین باز گشت فرما کر متاہل ہوئے - کم و بیش پندرہ سال اس شہر مین گزارے - ہجری سنہ نوسو اکیاسی مین پیر کی زیارت کے واسطے گوالیار مین آئے - یہان دو سال روضہ منورہ کی خدمت کی - بعدہٗ بفرمان پیر ہجری سنہ نوسو تراسی کے آغاز مین دار الخلافہ آگرہ کو جا کر مٹیا محل گلی مین حجرہ تجویز کیا - اور نماز عصر کے وقت دوشنبہ کے روز - تاریخ تیئیسوین جمادی الاول ہجری سنہ ایک ہزار دس مین عنصری منزل سے قدسی مقام کو عروج فرمایا - آپ گوشہ نشین تھے - آشنا اور بیگانہ کے دروازہ پر مطلق نہین گئے - اور اسی عبادت خانہ مین اپنی خواہش کے موافق خوابگاہ اختیار کی -

آپ کی تصنیفات یہ ہین - (۱) سراج السالکین بر سنن جواہر خمسہ (۲) اوراد صوفیہ (۳) رسالہ

Marfat.com

صوفیہ (۴) انیس المسافرین (۵) اسرار الدعوۃ (۶) شرح رسالہ غوثیہ (۷) رسالہ کنز الاسرار فی حال شغال الشطار آپ کے بابرکت کلمات مین سے نمونہ کے طور پر چند کلمہ لکھے جاتے ہین - "صوفی ایسا درخت ہے جس کو واردات کی آندہی جنبش نہین دیسکتی - اور ایسا بادہ نوش ہے - جس کو شراب محبت کے پیمانے کے پیمانے متواتر چڑہا جانا مست نہین کرسکتا - دریا کو نوش کرجاوے - اور اس پر بھی ھَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ کا نعرہ لگاوے - اور اوس کی گرمی سے پسینہ کی بھی تک اُس کی پیشانی پر نہ آوے (دیگر) فقیر کو چاہیے - کہ تونگرون کی ہم نشینی سے ہمیشہ گریز کرتا رہے - مینے مانا - کہ دنیا پرست کا مصاحب خواہ ایسا شخص ہو - جس کے افعال حضرت بایزید کے جیسے ہون - مگر یہ خوف ضرور ہے - کہ مرتبہ مین عام لوگون سے نیچے ہوجاوے گا - اور اگر اغنیا سے گریز کرنے والا خواہ فاسق ہی ہو - مگر یہ امید ہے - کہ بایزید وقت ہوجاوے گا - (دیگر) صوفی کو چاہیے کہ بے آرام اور ترقی طلب ہو - کسی وارد شے کے سامنے سر نہ جھکادے اور کسی منزل اور کسی مقام پر آرام نہ لیوے (دیگر) راستہ چلنے مین جب یہ تین چیزین فراہم ہوجاوین گی - بے شک سالک ولایت کے کمال کو پہونچ جاوے گا - (۱) فردوسیون کا سا تزکیہ اور تصفیہ - (۲) سہروردیون کی سی غذا (۳) شطاریون کی سی مشغول - (دیگر) نفسانی کدورتون کی شست وشو کرنے کے بدون صرف ریاضت سے کشف وکرامت حاصل نہین ہوسکتی ہے - اور مراقبات اور تفکر کے بدون فنا اور بقا کا چہرہ نظر نہین آسکتا ہے (دیگر) جب تک سالک اپنی قید سے رہائی نہین پاوے - تب تک واصلون کے درجہ کو نہین پہونچ سکتا ہے (دیگر) صوفی کا کام صرف اندیشہ کا تبدیل کردینا ہے - اور بس - (دیگر) مبتدی کو چاہیے کہ خطرات کی آمد کو روکے تاکہ عرفان کے دروازے اُس پر کشادہ ہون - اور متوسط کو تخلف (خلافت آلہی) اور اتصاف ضروری بات ہے - تاکہ وسط سے نکل کر منتہی ہوجاوے - اور منتہی کی سیر غیر منتہی ہے - (دیگر) شریعت اور طریقت بمنزلہ صغریٰ وکبریٰ کے ہین - اور حقیقت بجائے نتیجہ کے - جب تک سالک شریعت اور طریقت کے آداب کے ساتھ آراستہ نہین ہوتا ہے - تب تک حقیقت کے انوار اسپر جلوہ گر نہین ہوتے ہین - (دیگر) ملاحظہ کے ساتھ اور مفہوم ملاحظہ کے ساتھ ذکر موجب کشایش ہوتا ہے - اور بدون اس کے سبب ثواب کا - بس یہ باتین سمجھ لی جاوین - آپ کے فرزند رشید شیخ عبد النبی ہین - مدظلہ بہت سے علوم مین آپ کو کافی دستگاہ ہے - انہون نے اپنے پدر بزرگوار کے حالات - رسالہ جوامع کلم الصوفی مین جو انہین کی تصنیف ہے - مفصل لکھے ہین - ناظرین کو چاہیے - کہ کتاب مذکور مطالعہ فرماوین مصرع ومے مطالعہ حال خود نصیب تو باد

Marfat.com

یا د شیخ ولی محمد

آپ قاضی زادہ احمد آباد گجرات کے بیٹے ہین - کہتے ہین - ہجری سنہ نوسو اکیاسی مین جب شیخ صدر الدین ذاکر جانپانیر سے غوث الاولیا قدس سرہ کے مرقد کا طواف کرنے کے واسطے احمد آباد کے راستہ سے گوالیار کو روانہ ہوئے تھے - تب آپ کی عمر اٹھارہ سال کی تہی - اُس وقت مین سلوک طریقت کی آرزو - آپ کے سر کے بال پکڑکر شیخ ذاکر کی خدمت مین لے گئی - گہر بار کو چھوڑکر اُس سفر مین آپ بہی ہمراہ ہو لئے - واپسی کے وقت منڈو (مانڈو) ہوکر شیخ ذاکر کا گزر ہوا تہا - یہان کے لوگون کی صحبت اور اس مقام کی سرسبزی اور شادابی زیادہ دیکہکر چلہ نشینی کا شوق دل مین پیدا ہوا - چنانچہ تین چلے پورے کئے - جب وطن کا ارادہ کیا - تو شیخ محمود جلال کو راقم گلزار کی پرورش کے واسطے - اور شیخ ولی محمد کو محمود العاقبہ کا ریخ تنہائی مٹانے کے واسطے یہان رہنے کی اجازت دی - آپنے چند سال اس شہر مین خدائے یکتا کی پرستش - اور اسباب کمال کی تحصیل کی - بعدہٗ ان رہنما (شیخ محمود جلال) کی اجازت سے روانہ ہوکر برہان پور خاندیس مین قیام فرمایا - ہجری سنہ ایک ہزار دس مین تبسم کنان لب کے ساتھہ - جانِ گرامی کو رخصت کیا - راقم اور حافظ صالح اُس وقت برہان پور مین موجود تہے - اور آپ کے جنازہ کی نماز مین بہت سے ولایت شعار اصحاب شامل تہے -

مصرع جمع کن جمع در نماز و نیاز

یا د شیخ ماکھو علیہ الرحمتہ

آپ حضرت غوث الاولیا کے مرید ہین - متاہل ہونے پر دل نہاد نہ ہوکر مسیح علیہ السلام کی طرح بعالم تجرد کو ترجیح کیا - زادبوم گجرات - اور خوابگاہ برہانپور رہے - کسی سبب کو ہاتہہ نہین لگایا - اور مدتون تک توکل پر بسر کی - سرود و سماع کے جلسہ مین عارفانہ سلوک کیا کرتے تہے - خوش گلو اور داؤدی لہجہ قوالون کو مناسبت استعداد دیکہکر جدا جدا اُن سامعین کے نام زد فرمادیا کرتے تہے جن مین رقت اور وجد کی استعداد پاتے تہے - اور آپ کی تجویز اور تدبیر سے حال پرورش پاتا جاتا تھا - جو صوفیان این الوقت کا نوزاد ہے - اِس بنیاد پر مذاق دوست اصحاب نے آپ کا نام وجد مین آنے والے درویشون کی دایہ رکہہ چہوڑا تہا - آپ کی عمر چالیس سال کی تہی کہ ایک حسینہ عورت ہانسو نام پر آپ عاشق ہوئے آپ کی توجہ کی برکت

Marfat.com

اور باطنی کشش سے محبوب کو توبہ کی توفیق ہوئی - اُس نے درویشی کے لباس مین آکر عاشق کی خدمت دل و جان سے اختیار کی - اور آپ کی ہدایت - اور ارشاد کے بموجب راہِ صفا چلنا شروع کیا - آپ کے گلے مین داؤدی لہجہ تھا - والی خاندیس علی عادل شاہ - درویش دوست اور ولی سرشت تھا - زین آباد مین جامع مسجد اسی کی تعمیر کرائی ہوئی ہے - اس مسجد کی خطابت کا عہدہ والی خاندیس کی التماس کے بموجب چند روز کے واسطے آپنے قبول فرمالیا تھا - ہجری سنہ ایک ہزار دس مین جب کہ عرش آستانی اکبر شاہ کے لشکر نے خاندیس سے دارالخلافۃ آگرہ کی طرف مراجعت کی - تو آپنے بھی واپسین سفر کا سامان باندھا - اور روانہ ہوئے مصرع متاعش را خدا باد اخریدار -

یا شیخ سراج محمد بنبانی

آپ کسبی اور وہبی علم سے آگاہ - اور متداولہ و غریبہ علوم سے بہرہ یاب تھے - خرقہ خلافت حضرت غوث الاولیا سے حاصل ہوا تھا - شیخ نظام گنجہ کے مخزن پر ایک حقیقت آمیز شرح لکھی ہے - بلکہ یون کہنا ناموزون نہ ہوگا - کہ اس خزانہ کے ناپید دروازہ کی مشکل کشا کنجی ارباب زمانہ کے حوالہ کردی ہے - ہجری سنہ نوسو بیاسی تھا - کہ آپنے احمد آباد سے خاندیس مین آکر زین آباد مین گھر تجویز کر لیا تھا - تقریباً تیس سال تک درس اور تلقین کی راہ سے ارباب استعداد کو فیض پہونچایا - ایک روز راقم گلزار سید احمد قادری کے ہمراہ بیت

آنکہ گرداند تو نگر پیشگی را غازہ کار		تا نمایند فقر گاہی روی خود را گل عذار	

واپسین سفر کی بیماری مین آپ کی عیادت کے واسطے گیا تھا - راز گوئی کا جلسہ گرم ہوا - اور فرمایا اللہ موجود کا تصور بہتر ہے - یا اللہ موجود کا مینے عرض کیا - اللہ موجود کے معنی کا تصور کرنا بہتر معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس کے معنی مین احاطہ اور شمول زیادہ ہے - اس جواب کو آپنے گوش قبول سے سنا - اور خوش ہوکر فرمایا - تمہارے نہ آنے اور نہ پوچھنے سے مجھ کو کسی قدر گلہ تھا - اب آیندہ ایسا مناسب ہے - کہ ان دو تین روزون مین میرے حال کے خبر گیران رہنا - اس گفت و شنید کے بعد تیسرے روز ماہ شعبان ہجری سنہ ایکہزار دس مین عالم قدس کو روانہ ہوئے مصرع بعالم نیست جز اللہ موجود -

یا سید حسین ؒ

آپ شیخ جلال بہری کے چوتھے فرزند ہین - حافظ - زاہد - عارف - اور درویش تھے - اکثر وقت

Marfat.com

وردواد تلاوت مین گزرتا تھا۔ گجرات سے ہجری سنہ نوسو بیاسی مین خاندیس آئے تھے۔ یہان کے حاکم نے موضع جوکامہ مین وظیفہ مقرر کردیا۔ جوکامہ۔ پرگنہ جوبرہ مین ایک گانون ہے۔ آپنے اسی جگہہ گوشہ نشینی اختیار کی۔ تیس سال خداپرستی اور تن گدازی مین گزارے۔ پھر ماہ رجب ہجری سنہ ایک ہزار گیارہ مین محمد پور کو چلے آئے۔ موضع محمد پور سرکار رسار نگ پور مین ہے۔ محمد پور کا جاگیردار اپنے وقت مین یکتاے روزگار تھا ناہر خان نام تھا۔ آپ سے سابقہ شناسائی تھی۔ اور طبیعت بھی درویش دوست واقع ہوئی تھی۔ ان بزرگوار کی تشریف آوری سے جاگیردار نے بہت خوشی مانی۔

ناہر خان راے سلہدی کی نسل سے ہے۔ جو شمشیر بازی۔ جان بازی۔ سپہداری۔ دلیری۔ اور دلاوری مین اپنے زمانہ کا ایک ہی تھا۔ رایسین کے قلعہ برمع اُس کے مضافات کے قابض تھا۔ چنانچہ اس کا قصہ ہندوستان مین کہانی کے طور پر گاتے ہین۔ اور ترانہ مین بجاتے ہین۔ تقدیری کرشمہ آپکے باپ جہان خان کو بزرگون کی سرزمین سے خاندیس کی طرف کھینچ لایا۔ ناچار یہان پر قیام کی بساط بچھا دی۔ اور اس ملک کے امیران اعظم مین سے ہوا۔ ہجری سنہ نوسو تراسی تھا۔ کہ یہان کے فرمان روا کو جہان خان کی نسبت ناراستی کا وہم پیدا ہوا۔ جس کی وجہ سے غصہ آیا۔ جہان خان کو سننے کی تاب نہ ہوئی۔ اپنے صاحب کے روبرو میان سے تلوار نکالی۔ اور چند لوگون کو خاک و خون مین ملایا۔ پھر دوالون اور حاشیہ نشینون نے جہان خان کو گھیرا۔ اور کام تمام کیا۔ جہان خان کے بڑے لڑکے نے یہ دنگہ اور فساد دیکھکر تمام خانہ نشینون کو۔ اور چھوٹی بڑی پردہ والی عورتون کو گھر مین بند کرکے آگ لگا دی۔ اُس وقت مین ناہر خان کی عمر کم و بیش دو سال کی تھی۔ ناہر خان کو دایہ اُٹھا کر باہر نکال لے گئی۔ بالآخر لوگون نے پالیا۔ اور اُس کو حاکم کے نزدیک لے گئے۔ ان ایام مین ایک حبشی بھی جہان خان نامی تھا۔ ایسا بامروت اور مردم شناس شخص تھا۔ کہ اُس کی مثل حبش کے ملک کا کوئی آدمی ہندوستان کی نظر مین نہین آیا۔ باپ کی مناسبت ہمنامی کے لحاظ سے ناہر خان حبشی جہان خان کے سپرد کردیا گیا۔ اُس نے اپنی فرزندی مین لے کر پرورش مین پورا اہتمام کیا۔ جب زمانہ ہوش آیا۔ تو دانش مند اُستاد کے سپرد کیا۔ چند روز مین ناہر خان خوبصورتی اور نیک منشی سے آراستہ اور پیراستہ ہوگیا سبحان اللہ عجب یوسف ناصورت کی نقاشی تھی۔ اگر بالفرض یعقوبی یا زلیخائی نظر عالم ملکوت سے عاریت لاکر نظر بازون کی آنکھون کو بخش دی جاوے۔ تو یہ لوگ پہلے ہی نظارہ مین محو ہوکر ایسے بے خود ہوجاوین۔ کہ دوبارہ خوبی دیدار دیکھنے

Marfat.com

کی تاب اپنی دور بین عقل مین نپاوین - اور عجب عروسانہ مزاج کا بناؤ سنگہار تھا - اگر ہزارون تماشائی دل اور آنکہین - عالم وحدت کے دانشمندون کی راے سے روشنی مانگ کر اس کی شائستگی کو عمیق نظر سے دیکہین - تو بے انتہا اخلاق مین سے معمولی دریافت اور شناخت کے ایک شمہ کو بہی نہ پہونچ سکین - غوثی تعریف کا دروازہ مت کہولو - اور مجمل واقعات نگاری کا دامن ہاتہ سے مت چہوڑو -

القصہ ناہر خان کے روشن ضمیر پیر شاہ لطیف محمد جو قطب عالم بخاری قدس سرہ کے پوتون مین سے ہین - مرید کے جمال پر فریفتہ ہو گئے - اور مرید ایک حسین اور خوش گلو مطربہ تحفہ نامی کی حسین آواز اور حسین صورت پر عاشق تھا - یہ عجیب بندہ ہے - جو یوسفی پیکر مین یعقوبی روح رکہتا ہے - اور ظاہر مین محبوب اور باطن مین محب ہے - اور راقم گلزار نے اِن دونون معشوقی آسمان کے شمس و قمر کی خوبصورتی پر آنکہہ اور دل دے رکہا تہا - یہ تماشائی داستان بڑی لمبی چوڑی ہے - اِس کے جواہر جداگانہ نظم و نثر کے تاگے مین پروئے جا رہے ہین - خدا کرے انجام کو پہونچ جاوے - ہجری سنہ ایک ہزار دس مین جب عرش آستانی اکبر شاہ کا لشکر برہان پور گیا - تو اُس صوبہ کے جاگیردارون کو دوسری جاگیرین دیدی گئین اس سلسلہ مین ناہر خان کو محمد پور من مضافات سارنگ پور مالوہ دیا گیا -

نوجوان اور سعید ناہر خان نے سید کی تشریف آوری کو مبارک سمجہکر جیسا کہ اوپر لکہا گیا - تمام مراسم ادا کئے - اور مسافر سید نے دنیا سے دل ہٹا کر ایک مہینے دس روز بعد تاریخ بارہوین شعبان مین دنیاوی سفر کو آنجہانی سفر کے ساتہہ دوش بدوش کیا - اور قصبہ کے کنارہ قبر بنائی گئی -

مصرع بادا باسم سامی او حسن اختتام ؛

یاد قاضی عبد القادر

آپ شاہ عبد الرزاق جہنجہانہ کے مرید - اور خلیفہ - اور قاضی محمود کے بیٹے ہین - قاضی محمود حاجی عبد الصمد اور شیخ عبد الغفور بہولہ کے پوتے - اور شیخ امان اللہ پانی پتی کے چچا کے بیٹے بہائی تہے قاضی عبد القادر نے علم تصوف کی تحصیل شیخ امان اللہ کی خدمت سے کی تہی - جوانی شروع ہوتے ہی سیاحی کی ہوا - سر مین بہری - ہر ایک لباس بدل کر - ہر ایک ملک مین سیر و سیاحت کی - تین دفعہ حرمین شریفین اور بیت المقدس کی زیارت کر کے سعادت پر سعادت سے بہرہ یاب ہوئے - اثنائے سفر مین پیکر پرستون کی وضع بنا کر اُنہون کی بڑی بڑی پرستش گاہون مین پہونچے - اور یہان بہی دریافت

Marfat.com

حقیقت کام مین لائے - اور سفر مین کسی جگہہ توشہ اور زاد راہ کو ہاتھہ نہین لگایا - راستہ مین قدم عاشقانہ رکھکر تمام دریاؤن اور جنگلون کو چھان مارا - اس کے بعد اُجین مالوہ مین آکر چند سال گوشہ مین بیٹھے - بالآخر عزیزون کی عاجزی اور خواہش سارنگ پور مالوہ مین آپ کی اقامت کا سبب ہوئی - آپ کے عم مکرم - سارنگ پور کے قاضی تھے - اُن کی رحلت کے بعد منصب قضا آپ کے نام ہوگیا تھا - لیکن آپ کے دل سے بدستور وارستگی اور آزادی جوش کرتی رہی - اس سبب سے کئی دفعہ مسند قضا چھوڑکر آپ آوارہ ہوگئے تھے - ایک بار ایسا ہوا - کہ دس سال بعد دوست اور احباب بہت کچھہ جست وجو کرکے دور دراز ملک سے گوناگون فریب دیکر پھیر لائے تھے - **القصہ** کسی چیز کے ساتھہ ذرہ برابر بھی نشان دلبستگی پایا نہین جاتا تھا - اللہ تعالیٰ جل شانہ کی ذات کے سوا - کسی شے کی طرف آپ کی ہمت کا رُخ نہین تھا - قدما کے عربی اور فارسی اشعار جو صوفیہ عبارتون کے ساتھہ آراستہ اور آشنا ہوتے تھے - فصیح البیانی کے ساتھہ اُن کی ایسی توجیہ کیا کرتے تھے کہ سننے والے وجد اور سلوک مین گرم ہوجایا کرتے تھے - کہتے ہین - جس طرح آنے کے وقت آپ بہمہ نوع مجرد آئے تھے - اسی طرح بازگشت کے وقت بھی بدن لباس اور احساس سے - اور دل تعلق اور خیال سے سبکدوش کرکے - عالم قدس کو روانہ ہوگئے - **قاضی زندہ دل** آپ کی رحلت کی تاریخ ہے - جس مین ایک ہزار گیارہ عدد نکلتے ہین - شیخ عثمان پسر شاہ منجھن بیان کرتے تھے - کہ تفسیر کا علم حفظ تھا - متشابہات کی تاویلات - ناسخ ومنسوخ کی تقدیم وتاخیر - مشکلات کا حل - مجملات کا بیان اعراب کی تخصیص - تعمیم - اور وجوہ - حقیقت ومجاز کی شانِ نزول - اور قرآن کی عبارات اور استعارات کو خوب جانتے تھے - اور ہر جمعہ کے روز جامع مسجد مین تفسیر قرآن بیان فرمایا کرتے تھے - جس مین مفسرون کے بہت سے قوانین کی رعایت رکھتے تھے - رحلت کے روز بھی حسب عادت مقررہ سورہ مزمل کی تفسیر بیان کی - آپ کے بدن مین لرزہ پیدا ہوا - تھوڑی دیر وصیت فرمائی - بعدہ جس طرح کہ لکھا گیا - اس فانی جہان سے ملک بقا کو کوچ فرمایا - مصرع شکر ایزد کز جہان آزاد رفت

یاد شیخ مبارک صدیقی شطاری

آپ مرید تو شیخ جلال لوہانی کے تھے - مگر خرقہ خلافت شیخ عبدالملک شطاری سارنگپوری مالوی سے حاصل تھا - شیخ عبدالملک خلیفہ وجیہ الملۃ احمد آبادی کے ہین - آپ تصوف مین والی ملک

Marfat.com

اور عرفان مین صاحب حشم تھے - ہجری سنہ نوسو کیا سی تھا - کہ منڈو مین آئے - راقم کے رہنما شیخ محمود جلال شطاری کی خدمت مین جو ہر دعوت سیکھا - اور اجازت لی - چند چلے بھی کئے تھے - دعوت کے جزئیات اور کلیات کو عمل مین لائے - استغنا کی بنیاد بہت استحکام کے ساتھ رکھی تھی - کسی اہل حکومت سے روزمرہ نقد - یا کھیتی کی زمین قبول نہین کی - تیس سال تک منڈو (مانڈو) مین رہ کر توکل کی نوشدارو سے بیماری احتیاج کا معالجہ کیا اور ہجری سنہ ایک ہزار دس مین عنصری گودڑی جسم کے اوپر سے اوتار پھینکی - خوابگاہ منڈو مصرع مبارک بادملکِ جاودانش ؛

یاد شیخ علم الدین مجذوب

آپ رہتک کے باشندہ ہین - آپ کی بات ایزدی تقدیر کا نسخہ تھی - ایک روز مولانا منکن مفتی مہم کے دوراس گھوڑے گم ہو گئے تھے - مہم ایک گانون ہے رہتک سے بارہ کوس دور - چند روز بعد مفتی کے ہم نشینون نے کہا - اِس مجذوب سے گم شدہ مال کی حقیقت پوچھنی چاہیئے - چونکہ گم ہونے کو ایک زمانہ گزر گیا تھا - لہذا مالک مال کی رائے اجازت نہین دیتی تھی - تاہم مفتی مجذوب کی ملازمت مین گئے - مجذوب جلدی سے پکار اُٹھا - فلان دروازہ پر تلاش کرو - چنانچہ تعمیل حکم کی گئی - اور یہان سے گم گشتہ مال مل گیا - خوابگاہ رہتک - رحلت دسوین صدی کے اواخر مین بمصرع

خرد قربان این دیوانگی باد ؛

یاد شیخ علی افغان

آپ اویسیہ مشرب مین چشتیہ سلسلہ کے مرید تھے - آپ کے پیر ارادت معلوم نہین ہین - کم و بیش پچاس برس تک مولانا مغیث اُجینی کے روضہ کی مجاوری رہے - سو برس کی عمر پائی - حسین مظاہر سے تعلق خاطر رکھا کرتے تھے - قلندرون کی طرح تجرد مین زندگی گزاری - کسی مخلوق کی طرف احتیاج لیکر نہین گئے - اپنے گوشہ سے بہت کم کہین جانے کا اتفاق ہوا - ہجری سنہ ایک ہزار بارہ مین راقم اُجین کو گیا تھا - تو آپنے کہلا بھیجا - کہ مجکو پیری جنبش سے باز رکھتی ہے - لیکن شوق اور آرزو دل سے جوش مار رہے ہین - ازراہ ترحم اگر آپ چند قدم چل کر فقیر کے حجرہ مین آوین - اور آرزو کا شعلہ فرو کرین - تو نامناسب نہین ہے - کہین ایسا نہ ہو کہ اُخروی سفر پیش آکر یہ گرانی - آزادی کو اذیت پہونچا دے مین حسب اشارہ ملازمت مین حاضر ہوا - تو بے انتہا شگفتگی اور خوشی دونون طرف پیدا ہوئی - رخصت

Marfat.com

کے وقت فرمایا - یہ درویش کی آخرین ملاقات ہے - چندروز بعد آپ کی رحلت کی خبر سننے مین آگئی -
خوابگاہ روضہ سفیشیہ قدس سرہما مصرع بادجانش روشن از انوارِ عشق ؛

یاد شیخ کمال محمد عباسی

آپ کی ولادت احمد آباد گجرات مین ہوئی - شیخ وجیہ الدین احمد علوی احمد آبادی کے شاگرد - اور نیز خلیفہ ہین - عالم - عارف - عابد - حافظ - اور محدث تھے - حدیث کی سند شیخ عبدالملک بنبان سے حاصل کی تھی - ہجری سنہ نوسو بیاسی مین وطن سے خاندیس کے راستہ اُجین مالوہ مین آئے تھے - بہین گھر تجویز کرلیا - اور شیخ اولیا کالپوی کی لڑکی سے کدخدا ہوئے - فتویٰ نویسی کا منصب ملا - کامل تیس سال اس مقام پر شرعی اور حکمی علوم کا درس دیا - اور مفتی بہ روایات پر فتوے لکھے - بیکاری کبھی آپ کے گرد پھٹک ہی نہین سکتی تھی - کیونکہ رات اور دن کی تقسیم آپنے اس طرح پر کر رکھی تھی - رات کا ایک ثلث حصہ باقی رہتا تھا - کہ اُٹھکر غسل کرتے تھے اور نماز تہجد کے اندر کبھی چھہ اور کبھی سات پارہ قرآن پڑھتے تھے - یہان تک کہ صبح کی سفیدی نمودار ہوجاتی تھی - پھر دعاؤن اور ذکر جہر سے فارغ ہوکر نماز صبح ادا کرتے تھے - پھر وقت اشراق تک تلاوت کرتے رہتے تھے - نفل اشراق پڑھنے کے بعد زوال تک برابر درس دیتے رہتے تھے - پھر اہل سبق کے ساتھہ کھانا کھاتے تھے - پھر ایک گھڑی کے اندازسے قیلولہ کرکے نماز ظہر کے واسطے اُٹھہ بیٹھتے تھے - نماز ظہر کے بعد نماز عصر تک لوگون کی مشکلات - فتویٰ نویسی سے حل کیا کرتے تھے - پھر شام کے بعد درویش دوستون کے ساتھہ راز تصوف اور تحقیق کی باتین کرتے رہتے تھے - نماز عشا پڑھکر اندر گھر مین چلے جاتے تھے - شب کے اولین ثلث تک آیندہ روز کے سبقون کے مطالعہ مین مشغول اور منہمک رہتے تھے - اور شب کے درمیانی ثلث مین سے کچھہ حصہ تو خانہ نشینون کے ساتھہ - اور کچھہ حصہ سونے مین صرف کرتے تھے - گیارہ سال کے آغاز سے چون سال تک اسی طریقہ پر زمانہ گذرا - ہجری سنہ ایک ہزار تیرہ مین ایک خط فقیر غوثی حسن کے نام اس مضمون کا بھیجا تھا - کہ بنیاد عمر نہایت ناپائدار ہے - اعتماد کے لائق نہین ہے - شوق اس بات کو چاہتا تھا - کہ دوستان منڈو کے دیدار کے واسطے مین وہان آؤن - لیکن موانع لاحق ہوئے - اگر منڈو والون کو کوئی عذر مانع نہ ہو - تو سیر اُجین کرنی چاہیئے - تاکہ باہم ایک دوسرے کا دیدار غنیمت سمجھکر تھوڑی دیر مل بیٹھین - مین حسب التحریر آپ کی ملازمت مین گیا - چندروز حقائق کی عید - اور معارف کا نوروز

Marfat.com

رہا۔ بالآخر اسی سال کی دسوین شعبان کو دوشنبہ کی شب مین ہر شب کے معمول کے موافق جس قدر طاقت مین گنجایش ملی۔ معینہ معتاد مین مشغول رہے۔ راقم بھی اُس وقت حاضر تہا۔ دو کلمون پر وصیت تمام کی اور شب کے اخیر حصہ مین ناسوتی مجلس سے مُنہ پھیر کر ملاء اعلیٰ کی طرف روانہ ہوئے۔ خوابگاہ اُسی دالان مین اختیار کی جس مین درس دیا کرتے تہے۔ مصرع یقین میدان کمال از ملک مارفت۔

یاد شیخ تاج العاشقین پور عبداللہ سندہی

آپ کا نام محمد ہے۔ زادبوم برہانپور۔ اور شیخ لشکر محمد عارف کے خلیفہ ہین قدس سرہم حُسن آواز پر۔ اور حُسن سیرت پر شیدا رہتے تہے۔ ہجری سنہ ایک ہزار ایک کے آغاز سے چار سال تک راقم گلزار آپ کی۔ اور مسیح زمان کی ہمسائگی سے سعادت حاصل کرتا رہا۔ اس درمیان مین بارہا فرمایا کرتے تہے مین ایام طفلی مین مسیح زمان کا ہم مکتب۔ اور آغاز ہوش مین علوم عربی زبان کی تحصیل کے اندر اُن کا شریک تہا چلن شباب مین ایک آنکہہ کی مردم فریب نگاہ نے میرا قدم راستہ سے ڈگا دیا۔ اور مسیح زمان کی ثابت قدمی گوناگون علوم کے دروازون کی کنجی ہوئی۔ بالآخر عقلی علوم مین حکیم عثمان بوبکانی کی شاگردی۔ اور نقلی اصطلاحات مین شیخ طاہر یوسف سندہی کی شاگردی کی۔ اور شرح منازل السائرین۔ نقد نصوص۔ شرح گلشن راز۔ اور کسی قدر شرح مواقف مسیح زمان کے درس مین بہی نکالین۔ ایک حسین مظہر کے حُسن پر عاشق تہا۔ کہ اس درمیان مین چلہ نشین ہو گیا۔ اور نفس نافرجام کی لڑائی کے واسطے کوشش کے لئے کمر باندہی۔ ایک رات خواب کے اندر حقیقی معشوق کو مجازی محبوب کی صورت مین دیکھا۔

جس سال مین عرش آستانی اکبر شاہ نے اپنے خاص نزول سے صوبہ خاندیس کو مزین فرمایا تھا۔ اُس وقت مین دیرینہ حاکم خاندیس کی دوستی کی تہمت لگا کر آپ قید مین بہیج دئے گئے تہے۔ پہر چند روز بعد دوستون کی صائب تدبیر کی بدولت اِس تیرگی سے نجات ملی۔ اِس کے بعد دارالخلافہ آگرہ کو روانہ ہوئے۔ قلیچ خان نامی سردار۔ شاہنشاہ کے امرائے اعظم مین سے تہا۔ اور عقلی و نقلی علوم سے آراستہ تھا۔ یہ سردار تعظیم و توقیر کے ساتھہ پیش آیا۔ اور آپ کی خدمت کا بار ازراہ ہمت اپنے ذمہ لیا۔ ہجری سنہ ایک ہزار گیارہ مین خان کا کوچ لاہور کو ہوا۔ اور ہجری سنہ ایک ہزار تیرہ مین غرہ جمادی الاول کو آپ پنجاب مین پیکر پرست راجپوتون کی لڑائی کے اندر شہید ہو گئے۔

مصرع شہید دعاشق نمیرد و انا رفت از دنیا۔

Marfat.com

یاد شیخ ابوسعید پور شیخ جگن کھندوتی

آپ کی رسمی علوم کی تحصیل کمال کو پہونچی ہوئی تھی - ہجری سنہ ایک ہزار چودہ مین عالم ناسوت کو رحلت کیا - ملا کلامی کالپی کے فصیح شاعرون مین سے ہین انہون نے آپ کے واپسین سفر کا سال مصرع - فریاد ز بوسعید ثانی سے نکالا - اور کہا - ابوسعید جو صحابہ کبار مین سے ہین رضی اللہ عنہ ان کی نسل سے آپ کے ہونے نے لفظ ثانی کو معنیً بھی برابر کر دیا ہے - خوانگاہ کالپی اپنے پدر بزرگوار کے مرقد کے پائین مین اختیار کی رحمہما اللہ تعالیٰ -

یاد شیخ کبیر برھنہ مالوی دیپالپوری

آپ کے باپ درزی - اور پیکر پرست تھے - آپ ماں کے پیٹ سے ہی مجذوب پیدا ہوئے تھے خرد سالی مین یتیم ہو گئے ماں پرورش کے زمانہ مین تنگ رکھتی تھی - اسواسطے قصبہ دیپالپور کے قاضی شیخ عبدالقادر نے آپ کی کفالت اپنے ذمہ لے کر کبیر نام رکھا - کم و بیش پچیس سال اپنی زادبوم مین رہے - پھر ہجری سنہ ایک ہزار بارہ مین یہان سے چل کر دولت آباد مین جا رہے - جو دیپال پور سے چار کوس دور ہے - لوگ آپ کی خرق عادات بہت کچھ بیان کرتے ہین - راقم نے بھی بارہا آپ کا دیدار دیکھا ہے - اس مین شک نہین - آپ کی بیخودی مین آثار انبساط پاکر بہرہ یاب ہوا ہے - لیکن کوئی حرف یا کوئی حرکت ایسی ظاہر نہین ہوئی - جو آپ کی خرق عادت پر محمول کیجا سکتی - یا راقم کے ہی علم مین نہ آئی ہو - ہجری سنہ ایک ہزار سول مین دنیا سے گزر گئے - مصرع دے پوشیدہ در تحت قبا بست -

یاد شیخ مرتضیٰ

آپ سید محی الدین ابن سید یحییٰ گجراتی کے فرزند ہین - زادبوم برودرہ (بڑودہ) جو ایک بڑا شہر ہے احمد آباد اور بہروچ کے درمیان مین - آپ والا ہمت - نیک نیت - درست عقیدہ - شیفتہ دل تجرید دوست اور پیر پرست تھے - آپ کے پیر بیعت سید کالے شطاری برودرہ والے تھے - جو غوث الاولیاء کے خلفاے کرام مین سے ہین -

القصہ آپ نے حقیقی رہنما کی جست و جو مین وطن سے سفر اختیار کیا - اور دوران سفر مین گزر برہان پور پر بھی ہوا - تقدیر مین لکھا تھا - جس کے بموجب شیخ شکر محمد عارف کی ملازمت سے فیض

Marfat.com

حاصل کیا۔ شیخ لشکر محمد عارف کی رحلت کے بعد سادات کی تلقین مسیح القلوب کے ہاتھ مین آئی۔ مولیٰ کے عشق مین بے انتہا آرام پاتے تھے۔ اور نیز حقیقۃً فریفتگی تھی۔ چند چلے کئے۔ اور خلوت مین بھی بیٹھے اِس آرزو مین کہ کیا چھوٹے اور کیا بڑے جملہ سادات کو ایزدی محبت نصیب ہو۔ چونکہ فنا فی الشیخ کے مقام مین کمال استغراق تھا۔ اسواسطے آپنے پیغمبر آخرالزمان علیہ السلام کو اپنے مرشد کے حلیہ مین عالم خواب کے اندر مشاہدہ کیا۔ ہجری سنہ ایک ہزار دو مین عنصری عالم سے ملکوت آباد کو کوچ فرما گئے۔ خوابگاہ برہان پور مین شیخ بہکاری قدس سرہ کے حظیرہ کے روبرو اختیار کی۔ ملا یونس سندھی کہتے ہین پچھلے لوگون مین تو سلطان ابراہیم ادہم نے دائرہ ترک مین قدم رکھا تھا۔ اور اس زمانہ مین سید یحییٰ بردورہ دالہ بنجودی کا راستہ چلے ہین۔ مصرع خسرو ملک بے نیازی بود۔

یاد شیخ نصیر خان

آپ قریش خان کے بیٹے۔ اور میان جمو جی کے داماد ہین۔ آپ کے آباد اجداد سپہداری وضع کے اندر پرگنہ گجرات مین رہتے تھے۔ جس سال مین فرمان روائے اقلیم اکبر شاہ۔ گجرات فتح کرنے مین کامیاب ہوا۔ اُسی سال آپ خاندیس کی طرف چلے گئے۔ اور آہستگی کے ساتھ ترک اور تجرید مین کمال پیدا کرکے توکل اختیار کیا۔ یہان تک ہوا۔ کہ کسی کام کو ہاتھ نہین لگاتے تھے۔ اور کسی سبب پر دل نہاد نہین ہوتے تھے۔ نیستی اور گرسنگی کے ذریعہ سے دل کے اندر فروغ بڑہاتے تھے۔ آرزو اور حرص کا دروازہ آشنا اور بیگانہ دونون کے لئے مقفل رکھتے تھے۔ بہت کچھ بھاگ دوڑ کے بعد خوش قسمتی نے میان جمو جی کی ملازمت کی طرف آپ کی رہنمائی کی تھی۔ احیاء العلوم کے مطالعہ پر عاشق تھے۔ اور اسی پیمانہ پر اپنے اندرونی اعتقاد اور بیرونی اعمال کو جانچ لیا کرتے تھے ایک روز آپنے مسیح زمان کی خدمت مین عرض کیا دنیا کا ترک کرنا۔ حقیقت فہمی کی رو سے نہین ہے۔ بلکہ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ مین گجرات مقام پر مغلون مین پھنس گیا تھا۔ تو سپاہیانہ وضع ترک کرکے رہائی پائی تھی۔ اب درویشی کا سبب اُس نذر کا ایفا ہے۔ جس روز آپ نے اُخروی سفر اختیار کیا ہے اُس روز خداوندہر دو عالم شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی کے بھائی کے بیٹے شیخ محمد بہاء الدین فرماتے تھے۔ آج کے روز شیخ علی متقی دنیا سے جمال تقوی گور مین اپنے ساتھ لے گئے۔

مصرع گورِ او پر نور تقویٰ باد تا روزِ جزا

Marfat.com

یادِ شیخ عبداللطیف پور ملک شاہ گوری

معرفت ۔حقیقت ۔صفا ۔ اور سلاح ان جملہ صفات کے آپ مالک تھے ۔ آپ کے حالات اصلح الناس حافظ صالح محمد نے بہت کچھہ بیان فرمائے تھے ۔ اُن مین سے کسی قدر حالات جو یاد ہین وہ یہ ہین ۔ آپ کی زاد بوم نہروالہ ہے ۔ ہنوز آپ کا زمانہ ہوش نہین آیا تھا ۔ کہ پدر بزرگوار کوچ فرما گئے ۔ چند روز بعد خدا طلبی کی شورش آپ کے سر مین پیدا ہوئی ۔ اور اسی اثنا مین شیخ صدر الدین محمد شمس ذاکر جانپانیری کی ہدایت کا شہرہ سننے مین آیا ۔ لہذا قلعہ جانپانیر مین آکر خواہان ہدایت ہوئے ۔ شیخ صدر الدین کی ملازمت سے درویشی اور صفا کا طریقہ حاصل کیا ۔ اور ریاضت کے ذریعہ سے نفس کی گوشمالی کر کے ۔ مرتبہ کمال کو پہونچے ۔ ہجری سنہ نوسو ستر مین اجازت ملی ۔ کہ حضرت غوث الرحمن کے مقدس روضہ کی آستانہ بوسی کے واسطے آپ گوالیار کو جاوین ۔ اثنائے راہ مین جب نارنول پہونچے ۔ تو شیخ نظام ابن شیخ عبدالکریم نارنولی کی خدمت مین بھی حاضر ہوئے ۔ جب بیان ماجرا ہوا ۔ تو سفر کا مقصد بھی دریافت کیا گیا ۔ جواب دیا ۔ حضرت غوث الرحمن کے مرقد مبارک کی زیارت کا شوق سر مین بھرا ہوا ہے ۔ یہ تقریب پاکر صاحب مکان نے کسی قدر اپنی کیفیت بیان کی جو آغاز سیر و سلوک مین پیش آئی تھی ۔ اس ضمن مین تقریر شروع کی کہ "فقیر نظام چند مدت تک غوثیہ خانقاہ مین کلبہ نشین رہا تھا ۔ حضرت غوث الرحمن کی عنایت سے بسبب ظاہر و باطن بہت کچھہ فیض پایا ۔ اور آپ کے بار احسان کے نیچے میری گردن ہمیشہ دبی رہے گی"

القصہ شیخ نظام سے رخصت ہوکر دہلی مین پہونچے ۔ اس شہر ولایت کے مشائخ کی ملاقات اور مقابر کی زیارات کو قدس اللہ اسرارہم اپنے حسن نیت کی علامت سمجھکر غنیمت جانا ۔ پھر دہلی سے دار الخلافۃ آگرہ مین آئے ۔ یہان پر حضرت غوث الرحمن کے صاحبزادہ شیخ ضیاء اللہ تشریف رکھتے تھے ۔ ان کی مشکل کشا خدمت کے فیض سے بہت کچھہ شرف اور سعادت کا حصہ لیا ۔ جب مخدوم زادہ کی اجازت لیکر گوالیار مین پہونچے ۔ تو اپنے گرد آلودہ رخسارہ کو روضۂ پاک کے آستانہ کی خاک پر رگڑ کر اس مین آفتاب کی سی روشنی پیدا کی ۔ اور حظیرہ کے گرد و گرد رہنے والون کی مصاحبت سے کامیاب ہوکر مقام سنیچرا مین ذکر اور فکر کے ساتھہ متواتر دو چلے کھینچے ۔ سنیچرا پہاڑ کے دامن مین ایک

Marfat.com

غار ہے - گوالیار کی عمارتون سے سات کوس دور - اور حضرت غوث الرحمن بھی ابتداے سلوک مین اُسی جگہ چلہ نشین ہوئے تھے - اُس مقام پر چند حجرہ - چبچہ - نہر - حوض - اور سایہ دار درخت ہین - جب چلہ سے فراغت ہوئی تو باحقیقت سجادہ نشین شیخ عبداللہ پسر غوث الاولیا کی ملازمت سے اور نیز دیگر باعظمت مخدوم زادون اور خلفا کی خدمت سے واپسی کی اجازت لی - آپ کی ہمت کا منتہی یہ تھا - کہ مرشد کی قدم بوسی حاصل کی جاوے - چنانچہ جانپانیر مین پہونچکر کامیاب ہوئے - جب شہر جانپانیر ویران ہونا شروع ہوا - تو آپ شہر برودرہ (بڑودہ) مین چلے گئے - یہان پر صاحب مکان اور کدخدا ہوئے - ایک دفعہ اور ہجری سنہ نوسو چوراسی مین مالوہ کے راستہ سے گوالیار کی طرف کا احرام باندہا تھا - جب منڈو (مانڈو) مین پہونچے - تو آپ کے قدمون سے راقم کے مہمانخانہ کو بھی شرف صفا حاصل ہوا تھا - اِس کے بعد بقیۃ العمر اپنے حجرہ سے سیر و سفر کا عزم آپ کی خاطر مین کبھی آیا ہی نہین - اور توکل و تسلیم مین خوش رہکر کشادہ پیشانی کے ساتھہ اوقات گزاری کی - مگر مسیح الاولیا کے دیدار کا شوق آپ کو ایک دفعہ برہان پور کی طرف دامن کشان لے گیا تھا - اور یہ حُسن اتفاق تھا - کہ اُن ایام مین فقیر بھی اُسی جگہ موجود تھا - چند روز دوستانہ گفت و شنید کرکے - اپنے وطن کو لوٹ آئے - یہ آپ کا محققانہ کلام ہے - فرماتے تھے - سلوک کے جنگل مین نئے سفر کرنے والون کو مرشد کی جستجو مین بھاگ دوڑ کرنا سیر الی اللہ کی منزلین طے کرنے مین داخل ہے - اور مرشد کامل کا مل جانا سیر مذکور کا واسطہ ہے - ہجری سنہ ایک ہزار سات مین جسمانی تنگ کوچہ سے روحانی وسعت آباد کو روانہ ہوئے خوابگاہ برودرہ (بڑودہ) صحیح

سالکِ مالکِ طریقت بود

یا شیخ پیر محمد

آپ عبدالحکیم ابن شیخ جلال محمد قادری برہانپوری کے بیٹے ہین - فضیلت و دانش مندی اور صلاح و پرہیزگاری کے چشمہ تھے - شیخ یوسف مفتی بنگالی + استادی شیخ وجیہ الدین احمد علوی احمد آبادی کے تمام شاگردون مین مقدم اور پیش رو تھے - اِن کے درس مین آپ نے التزام کرکے رسمی علوم تحصیل کئے تھے - جب تحصیل تمام ہوگئی - تب سے لیکر واپسین نفس تک سلسلہ درس کا - اس روش کے ساتھہ جاری رکھا - کہ نماز صبح سے فارغ ہونے کے بعد شام تک طلباء

Marfat.com

کے درس دینے مین مشغول رہتے تھے - آپ کے مدرسہ مین کبھی تعطیل نہین ہوتی تھی - بہت سے لوگ آپ کی خدمت سے عالم ہوئے - ایک روز والی ملک خاندیس نے آپ کو بے انتہا تعظیم کے ساتھہ اپنی مجلس مین تشریف آوری کی تکلیف دیکر - یہ بات درمیان مین لایا - کہ بادشاہی خواہش یہ ہے آپ جیسے لوگ ملازم حضور ہون - آپنے جواب دیا - مین ایسے گروہ کی خدمت سے جو علم کا حاجت مند ہے - اپنی اوقات مین فرصت نہین پاتا ہون - جس سے فرصت کے وقت پیشگاہ خداوندی مین اپنے تئین پہونچا سکون - لہذا جس طریق سے تمام عمر گزری ہے - اسی طریق سے اگر مجکو حکم آزادی رہے - تو مراحم خسروی سے بعید نہین ہے - پھر فرمایا - ہم ہر روز آپ کو بلانا نہین چاہتے ہین - نہ فقرا کے افادہ سے باز رکھتے ہین - لیکن یہ ضرور ہے - کہ جب کبھی موقع سے طلب کی نوبت پہونچے - تو حاضر ہونا چاہیے آپ نے اس فرمانے کا جواب خاموشی مین دیکر گفت وگو کا سلسلہ ختم کیا - مسیح القلوب کہتے ہین - کہ آپ دوسری بار - والی ملک کے دولت خانہ پر نہین گئے - اور میرے پاس آکر ظاہر کیا - اس شرم سے کہ مین بادشاہون کے دربار مین ہو آیا ہون - دینی دوستون کے روبرو نہین ہو سکتا ہون - کہتے ہین - بہت مدت نہین گزری تھی - کہ والی ملک اور نیز آپ دونون فانی جہان سے - جاودانی سرائے کو چلے گئے

ارباب عبرت و قیاس کو اچھی طرح سمجھہ لینا چاہیئے - کہ سعید دولت مندون کو - اگر خلوت آشنا درویشون کی صحبت کی آرزو پیدا ہو - تو اجازت مانگکر خود اُن کے گھر جانا چاہیئے - اپنے گھر قدم رنجہ فرمانے کی اُن کو تکلیف نہین دینا چاہیئے - نعم الامیر علی باب الفقیر ہجری سنہ ایک ہزار تیرہ مین دنیا سے چلے گئے - خوابگاہ برہان پور -

یاد شیخ عبداللہ ابن شیخ وجیہ الدین احمد آبادی

آپ کی ذات مین تمام عقلی و نقلی علوم جمع تھے - کسبی اور کشفی دقیقے آپ سے حل ہو جایا کرتے تھے - ملک و ملکوت (عالم شہادت اور عالم غیب) کے حقائق کا جلوہ آپ کے اوپر ہوتا تھا - عالم صوری اور عالم معنوی کی معرفت حاصل تھی - اور نیز اپنے پدر بزرگوار کے ظاہری کمالات اور باطنی خزانون کے وارث تھے - کم و بیش دو قرن آپ کے والد ماجد کی درس کا زمانہ ہے - اس مدت مین ایک گھڑی بھی خدمت اور حضور سے جدا نہین ہوئے - ہمیشہ باپ کی کام بخش دانش و بینش سے فائدہ اُٹھایا

Marfat.com

اور ہر دو جہان کی فلاح اور معرفت حاصل کی - کہتے ہین - جب اسکان کی عاریتی چادر اوتار پہینکنے کا وقت وجیہ الملۃ کا نزدیک آپہونچا - تو اُنہون نے خرقہ خلافت اور فرمان اجازت آپ کو عنایت فرماکر ظاہراً اور معنیً اپنا جانشین کیا - جب آپ مسند پر جلوس فرما ہوئے - تو عنصری پیکر کو یہان تک کہلایا - اور روحانی لطیفہ کی پرورش اس حد تک پہونچائی - کہ آپ کے قوت یومیہ کے واسطے صرف شربت کا ایک پیالہ - اور مصری کی ایک ڈلی کفایت کرتی تھی - سبحان اللہ ان دونون بزرگون مین عجب یکتائی اور یگانگی تھی - کہ کوئی مقیم یا کوئی مسافر یہ معلوم نہین کرسکا کہ مقام دوسرے جانشین کے سپرد ہوگیا ہے - وہی سابقہ روش جاری تھی - ایک شخص تاش بیگ نام - سعادت مند و جہان نواب کا سیاب اعظم خان کے پرانے ملازمون مین سے ہے - اور وہ آج کل آپ کی خدمت کی برکت سے سرداری کے درجہ کو پہونچ کر شہنشاہی منصب داروں مین داخل ہوگیا ہے - اُس کا بیان ہے - جس سال نواب نے اطراف سورت کی فتح کے واسطے لشکرکشی فرمائی تھی - تو وہان پر ایک عظیم جنگ ہوئی - لشکرون کے مقابلہ مین مجھپر وقت تنگ ہوا - تو مینے درست اعتقاد اور صادق نیت سے شیخ عبداللہ کی یاد اپنے دل مین کی - اس کا نتیجہ یہ ہوا - کہ ہنگامہ فرو ہونے کے وقت تک آپ کی صورت شریف کو مین اپنے گرداگرد ہر وقت دیکھتا رہا - خلاصہ کلام یہ - کہ آپ کی نگہبانی کی برکت سے مین میدان جنگ سے جہان سو جانین ایک جو کی برابر بھی حیثیت نہین رکھتی تھین - سالم اور غانم نکل آیا - اور مقابل لڑنے والہ پر فتح پائی - روایت ہے - کہ صادق محمد خان کا ایک عمل دار تھا وہ خیانت کی تہمت مین ماخوذ ہوا - اور قید خانہ مین بھیج دیا گیا - اُس کا ایک بھائی تھا - جو ہمیشہ شیخ کی خدمت مین آتا جاتا تھا - وہ اپنے بھائی کی رہائی کے واسطے فاتحہ کی التماس کیا کرتا تھا - چونکہ تمام کاموں کا ہونا اپنی اوقات پر منحصر ہے - اسواسطے آپنے کوئی دعا نہین کی - اسی طرح ایک مدت گزر گئی - ایک روز بے موسم کا ایک سیب شیخ کے ہاتھ مین تھا - وہ سیب شیخ نے قیدی کے بھائیون کو دیا - اور فرمایا - مایوس قید ہی کے پاس پہونچادو - ہنوز اُس نجات بخش میوہ کی خوشبو قیدی کے دماغ مین نہین پہونچی تھی - کہ صادق محمد خان نے کمال نرمی اور مہربانی سے اُس کو یاد فرمایا - اور کہا یہ بیچارہ یون ہی ناحق قید خانہ مین پڑا ہوا ہے - چنانچہ اُسی وقت بیڑیان پاؤن سے کاٹ کر حاضر کیا گیا - اور ایک عمدہ خدمت اُس کو دی گئی - مصرع آفتاب معرفت یک لمعۂ رخسار اوست ؎

Marfat.com

یادِ شیخ منور

آپ عبدالمجید ابن عبدالشکور ابن حاجی سلیمان - ابن اسرائیل کے بیٹے ہین - اپنے جد بزرگوار کے مرید تھے - صورت اور سیرت مین دل فریبی - اور بیان مین اور نظر مین دلربائی بہت کچھ تھی - اکثر علمائے زمانہ کے جلسہ مین اپنی حسن تقریر سے امر مناظرہ کو تردد کے الجھاؤ سے نکال کر تحقیق کے درجہ کو پہونچا دیتے تھے - جب میر فتح اللہ شیرازی بیجاپور دکن سے عرش آستانی اکبر شاہ کے فرمان کے بموجب دارالسلطنت آگرہ مین آئے - تو ایک روز شیخ منور سے بھی عقل و دانش کی باتین ہوئین - بہت سی پرانی لاینحل باتین آپ کی موشگافی سے راہ راست پر آگئین - شیرازی عالم نے آپ کی تعریف مین فرمایا - سیر ہند کرتے ہوئے ایک مدت گزر گئی - اس مدت مین آخ شیراز کی مہک آرزومند دماغ مین پہونچی ہے - کہتے ہین - قبل اس کے - کہ فرمان روائے اقلیم کی ملازمت مین آپ داخل ہون - چوالیس سال برابر تمام کتب متداولہ کے درس کو اپنے جوہر بیان سے - آرایش بخشتے رہے - باوجودیکہ فتوی نگاری کا بڑا بھاری وزن آپ کی گردن پر تھا - لیکن درس کے واسطے جمعہ کے روز بھی تعطیل نہین کرتے تھے -

کہتے ہین - عزیز الحق شیخ عبدالعزیز دہلوی کے بڑے بیٹے شیخ قطب عالم کو سیاحی کا بڑا شوق تھا - اور اس شوق نے ان کو قلندرانہ لباس پہنا کر سفر کے سلسلہ مین ڈال دیا تھا - جب شیخ قطب عالم لاہور مین آئے - تو ایک روز تماشائیون کے طور پر منوری درس گاہ مین بھی گزر ہوا - چونکہ علم کا مزہ چکھا ہوا تھا - آپ کی شیرین بیانی پر فریفتہ ہو گئے - قصہ کوتاہ - وہ ایک لحظہ کا عبور - دل دادگی کا سبب ہوا - اور تلویح اصول فقہ کا سبق شروع کر دیا - چند سال کے اندر ظاہری فیض و فضل کا سرمایہ بہت سا جمع کر لیا - اور کمال کے معیت مین اپنے وطن کو معاودت فرما کر آباے کرام کے طریقہ کو رونق بخشی - اور سجادگی کا چراغ روشن کر کے روز افزون اس کی روشنی بڑھائی -

شیخ منور کے بیٹے شیخ کبیر کہتے ہین - شمس الدین علی گیلانی کو اکبر شاہی عنایات سے حکیم الملکی کا خطاب تھا - مولانا شاہ محمد شاہ آبادی کی طرف اپنی شاگردی کی نسبت کرتے تھے - ایک روز موقع آگیا - تو حضور شاہنشاہی مین عرض کیا کہ تفسیر بیضاوی پر - اور نیز دیگر فقہیانہ کتب پر - شاہ آبادی کے اجتہاد کے لایدفع اعتراضات ہین - اکثر علمائے زمانہ نے حل اعتراضات کے میدان مین جواب کی

Marfat.com

ڈہال اور تلوار - کمر سے کھول کر رکھ دی ہے - اس طرح سے شاہ آبادی اُستاد سب پر غالب آئے ہین - خلاصہ کلام یہ ہے - کہ شاہنشاہ کو اس بات پر آمادہ کیا - کہ علما کا جلسہ فراہم کر کے اس تقریر کو درست اور صاف کرنا چاہیے چنانچہ عقلون کے امتحان کا جلسہ قایم کیا گیا - گیلانی نے کہا - اِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ اس آیۃ کی تفسیر پر اعتراض ہے - شیخ منور نے معترض سے اعتراض کی صورت دریافت کی - اور اثناے بیان مین جواب دیا - کہ ضمیر کے راجع اور مرجع کے متعین کرنے مین تساہل ہوا ہے - اگر ایسا کہا جاوے گا - تو اعتراض پیدا نہین ہوگا - اور مراد مین بھی خلل واقع نہ ہوگا - حکیم الملک نے نامنصفانہ جانب داری کی - اور تقریب پر نظر کر کے ایسی گفت وگو کی جو حد ادب سے متجاوز تھی - شیخ منور نے شہنشاہ سے بذریعہ قرعہ حکم کے واسطے التماس کیا - قرعہ قاضی صدرالدین لاہوری کے نام سے نکلا - قاضی نے بیضاوی کی عبارت - اعتراض - اور جواب - اِن تمام باتون کو منصفانہ نظر سے دیکھکر فرمایا - آج کے روز اگر قاضی ناصرالدین بیضاوی موجود ہوتے - تو شیخ منور کی دوربین طبیعت کی داد دیتے - یہ معما کی مثل نمائش کی بات بارون تعین اسم کے اس واسطے لکھی گئی ہے - تاکہ فنون اور علوم کے اندر شیخ منور کی دقیقہ شناسی اور سخن آفرینی ظاہر ہو جاوے - کہ مجلس علم کی ہم نشینون کے مقابلہ مین کس درجہ پر تھی -

ہجری سنہ نوسو پچاسی مین آپ کو صدارت صوبہ مالوہ کا عالی قدر منصب عطا ہوا - علما ارباب ریاضت - اور عاشق مزاجون کے ساتھ اس عمدگی سے پیش آئے - کہ تمام لوگ اوقات اجابت مین - آپ کے لئے دعاے خیر کے واسطے آسمان کے سامنے ہاتھ پھیلاتے تھے - اور چند سال تک سارنگ پور مالوہ مین قیام فرما کر اس صوبہ کے طالبان علم کو فیض پہونچایا - ہجری سنہ نوسو پچانوین مین عضدالدولہ علامہ عصر میر فتح اللہ شیرازی کو جو صاحب دانش ملا میرزا جان کے ہمدرس - اور میر غیاث الدین منصور کے بالواسطہ شاگرد مشہور تھے - صوبہ مالوہ کا منصب صدارت ملا - جب میر فتح اللہ سارنگ پور مین پہونچے - تو شیخ منور نے مقدمہ طوالع کی شرح علامہ کے سامنے پیش کی جس کو خود عقیم اور منتج اشکال کے مطالب مین لکھا ہے - اور جس کو وہ اپنی سخن آفرین طبیعت کا نتیجہ فکر سمجھتے ہین - دوسرے روز علامہ نے فرمایا - مینے اس باب مین چند باتون کا مسودہ کیا ہے جن سے جواب پر اعتراضات واقع ہوتے ہین - کسی شخص کو میرے ہمراہ کر دیجئے - مین اُن کو

Marfat.com

صاف کرکے - اُس شخص کے ہاتھ خدمت مین تین دن کا شیخ کا بھیجا ہوا شخص - دو تین منزل گیا - اور بے جواب واپس آیا -

تحصیل علوم مین آپ کے پاس سند عالی تھی - آپ کے خالو شیخ سعداللہ - اپنے وقت کے عالم اور خداشناس تھے - آپ اُنھین کے شاگرد ہین - شیخ سعداللہ کے حالات کسی قدر اس گلزار مین تحریر ہو چکے ہین - دیگر یہ ہین کہ شیخ سعداللہ نے تحصیل علم کا آغاز ہی کیا تھا - کہ اپنے پدر بزرگوار شیخ ابراہیم جامع کی شاگردی مین داخل ہوئے - پھر جب پدر بزرگوار کو آخری سفر پیش آیا - تو بقیہ تحصیل دارالسلطنت لاہور مین آکر مولانا عبدالرحمن ملتانی کے درس مین تمام کی جن کو ثانی امام اعظم کہتے ہین مولانا عبدالرحمن - اپنے والد ماجد شیخ عزیزاللہ کے شاگرد ہین - اور شیخ عزیزاللہ نے باتفاق شیخ ابراہیم جامع - جامع کے پدر بزرگوار مولانا فتح اللہ کی خدمت سے تحصیل علوم کی تھی -

شیخ جمال کنبو نے سیر العارفین مین مولانا فتح اللہ کی بہت کچھ تعریف لکھکر تحریر کیا ہے - کہ مینے مولانا کو - اور مولانا کے بیٹے جامع کو دیکھا ہے - اور اُن کے درس کے جلسہ مین آمد و رفت رکھی ہے - اُس زمانہ کے تمام فضلا مولانا کے ساتھ مستفیدانہ تحصیل علم کا سلسلہ جاری رکھتے تھے اور مولانا فتح اللہ - مولانا سناءالدین شیرازی کے شاگردون مین سرگروہ تھے - مولانا سناءالدین - میر سید شریف جرجانی کے شاگرد ہین شیخ سعداللہ کی تحقیقات یہ ہے - کہ مولانا فتح اللہ نے دہلی مین ہی مولانا موسی جبری سے بہت سے علوم اور فنون حاصل کیے - اور اُنھین کی اجازت سے درس کی مسند کو اپنے جلوس سے آرائش بخشی تھی - مولانا موسی جبری - علامہ تفتازانی کے بزرگ شاگردون مین سے ہین -

مصنفات منوری کی تفصیل یہ ہے - (۱) شرح طوالع (۲) شرح بدیع البیان مسمی بہ حدائق البیان (۳) رسالہ موسوم بہ حق صریح یہ رسالہ سب کنندگان رسول علیہ السلام کی توبہ قبول نہ ہونے کے بارہ مین ہے - العیاذ باللہ اور رسالہ مذکور - رسالہ مخدوم الملک مولانا عبداللہ لاہوری کی رد مین لکھا گیا ہے - جس مین مذکورہ بالا سیاہ باطن جماعت کی توبہ کا قبول ہونا ثابت کیا گیا ہے (۴) شرح قصیدہ بردہ - (۵) تفسیر درر النظیم فی ترتیب آلاے والسور الکریم (۶) تعریب بحر المواج تفسیر قاضی شہاب الدین - پانچ برس گوالیار کے قلعہ مین آپ قید رہے تھے - اس مدت مین ان دونون

Marfat.com

تفسیرون کا مسودہ کرلیا تھا - چاہتے تھے کہ نظر ثانی سے تصحیح کرکے صاف کرلیا جاوے - مگر اس درمیان مین فرمان روائے زمانہ کا دل آپ پر سخت نامہربان ہوا - اور آپ کی تمام کتابین جو کم و بیش ڈیڑھ ہزار جلدین تھین - ورق ورق کرکے - بادشاہی کتب خانہ مین لے لی گئین - آپ کی تمام تصنیفات اِس اس درمیان مین دریاے نیستی کا لقمہ بن گئین - مگر ایک کتاب درر النظیم بچ گئی - جو قید خانہ مین مصنف کے پاس رہ گئی تھی -

القصہ - اُسی سلطانی قہر کے جوش مین حکم صادر ہوا - چنانچہ آپ کو قلعہ گوالیار سے دار الخلافہ آگرہ مین لے گئے - جو چند روز زندگی کے باقی رہے تھے - نہایت تنگی اور تاریکی مین آپنے بسر کرکے تاریخ بارہوین ذی قعدہ ہجری سنہ ایکہزار گیارہ مین کون و فساد کے جہان کو رخصت کیا - غربا اور فقرا کے مزرعون مین خاک کے اندر سپرد کردئے گئے - مگر آخر کار ماہ محرم ہجری سنہ ایک ہزار پندرہ مین آپکے فرزندان کرام ایک مناسب تدبیر سے آپ کی نعش خاک آگرہ سے نکال کر دار الاسلام لاہور مین لائے اور اپنے آبا و اجداد کے روضہ مین دفن کیا مصرع ؎ بخ خمار بادۂ دانش چنین بود و

یا شیخ داؤد حلاج

آپکا وطن عمادپور ہے - جو احمد آباد گجرات کا ایک کوچہ ہے - آپ کے چھوٹے بھائی شیخ خلیل کا بیان ہے - کہ پیشہ وری چھوڑنے کا اولین باعث یہ ہوا - کہ ایک روز آپ کے ساتھہ دوسرے ہم عمر اطفال ایک گلی مین کھیل رہے تھے - اُس گلی مین شیخ بدہن گودڑیہ کا گزر ہوا - آواز دی کہ جس کسی کے پاس کچھہ ہو - اِس گدا کو دو - تمام لڑکے بھاگ گئے - آپ نے دلیری کرکے ایک تانبے کا پیسا ہاتھہ پر رکھکر نہایت ادب کے ساتھہ پیش کیا - شیخ بدہن نے وہ پیسہ لے لیا - اور اپنے منہ کا لعاب اُس نوجوان کے منہ مین ڈالا - بس اسی مین پہونچ گیا - جو کچھہ نصیب مین تھا - اُس وقت سے خدا طلبی کی چنگاری دل کے کاشانہ مین جا پڑی - دنیا پرستی کی عادت اور خیال کو اُس کا ایندھن بنایا - اور خدا شناسی کی شورش دماغ مین پیدا ہوئی - دنیاوی محبت کی رسم و عادت کو تھوڑا تھوڑا کم کرکے خدا شناسی مین زیادہ کیا - یہان تک نوبت پہونچی کہ اُس چنگاری مین شعلہ پیدا ہوا - اور شورش جنون سے جا ملی - جو ہندی اشعار عشق اور شیفتگی اور تجرید و توحید کی یاد دلاتے تھے - اُن کے پڑھنے - سننے - اور کہنے کا ہمیشہ ولولہ تھا اِس سبب سے آپ کا غریب خانہ کیا تھا - گویا سرود و سماع اور رقص و رقت کا معرکہ تھا - جب یہ شہرہ - فرمان روائے زمانہ

Marfat.com

اکبر شاہ کے کان مین پہونچا تو آپ کی ملاقات کی آرزو - روز بروز بڑہنے لگی - بیت -

چو آید جلوۂ حسن از رہ گوش		زجان آرام بر باید ز دل ہوش	

ایک روز بادشاہ نے فرمایا - کون سے ایسے طریقہ سے مین آپ کو طلب کرون - جو آپ کا دل آزار نہ مانے - ایک مزاج شناس کارپرداز نے عرض کیا - شاہنشاہی اقبال سے یہ مہم اس خوبصورتی سے سر کی جاسکتی ہے - کہ ہر وقت شگفتگی - آپ کی خاطر کے آس پاس ہی بنی رہے گی - فوراً حکم ہوا - کہ بہت جلد اپنے تئین آپ کی خدمت مین پہونچا کر قول کو فعل کے سانچہ مین ڈہال دکہاؤ - جب بھیجے ہوئے شخص نے آپ کے دیدار سے اپنی آنکھون کو منور کیا - تو دو روز تک ہمت سے آپ کے مزاج اور طبیعت کی جاسوسی کا کام لیکر آپ کی ہم زبانی کا طریقہ پہچانا - تیسرے روز آپ سے کہا - خدائے تعالیٰ فرماتا ہے - کہ اس ملک سے چل کر راہ آگرہ - اختیار کرو - آپ بے تامل سیر و تماشا سمجھکر روانہ ہوئے - چند روز بعد دار الخلافہ مین آپہونچے - جب درویش کی تشریف آوری کی خبر - بادشاہ کے حضور مین ہوئی - تو بادشاہ نے شیخ ابو الفضل مبارک کو فرمایا - کہ آنے والے کی خدمت مین حاضر ہو - اگر تمہاری رائے ہوگی تو مین خود حاضر ہوکر ملاقات کرون گا - ورنہ درویش کو اپنے ہمراہ نہایت عزت و حرمت کے ساتھہ - شاہنشاہی حضور مین لے آؤ - جب شیخ ابو الفضل درویش کی خدمت مین حاضر ہوئے - تو معرفت اور حقیقت کی باتین بہت کچہ ہوئین - شیخ ابو الفضل نے دریافت کیا - آپ نے خدا کو کیسے پہچانا - جواب دیا - اللہ تعالیٰ جل شانہ کی ذات - شناخت کے درجہ سے ارفع اور اعلیٰ ہے - عرفان کا ہاتھہ صرف مبادی صفات کے دامن تک پہونچ سکتا ہے - متاثر جس اثر کا ظہور - موثر کی طرف سے اپنے مین نہین پاتا ہے - اسی کے مناسب کوئی اسم - اللہ تعالیٰ کی ذات جلت عن الادراک کے واسطے قرار دیتا ہے - اور اسی اسم کے ساتھہ دعوت اور عبادت کرتا ہے لیکن جس جگہہ اس کی ہویت ہی ہویت ہے - وہان پر اسم اور مسمی دونون کا راستہ بند کر دیا گیا ہے ابو الفضل - اس کو تم اس طرح سمجھو - شیرین میوون کو شکر کے ساتھہ تعبیر کرتے ہین - یہ بات یقینی ہے - کہ حقیقت مین ان میوون کی نہ ذات شکر ہے - اور نہ نام شکر ہے - شیخ ابو الفضل نے گزارش کیا - سلطان کی خواہش یہ ہے - کہ مجکو سعادت ملازمت اسی جگہہ حاصل ہو - تو بہتر ہے جواب دیا جس شخص نے عزم کر کے تین سو کوس قدم فرسائی کی ہوگی - وہ شخص دیگر چند قدم ہی دریغ نہ کرے گا -

Marfat.com

اور اپنی جگہہ سے اُٹھکر شیخ کے ہمراہ شاہنشاہ کے حضور مین چلے آئے - جب بادشاہ نے آپ کو دیکھا - تو درویش دوستی اور محبت کے مراسم نہایت شوق سے بجالایا - اور فرمایا - کوئی بات کہیے درویش نے جواب دیا - کوئی بات پوچھیے جس کا جواب دیا جاوے - پھر فرمایا جو گنج معرفت آپ کے پاس ہے - اس مین سے کچھہ ہم کو بھی دیجیے - اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کے عطا کیے ہوئے جو خزانے ہم کو سپرد کیے گئے ہین - اُن مین سے کچھہ آپ طلب فرمائیے - درویش نے جواب دیا - کہ مین کچھہ رکھتا ہون - جو آپ کو دون - اور نہ آپ کچھہ رکھتے ہین - جو مین طلب کرون - پھر چند روز دار السلطنت کا تماشا کرتے رہے - جب وطن کو واپس جاتے تھے تو راستہ چلتے چلتے قصبہ سانبھر مین پہونچے - جو ہندوستان کا نمکسار ہے - مقام اچھا معلوم ہوا - اسی جگہہ ٹھیر گئے - ہجری سنہ ایک ہزار بارہ مین اُخروی سفر کو روانہ ہوئے - خوابگاہ سانبھر - جو راجہ مان سنگھہ کچھواہہ کے جاگیر مین قدیم الایام سے مقرر ہے راجہ مان سنگھہ - اکبر شاہی بزرگ امرا مین سے ہین - جن کو شاہنشاہ کی عالی توجہ اور عنایت نے صوبہ مالوہ کے شرقی حصہ کا افیسر بنا دیا تھا - ایک لاکھہ سوار کی جاگیر ہے - مصرع

نمکین باد نقش گفتارش ؛

یا دمولانا خواجہ محمد باقی

آپ قاضی عبد السلام کے بیٹے - اور مولانا خواجگی آتکنکی کے مرید ہین - جو اصحاب[۱] اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ کے استثنا مین داخل ہین - اور نیز جو ارباب[۲] عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْنًا کی صفت سے موصوف ہین - اِن کے زمرہ مین آپ داخل تھے - زاد بوم کابل ہے - ماوراء النہر کے شہرون مین - کتابی علم تحصیل کرنے کے بعد ہندوستان کی ہوا - راہ غربت مین آپ کی قدم فرسائی کا باعث ہوئی - جب آپ دار السلطنت لاہور مین پہونچے - تو شیخ فرید بخاری اکبر شاہ کی بخشی بیگی - جو نہایت غریب دوست شخص تھے - انہون نے آپ کے روزینہ مصارف کی ذمہ داری اپنے اوپر لازم کر لی - یہان پر سابق برگزیدگان ندائی بارگاہ کے پرانے تذکرے مطالعہ مین آئے - جس کے سبب سے ساون کی شورش آپ کے باطن مین آٹھہ کھڑی ہوئی - چنانچہ ان الطاف

---

[۱] مگر وہ ان اُسی کی نجات ہوگی) جو پاک دل لے کر خدا کے حضور مین حاضر ہوگا ۱۲ [۲] (خدای) رحمن کے (خاص) بندے تو وہ ہین - جو زمین پر فروتنی کے ساتھہ چلین ۱۲ -

Marfat.com

کے بزرگون کی خدمات مین چل پھر کر اپنے حوصلہ اور وقت کے موافق فروغ معرفت حاصل کیا۔ اور دوسرون سے پوشیدہ۔ نقشبندیہ نسبت پیدا کرنے مین بہت کچھہ مشق کی۔ بزرگوار خواجون کی پاک روحون نے معنوی امداد دیکر کرامت اور کرامت کے اوپر سعادت عطا فرمائی۔ یہان تک ہوا۔ کہ نقشبندیہ نسبت کے گرامی آثار نے آپ کے باطن کو سر سے پانون تک جکڑ بند کر لیا تہا۔ بالخصوص خواجہ بزرگ اور خواجہ احرار۔ آپ کی ہر ایک مشکل کو جو پیش آجاتی۔ فوراً حل کر دیا کرتے تھے۔ یہان تک کہ آپ کا سلوک اویسیہ طریقہ پر انجام کو پہونچا۔ مگر طریقہ کے مقاصدین سے دو مسئلون کی تنقیح نہین ہو سکی۔ لہذا

	از طفیل عشق آسان گشت ہر مشکل کہ بود		مشکلے کاسان نشد بر دل غم ہجران اوست	

ہر چند توجیہ کی گئی۔ لیکن مذکورہ بالا دونون مسئلے۔ حل نہین ہوئے۔ اس نگرانی مین بے شمار مدت گزر گئی۔ پھر اس طور پر آگاہی دی گئی کہ ارباب طریقت کی عادت خاص کر اس طرح پر ہے۔ کہ جب ظاہر پیر سے بیعت کرتے ہین۔ اسی سبب سے یہ دو مسئلے لاینحل پڑے ہوئے ہین۔ شرط یہ ہے۔ کہ جو رہنما اس انقباض کو دریافت سے پہلے دور کر دیوے۔ اسی کے دست قبول پر بیعت کے واسطے اپنا ہاتھہ رکھدینا چاہیئے۔ ناچار آپ ایسے انفسی و آفاقی رموز کے جاننے والے بزرگ کی ملازمت حاصل کرنے کے ارادہ پر چلے۔ اور ہند کے اکثر شہرون کو تلاش کے پانون سے کھوندا مارا۔ لیکن کسی برگزیدہ بارگاہ سے حصول مطلب مین کامیابی نہین ہوئی۔ جب طلب کی پریشانی سے رہائی نہین ملی۔ تو ماوراء النہر کے سفر پر کمر باندہی۔ اور وہان پہونچکر بہی بہت سے بزرگون کی ملازمت کی۔ کسی شخص سے معہودہ ضمیر شناسی کا ظہور نہین ہوا۔ اتفاقاً قصبہ اتکنہ مین گزر ہوا۔ یہان پر مولانا خواجگی کے سعادت دیدار سے آنکھون مین روشنی حاصل ہوئی۔ بدون اسکے کہ بات کی تمہید کی جاوے مولانا نے مذکورہ بالا دشواری واضح عبارت کے ساتھہ حل فرمائی۔ اسی وقت مراسم بیعت بہی ادا ہوئے۔ چند روز خدمت مین رکھکر ہندوستان جانے کے واسطے اجازت دی۔ اور فرمایا۔ کہ ہندوستان مین ایک شاہباز تمہارے ہاتھہ لگے گا۔ جو ظاہر مین تو تم سے فیض پاوے گا۔ مگر باطن مین وہ تم کو منزل مقصود کی رہنمائی کرے گا۔ چنانچہ آج رات مین موعود واقعہ۔ اور اپنا طفیلی ہونا تم کو عالم خواب مین ظاہر ہو جاوے گا۔ کہتے ہین۔ اسی رات آپنے عالم خواب مین دیکہا۔ کہ ایک طوطی ہاتھہ پر بیٹہی ہوئی ہے۔ اور آپ اپنے

Marfat.com

منہ کا لعاب اُس کی چونچ مین ڈالتے ہین - اور طوطی اپنی چونچ کا قند آپ کے دہن مبارک مین ڈالتی ہے - جب عالم بیداری مین بازگشت ہوئی - اور تعبیر کو نوید مذکور کے موافق پایا - تو آپ عرض کر کے راہی ہند ہوئے - چند مدت لاہور مین بسر کی - پھر دہلی کے ارادہ پر چل نکلے - جب شہر سرہند کی حدود مین پہونچے - تو آفتاب کی سی روشنی اس شہر کے گرداگرد پھیلی ہوئی دیکھی - یہ حال مشاہدہ کر کے کمال حیرت ہوئی - رجال الغیب مین سے ایک نے آواز دی - پیر بزرگوار نے جس مرد کی بشارت فرمائی ہے - وہ اسی سرزمین مین مشغول خدا پرستی ہے - لیکن ازلی فرمان کا مضمون یہ ہے - کہ اُس کو دہلی مقام پر آپ کی مصاحبت مین داخل کرینگے - اب مزید جست وجو کرنے کی اجازت نہین ہے -

القصہ - آپنے کچھ عرصہ دہلی مین رہ کر انتظار کیا - ناگاہ شیخ احمد کو حرمین شریفین کے طواف کا شوق پیدا ہوا - یہ شوق اُن کو پریشان کر کے وطن سے سفر مین کھینچ لایا - جب شہر دہلی مین پہونچے - اور خواجہ کی ملازمت حاصل ہوئی - تو خواجہ کو پہلے ہی دیدار مین معرفت کا چہرہ نظر آیا - اور سمجھ لیا - کہ شخص معہود یہی شخص ہے - اس مین شک نہین - کہ ایک ہفتہ کی مسجت مین ہی آنے والے کا کام انجام کو پہونچ گیا تھا - مگر اس اثنا مین قیم کو ایک عزیز کے کار خیر کے لیئے قصبہ سنبھل کا سفر پیش آیا - مجبوراً واپس آنے تک شیخ احمد کو دہلی مین توقف کرنا پڑا - چند روز بعد جب خواجہ نے خانقاہ مین معاودت فرمائی اور کمال عروج کی حالت مین شیخ کا نظارہ کیا - تو از روے خواہش یہ فرمایا - وہ وقت آگیا ہے - کہ یہ دولت کی شکر خاطوطی درویش کے منہ مین - ایک مصری کی ڈلی ڈال دیوے - چند مدت تک اسی طریقہ پر رازداری کی باتین گرمجوشی کے ساتھ ہوتی رہین - ان واقعات کے بعد ایک خرد عزیز نے دریافت کیا - کہ حضرت خواجہ کے مشرب کا رنگ اس سے قبل کچھ اور تھا - اور اب ان ایام مین بیان معارف کے متعلق جو کچھ فرمایا جاتا ہے - وہ سابقہ روش کے بالکل برخلاف ہے - فرمایا - کہ توحید کو پہلے تنگ تھا - اب شیخ احمد کی مصاحبت کی برکات سے ایک شاہراہ مل گئی ہے - امید ہے - کہ تمام حقیقت طلب حقیقی دوستون کو یہ شاہراہ نصیب ہوگی -

کہتے ہین - ہجری سنہ ایک ہزار بارہ مین خواجہ نے اپنی والدہ ماجدہ سے دریافت کیا - کہ فقیر کی عمر کے چالیس سال ہونے مین کس قدر باقی ہے - فرمایا - بارہ روز پہنچنے سے دو روز نہین گزرے تھے

Marfat.com

کہ بیماری کا اثر عنصری ترکیب مین پیدا ہوا - جس روز کہ چالیسوان سال ختم ہوا - اُسی روز منزل قاسی مین جا اُترے - خوابگاہ دہلی - آپ کے مرید صوفی محمد صدیق ہدائی تخلص تھے - اُنہون نے تاریخ رحلت اِن الفاظ مین نکالی ہے - ہادی شریعت بود - اور یہ تمام بیان صوفی کی تحریر سے نقل کیا گیا ہے - ۱۰۱۲ھ

وہو اعلم بحقیقۃ الحال فمنہ الیہ مافی ہذا المقال -

مصرع گفت وگوئی طوطی من حرف اُستاد من ست

یاد شیخ دولت گجراتی

گمنامی وخاموشی آپ کے افعال کی پیشانی کے نقش تھے اور بیخودی وانکسار آپ کے حالات کے کف دست مین خطوط تھے - شیخ کبیر مجذوب مداری گوالیاری کے آپ مرید ہین - اور شیخ کا جا مجذوب سارنگ پوری کی ملازمت مین بھی پہونچ چکے ہین - شیخ بہکاری گوالیاری جو سارنگ پور مین مقیم تھے اُن کے منور باطن سے بہت کچھ حصہ آپ کو ملا تھا - آپ کا پانون پرکار کی طرح چکر مین ہی رہتا تھا - اِس سیاحی کی بدولت تمام سطح زمین آپنے ناپ ڈالا - اور جہان کا نشیب وفراز خوب دیکھا - ہجری سنہ نوسو تاسی مین قصبہ دسور (مندسور) کے اندر آکر ایک حجرہ اختیار کرلیا - اور ہجری سنہ ایک ہزار پندرہ تک زندگی کی گودڑی جسم پر پہنے رہے - اور پہلو نشین دشمن (نفس) کے ساتھہ لڑائی رکھی -

مصرع خدایش روی فیروزی نمایاد ؛

یاد شیخ صدر جہان ابن ابو الفتح

آپ کا مولد موضع موال ہے - جو مانک پور کے مضافات اور ہند کے شرقی حصہ مین ہے - ظاہری انجمن کی آرائش - آپ کی باطنی خلوت مین مانع نہین ہوئی - اور دنیا جیسی وسعت آبادی کی پیمائش نے آپ کی معنوی گوشہ نشینی مین ہرجہ نہین ڈالا - ہمیشہ ہنگامہ مین گوشہ گزین اور سیر وسیاحت مین چلہ نشین رہے - جب تک آپنے امانت حیات واپس سپرد نہین کی - تب تک آپ کے عیال واطفال کی روزی مِن حیثُ لَا یَحتَسِب پہونچی - اہل جہان مین جو اسباب متعارف ہین - اُن مین سے کسی سبب کو کسی وقت آپنے خواہش کا ہاتھہ نہین لگایا - باایںہمہ جو کچھہ خشک وتر - دوپہر کے وقت یا شام کے وقت نصیب ہوجاتا تھا - کسی بینوا مہمان کو تقسیم کرنے کے بروں کام مین نہین لائے - اور اپنے وطن مین جہان کہین ہوسکے کی خبر لی - اُس کی غم خواری کو اپنی دلسوزی کے ذمہ لازمی سمجھا -

Marfat.com

ایثار - (دوسرے کی منفعت اپنی مصلحت پر مقدم رکھنا) از خود رفتگی - اور خیر فراموشی کا شیوہ - آپ کی خاص عادت اور خمیر مین داخل تھا - ایک عجیب و غریب حالت - آپ کے وجدان کے ساتھ ساتھ رہتی تھی - راقم نے ہر چند فکر کی - زبان کو آراستہ - اور قلم کو روان کیا - لیکن ایسا حرف جو آپ کے ساوک سے آشنا ہو صفحہ پر تحریر نہ کر سکا - بیت

چہ بستایم بہ حسنِ زلفِ درویش	کہ حسنِ او ورای این و آن ست

آپ فرماتے تھے -

آغا رجوانی تھا - طواف حرمین شریفین کے واسطے شرفنا اللہ وایاکم بزیارتھما - جہان پیمائی کا شوق اپنے وطن سے دریا کے کنارہ کی طرف سوکشان لے گیا - اتفاقاً اس سال دریا کے اندر ایسی شورش تھی - کہ کوئی جہاز اس بندر سے مقام مقصود کو نہین پہونچ سکا - خوف دہندہ بیماری بھی عارض ہوئی - جس نے درستی عزم مین تباہی پیدا کی اور سہولت دہندہ اسباب مفقود ہوئے - جو علامت ازلی اجازت کی ہے ان امور کے جمع ہونے سے معلوم ہوا - کہ اسمال غیب کی طرف سے رخصت نہین ہے ناکام لوٹکر ملک مالوہ مین آیا - اور قصبہ دھار مین گزر ہوا -

ایک تو زمین دھار کی تر و تازگی دامنگیر تھی - دوسرے بہت سے خداشناس بزرگ یہان پر مقبرون کے اندر آسودگی کے ساتھ سوئے ہوئے ہین - جیسے شیخ کمال مالوہ مولانا غیاث برادر مولانا مغیث جن کی آرامگاہ دریاے اُجین کے کنارہ ہے - شیخ عبداللہ چنگال - اور شیخ جوہران صدر الذکر بزرگون کے کسی قدر حالات ہر ایک کی یادداشت مین لکھے ہی گئے ہین) - ان کی معیت نے مجکو جنبش نہین کرنے دی - یہ دونون باتین اقامت اور تاہل کا سبب ہوئین - القصہ شیخ معروف غریب اللہ کی خدمت مین آمد و رفت کے بہت زیادہ ہوئی - جس نے مجکو درویشی اور بیخودی کی روش سے آشنا کیا - اور استعداد سوانح الہی تجلیات نے خود ہی سے کہو دیا - چند روز بعد شیخ معروف کو ازلی توفیق اور خاک گور کی کشش حرمین شریفین کی طرف کھینچ لے گئی - اور ان کے لڑکے شیخ تاج الدین عطاء اللہ کی نسبت یہ راے قرار پائی کہ چونکہ شیخ تاج الدین خرد سال ہین

Marfat.com

لہذا ان کی پرورش میرے (شیخ صدر جہان کے) سپرد کرنی چاہیئے - اس سبب سے میری کوشش نے سفر مبارک کی رفاقت کا ثمرہ پیدا نہین کیا - اور حضاب مین مغلوب ہوا بالآخر شیخ معروف مجکو اپنی خانقاہ مین جانشین کرکے روانہ ہوئے"

چنانچہ شیخ معروف کا تحت الذکر خط جو مکہ معظمہ سے شیخ صدر جہان کے نام آیا تھا - یہ بھی صدر الذکر مضمون کو ظاہر کرتا ہے -

محب جان یار و دلجانی بالصدق والایقان شیخ صدر جہان - معروف غریب اللہ کی طرف سے عارفانہ دعا اور سلام قبول فرماکر خدا کرے - ہمیشہ خیر کے ساتھ مع العشق والعرفان رہین - والسلام بالسلام - ایک دم اور ایک قدم بھی آپ کے بدون نہین گزرتا ہے - اگرچہ بظاہر مصاحبت اور قربت سے جدائی ہے - لیکن معنیً ہمیشہ اس طریق معظمی مین رفاقت بنی ہوئی ہے - مدعاے ضروری یہ ہے - کہ فرزند ارجمند شیخ تاج الدین عطاء اللہ کو مینے آپ کی سپردگی مین دیا ہے - اور آپ کو اپنی جگہ چھوڑ آیا ہون - جو شخص میری طرف ارادت لیکر آوے - اُس کو بیعت اور حق سبحانہ تعالی کی رہنمائی کرنا - اور با بشارت خلافت نامہ - عالی مقام البیت الحرام سے روانہ کیا گیا ہے - مشایخ رحمہم اللہ تعالی کے طریق مین ثابت قدم رہنا - اس حج و عمرہ کا ثواب آپ کو اُس مقدار سے زیادہ نصیب ہوگا - کہ جس قدر ہمراہیون نے پایا ہے - والسلام -

جب آپ کے پاس خبر آئی - کہ شیخ معروف کی خاک پاک مدینہ منورہ مین مدفون ہوگئی - نیز اس جگہ ان کے فرزند رشید کو بھی علمی کتابون کے پڑھنے کی استعداد ہو چلی - تو شیخ صدر جہان کی نیازمندی جو معنوی رہنما کے ساتھ تھی - جوش مین آئی - جست و جو کے راستہ مین قدم رکھنا تیزی کے ساتھ شروع کیا - تقدیری سعادت کا جذبہ آپ کو مسیح الاولیا کی خدمت مین لے پہونچا - قصہ کوتاہ - تھوڑے عرصہ مین نایافت کے وردکا مسیح الاولیا کی ہادیانہ تلقین سے علاج ہوگیا - اس کے بعد جب تک کالپی کے عنصر آباد سے آپ کی رحلت نہین ہوئی - تب تک ہر سال اپنے وطن سے ایک دفعہ مسیح الاولیا کی خدمت مین برہان پور جاتے رہے - برہان پور وطن سے ساٹھ کوس دور ہے - وہان پر ایک اعتکاف کرکے بازگشت فرمایا کرتے تھے - آپ کی تاریخ رحلت سترہوین ربیع الاول ہجری سنہ ایک ہزار چودہ ہے

Marfat.com

آپ کے وطن سے جو راستہ برہان پور کو جاتا ہے - منڈو (مانڈو) اُس راستہ کے عین خط پر واقع ہے اور راقم کا اقامت کدہ ہے - آپ جب اس طرف سے اور نیز اُس طرف سے جاتے آتے تھے - تو چند روز اس عبرت افزا شہر مین بہی ٹہیرا کرتے تھے - اور نیز بدون اس سلسلہ آمد و رفت کے بہی راقم کی دوستی اور آرزو کا لحاظ کر کے سال مین دو - تین دفعہ اپنے سعادت بخش قدوم سے غریب خانہ کو منور فرمایا کرتے تھے - اور رازداری کی باتین کرنے مین باہم ایک کے حالات دوسرے کو معلوم ہو جایا کرتے تھے - نیز ایک دوسرے کے عیب و ہنر پر بہت کچہہ تنبیہ کرنے والی نگاہین پڑ جایا کرتی تہین - آپ کی مصاحبت کا مزہ بس ذوق ہی پاتا ہے - گویائی مین نہین آسکتا - جس کو زبان حوالہ قلم اور قلم حوالہ کاغذ کرے -

یاد شیخ حمید تیلہ

آپ کے پیر ارادت شیخ نظام نارنولی ہین - آپ کی چشم ہمت مین زمانہ کا قیمت پانے والا نقد و جنس - کچہہ قدر نہین رکہتا تھا - آپ کا ہاتہہ اموال کے حق مین - گویا چہلنی تہا - اسی دم دو حصہ اس طرح کر دیتا تہا - ایدہر لینا - اور اودہر بخشنا کمال چابک دستی سے ایک چیز کو پلک مارنے مین ایک ملک سے دوسری ملک مین پہونچا دیتے تھے - توقف کو داد و دہش کے مقام پر ننگ جوانمردی - اور نشان دلبستگی سمجہتے تھے - جب جذبہ پیدا ہوا - تو دار السلطنۃ آگرہ مین آکر ایک درخت کے نیچے نشستگاہ اختیار کر لی تہی - چند روز بعد اُس درخت کی شاخین - چارون طرف سے ایسی بڑہین - کہ آفتاب کی دہوپ آپ تک نہین پہونچتی تہی - ہمیشہ اپنے سامنے ایک بڑی اونچی آگ مشتعل رکہتے تھے - اس سبب سے ہند کی زبان مین آپ کو تپا کہتے ہین - ہجری سنہ ایک ہزار اونیس تہا - کہ عنصری پیکر کا آتش خانہ ترک کر کے - جاوید بہار باغ کی سیر کے واسطے روانہ ہوئے -

مصرع رخت ہستی آتش افروز شتاے عشق باد

یاد شیخ امین ابن احمد نہروالہ

آپ علوم متداولہ کو اچہی طرح جانتے تھے - مولانا محمد طاہر محدث نہروالہ کے بزرگ شاگردون مین سے ہین - ہجری سنہ نو سو تراسی مین گجرات سے مالوہ کی طرف تشریف لائے تھے - ایک سال سے کچہہ زیادہ دار الفقر منڈو (مانڈو) مین رہے - بعدہ اُجین کی طرف چلے آئے - یہان پر شیخ راجے محمد

Marfat.com

قادری شیخ عبدالغفور شیخ الاسلام شیخ جمال ابن احمد۔ قاضی باباخواجہ میان کالے میان امین مالوی اور نیز اس سرزمین کے دیگر مشائخ کی مصاحبت ہوئی۔ نفعنا اللہ وجمیع الطالبین ببرکاتہم یہ مصاحبت کچھ ایسی دلچسپ معلوم ہوئی۔ کہ جہان گردی کی ہوا۔ اور گھر کی تجویز کی فکر دل سے نکل کر اُجین کی اقامت کا سبب ہوئی۔ اس یادداشت کی نگارش کا آغاز ہجری سنہ ایک ہزار چودہ سے ہوا ہے۔ اس سال تک آپ زندگانی کی مسند پر بیٹھے رہے۔ اور درس دیتے رہے ہمیشہ وضو آب روان سے کیا کرتے تھے۔ بارش کی کثرت۔ تمازت آفتاب کی شدت۔ سرما کی فراوانی۔ اور گھر سے ندی کا دور ہونا ان چیزون مین سے کوئی چیز آپ کو مانع نہین ہوتی تھی۔ قاضی عبدالعزیز۔ ابن شیخ عبدالکریم۔ ابن شیخ راجی محمد قادری برہان پور مین ظاہری اور معنوی کمالات سے آراستہ اور پیراستہ تھے۔ آپ ان کے دیدار کے واسطے ہجری سنہ ایک ہزار سترہ مین برہان پور کو گئے تھے۔ اتفاق سے چونکہ آپ کی خاک پاک وہین کی تھی اسواسطے تاریخ یکم ربیع الاول سنہ مذکور کو اُسی جگہ سپرد خاک کر دئے گئے۔

مصرع چون امین بود شد ظلوم وجہول

یاد شیخ محمود ابن سید ملک

آپ کی زاد بوم قلعہ سورت ہے۔ جو دارالملک گجرات کے بندرون مین سے ایک بندر ہے ہجری سنہ نوسو اسی مین اپنے وطن سے بتلاش پیر جہان پیمائی کا آغاز کیا۔ چند روز سید احمد بخاری کی خدمت مین دل نہاد ہو کر رہے۔ اور آرزوے ارادت ظاہر کی۔ سید احمد بخاری نے مراقبہ اور تامل کے بعد جواب دیا۔ تمہارا نام میرے یارون کے دفتر مین نہین ہے۔ لیکن صبر کرنا چاہیئے۔ مین جس کی طرف اشارہ کرون۔ اُسی سے تم ارادت لانا۔ یہان سے آپ چلے۔ اور اثناے سیاحت مین دولت آباد دکن کے قلعہ پر گزر ہوا۔ اور یہان پر آپ باجازت سید احمد بخاری۔ شیخ عبداللطیف مجاور کے مرید ہوئے۔ شیخ عبداللطیف چند واسطہ سے سلطان برہان الدین غریب قدس سرہٗ کو پہونچتے ہین۔ آپ کو پیر کی خدمت مین رہنے کی توفیق نہین ہوئی۔ خوشی کے ساتھ سفر کی اجازت لی۔ اور مالوہ کے راستہ سے نارنول کو گئے۔ وہان پر قطب الاولیا شیخ نظام نارنولی کی ملازمت حاصل کی۔ اور شیخ جمال کو بھی دیکھا۔ خلاصہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک مقام کے زندہ دلون اور مدفونون کے آستانون پر ناک رگڑی۔ اور فروغ باطن چاہا۔ قلعہ منڈو (مانڈو) کے پائین مین دو کوس کے فاصلہ پر ایک قصبہ نغلچہ نام ہے۔ اُس قصبہ کے اطراف مین

Marfat.com

ہجری سنہ نوسو چھیاسی تہا۔ کہ دالان اور مسجد کی بنیاد رکہی۔ اونیس سال سے برابر آج تک آپ سرراہ سردپانی سے بہرے ہوئے گہڑے موجود رکہتے ہین۔ اور آنے جانے والون کو اُن مین سے پانی پلاکر تازگی بخشتے ہین۔ حرص سے اور آزادی سے آزاد زندگی بسر کرتے ہین۔ اور طبیعت کو ہوس سے دور رکہتے ہین۔ فرماتے تہے۔ ایک روز ایک شخص ایک تیتر ذبح کرکے درویش کے کہانے کے واسطے لیکا لایا۔ اولین لقمہ کی لذت ایسی ملی کہ ہوس نے بیدار ہوکر یہ بات دل مین جمائی۔ کہ کبہی پہر بہی تیتر کا شوربا کہانا چاہیے پہر یہ خیال آیا۔ کہ ذبح کون کریگا۔ خود ہی مینے کہا کہ فلان شخص ذبح کرلیوے گا۔ غرضکہ سمجہ مین آیا۔ کہ نفس چاہتا تہا لذت کا فریب دیکر۔ دل کو ہوس کے جال مین پہنسا وے۔ اس کشاکش سے پشیمان ہوا۔ غیب سے ندا آئی۔ کہ زندہ کو بیجان کرنا۔ اور اپنے تن کو پالنا۔ درویشون کا طریقہ نہین ہے۔ بس وہی فرہ دال چاول کے پانی کا پسند آیا۔ مین گہری خواب غفلت سے بیدار ہوا۔ اور وہ کہانا دوسرے کو دیدیا۔ خشک روٹی کہاکر بہوک کو رخصت کیا۔

سال کے اندر ایک دو مرتبہ منڈو (مانڈو) کے قلعہ مین آتے تہے۔ اور اپنے مبارک قدوم سے راقم گلزار کے مکان کو منور فرمایا کرتے تہے۔ ہجری سنہ ایک ہزار اونیس مین ظاہری بیداری کو ترک کرکے قصبہ لنجہ کے میدان مین ابدی خوابگاہ اختیار کی۔ مصرع ظل رحمت برسرش ممدود باد۔

یاد بہائی اسحٰق حصول

آپ۔ حافظ اسمعیل سندہی کے لڑکے ہین۔ جوانی کا کسی قدر زمانہ سپاہگری مین گزارا۔ جب تیس ۳۰ سال کی عمر ہوئی۔ تو الٰہی جذبہ پیدا ہوا۔ یہ جذبہ ہستی کا سامان۔ درویشی کی منزل مین کہینچ لایا۔ اور بنیوائی کا آشنا بنایا۔ متفرق طور پر جابجا سے قرآنی سورتین اور آیتین یاد تہین۔ اُن کو ہمیشہ حزین آواز کے ساتہہ پڑہا کرتے تہے۔ اور سننے والے کو ہلا دیتے تہے۔ اور جہان کہین پنجگانہ اوقات نماز مین سے کوئی وقت آجاتا تہا۔ وہین بلند آواز سے اذان دیا کرتے تہے۔ مسجد اور بت خانہ مین کوئی تفاوت نہین کرتے تہے۔ قصبہ مہیسر مین شیخ عبداللہ چشتی قدس سرہ کے روضہ کی چہاردیواری کے اندر رہا کرتے تہے۔ ہجری سنہ ایک ہزار بارہ کے ذی حجہ مہینے مین راقم کے یہان برخوردار شیخ عبدالاول زاد عمرہ کی شادی کا آغاز تہا۔ شہر منڈو (مانڈو) کے اطراف کے قصبات اور مواضع سے بہت سے دوست اور درویش۔ مہمانخانہ مین تشریف لائے تہے۔ طبیعت بڑے بڑے

Marfat.com

کامون مین مشغول تھی - اس وجہ سے آپ کا بلانا بھول گیا - لیکن نگرانی دل مین ضرور تھی - جس کا سبب ظاہرا نظر نہین آتا تھا - کہ مبادا دوستون مین طلبی سے کوئی صاحب باقی نہ رہ گئے ہون - آپ کے دل مین وہی سابقہ دوستی کا خیال آیا - اور بے تکلف اپنے مکان سے چلکر ایک گلدستہ تہنیت کے طور پر ساتھہ لیتے آئے - مجلس شادی کو رونق بخشی - فرمایا - جس کی طلب دل کے اندر کھٹکتی تھی - وہ اسحق ہے - کم و بیش تین مہینے مہمان رہے - ایک روز بدون رخصت ہوئے - اپنے گھر کو چلے گئے - سید شاہ محمد ولد سید ہبتہ اللہ مہیسری سے روایت ہے - آپ کا مرض الموت مرض اسہال تھا جب ہاتھہ پانون کی طاقت سفر کر گئی - تو تنہائی سے دل تنگ ہوکر اپنا حجرہ چھوڑ دیا تھا - اور راوی کے مکان پر چلے آئے تھے - بعدہ چند روز تک دانہ پانی سے حلق کو آشنا نہ کر کے ہجری سنہ ایک ہزار چودہ کے رمضان مہینے مین حقیقی محبوب کی دیدار سے روزہ افطار کیا - مصرع شام افطارش بہ صبح وصل باد

یاد شیخ محمد حی برھنہ

آپ کی زادبوم احمد آباد گجرات ہے - شیخ صدرالدین ذاکر کے فارغ البال صوفیون مین سے ہین آپ کا سلوک جذبہ کے ساتھہ ملا ہوا تھا - لیکن آپ کے اکثر حالت جذبہ مین گزرا کرتی تھی - زیادہ تعجب کی یہ بات ہے - کہ آپ کے فرض نماز اور روزہ کے تمام اوقات - در نگ اور تعطیل کی غارت گری سے ازلی حفاظت مین محفوظ رہتے تھے - آپ کے پیر بزرگوار - حضرت غوث الاولیا کے روضہ مقدس کے طواف کے واسطے - ہجری سنہ نوسو تراسی مین برودرہ (بڑودہ) گجرات سے گوالیار کو گئے تھے - اُس وقت آپنے پیر کی خدمت سے رخصت ہوکر شیخ حبیب شطاری کے ہمراہ - مالوہ کے راستہ سے اپنے وطن کو معاودت کی - شیخ حبیب شطاری - حضرت غوث الاولیا کے بزرگ خلیفہ ہین - اس سلسلہ مین آپ کا گزر منڈو (مانڈو) پر بھی ہوا تھا - جو راقم کی زادبوم ہے - چند روز باہم ایک دوسرے کی صحبت غنیمت شمار کی گئی - جب آپ اپنے وطن مین پہونچے - تو تھوڑے ہی روز کے اندر آپ کی زندگانی کا آفتاب واپسین نفس کی اُفق مین غروب ہو گیا - جس گفت و گو سے کہ ایک شمہ انانیت یا علاقہ ہستی پائی جاوے ایسے مضمون سے آپ کی زبان روزمرہ کے محاورون مین بھی قطعی آشنا نہ تھی - ہمیشہ اپنے عرفی اور عرفانی مقاصد کو موحدانہ عبارت

Marfat.com

سے بیان کیا کرتے تھے۔ سخت افسوس ہے۔ کہ اس روزمرہ روش کی خصوصیات تحریر کے ذریعہ سے ادا نہین ہوسکتی ہین۔ اور تقریر کا عصا ان خصوصیات کو دل سے باہر نہین کھینچ لاسکتا ہے۔ ورنہ آستانہ کے کانون کو اُس لذت مین شریک کرلیتا۔ جو ابھی تک فقیر کا دل۔ آپ کی دل آویز تقریر کے اثر سے لے رہا ہے۔ واہ عجب تعبیر اور تصویر کی نارسائی ہے۔

یاد شیخ عبدالواحد تارک الماء

آپ کے باپ کا نام شیخ محمد ہے۔ جو تحت الذکر چار واسطہ سے شیخ رضیہ الدین یوسف چندیری کو پہونچتی ہین۔ یعنی شیخ عبدالکریم۔ شیخ ابراہیم۔ شیخ نعمت اللہ۔ شیخ سالار۔ پدر بزرگوار نے آپ کو خواجہ حسین چشتی اجمیری کا مرید کرادیا تھا جب آپ کا زمانہ ہوش آیا۔ تو کسی قدر علم آپنے شیخ محمد کی شاگردی سے تحصیل کیا۔ جو میر عبدالاول شیرازی کے شاگرد تھے۔ اور پھر چند روز بعد شیخ عبداللہ صوفی شطاری اکبرآبادی اور شیخ مبارک دانش مند گوالیاری کی ملازمت مین پہونچکر شطاری طریقہ پر تلقین طریقت لی۔ صدر الذکر دونون اصحاب حضرت غوث الاولیا قدس سرہ کے بزرگ خلفاین سے ہین۔ آپ کو دونون سلسلون کے خلعت خلافت سے سرفرازی ہوئی اور اگرچہ آخر الذکر شیخ کے درس سے آپ کو تمام علوم کے کمالات حاصل ہوچکے تھے۔ لیکن اس زمانہ مین تمام علوم سے درگزر کر صرف فقہ اور تکسیر کے علم مین منہمک تھے ہجری سنہ ایک ہزار چودہ کے آخرین حصہ مین راقم بھی دسور (مندسور) مقام پر آپ کی خدمت مین پہونچا تھا ایک رات رازداری کی باتین ہوئین۔ بہت سی پرمعانی باتین دونون طرف سے کہی سنی گئین۔ اس درمیان مین آپنے فرمایا۔ جب میری عمر تیس سال کی تھی۔ اُس زمانہ مین دو تین سال تک مجکو جذبہ رہا تھا۔ اب کہ آپ ستر کے قریب ہوگئے ہین۔ ابھی تک اُسی ازخود رفتگی۔ جنون۔ بے تعینی۔ اور بیخودی کا رنگ آپ کی پیشانی اور کاروبار سے عیان ہے مصرع آب حیوان را بسان بادہ میداند حرام؛ کم و بیش ستائیس برس تک آپنے پانی قطعی نہین پیا۔ خواہ کیسا ہی سخت آب طلب کھانا معدہ مین پہونچا۔ ہجری سنہ ایک ہزار سترہ مین آپنے آب و خاک کی اس سرائے سے جان پاک کے جہان کو جاکر سیر فرمائی۔

مصرع خشک لب سیراب دیدہ زندگانی کرد و رفت؛

یاد شیخ بدّھا

آپ کا نام عبداللہ ہے۔ حضرت غوث الاولیا کے فرزند رشید اور سجادہ نشین ہین۔ آپ کی والدہ ماجدہ

Marfat.com

حضرت گنجشکر کی پاک نسل سے ہین - کُنتُ کَنزًا مَخفِیًّا کی رموزدانی کی عبا - اور وَاِن مِن شَیءٍ اِلّا عِندَنَا خَزَآئِنُہٗ کی قبا آپ کے زیب بدن تھی - دنیا اور آخرت کی سعادت مندی - آپ کے دامن ہمت پر سنجاف تھی - اور آپ کی نسبت کی آستین پر ذاتی شرافت کا ٹپہ لگا ہوا تھا - وجیہ الملۃ احمد آبادی - اور مولانا مبارک دانش مند گوالیاری کی شاگردی سے بہت سے رسمی علوم کا سرمایہ آپ کی جیب مین فراہم ہوگیا تھا اور نیز اُستادی کے درجہ کو پہونچے تھے - تمام فنون مین درس دیکر آپنے طلبا کی استعداد کے موافق فیض اور فائدہ پہونچایا تھا - جب حضرت غوث الاولیا عالم قدس کو روانہ ہوئے - تو آپنے پدر بزرگوار کی مسند رہنمائی کو اپنے جلوس سے رونق بخشی - اُس زمانہ مین شہنشاہ زمان اکبر شاہ کو یہ منظور ہوا - کہ روضہ غوثیہ کی عمارت دولت کی طرف سے تیار کی جاوے - شیخ بدہا نے عرض کیا - کہ یہ خدمت اپنے فقیرزادہ کو سپرد فرمائی جاوے تو اچھا ہے - تاکہ شاہنشاہی بارگاہ سے جو کچھہ میرے نام مقرر ہو - اُس مین سے درویشانہ معاش کے موافق صرفہ معاش مین اُٹھاکر باقی جو کچھہ بچے - حظیرہ کی تعمیر کے مصالح مین صرف کرون - اور اسپر بھی اگر کچھہ ضرورت باقی رہے - تو حضور خسروی سے مدد لون - بادشاہ انصاف پسند اور ہمت آفرین تھا - اُسنے آپ کی ہمت کی داد دیکر بہت کچھہ عنایتین اور التفات فرمایا - چونکہ شہنشاہ کو یہ منظور نہ تھا - کہ آپ گوشہ نشین - درویش ہوکر رہین - لہذا حکم دیا - کہ مخدوم زادہ چند روز بحسب ظاہر کمر مین تلوار باندہ کر اولیاے دولت مین شامل رہین - تاکہ آپ کی باطنی توجہ پر ظاہری امداد اضافہ ہوکر - یہ دونون امدادین شاید حضرت غوث الاولیا کی باطنی پرورش کے ثمرات کی برابر ہو جاوین - اور سب جگہ اور ہر حال مین آپ کی ہمراہی میرے قلبی سکون کا باعث ہوکر مجھکو شاد کام اور کامیاب کرے -

القصہ چونکہ دو امرون کے درمیان مین تقارن کی ادنیٰ شرط - مساوات مانی گئی ہے - اِس بنیاد پر اگرچہ اختیار دنیا کے تمام باعث بوجہ معارضت (بارح ہوتے) موانع کے درجہ اعتبار سے ساقط تھے - مگر فقدان شرط کے سبب سے موانع موجود معارض نہین ہوسکتے تھے - اسواسطے یہ باعث اختیار دینا - جس کے آثار - سپاہگری کا قبول کرنا ہے - وقوع پذیر ہوا - یعنی آپنے منصب عالی کے ساتھہ سرفرازی پائی - اور چالیس سال تک صورت مین سپاہی اور معنی مین درویش رہے - کہتے ہین جب شہنشاہ زمانہ اکبر شاہ نے آپکو وکالت کے نام سے میرزا شاہرخ کے پاس بدخشان کو روانہ فرمایا تھا - تو میرزا نے ایک منزل کی مسافت سے آپ کا استقبال کیا - اپنے دولت خانہ پر کمال عزت و

Marfat.com

اکرام کے ساتھ لے گیا - اور شاہانہ مہمانداری کی - اس ملک کے امرا اور علما - آپ کی سپاہیانہ شکل - اور سیرزاکی اس قدر تواضع و تعظیم کو دیکھکر حیرت اور تعجب مین ہوئے - اور آپ کے حوصلہ کی آزمائش کے واسطے علمی گفت وگو کے بہندون سے مشکلات علوم کا جال بنا کر پھیلایا بالآخر جب بات کی نوبت آپ تک پہونچی - تو پھیلائے ہوئے جال کو آپنے ایک ہی اڑان مین توڑ تاڑ کر درہم برہم کر دیا - اس واقعہ سے آپ کی شاہبازی کی حقیقت ارباب امتحان پر روز روشن کی طرح ظاہر ہوگئی - اور اس نواح کے طلبا نے عجیبی جلیبی فرصت پائی - آپ کی خدمت سے مختلف فنون کا استفادہ کیا -

خلاصہ کلام یہ ہے - کہ جب ملک و ملت کا تخت و تاج ہجری سنہ ایک ہزار چودہ مین جہانگیر شاہی جلوس سے زینت یاب ہوا - تو نشاط - کامرانی - خواہش پذیری - اور آزرو شکنی کا ہنگامہ گرم ہوا - اور آپ کو سپاہگری کے منافی جو پیری ہے اس نے آگیرا - ترک اور تجرید کا شوق آپ کی جبلی بات تھی اس کو ترقی ہوئی - لہذا آپنے اپنی ناتوانی کو شفیع بنا کر حضور شاہی مین التماس کیا - کہ زندگانی کے دن مین نماز عصر کا وقت آگیا - اگر سلطانی اجازت دستگیری فرماوے - تو مین اپنی صورت کو معنی کے ہم رنگ بنالون اور یک رنگی و یک جہتی کے ساتھ - اپنی عمر کی نماز مغرب ادا کرون - آپنے مشایخ کے طریقہ پر دو تین گھڑی گوشہ نشینی کو غنیمت سمجھون - اور ایک دلی اور یکتائی کے ساتھ دنیا سے نکل جاؤن - تا کہ سابقہ عمر کا تدارک اور تلافی کر سکون - کیونکہ **الحیرۃ للتحوایتیم** واقع ہے - شہنشاہ نے آپ کی حقیقت نما رائے کی آفرین کی - اور التماس کو شرف قبول بخشا - سال جلوس کے آغاز سے ہجری سنہ ایک ہزار اکیس تک کہ یہی سال رحلت ہے - آپ حسب اجازت سلطانی اپنے وطن مین فارغ البال - عبادت ذوالجلال کے اندر مشغول رہے - اور اپنے پدر بزرگوار کے مرقد مبارک کی مجاورت سے عزت حاصل کی - شیخ ظہور الدین محمود جلال شطاری کے خلیفہ شیخ داؤد جو ارباب طریقت مین نظیر کے قابل ہین روایت کرتے ہین - کہ آپنے رحلت سے چھ مہینے پہلے تمام ماکولات اور مشروبات کو ترک کر دیا تھا - صرف ایک کٹورہ پانی پی کر[1] وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا لَّا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوا خَالِدِينَ کی تصدیق فرماتے تھے - جب تاریخ اٹھارہوین محرم سنہ مذکور اور شب جمعہ آئی - تو حاضرین

[1] اور ہم نے اُن کے ایسے جثے نہین بنائے تھے - کہ کھانا نہ کھاتے ہون - اور نہ وہ لوگ (دنیا مین) ہمیشہ رہنے والے ہی تھے ۱۲ -

Marfat.com

خدمت کو رخصت کر کے عالم محسوس سے ملک معقول کو روانہ ہوئے - اور حضرت غوث الاولیا کی نورانی آسایش گاہ کے پہلو مین خوابگاہ اختیار کی - آپ کی معنوی درویشی کا یہ بڑا شاہد عدل ہے - کہ آخری سفر کے بعد آپ کا نقد متروکہ تجہیز و تکفین کو کافی نہین ہوا - اور متاع - اساس البیت اور آبادی کے مکان کی قیمت میزان قرض کی برابر نہین آئی جو آپ کے ذمہ تھا - حال آنکہ چند سال آباد سرکار رہین اور معمور پرگنات بھی آپ کی جاگیر مین رہے - ہمیشہ فرمایا کرتے تھے - کہ حقیقی فقر والہ کا دل صاف ہوتا ہے اور معنوی تجرید والہ کا ہاتھہ چلنی کا حکم رکھتا ہے - اگر بالفرض مشرق و مغرب کی سلطنت کی دستگاہ اُس کو مل جاوے - تب بھی وہ ظاہری تعلقات مین مبتلا نہ ہو - اسی بنیاد پر کہا ہے - جس کسی نے کہا ہے

مصرع گدا اگر ہمہ عالم بدود ہند گداست -

یاد شیخ نور محمد خلیل جانپانیری

آپ بوہرہ قوم مین سے ہین - مدت ساٹھہ سال تک خوردہ فروشی کی بساط سے قناعت - توکل - اور رضا بہ قضا کے ساتھہ نعمت حاصل کرتے رہے بازار نشینی کے شیوہ کو اپنے مقام خلوت در انجمن کے چہرہ کا نقاب بنائے رکھتے تھے جب حضرت غوث الاولیا نے گوالیار سے ہجرت فرما کر اپنا جہان افروز جمال گجرات نشینون کو دکھایا - تو ایک روز بازار جانپانیر کے راستہ مین حضرت غوث الاولیا کی کیمیا اثر نگاہ شیخ کے استغراق پر جا پڑی - فرمایا - اے شیخ - کہان تک فطری نور مخفی رکھو گے - بہت مدت ہوئی ہے کہ لوح محفوظ سے تمہارا خطاب شیخ نور اللہ ہو گیا ہے - یہ کہکر حضرت غوث الاولیا نے آپ کا ہاتھہ اپنے ولایت بخش ہاتھہ سے پکڑ کر دوکان سے اُٹھا لیا - اور دوکان کو فقرا پر لٹا کر - آپ کو خانقاہ مین لے آئے - اُسی وقت خلعت خلافت پہنا کر رہنمائی اور شیخوخیت کی مسند پر بٹھایا - پھر اخیر زندگانی تک آپ سوائے عزم مسجد کے حجرہ سے باہر نہین نکلے - اور اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ[1] کا مظہر بن گئے - خوابگاہ احمد آباد -

تمہید عذر گزاری

چونکہ کتاب گلزار ابرار - طوالت سے مطلق خالی - اور اختصار سے بالکل مالا مال - چار چمن

[1] اللہ ہی کے نور سے آسمان اور زمین کی روشنی ہے - ۱۲

Marfat.com

کی چار چہوٹی طنابون مین بندہی ہوئی ہے - اس سبب سے بہت سے دانش وبینش والے اصحاب کے حالات کے سبزہ زار کو تفصیل نگار قلم کے سینچنے سے نہین - بلکہ مجمل نویس قلم کی ہواداری سے بہی سرسبز نکر سکا - اور اس نہ لکہہ سکنے کی خلش ہمیشہ دل کے اندر خراش پیدا کرتی رہتی - اگر اپنے اپنے وقت کے تذکرہ نویسون نے صدر الذکر اصحاب کے بابرکت حالات لکہنے سے کدورت خاطر کی جہاڑ پونچہہ کر کے صفائی نہ بخشی ہوتی - با اینہمہ دل اور جان کو تسلی اور تسکین نہین ہوئی - ناچار ہر ایک ملک کے چند اصحاب جو اس چار چمن کی انجمن مین رونق بخش نہین ہوئے تہے - اُن کے نام آخر مین لکہکر جس طرح فرمانون کو تمام کرنے کے بعد مہر اور سکہ سے مزین اور مسجل کرتے ہین - اسی طرح راقم نے بہی اس رسالہ کو مکمل اور مرتب کیا بیت

نام ہر یک کہ در دہ نامۂ ماست		رونق خانقاہ نامۂ ماست	

یاد شیخ ابوالفتح دھلوی

آپ - سید محمد گیسو دراز کے خلیفہ ہین - آپ کے مراتب اور مقامات نہایت عالی تہے - گلبرگہ شہر سے باجازت پیر بزرگوار گجرات مین تشریف لائے - بہت سے اصحاب معرفت کے کمالات آپ کی رہنمائی کی بدولت - قوہ سے فعل مین آئے - جیسے (۱) شیخ علی خطیب احمد آبادی - اور (۲) شیخ سراج الدین - شروع شروع مین یہ دونون صاحب - سلطان السادات قطب عالم بخاری کے مرید تہے - مگر اخیر مین شیخ ابوالفتح کی صحبت سے فیض پایا - (۳) شیخ محمد پیارا - ان کی پرورش سید محمد گیسو دراز نے اپنے عزیز پوتے شاہ ید اللہ حسینی کے حوالہ فرمائی تہی - خرق عادات مین اِن کو پورا کمال تہا اور (۴) شاہ جلال گجراتی - جو شیخ منکن کے پیر تہے - اور جو سنبہل کے ملّا وہ مین مدفون ہین - یہ چارون اصحاب آپ کے مرید تہے -

یاد مولانا مسعود بیگ

آپ - ترکان عراق و تبریز کی قوم مین سے ہین - کہتے ہین - آپ کے ہاتہہ مین معرفت کا میوہ کتابی علم کے باغیچہ مین کمال کی شاخ سے آیا تہا - لیکن صحیح روایت یہ ہے - کہ مسعود بیگ - شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی کے مرید ہین - ترکمانی تہے - سپاہیانہ وضع تہی - ظاہری علم اور فضیلت کی تحصیل سے کوئی حصہ نہین ملا تہا - چراغ دہلی کی خدمت سے آپ کی دانش وبینش کی شمع روشن ہوئی تہی

Marfat.com

اور آپ کاملون کے درجہ پر پہونچے - بہت سے رسالے عربی اور فارسی زبان مین آپ کی طرف منسوب ہین - آپ کی تصنیفات جو زیادہ تر مشہور ہین مراۃ العارفین - اور غزلون کا دیوان ہے - جس کو آپنے پیر تبریز کی طرز پر فراہم کیا ہے -

(۱) شیخ شہاب الدین لکھنوی - صاحبی بحرین - اور محرم اسرار کونین تھے - (۲) مولانا حجۃ الدین ملتانی آپ کی پرستش اور پرہیزگاری طرح کا تھا - اور اقوال و افعال مین شوق انگیزی کی شان عیان تھی - چشتیہ بڑے بڑے سلسلون کو عربی زبان مین نظم کیا ہے - (۳) مولانا بدرالدین تولہ (۴) مولانا رکن الدین (۵) خواجہ عبدالرحمن سارنگ پوری (۶) خواجہ احمد بدایونی (۷) خواجہ لطیف الدین کندسالی - (۸) مولانا نجم الدین محبوب عرف شکر خای تانیسری (۹) خواجہ شمس الدین داری جنہون نے اپنے پیر کے ملفوظات کو صحیفون کی شان مین محفوظ کیا ہے (۱۰) مولانا سراج الدین حافظ بدایونی (۱۱) مولانا قاضی شاہ بانکلی (۱۲) مولانا قوام الدین کیدہ اودہی جن کی نسبت شیخ کلام کرنے مین ہمیشہ نیک مرد کرکے خطاب کیا کرتے تھے (۱۳) مولانا برہان الدین ساوی (۱۴) خواجہ عبدالعزیز بانگرموی (۱۵) مولانا جمال الدین اودہی جو تحصیل علم اور تعلیم فنون مین بڑی دستگاہ رکھتے تھے (۱۶) مولانا بحاش جو دہلی کے تمام علما مین مناظرہ کے اندر سبقت کیا کرتے تھے -

القصہ صدر الذکر تمام بزرگان نام آفرین جو آلہی حقائق کے نمونے اور ایزدی تجلیات کے مظاہر ہین ان مین سے اکثر کو خرقہ خلافت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی کی خدمت سے حاصل ہے - اور ہر ایک نے اپنے اپنے مقام پر گروہ کے گروہ لوگون کو جن کی جیب حسن عمل کے نقد سے بھری ہوئی تھی - اپنی ہدایت بخش تلقین سے سلوک اور رہنمائی کے خزانہ کا مالک بنا دیا ہے - غرض اس سے ہے کہ طریقت کا سلسلہ اس نمود بے بود کا رشتہ ٹوٹنے کے وقت تک مسلسل جاری رکھین - اور نیز انہون نے غول کے غول بنی آدم کو جہالت کے غار سے اپنے فیض تعلیم کی بدولت علم اور دانائی کے بالاخانہ پر چڑھا دیا ہے - اس نیت سے کہ عنصری اور فانی صحیفون سے موجودات کے نقوش مٹنے کے روز تک کتابی تصویر خانہ مین رنگ آمیزی کرتے رہین -

یاد مولانا عالم دہلوی

آپ کا لقب فرید الدین ہے - سلطان فیروز ابن رجب خلجی کے زمانہ مین - اُن کے داماد ملک

Marfat.com

تہ بازخان نامی کے مصاحب تھے۔ کئی قسم کے علوم اور فنون مین تبحر حاصل تھا۔ بالخصوص فقہ کے اصول اور فروع مین آپ کی یکتائی کا ڈنکا بجتا تھا۔ فتاوی تاتارخانی آپ کی ہی تالیف ہے۔ عجب کتاب ہے فقہ کی تمام جزئی روایتین۔ جو فتوی لکھنے والون اور لکھوانے والون کو درکار ہوتی ہین اس فتوی کے بابون درج ہین۔ کہتے ہین سلطان نے بہت کچھ کوشش کی تھی کہ فتاوی تاتارخانی فتاوی فیروزشاہی کے ساتھ نادر ہوجاوے۔ لیکن مصنف نے اس کو قبول نہین کیا۔ اور اپنے محسن مصاحب کے نام پر معنون اور قرین کردیا۔ اس کتاب کی تالیف اسی سال مین ہے۔ کہ جس کی اکائیان۔ دہائیان اور صدیان سات سات ہین۔

اس مین شک نہین۔ اگر ایسے لوگ۔ لوازم آشنائی کے بارہ مین حقیقت کا لحاظ نہ کرکے تمنا کے تیز مزاج گھوڑے کو سابقہ معرفت کی شاہراہ سے لوٹا لیجائین۔ اور اس بابت ہوا وہوس کی تحصیل کے میدان۔ اور نفس پروری کے کوچہ مین اُس کو جولانی دین۔ تو پھر یہ مناسب ہوگا کہ حق شناسی اور حق گزاری کی امید کا قافلہ۔ دلون کی سرائے سے کوچ کرجاوے۔

یاد مولانا سمارالدین جونپوری

آپ قاضی شہاب الدین زاہلی کے بالواسطہ شاگرد ہین۔ سلطان حسین۔ ابن سلطان ابراہیم شرقی آپ کا ہی شاگرد ہے۔ چونکہ سمار الملۃ کی رائے امور ملکی مین بیش بہا ہوتی تھی۔ لہذا سلطان نے خواہی نہ خواہی مسند وزارت پر بٹھا کر قتلق خانی خطاب عطا فرمایا تھا۔ جب سلطان بہلول لودی نے سلطان حسین شرقی پر لشکر کشی کی۔ تو قتلق خان گرفتار کرلئے گئے۔ اور شہر دہلی مین لاکر مثل یوسف قید خانہ مین محبوس رکھے گئے۔ دہلی کے بہت سے باستعداد لوگون نے آپ کے دیدار اور گفتار سے قلبی فروغ اور فراغ بہم پہونچایا۔ بالخصوص شیخ عیسی ابن شیخ بدر آپ کی صحبت مین بہت جایا کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے۔ کہ خان۔ ظاہری و باطنی علم مین ایسا کمال رکھتے ہین۔ جس مین نقصان نہین ہے۔

(۱) مولانا شمس الدین (۲) شیخ رکن الدین (۳) بابو تاج الدین (۴) شیخ مردان (۵) شیخ جہانگیر (۶) اور شیخ کبیر۔ ان محقق بزرگون نے شہر جونپور مین نشو ونما پائی تھی۔ اور اسی شہر مین ان کی خوابگاہین بھی ہین۔ چشتیہ اور سہروردیہ سلسلہ مین منسلک تھے۔ اور اس باکمال جماعت مین سے ہر فرد۔ تن گدازی۔ جان نوازی۔ تحصیل علوم۔ اور عمل کے ساتھ تکمیل علوم مین۔ استوار پہاڑون کی مانند

Marfat.com

راسخ بمستقیم - اور مستقل رہا۔

یاد (۱) شیخ حاجی چراغ ہند (۲) وسید اسد الدین

یہ دونون صاحب ظفر آباد کے باشندے۔ اور شیخ رکن الدین جونپوری کے خلفا مین سے ہین دن اور رات - بقلمون نفس کے ساتھ روزہ داری کا محاربہ رہتا تھا - اور بیداری کی صف آرائی رہتی تھی جہاد اکبر کے میدان مین شہسوار تھے۔

یاد شیخ المداد صالح

آپ شیخ عبدالواحد کے خلفا مین سے ہین - ظاہری اور باطنی علوم آپ مین جمع تھے - لیکن کتابی علم کو اپنے باصفا باطن کے جمال کا برقع بنا کر ہمیشہ درس دینے مین مشغول رہتے تھے - اکثر اُس زمانہ کے طالبان علم - آپ کی خدمت مین فضیلت اور مولویت کی اونچی سیڑھی پر چڑھ گئے ہین۔

منجملہ اُن کے ایک **مولانا مجد الدین محمدؐ** ہین - تمام علوم اور فنون مین آپ کی مشکل کشا تصانیف اور لطیف تالیفات ہین - اور ہندوستان کے بہت سے متبحر علما آپ کے شاگرد ہین - اور مشہور سلسلون کے اکثر مشائخ آپ سے کامل طور پر بہرہ یاب تھے - ہجری سنہ نوسو تیس مین فرمان روائے سلطنت ظہیر الدین بابر شاہ نے ملک ہند کو فتح کیا تھا اُس زمانہ مین آپ مسند حیات پر ارباب فضل کی فیض رسانی کر رہے تھے - اس بزرگ دولت اور بزرگ دوست بادشاہ کی طرف سے آپ کے بارہ مین بہت کچھ تعظیم اور توقیر ظہور مین آتی تھی -

اُنہین مین سے ایک **مولانا عبد القادر** صابونی ہین - شہر دہلی کے تمام درس دینے والون مین آپ افضل تھے - کہتے ہین - مولانا عصام الدین ابراہیم اسفرائنی کے شاگردون مین سے ایک شاگرد بیان کرتا تھا -

"سنہ ہجری سنہ نوسو چالیس مین شرح کافیہ مولانا المداد کی جو میان اللہ دیا کر کے لوگون مین مشہور ہین - دہلی مین لایا تھا - مولانا کے تمام شاگردون نے اور نیز دیگر علما نے اُس شرح کو مطالعہ کر کے تعلیقات اور حاشیے چڑھا دیے - جب مین دار العلوم بخارا کو لوٹ کر گیا اور اُستاد کی نظر سے وہ حاشیے گزرے تو تمام تعلیق نویسون مین سے مولانا عبد القادر کی علم نحو مین زیادہ تعریف فرمائی"

Marfat.com

یاد مولانا عبداللہ

آپ مولانا شمس الدین انصاری لاہوری کے فرزند ہین - آغاز جوانی سے آپ کو مخدوم الملکی - اور شیخ الاسلامی کا خطاب تہا - آپ کی تقریر کی زبان اور تحریر کا قلم - فصاحت اور بلاغت کی عروسون کو زیور پہنا کر حسن دوبالا کرتا تھا - آپ کے قلم کی لکھی ہوئی تالیفات اور تعلیقات تو بہت کچھ ہین - لیکن عصمۃ الانبیا - منہاج الوصول - اور رسالہ تفضیل عقل بر علم - جو عقلی اور نقلی دلائل سے استوار کیا گیا ہے - یہ تین کتب باتمیز ظریفون کے نزدیک آپ کی جملہ تصنیفات مین زیادہ مقبول ہین - ہجری سنہ نوسو چونتیس مین جب میر ابوالبقا ابن میر عبدالباقی ابن میر تقی الدین محمد جو ایران اور توران کے تمام علما اور فضلا مین افضل تہے - ہند مین آئے - اور یہان کے علما کے ساتھ علم آزمائی کی مجلسین ہوئین تو انہون نے مخدوم الملک کو سب پر ترجیح دی - اور فرمایا - اس نوجوان کی معنوی فطرت - پختگی کی راہ سے کمال پیری مین - اور استحکام کے اعتبار سے آغاز شباب مین ہے زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے کہ حج کی فرضیت ساقط ہونے کے بارہ مین انہین معمولی کتب فقہ مین سے آپنے روایتین سو سے زیادہ ہی زیادہ نکالی تہین اکثر روایتون کی بنا - راستہ کے غیر مامون ہونے پر رکہی تہی - لیکن اخیر مین تقدیری کرشمہ - عرش آستانی اکبر شاہ کی سلطنت کے صدر الصدور شیخ عبدالنبی کی رفاقت مین - آپ کے گردن اختیار - اکراہ (ناخوشی) کی رسی مین باندہ کر دریا کے راستہ سے سفر حجاز کو لے گیا - ایک مدت تک اُس اسلامی مقام مین رہے - اور مدرسانہ گفت و گو کے ذریعہ سے مختلف علوم کے آئینون کی زنگ دور کر کے صیقل پر چڑہایا - جب آپنے قدیمی وطن کو معاودت کی - تو اثنائے راہ مین احمد آباد گجرات بہی پڑا یہان پر آپ کا زمانہ حیات جو تقریباً سو سال تہا - پورا ہوا - اور صدر عالی قدر عرش آستانی کے دربار معلی مین آ پہونچے - اور جس طرح سے مقدر مین تہا - روز زندگی کی شام لے لی -

یاد مولانا عبدالرحمٰن لاہوری

آپ شہر لاہور کے بڑے عالمون مین سے ہین - خواجہ عبدالحق احراری کی خدمت مین ارادت لائے ہوئے تہے - ہجری سنہ نوسو پچاس مین جہان فانی کو رخصت فرمایا - خوانگاہ لاہور -

Marfat.com

یاد (۱) مولانا حسام الدین سنرو (۲) مولانا حسام الدین سرخ

یہ دونون صاحب شہر لاہور مین مختلف فنون کے اندر ملکہ رکھتے تھے - اور اِن کے اخلاق بھی پسندیدہ تھے - خواجگان سلسلہ نقشبندیہ کی خدمت مین ارادت مندانہ برتاؤ سے پیش آتے تھے - ہجری سنہ نوسو ستر مین اس عنصری ملک سے بارنیستی باندھ کر چلے گئے - خوابگاہ لاہور -

یاد مولانا بدرالدین اسحٰق

آپ علم اور پرہیز کے خزانہ تھے - احراریہ سلسلہ کے حضرات سے مریدانہ اعتقاد رکھتے تھے اور اس خانوادہ کے بزرگ اصحاب بھی آپ کے فطرت فروش اور بافیض درس مین کتاب کھول کر شاگردی کرتے تھے - اور اپنے حوصلہ کے انداز کے موافق جس علم سے جاتے تھے -

یاد مولانا عبدالسلام لاہوری

آپ علماے زمانہ مین افضل تھے - ہجری سنہ نوسو سترہ مین مولانا سعید ترکستانی سفر حجاز کے ارادہ پر سندھ کی طرف آئے تھے مگر کچھ آسمانی واقعات پیش آجانے کے سبب سے مقصد کو نہ پہونچ سکے اور ناچار ولایت ماوراءالنہر کی طرف لوٹ جانا پڑا - کہتے تھے سندھ کے عالمون مین مولانا عبدالسلام ایک ہی سرآوردہ وقت ہین - ہجری سنہ نوسو اسی مین آپ کے نفس مطمئنہ نے اِرجِعِی اِلٰی رَبِّکِ کی ندا قبول کر کے سامان باندھا - اور دارالسلام کی طرف چلا گیا - خوابگاہ لاہور -

لهم دار السّلام عند ربّهم
یقال السّلام ههنا بمعنی السلامة
ومن کان فی رق شئ من الحوادث
والمکونات لم یجد مشامه رائحة
السلامة وانما یجدها من یحرز
رقبته من رق المخلوقات عرضا
کانت او جوهرا - ظاهرة کانت

ان کے لئے ان کے پروردگار کے ہان سے دارالسلام مقرر ہے بعض کہتے ہین سلام کے معنی اس مقام پر سلامتی کے ہین - اور جو شخص حوادث کی یا کون و مکان کی کسی شے کی قید مین مقید ہوگا - اس کے دماغ مین سلامتی کی خوشبو نہین پہونچے گی - یہ خوشبو اوسی شخص کے دماغ کو پہونچیگی جس کی گردن مخلوقات کی قید سے محفوظ (آزاد) ہوگی یہ حفظ عارضی ہو یا اصلی ہو ظاہری ہو - یا باطنی ہو - اور قرآنی آیۃ اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ اسلامی قوم جنت مین رہنے والی ہے - لیکن

Marfat.com

او باطنة والاية تشير الى ان القوم في الجنة
لكنهم ليسوا في اسر الجنة بل تحرزوا من رق
كل كون لقوله تعالى لا يستوي اصحاب النار
واصحاب الجنة اصحاب الجنة هم الفائزون
الفوز النجاة من كل ما يمكن فيه شائبة
علاقة او ملاحظة رق ويقال شرف قدر تلك
الدار لكونها في محل الكرامة واختصاصها
بغدية الزلفة والا فالاقطار كلها دار
لكن قيمة الدار ما يجار في معناه انشدوا

قطعه

اني لاحسد جاركم لجواركم
طوبى لمن اضحى لدارك جارا
يا ليت جارك باعني من داره
شبرا لاعطيه بشبر دارا
يقال الحقيقة وان كانت منزهة من قبول
الجوار وليس القرب منه تبدا في الاقطار
فاطلاق هذا اللفظ لقلوب الاحباب مونس
بل لو جاز القرب في وصفه من حيث المسافة
لم يكن لهذا كثير اثر وانما حيوة القلوب
بهذا لان حقيقته مقدسة عن
هذه الصفات ثم لاجل قلوب احبابه
يطلق هذا ولو قع العلماء في كد التاويل
بل هو هذا امارة الحب انا من اجلك

یہ لوگ صرف جنت کے پردہ مین بیٹھنے والے نہین ہین - بلکہ کل کونی و مکانی
قید سے نجات پاوینگے جیسا کہ اللہ تعالی جل شانہ کا ارشاد ہے - اصحب نار -
(دوزخی) اور اصحاب جنت (جنتی) باہم برابر نہین ہو سکتے ہین - کیونکہ
اصحاب جنت ہی نجات پانے والے ہین -

فوز کے معنی ہین نجات پانا - اُن تمام چیزون سے جن مین شائبہ کسی علاقہ
کا یا رعایت کسی قید کی پائی جاوے - اور کہتے ہین - اس دار السلام کے
مرتبہ کا شرف اس سبب سے ہے - کہ یہ محل کرامت مین واقع ہوا ہے - اور
قربت قربی کے ساتھ خصوصیت رکھتا ہے ورنہ کل اقطار دار (گھر) ہین لیکن
قدر و قیمت گھر کی باعتبار ہمسائگی ہوتی ہے اسی معنی مین کسی شاعر نے اچھا لکھا ہے

ترجمہ

مین آپ کے ہمسایہ پر آپ کی ہمسائگی کے سبب سے حسد کرتا ہون
جو شخص آپکے گھر کا ہمسایہ ہو کر رہا - اُس کو بڑی خوشی کا موقع ہے
اے کاش آپ کا ہمسایہ اپنے گھر مین سے مجکو فروخت کر دیوے
ایک بالشت بھر زمین - مین اوسکو بالشت بھر زمین کے عوض ایک پورا مکان دیدونگا
کہتے ہین - اگرچہ حقیقت ایزدی ہمسائگی قبول کرنے سے بالکل پاک ہے اور
حقیقت کا قرب - قرب اقطار کے ذریعہ سے نہین ہوتا ہے باانیہمہ اس
لفظ قرب کا جو اطلاق کیا گیا ہے - تو اس کا سبب یہ ہی کہ لفظ قرب کا اطلاق
قلوب احباب مین اُنس پیدا کرنے والا ہے - بلکہ اگر قرب کا وصف مسافت
کے اعتبار سے جائز مانا جاوے تو بھی اس کا کچھ مزید اثر نہین ہے - اور
اسی قرب سے قلوب کی حیات ہے کیونکہ حقیقت ایزدی ان صفات سے
پاک ہے - پس قلوب احباب کے لحاظ سے قرب کا لفظ بولا جاتا ہے
اور البتہ علما تاویلات کے جھگڑے مین پڑے ہوئے ہین بلکہ یہی تو
محبت کی علامت ہے - کہ مینے آپکے سبب سے ایسی شے کو اپنے

Marfat.com

حملت الذی لا استطیع | اپر انگیز کرلیا جس کی استطاعت نہین رکھتا تھا۔

یاد (۱) شیخ نورالدین و (۲) شیخ شمس الدین

یہ دونون اصحاب شیخ یعقوب ابن شیخ رکن الدین کے فرزندان رشید ہین - اولین صاحب زادہ ظاہری علم سے بہت کچھ بہرہ یاب تھے - تکمیل علم کی سیڈھی پر چڑھ کر اخیر مین دریاے لاہور کے کنارہ موضع میانی مین چلے گئے تھے - اور وہین گوشہ درویشی اختیار کرلیا تھا - اور بقیۃ العمر اُسی گوشہ مین اور اُسی کنارہ دریا پر گزار دی - دوسرے صاحب زادہ کو بھی بقدر حاجت رسمی علم کا سرمایہ حاصل تھا - سلوک اور طریقت کے اندر اپنے بڑے بھائی کی برابر تھے - دونون صاحب زادے اپنے پدر بزرگوار کی راست روی کے راستہ پر ثابت قدم تھے -

مولانا قاضی شاہ لاہوری - شریعت اور طریقت کی شاہراہ کے سوا - قدم نہین رکھتے تھے - اور مجاز و حقیقت کے اصول سے بھی پوری معرفت حاصل تھی - بیخودی کے گوشہ مین قناعت پسندقوت سے عمر گزاری - اور مرتبہ تلوین (ایک مقام ہے تصوف کا) کی رنگ آمیزی سے رہائی پاکر بے رنگی کے مقام مین آسودہ رہتے تھے -

یاد مولانا اسمعیل لاہوری

آپ ارباب حدیث کی بڑی سند دینے والون مین سے ہین - فقہ اور سنت کی کتابین ایران مین شیخ الاسلام مولانا سیف الدین احمد شہید ہروی - اور حضرت امیر سید جمال الدین عطاء اللہ محدث کی خدمت مین تصحیح اور مطالعہ فرمائی تھین - نقشبندیہ سلسلہ مین ارادت رکھتے تھے - امیر عبداللہ ہروی جو میر قطبی کر کے مشہور ہین شیخ جلال واعظ ہروی بخاری کے مرید تھے - امیر عبداللہ کی ملازمت مین آپ مریدانہ سلوک سے پیش آتے تھے - ہجری سنہ نوسو اسی مین فرمان طلب قبول فرماکر لاہور مین خوابگاہ اختیار کی -

یاد (۱) مولانا المداد و (۲) مولانا شمس الدین

آپ دونون صاحب شیخ احمد ابن شیخ شمس الدین ملتانی سلطانپوری کے بیٹے ہین - بڑے باکمال عالمون مین سے ہین - ان کے پدر بزرگوار - ملتان کے بزرگان ولایت مین سے تھے - اور

Marfat.com

اِن کے جدامجد جناب مولانا کمال الدین داؤد ہین - جو تمام علوم مین فاضلان عہد کے اُستاد تھے فنون حکمیہ کی زیادہ تر تحصیل - سید شریف جرجانی کی خدمت مین بمقام شیراز کی تھی - القصہ ان اصحاب کے طبقہ مین - دین - دانش - دیانت - درویشی - پرہیز - پرستش - پند - اور پذیرائی یہ جملہ اوصاف موروثی اور نیز کسبی ہین -

خواجہ قطب الدین سہرندی - زمان کے شرف - مکان کی سعادت - علم کے کمال - اور عمل کے جمال ہین شیخ الہدا وصالح کے سہیم وشریک تھے - اور مولانا مجدالدین محمد کی خدمت مین لوجہ اللہ محبت اور دوستی رکھا کرتے تھے - سرائے مجد کے دروازہ پر آپ کی قبر اس مدعا کی شاہد ہے -

یا د شیخ بدرالدین سہرندی[1]

آپ شیخ یحییٰ کے خلیفہ ہین - جو مقام سندیلہ مین قیام رکھتے تھے - اور نہایت بزرگ تھے اُس نواح کے بہت سے عالی قدر لوگون نے استنباط انوار بدرالملۃ سے کیا - اور آپ کی تلقین کی روشنی مین طریقیت کی منزلین طے کی ہین - منجملہ ان کے

ایک میان امان اللہ ابن میان غازی سہرندی ہین - جو مقاصد فنون کے عالم مخفی اسرار کے عارف - کلام مجید کے حافظ - اچھے شاعر - رنگین نگار منشی - موسیقی دان - مختلف قلمون کے خوشنویس اور فقرائے باب اللہ کے خادم تھے -

دوسرے مولانا میر علی کنبو ہین - صاحب حکمت وصفا تھے - اور آپ کا ظاہر ہمیشہ باطن کا مغلوب رہتا تھا - درویشون کے ساتھ ہمیشہ پرستارانہ بسر کیا کرتے تھے - اُس زمانہ مین سہرند کے اکثر فضلا - آپ کے ساتھ نسبت شاگردی رکھتے تھے - آپ کے تمام شاگردون مین افضل - جامع کمالات صوری ومعنوی شیخ عبدالحی ہین - جو شیخ جوہر کے مشہور تھے -

یا د میان علی شیر سہرندی

آپ ایک عالم تھے - جن کو تمام مشہور سلسلون سے بالخصوص قادریہ خانوادہ سے استحکام کے ساتھ نسبت تھی آپنے عمر عزیز مشائخ طریقیت کی خدمت مین صرف کر کے ہجری سنہ نوسو پچاسی مین عالم علوی کو کوچ فرمایا -

---

[1] سرہند کو سہرند بھی کہتے ہین ایک شہر کا نام ہے ۱۲ -

Marfat.com

یاد شیخ احمد سرہندی

آپ فقہ کے اصول اور فروع کو اُستادانہ جانتے تھے۔ اور اکثر اہل تجرید۔ اور صاحب فنا مشائخ کے ساتھ اعتقاد صحیح رکھتے تھے۔ اُس مقام کے تمام چھوٹے بڑے ہنگام ضرورت فتوی۔ آپ کے محکمہ مین آکر اپنی مشکلات حل کیا کرتے تھے۔ ہجری سنہ نوسو چھیاسی مین مفتی قضا کے حکم سے آپنے نقد حیات ملک الموت کے سپرد کردیا۔

یاد شیخ عبدالاحد سرہندی

آپ شیخ عبدالقدوس چشتی کے دلی ارادتمندون مین سے ہین۔ آپکو مولویت کا شرف۔ اور تصنیف و تالیف کا سلیقہ حاصل تھا۔ بہت سے مفید رسالے۔ آپکے قلم کے لکھے ہوئے ہین۔ باطنی شعلہ۔ پردہ سوز برق تھا۔ اس کی روشنی مین آپ نے مجاہدہ کے ہنگامہ سے نکل کر مشاہدہ کے نمونہ تک راہ پائی تھی۔ بڑی عمر تک خوشحال زندہ رہے۔ مگر وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا ۝ کے قبیلہ مین داخل نہین ہوئے۔

قال بعض المحققين ارذل العمر زمان الفترة بعد المجاهدة وحال الغيبة المشاهدة ويقال ارذل العمر تحجب المرء بحيث لا يعرف قدره ويقال ارذل العمر التطوع في اعتقاد الحسبان ان شيئا غير الله۔	بعض محققین نے فرمایا ہے۔ رذیل ترین حصہ عمر کا وہ زمانہ ہے جس مین مجاہدہ کے بعد فترہ واقع ہوجاوے یا وہ حالت ہے جس مین مشاہدہ کے بعد حجاب واقع ہوجاوے۔ بعض کہتے ہین رذیل ترین حصہ عمر کا وہ وقت ہے جس مین انسان ایسا پھنس جاوے کہ اپنی عمر کی قدر نہ پہچان سکے۔ بعض کہتے ہین رذیل ترین حصہ عمر کا وہ زمانہ ہے جس کے اندر انسان اس خیال کے وادی مین خوشی خاطر سے چلے کہ کوئی شے اللہ جل شانہ کے سوا بھی ہے۔

یاد (۱) شیخ علاء الدین سارنی و (۲) شیخ خیر الدین سارنی

یہ دونون صاحب۔ الٰہی تجلیات کے مظہر تھے۔ پرہیز اور صبر کا مرقع۔ توکل اور محویت کی چادر

لہ اور تم مین سے کوئی کوئی سب سے زیادہ نکمی عمر (یعنی بڑھاپے) کی طرف لوٹا کر لایا جاتا ہے۔ کہ (سب کچھ) جاننے پیچھے۔ (آخر مین ستر ابتر ہوکر کچھ سمجھے (بوجھے خاک) نہین۔ ۱۲

Marfat.com

دانش اور بنیش کا خرقہ اور فقر و فاقہ کی گودڑی - اپنے مشرب کے قدر پہنے ہوئے تھے - تمام تعلقات سے آزاد خاطر اور آزادانہ رہتے تھے -

یاد شیخ اختیار الدین سارنی

آپ کو تمام اشیا کے روحی تصرفات ہین - اور جاندارون کے ضمائر معلوم کرنے مین کامل اختیار تھا - روایت ہے کہ عزیزان قصبہ سارن چشتیہ اور سہروردیہ سلسلہ مین مراسم ارادت و خلافت ادا کیا کرتے تھے - موحدانہ ولایت احمدی کی چادر اور فقر محمدی کی عبا علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ اپنی دوش ہمت پر رکھتے تھے - اور انفسی و آفاقی (عالم ارواح اور عالم شہادت) کی رموز سے واقف تھے - کما فہم من مضمون بعض مکتوبات لبعضہم الی بعضہا منہا -

عزیزمن - ارباب بصیرت کو تحقیق طور سے دریافت ہوا ہے - کہ آدم علیہ السلام اور اُن کے بنی نوع کی پیدائش - ذات اور صفات جلت عن احاطۃ کی معرفت کے واسطے ہے - اور یہ معرفت اس مقدمہ پر موقوف ہے - کہ شناخت نتیجہ اس امر کا ہے - کہ عارف اور معروف کے درمیان مین اشتراک اور اتحاد - صورت اور معنی کے اندر پیدا ہو جاوے - نظیر اس کی یہ ہے کہ جب تک کوئی شخص بادشاہ نہین ہو جاتا ہے - وہ دوسرے بادشاہ کے حالات اور اوصاف کا فی الحقیقت عارف نہین ہو سکتا ہے - پس انسان بدون اِس مرتبہ کے حقیقی مالک الملک - اور اصلی ملک الملوک کو کیسے پہچان سکتا ہے - اسواسطے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے جو انسان کو پیدا کیا - تو اپنی سلطنت کی صورت اور ملکیت کی صفت پر پیدا کیا - تاکہ انسان - انسانی سلطنت کی مطابقت - الٰہی سلطنت کے ساتھہ اس ترتیب سے دیوے - کہ دل عرش - دماغ کرسی - قوۃ خیال لوح محفوظ روح حیوانی اسرافیل - دوسرے ظاہری حواس اور باطنی قوی ملائک - قبہ دماغ جو اعصاب کا منبت - اور قوت نامیہ کا منبع ہے آسمان اور کواکب - اخلاط اربعہ اور کیفیات ممتزجہ عناصر اور قوت ہاے ہاضمہ و مدبرہ - سپاہ اور اہل کچہری - یکے بادیگرے جڑے ہوئے اعضا وغیرہ رعیت - اور انسانی روح جو یگانگی - بیچونی - اور بیچگونگی کے عالم سے اصل خلقت مین حصہ اپنے ساتھہ لیکر آئی ہے - سب پر بادشاہ اور حکمران ہے -

القصہ عالم ارواح پر عالم شہادت کے قیاس کی شرطین انسان کو حاصل کرنا چاہیئے - اور

Marfat.com

اور معلوم کرنا چاہیئے کہ جو شخص ازلی عنایت کی مدد سے جس کا رسول - پیر کا ارشاد اور مرید کا شغل ہے اپنی سرداری کے اسباب درہم برہم کر کے ناشناسا ویران جنگل مین جا کر مقیم نہ ہوگا - اور نیز جو[۵۱] مَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى کے گروہ مین داخل نہ ہوگا - وہ شخص اس معرفت کے فروغ سے ان معانی کی اصل صفائی دیکھ سکے گا - وہی شخص الٰہی معرفت کی سعادت سے سرفراز ہوگا - اور وہی شخص[۵۲] مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ کے دائرہ مین داخل ہوگا - لیکن اس معرفت کا چہرہ بدون فکر کے نظر نہین آسکتا ہے - اور فکر - ذکر سے - اور ذکر محبت سے پیدا ہوتا ہے - اور سالک طالب جب تک دنیا کی خرابی خواری - تباہی - اور تباہی (انتہا) معلوم کر کے - اس کو دشمن قرار نہین دیتا ہے - اور اس کی محبت کو جو بغض - حسد - کینہ - اور نیز دیگر خسیس عادتون اور ناقص سیرتون کا سرمایہ ہے - بالکل سینہ کے اندر سے جھاڑ بہار کر جگہہ پاک صاف نہین کرتا ہے - تب تک اس کی گردن اس مکار دنیا کی محبت کے طوق سے آزادی نہین پاتی ہے - اور ایزدی محبت جل ذکرہ اس کی انسانی سلطنت مین پیدا نہین ہوتی ہے وھذا مما اتفق علیہ خاتم النبیین والانبیاء السابقون والاصحاب والاولیاء اللاحقون - امید ہے کہ توحید کی توفیق بخشنے والا اللہ جل شانہ اپنے تمام دوستون کو انفس وآفاق (عالم ارواح اور عالم شہادت) کی یگانگی اور اصل کے اندر سایہ کی فنا کا مسکا شفہ روزی فرماویگا -

اس انفاس فروشی کی غرض - اس امر کا ظاہر کرنا ہے - کہ اس مقبول جماعت کے کچھہ لوگ تو ظاہر و باطن سے آراستہ اور بیرونی و اندرونی گزشتگی سے پیراستہ تھے - جو فنا اور بقا کے مرحلے - اور جمع و تفرقہ کی منزلین طے کر کے اہل کشف و کرامات ہو گئے - کچھہ لوگون نے کاغذی نقوش کی شناخت اور تحصیل کی سیر مین سخن آفرینی کا منصب پاکر علم کا دروازہ اہل جہان کے سامنے کھول دیا - اور بعض لوگ درویشی - قناعت - گوشہ نشینی - اور تن گدازی کے طریقہ مین مشغول ہو کر تجرید اور تفرید کی شاہراہ پر پڑے -

یاد شیخ یحییٰ کبیر بختیار

آپ مخدوم جہانیان کے خاص مرید - اور بزرگ خلیفہ ہین - جو کوہستان ملتان اور قندہار کے درمیان ہے - اس مین رہتے تھے - سیادت اور شرافت کے نسب کے ساتھہ خلافت اور شیخیت کا شرف آپنے

---

[۵۱] جو شخص اس (دنیا) مین (دیدہ و دانستہ) اندھا (بنا) رہا - وہ آخرت مین بھی اندھا ہوگا - ۱۲ [۵۲] جس شخص نے اپنے نفس کو پہچانا - اس نے اپنے رب کو بھی پہچانا -

Marfat.com

حاصل کرلیا تھا - تمام صحرا کے رہنے والے افغان آپ کے ساتھ اعتقاد اور ارادت سے پیش آتے تھے - اب آپ کی نسل کے تمام افراد بختیار کے لقب کے ساتھ مشہور ہین منجملہ ان کے

ایک شیخ محمد بختیار ہین - تمام ہند کے رہنے والے افغانون کی گردنون مین آپ کی بیعت کا طوق پڑا ہوا ہے - جیسے شیر خان سورا پنے تئین آپ کے مریدون مین سے شمار کیا کرتا تھا - اور اپنی ظاہری سلطنت اور اُس کا تسلط آپ کی باسعادت دعا کا ثمرہ سمجھتا تھا - شیر خان سور ہجری سنہ نوسو سینتالیس مین ہند کے تمام صوبون کا فرمان روا - ہو چکا ہے - شیخ محمد کے فرزند خواجہ خضر دار السلطنت آگرہ مین گوشہ گزین تھے انہون نے اپنے آباو اجداد کا طریقہ اور مشرب تعلیم کرتے کرتے زندگی کی شام کو اجل کی صبح کر دیا تھا -

منجملہ پرہیزگاران سلسلہ بختیاریہ کے دوسرے شیخ حسن محمد - اور تیسرے شیخ ابابکر تھے - جنہون نے آغاز جوانی مین ترک و تجرید کی توفیق پاکر اپنے بابرکت اوقات خدا پرستی مین گزارے -

یا دسید حسین مشہدی

آپ کے آبائے کرام نجف کے ہین - اور خوابگاہ بہروچ گجرات ہے - مخدوم جہانیان کے سعید خلیفہ تھے - اکثر سفرون مین ہمرکاب اور ہم عنان رہنے کا شرف حاصل تھا - آپ کی باحقیقت باطن بالکل سید محمد گیسو دراز کے ہم رنگ تھین - غالبًا ان دونون بزرگون کا باطنی باغ - ایک ہی ندی کے پانی سے سینچا گیا - اور شاداب ہوا ہے -

القصہ - یہ دونون والا فطرت نامور اپنے وقت مین کمالات اسمائی کے عیش محل کی رونق تھے - اور رہنمائی کی صفائی سے فروغ معرفت کی متلاشی اپنی آنکھون مین خداشناسی اور حق بینی کا سرمہ لگاکر نورانی رکھتے تھے - نفعنا اللہ والمسلمین ببرکات آثارہم اجمعین -

یا دسید شیخ ابن شیخ عبداللہ عندروسی صادقی یمنی حضرموتی

آپ عالی نسب سادات مین سے ہین - نسب مین حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کو پہونچتے ہین - حدیث - اسمار رجال - اور انساب کے علم مین - سیر و تاریخ مین - اصطلاحات تصوف مین - اور بیان عرفان مین کامل طور پر تبحر اور رسائی رکھتے تھے - داد و دہش کی ہمت کی - اور اخذ و جر سے درگزر کرنے کی مشق اعلیٰ درجہ کو پہونچائی تھی - اپنی مدۃ العمر مین کسی امیر و وزیر کے دروازہ پر نہین گئے

Marfat.com

اپنے عالی خاندان آباواجداد کا سلسلہ صحیح ہوتے ہوئے۔ قادریہ خانوادہ اور مغربیہ خاندان مین اپنی ارادت اور خلافت کی نسبت قایم کرتے تھے۔

یاد شریف شیخ

ذاتی اور اکتسابی دونون طرح کی شرافت آپ کو حاصل تھی۔ دسوین دور کے اخیر حصہ تک حیات کی مسند پر بیٹھے رہے۔ راقم گلزار بہی شریف کی شریف ملازمت سے بہرہ یاب ہوچکا ہے۔ احمد آباد کے محلون مین سے ایک محلہ جوہری واڑہ ہے۔ اُسی مین آپ کی خوابگاہ ہے۔

یاد شیخ عبد المعطی

آپ اپنے وقت کے بزرگ محدثین مین سے ہین۔ حدیث کی تصحیح اور سند آپ کی ایک واسطہ سے امام سخاوی مصری کی خدمت مین پہنچتی ہے۔ احمد آباد مین رہتے تھے۔ قادریہ اور مغربیہ خانوادہ مین اعتقاد ارادت رکھتے تھے۔ ہجری سنہ نوسو چوراسی مین عالم علوی کو کوچ فرمایا۔

یاد شیخ عبد اللہ و شیخ رحمت اللہ

ان دونون بزرگوارون کی زادبوم سیوستان سند ہے۔ ایک تو انہون نے شہر مدینہ مین رہکر زادھا اللہ شرفاً علم حدیث کی تحصیل بہت کچھہ کی تھی۔ دوسرے شیخ علی متقی کے ساتھہ شیخ ابوالحسن بکری شافعی مصری کی ملازمت مین اور نیز دیگر والاسند محدثین کی ملازمت مین حاضر ہوکر احادیث کی تصحیح کی۔ اور عالی درجہ کی سندین لی تھین۔ لہذا یہ دونون بزرگوار شیخین مدنی کے لقب سے مشہور تھے۔ بالآخر گجرات مین آکر دونون نے احمد آباد مین مکان قیام تجویز کرلیا تھا۔ لیکن شیخ عبد اللہ کو حجاز کی طرف پھر لوٹ جانے کی توفیق ہوئی۔ اور ہجری سنہ نوسو چوراسی مین مدینہ معظمہ کے اندر آخری خوابگاہ اختیار کی۔

یاد سید عطا محمد

آپ کا لقب علاء الدین ہے۔ صحیح النسب سادات۔ اور سلسلہ قادریہ کے عالی مرتبہ مشائخ مین سے ہین۔ احمد آباد گجرات مین ریاضت اور عبادت کے لئے۔ ایک حجرہ تجویز کرلیا تھا۔ ہجری سنہ نوسو اکتالیس تھا۔ کہ جنت آشیانی ہمایون شاہ نے جب صوبہ گجرات فتح فرمایا۔ تو سلطان بہادر ابن مظفر گجراتی شکست کھاکر جزائر کے سواحل کی طرف بھاگا۔ اُس وقت سید نے بھی بہادر کے لشکر کے ہمراہ ہجرت کی تقدیری کرشمہ سے۔ دریا کے ایک ساحل پر اسیر فرنگ ہوگئے۔ اور جب وہان سے رہائی ملی۔ تو حرمین محترمین

Marfat.com

زادھما اللہ شرفاً کے طواف سے سعادت حاصل کی - پھر وہان سے تھوڑی سی ہی مدت مین قدیمی وطن کی طرف بازگشت فرمائی - آپ کے حالات کا بیان کسی قدر اس طرح پر ہے کہ ایام سال کا اکثر حصہ روزہ مین گزرتا تھا - روزہ کے اندر افطار کا سبب ضیافت کے سوا اور کوئی نہین ہوتا تھا - آپ کا رات کا کھانا صرف ایک پیالہ شوربائے باقلا - اور ایک پیالہ دودھ ملا ہوا قہوہ تھا - دونون پیالون کا وزن پانچ چھ چمچہ سے زیادہ نہین ہوتا تھا چشتیہ - سہروردیہ - مغربیہ - اور بخاریہ خانوادہ سے بھی اجازت - خلافت اور ارشاد کا خرقہ ملا تھا - عربی شعر شیخ ابن فارض مصری کی روش پر کہا کرتے تھے - اعجوبۃ الزمان - اور نادرۃ الدوران - یہ دو دیوان آپ کے - ارباب سخن مین مشہور ہین - ماہ ربیع الاول ہجری سنہ نو سو چھیاسی مین آخری سفر فرمایا - آپ کی قبر اوسی خانقاہ مین بنائی گئی - جس مین رہتے تھے - پانچ بیٹے اور تین خلیفہ چھوڑے - سب رشید تھے - اولین فرزند سجادہ نشین تھے - سید عبدالرزاق نام اور ابوبکر کنیت تھی دوسرے فرزند سید نصیر نام اور ابوصالح کنیت تھی تیسرے فرزند سید محمد - چوتھے فرزند سید علی - اور پانچوین سید احمد تھے - اولین خلیفہ شیخ بہاءالدین - دوسرے خلیفہ شیخ محمد - اور تیسرے خلیفہ شیخ ابراہیم تھے - یہ تمام اولاد اور خلفا - رہنمائی کی مسند پر ظاہری و باطنی کمالات - دینی و دنیوی سعادت - اور علمی و عملی شرف سے آراستہ اور پیراستہ تھے - اور زمانہ کے مشائخ اور اولیا کے حلقہ مین کامل طور پر امتیاز رکھتے تھے -

یاد شیخ کلیم الدین موسی گجراتی

آپ نامور علما مین سے ہین - تقریر اور تحریر مین فصیح زبان اور شیرین قلم تھے - کئی طرح کی عبادات مین اپنی اوقات منضبط رکھتے تھے - شمس عالم اور قمر عالم آپ کے فرزندان رشید ہین - یہ دونون صاحبزادے حقانی انوار اور ربانی تجلیات کے مظہر تھے - ان تینون اصحاب کی خوابگاہ احمد آباد مین ہے -

یاد شیخ نصیر جمال

آپ کی خوابگاہ نوساری مین ہے - جو گجرات کے پرگنات مین سے ہے - آپ شیخ الشیوخ سہروردی کی پاک نسل سے ہین اپنے زمانہ کے قطب تھے - بہت سے لوگ آپ کی ہدایت سے کمال کے درجہ کو پہونچے -

Marfat.com

یاد شیخ شریف محمد

آپ ہجری سنہ نوسو چوراسی مین منڈو (مانڈو) مین تھے۔ تصوف کا آغاز۔ علم کی تحصیل۔ جواہر خمسہ کا عمل۔ دعوات کی استجازۃ۔ اذکار کی سند۔ اور اشغال درشتہ الحق کی تعلیم۔ یہ تمام کام آپنے۔ شیخ محمود جلال شطاری کی خدمت مین کئے تھے۔ جو راقم گلزار کے مربی ہین شیخ نصیر جمال کی نسل مین سے ہین۔ کشایش (کشف ہونے) کے بعد چند روز آپنے قصبہ دیواس مالوہ کے کوہسار مین ریاضت کی۔ اور یہان سے حضرت غوث الاولیا کی زیارت کے واسطے گوالیار کو گئے۔ گوالیار پہونچکر شیخ عبداللہ سجادہ نشین کی خدمت سے اور شیخ ضیاء اللہ۔ اور نیز یہان کے دیگر مشایخ کی خدمت سے فیض حاصل کیا۔ پھر یہان سے دہلی کی سیر کے واسطے روانہ ہوئے۔ دہلی مین اہل دہلی کے قلوب اور قبور کی زیارت کی۔ پھر گجرات کو لوٹ آئے۔ اب اپنے آباے کرام کے وطن مین۔ چراغ معرفت روشن کرکے۔ گوشہ گزین ہین۔ ہجری سنہ ایک ہزار اٹھارہ تک خبر ملی ہے۔ کہ مسند حیات پر بیٹھے ہوے تھے۔ خدا کرے۔ عمر دراز ہو۔

این ترانہ در پردہ شکر گزاری ست

الحمد للہ المعین علی اتمام ما اراد ظھورہ فی الازل منا کہ چارون صدیون کے بیدار دل اصحاب جواخروی خوابگاہ کے تہ خانون مین آسودہ ہین۔ اِن کے موحدانہ حالات کے لکھنے سے فراغت ہوئی اور جو شب زندہ داران خلافت ظاہری زندگانی کے دالان مین تلقین وارشاد کی انجمن۔ ان ایام مین گرم رکھتے ہین۔ اُن کے بابرکت حالات لکھنے کے واسطے ایزدی تجلیات کے دربار سے مجکو شروع کرنے کی توفیق ملی اعلموا ایھا الجالسون علی بساط القرب والمحبۃ کہ یہ بات کسی اہل دانش کے یقین مین نہین آتی ہے۔ کہ ارباب سیر و تاریخ۔ اصحاب تذکرہ و تبصرہ۔ اور اہل انساب و اسماء رجال۔ اس امر کا شکر کیون کر ادا کرین۔ کہ محیی علی الاطلاق نے اُن کے خامہ تصنیف کے ذریعہ سے نفس کتابت مین کرامت کے طور پر عادۃً احیاے اموات اور ابقاے نسل انسانی کی وہ خاصیت عطا فرمائی ہے۔ جو نطق کے ذریعہ سے انفاس مسیحائی کو بطور معجزہ عطا فرمائی تھی۔ یا دین سکھائے۔ وہ خاصیت رعایت و شفقت کے طور پر نفس رحمانی کے ساتھ

Marfat.com

مخصوص ہے اور لہ مَنْ اَحْیَاهَا فَکَاَنَّمَا اَحْیَی النَّاسَ جمیعاً کے ثواب کا خلعت مصنفین کو پہنا کر کافی امتیاز بخشا ہے۔

اس مین شک نہین۔ کہ طبیعت اور فطرت کے اہل حقیقت اور صاحب طریقت گروہ نے عالم ارواح اور عالم اجسام کی رموز دانی کے دریا مین جو اپنے ادراک کا جال ڈالا ہے۔ اس تلاش سے اُن کی غرض سوائے اس کے نہین ہے۔ کہ عالم شہادت اور عالم ترکیب کے بیابانی شکار کے بارہ مین تو حلال و حرام۔ اور منع و اجازت کی نسبت کہین اختلاف اور کہین اتفاق ہے۔ لہذا اپنی فرصت کا وقت اس شکار کے کام مین صرف نہین کرنا چاہیے۔ تاکہ روز پرسش کی کشاکش سے۔ جواب دہی کی کش مکش مین گرفتار نہ ہونا پڑے۔ بلکہ بجائے اِس کے فنا اور استغراق کے دریا مین مراقبہ کو شکار کا موقع دیا جاوے۔ اور کشف اور عین الیقین کے ذریعہ سے مرکبات اور مجردات کے حقائق کو شکار کر کے حقیقۃ الحقائق کے دستر خوان پر الاکل علی ملک المبیح کے فتوی کے بموجب اپنے لئے مباح کیا جاوے۔ تاکہ فرقانی بطون کی عرفانی مجلس مین آیۃ اُحِلَّ لَکُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ کے مخاطب ہونے کا شرف حاصل ہو۔

قیل المراد من البحر الفناء فی الله ومن الصید حقائق الموجودات ومراکز الکائنات۔ کما قال بعض المحققین فی تفسیرہ حکم البحر خلاف حکم البر فاذا غرق العبد فی بحر الحقائق سقط حکمہ فصید البحر مباح لہ لانہ اذا غرق صار محوا فما الیہ ولیس بہ ولا منہ اذ ھو محو والله غالب علی امرہ۔

کہا گیا ہے۔ کہ بحر سے مراد فنا فی اللہ اور صید سے مراد موجودات کی حقیقتین اور کائنات کے مرکز ہین۔ جیسا کہ بعض محققین نے اِس آیۃ کی تفسیر مین فرمایا ہے بحر کا حکم بر (جنگل) کے حکم کے خلاف ہوتا ہے۔ جب بندہ حقائق کے دریاؤن مین غرق ہوا۔ تو حکم بری اُس پر سے ساقط ہو گیا۔ اور اس وقت مین دریا کا صید اُس کے واسطے مباح ہو جاتا ہے۔ کیونکہ بندہ جب غرق ہو گیا تو وہ محو ہو گیا۔ پس کوئی بات نہ اُس کی طرف سے ہے نہ اس کے ساتھ ہے۔ اور نہ اُس کی طرف سے ہی کیونکہ وہ تو محو ہی اور اللہ جل شانہ اپنے حکم پر غالب اور قادر ہے۔

لہ جس نے مرتے کو بچا لیا۔ تو گویا اس نے تمام آدمیون کو بچا لیا ۱۲ ۵۲ دریائی شکار تمہارے لیے حلال کیا گیا ہے ۱۲

Marfat.com

اس بنیاد پر اعتقاد اور اخلاص کی منزلون کے رہنے والون اور چلنے والون کے حال وقال کے مناسب یہ ہے - کہ اس جماعت کے جس حال اور قال کو اپنے ادراک کی ترازو سے صحیح صحیح وزن نہ کرسکین - یا جس حال وقال کو اپنے حوصلہ کے ظرف مین نہ لاسکین - اُس حال وقال کی تحقیق اور تصحیح سے متعرض نہ ہون - کیونکہ جس شے کو اس جماعت نے آفتاب کشف کی روشنی مین پایا ہے اُس کو یہ لوگ چراغ عقل کے پرتو سے نہین دیکھہ سکتے ہین - لہ اسمہ

از خرد جان را جہان افروز نتوان ساختن	از فروغ شمع شب را روز نتوان ساختن

یا ایها الذین امنوا لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم قال بعض المحققین فی تفسیرہ اذا اسبل علیکم ستر اللطف فلا تتعرضوا للعلم بما اخفی علیکم فیتنغص بالتجسس علیکم عیشکم ویقال لا تتعرضوا للوقوف علی محل الاکابر فلا یستوجبون ذلک فیسوءکم تقاصر رتبتکم۔	مسلمانو! بہت باتین (کریدکرید) نہ پوچھا کرو - کہ اگر تم پر ظاہر کردی جائین تو تم کو بُری لگین - اس آیۃ کی تفسیر مین بعض محققین نے فرمایا ہے - جب تمہاری آنکھون پر (مصلحۃً کسی امر کے مخفی رکھنے کے واسطے) مہربانی کا پردہ ڈال دیا جاوے تو جو امر تمہارے اوپر مخفی رکھا گیا ہے - اُس پر علم حاصل کرنے کے درپے نہ ہو - کیونکہ اس تلاش سے تمہارے اوپر تمہارا عیش منغص ہوجاوے گا - اور بعض کا قول یہ ہے کہ تم اکابر کے مقامات پر وقوف حاصل کرنے کے درپے نہ ہو - کیونکہ اکابر یہ علم تم کو دنیا (اپنے اوپر) واجب نہین سمجھین گے - اور پھر تم کو اپنے مراتب کی کمی بُری معلوم ہوگی -

پس یہی بہتر ہے - کہ اصحاب دعوت اس کتابی کہف (غار) کے اندر عبارت کی قیلولہ گاہ مین بے اعتبار اغیار کی نظر سے اپنے تئین پوشیدہ رکھین - اور حقائق ومعارف بیان کرنے کے مقام پر بظاہر تخت راحت کے سونے والون کی طرح سے خاموشی - اور باطن مین محفل زندگانی کے مسند نشینون کی مانند گویائی اختیار کرین - تاکہ ان کی رہنمائی کی ہمیشہ رہنے والی بہار - طالب افسردہ دلون کی زمین استعداد سے مل کر اس زمین کو الرضوان عنہم ورضوا عنہ کا باغ بنا دیوے الی یوم الوقت المعلوم -

یاد شیخ علیؒ ابن شیخ قاسم سندھی

جب آپ کی عقیدت کے آفتاب سے وحدت کی شعاعین لگین - مقبولیت کے چاند مین معائنہ

Marfat.com

کا اقتباس ہو- مراقبہ مشاہدہ کے جہان کو حاوی ہو- ہمت کا سایہ دار درخت- بدنصیب درویشون کے سرون پر چتر کا کام کرے- ہنگام ارادت آپ کی دست بوسی- ایزدی عرفان کا سرمایہ بخشے- تلقین کی گوہر فشان زبان- آلہی وجدان کے خزانہ کا راستہ دکھا دے- ایک لحظہ کی باطنی توجہ ملک وملکوت (عالم شہادت اور عالم ارواح) کے کام بنا دے- اور آپ کی کشادہ پیشانی کا شیوہ- ربانی لوگون کی دل ربائی کرے- تو کیونکر کہا جا سکتا ہے- کہ آپ کے وجود کا باغ صرف علوم اور فضائل کی بہار سے سرسبز ہے- بلکہ یون کہنا نہایت موزون ہے کہ آپ کا فیض رسان وجود تمام عقول اور کل علوم کے چمنستان کا نوروز ہے- مدظلہ العالی آپ شیخ لشکر محمد عارف کے مرید اور خلیفہ ہین- اگر تصوف کے شہرستان کو شیخ لشکر محمد عارف کی بصیرت کا قدم فرسودہ کوچہ اور سلوک کے سنسان جنگل کو صاحب ممدوح کی دانش کے قدمون سے کھندی ہوئی گہائی کہا جاوے تو ناموزون نہ ہوگا قاسم سرہ-

شیخ علیسی کی زادبوم ایرج پور دارالسلطنت صوبہ برار ہے- ایک روز آپ نے فرمایا- جن ایام مین میری مان مجھسے امیدوار تھین- اُن ایام مین پدر بزرگوار کے اُستاد نے خواب دیکھا- حضرت سلیمان علیہ السلام میرے گھر تشریف لائے ہین- انہین ایام کے قریب قریب میری مان نے یہ خواب دیکھا- کہ مولانا یونس ہمارے گھر آئے ہوئے ہین جو ایک عالم متبحر اور درویش مستغرق تھے- ان ایام مین پدر بزرگوار ایک گانون کو گئے ہوئے تھے- جو ایرج پور کے نزدیک ہی ہے- والدہ ماجدہ نے علی الصباح عمی واستادی شیخ طاہر محدث کی خدمت مین حاضر ہو کر یہ واقعہ خواب کا عرض کیا- عم مکرم نے فرمایا- تمہارے اس شکم سے ایک فرزند پیدا ہوگا- جس کو دونون جہان کی ریاستین نصیب ہونگی بالآخر عم مکرم کے موثر انفاس کے فیض سے روز یکشنبہ تاریخ پانچوین ذی حجہ ہجری سنہ نو سو باسٹھ یا ترلیسٹھ کو عنصری تصویر خانہ مین میرا نقش نمودار ہوا- عم مکرم نے تیمناً اپنے عم کے ہم نام میرا نام علیسیٰ رکھا- عم مکرم کے عم محترم- دونون جہان کے فضائل اور کمالات سے آراستہ- قرآن کے حفظ اور قراۃ کے ساتھ نامور- اور سخاوت ورویت مین شہرہ روزگار رکھتے- اس کے بعد پدر بزرگوار- اُس موضع سے لوٹ کر آئے کہ جس موضع کو گئے ہوئے تھے- تو اُنہون نے اپنے اُستاد کی خواب کی بنیاد پر یہ چاہا-

Marfat.com

کہ میرا نام سلیمان رکھین لیکن بڑے بھائی کی بزرگی اور ادب کے لحاظ نے باز رکھا۔ پھر تاریخ پانچوین محرم ہجری سنہ نوسو اکیاسی کو پدر بزرگوار کا سایہ میرے سر پر سے اُٹھ گیا۔ اسی سال اپنے عم مکرم رحمہ اللہ کے ہمراہ سامان اقامت اُٹھا کر برہان پور خاندیس مین چلا آیا۔ اور ہم دونون نے ہمین مکان تجویز کرلیا۔ ہجری سنہ نوسو پچاسی تہا۔ کہ رہنما پیر کی تلاش کے واسطے۔ جو معرفت کی آباد اور بافروغ بستی مین پہونچا دیوے۔ سیاحی کی شورش نے دل کے اندر سے پاؤن باہر نکالا۔ جب مکان سے نکل کر۔ مسافرت کے راستہ مین چل کھڑا ہوا۔ تو دوسری منزل پر قصبہ کرولہ واقع ہوا۔ اِس کے قریب پہونچکر یہ تلاش ہوئی۔ کہ منزل پر جلد پہونچکر کسی عزیز آشنا کا مہمان ہونا چاہیے۔ یہ خیال دل مین استحکام کے ساتہہ قایم ہوا۔ اور اس اندیشہ سے خاطر مین ایک قسم کی شگفتگی تہی۔ ایکبارگی ایک گہاٹی مین راہ بہول گیا۔ کوہستان اور بیابان مین بہت کچہہ سرگردانی اُٹھائی۔ اتنے مین دور سے ایک ویران دیہ نظر آیا۔ مین سمجہا۔ کہ پٹے پُرانے کپڑے جو پاس ہین۔ یہ بہی لٹ جاوینگے۔ یہ خیال کرتے ہوئے فقیر اور رفیق دونون شکستہ دل اور دعاکنان پانی کی تلاش مین گانون کے کنارہ پہونچے ویرانہ کے گوشہ مین جو لوگ بیٹھے ہوئے تہے۔ اُنہون نے ہم درویشون کو دیکہا۔ اور دوستی دلجوئی۔ فردتنی۔ اور خوش دلی کے ساتہہ گانون کے اندر لے گئے۔ اور جو کچہہ اُن سے ہوسکا۔ پرستاری مین کوتاہی نہین کی۔ اس کے بعد آیندہ منزل کے واقعات بہی اسی روز کی طرح پیش آئے۔ یہ دو قوی ثبوت دیکہکر توکل کا خیال دل مین پیدا ہوگیا۔

القصہ جب مین اجین مالوہ مین پہونچا۔ تو شیخ عبدالکریم ابن شیخ راجے محمد قادری علیہ کی خانقاہ مین اُترا۔ اُن ایام مین مالوہ کی جاگیردار اور امیران اعظم ایک اہم کام کے واسطے شہر کی حدود مین خیمے لگا لگاکر ایک جگہہ جمع ہوئے تہے۔ شہر کے مشائخ اور عالمون نے چاہا کہ میری ملاقات اِن اصحاب سے کرادین اور میرے علم۔ پرہیز۔ فقر۔ اور فنا غرض کہ جو کچہہ بہی اللہ تعالیٰ جل شانہ کی خوشنودی کے واسطے عرق پیشانی سے فراہم کیا ہے۔ اُنکو قلیل المقدار تنخواہ کے عوض بیچ دین۔ سبحان اللہ

راقم گلزار بہی اُن ایام مین وہان موجود تہا۔ آپ کے دیدار سے بہرہ یاب ہوا تہا۔ اور بیچنے والون کے

Marfat.com

خلاف راے دی تھی۔ چونکہ لوگون کے قرارداد کو آپ کے الہام پذیر ضمیر نے پسند نہین کیا۔ لہذا دوسرے روز پیغام کے ذریعہ سے سب کو رخصت کر کے۔ سارنگ پور کا راستہ لے لیا۔ آپ کہتے تھے۔

"جب مین سارنگ پور پہونچا۔ تو شیخ عبدالملک شطاری کی ملازمت مین حاضر ہوا۔ شیخ عبدالملک شطاری شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی کے خلیفہ تھے۔ اور سالک تھے۔ مگر اہل توحید و تحقیق۔ بہت کچھ مہربانی فرمائی۔ اور معرفت کی باتین تعلیم کین۔ میرا ایک رفیق تھا۔ جس کا دست راست کارآمد نہ تھا۔ کج تھا جب کھانا سامنے آیا۔ تو اُسنے بایان ہاتھہ خرقہ کے اندر سے نکالا۔ اور مذاق سے کہا۔ روایت کے بموجب عیسیٰ کے ساتھہ اندھا شخص ہونا چاہیے۔ نہ کج ہاتھہ والا۔ تھوڑی دیر اسی قسم کی باتون سے دل بہلتا رہا۔ پھر جب مین گوالیار کو گیا۔ تو یہ چاہا۔ کہ الٰہی مجذوب سید کبیر حسینی کی قبر پر جاؤن۔ فوراً دل مین یہ بات آئی۔ کہ جب تک حضرت غوث الاولیا کے روضہ کی آستانہ بوسی سے سعادت حاصل نہ کرون گا۔ تب تک کسی دوسری جگہ نہین جاؤن گا۔ جب مین قبلہ خدا پرستان حضرت غوث الاولیا کے حظیرہ مین پہونچا۔ تو دل مین آرام اور بصیرت پیدا ہوکر کچھہ ایسا جما۔ کہ ہمیشہ فاتحہ کو حضرت غوث الاولیا کی روح پر فتوح کا تحفہ کرتا رہتا ہون۔ پھر گوالیار سے روانہ ہوکر دارالسلطنت آگرہ مین آیا۔ یہان پر قاضی جلال الدین ملتانی علمی مدرسہ کے استاد اور خانقاہ کے صوفی تھے۔ اِن سے ملا۔ انہون نے اول ہی۔ رئیس المحدثین علمی شیخ طاہر کے حالات دریافت فرمائے۔ مینے جواب مین مانڈو کی کیفیت بیان کی۔ اُس وقت مولانا ابوبکر عطار اللہ۔ اور حکیم اسحق لاہوری بیٹھے تھے۔ اُنہون نے کہا۔ یہ مہمان شیخ طاہر کے بھائی کا بیٹا ہے۔ بہت خوش ہوئے۔ اور بہت دلجوئی کی۔ مینے چند روز پُران کہان پر چند تارکان دنیا کے ساتھہ بسر کیے۔ ہر روز کسی قدر نقد ہاتھہ آجاتا تھا۔ اور شکم پروری کے شامل ہوجاتا تھا۔ یہ دیکھکر دل مین خدشہ پیدا ہوا۔ شاید میری درویشی۔ ایزدی درگاہ مین قبول نہین ہوئی۔ جو ہر روز تونگرانہ۔ سیری کے ساتھہ گزرتی ہے۔ اس اندیشہ پر مین دلیرانہ آزمایا گیا۔ اس آزمایش مین ظاہر ہوا۔ کہ اس طرح کا توکل بھی شرک خفی ہے۔ اور قوت القلوب مین جو التوکل[1] ھو الفرار عن التوکل کا بیان ہے۔ وہ یہین سے ہے۔ جب اس قضیہ

[1] توکل ۔ تکا ۔ سے ساگیا ہے ۱۲

Marfat.com

من بھی خوب اندیشہ کیا گیا - تو تسلسل کی صورت معلوم ہوئی - پس حیرت ہوئی - کہ توکل کیا چیز ہے - بحکم الٰہی - نفس ملہم نے آگاہ کیا - کہ اسم قوی اور متین کی اُس تجلی کو توکل کہتے ہین - جو سالک کے دل پر پڑے - یعنی جب تک درویش کا دل اِن دونون بزرگوار اسمون کا تجلی گاہ نہین ہو جاتا ہے - تب تک اوسکو متوکل نہین کہتے ہین - اور یہ توکل - توحید حق اور فنائے خلق کے معنی مین ہے - قصہ کوتاہ مینے برہان پور کو باز گشت کی - یہان آکر ایک حسین منظر کے حسن پر دل مائل ہوا - اور محبوبیت کی نوبت یہان تک پہونچی - کہ کتاب پڑھنے کے وقت صحیفون کے حروف اور خطوط سے - نام محبوب کے نقش کے سوا - کچھہ نظر مین یا اندیشہ مین نہین آتا تھا - اور نماز کی محراب مین محبوب کی صورت سے صنم ہونے کی شان اختیار کی - بلکہ ادراکات اور حواس اپنے مدرکات سے بیکار ہو کر محبوب کے سوا کچھہ معلوم نہین کر سکتے تھے - قوۃ ذائقہ - پانی کو دودھ سے جدا نہین کر سکتی تھی - اور کان - نغمہ کو نوحہ سے علیحدہ نہین پہچانتے تھے - میرے سودا کی کسی قدر کیفیت استادی عم مکرم کو معلوم ہوئی - تو فرمایا - ایسی استعداد والا اگر رسمی علم کی طلب چھوڑ کر ایزد شناسی کے دامن سے لٹک جاوے - تو سب سے زیادہ جلدی مقصد مین کامیاب ہو جاوے - بالجملہ چونکہ محبوب کی صورت نظر کے سامنے سے بالخصوص نماز کے اندر - تغافل کرنے اور لاحول پڑھنے پر بھی دور نہین ہوئی - اور مینے اِس بات کو از روے شریعت ناروا جانا - لہذا شیخ لشکر محمد عارف شطاری قدس سرہ کی خدمت مین حاضر ہو کر اصلیت گمراہی بیان کی - اِن ایام مین طالبان ہدایت کی عنان شیخ لشکر محمد عارف کے دست رہنمائی مین تھی - شیخ لشکر محمد عارف نے فرمایا - تین روز روزہ رکھو - اور چوتھے روز تلقین ذکر لو - ذکر کے نور سے - یہ وسواس نیستی کی طرف کوچ کر جاوینگے - چنانچہ مینے ایسا ہی کیا - ہنوز تیسرا روزہ افطار نہین کرنے پایا تھا - کہ میرا دل اُس تعلق سے یکبارگی ہٹا - اور تلقین کے روز دل کے اوپر ذکر نے ایسی جگہہ پکڑی کہ گھر کی طرف واپس آنے کے وقت بازار کے چراغون سے اللہ جل شانہ کے نام کے سوا کچھہ بھی نظر نہین آیا - اور اِس چلہ کے آغاز مین تمام بدنی اعضا سے بلکہ ہر ایک بال کی جڑ سے

Marfat.com

ذکر مذکور مینے گوش خیال سے سن لیا - اِسی چلہ کے انجام مین توحید کا تخم - زمین دل پر بکھیرا گیا - اور دوسرے چلہ کی بہار سے گلستان بنا دیا گیا - اب مین اُسی گلستان سے بے شمار پھول - تصنیف اور تلقین کے ذریعہ سے - دوستان حال واستقبال کے واسطے ذخیرہ کرتا ہون"

ایک روز یاد کر کے آپ فرماتے تھے -

"رمضان کا مہینا اور ہجری سنہ ایک ہزار تیرہ تھا - ایک رات اعتکاف کے اندر مجمعہ معتکف سراپا عبودیت کی خاطر مین یہ بات آئی - کہ اس وقت مین تمام اصحاب کو جمعیت اور حضور حاصل ہے - اور حصن حصین کی حدیث مین لکھا ہے - کہ رقت قلب کا وقت دعا کی قبولیت کا محل ہے - لہذا مجکو دعا کا ہاتھ قبولیت کی امید پر اُٹھانا چاہیے - ہنوز یہ خیال نفس ناطقہ سے آگے بڑھکر زبان تک نہین آنے پایا تھا کہ مینے حق سبحانہ تعالیٰ کو اُن تمام مظاہر سے آشکارا دیکھ لیا جو نظر آتے تھے مع ذلک سوال کا خیال اس بنیاد پر دل سے دور نہین ہوا - کہ مرتبہ عبودیۃ اسی صورت مین ثابت ہوتا ہے -

انما یسال العبد امتثالا للامر الذی وقع فی قوله تعالٰے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ[1] فالعبد المحض لله سبحانه من هو لیس فیه شوب ربوبیة وشائبة رقیة لامرسواه ولیس لهذا الداعی همة ورؤم متعلقة فیما سال فیه من مسئول معین وغیر معین وانما همته مصروفة الی الامتثال فقط غیر متجاوزة	بندہ دعا صرف تعمیل حکم کے واسطے کرتا ہے جو اللہ جل شانہ کے قول ادعونی استجب لکم مین واقع ہوا ہے - کیونکہ خالص اللہ جل شانہ کا بندہ وہی ہو سکتا ہے - جس مین ربوبیت کا لگاؤ - اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کے سوا کسی اور شے کے ساتھ پھنساؤ نہ ہو - مذکورہ بالا سائل کا قصد اور ارادہ اُس شے کے متعلق نہین ہوتا ہے - کہ جس کے بارہ مین اُس کا سوال ہوتا ہے - خواہ وہ مسئول معین ہو - یا غیر معین ہو - سائل کا قصد تمام وکمال صرف تعمیل حکم کی طرف متوجہ

[1] - ہم سے دعا مانگتے رہو - ہم (تمہاری دعا) قبول کرینگے -

Marfat.com

الی مطلوب سواہ فانہ لایجوز ان یکون مطلوبا لان من شان المطلوب ان یکون موجودا فی نفس الامر ومفقودا عند الطالب باعتبار والغیر وما سواہ معدوم فی نفسہ فلا یکون من شانہ ان یطلب فلا ینبغی ان یطلب احد احدا سواہ فاذا اقتضی الحال السوال اللفظی سال عبودیۃ واذا اقتضی التفویض والسکوت عن الدعاء سکت عنہ

فسنح ھذا المرجوفی صورۃ التمیز علی خاطری عند تخیل السوال معًا الیست الموجودات یمکن ان تتصف بالرحمۃ الرحمیۃ کما اتصفت بالرحمۃ الرحمانیہ علی مقتضی رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ لان الشئ اذا اتصف بالرحمۃ الرحمانیۃ التی ھی عبارۃ عن نفس الرحمن وھو تجلی الوجود الواجب تعالی فلا یلیق ابتلاءہ بالقھر والعذاب لان صفۃ الرحمۃ ثابتۃ لحق سبحانہ بالذات وبالقصد وصفۃ القھر بالعرض وبالتبع

ہوتا ہے۔ اور اللہ جل شانہ کے سوا کسی دیگر مطلوب کی طرف متجاوز نہین ہوتا کیونکہ غیر اللہ کا مطلوب بنانا جائز نہین ہے کس واسطے کہ شان مطلوب یہ ہے۔ کہ وہ نفس الامر مین ضرور موجود ہو۔ مگر طالب کے نزدیک اُس کے اعتبار سے مفقود ہو اور غیر اللہ اور ماسوائے اللہ فی نفسہ معدوم ہین۔ لہذا اُن کی شان مین یہ بات داخل نہین ہے کہ مطلوب بنائے جاوین۔ پس ہرگز یہ بات سزاوار نہین ہے۔ کہ کوئی شخص بھی اللہ جل شانہ کے سوا کسی اور شے کو مطلوب بنائے اس صورت مین اگر حال۔ لفظی سوال کا مقتضی ہو۔ تو عبودیۃ کی راہ سے سوال کرے۔ اور اگر حال تفویض اور سکوت عن الدعا کا مقتضی ہو۔ تو دعا سے سکوت کرے۔

پھر معًا خیال سوال کے ساتھ ہی تمیز و تفریق کے طور پر میرے دل مین یہ سوال پیدا ہوا کہ اگرچہ تمام موجودات بمقتضائے رحمتی وسعت کل شئے رحمۃ رحمانیہ کے ساتھ متصف ہین۔ اور دلیل اس کی یہ ہے۔ کہ جب کوئی شے رحمۃ رحمانیہ کے ساتھ متصف ہو چکی جو عبارت نفس رحمن سے ہے۔ اور نفس رحمانی بعینہ وجود واجب تعالی کی تجلی ہے۔ تو پھر یہ بات کب موزون ہے کہ وہی شے قہر اور عذاب مین مبتلا ہو۔ لیکن کیا یہ ممکن نہین ہے۔ کہ موجودات جس طرح رحمۃ رحمانیہ کے ساتھ متصف ہوئی ہین۔ اسی طرح وہ رحمۃ رحیمیہ کے ساتھ بھی متصف ہوئی ہون۔ کیون کہ حق سبحانہ کے واسطے صفۃ رحمۃ بالذات اور بالقصد ثابت ہے اور صفت قہر بالعرض اور بالتبع۔

سلہ ہماری رحمت (اہل دنا اہل) سب چیزون کو شامل ہے ۱۲ ط

Marfat.com

وعلى هذا اما قال البيضاوى فى قوله تعالى اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وعدم غفران الشرك مقتضى الوعيد فلا امتناع فيه لذاته ليمتنع التزديد[۵۲] والتعليق بان تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ بِالْحُسْنٰى[۵۳]

اور اسی اصول پر مبنی ہے - یہ جو قاضی بیضاوی نے فرمایا ہے اللہ جل شانہ کے قول پاک ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم کی تفسیر مین وعدم غفران الشرک مقتضی الوعید (ترجمہ) یعنی شرک کا نہ بخشنا مقتضاے وعید ہے - اس بیان مین بذاتہ کوئی تناقض نہین ہے - کہ جس کی وجہ سے تردید[۵۲] اور کلمات تمت کلمۃ ربک بالحسنی کے ساتھ تعلیق ممتنع ہو -

آپ کی تصنیفات کا شمار یہ ہے (۱) روضۃ الحسنی (۲) اور عین المعانی یہ دونون رسالے نود نہ نام الٰہی کی شرح ہین - اول اول ہے - اور ثانی کا ثانی نہین ہے - (۳) انوار الاسرار - قرآنی تاویلات کے بارہ مین دوسری ذی تاویل اور حقائق نما تفسیرون پر نظر کر کے ثانی نقش ہے جس کو آپ کی فطرت کے نقاش نے معانی کے بدیع نگار قلم سے لکھکر اہل زمانہ کے سامنے پیش کیا ہے - (۴) رسالہ حواس پنجگانہ - جس مین آپنے حضرات حمس کے ساتھ مطابقت دی ہے شیخ صدر جہان دہارواں - آپ کے برگزیدہ خلفا مین سے ہین - ان کی التماس قبول فرما کر لکھا تھا - (۵) حاشیہ بر اشارۃ غریبہ کتاب انسان کامل جو شیخ عبدالکریم جیلی قدس سرہ کی تصنیفات مین سے ہے - یہ حاشیہ آپنے اُس وقت تحریر فرمایا تھا - کہ جب آپ شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی کے خلیفہ سید احمد دکنی کی شاگردی مین داخل تھے - (۶) شرح فارسی بر قصیدہ بردہ (۷) رسالہ قبلۃ المذاہب الاربعہ مع اشارات اہل التصوف (۸) حاشیہ بر شرح ضیائیہ - ایک شرح ہے جس کو حقائق آگاہ مولانا عبدالرحمن جامی نے کافیہ پر لکھا تھا - اس شرح پر آپنے حاشیہ چڑھایا ہے - یہ اُس وقت کی بات ہے - کہ جب آپ اپنے بڑے صاحب زادہ شیخ عبدالستار کو درس دیتے تھے - مولانا عبدالغفور اور مولانا عصام الدین کے حاشیون کے مقابلہ مین بڑی میٹھی میٹھی باتین لکھی ہین - (۹) فتح محمدی در علوم ما یتعلق بہ التفسیر - یہ کتاب شیخ فتح محمد کے واسطے تالیف فرمائی تھی - جو آپ کے چھوٹے فرزند

---

۵۱ اگر تو اُن کو عذاب دے - تو تجھکو اختیار ہے - یہ تیرے بندے ہین - اور اگر تو اُن کو معاف کرے - تو (کوئی تیرا ہاتھ نہین پکڑ سکتا کیونکہ) بے شک تو (ہی سب پر) غالب (اور) حکمت والا ہے ۱۲ ۵۲ التردید دائر بین النفی والاثبات ۱۲ ۵۳ (اے پیغمبر) تمہارے پروردگار کے کلمات سب کے سب خوبیون پر ہی تمام ہوئے ہین ۱۲ -

Marfat.com

ہین (۱۰) تتمیم شرح مائۃ عامل جسکو میر فتح اللہ شیرازی نے آغاز فرمایا تہا۔ مگر زمانہ کی بیوفائی کے سبب سے انجام کو نہین پہونچی تہی۔ اس کتاب کو آپنے میر سید علی ابن عم قاضی نور اللہ کی آرزو پر التفات فرماکر آغاز کی طرح انجام کو پہونچایا ہے۔ قاضی نور اللہ۔ عرش آستانی اکبر شاہ کے لشکر کے قاضی تہے۔

(۱۱) رسالہ عقود جس کو سب سے زیادہ مختصر عبارت مین لکہا ہے۔ ارباب حدیث گنتیون کا شمار اپنے ہاتہ کی انگلیون پر رکہتے ہین۔ اس کو عقود کہتے ہین۔ (۱۲) دو رباعی کی دو شرح (۱۳) ترجمہ اسرار الوحی بہی آپ ہی کا ترتیب دیا ہوا ہے۔ تقدیری کرشمون سے امید ہے۔ کہ ان سرتاپا کشف سے بہرے ہوئے رسالون کے نام سننے والہ کو اگر ان کے مطالعہ کا شرف حاصل ہوگا۔ تو میرے ستایش نما بیان کو لاف وگزاف نہ سمجہے گا۔

اس مین شک نہین۔ اگر تمام معاملہ ذی انصاف گروہ کے ساتہ ہی ہوتا۔ تو کوئی اندیشہ کی بات نہین تہی۔ لیکن کیا کیا جاوے۔ چند غربال منش اور صافی طینت لوگون سے بہی کام پڑنے والا ہے۔ اسواسطے ہر ایک رسالہ مین سے نمونہ کے طور پر ایک ایک نقل تحریر کرتا ہون۔ تاکہ جن اصحاب نے دعوت قبول کرلی ہے۔ وہ میری ستایش نمائی کے خوان پر سے صرف چاشنی چکہہ کر نہار منہ نہ اٹہہ جاوین۔

یہ انوار الاسرار کے دیباچہ کی نقل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لک الحمد یا من دعوتہ لطالبیہ الی جمال عزتہ فاتحۃ لابواب خزائنہ وکان دعوتہ موفورا	بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اے مقدس اور بابرکت خداوند حمد کے جمیع اقسام اور اشکال تیرے ہی لئے شایان اور موزون ہین جس ذات والا صفات کی دعوت (طلب) اُس کے جمال عزت کے طالبین کے واسطے اُس کے خزانون کے دروازون کی کنجی ہوسکتی ہے۔ نیز جس کی دعوت (طلب) نہایت زیادہ ہے وہ تو ہی ہے۔
ولک الشکر یا من لا وسیلۃ الی اظہار نعمہ الا بسعی بقلبہ ومن کان ساعیا بقلبہ یری کان سعیہ مشکورا	اور اے کثیر النعم منعم۔ شکر کے جملہ افراد اور انواع تیرے ہی لئے زیبا اور سزاوار ہین جس منعم کی نعمتون کے اظہار کے واسطے سواے قلبی سعی کے کوئی وسیلہ نہین ہوسکتا ہے۔ ایسا منعم تو ہی ہے۔ اور یہ مسلم ہے۔ کہ جو شخص دل کے ساتہ ساعی ہوتا ہے۔ وہ دیکہہ لیتا ہے۔ کہ اس کی سعی مشکور ہوتی ہے۔

Marfat.com

وعليك الصلوٰة والسلام
يا من حقيقته مجمع حقائق
جميع المراتب والمعالى ومن
منبع العوالم والمعالى و
وجوده لحضرة العوالم رحمة الله المتعالى وكان
كتابه مشهورا

اور نامی درود صلوٰۃ وسلام آلہی نازل ہو آپ پر اے ذات
پاک محمدی۔ جس شخص کی حقیقۃ جملہ مراتب اور محابی کی حقیقتون
کا مجمع۔ جس کی روح پر فتوح۔ عوالم اور معالی کا چشمہ جس کا
وجود باجود۔ ظہور عوالم کے واسطے۔ اللہ جل شانہ کی رحمۃ
اور جس کی کتاب۔ منشور (واضح) ہے وہ آپ ہی کی ذات
عالی درجات ہے۔

وعلى الذين فضلوا بالصحبة
الرفيعة الصورية والمعنوية
وكان صحبتهم به صلعم وعلى
اله مسرورا

اور اُن اصحاب پر بھی صلوٰۃ وسلام نازل ہو۔ جو صوری
اور معنوی رفیع الشان صحبت کے ساتھ فضیلت دیے گئے
ہین۔ جن کی صحبت رسول مقبول صلعم کے ساتھ رہتی تھی۔
اور رسول مقبول صلعم کی اولاد امجاد پر بھی صلوٰۃ وسلام نازل
ہو۔ اور یہ نزول صلوٰۃ وسلام جملہ آل واصحاب کے مسرور الوقت
ہونے کا باعث بنے۔

وبعد فهذه مشاعل
انوار الاسرار فى المشاهد
الابكار لتنوير عيون الفحول
الاحرار عن رقية التقليد
والاكدار قد لاحت من حضرة
القدير على المذنب الفقير
من غير تامل وكسب بل الهمه الله بعين
عنايته عند الكتابة ومرارا يقول النفس
ايها الفضول الى اين تذهب اتدرى الكتاب
وما الايمان بظاهره وباطنه فتقف
عنده وتقول ما ادرى مايفعل

بعد حمد وصلوٰۃ التماس یہ ہے۔ کہ یہ مضامین گویا انوار
اسرار کی مشعلین ہین جو دست نارسیدہ محلون ہین اُن جوان
مردون کی آنکھین منور کرنے کے واسطے رکھی ہوئی ہین۔
جو تقلید اور کدورتون کی قید سے آزاد ہین مذکورہ بالا اسرار جناب
باری عز اسمہ کی طرف سے۔ فقیر مذنب پر بغیر تامل اور کوشش
کے وارد ہوئے ہین۔ بلکہ یہ کہنا بے محل نہین ہے۔ کہ
اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنی عین عنایت سے کتابت کے
وقت صدر الذکر اسرار کو الہام فرمایا اور ایسی حالت مین
الہام فرمایا۔ کہ فقیر مذنب (مین) اپنے نفس سے بار بار کہتا
تھا اے بوالفضول کدھر جاتا ہے۔ کیا تو جانتا ہے۔ کہ کتاب
کیا ہے۔ اور ظاہر و باطنا ایمان کیا ہے۔ کہ اُس تک

Marfat.com

بی فالھمنی اللہ تعالیٰ فنودیت من
سری۔ مَا كُنْتَ تَدْرِیْ مَا
الْكِتَابُ وَلَا الْاِیْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنَاهُ
نُوْرًا نَّهْدِیْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ
عِبَادِنَا وَاِنَّكَ لَتَهْدِیْ اِلٰی
صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِیْ
لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ
اَلَآ اِلَی اللّٰهِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ ۝ لبیان
بعض اسرار الکتاب البشیر النذیر
غیر مبینۃ فیہا اسرار الفصاحۃ و
انوار البلاغۃ ولا مشرحۃ فیہا غرائب
اللغۃ والعربیۃ لما قضت الوطر
من تنبیہ العلماء الراسخون فی الظاہر
ومن قرءہ واولہ علی الباطن ولم
یلتفت الی ظاہرہ اصلا کاذہب
اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰی یراد بہا
ان موسی روحہ وفرعون نفسہ
من غیر ملاحظۃ المعنی الاصلی
الذی لاجلہ نزل فہو باطنی
لبطونہ فی احد معانیہ ومن فسر
علی الظاہر الصرف من غیر ایمان واقرار
بالاشارات والنکت التی ہی
عین البلاغۃ الی ربہ و محض

پہونچ کر تجکو وقوف حاصل ہو" اور نفس مجکو جواب دیتا تہا۔
کہ مین "نہین جانتا۔ میرے ساتہہ کیا کیا جاوے گا" ایسی
حالت مین اللہ تعالیٰ جل شانہ نے مجکو الہام فرمایا۔ یعنی
میرے باطن سے آیۃ کریمہ ماکنت تدری ما الکتاب
ولا الایمان ولکن جعلناہ نورا نھدی بہ من
نشاء من عبادنا وانک لتھدی الی
صراط مستقیم۔ صراط اللہ الذی لہ ما فی
السمٰوٰت وما فی الارض الا الی اللہ تصیر الامور
کی ندا مجکو ہوئی۔ اور یہ ندا اسواسطے ہوئی کہ مین بشارت دینی
والی اور نیز ڈرانے والی کتاب (قرآن کریم) کے ایسے بعض
اسرار بیان کرون جن کے اندر فصاحت کے اسرار اور بلاغت
کے انوار بیان نہ ہون نہ غریبہ اور عربیہ لغات کی تشریح
کی جاوے۔ کیونکہ یہ ضرورت بڑے بڑے علماے ظاہر
کی کوشش سے پوری ہو چکی ہے۔ نیز جس شخص نے قرآن
پڑہ کر اُس کی تاویل صرف باطن پر کی۔ اور ظاہر کی جانب قطعی
ملتفت نہین ہوا۔ جیسے آیۃ کریمہ اذہب الی فرعون انہ طغی
مین بغیر لحاظ اصلی معنی کے۔ جس کے واسطے یہ آیۃ کریمہ نازل
ہوئی ہے۔ یہ معنی مراد لئے جاتے ہین۔ کہ موسیٰ۔ روح
انسان ہے۔ اور فرعون نفس انسان ہے ایسی تاویل
کرنے والا شخص باطنی ہے۔ کیونکہ وہ منجملہ دو معانی کے
صرف ایک معنی کے اندر گہسا ہے اور جس شخص نے
تفسیر قرآن صرف ظاہر پر کی۔ اور جو اشارات اور نکات اللہ
جل شانہ کی طرف نگاہ کر کے عین بلاغت۔ اور نفس انسانی

Marfat.com

الفصاحة من نفسه فهو حشوی خارجی لا یری من جلال قرءته الا سرادقات عزته ولم یظفر بدخوله فی مجلس وقوفه علی جماله المندرج فیه والمندمج تحته ومن جمع بینهما فهو العارف الکامل الواقف بالکتاب وبمراد نزوله ولذا اکثر ما یذکر من الاشارات بلعل ویحتمل لادب ادب الله سبحانه العلماء الواقفین بجمیع مراتب التنزیه والتشبیه واسال الله ان یجعلنی ومن سلك طریقی من الذین لیس للشیطان علیهم سبیل

اعوذ بالله المتجلی بصفته الجمال والجلال من الشیطان البعد وهو البعد الذی وقع بین العبد وربه وهما ولیس فی الحقیقة او البعد الموهوم والخلاء المتوهم فی محل وجود العالم یعنی العالم ظاهر خارج عن حضرة

کی طرف نظر کرکے محض فصاحت ہین - ان اشارات اور نکات پر وہ شخص نہ ایمان لایا - نہ اقرار کیا - وہ حشوی خارجی ہے - کہ جلال قراۃ مین سے صرف پردہاے عزت کے سوا - کچھہ نہین دیکھہ سکا ہے - اور جو خوبیان قرآن مجید کے اندر یا اُس کے ذیل مین درج ہین - اُن کی واقفیت کی مجلس مین داخل نہین ہوسکا ہے اور جس شخص نے ظاہری اور باطنی دونون معانی جمع کئے - وہی عارف کامل ہے جو کتاب سے - اور نزول کتاب کی مراد سے واقف ہے - اسی واسطے جہان کہین اشارات کا ذکر کیا گیا ہے - لفظ "لعل" کے ساتھہ کیا گیا ہے - اور یہ بھی ممکن ہے کہ لفظ "لعل" کے ساتھہ ذکر - ادب کے خیال سے کیا گیا ہو جس کی تعلیم اللہ سبحانہ نے اُن علما کو فرمائی ہے جو تنزیہ اور تشبیہ کے جمیع مراتب سے واقف ہین - اور مین اللہ جل شانہ سے دعا کرتا ہون - کہ وہ مجکو اور میرے پیرو اصحاب کو اُن لوگون کے گروہ مین داخل کردیوے - جن پر شیطان کا زور نہین چل سکتا ہے -

اعوذ باللہ مین اللہ تعالی جل شانہ کی پناہ چاہتا ہون جو جمال اور جلال کی صفت کے ساتھہ آراستہ ہے مین شیطان شیطان سے یعنی بعد سے - بُعد سے مراد وہ بُعد ہے جو عبد اور اُس کے رب کے درمیان مین دہمگا واقع ہے - مگر فی الحقیقۃ کچھہ نہین ہے - یا بعد سے مراد وہ موہوم بعد - اور متوہم خلا ہے - جو وجود عالم کے محل مین پایا جاتا ہے - یعنی عالم وہ ظاہری مقام ہے - جو حضرت غیب سے خارج - اور

Marfat.com

الغيب المتجلي في الخلاء المتوهم - الرحيم المردد عن حد الوجود الاصلي في الحقيقة وان ظهر بالاعتبارات الوجودية -

بسم الله ملتبسا باسم الله الذي تجلى بالاسماء والصفات المقتضية لحقائق الاسماء الكونية بعلم اليقين يعني شرعت في حال التحاق علمي باسماء الله بالذوق والوجدان اوقل متحققا باسم الله الذي تجلى بالاسماء الالوهية والصفات الربانية بعين اليقين يعني شرعت في حال تحققي بالاسماء والصفات بعينه معها - اوقل متلبسا باسم الله الذي تجلى بالنسب الوجوبية والاوصاف الفعلية بحق اليقين يعني شرعت بحال اظهاري وتحقيقي الاسماء الالهية الفعلية على الحقائق الكونية الانفعالية بالخلافة لا بالاصالة فان لا قدم للممكن كائنا ما كان في الوجوب الذاتي ولا يكون هذه الا للمكمل والتي في قبها للكامل والتي في قبها للواصل المبتدي

متوہم خلا میں نمایان ہے - الرحیم کون یعنی جو مردود یعنی وجود اصلی کی حد سے حقیقۃً باہر ہے - اگرچہ اعتبارات وجودیہ کی رو سے ظاہر ہے -

بسم اللہ - مین اللہ تعالی شانہ کے نام پر شروع کرتا ہون درانحالیکہ مین علم الیقین کے ساتھہ اللہ پاک کے نام سے متلبس ہوتا ہون جسنے ایسے اسما اور صفات کے ساتھہ تجلی فرمائی ہے - جو اسماے کونیہ کی حقیقتون کے مقتضی ہین - یعنی مینے ایسی حالت مین شروع کیا ہے - کہ جس حالت مین میرا علم - آلہی اسما کے ساتھہ ذوق اور وجدان سے ملحق ہوا ہے - یا یون کہیے - مین اللہ جل شانہ کے نام پر شروع کرتا ہون - درانحالیکہ مین عین الیقین کے ساتھہ اللہ پاک کے نام سے متحقق ہوتا ہون جسنے اسماے الوہیہ اور صفات ربانیہ کے ساتھہ تجلی فرمائی ہے - یعنی مینے ایسی حالت مین شروع کیا ہے کہ جس حالت مین میرا عینی (ذاتی) تحقق اسماے الوہیہ اور صفات ربانیہ کے ساتھہ ہوا ہے - یا یون کہیے - مین اللہ جل شانہ کے نام پر شروع کرتا ہون درانحالیکہ مین حق الیقین کے ساتھہ اللہ پاک کے نام سے متلبس ہوتا ہون جسنے وجوبی نسبتون اور فعلی اوصاف کے ساتھہ تجلی فرمائی ہے یعنی مینے ایسی حالت مین شروع کیا ہے - کہ جس حالت مین اسماے الٰہیہ فعلیہ کا فعل - حقائق - کونیہ انفعالیہ پر بالخلافۃ ظاہر اور تحقیق کرتا ہون نہ بالاصالۃ کیونکہ ممکن کو خواہ وہ کسی وقت تک رہے وجوب ذاتی کے اندر قدم نہین ہو سکتا ہے - اور یہ تلبس بس مکمل کو ہی حاصل ہوتا ہے - اور جو تلبس اس سے

Marfat.com

فی العرفان بالاحدیۃ الذاتیہ

والاسم باصطلاحہم اعنی اھل التصوف لیس ھو اللفظ بل ھو الذات المسمی باعتبار صفۃ وجودیۃ کالعلیم والقدیر او عدمیۃ کالقدوس والسلام واقحام الاسم بین الباء واللہ لرفع الالتباس بالقسم عند اھل الظاھر ولامر اٰخر وھو المشھور فی کتبہم اما عندی ففی جعلہ الاقحام ان التحقق والتلبس والالتباس والتبرک انما ھی بمرتبۃ الالوھیۃ المقتضیۃ بذواتھا حقائق العالم المعبر عنھا باسم اللہ فاذا لم یقحم توھم ان التحقق وغیرھا بذات اللہ سبحانہ وذات اللہ متعالیۃ من ان ینسب الیہ وصف او یلحقہ حد او یقیدہ رسم فانہ ھو الوجود المطلق والعین البحت ومتبریۃ من ان یحیط بہ علم

بالاتر ہے - وہ کامل کو حاصل ہوتا ہے - اور جو تلبس اس سے بھی بالاتر ہے - وہ اُس شخص کو حاصل ہوتا ہے - جو واصل ہے - اور اوس نے احدیۃ ذاتیہ کے عرفانی مقام مین قدم رکھنا ابھی ابھی آغاز کیا ہے -

اسم - اُن کی یعنی اہل تصوف کی اصطلاح مین صرف لفظ نہین ہے - بلکہ ذات ہے - جو وجودی صفت کے اعتبار سے مثل علیم اور قدیر کے اور عدمی صفتہ کے اعتبار سے مثل قدوس اور سلام کے نام زد کی جاتی ہے حرف (ب) اور لفظ (اللہ) کے درمیان مین لفظ - (اسم) داخل کرنا اہل ظاہر کے نزدیک تو واسطے رفع التباس کے ہے جو بای قسم کے ساتھہ ہوتا اور نیز ایک اور وجہ سے بھی ہے - جو کتب صوفیہ مین شہرت کے ساتھہ مذکور ہے لیکن میرے نزدیک لفظ (اسم) داخل کرنے کی وجہ یہ ہے کہ تحقق - تلبس - التباس اور تبرک جو کچھہ بھی ہوتا ہے محض مرتبہ الوہیۃ کے ساتھہ ہوتا ہے - جو بذاتہ - حقائق عالم کا مقتضی ہے - اسی کی تعبیر اسم سے کی جاتی ہے - پس اگر لفظ (اسم) داخل نہین کیا جاوے گا - تو وہم پیدا ہوگا - کہ تحقق اور تلبس وغیرہ وغیرہ اللہ سبحانہ کی ذات کے ساتھہ ہے - حال آنکہ اللہ جل شانہ کی ذات اس امر سے عالی ہے کہ اُس کی جانب کسی وصف کی نسبت کی جاوے یا اُس کو کوئی حد لاحق ہو - یا اُس کو کوئی رسم مقید کرے کیونکہ اللہ پاک کی ذات - وجود مطلق اور عین بحت ہے اور حال آنکہ اللہ جل شانہ کی ذات اس امر سے بالاتر ہے - کہ اُس کو

Marfat.com

او عقل او کشف ومتنزه من ان
ینزهه منزه بالاطلاق والاقتضاء
والتعین او یحدده مشبه فی جهة
من الجهات تعالی الله عن ذالك
علوًّا کبیرًا وهو اخفی من کل شئ هویّةً
وحقیقةً واظهر من کل شئ انیةً
وتحققًا وله مراتب باعتبار انبساطه
علی اعیان الممکنات وظهوره بمراتب
الالهیات والکائنات فاول تعین
یتعین منه بذاته فی ذاته هو الوحدة
ثم الوحدة تنقسم بقوسین قوس
الاحدیة وقوس الواحدیة ثم
الواحدیة تنشعب بشعبین ظاهر
الوجود وظاهر العلم والحقیقة
الجامعة بینهما والحد الفاصل
بینهما حقیقة الانسان لاغیر و
من واجبات الاول الی جوب
الذاتی والتاثیر والفعل وغیرها
المسمی بالله وبالاشتراك اللفظی یطلق
لفظة الله علی هذه المرتبة وعلی الوجود
المطلق ایضًا - من غیر ملاحظة مفهوم
من المفهومات ومن لوازم التاثیر
الاستعداد والقابلیة والانفعال

کوئی علم یا عقل یا کشف احاطہ کر سکے - اور حال آنکہ اللہ جل شانہ
کی ذات اس امر سے پاکیزہ تر ہے - کہ کوئی تنزیہ بیان کرنے والا
شخص - اطلاق اقتضا - اور تعین کے ساتھ اُس کی تنزیہ کرے
یا کوئی تشبیہ بیان کرنے والا شخص منجملہ جہات کے کسی جہت مین
اُس کو محدود کرے اللہ تعالیٰ جل شانہ اِن تمام باتون سے بالاتر ہے
نیز وہ ہر ایک شے سے ہُویّہ اور حقیقۃ کے اعتبار سے
مخفی تر - اور انیّہ اور تحقق کے اعتبار سے ظاہر تر ہے
اور نیز چونکہ ذات باری عزاسمہ کو اعیان ممکنات پر انبساط
اور مراتب الٰہیات وکائنات پر ظہور حاصل ہے - اِس
اعتبار سے اُس کے کئی درجہ ہین - پس اول تعین جس کے
ذریعہ سے اللہ عزاسمہ بذاتہ اپنی ذات کے اندر متعین ہوتا ہے
وہ وحدۃ ہے - پھر اِس کے بعد وحدۃ دو قوسون پر منقسم ہوتی
ہے - ایک قوس احدیۃ ہے - اور دوسری قوس واحدیۃ -
اِس کے بعد احدیۃ کی دو شاخین ہوتی ہین - ایک ظاہر الوجود
اور دوسری ظاہر العلم - اِن دونون شاخون کے درمیان مین
حقیقۃ جامعہ بایون کیہے - اِن دونون کے درمیان مین حد فاصل
بس انسانی حقیقۃ ہے - نہ کچھ اور - اولین قسم کے واجبات
مین وجوب ذاتی - تاثیر - اور فعل وغیرہ وغیرہ داخل ہین - اسی
کا نام اللہ ہے - لفظ اللہ کا اطلاق اِس مرتبہ پر تو آتا ہی ہے
اگر لفظی اشتراک کی وجہ سے یہ لفظ وجود مطلق پر بھی بولا جاتا
ہے - بدون ملاحظہ کسی مفہوم کے اور دوسری قسم
کے لوازم مین استعداد - قابلیت - انفعال - اور
تاثر وغیرہ وغیرہ شامل ہین - اسی کا نام اصطلاح مین خدا اللہ

Marfat.com

والتاثر وغيرها المسمى بالغير والسوى في الاصطلاح ثم للرتبة الموثرة اذا ظهرت تفصيلا يسمى ربا۔

اور سوی اللہ کہا گیا ہے۔ پھر جب موثر درجہ تفصیلاً ظاہر ہوا۔ تو اُس کا نام رب ہوا۔

الرحمن الذی تعین بمراتبہ وکمالاتہ فی جمیع ممکناتہ ثم اذا تجلی الواحدیۃ بالاحکام والآثار بالفیض المقدس والنفس الرحمانی یسمی رحمانا والنفس الرحمانی عبارۃ عن انبساط وجودہ تعالیٰ وامتدادہ علی مراتب ممکناتہ فکما ان کلمات الانسان عبارۃ عن انبساط نفسہ علی مخارجہ ویظہر من کل مخرجہ بحسب استعدادہ حروف ثم اذا اجتمعت الحروف یسمی کلمات کذلک النفس الرحمانی بسبب مرورہ وظہورہ علی مراتب یظہر من کل مرتبۃ بحسب استعدادہا تعینات کلیۃ وجزئیۃ ثم باجتماعہا یسمی مرتبۃ کلیۃ اولیۃ روحا ومثالا وشہادۃ وشخصا جامعا ولیس لہا فی الخارج وجود یتمیز عن تعیناتہا خارجا کالسلطنۃ مثلاً فان تعین کل سلطان متعین فی السلطنۃ ولیس للسلطنۃ وجود ممتاز عنہ

الرحمن جو رحمٰن ہے۔ یعنی جس نے اپنے مراتب اور کمالات کے ساتھ اپنی جمیع ممکنات میں تعین فرمایا۔ جاننا چاہیئے کہ جب واحدیۃ نے احکام و آثار کے ذریعہ سے فیض مقدس اور نفس رحمانی کے ساتھ تجلی فرمائی۔ تو اس وقت میں اُس کا نام رحمٰن رکھا گیا۔ وجود باری تعالیٰ نے اپنے مراتب ممکنات پر جو انبساط اور امتداد فرمایا ہے۔ نفس رحمانی اسی سے عبارت ہے جس طرح کلمات انسانی عبارت ہے مخارج حروف پر نفس کے انبساط سے۔ اور ہر مخرج سے اُس کی استعداد کے موافق حروف ظاہر ہوتے ہیں اور پھر جب حروف جمع ہو جاتے ہیں۔ تو اُن کا نام کلمات ہوتا ہے۔ اسی طرح نفس رحمان کا حال ہے کہ مراتب ممکنات پر اُس کے مرور اور ظہور سے حسب استعداد ہر ایک مرتبہ سے کلی اور جزئی تعینات ظاہر ہوتے ہیں۔ پھر ان کلی و جزئی تعینات کے جمع ہونے سے مرتبہ کلیہ اولیہ کا نام روح۔ مثال۔ شہادۃ یا شخص جامع رکھا جاتا ہے۔ اور اس مرتبہ کلیہ کا وجود خارج میں نہیں ہوتا ہے۔ جو اپنے تعینات سے باعتبار خارجی وجود ہونے کے متمیز ہو سکے۔ جیسے مثلاً سلطنت۔ کہ ہر ایک سلطان کا تعین سلطنت کے اندر ہوتا ہے۔ اور باایں ہمہ سلطنت کا اُس سے کوئی علیحدہ وجود نہیں۔

الرحیم الذی تجلی علی المؤمنین

الرحیم۔ جو رحیم ہے۔ یعنی جس نے مومنین پر اپنی

Marfat.com

برحمتہ الخاصۃ

(الف) باعلامہ ایاھم ھذہ المراتب والمجالی التی ظھرت من کمال الاسماء الالھیۃ المقتضیۃ للظھور بانہ ھو سار بکلیتہ فی جمیع مراتبہ ومرایاہ۔

(ب) او باعلام علم الرجوع عن النفسانیۃ المذمومۃ الی الحقیقۃ فی مقام العبودیۃ

(ج) او باعلام ان ھذہ المراتب باسرھا کلھا وجزءھا سادیۃ بالوجود فی الکل باعتبار کل شئ فی کل شئ او ظاھرۃ فی الشھود فی حقیقۃ الانسان الکامل الممتاز بکمالیتہ عن سائر المکونات۔

(د) او باعلام ان الانسان الکامل اذا بلغ غایۃ الکمال الممکن فی حق البشریۃ ذاتہ مدبرۃ لجمیع العوالم والمراتب ویری اوصافہ سبحانہ اوصاف نفسہ سوی الوجوب الذاتی بمرتبۃ جمع الجمع + وھذا سر لا یجوز کشفہ الا لاھل الکمال البالغ مرتبۃ الرجال

الحمد للہ الذی نور وجود

خاص رحمت سے تجلی فرمائی۔

(الف) یا تو اس طرح پر کہ رحیم نے مومنین کو اُن مراتب اور مجالی سے آگاہ کیا۔ جو اسماے الہیہ کے کمال سے ظہور پذیر ہوئے ہین اور اسماے الہیہ خود مقتضی ظہور ہین باین طور کہ ذات باری تعالیٰ اپنے تمام مراتب اور مرایا مین کلیۃً ساری ہے

(ب) یا اس طرح پر تجلی فرمائی کہ رحیم نے مومنین کو مذموم نفسانیت سے مقام عبودیۃ مین حقیقۃ کی طرف رجوع کرنے کا علم تسلیم کیا۔

(ج) یا اس طرح پر تجلی فرمائی۔ کہ رحیم نے مومنین کو آگاہ کردیا کہ کلیۃً اور جزئیۃً یہ تمام مراتب وجود کے ساتھہ کل کے اندر ساری ہین۔ اس طور پر کہ ہر ایک شے ہر ایک شے مین ساری ہے یا کلیۃً اور جزئیۃً یہ تمام مراتب انسان کامل کی حقیقۃ مین مشاہدہ کے اندر ظاہر ہین۔ اور انسان کامل اپنی کمالیۃ کے اعتبار پر تمام کونی اشیا سے ممتاز ہے۔

(د) یا اس طرح پر تجلی فرمائی۔ کہ رحیم نے مومنین کو آگاہ فرمایا۔ کہ جب انسان کامل۔ غایت کمال کو پہونچ جاتا ہے۔ جو حق بشر مین ممکن ہے۔ تو اپنی ذات کو جمیع عوالم اور مراتب کا مدبر دیکھتا ہے۔ نیز اللہ سبحانہ کے اوصاف کو سواے وجوب ذاتی کے اپنے ذاتی اوصاف دیکھتا ہے مرتبہ جمع الجمع مین۔ اور یہ ایک ایسا راز ہے جس کا کشف اہل کمال کے سوا۔ دوسرے پر جائز نہین۔ اہل کمال بھی وہ ہونا چاہیے۔ جو مرتبہ رجال کو پہونچا ہوا ہو۔

الحمد للہ حمد کے جمیع افراد حضرت باری عز اسمہ کی ہی پاک ذات

Marfat.com

الممکنات بنور ذاته وتلافی لوح وجوده سر سورته ولما کان الحمد والثناء مترتبًا علی الکمال و الکمال الحقیقی لیس الا لله سبحانه کان الحمد کله لله خاصة

کے لئے شایان ہین۔ جس نے ممکنات کے وجود کو اپنی ذات کے نور سے منور فرمایا۔ اور اپنے وجود کی لوح مین اپنے شرف و منزلت کے اسرار مطالعہ کئے۔ اور ہرگاہ کہ حمد اور ثنا کمال کے اوپر مترتب ہوتی ہے۔ اور حقیقی کمال سواے اللہ سبحانہ کے کسی فرد کو حاصل نہین ہے لہذا حمد محض خصوصیات الہیہ مین سے ہے۔

فعند اهل الظواهر تعریفه هو الثناء باللسان علی قصد التعظیم و له مراتب اربع عندهم اما ان یکون ثناءه لعبده علی حسن اقواله وافعاله او یکون ثناء العبد له سبحانه علی کمالاته الواصلة الیه من الوجود والبقاء او یکون ثناه له کقوله تعالی الحمد لله رب العالمین او یکون ثناء العبد للعبد علی کمالاته الظاهرة فیه باذن الله سبحانه فکل المحامد راجعة الیه

پس حمد کی تعریف اہل ظاہر کے نزدیک یہ ہے۔ کہ زبان کے ساتھ بارادہ تعظیم ثنا کی جاوے۔ اور ان کے نزدیک اس کے چار مرتبہ ہین (۱) ایک یہ کہ اللہ سبحانہ کی ثنا اپنے بندہ کے لئے ہو اُس کے حُسن اقوال اور حسن افعال پر۔ (۲) دوسرے یہ کہ بندہ کی ثنا۔ اللہ سبحانہ کے لئے ہو۔ اُس کے کمالات پر جو بندہ کی طرف واصل ہوتے ہین جیسے وجود اور بقا۔ (۳) تیسرے یہ۔ کہ اللہ سبحانہ کی ثنا خود اپنے لئے ہو جس طرح خود اللہ تعالی شانہ فرماتا ہے الحمد للہ رب العلمین۔ (۴) چوتھے یہ کہ بندہ کی ثنا بندہ کے لئے ہو۔ اُس کے اُن کمالات پر جو اُس کی ذات مین اللہ سبحانہ کے حکم سے ظاہر ہین۔ اس مذکورہ بالا بنیاد پر کل محامد راجع اللہ سبحانہ کی ہی طرف ہین۔

اما عند اهل السلوك فستة اقسام فعلی وقولی وحالی من کلا الجانبین فاما القولی من العبد فبان یقول الحمد لله موافقا للقلب عند القول به واما الفعلی فهی الاتیان بالاعمال البدنیة من العبادات

تعریف حمد اہل سلوک کے نزدیک چھ قسم پر ہے فعلی۔ قولی۔ اور حالی۔ اور یہی تین قسمین طرفین کے اعتبار سے چھ قسمین ہوجاتی ہین۔ (۱) بندہ کی طرف سے قولی حمد اس طرح پر ہے۔ کہ بندہ "الحمد للہ" ایسی حالت مین کہے کہ الحمد للہ کہتے وقت اس کا قلب اس کے موافق ہو۔ (۲) بندہ کی

Marfat.com

والخيرات ابتغاء لوجه الله ولتوجها
الى جنابه الكريم لان الحمد كما
يجب على العبد باللسان يجب بحسب
كل عضو وذلك لا يمكن الا باستعمال
كل عضو لما خلق لاجله على الوجه
المشروع عبادة للحق سبحانه و
انقيادا الى امره لا طلبا للحظوظ
النفسانية من اللذة الجسمية
في الدنيا ومن الجنة والنعيم في الاخرة
واما الحالي فهو الذي يكون بحسب
الروح والقلب كالاتصاف
بالكمالات العلمية والتخلق
بالاخلاق الملكية والربانية
من الرضا في الطاعات والجود
عند العطيات اما القولي منه
سبحانه بان حمد نفسه في كتبه لانبيائه
الى منزه عن النقائص والفعلي منه
سبحانه بان يسلم افعاله من الشر المحض
فعسى ان تكرهوا شيئا وهو خير لكم
وعسى ان تحبوا شيئا وهو شر لكم
والحالي منه سبحانه بان يظهر
في الكل من الممكنات بالكل
من المحامد والخيرات

طرف سے فعلی حمد اس طرح پر ہے کہ وہ عبادات اور خیرات
وغیرہ بدنی اعمال محض لوجہ اللہ اور اُس کی جناب کریم کی طرف
متوجہ ہو کر عمل مین لاوے - کیونکہ بندہ پر حمد جس طرح زبان کے
ساتھہ واجب ہے - اسی طرح ہر ایک عضو کے ساتھہ واجب
ہے اور ہر ایک عضو کے ساتھہ حمد کرنا ممکن نہین ہے جب
تک بندہ ہر ایک عضو کو جس کام کے واسطے وہ پیدا
کیا گیا ہے - اُس کام مین مشروع طور پر استعمال نہ کرے - یہ
استعمال محض حق سبحانہ کی عبادت کے واسطے - اور احکام
الٰہی کی بجاآوری کے واسطے ہونا چاہیئے - نہ نفسانی حظ
کی غرض سے - جس سے مراد دنیا مین عجیب و غریب لذتین
اور آخرۃ مین جنۃ اور نعیم جنۃ ہین - (۳) بندہ کی طرف
سے حالی حمد اس طرح پر ہے - کہ وہ روح اور قلب کے
ذریعہ سے ہو - جیسے کہ علمی کمالات کے ساتھہ موصوف
ہونا - اور ملکی اور ربانی اخلاق سے مزین ہونا ہے
طاعات کے اندر رضا - اور عطیات ملنے پر جود کام مین لانا
اس اتصاف مین داخل ہے (۴) اللہ سبحانہ کی طرف
سے قولی حمد اس طرح پر ہے - کہ اُس نے خود اپنی کتب
مین اپنے انبیا کو مخاطب کر کے اپنی ذات کی تعریف کی ہے
کہ مین نقائص سے منزہ (پاک) ہون - (۵) اللہ سبحانہ
کی طرف سے فعلی حمد اس طرح پر ہے - کہ وہ اپنے افعال
شر محض سے منزہ قرار دیتا ہے - فعسی ان تکرھوا شیئا
وھو خیر لکم وعسی ان تحبوا شیئا
وھو شر لکم (۶) اور اللہ سبحانہ کی طرف سے

Marfat.com

حالی حمد اس طرح پر ہے۔ کہ وہ کل ممکنات مین کل محامد اور اخبوبیات خیرات کے ساتھ ظہور کر رہا ہے۔

واما عند اهل المعرفة الذی سفره وسیره من نفسه الی ربه فایضا ستة اقسام وتعریف الحمد عندهم ظهور الکمالات لله تعالی فهو قولی وفعلی وحالی فاما القولی من العبد فبان یعلم عند المنطق ای نطق کان من النفس او من غیره ان هذه کمالات ظاهرة من الحق بصفة الکلام بعلم الیقین واما الفعلی منه فبان یتمکن عن نفسه بحرکات کل عضو من اعضائه عند التصرف والتصریف، ای فعل کان سواء من نفسه او من غیره ان هذه کمالات ظاهرة بجوارح السالك وبجوارحه بحسب قرب النوافل بعین الیقین کما ورد فی الصحیح بی یسمع وبی یبصر وبی ینطق (الحدیث) واما الحالی منه فان یتحول عن نفسه بالکلیة وبکل التصرف الی ربه لان یتصرفه بجمیع حواسه وقواه وجوارحه بحسب قرب الفرائض بحق الیقین

حمد کی تعریف اہل معرفت کے نزدیک بھی چھہ قسم پر ہے۔ قولی۔ فعلی۔ اور حالی۔ کون اہل معرفت جس کا سفر اور سیر اُس کے نفس سے اُس کے رب کی طرف ہو۔ اور حمد کی تعریف ارباب معرفت کے نزدیک کمالات خداوندی کا ظہور ہے۔ (۱) عبد کی طرف سے قولی حمد اس طرح پر ہے کہ عبد ہنگام نطق خواہ وہ نطق اُسی کے نفس سے ہو۔ یا اُس کے غیر سے۔ علم الیقین کے ساتھ یہ سمجھے۔ کہ یہ تمام کمالات صفت کلام کے ذریعہ سے منجانب حق ظاہر ہوتے ہین (۲) عبد کی طرف سے فعلی حمد اس طرح پر ہے۔ کہ جب ہنگام تصرف وتصریف (کام مین لانے وقت) اعضا حرکت کرین تو یہ صدور فعل خواہ عبد کے خود نفس سے ہو۔ یا اُس کے غیر سے عبد اپنی ذات سے عین الیقین کے ساتھ بالجزم یہ سمجھے۔ کہ یہ تمام کمالات سالک کے حواس اور جوارح کے ذریعہ سے حسب حصول قرب نوافل منجانب حق ظاہر ہوتے ہین جیسا کہ حدیث صحیح مین وارد ہے۔ بی یسمع وبی ینطق الحدیث (الحدیث) (۳) عبد کی طرف سے حالی حمد اس طرح پر ہے کہ بندہ کلیۃً اور کامل توجہ سے حق الیقین کے ساتھ اپنی ذات کو اس طور پر اپنے رب کی طرف پلٹ دیوے۔ کہ عبد کی ذات مین جمیع حواس۔ قوی اور جوارح کے ذریعہ سے حسب حصول قرب فرائض اللہ سبحانہ ہی متصرف ہے جیسے خود اللہ جل شانہ کا

Marfat.com

کقولہ تعالیٰ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی وامّا القولی من اللہ سبحانہ فبان یظہر کمالاتہ الوجودیۃ عن نفسہ ویقول ھو الاول والآخر والظاھر والباطن وھو بکل شئ علیم وامّا الفعلی منہ سبحانہ فبان ینسب الیہ کل فعل واللہ خلقکم وما تعملون ما کان لھم الخیرۃ سبحان اللہ وتعالیٰ عما یشرکون من نسبۃ الفعل الی الغیر وامّا الحالی منہ سبحانہ فبان یلتذ بکل لذۃ یجدھا الممکن بظھورہ فی مرتبۃ التفرقۃ ولعلک تقول ان الحق منزہ واللذۃ من لوازم الممکنات المحدثات فکیف یضاف الیہ فجوابہ الشافی انہ من المتشابہات ستقف علیہ قریبا فی اول البقرۃ انشاء اللہ تعالیٰ ولعلک لم تجد احدا سبق لبیان ھذہ الاقسام الستۃ الاخیرۃ عبارۃ وان سبق وجدانا

کا قول پاک ہے۔ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی (۴) اللہ سبحانہ کی طرف سے قول حمد اس طرح پر ہے کہ وہ اپنے وجودی کمالات خود بہ نفس نفیس ظاہر فرماتا ہے اور کہتا ہے ھو الاول والآخر والظاھر والباطن و ھو بکل شئ علیم (۵) اللہ سبحانہ کی طرف سے فعلی حمد اس طرح پر ہے۔ کہ وہ کل افعال اپنی طرف منسوب کرتا ہے (قرآن کریم مین اس قسم کی متعدد آیتین موجود ہین) واللہ خلقکم وما تعملون۔ ما کان لھم الخیرۃ۔ سبحان اللہ وتعالیٰ عما یشرکون۔ من نسبۃ الفعل الی الغیر (۶) اور اللہ سبحانہ کی طرف سے حالی حمد اس طرح پر ہے۔ کہ حق سبحانہ ہر اُس لذت سے لذت پاتا ہے جس کے ظہور سے مرتبہ تفرقہ مین ممکن پاتا ہے۔ اور اے مخاطب غالباً تو یہ کہے گا۔ کہ حق سبحانہ منزہ (پاک) ہے۔ اور اور لذت ممکنات محدثات کے لوازم مین سے ہے۔ پھر لذت حق سبحانہ کی طرف کیونکر منسوب کی جاسکتی ہے۔ اس کا شافی جواب یہ ہے۔ کہ یہ بات متشابہات مین سے ہے انشاء اللہ العزیز تو عنقریب سورہ بقرہ کے اول مین ہی اس رمز پر آگاہ ہوجاوے گا۔ اور اے مخاطب تو غالباً کسی ایک کو بھی ایسا نہ پاوے گا۔ کہ جس نے ان اقسام ستہ اخیرہ کے بیان کی طرف قبل ازین عبارۃ سبقت

۵۱ (ترجمہ) اور (اے پیغمبر) جب تم نے تیر چلائے۔ تو تم نے تیر نہین چلائے۔ بلکہ اللہ نے تیر چلائے ۱۲ ۵۲ (ترجمہ) وہی شروع سے ہے اور وہی آخر تک رہے گا۔ اور وہ (قدرتون سے) ظاہر اور (ذات صفات سے) پوشیدہ ہے۔ اور وہ ہر چیز سے واقف ہے ۱۲ ۵۳ (ترجمہ) تم کو اور جن چیزون کو تم بناتے ہو (سب کو) اللہ ہی نے پیدا کیا ہے ۱۲ ۵۴ (ترجمہ) لوگون کو کوئی اختیار نہین ہے۔ لوگ جیسے جیسے شرک کرتے ہین اس سے یعنی فعل کی نسبت غیر کی طرف کئے جانے سے اللہ (کی ذات) پاک اور (اُس کی شان بہت) بلند ہے۔

Marfat.com

واشارۃ

وھھنا سر اٰخر کما لا یجوز کشفہ لا یجوز کشفہ من اھلہ وھو ان فی الحمد القولی والفعلی والحالی معنی اٰخر اما فی القولی فبان ینطق العارف الخلیفۃ بکل من یتکلم بالکلام الازلی وغیرہ وفی الفعلی بان یفعل ویسمع ویبصر بکل من یفعل ویسمع ویبصر وفی الحالی بان یتلذذ بکل من یتلذذ من اللذات الملائمۃ للطبع ولعلہ لم یسبق ببیان ھذہ الاقسام الثلاثۃ من الحمد ایضاً احد من قبلی او سبق ولم یبلغ لنا واللہ اعلم بالصواب

وللجمھور من الصوفیۃ رضی اللہ عنھم فی بیان معنی الحمد اربع معانی جمع بجمع او تفرقۃ بتفرقۃ او جمع بتفرقۃ او تفرقۃ بجمع فاما الجمع علی الجمع فبان یتعین ویتجلی بالتعین والتجلی الاول والثانی وما اشتملا علیہ من الشیون

کی ہو - اگرچہ وحیداناً اور اشارۃً سبقت کی ہے -

اس مقام پر ایک راز اور ہے - جس طرح اُس کا کشف جائز نہین ہے - اسی طرح اُس کے اہل سے اُس کا اخفا بھی جائز نہین ہے - اور وہ یہ ہے - کہ قولی - فعلی - اور حال حمد مین ایک اور معنی نکلتے ہین - یعنی (۱) قولی حمد اس طرح پر سمجھی جاوے - کہ عارف خلیفہ ہر اُس شخص کے ذریعہ سے تکلم کرتا ہے - جو کلام ازلی وغیرہ کے ساتھ تکلم کرے (۲) فعلی حمد اس طور پر سمجھی جاوے - کہ عارف خلیفہ ہر اُس شخص کے ذریعہ سے فعل کرتا - سنتا - اور دیکھتا ہے جو فعل کرے - سنے - اور دیکھے - (۳) اور حالی حمد اس طرح پر سمجھی جاوے - کہ عارف خلیفہ ہر اُس شخص کے ذریعہ سے لذت پاتا ہے - جو لذات ملایم طبع سے لذت پاسکتا ہے اور غالب یہ ہے - کہ حمد کے ان اقسام ثلثہ کے بیان کی طرف بھی مجھ سے قبل کسی نے سبقت نہین کی - یا سبقت کی ہو - تو وہ بیان مجھ تک نہین پہونچا - واللہ اعلم بالصواب -

جمہور صوفیہ رضی اللہ عنہم کے نزدیک معانی حمد کے بیان مین چار صورتین ہین - جمع بجمع تفرقہ بتفرقہ جمع بتفرقہ - اور تفرقہ بجمع — (۱) حمد جمع علی الجمع - اس طرح پر ہے - کہ حق سبحانہ کی ذات پاک اولین اور ثانوی تعین وتجلی کے ساتھ متعین اور متجلی ہوتی ہے - اور نیز یہ تعین وتجلی فیض اقدس کے ذریعہ سے جن شیون اور اعتبارات پر ادلا - اور جن حقائق

Marfat.com

والاعتبارات اولاً والحقائق الالهية والكونية ثانيا۔ بالفيض الاقدس والتفرقة على التفرقة كاظهار الخلق بكمالات الخلق وتبيين الاحد بجمال الآخر بجملة بان هذا الجمال ظل من جمال الله تعالى بل عينه والجمع على التفرقة بان يفيض نور وجوده على حقائق الممكنات واعيان الموجودات بالفيض المقدس والتفرقة على الجمع بان يكون جميع مراتب الوجود روحا ومثالا وشخصا جسما حاملة لحضرة الحق سبحانه قولا وفعلا وحالا حسب استعدادهم

الٰہیہ اور کونیہ پر ثانیاً شامل ہیں۔ اُن کے ساتھ تعین اور تجلی فرماتی ہے (۲) حمد تفرقہ علی التفرقہ اس طرح پر ہے کہ مخلوقات کا اظہار کمال خلقت کے ساتھ اور ایک کا ظہور۔ دوسرے کے جمال میں حق سبحانہ کے علم سے ہے باین طور کہ یہ جمال اللہ تعالیٰ جل شانہ کے جمال پاک کا ظل ہے۔ بلکہ عین وہی ہے (۳) حمد جمع علی التفرقہ اس طرح پر ہے۔ کہ وجود باری تعالیٰ کا نور۔ حقائق ممکنات اور اعیان موجودات پر فیض مقدس کے ذریعہ سے فائض ہوتا ہے (۴) اور حمد تفرقہ علی الجمع اس طرح پر ہے۔ کہ وجود کے جمیع مراتب کیا روح۔ کیا مثال۔ اور کیا شخص۔ قولاً فعلاً۔ اور حالاً حسب استعداد خود ہا۔ حضرت حق سبحانہ کے ثنا خوان جسم ہیں۔

وعندی حمد الجمع على التفرقة بان يرى الحق سبحانه ذاته وصفاته مفصلا من رتبة الغيب فى مرايا جميع العوالم المراتب جملا وفرادى فى عالم الشهادة وحمد التفرقة على الجمع بان يرى التفرقة الجمع فى المراتب والمجالى

اور میرے نزدیک حمد جمع علی التفرقہ اس طرح پر ہے۔ کہ حضرت حق سبحانہ اپنی ذات اور صفات کو مرتبہ غیب سے جمیع عوالم اور مراتب کے آئینوں میں بالتفصیل مجموعی طور پر۔ اور فرداً فرداً عالم شہادۃ کے اندر دیکھے۔ اور حمد تفرقہ علی الجمع اس طرح پر ہے کہ تفرقہ مراتب اور مجالی میں جمع کا مشاہدہ کرے۔

وههنا وجوه اخر القيت من القديم القدير على العديم الفقير بمحض العناية والتقدير احدها حمد الجمع فى تفرقة الكل على نفسه بان يرى الحق سبحانه كالآته

اس مقام پر کچھ وجوہ اور بھی ہیں جو قدیم اور تقدیر حق سبحانہ کی طرف سے عدیم اور فقیر (مصنف) کے دل میں محض عنایت اور تقدیر سے القا ہوئے ہیں منجملہ اُن کے (۱) حمد الجمع فی تفرقۃ الکل علی نفسہ اس طور پر ہے

Marfat.com

مع ذاته فی حقیقة جمعیة مظهریة تفرقیة کلیة انسانیة وثانیها حمد تفرقة الکل علی عین الجمع بان یری الانسان الکامل جمیع التعینات مع النفس عین الواحد وثالثها حمد تفرقة الکل علی التفرقة المطلقة بان یری الانسان الکامل کل الکمال ذاته مدبرة لجمیع التعینات والاعتبارات جامعة بکلیتها لجمیعها حسب استعداداتها ورابعها حمد التفرقة المطلقة علی عین تفرقة الکل بان یری جمیع الممکنات والموجودات فی ذات الانسان الکامل لسالک فافهم انت

کہ حق سبحانہ اپنے کمالات کو مع اپنی ذات کے ایسی حقیقۃ کے اندر دیکھے۔ جو صفات جمعیہ۔ مظہریہ۔ تفرقیہ۔ کلیہ اور انسانیہ کو شامل ہو۔ (۲) حمد تفرقۃ الکل علی عین الجمع اس طور پر ہے کہ انسان کامل جمیع تعینات کو مع نفس کے عین واحد۔ کر کے دیکھے (۳) حمد تفرقۃ الکل علی التفرقۃ المطلقہ اس طور پر ہے۔ کہ انسان جو کل کمال کا کامل ہے۔ اپنی ذات کو جملہ تعینات اور اعتبارات کا مدبر۔ اور نیز ان تعینات اور اعتبارات کی استعدادات کے موافق۔ ان تمام کا بالکلیہ جامع سمجھے (۴) اور حمد التفرقۃ المطلقۃ علی عین تفرقۃ الکل اس طرح پر ہے۔ کہ جمیع ممکنات اور موجودات انسان کی ذات مین جو کامل اور سالک ہے محو ہو جاوین بس اے مخاطب تو اس کو سمجھ لے۔

تنبیہ

الحمد مصدر الحامد والمحمود بالمجرد والمجهول فالحمد قد یکون من مرتبة الجمع علی عین التفرقة فیکون الله سبحانه حامدا لمرتبة الجمع ومحمودا لمرتبة التفرقة وقد یکون بالعکس فهو الحامد والمحمود فی الحقیقة فحصلت تسعة وعشرون قسما من الحمد فان ضربت هذه الاقسام فی الاسماء

تنبیہ

الحمد حامد اور محمود کا مصدر ہے معروف اور مجہول دونون صیغون پر۔ اس بنیاد پر حمد کبھی تو مرتبہ جمع سے عین تفرقہ کی نسبت ہوتی ہے۔ اس صورت مین اللہ سبحانہ مرتبہ جمع کا حامد اور مرتبہ تفرقہ کا محمود ہوگا۔ اور کبھی اس کے برعکس ہوتا ہے۔ اس صورت مین فی الحقیقۃ حق سبحانہ ہی حامد اور حق سبحانہ ہی محمود ہوتا ہے پس حمد کی انتیس قسمین ہوئین۔ اور اگر یہ انتیس قسمین نناوین ناموں مین ضرب دی جاوین

Marfat.com

التسعة والتسعين حصلت احد وسبعون وثمان مائة والفا قسم من المحامد وان ضربت فی الاسماء الالف والواحد حصلت تسعة وعشرون احادا وتسعة وعشرون الفا ومعنی الاسم ما ذکرت انفا لا تغفل عنه حتی لم یشکل علیك فی الضرب لصفات عدمیة کالسلام والقدوس	تو دو ہزار آٹھ سو اکہتر قسمین حمد کی حاصل ہوجاوین اور اگر ایک ہزار ایک اسما مین ضرب دی جائین - تو انتیس ہزار انتیس قسمین ہوجاوین - اور اسم کے معنی وہی ہین - جو مین ابہی ابہی ذکر کر آیا ہون اے مخاطب کہین تو اُس سے غافل نہ ہوجانا - تاکہ ضرب دینے مین سلام اور قدوس جیسی عدمیہ صفات کی وجہ سے تیرے اوپر اشکال واقع نہ ہو -

ان دو - تین نقلون کے بعد ایک نقل عین المعانی مین سے ہدیۂ ناظرین ہے - اسم الولی کی شرح مین آپ لکھتے ہین -

عالی شان امام اسوۃ المحدثین شیخ محی الدین عربی کے کلام سے ایسا مفہوم ہوتا ہے - کہ ہمارے نبی کو جو خاتم الانبیا علیہ وعلیہم السلام کہتے ہین - یہ اس معنی کر کے ہے - کہ آنحضرت صلعم کی بعثت کے وقت تک انسانی نوع کے افراد مین سے جو کوئی شخص کمال کے درجہ کو پہونچ جاتا تہا اُس کو نبی کہا کرتے تہے - کہ یہ نام اسمائے آلہی کے مغائر ہے - مگر آپ کی بعثت کے بعد آپ کی اُمت مین سے جو اصحاب کمالات کے درجات کو پہونچتے ہین اُن کو اس نام کے ساتہہ نام زد نہین کرتے - کیونکہ آنحضرت صلعم کی بعثت نے خاتمیت کی مہر اس نام کی گویائی کے منہ پر لگا کر دوسرے نام کی تجویز جو اسم آلہی کے موافق ہے - فرمائی ہے - اور وہ ولی ہے - یعنی آنحضرت صلعم کی بعثت کے بعد کامل کو ولی کہتے ہین "

جو اصحاب انفس و آفاق (عالم ارواح اور عالم اجسام) کے رموز فہم اور موشگاف ہین - وہ صدر الذکر کلام کی اصل اور خلاصہ کو اچہی طرح جانتے ہین - کہ آنحضرت صلعم کی بعثت کے زمانہ تک کاملون کو نبی یا رسول کے نام کے ساتہہ نام زد کرنے مین اسمی اور رسمی مغائرت باقی تہی - لیکن جب سے نور معرفت کا اولین چراغ روشن ہوا ہے - جس سے مراد حقیقت محمدیہ ہے علیہ السلام تب سے اس چراغ کی روشنی کی بدولت - مغائرت اور منافات کی تمام تیرگیان اور تاریکیان دنیا کی اعتباری سرائے سے عالم عدم کو بستر باندہ گئین - یہان تک کہ اسمی مغائرت بہی باقی نہین رہی - جس سے اعتبار دوئی کا

Marfat.com

وہم ہوتا ہے۔ یعنی جب سے آپ کے عنصری وجود کے نیر اعظم نے جمال وجلال کے افق سے آلہی اسما کے آسمان اور کون ومکان کی منزل مین طلوع فرمایا ہے۔ تب سے آپ کی اُمت اور ملت کے خاص بزرگون کو[1] عند وصولھم الی درجۃ الکمال دل کہتے ہین۔ جو ایزدی اسم اقدس کے مطابق ہے۔ اور خلیفہ اور خلیفہ کرنے والہ کی درمیانی مغائرت دور کرنے کا واجب التعیین ترجمان اسما اور رسما خاتم النبوۃ علیہ السلام کی مہر اور نام ولایت کے نگینہ سے مکمل کرکے عطا فرمایا گیا ہے۔ کہ آج سے پیچھے۔ کسی شخص کے واسطے مغائرت کا کاغذ نہین لکھا جاوے گا۔

اللہ۔ رحمٰن۔ اور رحیم یہ تین جلیل الشان اسمار۔ تمام امور کے دروازون کی کنجی ہین۔ اِن کی شرح جہان پر ختم کی ہے۔ اُس مقام پر آپ لکھتے ہین۔

حدیث ابتدا کے بموجب کہ کل امر ذی بال الخ ہے۔ اِن تینون اسما کی تقدیم کے بدون اقوال اور افعال مین شروع کرنا۔ حسن ادب سے دور ہے۔ اور تمام ارباب تصوف خواہ عرجی ہون یا نزولی۔ دریائے توحید کے غواص ہوتے ہین۔ اِن کی اصطلاحات کے جواہر اِن تینون اسما کے ڈبہ مین رکھے ہوئے ہین۔ واضح ہو۔ کہ اسم اللہ کا جیسا اطلاق مرتبہ الوہیت پر آتا ہے۔ اسی طرح مرتبہ لاتعین پر بھی آتا ہے اور لاتعین سے۔ تعین اول پیدا ہوتا ہے۔ اور جب تعین اول کی تعیین ہوگئی۔ تو یہی فیض اقدس ہے۔ اور فیض اقدس کی دو طرفین ہوتی ہین۔ ایک احدیۃ دوسری واحدیۃ۔ انہین دونون طرفون کے اعتبار سے فیض اقدس۔ وحدیت ذاتی کے ساتھ موصوف ہوتا ہے۔ احدیۃ جو وحدت کی باطنی طرف ہے۔ یہ اول درجہ اور باطنی سمت قبول کرکے اسما اور صفات کے علاقہ سے بالکل مجرد ہوگئی اور واحدیۃ جو وحدت کی ظاہری طرف ہے۔ یہ دوسرے درجہ مین ہے۔ اور یہی ظاہری سمت کے میدان مین سیر وسلوک کرتی ہے۔ اور نیز الہی کمالات کو اپنی نمود کا مقدمہ بناتی ہے۔ کیونکہ صفات فعلیہ کا تعلق اسی مقام سے ہے۔ پھر جب صفات فعلیہ کو یہ منظور ہوتا ہے کہ سلطنت کے لوازم اور اپنی مقتضیات کو ظاہر کرین۔

---

[1] درجہ کمال پر اُن کے فائز ہونے کے وقت ۱۲ منہ پوری حدیث یہ ہے۔ کل امر ذی بال لم یبدء بسم اللہ فھو اجذع وبتر

(ترجمہ) جو مہتم بالشان کام بسم اللہ کے ساتھ شروع نہ کیا جاوے سو وہ ناقص اور ابتر ہوتا ہے ۱۲

Marfat.com

تو وہ فیض مقدس کی امداد سے نفس رحمانی کے درمیانی حصہ لشکر کو ترتیب دیکر آگے روانہ کرتی ہین - اور عدم کی فوجون کو درہم برہم کر دیتی ہین - تاکہ سلطان وجود کا علم فیروزی نصب ہو - یعنی صفات فعلیہ ماہیات کو وجود خارجی کی شان مین لاتی ہین - اور اسماے متقابلہ کو جلوہ گر کرتی ہین - جب صورت فتح نمایان ہو جاتی ہے تو لوازم اور مقتضیات جو اسماے کے زبردست لشکر کا پچھلا حصہ ہے ہر طرف سے سر اُٹھا کر ظہور کرتے ہین - اور جس راستہ سے منزل بمنزل آئے تھے - اُسی راستہ سے وحدت کی دار السلطنۃ کو بازگشت کر جاتے ہین - کیونکہ رحیمی تجلی - اِس گروہ کے حال کی پاسبان ہے - اس وقت مین کسی شخص کو غنیمت - اموال - انفال - خودرائی - اور خودداری مین مشغول نہین ہونا چاہیے کیونکہ ایسے امور مین مشغول ہو جانے سے عظیم شکست پیدا ہو جاتی ہے - جیسے جنگ احد مین بعض اصحاب کو خودرائی کی وجہ سے پیش آیا جو کچھ پیش آیا - لہذا مناسب یہ ہے کہ نبی علیہ السلام یا نائب نبی (ولی) کے قرارداد کے جو صراط مستقیم ہے - اوسپر استحکام کے ساتھ قدم جما کر اپنے مقام سے تجاوز نہ کرین - اور نیز اُن کے حکم سے ایک قدم بھی آگے پیچھے نہ رکھین - کام کی حقیقت ان اشعار کے مضمون سے معلوم کرنے چاہیئے

اشعار

تامل سطور الکائنات فانها[1]	من الملک الاعلیٰ الیک رسائل
وخط فیها لو تاملت خطها	الا کل شیٔ ما خلا اللہ باطل

اور پروانہ وار اُڑکر اپنے تئین اُس بزم مین پہونچا دینا چاہیئے - جس مین اسما اور صفات کے اجتماع کی شمع روشن ہے شاید[2] لیس فی جبتی سوی اللہ کا ہی نغمہ تحت الذکر پردہ مین گایا جاتا ہے ۵

ہم ازین رو گفت آن سنجر صفا	نیست اندر دلق من غیر از خدا

[1] اے مخاطب تو کائنات کی سطور پر تامل کی نظر ڈال یہ سطرین ملک اعلیٰ کی طرف سے تیرے نام رسالے ہین - اور ان مین ایک خط ہے اگر تو اوس خط مین تامل کر کے دیکھے - تو معلوم ہو جاوے کہ اللہ جل شانہ کے سوا تمام اشیا باطل ہین - [2] میرے جبہ کے اندر اللہ کے سوا کچھ نہین ہے ۱۲

Marfat.com

آپ کے حالات کا کسی قدر بیان اس طرح پر ہے - کہ جن پردون کے سبب سے اخفا اور امتیاز تھا - اُن پردون کے اُٹھ جانے سے جب آپ کے وجود شریف پر ذات احدی علیہ السلام کی حقیقت جامعہ کا عکس پڑا - تو قرآن مجید جس شان کے ساتھ لوح محفوظ پر عالم غیب مین تھا - اُسی شان کے ساتھ آپ کے یاد کرنے سے پھر عالم شہادت مین آپ کے دل کی لوح محفوظ پر جاگزین ہوا - بلکہ ایزدی اسما اور الٰہی صفات کے سبب سے آثار و احکام جو کمالات اسمائی کے حصول کے واسطے عالم امکان مین آئے تھے - اور اُن آثار و احکام کو مایتوقف علیہ المعاد کے نہ ملنے کی وجہ سے اپنے وطن کی طرف بازگشت میسر نہین ہوتی تھی - وہ آپ کے وجود عزیز مین عالم قید سے نکل گئے اور اپنے مدعا کو پہونچ کر عالم اطلاق کی طرف رجوع ہونے کی استعداد اُن مین پیدا ہوئی - جس کے سبب سے وجوبی اور امکانی مراتب مین اتصال نمایان ہوا - اس سخن سرائی کا ماحصل یہ ہے کہ جو اہل سفر الٰہی علم کی آباد بستی سے نکل کر امکانی مخلوق آباد کی قید مین مقید تھے - یہ تمام اصحاب - آپ کی ولایت و ارشاد اور ہدایت و تلقین کے زمانہ مین از روے دانش و بنیش عروجی اور نزولی سیر و سلوک کا سرمایہ فراہم کر کے فرق کے صحرا سے جمع کے شہر مین آمد و رفت کرنے لگے - یہ عجیب و غریب لطیفہ ہے - کہ مذکورہ بالا واقعہ لکھتے وقت جب مین یہ بات کہ آپ کا دل قرآن مجید کے نور سے لوح محفوظ ہو گیا - اور قرآن بھی اپنے اصلی وطن مین پہونچ گیا - جو عالم صورت مین مسافر تھا" لکھ ہی رہا تھا - کہ یکایک شیخ صدر جہان دہارول کے بیٹے شیخ فرید برہان پور سے راقم کے دالان مین آکر اُترے اور سیع الاولیا کا گرامی نامہ مجکو دیا جب مینے خط کی تہ کھولی تو اُس کے عنوان مین یہ بیت لکھی تھی - **بیت**

لوحِ محفوظ است پیشِ یار		ہست در وے سرِ جانان آشکار	

اور خاتمہ مین نسخہ گلزار ابرار کی خواہش کا مضمون تھا - امید ہے کہ آپ کے ساتھ میری یکجہتی اور اتحاد کا راز اور[1] للمؤمن مرآۃ المومن کی رموز اس سرگزشت کے پڑھنے سے ارباب دانش کو روشن ہو جاوینگے

تتمہ کلامہ -

جو اصحاب - تاویل - اور توجیہ کے جوہر شناس ہین - اُن کو واضح ہو - کہ[2] الولایۃ افضل من النبوۃ اس قول کے معنی اگرچہ تاویل نگارون نے بہت کچھ وجوہ کے ساتھ دائرہ اشکال سے نکال کر

[1] مومن کا آئینہ مومن ہے ۱۲ [2] نبوت سے ولایت افضل ہے ۱۲

Marfat.com

جواز و صحت کے درجہ کو پہونچائے ہین - لیکن منجملہ توجیہات کے اِس توجیہ سے زیادہ کوئی توجیہ اقرب بہ صواب اور شاداب نہین ہے - کہ نبی کی نبوت پر نبی کی ہی ولایت کی تفضیل مراد ہے - کیونکہ ارباب تحقیق کے لطیف دماغون کو تمام توجیہات مین متبوع پر تابع کی - اور اصل پر فرع کی ترجیح کی بو آتی ہے -

کمال خجند

طعم چنان بہ نکہتِ زلفِ تو شد لطیف	کز باد مشکبوے تو ام در دِسر شود

اور تمام وجوہ سے ولی کی ولایت نبی کی ولایت کے تابع پائی جاتی ہے - البتہ نبوت پر ولایت کی افضلیت کی وجہ یہ ہے - کہ ولایت عبارت قرب حق سے ہے - اور نبوت حکم رسانی ہے معجزہ - قدرت مطلق کا اثر ہے - اور نبی - حق سبحانہ اور خلق کے درمیان مین برزخ ہے - پس یہ بات ثابت ہو چکی کہ جب تک بندہ کو قرب نہین ہوتا ہے - تب تک قدرۃ مطلق کے مقتضیات کا اُس پر ظہور نہین ہو سکتا ہے - وہ اُس وقت تک فیض مطلق مقید کو نہین پہونچا سکتا ہے - اور مقید کو ہدایت کی امداد سے عالم مطلق کا راستہ نہین دکھا سکتا ہے - نیز قوم کی اصطلاح مین نبوت ایک واسطہ ہے رسالت اور ولایت کے درمیان مین اس معنی کر کے - کہ نبوت صرف حقائق الٰہی کی خبر اُمت کی طرف پہونچانا ہے - یعنی ذات - صفات - اور اسما کی معرفت سے بہرہ یاب کرنا ہے - یہ خبر رسانی دو طرح پر ہوتی ہے - (۱) صرف علم دیدینا - اور معرفت مذکور کے طریق سے محض خبردار کر دینا - اور یہ قسم - ولایت مطلق کے ساتھ مخصوص ہے - (۲) تمام خبرین دینا جن کے ساتھ احکام شرعیہ پہونچانا - اخلاق سکھانا - اور حکمت تعلیم کرنا وغیرہ وغیرہ امور بھی شامل ہین - اور یہ خاصہ رسالت کا ہے - اس دوسری قسم کو نبوت تشریعی کہتے ہین - اور اولین قسم کا نام نبوت تعریفی ہے - چونکہ تشریعی نبوت بعثت احمدی علیہ السلام والصلوٰۃ کے سبب سے ختم ہو گئی - تو حضور نے فرمایا[۵۱] لا نبیّ بعدی اور تعریفی نبوت جو مطلق ولایت کو لازم ہے - باوجود ختم الولایۃ ہونے حضور کے باقی رہی - کیونکہ حضور نے فرمایا ہے - علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل[۵۲] اس تشبیہ سے یہ بات مفہوم ہوئی - کہ ولایت تو رسالت اور نبوت سے عام ہے - اور نبوت - رسالت سے عام اور ولایت سے خاص ہے - کیونکہ ہر ایک رسول نبی ہے - اور ہر نبی ولی ہے - اور یہ لازم نہین ہے کہ ہر ولی

[۵۱] میرے بعد نبی نہین ہے [۵۲] میری امت کے علما - بنی اسرائیل کے نبیون کے مثل ہین ۱۲

Marfat.com

بنی ہو۔ پس لفظ نبی کا اطلاق انسان کامل پر ہونا منسوخ ہوا۔ اور نبوت کا دعویٰ۔ کفر شریعت قرار دیا گیا اور اسم ولی کا اطلاق۔ حق سبحانہ کے بندگان خاص پر ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ بندگان خاص۔ اخلاق الٰہی کے ساتھ تہذیب یافتہ۔ فنا فی اللہ کے بعد بقا باللہ کے مرتبہ کو پہونچے ہوئے۔ اور محو کے بعد صحو کے درجہ مین ہوتے ہین۔ اور ولایت عبارت ہے حق کے ساتھ بندہ کا قائم ہونا۔ اور یہ ایک عظیم نعمت اور بڑی سعادت ہے دیکھا چاہیئے کس دردمند کو نصیب ہو۔

بیدرد را شراب محبت کجا دہند		کیفیتیست عشق بتان تا کرا دہند	

نیز ولی کا اطلاق قوم کی اصطلاح مین اُس فرد پر آتا ہے۔ جس کو حق سبحانہ کی حفاظت۔ عصیان اور مخالفت کے ارتکاب سے باز رکھے۔ تاکہ وہ اُس فرد کو ہستی موہوم کی جنگ سے بچا کر ولایت کے انتہائی درجہ کو پہونچا دیوے۔ جو حق سبحانہ تک پہونچتا ہے۔ اِس اعتبار سے ولی فعیل مفعول کے معنی مین ہوتا ہے۔ اور اس اعتبار سے کہ ولی ایک بندہ قایم بحق ہوتا ہے۔ فعیل فاعل کی معنی مین ہے اس بنیاد پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ولی قرب فرائض کے اندر اولین معنی مین سمجھا جاوے۔ اور قرب نوافل کے اندر دوسرے معنی مین تصور کیا جاوے۔ دوسرے یہ کہ نبی کے تصرفات کا مرجع اور ماخذ اپنی ولایت کے اندازہ پر ہوا کرتا ہے۔ نبی کا قرب حق کے ساتھ یہی نبی کی ولایت ہے۔ ۵۱ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ اور ولی کا تصرف اس مقدار پر ہوا کرتا ہے کہ جس مقدار پر اُس کو اپنے نبی کے ساتھ قرب ہو۔ اور یہی اُس کا قرب اپنے نبی کے ساتھ اُس کے اُس قرب کی میزان ہے۔ جو حق کے ساتھ ہے۔ ۵۲ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ پس آفتاب کو مانند نبی سمجھنا چاہیئے۔ جو اپنے ذاتی نور سے منور ہے۔ اور ماہ کو مانند ولی تصور کرنا چاہیئے۔ جو آفتاب کے فروغ سے نور کا اقتباس کر کے روشن ہوتا ہے واللہ اعلم عند اللہ۔

یا شیخ احمد ابن شیخ عبد الاحد

یعنی۔ حضرت مجدد الف ثانی

آپ فاروقی سرہندی ہین۔ محبوبیت۔ وحدانیت۔ اور فردیت کی محفلون مین بالانشینی کا مرتبہ آپ کو حاصل ہے صوفی محمد صدیق ہدایت تخلص۔ ظہیر الدین حسن کسمی کے فرزند۔ اور مولانا خواجہ باقی نقشبندی

۵۱۔ یہین سے معلوم ہوا۔ کہ سب اختیار خدائے برحق کو ہی ہے۔ ۵۲ اے پیغمبر کہدو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو۔ تو میری پیروی کرو۔ کہ اللہ بھی تم کو دوست رکھے ۱۲۔

Marfat.com

اویسی کے مرید ہین - انہون نے ہجری سنہ ایک ہزار اٹھارہ مین دہلی سے سیاحی کے اندر قدم اُٹھایا - تاکہ خیر بلاد یلتمس فنا الله وایاکم دہلی فنہ کی زیارت سے - اور ہر ایک سرزمین کے مشائخ کی صحبت سے فیض حاصل کیا جاوے - جب صوفی صاحب ملک خاندیس مین پہونچے - تو آگے بڑہنے کی توفیق ہمراہ نہین ہوئی - بازگشت کے وقت منڈو (مانڈو) کے عبرت کدہ مین جہان **غوثی** کی زادبوم ہے - چند روز توقف فرمایا - ایک روز شیخ احمد کے باکمال حالات مینے دریافت کئے - تو صوفی صاحب نے آپ کی تصنیف کا ایک رسالہ جس کے اندر مصنف نے اپنی خاص واردات اور مکاشفات کو درج کیا ہے - راقم کے مطالعہ کے واسطے دیا - رسالہ کا ماحصل خلاصہ یہ ہے - کہ

"درویش کے دل مین جب خداشناسی کے سلوک کا شوق پیدا ہوا - تو ایزدی عنایت نے سلسلہ نقشبندیہ کے ایک خلیفہ کی خدمت مین مجکو پہونچایا - اور اُن کی دلنشین تقریر سے اس خانوادہ کے بزرگون کا طریقہ اختیار کر کے چند روز اُن کی خدمت مین بسر کئے - اُن کے انفاس اور توجہ کی برکت سے - اور بزرگوار خواجون کے جذبہ سے جو قیومیت کے وصف مین اپنے تئین فنا کرنے سے پیدا ہوتا ہے - طالب کا حال پلٹ گیا - اور اندراج النہایۃ فی البدایۃ کی بہی چاشنی چکہی - جب صدر الذکر جذبہ متحقق ہوگیا - تو نوبت بہ سلوک پہونچی - سلطان ولایت محمدی امیر مردان علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی روحانی پرورش نے مجہے اُس اسم کے مرتبہ کو پہونچایا - جو اُن بزرگوار خلیفہ کا رب تہا - اور اُس اسم سے خواجہ بہاء الدین نقشبند کی روحانی امداد اور رہنمائی کی بدولت قابلیت اولیٰ کو عروج کیا - جس سے مراد حقیقت محمدی ہے **علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ** اور حضرت فاروق اعظم رض کی روحانی امداد ہونے پر اس قابلیت اولیٰ سے بہی ترقی میسر ہوئی - پہر حضور خاتم النبوۃ **علیہ السلام** کی روحانی پرورش کا فیض ہوا - تو سابقہ قابلیت اور مرتبہ سے ایسے مقام کی طرف صعود ہوا - جو اقطاب محمدی کے واسطے مخصوص ہے - سابق کا مقام گویا اس مقام کی تفصیل ہے - اور جس وقت اس مقام پر ورود ہوا تھا - تو اس وقت مین کسی قدر امداد خواجہ علاء الدین عطار کی روحی حقیقت سے بہی اس درویش کو پہونچی تہی - خواجہ علاء الدین عطار خواجہ بزرگ

لہ اور جو شادی کہ ہے کہ ہ کے خلاف سے شرف نسبہ ؛

Marfat.com

نقشبند کے بڑے خلیفہ ہین - اور اپنے وقت کے قطب ہدایت تھے - اقطاب کے
عروج کی نہایت اسی مقام تک ہے - اور ظلیت کا دائرہ بھی اسی جگہ منتہی اور تمام
ہوجاتا ہے - اس کے آگے یا تو اصل خالص ہے - یا ممتزج بہ ظل ہے - افراد کی جماعت
کو اس مرتبہ پر پہونچنے کا شرف حاصل ہوتا ہے - اور افراد کی صحبت کے ذریعہ سے
بعض اقطاب کو بھی مقام ممتزج تک عروج میسر ہوتا ہے - اور امتزاج کے مرتبہ سے
اصل پر بھی نظر پڑتی ہے - لیکن اصل خالص کو پہونچنا - یا اس پر نظر کرنا - باعتبار تفاوت
درجات - افراد کا ہی خاصہ ہے[1] ذٰلك فضل الله یؤتیه من یشاء والله ذو الفضل
العظیم پھر اقطاب کے مقام پر پہونچنے کے بعد اس درویش کو دین و دنیا کے
سردار علیہ السلام نے قطبیت ارشاد کا خلعت عنایت فرما کر اس مبارک
منصب سے سرفراز کیا - اس کے بعد ازلی عنایت نے دستگیری فرمائی - کہ اس مقام
سے ایک دفعہ ترقی اصل ممتزج تک عطا کی - فنا اور بقا جیسی اور جس طرح سے ہر ایک
سابقہ مقام پر پیش آتی تھی - اس جگہ بھی پیش آئی - اور یہان سے اصل کے مقام پر
صعود حاصل ہوا - حتی کہ اصل الاصل تک پہونچ گیا - اس آخرین عروج مین جو اصل
کے مقامات مین واقع ہوا - اسوۃ العرفا غوث الثقلین شیخ محی الدین عبد القادر جیلی
کی روحانیت سے مدد ملی - انھون نے کامل تصرف کی طاقت کام مین لاکر ان مقامات
سے عبور کرا دیا - اور اصل الاصل سے آگاہ کر کے یہان سے عالم شہادت کی طرف
مراجعت کا حکم فرمایا - اس طرح سے - کہ مین ہر ایک مقام سے دوسرے مقام کو نزول
کے طور پر بازگشت کرون - اگرچہ اس درویش کو فردیت کی نسبت جو عروج اخیر سے
مخصوص ہے - اپنے پدر بزرگوار سے ارثا تھی - اور پدر بزرگوار کو ایک قوی الجذبہ
عزیز سے - اور نیز ایک بزرگ سے جو خرق عادات مین نامور تھے حاصل ہوئی
تھی - لیکن منازل سلوک قطع کرنے سے بیشتر اپنی ضعف بصیرت کے سبب سے یا قلت احساس
کے سبب سے اس نسبت کا اپنی ذات مین قطعًا ظہور نہین پایا تھا - اور نیز عبادت نافلہ خصوصًا

[1] - یہ اللہ جل شانہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے - اور اللہ بڑے فضل والا ہے ۱۲

Marfat.com

تہازنفل کی توفیق - پدر بزرگوار کی امداد سے ہے - اور پدر بزرگوار کو اپنے شیخ سے تھی - چونکہ سلسلہ مین تھے - اِس درویش کو علم لدنی خضر علیہ السلام کی روحانیت کے فیض سے حاصل ہوتا رہا اُس وقت تک کہ قطاب کے مرتبہ سے آگے نہین بڑھا - لیکن جن عالی مقامات کا حال صدر مین لکھا گیا ہے - ان مقامات سے عروج اور عبور کے بعد تمام وہبی اور کسبی علوم یہ درویش ہمیشہ اپنی حقیقت سے اخذ کرلیتا ہے - یعنی تمام علوم اپنی ذات مین خود بخود پاتا ہے کسی غیر کو کوئی دخل نہین ہے - نیز اس درویش کو نزول کے وقت جو عبارت السیر من اللہ باللہ سے ہی تمام دوسرے سلسلون کے مشائخ کے مقامات پر عبور حاصل ہوا - اور ہر ایک مقام سے کچھ نہ کچھ حصہ اتہ آیا - اور ہر مقام اور سلسلہ کے مشائخ سے بے شمار امداد ملی - اور ہر ایک صاحب نے اپنی نسبتون کے خلاصہ سے مجکو آگاہ اور محرم فرمایا - اولاً بزرگان خانوادہ چشتیہ قدسنا اللہ تعالیٰ بذکرہم - کے مقام پر گزر ہوا - اور اُس مقام سے اور اصحاب مقام سے بہت کچھ فائدہ اُٹھایا اور منجملہ اِن کے خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کی روحانیت نے سب سے زیادہ التفات فرمایا - یہ بالکل سچ ہے - کہ خواجہ کی ذات شریف کی شان اس مرتبہ مین نہایت رفیع ہے - جب یہان سے آگے بڑھا - تو اکابر سلسلہ کبرویہ کے مقام کی طرف روحنا اللہ تعالیٰ برياحين اسرارہم راستہ ملا - یہ دونون مقام عروج کے اعتبار سے برابر ہین - لیکن مقامات مذکورہ بالا سے نزول کے وقت - اولین مقام - اس صراط مستقیم کے بائین جانب اور دوسرا مقام داہنی جانب رہتا ہے - اور یہ شاہراہ ایسا راستہ ہے کہ بعض اکابرین یعنی اقطاب ارشاد - فردیت کے مقام کو اسی راستہ سے جاتے ہین - اور نہایۃ النہایۃ کو پہونچتے ہین - تنہا افراد کا راستہ دوسرا ہے - بدون قطبیت کے اِس شاہراہ پر ہو کر گزر نہین ہو سکتا - اور یہ مقام ایک قسم کا برزخ ہے اس شاہراہ کے اور مرتبہ صفات کے درمیان مین - یعنی دونون طرف سے بہرہ یاب ہے اور اولین مقام - اس مبارک راستہ کی دوسری جانب مین واقع ہوا ہے - جس کو مرتبہ صفات سے آمیزش اور مناسبت بہت کم ہے - سلسلہ کبرویہ کے مقام سے آگے بڑھکر ان مشائخ کبار سہروردیہ کے مقام پر نفعنا اللہ ببرکات حقائقہم عبور ہوا - جو شیخ الشیوخ

Marfat.com

شہاب الملۃ والدین شیخ شہاب الدین عمر سہروردی سے اس جانب ہین - یہ مقام پیروی سنت نبوی علیہ السلام کے فروغ سے آراستہ - اور جمال فوق الفوق کے مشاہدہ سے پیراستہ ہے - عبادات کی توفیق - اور خدا پرستی کی طاقت اس مقام کے ساتھہ ساتھہ ہے بعض نارسیدہ سالک جو عبادات نافلہ مین سخت منہمک ہین - اور اسی خشک پرستش سے آرام پارہے ہین - ان کو فی الجملہ حصہ بسبب مناسبت اسی مقام سے ملتا ہے - غرض یہ ہے کہ نفل عبادت سے یہ مقام حاصل ہوتا ہے - **القصہ** یہ ایک بے نظیر مقام ہے - ایزدی فروغ جو اس مقام پر نظر آتا ہے - دوسرے مقامات پر نظر نہین آتا - اور اس مقام کے لوگ کمال متابعت اور پیروی سنت کی وجہ سے - دوسرے عالی مقام خدا شناسون سے قدر اور شان مین اعظم اور ارفع ہین - اگرچہ عروج اور فوقیت کے اعتبار سے دوسرے مقامات بلند زیادہ ہین - لیکن جو کچھہ اس مقام والون کو حاصل ہے دوسرے مقامات والون کو میسر نہین ہے - سہروردیہ مقام کے بعد - جذبہ کے مرتبہ پر اوتر آیا - یہ مقام بے شمار جذبات کے مقامات کو جامع ہے - پھر مجکو اس مقام سے بھی اوتر نا پڑا - مراتب نزول کی نہایت - مقام قلب تک ہے - جو حقیقت جامع ہے - اور ارشاد و تکمیل اسی مقام پر اوترنے سے وابستہ ہے - اس مقام پر تمکین حاصل ہونے کے بعد پھر ایک دفعہ عروج واقع ہوا - اس دفعہ اصل کو بھی ظل کی طرح سے چھوڑنا پڑا جب پھر نزول ہوا - تو اس دوسری دفعہ مین مقام قلب پر تمکین حاصل ہوگئی - الحمد للہ علی کل حال و مقال"-

ایک کتاب معارف لدنیہ آپ کی تصنیفات سے ہے - اس مین آپ تحریر فرماتے ہین -

"خداشناسون کی جماعت کو کامل توجہ اور خاص حضور کے اعتبار سے بحکم فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا ایسا عالی درجہ حاصل ہے - کہ جس مین سالکون مین سے کسی سالک کا نہ گزر ہے - اور نہ نظر ہے - اس تفرقہ کا اصلی راز یہ ہے - کہ جب تک ارواح کا تعلق اور تعشق بدن کے ساتھہ نہین ہوا تھا - تب تک ارواح کو حق سبحانہ کے ساتھہ حضوری حاصل تھی - پھر جب حسب فرمان اعیان ثابتہ ارواح کا تعلق اور تعشق ابدان کے ساتھہ ہوا - تو دو صورتین پیدا ہوئین - (۱) بعض کا تو سابقہ حضور

Marfat.com

بالکل موقوف ہوگیا - اور توجہ - تو دو - اور اُس کے لوازم - صرف پیکر کے ساتھ رہ گئے (۲)
اور بعض کی سابقہ توجہ جو مبدء کے ساتھ تھی - بالکل فراموش نہین ہوئی - یعنی عالم
اجسام کے ساتھ وابستگی ہونے کے بعد بھی اُس نسبت کا اثر باقی رہا - اِس بنیاد پر
جب قدیمی توجہ کا فراموش کرنے والا اولین گروہ - پھر مبدء کی طرف عروج کرتا ہے - تو
اُس کو حق کے ساتھ ایسی خاص نسبت اور قرب حاصل ہوتا ہے - کہ پچھلے گروہ کو عروج
اور سلوک کے ذریعے سے اگرچہ ترقی حاصل ہو جاتی ہے - لیکن اُس خاص مرتبہ کی ہوا تک
اُن کے دماغ مین نہین پہونچتی - کیونکہ صدر الذکر معاملہ اور مقولہ سے ایسا مفہوم ہوا - کہ اولین
فرقہ کا طریقہ استعداد اِس طور پر ہے - کہ جس شے کی طرف توجہ کرتا ہے - اُسی کا رنگ
پکڑ لیتا ہے - اور احوال سابق کا کوئی اثر اُس کے ساتھ باقی نہین رہتا ہے - اور
دوسرے فرقہ کی صور علمیہ کا اقتضا اس طرح پر نہین ہے - بلکہ جس امر کی طرف رخ کرتا ہے -
حالت سابقہ سے کچھ حصہ اپنے ساتھ محفوظ رکھکر لائق لباس مین ظہور کرتا ہے - اِس
عقلی دلیل کا خلاصہ یہ ہے - کہ اس گروہ کی سرشت - قصور توجہ پر - اور دوسری جماعت
کی خلقت کمال تعشق پر واقع ہے - **بای معشوق کان** -

ارباب معرفت جو دور بین نظر رکھتے ہین - وہ اچھی طرح جانتے ہین - کہ اِس تفرقہ کے
راز کی بنیاد - کشفی شہادت کے بدون - صرف عقلی دلائل پر قایم کرنا - کوئی استحکام کی بات
نہین ہے - دران حالے کہ عقل اس مدعا کے خلاف اس قضیہ اور تفرقہ مین اس طور پر
دلیل قایم کرتی ہے - کہ مبدء کو بالکل فراموش کرنے سے - اور عنصری ابدان کے لوازم کی
طرف بہمہ نوع متوجہ ہونے سے - ایسا پایا جاتا ہے - کہ عالم وجوب کے ساتھ مناسبت
قلیل - اور عالم کون و مکان کے ساتھ خصوصیت زیادہ ہے اور جہان امکان کی طرف نزول
کرنے کے بعد - حضرت باری تعالی کے ساتھ فی الجملہ تعلق باقی رہنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ ذات باری عز اسمہ کے ساتھ حد درجہ پر اتصال - اور عالم امکان کی طرف سے بالکل
بے تعلقی ہے - لیکن اِس گروہ کے حقائق کا عالم امکان مین نزول بمقتضاے حکمت
الٰہی ہے پس اِس تقدیر پر عقل کی رو سے عروج اور صعود کے بعد مقام خاص کو دوسری

Marfat.com

وجہ والا شخص پہونچ سکتا ہے - نہ پہلی وجہ والا[۱] واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

خلاصہ کلام یہ - کہ دونون توجیہین باہم ایک دوسرے کو ہٹاتی ہین - لہذا ان دونون فرقون مین سے کسی فرقہ کو عقلیہ دلائل کی رو سے - صدر الذکر وجہ وحدت کے ساتھہ مخصوص نہین کر سکتے ہین - اس مین شک نہین کہ تخصیص کی پچھلی وجہ مین از روے تحقیق - علم ازلی کی شان پیدا ہے[۲] وھو اعلم بمن ضل عن سبیلہ وھو اعلم بالمھتدین اور دونون گروہون کے افراد مین مذکورہ بالا خاص مرتبہ کے عام کرنے اور دائر رکھنے کے ساتھہ اعتقاد رکھنا - اقرب بہ صواب ہے -

دوسرے ظاہر حال پر - اور[۲] مایشاھد من الافراد پر قیاس کر کے ایسا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تمام نوع انسان چار قسم پر منقسم سمجھی جاوے اس طور پر - کہ مذکورۃ الصدر دو گروہون مین سے جو گروہ ابدان کے ساتھہ تعلق پیدا ہونے کے بعد اپنے تئین مع تمام گزشتہ حالات کے بھول جاتا ہے وہ منجملہ چار قسم کے قسم اول مین شمار کیا جاوے - اور اس مقام والے عام لوگ اور اہل تقلید ہین - اور ترکیبی صورت کے ساتھہ تعشق پیدا ہونے کے بعد جن اصحاب کا حضور اپنے مبدء کے ساتھہ باقی رہتا ہے - یہ اصحاب بمقدار تعلق کے اعتبار سے تین اقسام پر منقسم ہین - یعنی ان لوگون کا تعلق دونون طرف برابر ہے یا نہین ہے - جن لوگون کا تعلق طرفین کے ساتھہ برابر نہین ہے - ان کی دو قسمین ہین - کیونکہ راجح تعلق یا تو قدم کی طرف ہوگا یا حدوث کی طرف ہوگا - پس جو لوگ حدوث کی طرف تعلق راجح رکھتے ہین - وہ اصحاب استدلال - اور ارباب براہین علمیہ وعقلیہ ہین - اور جو لوگ قدم کی جانب زیادہ تعلق رکھتے ہین - وہ ذاتی احدیۃ کے انوار مستغرق اور اہل جذبہ ہین - اور جو لوگ دونون طرف برابر تعلق رکھتے ہین وہ صاحبان کشف وتحقیق ہین - اور

---

[۱] حقیقت حال کو اللہ جل شانہ ہی خوب جانتا ہے ۱۲-

[۲] - جو شخص خدا کے راستہ سے بھٹکا - اُس کو وہ خوب جانتا ہے - اور نیز وہ ان کو بھی خوب جانتا ہے جو راہِ راست پر ہین ۱۲ سنہ ۵ افراد مین سے جو نظر آتے ہین ۱۲

Marfat.com

اسی شکل کی تقسیم آیہ کریمہ[1] ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتٰبَ سے بھی مفہوم ہوتی ہے - اِس طور پر کہ اولاً اصطفی کے لفظ سے جمہور امام کی دو قسمین کین - ایک جماعت غیر مختار - دوسری جماعت مختار - اور پھر مختار جماعت کو تین اقسام پر منقسم کیا لقولہ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرٰتِ پس غیر مختار قسم اول ہے کہ وہ گرفتاران تقلید ہین - **ظالم لنفسہ** وہ اصحاب ہین جو جذب اور استہلاک کے دریا مین مستغرق ہین - اور **مقتصد** وہ لوگ ہین جو اعتقاد اور استدلال کے پر فضا محل مین آسودہ ہین - اور **سابق بالخیرات** وہ جماعت ہے جو مشاہدہ اور معائنہ کے گلزار کی تماشائی ہے"

اس مین شک نہین - نقل کی لکڑی - نظر اور عقل کی امداد سے جس قدر تانا تن کر بانا بن سکتی ہے - اُس بُنے ہوئے کپڑے کا طول اور عرض اِس سے زیادہ نہین ہوگا - اگر کسی شخص کے دل مین اِس مقام کی تحقیق کا درد ہو - اور وہ چاہے - کہ مجرب علاج سے کامل شفا پاکر تن درست ہوجاوے - تو اُس کو مسیح الاولیا کی خدمت اور ارشاد سے چارہ جوئی کرنی چاہیئے - کیونکہ آج کل دراصل ایسے دردمندون کے حاذق طبیب یہی ہین اور خلفائے حضرت غوث الاولیا مین سے ایک اور جماعت بھی اِس شطاریہ سلسلہ مین ہوچکی ہے - جس کی ولایت اور ہدایت کے آثار باقی ہین - جیسے وجیہ الملۃ والدین علوی گجراتی شیخ لشکر محمد عارف شیخ شمس الدین شیرازی - شیخ صدرالدین محمد شمس بردرہ (بڑودہ) گجرات - شیخ عبدالحی جو شیخ جیوہ کر کے مشہور ہین - اور نیز دیگر بزرگوار اصحاب اِن ارباب شہود اور اصحاب یقین کے کسی قدر حالات اس مختصر کتاب کی گنجایش کے موافق ہر ایک بزرگوار کے ذکر خیر مین لکھے گئے ہین - حافظ

نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند	نہ ہر نکتہ باریک ترز مو اینجا ست

[1] - پوری آیۃ اس طور پر ہے - ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنہم ظالم لنفسہ ومنہم مقتصد ومنہم سابق بالخیرات باذن اللہ

ترجمہ - پھر ہم نے اپنے بندون مین سے اُن لوگون کو اس کتاب کا وارث ٹھیرایا - جنکو ہم نے (اہل سمجھکر اُس کی خدمت کے لیئے) منتخب فرمایا - (یعنی مسلمانون کو) پھر اُن مین سے بعض تو (اس پر عمل نہ کرکے) اپنی جانون پر ستم کرتے ہین) - اور (بعض) ان مین سے بیچ کی چال چلے جاتے ہین - اور (بعض) اُن مین سے (ایسے بھی ہین جو) خدا کے حکم سے نیکیون مین (اوروں سے) آگے بڑھے ہوئے ہین ۱۲ -

Marfat.com

یادِ شیخ خدا بخش مندوی

آپ کے آبا و اجداد ہجری آٹھوین صدی کے سنوات مین عربستان سے ہندمین آئے تھے۔ آپ کے پیر بیعت شیخ فضل اللہ ابن شیخ حسین ملتانی چشتی ہین۔ آپ تنہائی اور گمنامی کے محب۔ گوشہ نشینی اور خلوت کے مشتاق۔ مراقبہ اور محاسبہ کے دریامین مستغرق اور آثار سوز و گداز کے مجموعہ ہین۔ سلمہ اللہ تعالیٰ اگرچہ علوم متداولہ کی مختلف فروع اور اصول کے میدان نخلستان مین آپ کی عندلیب طبع پرواز نہین کرتی ہے لیکن اعتقادات کے معانی اور عبادات کے ارکان کی اصلاح کے واسطے جیسے کہانے مین نمک اس قدر علم فقہ سے آگاہی ضرور ہے۔ آپ کی تجرید کا بیان۔ تفرید کا اظہار۔ مخلوق کے ساتھ بیگانگی اور حق کے ساتھ یگانگی کی تحریر ان مین سے کوئی چیز۔ عبارت۔ اشارت۔ بیان۔ یا زبان مین نہین آسکتی۔ محض معانی اور معقول ہین۔ لہذا ان کا ادراک اہل حال و عرفان اہ اصحاب ذوق و وجدان کے حوالہ کرکے آپ کے ماجرا مین سے چند باتین لکھتا ہون اور یہ چند باتین وہی ہین۔ جو راقم کو بلا واسطہ معلوم ہوئی ہین۔

ابتدا ابتدا مین آپ کا پیشہ نمدبافی تھا۔ حریر فروشی کی بھی دوکان کر رکھی تھی۔ اور الکاسب حبیب اللہ کے لباس مین یکتا درویش تھے۔ سرمایہ مین سے روزانہ محنت کا فائدہ حاصل کرکے ایک حصہ تو مستحق فقرا کی نذر کر دیتے تھے۔ ایک حصہ عیال و اطفال کی معاش کے نام زد کرتے تھے۔ اور ایک حصہ اپنی قوت اور مہمانون کی ضیافت کے نام سے اٹھا لیتے تھے۔ اس درویشانہ انتظام کے ساتھ پندرہ سال کی عمر سے چالیس سال تک بسر کی اور ترک خانہ نشینی اور اختیار گوشہ گزینی کی آرزو کو اپنے دل کے اندر پرورش دیتے تھے۔ اسی کشاکش مین جب آپکی عمر چالیس سال کی ہوگئی۔ تو تجرد گزینی کا نشہ ابھرا۔ ایکسارگی خدا طلبی کا جوش۔ اور حق شناسی کی خواہش کا سیلاب آیا۔ اور اس نے آپکے صنوبری دل کو شوق کا فوارہ بنایا۔ جو کچھ گزر اوقات کے واسطے بساط مین تھا۔ وہ تمام و کمال آپنے بے اختیار رہو کر عام محتاجون پر لٹا دیا۔ اور خود خاص درویشی کا جامہ پہن کر مقصد اور الٰہی معرفت کی یافت کے واسطے ہر ایک دل سے اور ہر ایک دروازہ سے گدائی کرنے لگے ایک مدت تک اس طریق مین بھی عمر گزاری۔ بہر آخر کار ہجری سنہ نوسو اکیاسی مین خضر سیرت مرشد کی بابرکات صحبت سے کسی قدر گوناگون اضطراب کا جوش تسکین اور تمکین کے ساتھ دل مین فرو ہوا۔ ساگر تالاب کے کنارہ ایک پشتہ پر ایک کہنہ مسجد تھی۔ اس کی مرمت فرما کر قبر کی طرح ایک چھوٹا سا حجرہ اس کی چھت کے

Marfat.com

پیچھے بنایا - یہ حجرہ آبادی سے ایک کوس دور ہے - اس تاریخ سے ہجری سنہ ایک ہزار بائیس تک ایزدی عنایت سے حجرہ مذکور مین استقامت کے ساتھ تنہا بیٹھے رہے - اور آخر کار فقر و بینوائی کے بارہ مین جس درجہ کے آپ متلاشی تھے - وہ درجہ آپ کی استعداد کے موافق حاصل ہوا یافت اور شناخت کی بخیہ جو آپ کی گدڑی پر لگی - تو گدڑی مذکور شاہی سوزنی بن گئی - اب آپ کی زبان حال نے **لیس فی جبتی سوی اللہ** کا ترانہ گانا شروع کیا - گو چند سال سے آپ کا آستانہ اکابر اور اصاغر کا مرجع ہو گیا ہے - لیکن آپ کی ملازمت حاصل ہو جانا - عالی شان سلاطین اور سپہ سالار امرائے اعظم کے بھی اختیار اور قبضہ قدرت مین نہین ہے - بلکہ آپ کی عنایت اور ارادت کے متعلق ہے - تنہا بیٹھے رہنے - اور لوگون سے نہ ملنے کی عادت جو ابتدائے زمانہ ترک سے تھی - وہی عادت آج تک روز افزون ترقی پر ہے - یعنی ملاقات چاہنے والون سے ایک لحظہ کا بھی ملنا آپ اپنے اوپر جائز نہین رکھتے ہین - ضرورۃً صرف بمقدار ایک فاتحہ پڑھنے کے - با اخلاص آنے والون کے نزدیک بیٹھ جاتے ہین - بلکہ اکثر اوقات کھڑے ہی رہتے ہین - اور جو کچھ خشک و تر اس وقت ہاتھ مین موجود ہوتا ہے - پیش کر کے رخصت کر دیتے ہین زیادہ تعجب کی یہ بات ہے کہ آپ مخلوقات سے علیحدہ رہنے کو تنہائی اور گمنامی کا جز جانتے ہین - بالآخر یہی شیوہ آپ کی ناموری اور شہرہ کا باعث ہوا - اس مین شک نہین - کہ یہ ظاہری اور باطنی موجودات کا مبدء بھی ہے - جو تنور سے طوفان کا نکالنے والا ہے - اور ہمیشہ تقدیر سے تدبیر منفعل رہتی ہے[1] **عَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ**

الحمد للہ والمنۃ کہ باینہمہ - ازلی محافظت - مصاحبت چاہنے والے اور خدمت کرنے والے اٹھیرون کی لوٹ سے آپ کی اوقات شریف کی نگہداشت فرماتی ہے - اور آپ کو صرف یاد حق کی طرف متوجہ اور مشغول رکھتی ہے - سبحان اللہ سوائے گوشہ نشینی کے - مرید کرنا - خانقاہ بنانا - خادم رکھنا - ہنگامہ عرس کو رونق دینا - اور سرود و سماع کی مجلس گرم کرنا وغیرہ وغیرہ سلسلہ دوست مشائخ کے کسی طور اور طریقہ سے آپ کی آزاد اور تنہائی پسند طبیعت مقید نہین ہے - اس پر بھی آپ اپنے نفس مطمئنہ سے خطاب کر کے اس مضمون کے ساتھ مترنم رہتے ہین - نزہت

مجرد ان طریقت جماعتے دگر اند	باین صفت کہ تو داری بدان صفت نرسند

[1] عجب نہین کہ ایک چیز تم کو بری لگے - اور وہ تمہارے حق مین بہتر ہو - اور عجب نہین کہ ایک چیز تم کو بھلی لگے - اور وہ تمہارے حق مین بری ہو ۱۲

Marfat.com

ان تمام حقائق کے بیان کا خلاصہ یہ ہی۔ کہ آپ مشیخت کا بناؤ سنگہار بے تعینی کی سادگی کے عوض فروخت کرکے میدان فنا کے شہسوار اور رسوم شکنی کے معرکہ مین صف شکن ہین[۱] ولا تقولوا لمن ھو فانی فی اللہ وعائش فی المزاج انہ حی علی مثال انفسکم بل ھو غریق فی بحر الفنا وانتم لا تشعرون

آپ کی سعید اولاد تین لڑکے اور دو لڑکیان ہین۔ بڑے شیخ عبدالرحیم ہین۔ جنہون نے اپنے تئین عین جوانی مین پیری کے کمالات سے آراستہ کیا ہے۔ اور جو مشائخ اور طبقہ صوفیہ علیہم الرحمۃ کی اصطلاحات مین فہم درست اور استعداد روشن رکہتے ہین۔ منجہلے لڑکے عبداللطیف ہین۔ حسن سیرت۔ اور حسن صورت دونون مین متوسط ہین۔ سب سے چہوٹے تیسرے محمد لطیف ہین۔ باادب جوان ہین۔ اپنے پدر بزرگوار کی خدمت باعظمت مین قبولیت کا مرتبہ پائے ہوئے ہین۔ چہوٹی لڑکی مریم نام راقم کے فرزند۔ برخوردار عبدالاول کے حبالہ نکاح مین ہے۔ قائل[۲] اِنِّیْ خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ نے ہجری سنہ ایک ہزار تیرہ مین بہ شب غرہ صفر[۳] ختم اللہ بالخیر والظفر ایک لڑکا برخوردار عبدالاول مد عمرہ کے گہر عطا فرمایا۔ اور ہر آپ کی بے پروائی۔ اور ایدہر ولادت کی خوشی۔ اس مین راقم کی غفلت سے کچہہ ایسا ہوا۔ کہ جد مادری کے اتفاق کے بدون اُس مبارک نوزاد کا نام شیخ ماہ رکہدیا۔ بدین وجہ شیخ کی خدمت سے کمال خجالت ہوئی۔ پہر جب واجب العطایا کی عنایت سے تاریخ بیسوین[۲۰] رمضان المبارک ہجری سنہ ایک ہزار اکیس کو دوسرے فرزند کی علمیہ صورت۔ عینی وجود کے لباس مین ظہور پذیر ہوئی۔ تو شیخ کی ملازمت مین راقم نے حاضر ہوکر مبارک باد کے مراسم ادا کئے۔ اور تجویز نام کے واسطے التماس کیا۔ آپ نے فرمایا نام رکہنا آپ کو ہی مبارک ہے۔ اور تصدیق کرنا۔ اور مبارک باد دینا ہمارا حق ہے۔ حسب الارشاد مینے عیسیٰ نام تجویز کیا۔ آپنے مسکرا کر دعا دی اور فرمایا[۴] الاسماء ینزل من السماء بہت ہی مناسب اور خوب واقع ہوا۔ کیونکہ اس کی مان کا نام بہی مریم ہے

---

[۱] جو شخص اللہ کی ذات مین فنا اور از روے مزاج زندہ ہو۔ اُس کو یہ نہ کہو۔ کہ وہ تم لوگون کی طرح بقید حیات ہے۔ بلکہ وہ دریاے فنا مین مستغرق ہے۔ مگر تم نہین سمجہہ سکتے ہو ۱۲ [۲] مین مٹی سے ایک انسان بنانے والا ہون ۱۲ [۳] اللہ تعالے اوسکو خیر اور ظفر کے ساتھ ختم کرے ۱۲ [۴] اسما آسمان سے اوترتے ہین ۱۲۔

Marfat.com

پھر فرمایا۔ کہ شیخ ماہ آپ کا ہے۔ اور شیخ عیسی ہمارا۔ اور یہ کہکر دونون کو سعادت بخش دعاؤن کے ساتھ سربلند فرمایا۔ خدا کرے سب کو علم سے اور عمر سے بہرہ وری نصیب ہو۔ بحرمۃ النبی وآلہ الامجاد صلوات اللہ علیہ وعلیہم اجمعین الی یوم الرشاد۔

یا شیخ عبدالقادر

آپ۔ ابی صحمد۔ ابن ابی احمد۔ ابن ولی ہامون بغدادی کے فرزند رشید۔ اور سید جمال ستہری کے مرید ہین زادیوم باب اللرج۔ جس کو اہل زمانہ بغداد جدید کہتے ہین۔ اسی مین قطب الاقطاب سید محی الدین عبدالقادر جیلانی کی خوابگاہ ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ اور پل کی اُس طرف والی آبادی کا نام بغداد قدیم ہے اس مین امام موسی کاظم کی آسایش گاہ ہے رضی اللہ عنہ اور اہل بغداد اسی کو برج اولیا کہتے ہین جس کے اندر ایک روایت سے چوبیس ہزار نامدار مشایخ سوئے ہوئے ہین۔ اس مین شک نہین۔ جب باحقیقت خداشناس لوگ۔ چاند سورج کی طرح سالک درویشون کے رہنما ہین تو اس بافروغ گروہ کی آسایش گاہ کا نام برج قرار دینا اہل مذاق سخن آفرینون کو بہت کچھ مزہ دیتا ہے۔ غوثی اگرچہ اس نغمہ مین دل ربائی کی طرز ضرور ہے۔ لیکن یہ نغمہ۔ پردہ آغاز کے ہم آواز نہین ہے۔ لہذا ایسی لئے اُٹھاو جس کا راستہ اصل مقام کی طرف پلٹ جاوے۔ ایک روز آپ کے حالات راقم نے دریافت کئے تو فرمایا۔

ایزدی مشیت کے بموجب مین اپنی زادبوم مین ڈھائی برس کی عمر کو پہونچکر بے باپ ہوگیا۔ لہذا عم مکرم نے میری پرورش اپنے ذمہ لی۔ نو برس کی عمر مین کلام ربانی حفظ کرلیا۔ جب گیارہوین سال کا آغاز ہوا۔ تو عم مکرم مجکو اپنے ہمراہ بندر گودہ کو لے گئے۔ وہان پر عم مکرم سامان سفر باندہ کر اُس جہاز کو روانہ ہوئے۔ مین جب تک سولہ برس کا نہین ہو لیا تب تک اُس بندر سے باہر نکلنا نہین ہوا۔ القصہ ہجری سنہ نوسو چیاسٹھ مین کہ یہی سال سلطان مظفر ابن محمود کے جلوس کا ہے احمد آباد گجرات مین آیا۔ یہان پر چند روز سرکیج کے مدرسہ مین فقیہ حسن عرب کی ملازمت مین علوم ادب کی تحصیل کی فقیہ صاحب۔ داہبولی کے رہنے والے مشہور ہین۔ اس کے بعد

۱؎ نبی۔ اور نبی کے بزرگ اولاد کی عزت کے طفیل مین۔ اللہ تعالی کی رحمت نبی پر اور اولاد نبی پر غرض کہ سب پر یوم قیامت تک رہے ۱۲۔

Marfat.com

شیخ حسین بغدادی کی شاگردی سے عقلی علم حاصل کیا - اسی اثنا مین قاضی علاء الدین عیسی احمد آبادی کی خدمت مین علم کلام کی کتابین نکالین - بالآخر اپنی جملہ تحصیل کو شیخ وجیہ الدین علوی شطاری کی خانقاہ مین رہ کر کمال کے درجہ پر پہونچایا ہجری سنہ نوسو بیاسی مین جب کہ عرش آستانی اکبر شاہ نے گجرات فتح کیا ہے مینے تحصیل علم کے واسطے دار السلطنۃ آگرہ کی طرف سامان باندہا - چند روز بعد شرح تجرید کا قدیم حاشیہ تحریر اقلیدس مجسطی - شرح تذکرہ مولانا نظام اعرج - اور نیز دیگر بعض عربی علوم - علامی میر فتح اللہ شیرازی کے درس مین سنکر شہرستان خاطر کی آئینہ بندی کی - پورے ایک ہزار سال ہجری مین ملک الشعرا شیخ فیضی فیاضی ابن شیخ مبارک خضر - نہایت خواہش کر کے مجھے اپنے ہمراہ دکن کو لیگئے راقم بہی اپنے وطن سے جو دکن کے عین راستہ پر واقع ہے - طوعاً و کرہاً ہمراہ ہو کر اس جانے مین شریک تھا - جب بازگشت ہوئی تو آپ اُجین کے اندر ملک الشعرا کی ہمراہی سے رہ گئے تھے - یہان پر اس شہر کے طالبان علم کی فیض رسانی شروع کی ہجری سنہ ایک ہزار اکیس تک آپ کے وجود سے مسند فیض رسانی رونق پر ہے - اسی جگہ عقد بہی کر لیا ہے - دو لڑکے - اور ایک لڑکی اس بیوی سے ہین - ابو علی فیاض اور ابا حسن فیاض نام بہی ہین - اور نیز ان دونون تاج دانش کے گوہرون کی تاریخ ہاے ولادت بہی ہین - اولین فرزند نے ہجری سنہ ایک ہزار انیس مین عالم روحانی کو کوچ کیا - دوسرے فرزند بقید حیات ہین - اللہ تعالے جل شانہ عمر طبعی کو پہونچا وے - قصائد عربی کا ایک دیوان متنبیانہ طرز پر - ہر ایک فن کی کتابون پر جستہ جستہ حاشئے - عربی عبارت کا ایک رسالہ جو نہایت سنجیدگی اور تازگی کے ساتھ ملک الشعرا کے بعض حالات کے بیان مین ہے - اور ایک رسالہ علم کی تعریف مین متکلم اور حکیم کی طرز پر جو شیخ ابو الفضل مبارک کے نام سے معنون ہے - اس قدر آپ کی تصنیفات ہین - ناظرین پر مخفی نہ رہے - کہ صدر الذکر نمائشی حالات بعض تو خود صاحب حالات کے بیان پر - اور بعض راقم کی معلومات پر لکھے گئے ہین -

مصرع آب حیوان تو امان علم اوست

حضرت یاد سید احمد افغان اویسی بجواروی

پنجاب کے پرگنات مین ایک بستی قصبہ بجوارہ ہے - اُس مین آپ گوشہ نشین تھے - شیخ محمد ابن الیاس

Marfat.com

شیخ [illegible] کے فرزند ہین - صوری اور معنوی فضیلت کی تحصیل مین آپنے اپنی استعداد پوری کرلی تھی - [illegible] کے پدر بزرگوار ہجری سنہ ایک ہزار ایک مین فرق کے ویران گوشہ سے جمع کے آباد صحن مین چلے [illegible] تشریف کی مسند کو آپ کے وجود سے شرف حاصل ہوا - آپنے آباؤ اجداد کے مراسم سلوک کو [illegible] اصل بنایا - کہتے ہین - آپنے دانش و بینش زیادہ تر - اپنے پدر بزرگوار کی خدمت سے - اور کمتر [illegible] لاہوری کی شاگردی سے حاصل کی تھی - جب ہجری سنہ ایک ہزار پندرہ مین شہنشاہ کشورستان [illegible] اقلیم زندگانی کے تصرفات - اور عنصری کشور کے تمشیات رخصت فرمائے - تو اس کے [illegible] نورالدین جہانگیر شاہ - سے تاج و تخت سلطنت کو رونق ہوئی جس کے گرامی نام پر اس کتاب کی [illegible] گئی ہے - اس اثنا مین شہنشاہ نورالدین کے بیٹے سلطان خسرو کو چند امرا جو عقل مین جوان مگر بے [illegible] دارالسلطنت سے نکال کر لاہور کی طرف چلے گئے - پیچھے سے ہوشیار زمان رہا ہی تعاقب کنان [illegible] - اس غرض سے آپنصیحت کو کام فرما کر اس کو ناہموار بے راہی سے باز رکھے - اور او پ اور فرمان بردار کے راستہ مین لے آوے - مگر سلطان خسرو نے حقوق کا کچھ لحاظ نہ کر کے جنگ کی طرح ڈالی - بالآخر اس کی سپاہ نے شکست کھائی - القصہ اس فتنہ انگیز سال مین ہر ایک تقریب سے شہنشاہ کی محفل مین باوجود کمال ارزانی کے اسی قسم کی گفت و گو کا نرخ بڑھ گیا تھا - ایک روز ایک ندیم نے سادات صفویہ کے سلسلہ مین سلطنت ایران کے انتقال کا باعث عرض کیا - اس اثنا مین ایک اور شخص بول اٹھا کہ اس وقت مین بھی چند درویش صورت اشخاص ایسے ہین - جو ایک ولایت کی فوج کی برابر اپنے فرمان بردار معتقدین رکھتے ہین - انھین مین سے اس جماعت کے سرگروہ سید احمد افغان ہین - جو بجوارہ کی افغان قوم کے اندر جنگ و شورش کا باعث ہوئی ہے اور تمام جماعت آپ کے حکم سے سرتابی نہین کرتی ہے - فرمان صادر ہوا - کہ اچھا سید احمد افغان دربار معلی مین حاضر کیے جاوین - **قصہ کوتاہ** جب آپ شاہی حضور مین پہونچے - تو ملازمت شاہی کے آداب بجا نہین لائے - بادشاہ نے فرمایا - اس دیوانہ کو چند روز قلعہ گوالیار کے اولیستان مین محفوظ رکھو - یہان تک کہ حسن سلوک کے گلوبند مین اپنی گردن دینا گوارا کرے - تین برس تک آپ اس عالیشان قید خانہ مین کشادہ پیشانی سے خدا کے ساتھ مشغول رہکر زندہ رہے - اور ولایت کے متعلق بہت سی فتوحات اور ہمپلہ نشین دشمن پر فیروزی حاصل کی - اتفاقاً ہجری سنہ ایک ہزار اکتیس مین خان جہان جن کا قدیمی نام بہیر خان ابن دولت خان لودی ہے - صوبہ خاندیس اور دکن کے حاکم مقرر کیے

Marfat.com

گئے - اور انہین حدود کی لشکر کشی ان کے ذمہ کی گئی - جب خان جہان قلعہ گوالیار کے نیچے پہونچے - تو واجب العرض بحضور شاہ لکھکر التماس کیا - کہ سید احمد اس یورش مین فدوی کے ہمراہ دئے جاوین - یہ گزارش حضور شاہنشاہی مین قبول ہوئی - اس سبب سے آپ خان جہان کے ہمراہ خاندیس تک گئے - اور چند روز برہان پور مین رہے - آخر کار یہ ہوا - کہ خان جہان کے واسطے دارالسلطنت سے فرمان طلب صادر ہوا - اور وہ برہان پور سے دارالسلطنت آگرہ کو روانہ ہوئے - آپ بھی ہمراہ تھے - جب تاریخ چھبیسوین[۲۶] شعبان ہجری سنہ ایک ہزار بیس مین آپنے اپنی قدوم کی برکات سے منڈو (مانڈو) کو سرفراز کیا - تو راقم حروف بھی آپ کی ملاقات سے بہرہ یاب ہوا تھا - جب راز کی باتین ہونے لگین - تو آپ کی گفتگو کا سلسلہ اس تقریب پر مائل ہوا -

"ایک روز خان جہان پسر دولت خان لودہی احمد کے مکان مین آئے - اور شیخ علاء الدولہ سمنانی کی چہل مجلس اُن کے ہاتھ مین تھی - اس کتاب مین شیخ محی الدین عربی کی یہ روایت درج تھی کہ رایت ربی جالسًا علی الکرسی وقام بین یدی واجلسنی وقال انت ربی وانا عبدک - یہ روایت مجکو دکھائی - اور میرا دامن پکڑ لیا اس متشابہ قول کے معنی ذہن نشین کئے جاوین - لاچار احمد نے جواب دیا کہ سب اول سے مراد نفس امارہ ہے - جب یہ - عالم کالبد پر قبضہ پالیتا ہے - تو قوی - حواس - اعضا - اور جوارح کا ملک وملکوت اوس کے زیر حکم آجاتا ہے - دل کی کرسی پر نشست کرتا ہے - جو روح کی نشستگاہ ہے - اور علی الاعلان ربوبیت کا دعوی کرتا ہے - اور عنصری اقلیم کے دیگر باشندون کی طرح روح کو بھی اپنی عبودیت مین لینا چاہتا ہے - پھر جب صوفی مجاہدہ اور ریاضت کی بدولت نفس پر فتح پاتا ہے - تو ناچار کرسی نشینی روح کی طرف عود کرآتی ہے - اور نفس اطاعت اور پرستش کے مقام پر کھڑا ہوکر انت ربی و انا عبدک[۱] کہکر مراسم بندگی بجالاتا ہے اور روح کے اوپر نفس کی طرف سے رب کا اطلاق اور اقرار یہی شیطان رجیم کا فریب ہے"

---

[۱] یعنے اپنے رب کو دیکھا - کہ کرسی پر بیٹھا ہے (مجھکو دیکھکر) میرے سامنے اٹھ کھڑا ہوا - اور مجھکو بٹھایا - اور کہا تو میرا رب ہے - اور مین تیرا بندہ ہون ۱۲ -

Marfat.com

یہ تاویل بیان کرنے کے بعد فرمایا۔

"مینے مکاشفہ ابن عربی کی عبارت شیخ عیسیٰ کی خدمت مین بھیجی تھی۔ شیخ عیسیٰ نے بھی اپنا مافی الضمیر کئی طرح کی توجیہ اور تاویل کے ساتھ لکھکر میرے پاس روانہ فرمایا۔ چونکہ ان تاویلات کی نامقبولیت کا حرف میری زبان سے نکلا۔ اور یہ حال شیخ عیسیٰ کو معلوم ہوا تو انہون نے اپنا نوشتہ مکرر واپس طلب فرمایا۔ اور پیغام طلب کے ساتھ اس کے چاک کر دینے کی بھی التماس کرکے آزردگی ظاہر فرمائی۔ لیکن باوصف چند تلاش کے اس نوشتہ نے واپسی کی راحت یا چاک ہونے کا رنج نہین دیکھا۔ اب وہ نوشتہ میرے ہمراہ ہے۔ اگر آپ کہین تو منگا دون"

مینے جواب دیا۔ آپ کو اختیار ہے۔ خلاصہ کلام یہ۔ کہ مسیح القلوب کا نوشتہ مینے پڑھا۔ اس مین شک نہین مسیح القلوب کا جامع دل۔ وحدت وجود کے فروغ سے منور ہے۔ جس کے کمال کا شاہد عدل یہ توجیہ نامہ ہے۔ اس توجیہ نامہ کے مطالعہ نے خوانندہ کے حسن اعتقاد کی بنیاد مین گویا استحکام کا سیسہ پلا دیا۔ اور جو اعتراضات تاویل کی ہوئی ظاہر روایت پر از روے شریعت وطریقت وارد ہوتے تھے۔ ان اعتراضات کو عقلی ونقلی دلائل۔ اور کشفی ویقینی براہین کے ساتھ دفع کرنے سے ابن عربی کے کشف کی صحت پر ایک حجت قاطع اور اکابر سلف کے ساتھ مشارالیہ کی پیروی پر ایک دلیل واضح ہاتھ آئی۔

الحمد لله الذی هدانا لهذا وما کنا لنهتدی لولا ان هدانا الله۔ اعلم ان توجیه السید احمد ناظر الی ان قائل هذا القول المتشابه امر مبتدی فی السلوك فارغ عن تزکیة النفس متصف بتصفیة القلب شارع فی تجلیة الروح وتخلیتها وتاویل مسیح القلوب بانه من صدرت هذه العبارة هو رجل کامل واصل

جمیع اقسام وانواع حمد اسی اللہ جل شانہ کو سزاوار ہین جس نے ہم کو یہ ہدایت دی۔ اگر اللہ ہم کو ہدایت نہ دیتا تو ہم ہدایت پانے والے نہین تھے۔ واضح ہو۔ کہ سید احمد کی توجیہ سے یہ بات پائی جاتی ہے۔ کہ اس متشابہ قول کا کہنے والا۔ ایسا شخص ہے۔ جو راہ سلوک مین مبتدی ہے۔ تزکیہ نفس سے فارغ ہے۔ تصفیہ قلب کے ساتھ متصف ہے اور جس نے روح کی جلا۔ اور اسرار کے چھپانے کا کام شروع کیا ہے اور ہمارے مسیح القلوب کی تاویل یہ کہتی ہے۔ کہ جس شخص سے یہ عبارت صادر ہوئی ہے۔ وہ شخص کامل ہے۔ اور درجہ کمال کو پہونچا ہوا ہے

Marfat.com

بدرجة الكمال فى الفناء من لوازم الامكان وفى البقاء بحقيقة الربوبية فى مقام الجمع وفى التخلق باخلاق الرحمن الذى على العرش استوى ثم لا يخفى على ذائقى عسيلة اتراب الكلام فى خلوات التشابه بفحولية التاويل ما فى هذا التعيين والتفريق من نكتة وهى ان الكلام المتشابه سواء نزل من الله المرسل الى العبد المرسل اليه - او صدر منه الى الصحابة او وقع منهم بالتابعين - او وصل منهم الى مشائخنا ومنهم الينا مرآة ينطبع فيها حقائق مراتب المترجمين بمفهوماتها - ومحك يظهر به عيار معارج المترسمين بمعانيها لا ما يراد به من تكلم بهذا الكلام لان مراده لا يعلمه الا هو بدليل قوله تعالى فى حق الآيات المتشابهات لا يعلم تاويله الا الله فظهر بهذين التاويلين ما ظهر من حقيقة مرتبتهما سلمهما الله تعالى وفهمها من له النصفة رحم الله من انصف -

فنا کے اندر درجہ کمال کو پہونچا ہوا ہے امکانی لوازم چہوڑ کر بقا کے اندر درجہ کمال کو پہونچا ہوا ہے حقیقت ربوبیت کے ساتہہ جمع کے مقام پر - اور تہذیب اخلاق مین درجہ کمال کو پہونچا ہوا ہے - اخلاق رحمٰن کے ساتہہ - جو عرش پر براج رہا ہے جو اصحاب متشابہات کی خلوت مین - تاویل کی جوانمردی کے ساتہہ - دوشیزگان کلام سے لذت پانے والے ہین - اُن پر وہ نکتہ مخفی نہین ہے - جو اس تعین اور تفریق کے اندر ہے - اور وہ یہ ہے - کہ کلام متشابہ خواہ بہیجنے والا اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے مرسل الیہ بندہ پر نازل ہوا ہو - یا مرسل الیہ بندہ سے صحابہؓ کو پہونچا ہو - یا صحابہ سے یا تابعین کو پہونچا ہو - تابعین سے ہمارے مشائخ کو اور مشائخ سے ہم کو پہونچا ہو - غرض کہ متشابہ کلام ایک آئینہ ہے جس کے اندر مترجمون کے درجات کی حقیقتین مفہومات کلام کے ذریعہ سے منعکس ہوتی ہین - اور نیز متشابہ کلام ایک کسوٹی ہے جس سے طبع آزمائی کرنے والون کی انتہائی پرواز کی مقدار - معانی کلام کی رو سے ظاہر ہو جاتی ہے - متشابہ کلام سے وہ مراد نہین ہے - جو ایسے کلام کے ساتہہ تکلم کرنے سے ارادہ کیا جاتا ہے - کیونکہ متشابہ کلام کی مراد اللہ تعالیٰ جل شانہ کے سوا کوئی نہین جانتا ہے اس کی دلیل خود اللہ جل شانہ کا ارشاد آیات متشابہات کے بارہ مین ہے - لا یعلم تاویلہ الا اللہ پس ان دونون تاویلون سے جو کچہہ ظاہر ہوا - وہ صدر الذکر دونون اصحاب کے درجات کی حقیقت ہے اللہ تعالیٰ ان دونون صاحبون کو سلامت رکہے - اور اس بات کو سمجہا بہی وہی شخص ہے - جو منصف ہے - جس نے انصاف کیا - اللہ تعالیٰ اسپر رحم فرمائے -

معذرت پذیر اصحاب کو واضح ہو کہ مسیح القلوب کے خط کی نقل اس واسطے جزو گذارنین

Marfat.com

کی گئی - کہ یہ ماجرا سید احمد کی خدمت مین اخیر صحبت کے وقت پیش آیا تھا - اور رات زیادہ گزر جانے کے سبب سے برخاست مجلس کے مقدمات کا آغاز ہوگیا - تکلیف دہی کا خیال بھی دامنگیر ہوا - اگرچہ نقل کر لینا ممکن تھا - لیکن دوبارہ مجلس کی نوبت پہونچنے کا بھی گمان تھا - اس گمان نے کوشش کے چہرہ پر یون ہی سستی کا نقاب ڈالا - اور مسافر عزیز کا کوچ علی الصباح ہی ہوگیا - اس سبب سے یہ اندیشہ جو دل کے اندر تھا - پورا نہ ہوسکا - ایک مدت تک یہ دور اندیشی دل کے اندر کھٹکتی رہی - (۱) ایک سلیم القلوب کے خط کی نقل نہ لینے کی پشیمانی (۲) دوسرے اُس خط پر سید احمد کا اعتراض الحمد للہ کہ غیبی صفائی اور ارادت کی برکت سے مذکورہ بالا خس و خاشاک سلوک کے راستہ سے دور ہوا - بلکہ اس تجربہ کے سبب سے یہ ہوش اول سے بھی زیادہ ہوا - کہ جو شخص - زمانہ حال کی قدر نہ جانے - شک مین رہ کر نیک کام کرنے کو زمانہ استقبال پر موقوف رکھے - اور آج کا کام کل پر چھوڑے - وہ شخص بلد عظیم نقصان کی پشیمانی اٹھاوے گا - بقیۃ العمر اس کو نایابی کی حسرت مین گزارنا پڑے گی - اور[۵۱] الوقت سیف قاطع کا زخم کھاکر - مرہم نہ ملنے کے سبب سے اُس کے التیام کی آرزو مین ہمیشہ گرفتار رہے گا - اور وقتاً فوقتاً ہمیشہ آگاہی ملنے سے یہ ہدایت ہوئی کہ جب کسی کے قول و فعل کا مضمون تجکو ناگوار گزرے - اُس کو مبدء کی طرف سے تصور کرکے - نکتہ چینی اور اعتراض کا ذریعہ نہ بنانا - اور عقیدت کے بازار مین جو فروش گندم نما نہ بننا - کیونکہ[۵۲] ما یدب علی الارض تمام - الٰہی تقدیر کے قبضہ قدرت مین ہین - حرکات اور سکنات مین خود کوئی اختیار نہین رکھتے ہین بالخصوص آدمی زاد - جو کمال اسمائی کا مظہر ہے پھر جو بزرگوار اصحاب ایزدی اخلاق کے ساتھ تہذیب یافتہ ہین اُن کے حالات اور افعال کو الٰہی شان اور الٰہی امر سمجھکر دل کے اندر روگردانی کا خیال نہ آنے دینا - کیونکہ باحقیقت خداشناسون کے اقوال اور افعال - مخاطبین کے مختلف ادراکات اور استعدادات پر لحاظ کرکے بعض کی نسبت جان گزا - اور بعض کے حق مین جان بخش کا حکم رکھتے ہین - اِن کی مثال قرآن مجید کی ہیجی ہے - جس کے منصوص احکام بعض کے اعتبار سے نافع - اور بعض کے اعتبار سے ضرر واقع ہوئے ہین - یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْرًا وَّیَھْدِیْ بِہٖ کَثِیْرًا پس اس جگہ کسی قدر دوربینی کو کام فرمانا چاہیئے - تاکہ جلد معلوم ہوجاوے - کہ جس قدر اوراق فرقانی کے اندر وعدہ اور وعید کی آیتین آج کے روز موجود ہین یہ تمام خاتم النبوۃ علیہ السلام پر جبریل علیہ السلام کے ذریعہ سے پروردگار جل اسمہ کی ہیجی

---

[۵۱] دافت شمشیر تیز ان کا حکم رکھتا ہے - [۵۲] جو متحرک زمین پر چلتا ہے ۱۲

Marfat.com

ہو ئی ہین - اب انصاف کے گریبان مین سر جھکا کر معلوم کرنا چاہیئے - کہان لکھے ہوئے قرآنون کے دشمن ماننے سے - اور ان کا جلانا - اور دھونا دل مین لانے سے کس قدر کفر اور ضلالت کا نتیجہ پیدا ہوگا - اور اس کا ثمرہ کیا ہے - اسی طرح سمجھنا چاہیئے - کہ ہر ایک شخص کے حالات کی حقیقتین - اوس کی صور علمیہ کے موافق ہو تی ہین - باینہمہ لوگون کے اقوال اور افعال کی عیب گیری کی جاتی ہے - پس ظاہر ہے کہ اس سے کس قدر گمراہی اور سیاہ دلی پیدا ہوگی - اور اس کا نتیجہ کیا ہوگا - کیونکہ صاحبان نبوت کی آیات اور معجزات کا نزول - ظاہری اور باطنی دونون طرح کی وحی سے ہوا ہے - اور اصحاب ولایت کے معاملات اور مکاشفات کا ورود صرف باطنی وحی سے ہوتا ہے -

	آن نیست کلک صنع کہ حفظ خطا کند		ہر حرف ہیچکس منہ انگشت اعتراض

کہتے ہین - سلطان سادات - اور برہان مشائخ شاہ محمد بخاری - جن کی اخروی خوابگاہ دار الاسلام لاہور مین ہے ایک دفعہ شیخ محمد افغان کی ملاقات کے واسطے قصبہ بجوارہ مین آئے تھے - جب معرفتون کے بیانات کا ہنگامہ گرم ہوا - تو یک تقریب سے اس قسم کی بات نکلی - کہ باوجود شرف سیادت حاصل ہونے کے اپنے تئین قوم غرغشتی سے ظاہر کرنا - کس غرض سے ہے - اور یہ بھی دریافت کیا کہ یہ نوید اس جانب کی ہے - یا اس جانب کی - جواب دیا - کہ فقیر دو جانب جاننے سے ایک طرف ہے - کل امور جانب حق سے جان کر یکجہتی کا بول بولتا ہے - اور آج کے بعد جو لڑکا پیدا ہو - اس کا نام سید احمد رکھا جاوے - یہی وجہ ہے - کہ یہ خدا پرست بزرگوار اس لقب کے ساتھ مخصوص ہین - کسی قدر اجمالی بیان آپ کے حالات کے متعلق یہ ہے - کہ آپ وحدت وجود کے باغ کی فضا سے اپنے عقیدہ کے گھوڑے کی باگ کشیدہ رکھتے ہین آپ کے سلوک کا طریقہ شیخ علاء الدولہ سمنانی کی پیروی ہے - اور اپنے تئین اویسیہ سلسلہ مین سے شمار کرتے ہین -

یا دسید ابراہیم نوری

آپ کا سابقہ نام شیخو ہے - زادبوم غیاث پور - جو کیہانہ کرکے مشہور ہے - حویلی حصار کے تعلق ہے - ہجری سنہ ایک ہزار سولہ مین بماہ ربیع الثانی ایک روز راقم نے آپ کے مکان پر جاکر آپ کے حالات کی حقیقت دریافت کی تھی - تو فرمایا -

Marfat.com

"ابراہیم کی بارہ سال کی عمر تھی۔ کہ مکتب کے اندر کلام ربانی کی تصحیح کرتا تھا۔ ناگاہ سیاحی کی شورش اور الٰہی طلب کی خلش۔ سودائی دل مین پیدا ہوئی۔ لہذا وطن چھوڑکر دیوانون کی طرح چل کھڑا ہوا۔ دہلی مین پہونچکر بہاء الاولیا بخاری کے صوفیون کی ایک جماعت کے ساتھہ لاہور چلا گیا۔ یہان پر مولانا اسحٰق کاکو کے درس مین کسی قدر فقہ سیکھی۔ یہان سے ملتان کو گیا۔ شیخ کبیر بخاری کی خدمت مین مراسم ارادت بجا لاکر پھر دہلی چلا آیا۔ اور حضرت غوث الاولیا کی ملازمت سے شرف یاب ہوا۔ حضرت غوث الاولیا نے مجھکو شیخ مبارک نقش مسند کے حوالہ فرمایا۔ جو ادن کے بڑے خلیفہ ہین۔ شیخ مبارک کے نزدیک جواہر خمسہ پڑھکر کمالات طریقت حاصل کیے۔ پھر حجاز کے ارادہ پر لاہور۔ ملتان۔ ایران توران۔ اور شیراز ہوتا ہوا۔ لار کے راستہ سے بغداد کو چلا گیا اس جگہ سید زین العابدین امام اور متولی روضہ محی الملۃ غوث العرفا جیلانی کے دیدار سے بہت کچھ فیض حاصل کیا۔ یہان سے مرسل مین پہونچکر یونس علیہ السلام کے روضہ کی زیارت کی اور شام کے اندر حجۃ النسا مین شیخ حسن چشتی کے دیدار سے باطنی فروغ لیا۔ مدین مین حضرت شعیب علیہ السلام کے روضہ کی زیارت کرکے تخت رب العالمین کی طرف نکل گیا۔ یہان سے قدس خلیل کی طرف جاکر مسجد اقصیٰ مین نماز پڑھی۔ اس کے بعد تمام حصہ جات زمین کی سیاحی کرتا ہوا اسکندریہ کے راستہ سے مصر مین جا پہونچا۔ یہان پر چند روز رئیس المحدثین شیخ محمد بکری کی ملازمت سے حدیث اور تفسیر کا استفادہ کیا۔ پھر مصر سے دریاے شور مین تلاطم رہا۔ اثناے راہ مین شیخ ابوالحسن شاذلی کی خاک پاک کی زیارت کی اس کے بعد دریاے شیرین پار سے عبور کرکے۔ مدینہ مکرمہ مین حضور کے آستانہ کی خاک پر ناک رگڑی پھر یہان سے قافلہ کے ہمراہ مکہ معظمہ کو روانہ ہوکر ارکان حج ادا کیے۔ شیخ علی متقی کی ملازمت سے بھی یہان مشرف ہوا۔ چونکہ کوہ نور مین بارہ سال خلوت کے اندر رہ چکا تھا۔ لہذا شیخ نے جلدی ہی خرقہ خلافت پہنا دیا۔ اور ابراہیم نوری خطاب ملا۔ بعدہ جدہ کے راستہ سے روپار بل جہاز پر سوار ہوکر باب مندب کے جزیرہ مین جا اترا۔ یمن دیکھنے کا شوق ہوا۔ تو اس سرزمین کی بھی سیر کرکے عدن کے جہاز مین سوار ہوا اور اکیس روز کے اندر دیو بندر مین جا پہونچا چند روز

Marfat.com

سورت کی سیر کی اس سیر کے اندر شیخ جمال نوری اور سید حبیب کی ملازمت سے جونگڑہ
مین فیض پایا - قصبہ لاٹھی مین ایک بزرگ سید کی قبر پر فاتحہ پڑھ کر سلاطان خواجہ احمد دانش مند
سے بھی ملاقات کی - جو سید محمد گیسو دراز کے بالواسطہ خلفاے اعظم مین سے ہین - یہان
غیبی اشارہ ہوا - تو ان کی تلقین مین داخل ہو کر بہت کچھہ فائدہ حاصل کیا - پھر ڈونگرپور
کے راستہ سے بانسواڑہ ہو کر مندسور کو دیکھا - اور ہجری سنہ نوسو اٹھترین اجین مالوہ
کے اندر آ گیا - اور ہین بوریا بچھا کر قیام کر لیا - اس کے بعد تین دفعہ یہان سے اپنے قدیمی
وطن کو قدم بڑھایا ہے - ایک دفعہ والدین کی پابوسی کے واسطے - دوسری دفعہ مان کی
رحلت کے بعد فاتحہ کے واسطے - تیسری دفعہ پدر بزرگوار کی وفات کے بعد - اُن کی خاک
پاک کی زیارت کے واسطے - اِن تین سفرون کے سوا پھر کبھی اپنے خلوت کدہ سے
نکل کر کسی شخص کے گھر جانے سے پانون خاک آلود نہین کیا -

اللہ تعالیٰ جل شانہ کا شکر ہے - کہ دل اور پانون دونون شکستہ ہین - اور سید رحمال
(معین وجہ معاش) کے طور پر حاکم صوبہ اور گماشتگان حاکم کی طرف سے کوئی چیز قبول نکر کے - روزی
کی طرف سے تمام عمر آسانی کے ساتھہ پوری کر دی - آپ کی دل افروز باتون مین سے یہ بات بھی ہے -
خداوندا قبلہ کی طرف یا قبیلہ (پدری خاندان) کی طرف قدم فرسائی کی توفیق عطا فرما - اور اس کے
سوا دوسری جگہہ جانے سے بندہ کے پانون مین لنگ پیدا کر دے گ - آپ نسب کے اندر سید شاہ
اجملی سامانی ترمیذی کو پہونچتے ہین - اور یہ بات تحقیق ہے - کہ سید شاہ سامانی ترمیذی سے اپنی
آپ کے بزرگوار آبا و اجداد کے انساب اور حالات کی تفصیل تاریخ اشعر دشتی مین لکھی ہے -
خدا عمر دراز کرے ..

یاد شیخ عبد اللطیف

آپ شیخ نور محمد احمد آبادی کے بیٹے ہین - جب پانچ چھہ سال کی عمر تھی اس وقت مین حضرت
غوث الاولیا نے شیخ نور محمد کو خدمت کے طور پر - اپنے فرزند شیخ ضیاء الدین کی پرورش کے لئے - شہر
سہروالہ مین بھیج دیا تھا - کہتے ہین - شیخ عبد اللطیف کی ولادت - فقر و فاقہ کے زمانہ مین ہوئی تھی -

Marfat.com

جب آپ کے ہوش کا زمانہ آیا - تو وہ ایام طفولیت مین فقر وفاقہ کے اندر پائی ہوئی پرورش آپ کے سلوک کے واسطے - اختیاری مقرمین معین ہوئی - اور اوس نے آپ کے پانون مین ثابت قدمی پیدا کی - ایام کی گردش اور نفس نافرجام کی رنگ آمیزی بہی اپنے فریب اور افسون سے آپ کے استقامت پسند پانون کے لئے سنگ راہ یا باعث لغزش نہ ہو سکی - الحمد للہ علی نعمتہ جمال صورتہ العلمیۃ ہوش اور اختیار درویشی کے وقت سے ہجری سنہ ایک ہزار اٹہارہ تک کہ اس وقت مین آپ کی عمر لطیف چونسٹھ سال کی میزان کو پہونچی ہے - اپنے حجرہ سے وجہ معاش کی تجویز کے لئے - باہر نکل کر نصف قدم بہی تردد کے راستہ مین نہین چلے - اور معین وجہ معاش کے طور پر - اُس نواح کے والی اور امرا سے کوئی روپیہ قبول نہین کیا - کہتے ہن - آپ کے عیال اور اطفال کی یومیہ قوت جب تک شیخ ضیاء اللہ مسند حیات پر جلوس فرما رہے - تب تک فتوحات ضیائیہ سے متعلق تہی یعنی دارالسلطنت آگرہ سے دارالاسلام احمد آباد مین پہونچتی تہی - اس کے بعد کے چند سال کا حال معلوم نہین ہے -

شیخ داؤد شطاری بیان کرتے ہین - ایک روز شیخ عبداللطیف نے فرمایا - چونکہ قوت بہم پہونچانے کے راستہ مین ظاہری بے سببی کی گہاٹی کے اندر نشیب وفراز بہت سے ہین - اس وجہ سے چند روز تک آزمایش کا پلہ بہاری ہو گیا تھا - اور مین بدستور اپنی ہمت کا پانون صبر وشکیبائی کے دامن مین سمیٹے ہوئے تہا - لیکن متعلقین کی بے طاقتی پر رحم آتا تھا - ایک رات عالم خواب مین حضرت غوث الاولیا نے فرمایا - عبداللطیف - فلان طاق مین ایک سکہ دار رشتے ہے - وہ لے لو - جب عبادت صبح کے وظیفون سے فارغ ہوا - تو اوس طاق کو جا کر دیکہا - نقرۂ ایک درم ملا - جس سے دو تین روز کی قوت نکل آئی - اس تاریخ کے بعد پہر کبہی آزمایش نہین کی گئی - اور روزمرہ خرچہ مین تنگی نہین آئی پس معلوم ہوا کہ روزی آسمان مین ہے وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِي كِتٰبٍ مُّبِينٍ روے زمین پر کوئی جنبش کرنے والا ایسا نہین ہے جس کی روزی پروردگار کی جامع الکمالات ذات پر اس کے فضل سے اور اُس کے وعدہ کے بموجب نہ ہو - وہ ہر جنبش کرنے والے کی قرارگاہ کو جانتا ہے - کہ زمین مین کہان پیدا ہوا ہے - اور کہان آرام کرتا ہے جب مرتا ہے - تو کہان مرتا ہے - کس صورت سے اور کس حالت سے اوس کی پیکر تبدیل ہو جاتی ہے - نیز جانتا ہے - کہ استقرار سے پہلے کہان رکہا گیا تھا - آیا دواب کے صلب مین - رحم مین - یا انڈے مین

Marfat.com

اور رزق - استقرار - اور استیداع یہ تمام چیزین لوح محفوظ کے اندر لکھی ہوئی ہین -
واضح ہو - کہ لفظ علی لانے سے کچھ تفضیل کی منافاۃ نہین ہوتی ہے - کیونکہ وعدہ کی ایفاء
اور فضل کی ایصال مین مبالغہ ہے - اس کی نظیر یہ ہے کَتَبَ رَبُّکُمْ عَلٰی نَفْسِہِ الرَّحْمَۃَ[1] اور
ایسے لفظ کا لانا جس سے وجوب کا مفہوم پیدا ہو - اس غرض سے ہے - کہ بندون کو اعتماد ہو - وصول
رزق کا یقین ہو - اور اُن کے قلوب کو اطمینان حاصل ہو - اور اس مین اشارہ توکل کی طرف ہے - استقرار
اور استیداع کے علم کا جو ذکر ہے - اس مین یہ اشارہ ہے کہ ایصال رزق یقینی طور پر ہوگا - اور کتاب
مبین مین ان تمام امور کے لکھے ہونے کا جو ذکر ہے - اس مین یہ اشارہ ہے کہ بڑھنے - گھٹنے
اور کم وبیش ہوجانے کا وہم نہین آنے پاوے گا - کیونکہ ایک تو وَمَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ[2] واقع ہے
دوسرے جف القلم بما ہو کائن موجود ہے بیت

جامی مکن اندیشہ کہ تغییر نیابد	در روز ازل انچہ مقدر شدہ باشد

قال بعض المحققین اراح القلوب عن تعب التقسیم والافکار عن نصب الترحم فی باب الرزق حیث قال الا علی اللہ رزقہا فسکنت القلوب لما تحققت ان الرزق علی اللہ ویقال اذا کان الرزق علی اللہ فمن المحال طلبہ من غیر اللہ ویقال اذا کان الرزق علی اللہ فصاحب الحانوت فی غلط من حسبانہ - ثم ان اللہ سبحانہ بین الرزق الذی علیہ ما حالہ فقال وفی السماء رزقکم وما کان فی السماء لا یوجد فی السوق

بعض عارفین نے فرمایا ہے - اللہ تعالیٰ جل شانہ نے رزق کے بارہ مین رحم کو کام فرما کر تقسیم اور افکار کی تکلیفات سے قلوب کو راحت دی ہے جب کہ ارشاد فرمایا ہے الا علی اللہ رزقہا یعنی مخلوقات کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے اس واسطے قلوب نے تسکین پائی - جب کہ تحقیق کرلیا - کہ رزق بے شک اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے - اور بعض کا کہنا یہ ہے - کہ جب رزق اللہ جل شانہ کے ذمہ قرار پایا - تو غیر اللہ سے اوس کا طلب کرنا محال ہے - اور بعض کا کہنا یہ ہے جب رزق اللہ جل شانہ کے ذمہ قرار پایا ہے تو دوکاندار رزق کے حساب کی وجہ سے غلطی مین پڑا ہوا ہے - پھر جو رزق اللہ سبحانہ کے ذمہ ہے اوس کا کیا حال ہے - یہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ فی السماء رزقکم یعنی تمہارا رزق آسمان مین ہے - اور جو شے آسمان مین ہوگی وہ بازار مین نہین پائی جا سکتی ہے - اور نہ مشرق و مغرب کے اندر گشت لگانے سے مل سکتی ہے - اور بعض کا کہنا یہ ہے -

[1] اُسنے اپنے خود لوگون پر مہربانی کرنے کو اپنے اوپر لازم کرلیا ہے ۱۲ [2] ہمارے ہان (جو ایک) بات (قرار پا چکتی ہے) پھر نہین بدلی جایا کرتی ۱۲

Marfat.com

ولا في التطواف في الغرب و
الشرق ويقال الارزاق
مختلفة فرزق كل حيوان
على ما يليق بصفته ويقال
للنفوس رزق وهو غذاء
طريق الحلق وللقلوب
رزق موجده الحق - و
لرزق ما يشتهيه ومقدار
ما يقيم به وكذا الى شيئته
[illegible] من مقتر عليه

ارزاق مختلف ہین - پس ہر ایک حیوان کا رزق اُس طور پر ہے جو اُس
کی شان کے مناسب ہے - اور بعض کا کہنا یہ ہے - نفوس کا رزق علیحدہ
معین ہے اور یہ ایک غذا ہے جس کا راستہ حلق ہے - اور قلوب کا رزق
علیحدہ ہے - جس کا موجد حق سبحانہ ہے - اور ہم نے وہ شے بیان نہین کی
ہے - جس کی خواہش رزق کمانے والا کرے - اور نہ وہ مقدار بیان
کی ہے جو رزق کمانے والے کو کفایت کرے - بلکہ یہ دونون باتین
مشیت آلہی کے سپرد ہین - پس ذی مقدور کا رزق اُس کی مقدار
کے موافق اور غیر ذی مقدور کا رزق اُس کی مقدار کے موافق اللہ تعالےٰ
کے ذمہ ہے -

یا شیخ عبد الستار

آپ علم و عمر سے برخوردار - ربانی دانش کے حاکم پسندیدہ افعال - اور صحیح القلوب کے بڑے
ہین - امر ایجادی کی رہنمائی سے عالم جوانی مین ہی ترک اور توبہ کی توفیق ہوئی تھی - آپ کا طریقہ سلوک
ظاہر ریاضت مندون کے واسطے دستور العمل ہوا ہے آپ کے چھوٹے بھائی شیخ فتح محمد ہین -
اللہ تعالیٰ یفتح لہما ابواب کل خیر کما فتح علی اولیائہ برخورداری - کامیابی - ادراک - اور فراست
سے آراستہ فرمائے ان کی پیشانی سے بہت کچھ نمایان ہین - مصرع باد عمرش عمر شیخ المرسلین -
ایک شخص صوتی کرد علی عرب صحیح الاولیا کے برگزیدہ درویشون مین سے ہین - ایک روز کہتے تھے
کہ ابتدا مین شیخ عبد الستار نے - ریاضت کی غرض سے کھانے پینے کا راستہ اپنے اوپر روک دیا تھا جب
یہ خبر آپ کے والد ماجد کو پہونچی - تو ایک پیالہ شوربا کا دیکر مجھکو آپ کے پاس بھیجا - اور وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا
لَّا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ کے مضمون سے متنبہ کیا - اور مسنون ریاضت کے واسطے پیغام فرمایا - جو
افراط اور تفریط کے درمیان مین ہے - ناچار ہو کر آپنے یہ ارشاد قبول کیا - اور تھوڑا تھوڑا کھانا شروع کر دیا
کہ تن کی ناتوانی کی شوق بھی قایم رہے - جو خاص آپ کی نیت تھی - آپنے ظاہری علوم - اور معنوی معارف
کی اکثر تحصیل تو اپنے پدر بزرگوار کی خدمت سے کی ہے - اور ریاضی کے بعض فنون مین میر زا شکر اللہ

[1] اور ہمنے اُن کے ایسے جسم نہین بنائے - کہ کھانا نہ کھاتے ہون ۱۲ -

Marfat.com

شیرازی کے شاگرد ہین - جب میرزا شکراللہ ملک فارس سے ہندوستان مین آئے تھے - تو چند سال برہان پور مین افاضہ اور افادہ کی انجمن گرم رکھی تھی - عبدالرحیم خان خانخانان ان ایام مین صوبہ دکن کے حاکم - اور چارون ارکان فضیلت کے مالک تھے - ابدہر مسیح الاولیا - ولایت معرفت کے والی - اور سوم کثرت کے مٹانے والے موجود تھے - ان دونون اصحاب کی محبت اور ہمسائگی کے ذوق نے میرزا کو قیام برہان پور پر مجبور کیا - ہجری سنہ ایک ہزار بیس مین سپہ سالار کے ہمرکاب دارالسلطنت آگرہ کو چلے گئے اور یہان فرمان روائے زمانہ کی ملازمت مین چونچکران کے اقبال کا درجہ - ترقی پاگیا - خدا عمر کرے -

یا شیخ فیض اللہ نارنولی

آپ نے جب تک ترک و تجرید اختیار نہین کی تھی - تب تک آپ خوراک حمالی کے ذریعہ سے بہم پہونچاتے تھے - ایکبارگی - آپ کو توفیق شیخ نظام نارنولی چشتی کے دربار مین موکشان لے گئی - یہان پر آپ لوازم ارادت بجالاکر شیوۂ درویشی مین سرگرم ہوئے - اور پیر کی روشن تلقین کی امداد سے اپنے آبا و اجداد کا پیشہ ترک کرکے توکل کا خرقہ پہن لیا - ناگاہ ایک کسبی کے جمال سے دلبستگی پیدا ہوئی اور بڑھتے بڑھتے آخرکار اوس کے سودا مین بے خودی - گرفتاری - اور عاشقی کی نوبت یہان تک پہونچی - کہ ننگ و ناموس کا خیال بھی پس پشت ڈال دیا - کسبی کا طبلہ اور سارنگی کندھے پر اٹھاکر ہمراہ رہنا لازم کرلیا - **القصہ** اسی شکل کے ساتھ آپ ایک روز پیر بزرگوار کی خدمت مین بھی پہونچے - چونکہ آپ عشق کی شورش مین محو - اور حسن کے تلاطم مین مضطرب تھے مجلس کی کیفیت معلوم نہ ہوئی - اور یہ نہ جانا - کہ مین کون ہون - کہان آیا ہون - کس کے ہمراہ ہون - کس کے سامنے کھڑا ہون - میرا کیا طریقہ تھا اور اب کیا حال ہوگیا ہے - پیر بزرگوار یہ محویت دیکھکر حیرت مین ہوئے - اور کہا - فیض اللہ - تم دور چلے گئے - اور دیر کردی - اور بھول گئے لوٹ آؤ - ہماری یاد تم کو - اب تمہارے اوپر نہین رہنے دیگی - یہ دل آویز گفتار سن کر معنوی دلدار کے قدمون پر سر رکھا - اور ایک عرصہ دراز تک خودی سے گزرے رہے - جب پھر ہوش آیا - تو سر اٹھاکر ارشاد پیر کے گردیدہ ہوئے - اور سلوک کا قدم بزرگون کے راستہ مین استحکام کے ساتھ رکھکر فریبی نفس کی لڑائی اور ہوسناک تن کے گھلانے مین مشغول ہوئے - رہنما پیر نے ان الفاظ کے ساتھ آپ کی دلاسا فرمائی جس گروہ والا معشوق کے ساتھ تم کو دلبستگی تھی - وہ گروہ دلپسین نفس تک تمہارا مطیع فرمان رہیگا -

Marfat.com

چنانچہ آج کے روز تک کہ ہجری سنہ کچھہ اوپر ایک ہزار ہین - گروہ مذکور آپ کی پرستاری مین اپنا مال و منال صرف کرکے آپ کی خوشنودی کا جویان رہتا ہے - خدا عمر کرے -

یا شیخ نعمۃ اللہ شیخپوری

آپ - وحید العصر شیخ فرید گنجشکر کی نسل سے ہین - نیز قرآن مجید کے حافظ - ارباب توحید مین منتخب اور ظاہری و معنوی مسالک کے واقف کار ہین - آغاز جوانی مین حرمین شریفین کی زیارت کا شوق آپ کی آئینہ نما صاف طبیعت مین پیدا ہوا - تو والدین کی اجازت سے توکل اور تسلیم کو زاد راہ بنا کر دریا کے راستہ سے روانہ ہوئے - اور طواف حرمین سے زادھما اللہ شرفا سعادت حاصل کرکے قبول اور اقبال دونون پائے - چند سال بعد جزیرہ دابھول کے جہازین سوار ہو کر ہند کی طرف لوٹ آئے - مذکورۃ الصدر ہندرین مسیح الاولیا کے خلیفہ شیخ محمد نامی اُس نواح کے لوگون کی رہنمائی کے واسطے نامزد تھے اون کے دیدار سے آنکھون کو نور کیا - جب مرشد کے اوصاف کا حسن شیخ محمد خلیفہ کی پر اثر تقریر سے ازراہ گوش - مہمان کے دل مین جاگزین ہوا - تو دولت ملازمت اور سعادت پابوسی حاصل کرنے کا ولولہ شورش مین آیا - بے اختیار صاحب خانقاہ سے - سفر ہندوستان پور کی اجازت چاہی - جہان مسیح الاولیا کا ہدایت خانہ ہے - مقیم نے اس خیال سے - کہ چند روز کا توشہ ضرور ہونا چاہیئے - کچھہ نقد مسافر کی خدمت مین پیش کیا - آپ کی ہمت نے اس کو منظور نہ کیا - اور کہا - مجکو آپ درویشی کے باسعادت گھر کی طرف رہنمائی فرماتے ہین - جہان سب چیزون سے زیادہ پسند چیز فقر اور نیستی ہے - لہذا یہی بہتر ہے کہ آپ اسے میرے ہمراہ جو کرین - وہ قناعت کا توشہ اور توفیق کا نقد ہونا چاہیئے - نہ کہ چند پتھر کرین باندھ کر دل کو دنیا کا صنم خانہ بنا دین -

القصہ - وارستگی اور آزادی کی رفاقت مین آپ چل کر مسیح الاولیا کی خدمت مین پہونچے اور نشاط دیدار پایا - چند روز گرامی صحبت مین رہکر اذکار اور اشغال کی مشق کی - اور دانش و بینش ظاہری و باطنی صفائی کا سرمایہ فراہم کرکے اپنے وطن کی اجازت لی - بالآخر حسب اجازت پیر - اپنا کمالاتی سامان بے شمار لیکر قافلہ معرفت کی معیت مین اپنے ملک کو چلے الحمد للہ والمنہ کہ ایسی آراستگی اور پیراستگی کے ساتھہ ایک عمر کے انتظار کے بعد پدر بزرگوار کی قدم بوسی حاصل کرکے سرخرو اب

Marfat.com

ہوئے - اور اُسی قدیمی باپ دادون کے گھر مین ایک حجرہ تجویز کرلیا - کہتے ہین - بہت سے ذی استعداد اور صاحب حوصلہ لوگ آپ کے مرید ہوئے - چونکہ لوگون نے آپ کی ذات مین آثار گنجشکری مشاہدہ کئے اس واسطے اس نواح کے تمام چھوٹے بڑے آپ کی ولایت کے گرویدہ ہوئے اور فرید ثانی لقب دیا - خدا کرے - مبارک ہو -

یاد شیخ صالح حافظ

آپ خان محمد ابن تاج کے بیٹے - اور شیخ نورالدین ضیاء اللہ ابن حضرت غوث الاولیا کے مرید ہین - زادبوم جانپانیر گجرات صلاح اور صلح - نگہداشت اور برگزیدگی - طریقت کی طلب - اور طبیعت کی طرب - یہ تمام خوبیان آپ کے خمیر مین داخل - اور سرشت کے اعتبار سے نمک کا حکم رکھتی ہین - ملک علام کے کلام کی عبارت حفظ یاد ہے - اوراد - اذکار - اشغال - اور مراقبہ کی ہدایت رکھکر اپنے اوقات عمر زندہ رکھتے ہین - ہمیشہ ربانی کلام کی تلاوت کرتے ہین - جس کے سبب سے موسیٰؑ کی طرح کلیم اللہی خلعت زیب بدن ہے - روایت ہے - آپ کلمات عیسوی کے حافظ لافظ - اور ولایت موسوی کے والی ثانی ہین - جب سے آپنے عاقل بالغ ہوکر خداطلبی کے راستہ مین قدم رکھا ہے - تب سے ہمیشہ سفر اور حضر مین شریعت کی صراط مستقیم پر چلتے رہے ہین - اور ہمیشہ استقامت کے ساتھ توکل - اور قناعت کے ساتھ تسلیم - مدنظر رکھی ہے - چالیس سال تک عالم تجرد کا تماشا کیا - اس کے بعد محمود العاقبۃ شیخ محمود جلال شطاری کی خدمت مین رہ کر منڈو - (مانڈو) مین تاہل اختیار کرلیا - لڑکے ہوگئے - اور سامان خانہ داری بھی بہم پہونچ گیا - تقریباً پندرہ سال تک دارالسلطنت آگرہ کے اندر اپنے پیر کی ملازمت مین رہکر فقر و درویشی کے اسباب تحصیل کئے - جب پیر بزرگوار کا وصال ہوا تو روح پرفتوح سے اجازت لیکر منڈو (مانڈو) مین چلے آئے - یہان پر مسافرت کا خیال دل سے نکال دیا اور گوشہ نامرادی اختیار کیا - آپ کو چند اولیاء اللہ سے خرقہ ہائے خلافت حاصل ہین انہین مین تین خرقے حضرت غوث الاولیا کے فرزندون سے ہین -

(۱) اپنے پیر سے (۲) شیخ اکمل الدین برہان سے (۳) شیخ اویس سے (۴) شیخ محمود جلال سے -
(۵) مسیح القلوب کی خدمت سے ان اصحاب کے علاوہ دوسرے مشایخ کی طرف سے بھی درجہ مقبولیت

Marfat.com

حاصل ہے - ہجری سنہ ایک ہزار بائیس مین چالیس سال سے زیادہ عرصہ گزرا کہ آپ راقم گلزار کے ساتھ سفر مین رفیق شفیق - اور وطن مین ہمسایہ مہربان ہین -

مصرع بمن تا عمر باشد ہمچنین باد -

یا سید احمد قادری

آپ سید الاولیا جیلانی کی نسل سے ہین قدس سرہ - آپ اپنے وقت کے پیشوا اور رہنما ہین ظاہری علم سے بقدر ضرورت حصہ ملا ہے - شہر مانڈہ مین وطن اختیار کر لیا ہے - اور یہان والے آپ کے فیض پرورش سے روشن ضمیری حاصل کرتے ہین - آپ کے درویشون کے رہنے کی خانقاہ عرفان اور عبادت کا خزانہ ہے - خدا کرے - عمر ہو -

یا سید حسین حسینی منڈوی

آپ الہ بخش چشتی کے بیٹے - اور سید علی چشتی کے مرید ہین - جو چھوا سطے سے سید محمد گیسو دراز کو پہونچتے ہین - زادبوم منڈو (مانڈو) ہجری سنہ نوسو اڑسٹھ مین پیر خان نے جو اکبر شاہی امراے اعظم مین سے ہین - اور راجہ مالوہ کو - اور پہر دار الخلافہ منڈو (مانڈو) کو فتح کیا - یہ دستور ہے - اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا[1] خَرِبَتْ اَفْسَدُوْهَا شہر کے باشندے مغلون کے ڈر سے پریشان ہو کر بھاگے اس شورش مین سید کے پدر بزرگوار بھی اپنے فرزندون سے کہین علیحدہ جا پڑے - اور باوصف کوشش کے بھی ایک دوسرے کو نہ پا سکا - اس وقت آپ کی عمر دس برس کی تھی - اس کے بعد آپ کے بہنوئی شیخ فیروز نامی نے آپ کی پرورش کی - اس سبب سے رسمی فضیلتین آپ تحصیل نہ کر سکے - جب زمانہ عقل و ہوش آیا - تو آپ کی بہن نے آپ کو کد خدا کر دیا - اس اثنا مین خدا جوئی کا ولولہ آپ کو پیدا ہوا - مرید ہو گئے - مگر آپ کے پیر نے دنیا سے جلد کوچ فرمایا - آپ کو پیاس بڑھی - لہذا جمال الاولیا شیخ محمود جلال شطاری کی خدمت مین پہونچے علم طریقت حاصل کیا - جب پچیس سال کی عمر ہوئی - تو لوگون سے کنارہ کر لیا حدود شہر کے کنارہ حجرہ بنایا

[1] بادشاہ جب کسی شہر (کو بزور فتح کر کے اُس) مین داخل ہوا کرتے ہین - تو (اُن کا دستور ہے کہ) اُس کو خراب کر دیا کرتے ہین ۱۲

Marfat.com

آج کے روز تک کہ اٹھائیس سال ہوئے - توکل پر گزران کی - امیر یا فقیر جو کوئی آپ کی ملازمت مین جاتا ہے ایک پیالہ چہاج پیش کرتے ہین - اس مدت مین کبھی دولت مندون کے دروازہ پر نہین گئے - لکڑی اور گھاس جنگل سے لاکر فروخت کرتے ہین - اور اوس سے اپنے عیال و اطفال کا صرفہ نکالتے ہین - تمام سال روزہ رکھتے ہین اور افطار کے وقت خشک روٹی کے ٹکڑہ سے روزہ کو وصل سے جدا کرتے ہین - اس طریقہ سے زندگی بسر کر رہے ہین - بہت سے آثار ولایت آپ مین موجود ہین - راقم انکا رشائخ کے ہم عمر اور ہم دم ہین -

مصرع خدا بر عمرش افزونی فرستاد

یاد شیخ بابو ابن جیون ابن بھائی خان حلیم

آپ سید راجن ابن شاہو کے مرید ہین - نیز شاہ عالم بخاری گجراتی کے پوتون مین سے ہین - عقیق فروش کے لڑکے ہین برہان پور مین چند روز اسی پیشہ سے زندگی گزاری - اس کے بعد ایزدی جذبات کے سبب سے فقیری لباس پہن لیا - جوگیہ رنگ کے کپڑے رکھتے تھے - کھانے کی قسم کی کوئی چیز اپنے کچکول مین بچا کر نہین رکھتے تھے - نسبتی کا کہلیان - تواضع کے بار سے دبا رہتا ہے از روے تعظیم کتے سے بھی لفظ جمع کے ساتھ ہی خطاب کیا کرتے تھے - ذرات کائنات کے ساتھ ادب سے رہتے تھے -

ایک روز آپ سے ایک محرم نے اعتراض کیا - جب آپ گفت و گو مین کتے اور آدمی دونون کو لفظ جمع کے ساتھ بولتے ہین - تو بس ان دونون کے مرتبہ مین آپ کے نزدیک کوئی فرق نہین ٹھیرا - اس طرز سے حفظ مراتب کی رعایت نہ رکھنے کی بو - سننے والون کو آتی ہے فرمایا جمع کے مقام پر کوئی فرق نہین ہے حفظ مراتب کی رعایت جو کچھ ہے فرق کے ہی مقام پر ہے **بیت** -

محقق ہمان بیند اندر ابل		که در نقش خوبان چین و چگل	

اور یہ اعتراض صرف لفظ جمع پر وارد ہوتا ہے - اور اگر دونون کلام کے مجموعہ پر - اور اون کے مقاصد پر نظر کی جاوے - تو لامحالہ کوئی فرق نہین ہے - حسین مظاہر کے نظارہ مین آپ کو مزہ آیا کرتا تھا - ادنی احسن صورت پر آپ کا دل ٹھکانے نہین رہتا تھا - چند سال تک آپ سفر مین اور حضر مین راقم کے ہم دم رہے تھے - عرس و سماع کے ہنگامہ سے - رقص و جشن کے معرکہ سے اور حسینون کی مجلس سے آپ کو بڑا بھلا کہکر یا زنجیرون مین باندھ کر بھی ہم باز نہین رکھ سکتے تھے - اور ہمیشہ آپ کی صحبت سے درست

Marfat.com

خوش وقت رہتے تھے۔ مصرع وقت او خوش باد وقت ما خوش ست۔

یاد زندہ جاجی

آپ ذی عقل مجذوب شیخ معروف دہارواں کے مرید۔ اور پایک راماراج کے بیٹے ہین جو بیجانگر کا راجہ تھا۔ بیجانگر ایک بڑا شہر ہے اخیر حد دکن پر ملک سراندیب سے ملا ہوا۔ جس سال مین شاہ احمد نگر حسین نظام الملک نے راماراج کو مار ڈالا۔ اور ملک لوٹ لیا تھا اس سال مین آپ خرد سال تھے قید مین جا پڑے۔ اور مشیت ایزدی نے آپ کی پرورش چند گرون کے ذریعے سے مقرر کی جب آپ حد بلوغ کو پہونچے۔ تو بندوقچیون مین نوکر ہو گئے۔ یہان محنت معلوم ہوئی تو فقر کی پناہ مین بھاگ کر گئے بیٹھے۔ دار الملک گجراتی کی آستانہ بوسی سے شرف پایا۔ قصبہ دہارمالوہ مین آئے شیخ معروف سعد اللہ چشتی کے مرید ہوئے۔ پھر پیر سے آسودگان ہند کی زیارت کے واسطے اجازت لی۔ اور اس شرف سے مشرف ہو کر لوٹ آئے۔ ہجری سنہ نوسو ستانوین مین پیر کے ساتھ سفر حجاز مین جانے سے معذور رہے۔ لہذا پیر کی اجازت سے راقم کی ہمراہی قبول کی۔ ایک عجیب مزہ دار آدمی ہے۔ اپنے تئین ساتون ولایت کا بادشاہ سمجھتا ہے۔ اور اس سمجھنے پر ناز کرتا ہے۔ کسی شخص کو مرتبہ مین اپنے سے بڑا تصور نہین کرتا۔ سب کو پست نظر سے دیکھتا ہے دنیا دی سربرآوردہ لوگون کے سامنے سر نہین جھکاتا ہے۔ کسی طرح سے بھی لقمہ بہم پہونچاتا ہے۔ گفتار کبھی وحشت اور کبھی نشاط پیدا کرتی ہے۔ پریشان گوئی مین بھی نفس الامر کی خبر ملتی ہے۔ بے نیازی مین بناوٹ نہین ہے۔ جب راقم آپ کے حالات قلم بند کر رہا تھا۔ تو آپ نے فرمایا۔ لکھے جانے کے قابل بزرگون کے حالات ہوتے ہین۔ حالات لکھے جانے سے ہم بزرگ نہین ہو سکتے۔ اور کاغذ پر سوار ہو کر شہسوارون کے ہم رکاب نہین ہو جاوینگے۔

مصرع نصیبش باد پندارے کہ دارد

یاد شیخ عبد اللہ مجذوب قادری بغدادی

آپ کے اقوال اور افعال۔ ہوش اور دیوانگی کے ہاتھون کشاکش مین رہتے ہین اور آپ کا دماغ مستی اور ہوشیاری کی آمد و رفت کے لئے سرائے ہے۔ آپ دولت پرست زمانہ ساز لوگون سے کوئی لقمہ لیکر

Marfat.com

بار احسان نہین اوٹھاتے - اور اپنی نیاز و آرزو کے چہرہ سے نقاب نہین اوٹھنے دیتے - کلام مجید کی تلاوت مین خوشی کے ساتھہ وقت گزارتے ہین - قرآن کا ترجمہ کسیقدر تو ایسی عبارات مین جو نظم قرآنی سے نزدیک ہین - اور کسی قدر ایسے اشارون مین جو فہم سے بالکل دور ہین - بیان کرتے ہین - شیخ محمد برقع پوش کے مرید ہین - جو سید محی الدین جیلانی قدس سرہ کی نسل سے تھے - جب بغداد سے ہند کی طرف آئے - تو ایک مدت تک سیالکوٹ مین - اور چند روز فتح پور مین بسر کی - سخن کوتاہ ہجری سنہ نوسو پچاسی کے اندر قصبہ دسور (مندسور) مین پہونچکر حجرہ اقامت تجویز کیا - کہتے ہین - ایک رات ایک حسین و جمیل عورت اس ارادہ پر - آپ کے مکان کے صحن مین پہونچی - کہ شیخ کی خلوت بن جاوے - اور ہوا و ہوس کا پیمانہ - شہوت کی شراب سے لبریز کرکے کام دل حاصل کرے - کیا دیکھتی ہے - ہر ایک سمت سے کچھہ لوگ بالکل کشتہ اور چند اشخاص نیم کشتہ - خون فشان زخم کھائے ہوئے پڑے ہین - سر سے پانون تک لرزہ پیدا ہوا - یہان تک کہ ٹھوکر کے بدون صحن کے اندر ایک قدم بھی نہ رکھہ سکی - پھر دوسرے روز آئینہ سے زنگ صاف کرکے - پاک دل کے ساتھہ آپ کی ملازمت مین گئی کسی قسم کی زحمت نہ دیکھکر مجلس مین جا پہونچی - آپنے فرمایا - کل کی رات جو وحشت اور آشوب کا سامنا تھا - یہ نفسانی وسواس کا عکس تھا - اور آج کے روز جو دیدار کی حلاوت - اور خاطر کا آرام حاصل ہے یہ توبہ اور پشیمانی کی صورت ہے - للہ الحمد ہجری سنہ ایک ہزار پندرہ تک آپ کے وجود سے شہر والون کے دل سعادت کے ساتھہ آباد ہین آرزو یہ ہے - کہ اَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ آپ کی حیات مین اثر بخشے - بیت

خوش تسمت است ہستی اورا بدورِ عشق		نیمی بدست مستی و نیمی بدست ہوش	

یاد شیخ چندن

آپ کی زادبوم لاہور ہے - شروع شروع مین صابون فروشی سے آپ اپنی قوت بہم پہونچاتے تھے - جب خلاطلبی کی روشنی روزافزون بڑہتی گئی اور اوس نے بالآخر دل کو سر سے پانون تک گھیر لیا - تو آپنے صابون فروشی سے قطعی ہاتھہ اوٹھاکر درویشی اور بے سببی کا گریبان پکڑا - لیکایک

لہ لیکن جو لوگون کے کام آتا ہے وہ زمین مین ٹھیرا رہتا ہے ۱۲

Marfat.com

ایسا اتفاق پیش آیا - کہ ازلی ہدایت اور آسمانی کرشمہ کے بموجب آپ وطن سے کوچ کرکے شہر بدخشان مین چلے آئے - جوسوبہ بنگالہ کا باعث رونق گویا نگینہ ہے - اور شیخ بہرام سقا کے روضہ کے برابر مین ایک صحن کے اندر عبادت کے واسطے مقیمانہ بیٹھہ گئے - لیکن ہمیشہ دل مین یہ آرزو آیا کرتی تھی - کہ یہان پر کوئی درخت ہوتا - جس کے سایہ کے اندر کبھی آفتاب کی گرمی سے بچنے کا موقع ملتا - چند روز بعد اس سرزمین مین ایک پودہ اُگا - اور وہ زمانہ کی پرورش سے سایہ دار درخت ہوگیا - آپنے اُس کی جڑ مین ایک دالان بنایا - پھر اسی طرح ایک ایک درجہ کے دالان کی عمارت بلند ہوتی چلی گئی - چنانچہ اب بیس سیڑہیان چڑہ کر اوپر پہونچتے ہین - آپ نے اُس جگہہ اپنی قبر بنالی ہے - اور ہر شب جمعہ کو اس کے اندر گستے ہین اِس اُمید پر - کہ اسی شب کے اندر جانا نصیب ہو جاوے -

رفیق دلہاے راست روان - عزیز خاطرہاے خداجویان میر فروغی کا بیان ہے - ایک روز مین آپ کی ملازمت مین پہونچا زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے - کہ دوسرے روز وہان جانے سے مین اپنے تئین ضبط نہین کرسکا - لہذا بے ارادہ اُس جگہہ گیا - چونکہ صدر الذکر مقام مظاہر جمیلہ اور شاہدان دل ربا کا گزرگاہ ہے - لہذا نظر مین گرمی پیدا ہوئی - اس اثنا مین آپنے فرمایا - شروع زمانہ مین جب مینے یہ گوشہ اختیار کیا تھا - تو بہت سے نظر باز بوالہوس لوگون کو درویش کے موجود ہونے سے اِس چمنستان مین آنے کا بہانہ ہوجاتا تھا اور بندہ کو ہمیشہ اس سبب سے خجالت ہوتی تھی - کہین ایسا نہ ہو - تماشائی آنے والون سے کوئی نامناسب حرکت سرزد ہوجاوے - جو اُخروی حساب گاہ کے اندر جواب دہی اور گرفتاری کا سبب ہو - چونکہ مبدء کے ساتھہ خیر لگی ہوئی ہے - نسبتی شر کو بازر کھکر مجازی نظر بازون کو توبہ اور نیکی کی توفیق نے شرف سعادت بخشا - راوی کا بیان ہے - یہ تقریر سنکر انفعال کے سبب سے میرے چہرہ پر آثار پشیمانی ظاہر ہوئے جب میری صورت حال سے آپنے اندرونی مخفی بات معلوم کی - تو فرمایا - سخن مختصر نہ نہین کہی گئی ہے - اور دیکھنے دیکھنے مین بہت فرق ہے **مصرع** نازنین جملہ نازنین مبید ؛

القصہ اِس طرز کے ساتھہ تسلی بخشی -

کم وبیش چالیس سال اسی گوشہ مین توکل تسلیم - طاعت - اور طہارت کے ساتھہ گزارے - کسی شخص سے کسی قسم کا نقد - اپنے اختیار سے نہین لیا - اِس سبب سے لوگ نذر کا نقد اور جنس

Marfat.com

دالان کے صحن مین ڈال آیا کرتے تھے - اُس کو اگر کوئی اُٹھا لیتا تھا تو کچھ پوچھ گچھ نہین ہوا کرتی تھی اگر اتفاقاً آپ کو بھی کوئی ضروری احتیاج پیش آجاتی تھی - تو دالان پر نظر ڈالتے تھے - اور وہان کی پڑی ہوئی چیز سے مایحتاج رفع کر لیا کرتے تھے - خدا عمر کرے -

یاد شیخ تاج

آپ کی زادبوم فتح آباد ہے - تقدیری کرشمہ سے آپ شہر ٹانڈہ مین سامان اقامت لے گئے سلطان محمود فتح آبادی کی نسل سے اور سلطان غیاث بنگالہ کے ہم عصر ہین - اور سلطان غیاث وہ ہین - جن کے نام خداوندان الغیب شیرازی نے ایک غزل بھیجی تھی یہ دو بیت اوسی غزل کی ہین

آن چشم جادو انہ عابد فریب بین	کش کاروان سحر بدنبالہ میرود
شکر شکن شوند ہمہ طوطیان ہند	زین قند فارسی کہ بہ بنگالہ میرود

آپ کے کسی قدر حالات اس طرح پر ہین راہ و روش سنجیدہ - اور مانند بود پسندیدہ ہے - مشائخ زمانہ کی بازگشت آپ کی تلقین و رہنمائی کی طرف - اور دلدادگی - آپ کی مصاحبت اور ملازمت پر بہت کچھ ہے - توکل کو ایثار کے ساتھ اس طرح فراہم کیا ہے کہ آپ کا تمام زمانہ ان دونون طریقون کے بارہ مین خرق عادت سے منسوب ہے - خدا عمر کرے - مصرع توکل بر خدا تاج سرشس باد ؛

یاد شیخ ہمایون مجذوب بہاری

آپ - افغانان سور کے گروہ مین سے ہین - عمر اسّی سے اوپر نکل گئی ہے - آپ کی بودگی مین بہت ہی شر پنی ہے - گفتار تقدیری نسخہ ہے - اور موثر انفاس مین اثرات اُس سے زیادہ ہین جو تحریر مین آسکین - ہجری سنہ ایک ہزار پندرہ مین افصح روزگار مقبول دلہاے کامگار میر محمد اشرف فروغی ابن نظیر الدین علی اشرف بلخی کا گزر منڈو (مانڈو) کی طرف ہوا تھا - ایک روز بیان کیا - فروغی - شہر بہار مین آگہی مجذوب کی خدمت مین گیا تھا - آپ ایسی مہربانی اور عطوفت سے پیش آئے - جس کی امید مجذوبون سے نہین ہوسکتی ہے - میرے دل مین سفر کا ارادہ مصمم تھا - آپنے صراحت کے ساتھ منع فرمایا - آپ کے پیرو بیعت لوگون کی زبان زد نہین ہین - اکثر حالات مین آپ دردناک نغمہ کرتے رہتے ہین - جس سے

Marfat.com

عام سننے والون کے ہوش جاتے رہتے ہین - اور محویت پیدا ہوجاتی ہے - خدا عمر کرے -

یاد شاہ عمر خوشت[1] گری

آپ چشتیہ سلسلہ مین مرید - اور اصلی درسمی علوم کی کوٹھی ہین - خانقاہ و مدرسہ بھی رکھتے ہین اس صوبہ کے اکثر لوگ علمی اور عملی معاملات مین آپ کے فرمانے پر کام کرتے ہین - آپ کے جاذبہ کے زور سے شہر والون کے دل کی کشش ہمیشہ آپ کی مجلس کی طرف رہتی ہے - جو لوگ آپ کی خدمت مین کھڑے رہتے ہین وہ آپ کی بزرگی اور خرق عادت کی بہت سی باتین بیان کرتے ہین - دریوزہ گر آزادہ دلان میر فروغی اشرف کہتے تھے - مولانا مغیث کاکوی نسل کا ایک جوان میرے ہمراہ تھا جب شاہ کی خدمت مین پہونچا تو آپ کی ملازمت سے اُس کو ایسا ذوق حاصل ہوا - کہ وہ میری ہمراہی سے رہ گیا - تھوڑے عرصہ مین آپ کی فیض رہنمائی سے انسانی کمالات حاصل کرکے بہرہ یاب ہوا - خدا عمر کرے -

یاد شیخ جمال بیابانی

آپ اعلی پور بنگالہ مین گوشہ گزین ہین - دنیا کے علوم اور زبانی محاورات سے اس قدر واقفیت ہے - کہ دینی مطالب اور دنیادی مقاصد - صحیح صورت کے ساتھ ذہن مین آجاتے ہین - بہت مدت تک آبادی سے علیحدہ ہوکر صحرائی حیوان درندون کے ساتھ نشست برخاست رکھی - یہان تک کہ ہر ایک کے ساتھ باہم آرام کا دوستدار تھا - اور نیز وہ آپ کے رام تھے - جب ایزدی اسما کی تجلیات سے حسب فرمان صورت علمیہ - یہ جذبہ ہوشیاری کے ساتھ تبدیل ہوگیا - تب آپنے سلوک کے راستہ مین قدم رکھا - اور لوگون کے ساتھ صحبت رکھنے سے جو ناگوارائی تھی - وہ دور ہوئی - اس سبب سے شہر کے کنارہ آپنے مکان تجویز کیا - میر فروغی اللہ جل شانہ اپنا فروغ ان کے راستہ کی شمع بنادے - ہجری سنہ ایک ہزار پندرہ مین راقم گلزار سے ملاقی ہوئے تھے - جب یہ خبر میر صاحب کو ملی - کہ مین خدا پرستون کے حالات لکھ رہا ہون - تو جن چند باصفا درویشون کی ملازمت سے میر صاحب اثنائے سیاحی مین بہرہ یاب ہوئے تھے - اُن کے حالات بیان کرنے کی تحریک میر صاحب کو ہوئی - بیان کیا - شیخ بیابانی نے ایک خوش رنگ بلی مجکو دی تھی - جس کو مین سفر اور حضر کے اندر اپنے ساتھ رکھا کرتا تھا ایک سال مجکو

[1] - خوشت گر - بنگالہ کے مضافات اور ٹانڈہ کے حدود مین ہے ۱۲

Marfat.com

غازی کہنہ کی طرف جانے کا اتفاق ہوا - اس راستہ مین شیر کا خوف بہت تھا - پشیمان ہوا - رات کو خواب مین دیکھا شیخ نے مجکو چند نصیحتین ایسی فصیح البیانی سے فرمائین - جس کو فصحاے زمانہ کی عبارت آرائی نہین پہونچ سکتی ہے - پھر فرمایا - آزمودہ کار قافلہ والون سے یہ بات کان مین پڑی ہوئی ہے کہتے ہین - جس راستہ مین شیر کا خوف ہو - اُس راستہ مین بلی کو ہمراہ رکھنا چاہیئے - جب تم کو یہ افسون حاصل ہے - تو شیر کی طرف سے خوف نہین کرنا چاہیئے - آخر کار مین اُس کے دوسرے روز وہ راستہ امن کے ساتھ طے کر کے خیر و عافیت سے مقصد کو پہونچ گیا -

یا شیخ الھدا وساکن ٹانڈہ

آپ چشتیہ سلسلہ مین ہین - کتابی علوم کی سمجھ آپ کو اُس قدر حاصل ہے - جس سے اعتقاد اور عبادت کی درستی ہوتی ہے - ابتداے حالات مین آپ کو جذبہ تھا - اب سلوک مین آکر شریعت اور طریقت کے عقائد سے آراستگی ہوگئی ہے - لوگون کو آپ کی صحبت مین دلبستگی - اور آپ کو لوگون کے اوپر مہربانی بہت کچھ ہے - خدا عمر کرے -

یا شیخ کرم اللہ ملتانی

آپ سہروردیہ سلسلہ مین شیخ داؤد ملتانی کے مرید ہین - شروع شروع مین آپ کا سلوک جذبہ کے لگاؤ سے خالی نہ تھا حسین مظاہر پہ نظر رہتی تھی - صورتہاے دلکش کی خوشی یہان تک مدنظر ہوتی تھی - کہ اپنی شیخی کی طرف قطعی نظر نہین کرتے تھے - بالآخر آپ اپنی زادبوم سے شہر ٹانڈہ کی طرف چلے گئے - یہان کے لوگون کی دوستی دامنگیر ہوئی - ناچار سامان اقامت کھول دیا - اس صوبہ کا جاگیردار راجہ مان سنگھ کچھواہہ تھا - اِس نے آپ کی بہت کچھ عزت اور تعظیم کی - اس وقت آپ کے پاس شہر مذکور مین اکابر و اصاغر کی رجوعات ہے آپ کے شیرین حالات بہت سے ہین قلم ان کے بیان سے عہدہ برا نہین ہو سکتا ہے - خدا عمر کرے -

یا شیخ گدائی پانی پتی

آپ کو آغاز جوانی مین خدا طلبی کی کشورش - اور دریافت پیر کا شوق ہوا جس نے آپ کو وطن سے

Marfat.com

جہان پیمائی کے جنگل مین نکال کھڑا کیا - جب آپ کا گزر اجمیر مین ہوا - تو جس کسی کے منہ مین زبان گویا تھی - اُس سے آپکے کان مین یہی آواز پہونچی - کہ آج کے روز رہنمائی اور خداشناسی کی روشنی سید حسین کے حالات سے عیان ہے جو خواجہ عمر بال بتی کے جانشین ہین - رحمہما اللہ ۵

بدیدن میلش افتاد از شنیدن		سبلے باشد شنیدن تخم دیدن	

آپ نے نہایت خواہش کے ساتھہ ملازمت مین پہونچکر اولین دیدار مین ہی رسم ارادت ادا کی - چند روز پیر کی خدمت مین رہے آخرکار پیر کی اجازت سے سفر کے واسطے کمر باندہی - کم وبیش بیس سال ہوتے ہین کہ قصبہ برادرہ کی مسجد مین آکر گوشہ گزین ہین - قصبہ برادرہ دسور (مندسور) کے پرگنات مین ہی راقم نے ہجری سنہ ایک ہزار چودہ کے آخرین حصہ مین آپ سے ملاقات کی تہی - اور حالات بہی ٹٹولے تے ایک مجذوب پایا محفوظ الاوقات لیکن گانون والے آپ کی خرق عادات بہت کچھہ بیان کرتے ہین منجملہ اُن کے یہ بہی بیان کیا - ہمارے آمون کے باغ مین ایک درخت ہے جس نے چالیس سال کے اندر ایک پہل بہی نہین دیا تہا - ایک روز ہم لوگ نمبردار کی کہنے سے اُس کے کاٹنے کے واسطے گئے شیخ کو بہی خبر لگی - کہلا بہیجا - کہ اس سال کاٹنا ملتوی رکھو - اگر اللہ تعالی جل شانہ کے حکم سے یہ درخت امسال پہل نہ لاوے - تو آیندہ سال کاٹ ڈالنا کہتے تے - اس درخت نے اُسی فصل مین دوسرے درختون سے زیادہ پہل دئے - اُس تاریخ سے اس درخت کے آم فقرا کے واسطے وقف ہین القصہ جو بات باشندگان دیہ کی زبانی سنی تہی لکہدی - بیت

نخل وجدان ونہال طلب وشاخ بقا		از نسیم نفسش تا بابد خرم باد	

یاد شیخ برخوردار گجراتی

آپ - صاحب تجرید وتفرید ہین - ہمیشہ سیاحی مین زمانہ گزارتے ہین - اکثر مختلف ادیان کے اصول اور فروع سے واقف ہین اور دیگر مذاہب والون کی تحقیقات کے اندر سوچ سمجھہ کے ساتھہ آمد ورفت رکہتے ہین - ہجری سنہ نوسو بانوین کے آغاز سے راقم کے دل مین اس باصفا ذات کی آشنائی کی بنیاد استحکام کے ساتھہ رکہی گئی ہے - اتفاقاً ہجری سنہ ایک ہزار بیس مین آپ حاجی پور پٹنہ سے سیر کرتے ہوئے شہر برہان پور کی طرف جاتے تے - اِس سلسلہ مین ماہ صفر کی چاندرات کے روز آپ کا گزر

Marfat.com

منڈو (مانڈو) مین ہوا۔ قدیمی یگانگی کے سبب سے فقیر کی مسجد مین اُترے۔ محبوب القلوب شیخ داؤد شطاری بھی ان ایام مین اسی حجرہ کے اندر عبادت اور ریاضت مین مشغول تھے۔ ایک رات چند تونگر اور درویش حجرہ مذکور مین حاضر تھے۔ چونکہ شیخ برخوردار بیگانہ فرائض ادا کرنے کے پابند نہین تھے۔ لہذا حاضرین مین سے ایک شخص نے نصیحت آغاز کرکے بہت کچھ بیوقتی باتین کہین۔ آپنے جواب دیا۔ کہ مجکو اپنی حالت معقول بنانے کی طاقت نہین ہے۔ اور تم کو بھی اُن مقدمات کی قابلیت کی قوت اور طاقت نہین ہے۔ لہذا یہی بہتر ہے۔ کہ اس قسم کی گفت وگو کا دروازہ مقفل رہے میرے گناہ پر تمہاری گرفت نہین ہوگی۔ اور آیہ کریمہ[1] وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی کے ترجمہ اس ذیل کے مطلع مین پڑھکر سنایا حافظ۔

عیبِ رندان مکن ای زاہد پاکیزہ سرشت	کہ گناہِ دگران برتو نخواہند نوشت

فقیر بھی اس باب مین زبان حکمت بیان سے معترض ناصح کی تقویت کرتا تھا۔ القصہ اگرچہ ظاہری صفائی اور شگفتگی کی نگہبانی بہ تکلف کی گئی۔ لیکن حاضرین انجمن کے دل مین دوسرا ہی رنگ پیدا ہوگیا تھا۔ بقیہ شب شورش مین گزری۔ علی الصباح اس ارادہ پر کہ دل کا میل صاف کیا جاوے۔ راقم نے تذکرہ مشائخ علیہم الرحمۃ کھولکر پڑھنا شروع کیا۔ اولین صفحہ کے آغاز مین شیخ شرف الدین بوعلی قلندر کا ماجرا نکلا۔ جس کو شیخ شرف نے اپنے مقامات کے بارہ مین اس طرح پر لکھا ہے۔

ایک روز شیخ نظام الاولیا سے میری ملاقات ہوئی۔ اتفاقاً اُس روز شیخ کی ایک نماز فرض قضا ہوگئی تھی۔ اور اس سبب سے شیخ کے مزاج مین غصہ اور غم کی موجین آتی تھین۔ یہ آگاہی دینے کے واسطے۔ کہ میری فرض نماز قضا ہوگئی ہے شیخ نظام الاولیا نے ایک ہندی بیت اس مضمون کی پڑھی کہ مجکو محبوب کے ساتھ ایک لحظہ کی بھی جدائی بے انتہا بے آرامی کے شکنجہ مین دباتی ہے۔ افسوس ہے اُن لوگون کی جان پر۔ جو ہمیشہ دوری مین خاک خواری پر پڑے ہوئے ہین۔ اور جنہون نے بیکاری کو اپنا شعار بنالیا ہے۔ چونکہ ہمدرد آشنا کی طرف سے رخ پھیر لینا دشوار معلوم ہوتا ہے۔ لہذا شورش عشق سے مجبور ہوکر مینے بھی ہندی عبارت مین ایک بیت کہی۔ جس کا مضمون

[1] اور کوئی شخص کسی دوسرے کا بار اپنے اوپر نہین لے گا ۱۲۔

Marfat.com

یہ ہے - کہ تمہاری انگشت - خوان وصال کے نمک سے آشنا نہین ہے - نہ تمہاری نگاہ کا آئینہ اُس جمال سے انعکاس قبول کرتا ہے - کیونکہ ایسے صاحبِ کمالات کی باتون کا رنگ ڈھنگ کچھہ اور ہی ہوتا ہے - دوئی کی بو وجدان والون کے دماغ مین نہین آتی ہے - مین اُمیدوار ہون کہ اللہ تعالیٰ **جل شانہ** تم کو ذرہ برابر اپنی محبت کا سوز عطا فرماوے - اُسی رات آتش عشق مشتعل ہوئی - یہان تک کہ سوختگی کے آثار شیخ کے جسم اقدس پر دیکھے گئے - اور کسی تدبیر سے دل مین صبر نہین آیا - میر خسرو یہ حال دیکھکر سخت بیتاب ہوئے - معذرت کے طور پر ایک رنگین غزل کہی - اور اس بیچارہ کو سناکر دعا کے لئے عرض کیا - بالآخر اُسی دم ایزدی بخشش نے شیخ کے باطن مین تمکین اور ظاہر مین تسکین بخشی "

باقی شیخ شرف کے حالات شریف اُن کے ذکر مین لکھے گئے ہین مطالعہ مین آوین گے -

اس ہوش آفرین بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان کو چاہیئے - اولاً اپنی آنکھون کو دوسرون کی عیب بینی سے بند کرے - پھر ہنر بینی کی عینک اُن آنکھون پر لگاکر چھوٹا سا ہنر بھی - جو خط غبار کی طرح افعال کے ورقون پر لکھا ہوتا ہے - خط جلی کی مانند بڑا کرکے دیکھے - بالخصوص اُس گروہ کے حالات کا مشاہدہ جو پشمینہ پوش اور از خود رفتہ معلوم ہوتا ہے تجسس کی نظر سے نہ کرے بلکہ اعتقاد اور حسن ظن کی نظر سے دیکھے - اور دکھاوے - امید ہے - کہ ایسی نظر برادران طریقت کی اندرونی اور بیرونی نشست و شو کا سرمایہ ہوکر عقل اور اعتبار کی جِلا اور رونق کا باعث ہوگی - اور جو شخص سوختگان ایزدی محبت کے اسرار کی نسبت حسن عقیدت اپنے دل کے اندر استواری کے ساتھہ قایم کرے گا - وہ شخص توفیق کی برکت سے - اپنی دو جہان کی مرادات مین کامیاب ہوگا جس کسی کے دل مین اُلجھے ہوے بالون والے درویشون کی نسبت ناقص اندیشہ پیدا ہو - اُس کو چاہیئے - کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ **جل شانہ** سے پناہ مانگتا رہے - اور اپنا باطن اس تیرگی سے توبہ کے پانی اور پشیمانی کے آنسوؤن سے دھوتا رہے تاکہ یہ فعل سوء خاتمہ سے اُس کی نجات کا سبب ہو - اور اس عذر پذیر گروہ کے مقابلہ مین - قیامت کے روز عذر گوئی کے دست آویز ہاتھہ آوے -

طالبانِ صحبت کو واضح ہو - کہ گدڑی پوشون کی مصاحبت مین سلامتی کے ساتھہ رہنے والون کی

Marfat.com

شاہراہ یہ ہے کہ اگر خاکساران نیستی کے ساتھ نشست و برخاست کی خواہش کسی شخص کے دل مین استحکام کے ساتھ قایم ہو - تو اُس کو چاہیے - کہ اولاً محبت کی فوج کو عقل اور خیال کے لشکر پر غالب اور فتح مند کرے - جس کو حقیقی تمیز پر مطلق نگاہ نہین ہے - اِس فوج کشی مین خیر اندیشی کے لشکر سے کمک مانگے اور اس فوج پر نگرانی بہی درکار ہوگی - سو یہ کام - لوگون کے اخفائے حالات سے لیوے دوسرے حُبُّكَ الشَّيْئَ يُعْمِيْ وَيُصِمُّ کے دریا مین غریق ہو کر دوست ہم نشینون کے عیب دیکھنے اور سننے سے اپنی آنکھون اور کانون کو بینائی اور شنوائی کے فعل سے معزول کرے - کیونکہ یہ جماعت باطن مین جلال - اور ظاہر مین جمال رکھتی ہے اور ایسے مظاہر مین جلال ظہور کو - اور جمال بطون کو چاہتا ہے - دراصل ان کی صحبت کی مثال - پتھر اور لوہے کی مانند ہے - کہ اگر کوئی رگڑ یا ٹکر - درمیان مین نہ لگے - تو شعلہ نہ اُٹھے - اور العیاذ باللہ اگر صورت صحبت برعکس پیدا ہوئی تو جل جانے کے خوف کے سوا - کوئی فائدہ کسی قسم کا نہین ہے - حافظ

خاکسارانِ جہان را بہ حقارت منگر	تو چہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد

پس مصاحبت کے اندر صحیح و سالم رہنے کی صورت اگر ہے - تو اصحاب مجلس کی رضا اور تسلیم مین ہی ہے ؎

آتشے را کند گہے تسلیم	داغِ نمرود و باغِ ابراہیم
دل قوی کے کند ز زحمت و بیم	جز شراب و مفرح تسلیم

آن شرابے کہ اولیا سازند
از شفا خانۂ رضا سازند

القصہ اگر دو مصاحب باہم موافق ہو جاوین تو الحمد للہ والمنۃ اور اگر مقابل ہون - تو اس صورت مین نجات کی شکل یہ ہے - کہ انصاف کر کے اپنی حقیقت حال پر واقف ہون - اِس درمیان مین جو زشت ہے - اُس کو شکر خدا بجانا چاہیے - کہ ایسے پسندیدہ ہمدم کی نعمت سے مشرف ہے - اور جو خوب ہے - اُس کو صبر کرنا چاہیے - کہ وہ الٰہی مشیت سے ہم نشین کی بلا مین مبتلا ہے - اس طریقہ سے دونون مصاحب - ایک دوسرے کی صحبت سے خوش اور نیز سود مند رہین گے - اسی قسم کی ایک حکایت جو مناسب مقام ہے - مدارک سے نقل کی جاتی ہے -

Marfat.com

كان عمران الخارجي من آدم بني آدم وزوجته من اجملهم فلمّا نظرت اليه فقالت انى وانك من اهل الجنة قال فكيف قالت انك رزقت مثلي وشكرت وانى رزقت مثلك وصبرت والجنة موعودة للشاكرين والصابرين -

عمران خارجی گندمی رنگ والا نبی آدم تھا - اور اس کی عورت جمیل ترین نبی آدم تھی - جب اُس عورت نے اپنے شوہر کو دیکھا - تو کہا - مین اور تم دونون اہل جنت ہین - عمران نے کہا - یہ کیونکر عورت نے کہا - مجھہ جیسی حسینہ تم کو دی گئی اور تم نے شکر کیا - اور تم جیسا گندمی رنگ والا شوہر مجکو دیا گیا اور مین نے صبر کیا اور جنت کا وعدہ شاکرین اور صابرین کے واسطے کیا گیا ہے -

شعر

اوجزت ذكرى وفى الايجاز فائدة		وللكرام من التطويل تقديع

ضمیمہ

ضمیمہ - جس کو اس کتاب کا خاتمہ - تکملہ - نیز تتمہ کہہ سکتے ہین - اس طور پر ہے - کہ حمد و ستایش کے پھول صور علمیہ کی چمن بندی کرنے والہ کی حکمت اور قدرت پر نثار ہین - جس نے اِس خاکسار کی طبیعت کی نوبہار مین - کتاب گلزار کے آغاز کا گلدستہ - مقامات مشائخ کے باغی پھولون سے - ازلی عنایت کے تاگہ مین پرو کر - ترتیب دیا - جن کو عالم شہادت کی سیر کے وقت - یہ خاکسار تلاش کے ہاتھہ سے چن کر - دامن ادراک مین فراہم لایا تھا اور اسی طرح جس نے صورت بنانے والے قلم کو جو درویشون کے حالات کے چار چمنون کا انجمن آرا ہے - عنصری عالم مین روان کیا - تب کہین قلم - غیبی تصور خانہ مین بہشتی نامعلمی گلدستہ کی نقاشی کر سکا ہے - اور نیز عالم عبرت و عبارت کا تماشا کرنے والون - اور عالم غیب و شہادت کے سیاحون کی چشم شہود کو **مالاعین رات** کا ہنگامہ دکھا سکا ہے - اب یہ خاکسار ایزدی تقدیر اور آلہی توفیق سے یہ اُمید رکھتا ہے کہ اس گلدستہ کے انجام مین اپنے احوال کے تصویر - بقدر گنجایش - اور باندازہ فرصت آغاز کے رنگ مین کھینچکر دکھا سکے - اور پھر فارغ البالی اور آزادی کی نعمت ملنے کی شکرگزاری - ابدالآباد تک کرتا رہے -

Marfat.com

چونکہ دفتر کا تتمہ - بجاے خود - ایک جداگانہ رسالہ ہوتا ہے - لہذا اس خوف سے - کہ کہین ایسا نہ ہو - کوئی انتخاب دوست نکتہ سنج - گل کی طرح - اس تتمہ کو گلزار سے جدا کر کے - جمہور اہل ولایت (اولیا) کی نیم رکابی سے محروم کر دیوے اور اس سبب سے یہ تتمہ تنہائی کے ہولناک جنگل مین - بے رہبر بے سروسامان - اور بے دانہ پانی رہ جاوے - اسواسطے مینے اپنے حالات کی تحریر کو - ایسے چند موحد بزرگان و مشائخ کے اذکار کے تالیع کیا ہے - جو بعض تو عالم عنصری سے بہشتی جہان کی سیرگاہ کو چلے گئے ہین - اور بعض زمانہ کے خلوت خانہ مین - شاہد زندگانی کے ساتھہ ہم آغوش ہین - خدا کرے - تالیع ہی رہین -

یاد شیخ نظام انبیٹھی

آپ - عالم - عامل - عابد - عاشق - اور عارف تھے - خواجہ مودود چشتی کی پاک نسل سے اور شیخ معروف کے بامراد مریدون مین سے ہین - آپ ہمیشہ اخلاق کی درستی مین ایزدی حفاظت اور اخلاق کی جلا مین مصطفائی بصیرت کام مین لاتے تھے - اور نیز ہمیشہ تمام حرکات و سکنات کے آغاز مین بسم اللہ خیر الاسماء بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا کرتے تھے - ہمیشہ اس طرح مستعد اور مہیا رہتے تھے - کہ جیسے کوئی سفر پر ہمہ وجوہ تیار ہو - مہمان کی خدمت گزاری اپنی ذات خاص سے کرنا - یہ آپ کی تواضع کا طریقہ تھا - بلکہ تمام اہل دنیا کے ساتھہ - آپ مشفقانہ عام مہربانی - اور مرشدانہ خاص عنایت فرماتے تھے - امر معروف مرحمت کی شان مین - اور نہی منکر مروت کے لباس مین کیا کرتے تھے - القصہ آپ کی صحبت کی چاشنی مین ربودگی کا بے شمار ذوق ہوتا تھا - اور آپ کی خدمت کی حلاوت مین اکسیر کی جیسی بے انتہا تاثیر ہوتی تھی - آپ کے باصفا حالات کی شرح - عبارت کے حوصلہ مین نہین آسکتی ہے - آپ کے اوصاف کی حقیقت دانستنی ہے - گفتنی اور نوشتنی نہین ہے - بیت

چو من یارا ے دانستن ندارم	بہ گفتن یا نوشتن چون سپارم

امیر سید شاہ محمد ایک بزرگ تھے - اکثر کتب متداولہ محقق استادون کے درس مین پڑھی تھین اور کیا عرب کیا عجم - کیا ہند - دسوین دور کے تمام مشائخ کی فیض بخش صحبت سے پورا حصہ لیا تھا - ظاہر اور باطن دونون آراستہ تھے - جب حرمین شریفین کی زیارت سے لوٹکر آئے - تو چند روز ملک گجرات

Marfat.com

مین افادہ اور استفادہ کے طور پر گزرا وقات کی انہین ایام مین اطراف ہند کی سیر و سیاحت کر کے منڈو (مانڈو) مین آئے - دل کے اندر قیام کا شوق جاگزین ہوا میر جمال الدین ترکستانی پیر عراک کر کے مشہور - اور شہر منڈو (مانڈو) کے قاضی ہین - اِن کی لڑکی کے ساتھہ عقد کر لیا - کم و بیش سات سال راقم کی مسجد مین درس دیا - فقیر نے بھی کشف منار اور تاویح اصول فقہ یہ کتابین اس عرصہ مین سید کی باعظمت خدمت مین نکالی ہین - سید صاحب ایک روز فرماتے تھے -

"مسافرت کے زمانہ مین قصبہ انبیٹھی مین گذر ہوا تھا - جو شیخ نظام کا وطن ہے - مین آپ کی خدمت مین گیا - جب شام ہوئی - تو نماز مین خود امام ہو گئے - پہلی رکعت مین سورہ کافرون ملائی میرے دل مین یہ خیال آیا - کہ جو دوسری صورتین نسخ سے سالم ہین - ان مین سے اگر کوئی سورۃ ملاتے - تو اولیٰ ہوتا آپنے نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا - سید - اگرچہ یہ سورۃ نسخ کو شامل ہے - لیکن قرءۃ کی رو سے چوتھائی قرآن کا ثواب اس کے پڑھنے مین ہوتا ہے - اگر اس نظر سے یہ سورۃ نماز مین پڑھی جاوے - تو اولیٰ معلوم ہوتا ہے - نیز فرماتے تھے - کہ آپ کی پیشانی مین ایمانی فراست کا نور - اور مصطفائی کرامت کی صفائی پائی جاتی تھی **تخلقوا باخلاق اللہ** کا دروازہ آپ کے چہرہ پر کشادہ تھا"

ہجری سنہ نوسو نوے مین اس عالم سے اخروی سفر اختیار کیا - قبر اُسی قصبہ مین بنائی گئی - اِس سے زیادہ آپ کے باصفا حالات پر اطلاع نہین ملی ہے - اور طبیعت ہمیشہ آپ کے مفصل حالات معلوم کرنے کی تشنہ ہے - ناچار یہ خدمت خیال کے سپرد کی - کہ کسی آشنا یا بیگانہ کو پیدا کرے - جو دل کی یہ پیاس بجھا کر حصول آرزو سے سیراب فرماوے - بہت سے غور کرنے کے بعد یہ بات خیال مین آئی کہ شیخ علم اللہ سلمہ اللہ جو ظاہری و باطنی علم کے عالم عبدالرزاق کے فرزند - اور شیخ نظام کے سالے ہین - شاید شیخ نظام کے حالات سے واقف ہون - ان کی خدمت مین دو کلمہ لکھکر تحقیق احوال کرنی چاہیے - جب نامہ التماس شیخ علم اللہ کے مطالعہ مین پہونچا - تو جواب دیا کہ اُس درویش کو ابتداے زمانہ ہوش سے کتاب دانی کا شوق - اور خدا شناسی کا جوش تھا - جس نے مجکو اپنے وطن سے نکال کر جہان پیمائی کی سرگردانی گوارا کر دی تھی - بالآخر کامل اٹھارہ سال عربستان مین رہ کر دینی علوم اور یقینی معرفتین تحصیل کرنے مین افادۃً و استفادۃً دونون حج پر گزارے - جب وہان سے معاودت نصیب ہوئی - تو گجرات کے راستہ سے

Marfat.com

خاندیس مین آیا - اوس وقت مین علی عادل شاہ فاروقی والی برہان پور تھا - بیت

چو نسبت دار فاروق ست باداجاد دان عدلش		ہلا ہل خوردکانِ طلسم را تریاکِ فاروقی

اوس کی ملاقات کی گرمی اور اخلاق کی شیرینی نے دارالاسلام برہانپور کے قیام کے لئے پانون مین زنجیر ڈالی - جب بہت کچھہ حیلہ وحوالہ سے وطن کی اجازت لیکر جس حالت سے وطن مین پہونچا - اوس حالت مین ایسی تلاش کا خیال ہی نہین آیا - اِس مین شک نہین کہ زبانون پر رسمی حکایتون کے سوا - کوئی حرف نہین ملا - اور بہت سی ضروری باتین ناگفتہ رہ گئین - اب کہ آپ کو اِس قسم کا خیال دامنگیر ہے - تو اُس نواح کے آنے والون سے جو اِس قسم کے حالات سے واقف ہین - تحقیق کر کے خدمت مین لکھون گا،، سبحانہ اللہ یہ وعدہ بھی پورا نہین ہوا - کیون کہ اِن سنوات مین سفرِ حجاز کا خیال شیخ علم اللہ کے دل مین پیدا ہوا - اور اُس کی تیاری مین بالکل اپنے تئین منہمک کر کے جس طرح سے ممکن ہوا - بندرہاے دکن کی طرف متوجہ ہوئے - امسال ہجری سنہ ایک ہزار بائیس ہے چونکہ جہاز کا موسم گزر گیا تھا - لہذا بیجاپور دکن مین قیام فرمایا - یہان کا حاکم آپ کی تشریف آوری کو اپنے پرگنہ کی سعادت سمجھکر معتقدانہ پیش آتا ہے مصرع ورطریقت ہرچہ پیشِ سالک آید خیر اوست

یاد شیخ جلال محمد تھانیسری

آپ - عالمانہ کمالات - اور درویشانہ مقامات کے جامع - دریاے توحید کے غواص - اور کشتی تحقیق کے معلم تھے - شیخ عبدالقدوس حنفی کے مرید ہین - رسمی علم کی فروع واصول مین آپ کے مطالعہ کو ید بیضا حاصل تھا - اکثر کتب متداولہ پر مشکل کشا حاشیے لکھے ہین - اور تعلیقات لگائی ہین - روز - روزہ مین گزرتا تھا - اور شب نماز مین گزرتی تھی - نماز تہجد ادا کرنے کے بعد کھانا کھایا کرتے تھے - ہر روز رات دن مین خانقاہ کے حافظون کے ساتھہ دو دفعہ قرآن ختم کیا کرتے تھے - نماز ظہر سے فارغ ہونے کے بعد درس مین مشغول ہوجاتے تھے - آپ کی صحبت باطنی فروغ - اور ظاہری فیض زیادہ کرتی تھی - آپ درویشانہ سماع کے حریص تھے - آپ کے نواحدین آپ کی سوزناک حالت سے حاضرین کے دل کو بھی حصہ پہونچتا تھا - جب دورِ عمر ضعیفی کو پہونچی - استغراق اور استہلاک کی حالت آپ کے تمام اوقات پر حاوی ہوگئی - لیکن جب نماز کا وقت آتا تھا - تو جو

Marfat.com

پرستار حاضر ہوتا تھا وہ بلند آواز سے حق حق کہتا تھا۔ اُس وقت آپ عالم استغراق سے سر اونچا کر کے نماز کی تیاری کیا کرتے تھے۔ جماعت کے ساتھ فرض ادا کر کے۔ پھر سابقہ حالت کی طرف پلٹ جاتے تھے۔ کہتے ہین۔ کم و بیش ایک سو دس سال کی عمر پائی۔ ہجری سنہ کچھ اوپر نو سو مین عالم صورت سے معنوی روضہ کی سیر کو چلے گئے۔

آپ کے پیر بزرگوار۔ حضرت شیخ الاسلامی بہاء الاولیا ملتانی کو پہونچتے ہین اس ترتیب کے ساتھ شیخ عبدالقدوس شیخ درویش قاسم ابن شیخ برہان الدین اودھی شیخ۔ شیخ بدہن بڑا پچی شیخ۔ شیخ سید اجمل شیخ۔ مخدوم جہانیان سید جلال بخاری شیخ۔ شیخ رکن الدین ابوالفتح شیخ۔ ابوہ شیخ صدرالدین عارف شیخ۔ ابوہ بہاء الاولیا۔ **قدست اسرارہم** شیخ عبدالبصیر شیخ جلال کے فرزند رشید ہین۔ والد ماجد کے سجادہ نشین بھی ہین۔ اور آپ کے مریدان کامل مین سے شیخ بہاء الدین احمد سہرندی ہین۔ جو اراکمتندون مین اقدم تھے۔

یاد شیخ نظام تھانیسری

آپ۔ صاحب توکل بتسلیم ہین۔ علم لدنی سے تعلیم پائی ہے۔ ہجری سنہ ایک ہزار سات مین اپنے وطن سے سفر حجاز کو دریا کے راستہ سے کیے تھے۔ اور حرمین محترمین کا طواف کر کے سعادت دارین حاصل کی تھی۔ پھ ہجری سنہ ایک ہزار بیس مین بندر دکن کے جہاز پر سوار ہو کر شہر بیجاپور مین پلٹ آئے۔ یہان کے حکام نے۔ اور نیز دیگر بزرگان دین و دولت نے آپ کی تشریف آوری کو مبارک سمجھکر۔ نہایت تعظیم اور تواضع کی۔ جب یہان سے روانہ ہوئے۔ تو اپنے وطن مالوف مین پہونچے۔ پھر ملک عجم اور بلاد شمالی کی سیر و سیاحت کا شوق دل سے اُٹھہ کھڑا ہوا۔ بے اختیار بلخ اور بدخشان کی طرف روانہ ہو گئے۔

مصرع ہر کجا ہست خدایا بسلامت دارش

یاد شیخ درویش قاسم

کہتے ہین۔ آپ چشتیہ سلسلہ مین شیخ سعدالدین بدایونی کے مرید تھے۔ نیز اپنے پدر بزرگوار اور دادن کے پیر شیخ فتح اللہ بدایونی سے بھی فیض یاب ہوئے تھے۔ شیخ فتح اللہ کو خلافت کا خلعت شیخ صدرالدین احمد شہاب قریشی ناگوری سے حاصل ہوا تھا۔ اور نیز شیخ صدرالدین احمد کے پیر شیخ نصیرالدین محمود چراغ دہلی

Marfat.com

کی صحبت سے بھی باطنی روشن کر کے فروغ خاطر پایا تھا۔

القصہ درویش قاسم تین واسطہ سے حضرت چراغ دہلی کو پہونچتے ہین قدست اسرارہم درویش خانوادہ چشتیہ اور سہروردیہ بہائیہ مین ایک بلند اور بیش بہا شان رکھتے تھے۔

یاد شیخ کمال الدین کمال مالوہ

آپ شیخ بایزید ابن شیخ نصیر الدین نصر اللہ کے بیٹے ہین۔ معرفت مشیخت۔ کشف و کرامت فضیلت۔ اور فراست۔ یہ جملہ صفات آپ کی ذات مین موجود تھین۔ آپ کے جد امجد حضرت گنجشکر کے بڑے بیٹے ہین۔ آپ کو شیخ نظام الاولیا نے خلعت خلافت عطا فرماکر۔ مردمان مالوہ کی رہنمائی کے واسطے دہلی سے بھیجا تھا۔ ہجری سنہ کچھہ اوپر نوسو نوے مین جب کہ بیکرپرست راجہ پورنمل نامی حاکم صوبہ مالوہ تھا شیخ قصبہ دھار مین تشریف لائے۔ عبادت اور ریاضت کے واسطے حجرہ تجویز کر کے۔ اقامت کا بستر بچھایا۔ مجاہدہ اور مراقبہ کا سلسلہ شروع کیا۔ ہمیشہ مناجات مین رہتے تھے۔ بحکم وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ غیبی فیض اور فتوح کے دروازے آپ کے چہرہ پر کشادہ ہوئے۔ بالآخر گمنامی کا نقاب۔ شہرت کے ہاتھہ نے۔ آپ کے حالات کے چہرہ پر سے حیات مین اور نیز رحلت کے بعد ایک مدت تک نہین اٹھایا۔ جب ملک مالوہ کی حکومت غوری اور خلجی سلاطین کے قبضہ مین آئی۔ تو بہت اچھے اچھے لوگ فراہم ہوئے۔ اسلام نے قوت اور رونق پکڑی۔ چھوٹے اور بڑے سب نے آپکے مرقد اقدس کی طرف توجہ کی آپ کے فرزندان کرام کے اعزاز اور تعظیم کا درجہ ترقی پا چلا۔ اور نذرات و فتوحات کے بازار مین گرمی پیدا ہوئی۔ یہان تک کہ حکومت کی نوبت سلطان محمود ابن ناصر الدین خلجی کو پہونچی۔ اور پھر سلطنت خلج کا زمانہ اخیر ہوگیا۔ اسنے زمانہ مین سلطان محمود نے شیخ کی قبر پر ایک گنبد۔ ایک خانقاہ۔ اور صوفیون اور فرزندون کے واسطے ایک بڑا دالان بنوا دیا بیت

درین رواق زبرجد نوشتہ اند بزر	کہ جز نکوئی اہل کرم نخواہد ماند

آپ کی نسل مین سے کچھہ لوگ تو مرحوم ہین۔ اور کچھہ لوگ مأوف قصبہ دھار مین اپنے آبائے کرام کے قبہ جنوالی گاہ پر مجاور ہین۔ مشروع نذرات اور نفقات کے مصرف اور محل مقبول ہین۔ دیکھین۔ توفیق کون سے دولتمند کو

لہ اور جن لوگون نے ہمارے دین (کے کام) مین کوششین کی ہین ہم (بھی) ان کو ضرور اپنے رستے دکھائینگے ۱۲

Marfat.com

رہنمائی کے ذریعہ سے ان تک پہونچاکر سعادت کونین بخشے۔

یاد شیخ محمد ابن شیخ عارف چشتی

آپ معروف ومحمود۔ اور احمد وعارف تھے۔ آپ کی صورت اور سیرت سے خرق عادات کی چمک۔ اور برق حالات کی دمک عیان تھی۔ مسند جانشینی کا منصب اپنے والد ماجد کی خدمت کی برکت سے پایا تھا۔ احوال اور مراقبات ایسے شایان اور مناسب تھے کہ ان کے اعتبار سے آپ اپنے باپ کے بھائی ہو گئے تھے۔ ہجری سنہ آٹھ سو اٹھاسی مین معنوی ولایت اور خلافت کا ڈنکا بجاتے تھے۔ ان ایام مین سلطان بہلول لودی۔ دارالخلافہ دہلی کے شہرون مین ظاہری سلطنت کر رہا تھا۔ آپ کے کلمات مین عیسوی معجزات کا اثر تھا۔ تحت الذکر چند جملے آپ کے مکتوب مین سے ہین۔

"اے عزیز۔ ارادہ۔ سالک کی سواری ہے۔ یہ ارادہ جس قدر زیادہ قوی اور مستحکم ہوگا۔ اسی قدر طریقت اور طریق شریعت کا سلوک اور اس کے پیچھے پیچھے۔ منزل حقیقت کو وصول زیادہ آسان اور جلد ہوگا۔ سالک کو چاہیئے کہ کشش کے بعد کوشش کرے۔ اپنے تئین۔ مرشد دانا کے پاس پہونچا دے جس کو انسان کامل کہہ سکین اور جو حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال۔ افعال۔ اور احوال سے آگاہ۔ اور ان کے ساتھ متحقق ہو۔ سالک ایسے مرشد کے تحت فرمان ہو جاوے۔ اپنی ظاہر و باطن کو مرشد سے پوشیدہ نہ رکھے۔ اور تقویٰ۔ بھوک۔ بیداری۔ قلبی خاموشی۔ اور باطنی تنہائی کو عمل مین رکھے۔ تاکہ ابرار کے مقام اور احرار کے درجہ کو واصل ہو جاوے۔"

اللہ تعالیٰ جل شانہ کے فضل وعنایت سے شیخ عارف کو خرقہ خلافت اپنے پدر بزرگوار شیخ احمد عبدالحق ردولی سے ہے۔ جن کا علم اور معرفت مین پایہ۔ اور استقامت وکرامت مین سرمایہ بہت بڑا تھا۔ ہمیشہ اپنا سر۔ مراقبہ فنا کے گریبان مین رکھا کرتے تھے۔ جب نماز کا وقت آتا تھا۔ تو خدمت گزار صوفی لوگ کا یحق حق کہکر ان کو آگاہ کیا کرتے تھے۔ جب نماز سے فارغ ہو جاتے تھے۔ تو پھر بدستور وحدت کے قعر عمیق مین غرق ہو جاتے تھے۔ شیخ احمد خلیفہ شیخ جلال پانی پتی کے ہین جو ایسے آفتاب تھے۔ جس کی شعاع۔ کمالات تھے۔ اوج۔ الٰہی جمال۔ اور شرف۔ ایزدی جلال تھا۔ نیز اپنے وقت مین

Marfat.com

عالیشان درویشون مرکز تھے - خوابگاہ پانی پت مین ہے - کہتے ہین - خوابگاہ کے طواف سے اس قدر فیض اور فتوح دلون کو پہونچتا ہے - کہ بیان نہین ہوسکتا - لہ اسمہ

بعد از وفات تربتِ من از زمین مجو ؛	در سینہ ہائے مردمِ دانا مزار ماست

شیخ جلال کے مفید کلام مین سے کسی قدر نمونہ یہ ہے - فرماتے تھے -

"طریقت مین منزلین اور مقامات ہین - اور ہر منزل اور مقام کی ایک ابتدا اور ایک انتہا ہے نہایت کو پہونچنا ممکن نہین ہے - جب تک ابتدا صحیح نہ ہو - اگر اصول ضائع ہوجاوینگے - تو وصول سے بھی حرمان ہوجاوے گا - اور اصول بعض کے نزدیک پانچ ہین - اور بعض کے نزدیک سات ہین"

فی العوارف - فالمرید ینبغی ان یخرج الی طریق القوم للہ فانہ ان وصل الی نہایات القوم فقد لحق بالمنزل وان ادرکہ الموت قبل الوصول الی المنزل فاجرہ علی اللہ وکل من کانت بدایتہ احکم - کانت نہایتہ اتم	عوارف مین لکھا ہے - مرید کو چاہئے کہ اللہ کے واسطے قومی طریق اختیار کرے - اس کے اندر اگر مرید قومی طریق کی غایت کو پہونچ جاویگا - تو منزل کو پہونچ گیا - اور اگر اوس کو منزل پر پہونچنے سے پہلے موت نے آلیا تو اس کا اجر اللہ عزوجل کے نزدیک بڑا ہے اور جس شخص کی ابتدا زیادہ محکم ہے - اوس کی انتہا تمام ہوجاوے گی -
اخبرنا ابو زرعۃ اجازۃ عن ابن خلف عن ابی عبد الرحمن عن ابی العباس البغدادی عن جعفر الحلدی قال سمعت الجنید یقول اکثر العوائق والعلائق والحوائل والموانع من فساد الابتداء فالمرید فی اول سلوک ھذا الطریق یحتاج الی احکام النیۃ واحکام النیۃ تنزیھا من دواعی الھوی وکل ما کان فیہ للنفس حظ عاجل حتی یکون خروجہ خالصا للہ تعالی -	ابو زرعہ سے روایت ہے - جن کو اجازت ابن خلف سے ابن خلف کو ابی عبد الرحمن سے ابو عبد الرحمن کو ابی العباس بغدادی سے - اور ابو العباس کو جعفر حلدی سے ہے - وہ کہتے ہین - مینے جنید رضی اللہ عنہ سے سنا ہے - وہ فرماتے تھے - اکثر عوائق - علائق حوائل - اور موانع - فساد ابتدا سے ہوتے ہین - لہذا مرید کو اس طریق کی ابتدائی حالت مین استواری نیت کی احتیاج ہے - اور نیت کی استواری -

Marfat.com

ہوا وہوس کی مقتضیات سے - اور ہر اُس شے سے اُچکا دیتی ہے
جس کے اندر نفس کے لئے فوری حظ ہو - اس قدر اُچکا دیتی ہے
کہ مرید کو خالص اللہ تعالیٰ کے واسطے خروج حاصل ہو جاتا ہے -

وکتب سالم ابن عبد الله الی عمر ابن عبد العزیز اعلم یا عمر ان عون الله للعبد بقدر النیة فمن همت نیته توعون الله ومن قصرت عنه نیته قصر عنه عون الله بقدر ذلك

سالم ابن عبد اللہ نے عمر ابن عبد العزیز کے پاس ایک دفعہ اس مضمون کی تحریر بھیجی تھی - سنو عمر - بندہ کو اللہ جل شانہ کی مدد بقدر نیت ہوتی ہے - جس شخص کی نیت کام کا قصد کرے گی - اُس کو الٰہی مدد پوری ہوگی - اور جس شخص کی نیت کام میں قصور کریگی - اُس کی طرف سے اللہ تعالیٰ کی مدد بھی کوتاہی کرے گی بقدر قصور نیت

وکتب بعض العمالین الی اخیه خلص النیة فی اعمالك یکفیك القلیل من العمل ومن لم یهتد الی النیة بنفسه لیصحب من تعلمه حسن النیة

ایک عمالی شخص نے اپنے بھائی کو لکھا تھا تم اپنے اعمال میں خلوص نیت سے کام لو - تم کو خلوص نیت کا تھوڑا سا عمل بھی کفایت کرے گا - اور جو شخص خلوص نیت کی طرف خود ہدایت نہ پاوے - اس کو چاہیئے کہ اُس شخص کی صحبت اختیار کرے جو حسن نیت کی تعلیم کر دیوے -

قال سهل ابن عبد الله التستری اول مایوصی به المرید المبتدی التبری من الحرکات المذمومة ثم التنقل الی الحرکات المحمودة - ثم التفرد لامر الله تعالیٰ ثم التوقف فی الرشاد ثم الثبات - ثم القرب الحاصل متی تمسك المرید بالصدق والاخلاص بلغ مبلغ الرجال ولا یتحقق صدقه واخلاصه الا بشیئین متابعة امر الشرع وقطع النظر من الخلق وکل الآفات دخلت

سہل ابن عبد اللہ تستری کا قول ہے - مبتدی مرید کو جن باتوں کی نسبت امر کیا جاتا ہے اُن میں اولین بات یہ ہے - کہ مذمومہ حرکات سے بچے - پھر محمودہ حرکات کی طرف انتقال کرے پھر صرف ایک اللہ تعالیٰ کے حکم کا ہی ہو جاوے - پھر راہ راست پر توقف کرے - پھر اس پر ثابت قدم ہو جاوے - پھر اس کے بعد قرب حاصل ہے جب مرید صدق اور اخلاق کو مضبوط پکڑے گا ضرور درجہ رجال کو پہونچے گا اور صدق و اخلاص کے ساتھ تحقق مرید کو دو ہی چیزوں سے حاصل ہوتا ہے - (۱) شرعی امور کی متابعت (۲) خلق کی طرف سے قطع نظر کرنا - اور جس قدر آفتیں مبتدیوں کو عارض ہوتی ہیں سب خلق کی طرف توجہ رکھنے سے عارض

Marfat.com

على اهل البدايات لموضع نظرهم الى الخلق وبلغنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم حديث - انه قال لا يكمل ايمان المرء حتى يكون الناس عنده كالانعام اشارة الى قطع النظر عن الخلق والخروج منهم وترك التقيد بعاداتهم ونقل في معنى الصدق ان عابدا من بني اسرائيل راودته ملكة من نفسه فقال اجعلوا لي ماء في الخلاء تظف به ثم صعد على موضع في القصر فرمى بنفسه فاوحى الله تعالى الى ملك الهواء الزم عبدي قال فلزم ووضعه على الارض وصفا رفيقا فقيل لابليس اغوه فقال ليس لي سلطان على من خالف هواه وبذل نفسه لله عزوجل - تم

ہوتی ہین - اور ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پہونچی ہے - وہ یہ ہے - کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے - انسان کا ایمان کامل نہین ہوتا ہے - جب تک اُس کے نزدیک تمام لوگ اونٹون کی مثل معلوم نہ ہون - اس مین اشارہ ہے اس طرف کہ مخلوقات سے قطع نظر کی جاوے - مخلوقات مین سے اپنے تئین خارج کرے - عادات مخلوقات کی پابندی سے آزاد ہو جاوے اور رسول اللہ صلعم نے صدق کے بارہ مین ایک نقل فرمائی ہے - کہ بنی اسرائیل مین ایک عابد تھا جس پر ایک ملکہ عاشق ہوئی - اُس عابد نے کہا میرے واسطے خالی مکان مین پانی رکھ دو تاکہ مین اُس سے صفائی جسم کرون - پھر عابد نے کوٹھے کے اندر ایک مقام سے دیوار پر چڑھ گیا - اور وہان سے نیچے کودا - تو اللہ تعالیٰ نے ہوا کے فرشتہ کو حکم فرمایا - میرے بندہ کو تھام لے رسول اللہ صلعم فرماتے ہین - اُس فرشتہ نے اُس کو تھام لیا اور اُس کو زمین پر نہایت سہولت کے ساتھ لاکر کھڑا کیا - پھر ابلیس کو کہا گیا - کیا تو اس کو گمراہ نہین کر سکا - اُس نے جواب دیا - میرا کوئی زور اُس شخص پر نہین چل سکتا ہے جو اپنی خواہش نفسانی کی مخالفت کرے اور جس نے اپنا نفس اللہ عزوجل کے واسطے وقف کر دیا ہو -

یہ چند باتین بھی شیخ جلال کے اقوال مین سے ہین یہ عمل بے علم سقیم ہے - علم بے عمل عقیم ہے - اور علم باعمل صراط مستقیم ہے "اللہم اھدنا الصراط المستقیم" شیخ جلال - خلیفہ شیخ شمس الدین ترک پانی پتی کے ہین - حالات کے شغلون کو مخفی رکھنا - اور ظہور کے اسباب کو برہم کرنا - شیخ شمس الدین کا مشرب تھا - شیخ شمس الدین سلطان شمس الدین التمش کے زمانہ مین مفقود الخبر ہو کر شہر دہلی مین سراپہ معرفت

سلہ یا اللہ ہم کو راہ راست دکھا ۱۲

Marfat.com

جمع کرتے تھے - چونکہ اِن کی خدمت مین سلطان وقت کی آمد و رفت زیادہ ہوئی - تو لوگون کے ہجوم سے ان کی گمنامی اور خاموشی مین خلل واقع ہوا - **بیت**

ہیچ کنجے بے دود بے دام نیست	جز بہ خلوت گاہِ حق آرام نیست

بالآخر اپنے مرشد شیخ علی صابر کی اجازت لیکر دہلی سے قصبہ پانی پت مین چلے گئے - اور وہان پر گوشہ گمنامی اختیار کیا - باقی ماجرا شیخ شمس الدین کا جیسے سرزمین پانی پت کے مشائخ - علما - اور حکما کا حلقہ بگوش ہونا - ایام زندگی ختم ہونا - اُس جگہ خوابگاہ ہونا - اور نیز دیگر سوانح کسی قدر مولانا علی کابلی کلہاری کے تذکرہ مین لکھے ہوئے ہین - وہان سے مطالعہ کر لئے جاوین -

شیخ علی صابر - خلیفہ - اور بہن کے بیٹے حضرت گنجشکر کے ہین - وصال شیخ علی صابر کا ہجری سنہ چھ سو نوے کے کسی مہینے مین ہے - خوابگاہ کوہپایہ کے توابع مین سے کسی مقام پر ہے -

یا دسید عبد الواحد

آپ - سید ابراہیم قنوجی اور بلگرامی کے بیٹے ہین - صاحب مجاہدہ و مشاہدہ تھے صحت حال اور فصاحت مقال بھی رکھتے تھے سید حسینی کی نزہۃ الارواح پر ایک شرح لکھی ہے - جو قابل متن ہے - بہت سی توجیہات اور تاویلات کام مین لاکر عبارت کے تمام مقاصد کو تحقیقیت کی طرف متوجہ کیا ہے - آپ شیخ حسین اسکندر آبادی کے مرید ہین - جب ایکبارگی ترک و توبہ کی توفیق نے مال و منال اور عز و جاہ کا کروفر شیخ حسین اسکندر آبادی کے اعتقاد کے نذر کیا - تو آپ کسی عالی مرتبہ صاحب معرفت کی تلاش کرتے ہوئے شیخ صفی الدین عبد الصمد کی خدمت مین حاضر ہوئے - اور مراسم ارادت بجا لاکر ذکر و فکر - مراقبہ - اور تصور مین مشغول ہو گئے اور اپنے مطلوب پر کامیابی چاہی شیخ صفی - شیخ محمد قطب لکھنوی کے بزرگ خلیفہ ہین - جو اس وقت کے لوگون کی زبانون پر شیخ بینا کر کے مشہور تھے - سہروردیہ اور چشتیہ سلسلہ مین لوگون کو کلاہ ارادت - اور مریدون کو خلعت خلافت بخشا کرتے تھے اور طالبون کو ایزدی وصول کے کمالات پر پہونچا دیا کرتے تھے -

یا دامیر سید صبغۃ اللہ

آپ بلگرامی مولد - شطاری مشرب - اور وجیہ الملۃ احمد آبادی کے عالی فطرت شاگرد اور صاحب

Marfat.com

ولایت خلیفہ ہین - فضیلت اور فصاحت کے قرآن کا آغاز - کشف و کرامت کی کتاب کا خاتمہ - انس و قرب کی نفحات کا تکملہ - اور صدق و صفا کی رشحات کا سرچشمہ تھے - چند سال تک مرشد کی اجازت سے اپنے وطن مین رہ کر امر معروف اور نہی منکر کی ہدایت اور علوم کی تعلیم مین مشغول رہے - حجاز کے مبارک سفر کی توفیق - حرمین شریفین کی زیارت کا سبب ہوئی - جب آپ کو حرمین کی بہشت نما زمین سے اب و دانہ کی کشش - صلہ رحم کی رعایت اور فرزندون کی اور وطن کی محبت کے پردہ مین آکر ہند کی طرف لوٹا لائی - تو اس پر آپ ہمیشہ دل ہی دل مین رویا کرتے تھے - **بیت**

کے بود یارب کہ رو در شہر و بطحا کنم	گہ بمکہ منزل و گہ در مدینہ جا کنم

اتفاقاً ہجری سنہ نو سو نینیا نوین مین اپنے وطن سے تمام چیزون کو اور تمام لوگون کو خیرباد کہکر بے اختیار تن تنہا حسب مشیت ایزدی مالک مالوہ مین چلے آئے - اسی اثنا مین ایکبارگی - مدینہ مصطفویہ کی زمین بوسی کا شوق **علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ** آپ کی آرزومند خاطر سے جوش کر اٹھا - عنان اختیار راہتہ سے نکل گئی - لہذا یورش کر کے ہجری سنہ ایک ہزار مین خاندیس کے راستہ سے احمدنگر دکن مین پہونچے - اس ملک کے فرمان روا برہان الملک نے عرض کیا تو کچھ کم ایک سال تک یہان پر توقف فرمایا زمانہ کے حسن اتفاق سے یہ بات ہے - کہ **راقم** ماجراے درویشان ان ایام مین اس مقام پر فقرا اور فضلا کی خدمت سے فیض حاصل کر رہا تہا - نیز شعرا اور ظرفا کی صحبت مین بہی شامل نشاط و طرب ہوا کرتا تھا - **القصہ** آپ کے تشریف لانے - اور درویش کے موجود ہونے نے دونون کو غریبی اور تنہائی کے اندوہ سے نجات بخشی - اور چند روز مصاحبت غنیمت سمجھی گئی **بیت**

چند روزے کہ غمت مونس جان بود مرا	خاطر جمع و دل شاد ہمان بود مرا

دوسرے سال جزیرہاے دریا کے عزم پر سامان باندہ کر تیار ہو گئے - جب بیجاپور پہونچے - تو یہان کے حاکم نے نہایت تواضع کے ساتہہ دل ہاتہہ مین لے کر اور تعظیم مالا کلام سے پیش آکر کچہہ مدت تک ٹہیرایا - پہر سفر مبارک کا سامان کر دیا - اور جہاز خاصہ پیش کیا - تاکہ صوفیون اور درویشون کی جماعت فراغ خاطر کے ساتہہ حج کر کے - **وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا**[۵۱] کی بشارت سے کامیاب

[۵۱] جو شخص اس مین داخل ہو گیا - وہ امن مین آگیا ۱۲

Marfat.com

ہر وجب سب دلخواہ مشتاق آنکھین مدینۃ الحرام کے دیدار سے منور ہوئین - تو آپنے بقیۃ العمر ہین رہنے کی نیت کرکے اسی بیوت کے شہر مین گھر اور خانقاہ بنالی - ہرچند سلطان روم کی جانب سے نامہ و پیام آیا اور منت و معذرت کی گئی - مگر آپنے سیورغال (معاش کی وجہ معین) قبول نہ فرمائی - اور بقیۃ العمر توکل اور تسلیم مین گزاردی -

کہتے ہین - آپ کی زیادہ خواہش پر نظر کرکے ایک رات خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والسلام نے اپنے خدام حرم کو اجازت فرمائی - کہ سید صبغۃ اللہ - ہمارا فرزند ارجمند ہے - عرب اور عجم کے دیگر تمام زائرون کی طرح نہ سمجھکر اس کو ہمارے حرم سے باہر نہ کرنا - چھوڑ دینا کہ شب جمعہ کو ہماری خدمت مین رہکر صلوٰۃ اور صلوات صبح کی سفیدی نمودار ہونے تک ادا کرتا رہے - یہ بھی ہمنے اجازت دی ہے - کہ اپنے یارون مین سے جس کسی کو چاہے اپنے ہمراہ حرم شریف مین رکھے - جس روز سے کہ حضور نبوی نے خاکیون کی نظر سے عنصری پیکر کا ظاہری چہرہ حجاب اور عزت کے برقع مین چھپاکر مدینہ وحدت مین خوابگاہ اختیار فرمائی ہے - اس روز سے آج تک کسی فرد بشر کو ایسی خاص عنایت کا خلعت عطا فرماکر سرفراز نہین فرمایا ہے - **الحمد للہ علیٰ ذلک** -

آپ کے کمالات - حالات - اور خرق عادات کتابت کی امداد سے انجام پذیر نہین ہین - اور اس کتاب کا اختصار مفصل حالات کی برداشت کرہی نہین سکتا - اس وجہ سے ان معانی کا ادا - ایما - اشارات اور اجمال کے سپرد کیا جاتا ہے - بالآخر اسی تفویض اور توکل پر استقامت اختیار کرکے ہجری سنہ ایک ہزار بیس و دو کے کسی مہینے مین مدینہ معظمہ کی زمین امین کے اندر دفن کئے گئے **رحمہ اللہ تعالیٰ** -

یا د شیخ شمس الدین جاندری

آپ ہندوستان کے اندر مشائخ نامدار کے سرد فتر - اولیاے کامگار کے سرگروہ - دانش مندان روزگار کے سرحلقہ - اور صلحاے تقویٰ شعار کے سردار تھے - جس وقت انسانی مظہر - مراتب الٰہی کے ساتھ متصف ہوتا ہے - تو باعتبار کمال اس کے مدارج مختلف ہوتے ہین اس کمال کے جامعیت کے بارہ مین آپ فرماتے ہین -

الصوفی مختص ببعض الصفات دالا سماء	صوفی کچھ اسما اور صفات کے ساتھ تو خصوصیت رکھتا ہے

Marfat.com

فانها لا یلیق بجناب العزۃ تعالی وتقدس
ومتخلق بالاسماء والصفات الھیۃ
فان الصوفی من کان حزینًا فی القلب
علیلا فی البدن واما فی العین
خالصا فی العمل جاھدا فی الدعاء
خلقا فی الثوب بائتا فی المسجد رفیقا
مع الفقراء باکیا عن الذنوب مونسا
بالرب مزینا بالزھد آکلا للغضب ھادیا
لطالب قاریا للقرآن کریما علی الخلق
عالما باحکام الشرع ودقائقھا
راحما علی الناس رحیما علیھم ستیر
عیوبھم مالکا علی النفس الامارۃ
متکبرا عن المسئلۃ خالقا للاخلاق
الحمیدۃ باریا لھا بالرتبۃ خلاقا
للاخلاق الحسنۃ الکلیۃ مصورا
لافعالہ وافق اللہ فی باطنہ غفارا
للذنوب رعیتہ من عبیدہ واماۂ
وھابا علی الناس رزاقا لاولادہ
ولمن کان فی عیالہ فتاحا علی الخلق امورھم
علیما لعیوب نفسہ قابضا علی الظلمۃ
باسطا علی الطلبۃ حافضا للجھلۃ
داخلا لارباب العلم معزا لاصحاب الحقوق ذلا
للکفرۃ والملاحدۃ سمیعا لذکر اللہ بصیرا

کروہ جناب باری تقدس وتعالیٰ شانہ کی شان کے لائق
نہین ہین اور باقی اسماء اور صفات الٰہی کے ساتھ تہذیب
یافتہ ہوتا ہے۔ پس صوفی وہ ہے جو دل کے اندر حزین
ہو۔ بدن کے اعتبار سے علیل ہو۔ آنکھون کے اعتبار سے
روتا ہوا ہو۔ عمل کی رو سے خالص ہو۔ دعا کے اندر کوشش
کرنے والا ہو۔ کپڑے پھٹے پرانے رکھتا ہو۔ رات کو مسجد مین
رہتا ہو۔ فقرا کا رفیق ہو۔ گناہون کے خیال سے روتا ہو۔
رب کا مونس ہو۔ زہد کے ساتھ زینت یافتہ ہو۔ غصہ کھاتا ہو
طالب کا ہادی ہو۔ قرآن کا پڑھنے والا ہو۔ مخلوق پر کریم ہو۔
احکام شرع اور ان کے دقائق کا عالم ہو۔ لوگون پر رحم
کرنے والا ہو۔ اور ان پر ان کے عیوب کے چھپانے سے
رحیم ہو۔ نفس امارہ پر مالک ہو۔ سوال کرنے سے تکبر کرتا ہو۔
اخلاق حمیدہ کا خالق ہو۔ نیز رتبہ کے اعتبار سے ان کا
آفرینندہ ہو۔ تمام اخلاق حسنہ کا خلاق ہو۔ اپنے باطن کے
اندر اپنے افعال اور اقوال کی تصویر کھینچنے والا ہو۔ اس کے
لونڈی غلام جو اس کی رعیت ہین ان کے گناہون کو معاف
کرتا ہو۔ لوگون کے اوپر بخشش کرتا ہو۔ اپنی اولاد کا۔ اور جو
اس کے عیال مین ہے۔ اس کا رزاق ہو۔ خلقت پر
اس کی مشکلات کا حل کرنے والا ہو۔ اپنے نفس کے عیبون
کو جانتا ہو۔ ظالمون کے حق مین قابض اور طالبون کے
حق مین باسط ہو۔ جاہلون کا دربہ پست اور ارباب علم کا رتبہ
بلند کرنے والا ہو۔ اصحاب حقوق کو عزت اور کافرون اور
ملحدون کو ذلت دینے والا ہو السمیع شانہ کا ذکر سننے۔

Marfat.com

لاحسا ندحکما علی الخلق بالحق عدلا
فی احواله واقوالہ لطیفا فی غایۃ
خبیرًا عن احوال الفقراء حلیما
عن جواز الناس غفورا للتعدی
الخلق وظلمہم شکورا عن نعم
الہادی علیًّا بالہمّۃ حفیظا عن
ارتکاب المعاصی حسیبا لافعالہ
واقوالہ جلیلًا متنزّہا عن
اصحاب الدول رقیبا لرعیتہ
من ظلم الظالم مجیبًا لسوال
السّائلین واسعا بقوۃ من فی
عیالہ حکیمًا فی امرہ ودودا
لاصحاب الزّمۃ مجیدًا فی ورعہ
باعثًا لافعالہ واقوالہ الحسنۃ
شہیدا علی النّاس بالصدق خفًا
فی الطاعۃ وکیلا فی اوامر الدنیا
والدین قیوما فی الذات متینًا فی
العبادات ولیا لارباب الخیرات
حمیدا فی الصفات محصیًا
للحرکات والسکنات الواردۃ
من النفس الامارۃ فی الیوم
واللیلۃ معید الصیام والصلوٰۃ
باعتبار تحقق الشبہات محیّا

اور اُس کا احسان سمجھے - مخلوقات کے اوپر حق کے ساتھہ
حکم ہو - اور اُس کے احوال اور اقوال کے بارہ مین عادل ہو -
غایت درجہ لطیف ہو - فقرا کے احوال سنے باخبر ہو لوگون سے
جو تجاوز ہو جاوے - اُسپر حلیم ہو - خلقت کے تعدی اور ظلم کا
بخشنے والا ہو - اللہ جل شانہ کی دی ہوئی نعمتون کا شکر کرے -
ہمت عالی رکھے ارتکاب معاصی سے محفوظ رہے - اپنے
افعال اور اقوال کا حساب کرتا ہو - صاحبان دولت سے
بڑا اور علیحدہ رہتا ہو - ظالم کے ظلم سے اپنی رعیت کا محافظ ہو
سائلین کے سوال کا مجیب ہو - جو لوگ اُس کے عیال مین ہین
اُن کے رزق مین اپنی قوت سے وسعت دیوے - اپنے بارہ
مین حکیم ہو - تکلیف والون کا دوست ہو - اپنی پرہیزگاری مین
بزرگ ہو - اپنے نیک افعال اور اقوال کا باعث ہو - صدق
کے ساتھہ لوگون کے مقابلہ مین گواہ ہو - طاعت کے اندر درست
ہو - دنیا اور دین کے کامون مین کفیل ہو - اپنی ذات سے قایم
ہو - عبادت کے اندر متین ہو - ارباب خیرات کا دوست ہو -
صفات کے اندر محمود ہو - جو حرکات اور سکنات دن اور رات
مین نفس امارہ سے صادر ہونے والے ہون - اُن کا ضابطہ
ہو جب شبہات کا ورود ہو - تو روزون کے واسطے اور
نماز کے واسطے تیار ہو - اخلاق حمیدہ کا زندہ کرنے والا
ہو - افعال رویہ کا نیست و نابود کرنے والا ہو - روح کے
ساتھہ زندہ ہو - عبادات باقیات کے واسطے قوی ہو حسنات
کا حاصل کرنے والا ہو - غنیا کے سوال سے مستغنی ہو -
گوشہ کے اندر اکیلا رہتا ہو - خلق کے اندر ایک ہو کر رہے

Marfat.com

للاخلاق الحميدة ممتنعا للافعال الرديئة حيا بالروح قويا للعبادات الباقيات واجدا للحسنات ماجدا عن سوال الاغنياء واحدا بالعزلة احدا فی الخلق ممدا فی حوائج الرعية مقتدرا بالقدرة الالهية مقدما لحوائج الناس موخرا لحوائج النفس ولا فی الايتان بالاوامر اخرا فی الخروج عن المسجد ظاهرا فی الفرائض باطنا فی النوافل عاليا على النفس متعاليا على الخلق بكثرة الطاعات براقی المقامات توابا فی عصيان العصمات منتقما من النفس عفوا من الناس رؤفا على الصغراء مليكا على النفس لجميع اوامره هاديا للخلق الى الطاعات غنيا عن الناس معطيا للسائلين سوالهم مانعا للنفس عن ارتكاب المعاصی بديعا فی الخيرات نافعا للغير نورا لاصحاب الضلالة بالافعال الحميدة داعيا فی الامر بالصلاحية راشدا لاصحاب الارادة رشيدا لهم عن ظلم الخلق حافظا لحقوق اصحاب الوعظ هذا عند ظهور اسراره تخلقوا باخلاق الله وهذا معنى اشتهر من الامام الغزالی قدس الله تعالى روحه ان للعبد شركة فی كل اسم وصفة من اسماء الربوبية وصفاتها وبعدا فهو غير واصل بالله تعالى شانه وتعالت آياته و تقدست اسمائه وصفاته

رعیت کی کاربراری مین مرجع ہو - الٰہی قدرت کے اندر صفات مقدرت ہو - لوگون کی ضروریات کو آگے رکھے - اپنی ذاتی ضروریات کو پیچھے ڈالے او امر کی تعمیل مین اول ہو - مسجد سے باہر نکلنے مین آخر ہو - فرائض کو ظاہر ظہور ادا کرے - نوافل مخفی پڑھے - اپنے نفس کے اوپر غالب ہو خلق کے اوپر کثرت طاعات مین در ہو - معاملات مین نیک ہو - عاصیون کے عصیان پر توبہ قبول کرے - اپنے نفس سے انتقام لیوے - اور لوگون کو معاف کرے - چھوٹون کے اوپر مہربان ہو - اپنے جمیع امور مین نفس کے اوپر مالک ہو خلق کو طاعت کی طرف ہدایت کرے - لوگون سے غنی ہو سائلین کے سوال پورے کرے - نفس کو ارتکاب معاصی سے باز رکھے - خیرات کا عمل نئی نئی طرح سے کرے غیرون کو نفع پہونچاوے - گمراہون کے واسطے افعال حمیدہ کے ذریعہ سے نور ہو - زمین پر صلاحیت کے ساتھ - وارث ہو - اصحاب ارادہ کا مرشد ہو - اون کو ظلم خلق سے نیک ہدایت دیوے اصحاب وعظ کے حقوق کا محافظ ہو - اور مذکورہ بالا اعمال پر عمل کرنے سے ایسے اسرار ظاہر ہوئے ہین جن کے سبب سے اہل تصوف الٰہی اخلاق سے متصف ہوگئے ہین - اور یہ معنی امام غزالی سے پہونچے ہین - قدس اللہ تعالیٰ روحہ کہ بندہ ربوبیت کے اسما اور صفات مین سے ہر ایک اسم وصفت مین شرکت رکھتا ہے - اور نیز یہ بھی اس اعتبار سے رکھتا ہے - کہ اللہ جس کی شان اور آیات عالی ہین اور جس کے اسما اور صفات پاک ہین اُس کو پہونچ نہین سکتا ہے -

Marfat.com

یادشیخ جلال واصل رحمہ اللہ

آپ کالپی کے باشندہ - مولانا خواجگی نحوی کی نسل سے - اور حضرت غوث الاولیا کے خلفامین سے ہین - آپ کے دل کا سویدا - مشاہدہ اور مراقبہ کا مرکز اور آپ کا باخبر ضمیر معارف اور مواجید کا مزرعہ تھا آپ کی باصفا آنکھون کو انکشاف[۵۱] کے روزمین احدیت کے آفتاب سے اور استتار کی رات مین وحدت کے چراغ سے بینائی ملتی تھی - سرود وسماع کی بزم پر آپ عاشق تھے - آپ کے وجد اور حالت کا سوز - قلوب کی استعداد اور قابلیت کے موافق - حاضرین انجمن مین سرایت کرکے ان کو خودبینی سے رہائی دیتا تھا ہجری سنہ کچھ اوپر نوسو نوے تھا - کہ آپ کے جسمانی آئینہ مین اسم محیی کے جمالی انعکاس کے جگہہ اسم حمیت کا جلالی عکس نمودار ہوا - عیال کا مسکن - عبارت کا حجرہ - اور عاقبت کا مرقد زمین کالپی مین ہے - آپ کے فاضل اور اہل فصاحت فرزند موجود ہین - خدا کرے - ان کو آباے کرام کے مکاشفات کی ترقی نصیب ہو - سب سے بڑے شیخ افضل تھے - درحقیقت یہ اپنے وقت کے علما مین افضل تھے - پدر بزرگوار کے بعد ان کو عالم فرق مین قیام کے لئے دو سال کی مہلت ملی - پھر ہجری سنہ ایک ہزار ایک مین عالم جمع کی جمعیت آباد کو کوچ فرمایا - دوسرے فرزند شیخ اجمل جمیلی تخلص ہین - فارسی شعر مین ان کی مشق پختگی کے درجہ کو پہونچ گئی ہے - تیسرے فرزند شیخ معین الدین ہین - فضیلت اور دانش مندی کا فروغ ان کی پیشانی مین تابان ہے - درویشی کے طریقہ مین ثابت قدم ہین - توکل - تسلیم - عزلت - خلوت - گزشتگی - اور بے نیازی کے طریقے کمال کے ساتھہ رکھتے ہین - خدا کرے - الکملیت کے درجہ کو پہونچین -

یادشیخ بابو سندہی

محبت اور حیرت کے بیابانون مین تنہا قدم آپنے ہی رکھا ہے - فنا کے صحرا - اور بقا کی شاہراہ کے اندر چلنے مین آپ کو آندہی یا بگولہ کنانا موزون نہین ہے - شیخ لشکر محمد عارف شطاری کے اچھے مرید ہین - شہر برہان پور کے اندر سندھیون کے محلہ مین آپ کی عبادت کا حجرہ تھا - جب حجرہ مذکور دونون طرف سے گر گیا - اور اس کی مرمت کا ارادہ دل کے اندر مستحکم ہوا - تو آپنے چاہا - کہ راقم گلزار سے اس بارہ مین مشورہ کے

[۵۱] انکشاف اور استتار - اصطلاحات صوفیہ مین مقامات کے نام ہین ۱۲ -

Marfat.com

طور پر کچھہ بات چیت کرین - اور اس ذریعہ سے پریشانی خاطر دور فرماوین اسی خیال کے اندر ناگاہ یہ اندیشہ ہوا - کہ اولاً اس باب مین استخارہ کرنا درویشون کی حالت کے اعتبار سے بہتر ہے - مثنوی منطق الطیر ہاتھہ مین تھی - اُس کو تفاول کے طور پر کھولا - یہ ابیات برآمد ہوئین - **ابیات**

گلخن ست این جملہ دنیاے دون	قصر تو چندست ازین گلخن کنون
قصر تو گر خلد جنت آمدست	با اجل زندان محنت آمدست
گر نبودی مرگ را بر خلق دست	لائق افتادے درین منزل نشست

ان واقعات کے بیان کرنے سے غرض یہ ہے - کہ اس کے بعد ہر چند تعمیر در و دیوار کے واسطے التماس کی آوازین بلند کی گئین - لیکن قبولیت کا درجہ نہ ملا - اور ہجری سنہ ایک ہزار تین سے لیکر مزار کی عمارت تیار ہونے تک جس کا سنہ ایک ہزار پندرہ ہے بے در و دیوار اُسی ویران گھر مین عمر گزاری - **بیت**

در این خانہ بے لوحست غوثی از خرد نبود	بپاے پاس متاعش رخنۂ دیوار بر بستن

یاد شیخ بدھا طیب بھاری

آپ اپنے زمانہ مین ظاہری معلومات کی - اور رسمی علم کی مجلس کے ہم نشینون مین سرحلقہ - اور معنوی و حقیقی محفل کے محرمون کے اندر قطب تھے - محقق دانشوران ہند - مولانا حاتم سنبھلی فرماتے تھے شیخ بدھا کی بزرگی اور شان کے بارے اکثر بزرگان وقت کی طاقت کی پشت خم تھی - ان مین سے چند بد اندیش سیاہ باطن لوگ - آپ کی خداداد رونق توڑنے کے واسطے ہمیشہ فلک سے بہانہ دریافت کرتے تھے - کیونکہ وہ بھی خسیسی پشت مین اس جماعت کی مثل ہے - اور فرمان روایان ملک - دولت کے نشہ اور خود بینی کی مدہوشی مین سرشار ہوتے ہی ان سے ان کے ساتھہ وہ لوگ موافق ہوکر قرار دیتے تھے - کہ امتحان کی انجمن ترتیب دیجاوے تاکہ جو مدعی دعوی بلا برہان رکھتے ہین - وہ الزام اور انفعال کے گوشہ مین خاموش ہوکر بیٹھین - اور ہر ایک کی حقیقت کا جوہر کھل جاوے - چاہتے تھے کہ اس حیلہ سے شیخ کی بات مین فرق پیدا کرین - ہر چند یہ منصوبے - زمانہ پرستون کی خواہش کی بساط پر مکرر بٹھائے گئے - لیکن کسی شخص کو کسی مجلس مین آپ کے سخن کلام مین معارضہ اور نقض کے طور پر بات کرنے کی گنجایش نہین ملی بلکہ معرفتون کے بیان کرنے کی قوت - سب کی زبان شریف کے سوا - دوسرے کو میسر ہی نہین ہوئی - اور تمام امتحانات کے مقامات سے

Marfat.com

آپ نے فتح اور فرخندگی کے ساتھہ اپنے مکان کو بازگشت فرمائی - نتیجہ اس کا یہ ہوا - کہ حاضرین انجمن نے آپ کی گفتار کے شاہوار موتیون سے سمعنا[1] واطعنا کا گوشوارہ بناکر ارادت اور اطاعت کے کان مین پہنا - اور ہونٹون پر خاموشی کی مہر لگائی - حافظ

بس تجربہ کردیم درین دیر مکافات		باد ورد کشان ہر کہ در افتاد بر افتاد	

یاد شیخ بدھا حقانی جونپوری

آپ شیخ بدہا طیب بہاری کے ہم نام ہین - علوم متعارفہ کے اندر آپکے مطالعہ سے فنون کے اعتراضات اور مشکلات حل ہوکر بالکل روشن ہوجاتی تہین - چونکہ آپ کی صحبت سے حق ثابت اور باطل معدوم ہوجاتا تہا - آپ سخن حق کو خلا وملا مین پوشیدہ نہین رکہتے تہے - اور بلند آواز کے ساتھہ - نماز کی اذان کی طرح لوگون کے کان مین پہونچاتے تہے - اسواسطے آپ حقانی لقب کے ساتھہ مشہور ہوئے - باطنی کمالات کا کسب شیخ محمد عیسیٰ جونپوری کی خدمت باعظمت سے کیا تہا - آپ کا امر مخاطب کو قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ۭ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا[2] تہا -

اراد بالحق ههنا الاسلام والدین و بالباطل الکفر والشرک والحق المطلق هو الموجود والحق المقید ما کان حسنا فی العقیدة والفعل والنطق والباطل نقیض الحق والله حق علی معنی انه موجود وانه ذو الحق وانه محق الحق یقال الحق ما کان لله والباطل ما کان لغیر الله ویقال الحق من الخواطر ما دعی الی الله والباطل ما دعی الی غیر الله	اس مقام پر لفظ حق سے مراد اسلام اور دین ہے - اور باطل سے مراد کفر اور شرک - مطلق حق موجود ہے اور مقید حق وہ ہے - جو عقیدہ مین - فعل مین - اور نطق مین نیک ہو - اور باطل نقیض حق ہوتا ہے اور اللہ حق ہے اس اعتبار پر کہ وہ موجود ہے - اور وہ ذوالحق ہے - اور وہ احقاق حق کرنے والا ہے - یہ بہی ایک قول ہے کہ حق وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے واسطے ہو - اور باطل وہ ہے جو غیر اللہ کے واسطے ہو - اور یہ بہی ایک قول ہے کہ منجملہ خواطر حق وہ ہے جو کارخ اللہ تعالیٰ کی طرف ہو اور باطل وہ ہے جس کا رخ غیر اللہ کی طرف ہو

[1] سنا - اور قبول کیا - [2] (اے پیغمبر لوگون سے) کہدو - کہ (بس دین) حق آیا اور (دین) باطل نیست ونابود ہوا - اور (دین) باطل نیست ونابود ہونے والا ہی تہا ۱۲ منہ

Marfat.com

یادِ شیخ دولت ابن شیخ عبدالملک منیری

آپ علم آموز عمل اندوز - دانش گستر - اور نبیش پرور تھے - جب آپ حروف کی اور کتابی نقوش کی شناسائی مسائل اور مقاصد کتب کی تحصیل - میان بدن منیری سے کر کے - ظاہری آراستگی کمال درجہ پر کر چکے - تو رسمی ارادت کے مراسم بھی میان بدن کی خدمت مین ہی ادا کیے - جب رہنمائی کی بدولت سلوک کے پانون سے - طریقت کا راستہ چل کر - درویشی کی منزلین اور مقامات طے فرمائے اور تلوین[1] احوال کے گرداب سے نکل کر ساحل تمکین کے عالی مقام کو پہونچے - تو خلافت کا خرقہ - اور اجازت کا فرمان بھی ملا - آپ کی مانند فطرت مین - فراست مین - فنا مین اور نفس پر فیروزی پانے مین - میان بدن کے ہان دوسرا کوئی خلیفہ اور شاگرد نہین تھا آپ کی درس کے حلقہ مین یہ اصحاب حاضر ہوتے تھے - شیخ اجمل - شیخ عبدالکریم - سید احمد بہاری - شیخ احمد چشتی جو حضرت گنجشکر کی نسل سے ہین شیخ خلیل پٹنی - جن کے نام سے موضع نوادہ منسوب ہے شیخ حافظ سارنی - شیخ یعقوب - جن کے نام ایک مدت تک دارالخلافۃ آگرہ کی قضا کا عہدہ رہا - اور نیز اس جماعت کی مثل دیگر بزرگان نامور بھی حاضر ہوتے تھے - اس حلقہ مین آپ مثال مرکز - تھے - شاہ ابوالفتح ہدیۃ المدرسین ابن شیخ فاضن شطاری کی خدمت اور ملازمت سے بہت کچھ کامیابی اور فیض حاصل ہوا تھا -

آپ کی ایک سرگزشت بطریق اختصار اس طرح پر ہے - کہ ایک روز ایک امر مشروع کی تقریب سے آپ قلعہ رہتاس کی طرف گئے تھے - اثنای راہ مین ایک شخص ملا - اُس نے کہا - میری لڑکی کے کار خیر (شادی) کا وقت نزدیک آگیا ہے - جس نے مجکو سوال پر مجبور کیا ہے - اور آپ کے چہرہ سے مین آثار بخشش کا فروغ مشاہدہ کرتا ہون - لہذا آپ میرے حق مین کیا فرماتے ہین - آپ نے مرحبا کہکر خادم کو فرمایا - جس قدر نقد جیب مین موجود ہو - اس سائل کے سامنے رکھدو - خادم نے عرض کیا - ایک سو درم مسکوک موجود ہین - اگر ارشاد ہو - توکل کے لائق بچاکر باقی اس سائل کو دیدون - آپ نے فرمایا - غم نہ کرو - کل کا آنا اور روزی کا پہونچنا - دونون ساتھ ساتھ ہین - کوئی فردا بے روزی کے نہین

[1] تلوین اور تمکین اصطلاحات صوفیہ مین دو مقامات کا نام ہے ۱۲

Marfat.com

ہوگی - تمام نقد بغیر توڑے بپوڑے اس شخص کو دیدو - ہنوزوہ شخص نقد مذکور لیکر ایک تیر کے فاصلہ پر نہین گیا تہا کہ دو سوار اُسی طرف سے دوڑتے ہوئے شیخ کی خدمت مین حاضر ہوئے - اور بیس دینار زر سرخ - یومیہ فردا کے نام سے پیش کئے - اور کوندتی ہوئی بجلی کی طرح چمک کر نظر سے غائب ہوگئے -

دیگر قاضی عبداللہ نامی ایک عالم قصبہ منیر مین رہتے تہے - مشائخ طریقت کی راہ و روش - بیعت خلافت - اور خرقہ پوشی سے - اس سے انکار رکہتے تہے - ایک رات قاضی صاحب کو عالم خواب مین معلوم ہوا کہ کوٹہ کے اوپر مخدوم شیخ شرف الدین شیخ احمد چرم پوش - مولانا عبدالرحمن جامی - اور امیر خسرو بیٹھے ہوئے معرفت کی باتین کر رہے ہین - اور فقیر اور شیخ دولت ہم دونون نیچے کہڑے ہوئے ہین - مولانا جامی نے ہم نشینون سے شیخ دولت کے اوپر چڑہ آنے کے واسطے اجازت لے لی - جب شیخ دولت اوپر چلے گئے - تو اُنہون نے کہا - قاضی عبداللہ بہی حاضر ہین - حضور کی خدمت کی اُن کو آرزو ہے - شرف الاولیا نے فرمایا - یہ ازل سے سالک کے حوالہ ہین - اپنا مرید کر لینا چاہیئے - چنانچہ شیخ دولت نے حسب اشارہ میرے سر کے تہوڑے سے بال مقراض سے کتر لئے - اور مراسم ارادت ادا کئے صبح کو جب مین مراسم ارادت بجا لانے کے لئے شیخ کی ملازمت مین گیا - تو مسکرا کر فرمایا - عبداللہ تکرار بیعت کی حاجت نہین ہے - اس بارہ مین مشائخ کی رسمین جو کچہہ تہین رات کو ادا ہو چکی ہین - یہ پوشیدہ بات سنکر سخت حیرت مین رہا - بالآخر شجرہ اور ٹوپی جو ظاہری ارادت کا قاعدہ ہوتا ہے - لے کر اعتقاد اور اخلاص سے خوش اور سیراب ہوگیا -

کہتے ہین شیخ دولت کی تمام عمر آسمانی روزی پر گزری - اُس ملک کے حکام اور فرمان روا - آپ کے ساتہہ معتقدانہ سلوک کیا کرتے تہے - اور بار بار سیورغال (معین وجہ معاش) قبول فرمانے کے لئے التماس کرتے تہے - لیکن اُن سے آپ کی فاقہ دوست اور فقر پرور طبیعت نے لینا گوارا نہین کیا - اور مضمون التماس پر کان ہی نہین دئے - بلکہ زمانہ سابق کے فرمان اور اسناد جو اراضی کے بارہ مین آپکے آبا و اجداد کے پاس تہین - اِن سب کو لپیٹ کر آپنے آگ دکہا دی - اور دل کو دانفوض امری الی اللہ[1] کے سپرد کر کے اس سرچشمہ سے شاداب کیا - کہتے ہین - جب آپ کے گوشۂ خلوت مین اسم **القابض** کی تجلی سے دل کے اوپر تنگی اور تیرگی کا پرتو پڑتا تہا - تو دور دراز جنگل بیابان کی طرف جو آپ کی عمر کے اعتبار سے زیادہ دور ہوتا تہا - تنہا چلے جایا کرتے تہے - اور چند روز ایسی جگہ مین جہان سراغ

[1] مین اپنا کام اللہ کے سپرد کرتا ہون ۱۲

Marfat.com

نہین لگ سکتا تھا۔ واقعہ مین مشغول ہو جاتے تھے۔ تاکہ سابقہ تجلی اپنے مقابل کی طرف تبدیل ہو جاوے۔ بیت

تا کے چو گنج غوثی ویرانہ دوست باشی		شد سودہ در رہ تو پاے سراغ مردم	

جب کامل طور پر انشراح پیدا ہو جاتا تھا۔ تب آپ اپنے مقام کو معاودت فرماتے تھے۔ جب آپ کو پیری نے آدبایا۔ تو استغراقی حالت نے آپ کے تمام اوقات کو گیر لیا۔ لوگ نماز کے وقت کلمہ حق حق کہتے تھے تب کہین ہستی کا ادراک لاتعین کے مرتبہ سے نزول فرما کر اس تعینی مظہر کے ساتھہ تعلق پکڑتا تھا۔ اور اس وقت ماہو المکتوب کے ادا کرنے مین مشغول ہوتے تھے۔ ایک سو سات برس کی عمر اسی مستقل نشست و برخاست کے ساتھہ پوری کر کے ہجری سنہ ایک ہزار اُنیس کے کسی مہینے مین ربانی بہشت کی سیر کے واسطے چلے گئے۔ خوانگاہ منیر۔

یاد شیخ محمد ابن فضل اللہ

آپ کی زادبوم گجرات ہے نشو و نما دارالامان احمد آباد مین پایا ہے تسلیم۔ توکل۔ تقوی۔ اور ظاہری و معنوی علم کی فضیلتون کے مالک ہین۔ رسمی علم مین وجیہ الملۃ احمد آبادی کے شاگرد۔ اور طریقت مین شیخ ماہ بیر پوری کے مرید اور خلیفہ ہین جن کو خلافت کا خلعت اور اجازت کا خرقہ شیخ من اللہ عرف شیخ اوہن۔ ابن شیخ بہاء الدین جونپوری کی خدمت سے ملا تھا۔ شیخ محمدؐ۔ محمد شاہ ابن مبارک شاہ فاروقی کے دور دولت مین گجرات سے خاندیس مین آئے ہین۔ اور برہان پور مین مسجد اور خانقاہ بنالی ہے۔ ہمیشہ حدیث۔ تفسیر۔ اور دیگر دینی علوم کی درس مین مشغول رہتے ہین۔ بہت سے طالب آپ کی رہنمائی کی برکت سے حق شناسی کے درجہ کو پہونچ گئے۔ آپ کے کسی قدر حالات اس طرح پر ہین۔ آپ ازبس کہ روضہ نبوی علیہ السلام کی زیارت پر والہ اور شیفتہ ہین۔ اسواسطے ہر سال اپنے وطن سے جہاز کے موسم پر دیوانہ وار اُٹھکر دریا کے کنارون پر پہونچ جاتے ہین۔ اگر کوئی مانع پیش آجاتا ہے۔ تو آیندہ موسم تک صبر کرتے ہین۔ ورنہ اپنے مطلوب مقصد کی طرف متوجہ ہو کر روانہ ہو جاتے ہین۔ اسی طریق سے کئی دفعہ سفر حجاز کو دریا کے راستہ سے گئے۔ اور حرمین شریفین کے طواف سے دونون جہان کی سعادت حاصل کر کے اپنے وطن کو لوٹ آئے۔ ہمت کا قدم سلامت کے راستہ مین استواری کے ساتھہ رکھکر

Marfat.com

صراط مستقیم پر چل رہے ہین - سماع و سرود کی طرف میلان نہین کرتے ہین - ماہ ربیع الاول کے اولین بارہ روز مین روزمرہ رات کو حدیثین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت مین عربی اور فارسی قصیدے - ذاکرین کی جماعت - آواز حزین کے ساتھ پڑہتی ہے - اور جو کچھ آپ کی بساط مین ہوتا ہے وہ اُن ایام مین حلوے - عطریات - اور صلحا - فقرا مجلس میلاد کے ذاکرین اور حاضرین اِن اصحاب کی خدمت کرنے مین صرف ہوجاتا ہے - اور کوڑی پیسہ جو کچھ آپ بچاتے ہین - اُس کا سبب اِن چند روزون مین انہین چند مبارک ایام کا خرچ ہے - یا کسی معتمد شخص کے ہاتھ حرمین محترمین کو بھیج دینا - جو لیجا کر اُس ملک کے فقرا کو تقسیم کردیوے - اِن دو اہم کامون کے سوا دوسری آرزو - اشیا کے جمع کرنے اور لینے کی نہین ہوتی ہے آپ کی عمر عزیز اس ہجری سنہ ایک ہزار بائیس مین ستر کو پہونچ گئی ہے - امید ہے - کہ باقی ماندہ سنوات گذرے ہوئے سنوات سے زیادہ ہونگے - آپ کے کامگار اور ذی معرفت متعدد فرزند اور مرید ہین - اللہ تعالےٰ جل شانہ سب کو مرشد کے بلند مرتبہ پر پہونچا دے -

شیخ ادہن - جو شیخ ماہ کے پیر تھے - مشائخ وقت کے انیس - اولیاے زمانہ کے جلیس اور بزرگان دین دولت کے اندر رئیس تھے - کہتے ہین - مولانا علاء الدین محمد لاری - نوع انسانی کے بڑے جوہر شناس اور دقائق سخندانی کے بال کی کہال نکالنے والے تھے - فرماتے تھے شیخ ادہن - اپنے زمانہ مین بے نظیر ہین - مولانا محمد برغلی کے بھائی مولانا حافظ برغلی کو جنت آشیانی کی رکاب مین جب ہجرت کی توفیق نہین ہوئی - اور جونپور مین رہ گئے - تو ارادت مندان شیخ ادہن کے حلقہ مین داخل ہوکر ہمیشہ ان کی خدمت کرنا اپنے اوپر لازم کرلیا تھا - علی ہذا القیاس جنت آشیانی کے امیر اعظم اور عال فطرت خان ترمان علی قلی نے جب ہجری سنہ نوسو پینسٹھ مین جونپور کو افغانون کے قبضہ سے نکال لیا تھا تو شیخ ادہن کی خدمت مین حاضر ہوکر بہت کچھ مراسم عقیدت مندی ادا کئے تھے - القصہ سب ستم کے لوگون نے اپنی گردن شیخ ادہن کی ارادت کے طوق مین دے رکھی تھی - تمام اقسام عمر کے حقوق کافی طور پر حاصل کرکے اطوار زندگانی کی حقیقتین معلوم کی تھین - بعدہ ہجری سنہ نوسو بتریسن حقیقی محبوب کے وصال کی مجلس مین جا داخل ہوے - خوابگاہ جونپور -

یاد شیخ عبدالحق حقی تخلص

آپ حقی تخلص - قادری مشرب - دہلوی مسکن - علوم متداولہ اور فنون متعارفہ کے دقیقہ شناس -

Marfat.com

عالم ارواح کی اور الکتاب اور عالم اجسام کے موالید ثلاثہ کی رموز سے واقف ہین یسلمہ اللہ تعالیٰ
آپ کے کسی قدر خجستہ حالات - جو کسی تذکرہ نویس کی سابقہ گزارش کے بدون راقم گلزار کی
صور علمیہ ہین - عیان کے تختے پر لکھتا ہون - ہجری سنہ نوسو پچانوین کے آغاز مین سفر حجاز کے شوق کے
جذبات آپ کو اپنے وطن سے نکال کر مالوہ کے راستہ سے بندر گجرات کی طرف لے آئے ان
ایام مین مرکز مدار مردمی و مروت - مہر سپہر مجد و مکرمت - مروج مراسم ملک و ملت - بزرگ کو کہ عرش
آستانی اکبر شاہ - حاکم ممالک صوبہ مالوہ - مرزا عزیز محمد الملقب بہ خطاب اعظم خان مدظلہ - شہر احمدین مین
بطریق قیام تشریف رکھتے تھے - جب آپ مرزا کی ملازمت اور اجازت سے راستہ چل کر دار العبرۃ
منڈو (مانڈو) مین آئے - تو اون ایام مین راقم گلزار نے بھی آپ کے بافروغ دیدار سے بہت کچھ
فیروزی اور فرخندگی کے فوائد حاصل کئے تھے - بالآخر آپ گجرات مین ایسے وقت پہونچے - کہ موسم جہاز گزر
چکا تھا - میرزا نظام الدین احمد اُس صوبہ کے بخشی تھے - انہون نے بے حد التماس کر کے آیندہ موسم تک
ٹھیرایا اور نہایت خواہش کے ساتھ آپ کی خدمتین انجام دین - پھر جب دوسرا سال آیا - تو الٰہی مشیت کی
کارسازی سے آپ حرمین شریفین کے طواف سے مشرف ہوئے - وہان پر مکہ معظمہ مین شیخ علی متقی کے
خلیفہ اور جانشین شیخ عبد الوہاب رہتے تھے - ان کی سعادت ملقین سے خلعت پایا - اور نیز اس معلی
مقام کے دیگر عالی اسناد بزرگون سے بھی کتب احادیث کی تصحیح فرمائی - **القصہ لطولہا** جب آپ
مراجعت کر کے اپنے وطن مالوف مین پہونچے - تو خلوت اور وحدت کی حلاوت نے سیر و سیاحت کا اندیشہ
عزم کے مذاق مین تلخ کر دیا - آج کے روز تک کہ ہجری سنہ ایک ہزار بائیس ہے - آپ ہمیشہ صبر و سکون
کا بانون - آسودگی کے دامن مین لپٹا ہوا رکھتے ہین - اور ہمیشہ طالبان علم و عرفان کے درس اور تلقین مین
مشغول رہ کر اپنے بابرکات اوقات کے عامر ہین - اور باینہمہ **الحمد للہ** آپنے اس فرصت کے اندر عالم
باطن کی پردہ نشینون کی تصویر بھی قلم کی نقاشی سے کھینچ کر کتب تصنیف کو معرفت بیانی کے تصویر خانہ
مین جگہہ دی ہے - بالخصوص تذکرہ مشائخ **جواہر الاخیار** کے نام سے نام زد ہے - اس کتاب کی
خوبیان - تعریف کے قالب مین نہین سما سکتی ہین - چونکہ آپنے اس تذکرہ کے ضمن مین اپنے آبائے کرام اور
اقربائے عالی مقام اور حضرات مرشدین کے باحقیقت حالات تحقیق اور تفصیل کے ساتھ لکھے ہین - اسواسطے
راقم نے اس حامل الاختصار نسخہ مین صدر الذکر حالات کا اعادہ نہین کیا - بلکہ تیمناً فہرست کے طور پر

Marfat.com

اورعنوان کی طرح - اس عزیز ماجرامین سے چند حرف لکھے ہین آپ کے عالی فطرت فرزندان رشید سب کے سب دانشوری اور سخندانی کے درجہ کو پہونچکر راہ طریقت پر چل رہے ہین - خدا کرے - پدر بزرگوار کی مشاطگی سے سب کی عمر دن کی نوعروس - علم وعمل کے زیور سے - ہمیشہ روز افزون بناؤ سنگھار کے ساتھ جلوہ گر رہے -

یا دمولانا محمد رضا

آپ شکیبی تخلص - اورخواجہ عبد اصفہانی کے فرزند ہین - فنون معقولہ کے مسائل کے ذاکر اور طبقات سلف کے اُن حالات کے بیان کرنے والے ہین جو اصحاب سیر وتاریخ کی کتب مین مسطور ہین - آپ فارسی شعر کو اعلیٰ درجہ پر پہونچا کر فن انشا مین آثار اُستادی - ظاہر کرتے ہین - اور جو کچھ آپ کی معنوی خوبیان ہین - وہ الفاظ اور تعبیر کے کالبد مین نہین آسکتی ہین - کسی قدر آپ کے حالات بیان کئے جاتے ہین - آپ کے مورثان اعلیٰ خواجہ عبداللہ نامی کی پاک نسل سے ہین - جن کے باکمال حالات - نفحات الانس مین حقائق پناہی مولانا نورالدین عبدالرحمن جامی نے لکھے ہین - خواجہ عبداللہ امامی خواجہ امین الدین حسن کے فرزند ارجمند تھے اور خواجہ امین الدین حسن وہ ہین - جن کے مبارک نام پر لسان الغیب خواجہ حافظ شیرازی نے ایک غزل موشح کی تھی - یہ دو بیتین اُسی غزل مین سے ہین حافظ

چو در گلزار اتبالش خرامانم بحمد اللہ	نہ میل لالہ ونسرین نہ برگ نسترن دارم
بر ندی شہرہ شد حافظ پس از چندین ورع لیکن	چہ غم دارم چو در عالم امین الدین حسن دارم

دوسرے یہ ہے - کہ ہجری سنہ ایک ہزار چار کے آغاز مین آپ خانخانان مدظلہ کی سپہ سالاری کی ملازمت مین دکن کی یورش پر عازم ہوکر آئے تھے - مولانا نظیری نیشاپوری - بویقلی بیگ انیس ملاحب علی سندھی - شریف کاشی - ملا کامی سبزواری ملا بقائی - یہ تمام اصحاب - اور نیز اہل سخن کی دیگر جماعت بھی رفاقت مین تھی - یہ جملہ اصحاب منڈو (مانڈو) کے راستہ سے گزرے - جو راقم کا غریب خانہ ہے - روحانی شناخت تو اول ہی سے تھی بحکم الارواح جنود مجندۃ فما تعارف منہا ائتلف اب یہ موقع آیا - تو صدر الذکر شناسائی - غیب کے تہ خانے سے نکلکر وجود کے جلوہ گاہ مین آئی - اور پھر دونون جانب سے ہوئی اس کی پرورش - لہذا نوزادگی کے درجہ سے اوبر کر کمال کے درجہ کو پہونچی لیکن اس تربیت کی مدت مین

Marfat.com

معرفت کے جسم پر مفارقت کی بیماری مکرر عارض ہوئی - الحمد للہ کہ بغیر آفت دیکھے ہوئے - ہر دفعہ مرض مفارقت صحت قرب کے ساتھ تبدیل ہوتا رہا - القصہ بطولہا ہجری سنہ ایک ہزار سترہ مین پہر آپ کا عبور منڈو (مانڈو) پر ہوا - چونکہ ایک مدت کے بعد نوبت ملاقات پہونچی - اور یہ وقت وہ وقت تہا کہ راقم مشائخ وقت اور بزرگان عہد کے باصفا حالات لکہہ رہا تہا - لہذا گزرے ہوئے خاص خاص واقعات دریافت کئے گئے - فرمایا -

"ہجری سنہ نوسو چونسٹہہ مین میری علمی صورت - عالم عین مین آئی - جب زمانہ ہوش آیا - تو کچہہ علوم تو شیراز مین - اور کچہہ اپنی زاد بوم مین تحصیل کر کے - مطالعہ کے ذریعہ سے عبارت پڑہنے مین مہارت پیدا کی - جب عمر نے چونتیس سال کی بساط پر قدم رکہا - تو کلام کا وزن برابر کرنے کا ملکہ پیدا ہوا - اور جوانی نے قوت جسمانی بخشی - اس بنیاد پر سیر ہندوستان کی ہوا - سر مین بہری - فرمان دل کی اطاعت کر کے اپنے مکان سے لار ہو کر ہرمز مین آیا - ہرمز سے بندر جیول کی کشتی مین بیٹہکر دریا پار کے کنارہ آ - اوترا - یہان سپہ سالاری کی ملازمت کا شوق مجکو موکشان احمد آباد گجرات مین لے گیا - ان ایام مین نواب کام بخش دار الخلافہ شاہنشاہی مین تشریف رکہتے تہے - لہذا جس طرح سے ممکن ہوا - احمد آباد سے روانہ ہو کر اپنے تئین نواب مدظلہ کی گرامی خدمت مین پہونچایا - ہنوز مین اپنے دامن سے گرد راہ نہین جہاڑنے پایا تہا - کہ ہمرکاب دولت تتہ کے لشکر مین فوراً جانے کا عزم بالجزم ہو گیا - الٰہی تائید شامل حال تہی کہ فتح کا چہرہ نظر آیا - اور اُس صوبہ کا والی میرزا جانی جو تہا - اوس کو ہمراہ لیکر شاہی دربار مین حاضر ہوا - انہین ایام مین دکن کی لڑائی بہی حسب مشیت ایزدی نواب کی خدمت مین بہگتنی تہی - سو بلا توقف اودہر روانہ ہونا پڑا - قصہ کوتاہ ہجری سنہ ایکہزار چہہ مین سہیل مقہور کی لڑائی کے بعد حسب قرارداد یہان سے فارغ ہو کر لشکر سرونج مین آیا - ناگاہ خون شکم کی بیماری عارض حال ہوئی - یہان تک کہ دوست زندگی سے نا امید ہو کر اخروی سفر کے سامان مین مشغول ہوئے - اس حالت مین یہ ارادہ مصمم ہوا - کہ اگر صحت حاصل ہو جاوے تو آیندہ دنیا کے کام کو ہاتہ نہین لگاؤن گا اور اخروی سامان کو راہ حجاز مین صرف کرون گا - اسی روز سے شفا کا ستارہ طلوع ہو کر اونچا ہونا شروع ہوا - چونکہ تعلقات کا سلسلہ بے انتہا مستحکم تہا -

Marfat.com

اسواسطے شمسی چہ دورین تدبیرین کرتے کرتے بتدریج منقطع کیا - اوردل کو کامل طور پر دنیا کی گرفتاری اور آلایش سے نجات دی - پھر ہجری سنہ ایک ہزار بارہ مین حجاز کے مبارک سفر کا ارادہ ہوا - تین سال کے اندر دشواریان اور سختی کی گھاٹیان طے کرکے - اس باسعادت سفر کو انجام دیا - وہان سے مراجعت کرکے بندر سورت کے کنارہ پر آترا - جب برہان پور مین پہونچا - تو وہی خانخانان کی محبت کی زنجیر آزادی کے پانون مین پڑگئی - بے اختیار ایک مدت تک ملازمت مین جس طرح مقدر رہتا - بسر کیا - چونکہ یہ بات تجربہ مین آچکی ہے - کہ جو کام صفاے طبیعت کے ساتھہ کیا جاوے - اُس کی تاثیر ضرور ہوتی ہے - لہذا ہجری سنہ ایک ہزار اُنتیس مین نواب نے میری گوشہ نشینی کی درست خواہش پر اطلاع پائی اور آزادی کی اجازت دیکر اندرونی ناسور پر مرہم رکھا - اور جہانگیری عالی شان دربار سے سیورغال جو درویشانہ معیشت کے واسطے مکتفی ہو - لیکر دہلی مین گوشہ اختیار کرلیا ہے "

اب آپ صدارت کا خلعت پہنکر فقراے دہلی کی خدمت مین فراغ دل سے خدا کے ساتھہ مشغول ہین اللہ تعالیٰ آپ کو نشاط حضوری نصیب فرماوے **ایہا السامعون** ان ایام مین خانخانانی انجمن کے اندر - اور سپہ سالاری کی مسند پر صاحب مجلس کی توجہ سے سخن سنج اور عالی فطرت آدمیون کا ایک ایسا دائرہ فراہم ہوا تھا - کہ اگر ایران اور توران جیسے بڑے بڑے ملکون کے سلاطین کوشش کرین - تو ایسی خوبی اور خوشی کی جامع مجلس کو برسون مین بھی منعقد نہ کرسکین - آپ لوگ - اس راست کلام کو صرف آواز اور مدح کا نقش نہ سمجھین - کیونکہ اگر آپ لوگ منصفانہ معاملہ پیش کرینگے - تو اس مدعا پر عادل شاہد - قاضی وقت کے حضور مین بہت سے پیش کئے جاسکتے ہین بالخصوص یہ سربرآوردون کی جماعت جس کے نام اوپر لکھے جاچکے ہین - اس جماعت کی گفتار - اور اس کا شعار - اپنے خداوندون کی فضیلت اور فصاحت پر خود گواہ ہے - منجملہ ان اصحاب کے مولانا نظیری نیشاپوری ہین - حاجی الحرمین درویش طبیعت - صوفی سیرت - اور مہذب الاخلاق تھے - آپ کے کلام کی معجون مین تاثیر کی تلخی - سوختگی کی شورش - اور چوٹ کھائے ہوئے دل کا نالہ - یہ صفات - فصاحت کی شیرینی - اور عبارت کی ترتیب سے زیادہ پائی جاتی ہین - انہون نے زندگانی کے آخرین حصہ مین نظم کا رخ - موحد صوفیون کی گفتار کی طرف پھیر دیا تھا - اولاً عربی عبارت مین مہارت راقم گلزار

Marfat.com

کی مصاحبت سے پیدا کی تھی بعدہ بارہ سال جو بقیہ عمر کا حصہ رہا تھا اِس کے اندر احمد آباد مین قیام کر کے دینی علوم تحصیل کئے - تفسیر و حدیث کی تصحیح - مولانا حسین جوہری داڑہ والہ کی خدمت مین کی تھی - ۱۰۱۰ ہجری سنہ ایک ہزار بیس مین عالم قدس کو کوچ فرما گئے بیت

لاینفع العلم والآداب والحجے		وصاحبها عند الکمال یموت	

یا شیخ فرید

آپ شیخ عبد الحکیم ابن شاہ باجن چشتی برہان پوری کے فرزند ہین فضل و فراست کی فصل کی نوبہار رضا و ریاضت کی ربیع کے نوروز - کشف و کرامات کی کتاب کے شاگرد - اور حالات و مقامات کے خداوند ہین - شروع ہوش کے زمانہ سے آپ مسیح القلوب کی خدمت پر شیفتہ ہین - علوم متداولہ کی تحصیل اُن کے درس مین کر کے عیانی اور بیانی علوم کے کمالات کو پہونچے ہین - فارسی اور عربی کی بہت سی مبسوط کتابون کا اختصار اور انتخاب اس طرح سے کیا ہے - کہ وہی انتخاب اُن مبسوط کتابون کے معانی کا فائدہ دیتا ہے - آپ فارسی شعر درویشانہ کہتے ہین - آپ کی حالت دیکھکر ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ فکر کی زبان - شعر کو ذکر مین ادا کرتی ہے - یعنی ذاکر ہونا شاعر ہونے سے بہتر ہے - اکثر سرود کی مجلسون مین دیکھا گیا ہے - کہ جب سماع کے وقت آپ تواجد کے ہاتھون کو جنبش دیتے ہین - تو اہل انجمن کے لب پر - شوق کا نعرہ - اور سر پر حیرت کا ہاتھ ہوتا ہے - آپ کی ظاہری صفائی اور باطنی نور سے آباے کرام کی معرفت کے چراغ مین از سر نو روشنی پیدا ہو گئی ہے مصرع کجا حد ست حسنش را ہنوز آغاز می بینم -

مسیح القلوب اپنے بڑے بیٹے شیخ عبد الستار کی پرورش - اور آپ کی تربیت یکسان فرماتے ہین - اور آپ بھی اپنے مرشد کی نسبت نہایت اطاعت اور ادب کے مقام مین رہتے ہین بیت

میان عاشق و معشوق صحبت عجب است		اگر گرفرشته بود غیر در نمی گنجد	

خدا کرے - اِن دونون اوج شرف کے نیرین - اور دونون برج سعادت کے قمرین کی تربیت کا پرتو - ابن الاشتیاق کے سر پر ابد الآباد تک رہے -

یا خواجہ علی مسیحی تخلص

آپ کی زادبوم احمد آباد ہے - قادری سلسلہ - حسین رومی کے فرزند - اور گجرات کے بڑے دولت مندون مین

Marfat.com

مین سے تھے طریقت کی تلقین مسیح الاولیا سے تھی - راقم گلزار کے ساتھہ بہت کچھہ رسم دوستی رکھا کرتے تھے رسمی علوم کی کلیات سے آگاہ تھے فارسی زبان مین صوفیانہ اشعار کہا کرتے تھے - آزاد خاطر - فارغ البال نوعی شرکا سے بے نیاز قسام لاشریک لہ کے دئے ہوئے حصہ پر خوشنود تھے - اپنے مرشد کے خرق عادات کے متعلق حالات کے چند اوراق لکھکر راقم کے پاس بھیجے تھے منجملہ اُن کے چند بیانات کا خلاصہ تو عبارت مین لاکر راقم نے اپنے گلزار کی بہار بنایا - باقی چند بیانات کو عذر اختصار کر کے دیگر تذکرہ نویسون کی کتابت پر موقوف رکھا -

رومی نگارخانہ مین سے ایک بات ہے - کہ سید محمد قادری کے بیٹے - سید عبداللطیف نے شیخ عبدالرحیم چشتی عادل پوری کی روایت کے حوالہ سے فرمایا ہے - کہ شیخ عبدالرحیم کہتے تھے - ایک رات اعتکاف کے اندر خواب اور بیداری کے درمیان مجکو ایسا معلوم ہوا - کہ چار نورانی اشخاص نے مسیح الاولیا کے بیٹھنے کے واسطے اُن کے مکان مین ایک تخت آراستہ کیا ہے اور اون کے نام سے قطبیت کا ترانہ گاتے ہین - اور مسیح الاولیا مسکراتے ہوئے فرماتے تھے - مجھہ جیسے شخص کو اس تخت کی نشست کے لائق نہ سمجھو - قصہ کوتاہ - اِن چارون شخصون نے مسیح الاولیا کے بہانہ پر خیال نہ کر کے تخت کے اوپر بٹھایا - اور سب نے ازراہ طرب سامنے ادب سے ہاتھہ باندہ کر مبارک باد مین خوشی اور نشاط کی آوازین بلند کین - جب مین صبح کے وقت مسیح الاولیا کی خدمت مین گیا - تو میرے بشرہ سے رات کی دیکھی ہوئی حالت کے آثار معلوم فرمائے - اجازت کے واسطے لب نہ ہلایا - اور مجکو کہنے سے روک دیا - درس سے فارغ ہونے کے بعد جب خلوت ہوئی - تو وہی خواب کی سرگزشت مجھسے بے کم و کاست خود ظاہر فرمائی - مینے اللہ جل شانہ کا شکر بہت زیادہ کیا - کہ میری خواب اضغاث احلام (پریشان خوابون) مین سے نہ تھی -

یا شیخ کاجا

آپ کا نام الہداد ہے - اور نسل اعوان سے ہین - بے خودی - بے نیازی - اور آزادی - آپ کا شعار ہے - جب جوانی تھی - تو آپنے ایک عمر سیاہ گری مین ہی گزاری - اُنہین ایام مین ایک حسینہ عورت پر بھی نظر جا پڑی تھی - اور آپ اسیر نگاہ ہو گئے تھے - مجازی محبت کا غلبہ - ظاہری اسباب روزگار چھوڑنے کا سبب ہوا - اور رفتہ رفتہ نوبت بہ جذبہ پہونچی - سارنگ پور مالوہ مین رہتے ہین - صادر اور وارد لوگ ہمیشہ آپکی

Marfat.com

خدمت مین جاتے ہین - اور آپ کے ایسے عجائبات دیکھتے ہین - جو خرق عادات تو نہین - البتہ قریب بہ خرق عادات ضرور ہین - القصہ آپ شراب جذبات سے مست - اور خمخانۂ آزادگی مین مدہوش ہین جب راقم نے آپ کے حالات تحریر فرمانے کے واسطے عارف وقت اور عارف تخلص صورۃً اور معنیً سید مولانا محی الدین سارنگ پوری کے خدمت مین مارظلال افادتہ یاد دہانی کی - تو مولانا نے آپ کے اسرار کچھ ایسے لکھے کہ کانون سے سنکر سخت تعجب ہوا - باوجود پانچ منزل کی مسافت کے - اور باوصف غلبہ شوق کے - آپ کی صورت جو دل کے اندر ہے - آنکھون کی منزل مین نہ لاسکا - اس مین شک نہین جو شے مرہون وقت ہوتی ہے - اُس کا انفکاک نقدِ وقت خرچ کرنے کے بدون - صرف کوشش سے نہین ہوسکتا ہے -

یا شیخ داؤد شطاری

آپ کے پدر بزرگوار کا نام شیخ خان محمد ہے - آپ کی حقیقت حال - عبر اور شکر کے مرتبہ سے بڑھی ہوئی ہے راقم آپ کی ازخود رفتگی - اور شگفتگی کا حال کیا لکھے آپ شہر اور جنگل کو بے تفاوت ایک سمجھتے ہین - درویش اور تونگر مین فرق نہین کرتے ہین - آباد اور ویرانہ کو یکسان جانتے ہین - سب کے ساتھ کشادہ پیشانی سے پیش آتے ہین - اظہار احتیاج کو کفر طریقت شمار کرتے ہین - ایثار (دوسرون کی مصلحت کو اپنی منفعت پر مقدم رکھنا) اور نثار کو فرض سمجھتے ہین - آپ کے کسی قدر حالات اس طرح پر ہین - آپ کے پیر خرقہ - اور پیر صحبت محمود العواقب شیخ جلال محمود شطاری ہین - عین جوش شباب مین ترک و توبہ کی توفیق نے آپ کے آرزومند دل کی فریاد رسی کی - اور رہنما بزرگ کی تلاش کے ارادہ پر گھر سے نکال کر مسافرت مین ڈال دیا - ہر ایک آبادی اور ویرانہ مین پہونچکر - اُن بزرگون کی ملازمت حاصل کی - جو ارشاد کی عام شاہراہ پر بیٹھکر طالبون کی ہدایت کا سامان فرماتے تھے - کسی شخص کے دیدار سے اپنی پرورش کا کاغذ آپنے مطالعہ نہین کیا - اسی طریقہ پر قدم رسائی کرتے کرتے شہر مِنڈو (مانڈو) مین آئے ازلی عنایت کے پرتو سے راستہ محمود العواقب کی خدمت مین ملا - اور اولین مشاہدہ مین ہی دلبستگی کی تھوڑی سی چمک نمایان ہوئی - ہر حق شناسی کے آثار روز افزون بڑھنے شروع ہوئے - چنانچہ بہت تھوڑے عرصہ مین اذکار و اشغال کی تعلیم اور مراقبات صوفیہ کے تصورات کا نشیب و فراز طے کرکے شطاری راہ روش سے آشنا ہوگئے تین سال بعد محمود العواقب نے صورت کا برقع حقیقت کے چہرہ پر سے دور کیا - اور ان کا آفتاب عمر اخیر دی مغرب مین ڈوب گیا - آپ نے

Marfat.com

بہ تقاضاے وقت مکان مرشدین جب تک مقید رہے۔ گزران کی۔ جب حضرت غوث الاولیا کی زیارت اور عالی قدر مخدوم زادون کی ملازمت کا شوق ہجوم کرکے آیا۔ تو باطنی جذبات کے ساتھہ روانہ گوالیار ہوئے۔ گوالیار پہونچکر بہت برسون تک شیخ عبداللہ۔ اور شیخ ضیاءاللہ کی صحبت سے الٰہی معرفت کا فیض حاصل کیا۔ اِس درمیان مین صوبہ دہلی۔ اور ممالک شرقی وشمالی کی سیر وسیاحت کرکے۔ شہرنشین فائشورون اور صحراگزین خدا پرستون کے دیدار سے باطن کی تشنگی کو دبایا۔ اور صفائی قلب کی بدولت سرچشمہ وحدت کے کنارہ سے۔ کامیابی کے ساتھہ سیراب ہوئے۔ کم وبیش بیس سال بعد ہجری سنہ ایک ہزار انیس مین پیر بزرگوار کی زیارت کا خیال پیدا ہوا۔ چنانچہ آپ منڈو (مانڈو) کی طرف آئے۔ یہان پر کچھہ اوپر ایک سال بسر کرنے کے بعد۔ پھر شوقِ گوالیار۔ گوالیار۔ کوے گیا۔ جب بمقام گوالیار پہونچے۔ تو حضرت غوث الاولیا کے جانشین شیخ عبداللہ کو مرض الموت مین مبتلا پایا۔ چنانچہ شیخ عبداللہ دس روز بعد اخروی سفر کو روانہ ہوئے۔ آپ نے چند روز تو شیخ عبداللہ کے فرزندون اور ملازمون کے ساتھہ افسوس اور تاسف کے اظہار مین شریک رہکر مراسم تعزیت ادا کئے۔ پھر اجازت لیکر منڈو کی طرف مراجعت فرمائی ہجری سنہ ایک ہزار اکیس مین بماہ ذی قعدہ اپنے شہر مالوف مین داخل ہوئے۔ جو کچھہ آپ کے ظاہری ماجرا کا خلاصہ تھا۔ اختصار کے طور پر لکھا گیا۔ لیکن آپ کی باطنی حقیقت جو کچھہ ہے۔ اُس کے بیان کرنے کی طاقت عبارت مین نہین ہے۔

یاد شیخ اویس پور غوث الاولیا

آپ نے ہنگام جوانی مین عربی زبان کی مہارت پیدا کرکے ظاہری علم تحصیل کیا تھا۔ نیز سلوک کے راستہ مین قدم رکھکر پانچون جوہرون کو کردہ یہ ہین۔ عبادات۔ اوراد۔ دعوات۔ اذکار۔ اور اشغال عمل مین لا چکے ہین۔ اور اپنے تمام اوقات کو مشائخ کے معمولی کامون پر تقسیم کرکے ایک لحظہ بھی بیکار نہین جانے دیتے ہین۔ احمد آباد کی خانقاہ اور مسجد آپ کے پدر بزرگوار کی تعمیر کرائی ہوئی ہے اُس کو ظاہری اور باطنی مرمت سے معمور رکھتے ہین۔ آپ کی طبیعت اخفا دست واقع ہوئی ہے۔ اِس نے شہرت کے مقابلہ مین گمنامی کو اختیار کیا ہے۔ ظاہر کرنے والی رسمیات کو دل مین گھسنے نہین دیتے ہین۔ آپ کی والدہ ماجدہ افضل اعلم روزگار امیر شاہ میر شیرازی کی سادات نسل سے ہین۔ جنہون نے بزرگ سلطان محمود کی سلطنت کے زمانہ مین گجرات مین آکر چانپانیر مین قیام فرمایا تھا۔ امیر شاہ میر۔ صدرالدین محمد شیرازی۔ اور مولانا جلال الدین محمد

Marfat.com

دوانی یہ تینون بزرگ ایک ہی زمانہ کی مجلس مین صدر نشین تھے۔ جب راقم گلزار ہجری سنہ ایک ہزار تین مین وجیہ الملۃ کے مقدس روضہ کا طواف کرنے کے ارادہ پر خاندیس سے احمد آباد گیا تھا۔ تو اُس وقت مین شیخ اویس سے ملا تھا۔ حالات بیان کرنے کے ضمن مین ایک تقریب سے گزارش کیا۔ کہ علی العموم مشائخ اور بالخصوص آسودگان ہند کے باکمال احوال کی جمع اور تالیف کا خیال ایک مدت سے دل مین ہو رہا ہے۔ دعا سے امداد فرمایئے تاکہ ذہن کی خلوت مین بیٹھنے والیان تحریر کے کھلے ہوئے میدان مین نکل کر اپنا جلوہ دکھائین۔ آپنے دعا دیکر فرمایا۔ اگرچہ یہ منصوبہ دیر سے ظہور پذیر ہوگا۔ لیکن بہت اچھا ہوگا۔ یہی وجہ تھی کہ دس سال تک اس مسودہ کے تیار کرنے کے واسطے قلم اُٹھانے کی توفیق ہی نہین ہوئی بالآخر جب ہجری سنہ ایک ہزار چودہ مین شیخ ابوالخیر مبارک خضر جن کی پیشانی سے فلاح اور اخلاق کے بہت سے آثار نمایان تھے۔ بطریق سفارت میرزا شاہرخ والی ملک بدخشان کی ملازمت مین جانے کے واسطے اجین مالوہ مین آئے تو غوثی بھی ان ایام مین مولانا کمال محمد عباسی کے عرس کے واسطے اُجین کو گیا تھا۔ چونکہ شیخ ابوالخیر مبارک خضر کو راقم کے مذکورہ بالا ارادہ پر۔ اور اُس کے آغاز اور انجام پذیر نہ ہونے پر اطلاع تھی۔ تو ہنگام ملاقات کمال آرزو اور اخلاق کے ساتھہ زمانہ کی بیوفائی۔ عمر کی کوتاہی۔ اور مافی الغیب معلوم ہونے کے متعلق بہت سی باتین کرکے اس کے اہتمام کے واسطے غایت درجہ راقم کو آمادہ کیا چونکہ اہتمام پر آمادہ کرنے والی شیخ ابوالخیر کی گفتار آلہی تقدیر کے موافق تھی۔ تو کوشش کا دامن خدمت گزاری کے ہاتھہ نے پکڑ لیا۔ اور شیخ کی ہمت اور امداد کی برکت سے اولین نسخہ دو سال کے اندر کتابت کی صورت مین آیا۔ لیکن اُس کی تصحیح اور صاف کرنے مین پھر اٹکاؤ کی شکل پیدا ہوگئی۔ آخر کار مسیح القلوب کے پیامی اور زبانی تازیانے جو غیبت اور حضور مین وقتاً فوقتاً لگتے رہے یہ تازیانے قلم تسبیح کی روانی کا باعث ہوئے۔ اور مسیح القلوب کے باتاثیر انفاس کی برکات سے بیاضی نسخہ ہجری سنہ ایک ہزار بائیس کے رجب مہینے مین اتمام کو پہونچا۔ اِس ماجرا کے بیان کرنے کی علت غائی یہ ہے۔ کہ فرزند غوث الاولیا (شیخ اویس) کے فرمانے کے بموجب اِس مجموعہ کے فراہم کرنے کا تخم نما اندیشہ۔ نوبہار زبان کی امداد۔ کلک بیان کے سینچنے۔ اور دوستون کی مددگاری سے۔ کاغذی صفحون کے باغچہ مین اٹھارہ سال بعد درخت کی مانند بار ور ہوا۔

الحمد للہ المعین حسن لقائہ | جمیع اقسام حمد اللہ جل شانہ کے واسطے ہی ہین جو معین ہے اور اُس کا حسن دیدار

Marfat.com

لمن سعوا فيه قوله تعالىٰ ـ ومن اراد الآخرة وسعىٰ لها سعيها وهو مؤمن فاولئك كان سعيهم مشكورا ـ علامة من اراد الآخرة على الحقيقة ان يسعى لها وارادة الآخرة اذا تجردت عن العمل لها كانت تمنيا لا ارادة

قوله تعالىٰ ـ وهو مؤمن اى فى المآل كما انه مؤمن فى الحال ويقال وهو مؤمن بان نجاته بفضله لا بسعيه

قيل السعى المشكور المقبول ومع القبول يكون فى التضعيف موفورا كما ان صدقة العبد يربيها ويكثرها فكذلك طاعة العبد اذا شكرها يتمها ويكثرها ـ

اُن اصحاب کے واسطے ہے جنہون نے اُس کے واسطے سعی کی ہے قولہ تعالیٰ ومن اراد الخ جو شخص طالب آخرت ہو۔ اور آخرت کے واسطے جیسی کوشش کرنی چاہیے ویسی کوشش بھی کرے۔ اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو۔ تو یہی لوگ ہین جن کی محنت خدا کے ہان مقبول ہوگی۔ جس شخص نے فی الحقیقۃ آخرت چاہی۔ اُس کی علامت یہ ہے۔ کہ آخرت کے واسطے کوشش کرے اور ارادہ آخرت جب عمل آخرت سے خالی ہوگا۔ تو یہ صرف تمنائی ارادہ ہے۔

قولہ تعالیٰ وہو مومن۔ ترجمہ۔ اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو۔ یعنی عاقبت کے بارہ مین جیسے کہ وہ ایمان رکھتا ہے حال مین۔ نیز کہا جاسکتا ہے کہ وہ ایمان رکھتا ہو اس طور پر کہ اُس کی نجات فضل الٰہی سے وابستہ ہے نہ اُس کی سعی سے۔

کہتے ہین۔ سعی مشکور وہ ہے جو مقبول ہو۔ اور قبول کے ساتھ دوچند ہونے مین زیادہ ہو۔ جیسے کہ بندہ کا صدقہ مقدار صدقہ کو بڑہاتا ہے اور زیادہ کرتا ہے۔ اسی طرح بندہ کی طاعت۔ جب بندہ شکرگزار ہو تو نتیجہ طاعت کو بڑہاتی ہے۔ اور زیادہ کرتی ہے۔

یاد شیخ حسن ابن موسیٰ احمد آبادی

آپ راقم گلزار کے پدر بزرگوار ہین۔ کلام مجید کے حافظ۔ اور رسمی علم کے عالم تھے۔ آپ کے والد ماجد نے چار سال کی عمر ہونے کے بعد آپ کو اُستاد کے سپرد کیا تھا۔ آٹھوین سال مین ربانی کلام حفظ کرلیا۔ اور رسمی علوم کی تحصیل مین مشغول ہوئے۔ ان ایام مین آپ کے پدر بزرگوار کی موسوی روح۔ عیسوی کالبد کی طرح۔ آسمان کو چلی گئی جس کے سبب سے آپ کی ہمت جمعیت۔ فراغت اور کوشش کی چار دیواری مین رہنے پڑ گئے۔ لہٰذا آپ کسی قدر نحو۔ فقہ۔ اور حدیث کے سوا کچھ تحصیل نہ کرسکے۔ مراسم ارادت سید جلال ابن سید احمد جعفر رفاعی کی خدمت مین ادا کر کے خانقاہ مین رہتے تھے۔ ہجری سنہ لوسوا کتالیس مین جب آپ کی

Marfat.com

عمر چوبیس سال کی تھی - جنت آشیانی ہمایون شاہ نے گجرات فتح کرنے کے واسطے لشکر کشی کی تھی - اور سلطانی خیمے احمد آباد مین آکر نصب ہوئے تھے - صوبہ مذکور کا حکمران سلطان بہادر دریا پار کے سواحل کی طرف بھاگا - ان حوصلہ آزما اور خرد ربا حادثات کے پیش آنے سے گجراتیون پر پریشانی کی فوجین یورش کر کے آئین - قاعدہ کی بات ہے اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا [۵۱] یہان تک کہ ثریا کے متصل چھ ستارون کی طرح جو لوگ اجتماعی حالت مین آباد تھے - وہ بنات النعش کے منتشر سات ستارون کی طرح متفرق ہو کر تمام ہند کے شہرون مین پراگندہ ہو گئے - موسیٰ کے فرزند کا دل خانمان کی خرابی - اور ہمراز صوفیون کی مفارقت کے سبب سے جو پریشان خاطری تھی - اس سے پہلے ہی باختہ تھا - اب یہ تنہائی کا درد - اور اہل قبیلہ کی جدائی کا رنج - مذکورہ بالا واقعات پر مزید ہوا - جس نے نہایت حسرت کے ساتھ گھر سے بھی آوارہ کر دیا لہذا آپ ہمایونی باظفر لشکر کے ہمراہ خاندیس سے چل کر مالوہ کی طرف آئے - ایک موضع لونہرہ نامی شہر منڈو (مانڈو) سے شمالی سمت مین تین کوس کے فاصلہ پر واقع ہے اس موضع مین قیام کرنے کا ارادہ کیا - چند روز تک رسمی اسباب کو ہاتھ نہین لگایا صرف ظاہری توکل پر گزران کی - اور نوبارہ نامی ایک عمارت قصبہ اور آبادی کی حدود سے دور ہے - اس عمارت مین آپ قیام فرما کر تن کے کملانے - اور جان کی پرورش کرنے مین راتون کو صبح کیا کرتے تھے اور دن کے اندر آبادی مین آکر آزادگان زمانہ کی صحبت مین گزارتے تھے - جو لقمہ بے سوال ہم پہونچتا تھا - چونکہ اس کے روا - وناروا - اور حلال وحرام کی تمیز اور پہچان مین قوت شناخت کارگر نہین ہوتی تھی - اور دل شریعت پسند کھانے کو چاہتا تھا لہذا آپنے فتوحات لینے سے ہاتھ آستین مین کھینچ لیا - اور روزی کے واسطے ناچار یہ تجویز نکالی - کہ آپ کی شب باشی کے گنام گوشہ کی ہمسائگی مین کاغذیون کا ایک محلہ تھا - وہان جا کر چند دستہ کاغذ قرض خریدے - اور کاغذ فروشی کے پردہ مین روزی دہندہ پروردگار کے کمال کا مشاہدہ کر کے اپنی حقیقت بین آنکھون مین بصیرت کا سرمہ لگایا - اس پیشہ کے ذریعہ سے وسعت رزق کا دروازہ آپ کے چہرہ پر کشادہ ہوا - یہان تک کہ اس ملک کے تمام سوداگرون کے معاملات کا انحصار آپ کے مشورہ پر ہو گیا اور آپ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ [۵۲] کے حلقہ مین سرگروہ قرار دیے گئے - اور بہت مدت تک ایک جگہ رہنے سے ایسا ہوا - کہ باغ دوستی کے تازہ کھلے ہوئے پھولون کے ہاتھ آپنے اپنا

---

[۵۱] بادشاہ جب کسی شہر کو بزور فتح کر کے اس مین داخل ہوا کرتے ہین - تو اُن کا دستور ہے کہ اس کو خراب کر دیا کرتے ہین ۱۲

[۵۲] - ایسے لوگ جن کو سوداگری اور خرید و فروخت خدا کے ذکر سے غافل نہین کرتے باقی ۱۲-

Marfat.com

دل اور آنکھین فروخت کردین - اور اس حالت کے اقتضا سے کہ خدا ہونے کا سودا ضمیر کے اندر اُٹھ کھڑا ہوا -

جب اس ناشگفتہ پھول کی مہک - دلسوز ہمدمون کے دماغ کو پہونچی - تو اُنہون نے اس اندرونی خیال کو عمدہ سے عمدہ صورت کے ساتھ تکمیل کو پہونچایا - اور تنہائی کے وحشت کدہ سے رہائی دیکر خانہ آبادی کا سامان دیکر سعید کر خداؤن کی طرح کیا - آخر کار سمدھیانہ والون کی کشش اور کوشش کے اثر سے آپ لونہرہ مین رہنے سے دل تنگ ہوکر منڈو (مانڈو) مین رہنے لگے - چند روز بعد ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام نور محمد رکھا گیا - ہنوز دو سال کی عمر نہین ہونے پائی تہی - کہ اُس بچہ کی ہستی کا سامان آسمانی ہوا - پھر ایک مدت دراز تک کسی فرزند کی ولادت کی نوید - گوش امید کے کان مین نہین پہونچی - ہجری سنہ نوسو ساٹھ مین شیخ میان جیو جو سید جلال ابن سید احمد جعفر کے مرید شیخ صدر الدین ذاکر کے خلیفہ - اور راقم گلزار کے ماموں ہین تجارت کے طور پر احمد آباد گجرات مین گئے تھے - ایک دفعہ شب جمعہ کو اپنے پیر کے روضہ مین گئے - اور مراقبہ کے زانو پر - جو آرزومندون کے اونگھنے کا تکیہ ہے - اس ارادہ پر سر رکھکر محو ہوگئے کہ میری فلان ہمشیرہ بچہ ہونے سے نا اُمید ہے - ان بزرگوار کی برکت سے نشاط خوشخبری کے ساتھ امیدوار ہو - الحاصل عالم مثال مین ایسا نظر آیا - کہ ایک نہایت منور فانوس میرے ہاتھ مین دیا گیا ہے جس کی روشنی سے اندر مین اُس جگہہ بآسانی پہونچ گیا ہون - کہ جہان کا عزم تہا - اور جہان راستہ کی تنگی و ناہمواری اور رات کی تاریکی اور خوف سے نہین پہونچ سکتا تہا بیدار ہوکر اللہ جل شانہ کا شکر حد سے زیادہ کیا - شیخ میان جیو وطن کو لوٹکر آئے - تو اس بشارت سے ہمشیرہ کے مغموم دل کو مسرور کیا - اور اسی واقعہ کی تعبیر سے جو تقدیر کے موافق تہا - راقم گلزار کی علمی صورت نے اطوار سبعہ[1] پر سے عبور کرکے جمعہ کی رات تاریخ گیارہوین رجب ہجری سنہ نوسو باسٹھ مین عنصری پیکر کا لباس زیب بدن کیا -

اس خوشی کی روح فزا ہوا سے گھر کے در و دیوار شگفتہ ہوئے - اور تمام خویشون اور عزیزون کے گھرون مین نوروزی اور آرایش کی صورت پیدا ہوئی - جس طرح باغ - ہزار داستان کے ترنم سے پر آہنگ

[1] اطوار سبعہ صوفیہ اصطلاح مین یہ ہین - طبع - نفس - قلب - روح - سر - خفی - اور اخفی اور بیان پر اطوار سبعہ سے مراد مضمون آیۃ قرآن ہے - جو اٹہارہوین پارہ کے اول رکوع مین ہے - ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین ثم جعلنہ نطفۃ فی قرار مکین ثم خلقنا النطفۃ علقۃ فخلقنا العلقۃ مضغۃ فخلقنا المضغۃ عظاما فکسونا العظام لحما ثم انشانا ہ خلقا اٰخر ۱۲

Marfat.com

ہوتا ہے - اسی طرح نشاط اور خوش دلی کے نغمون سے مکان مالامال ہوگیا - سعادت نگار منجمون نے زائچہ کے اعتبار سے محمد نام رکھا - پرستارانِ خانہ محبت اور تعظیم کی راہ سے راجہ محمد کہنے لگے - (راجہ ہندی لغت مین شاہ کو کہتے ہین) اور پدر بزرگوار نے یعقوبی محبت سے یوسف نام رکھا جس قدر نقد و جنس قبضہ مین تہا - نیز جس قدر نقد اور کپڑا قرض سے بہم پہونچ سکا - تمام کشادہ پیشانی سے - اور عذر و معذرت کے ساتھہ معززین کی تواضع اور تکریم مین - آزادہ دلون کی نذرین - عزیزون کی خلعت مین - مطربون کے گانے بجانے کے انعام مین - اور بادفروشون کی سخن آرائی کے صلہ مین صرف کیا - قصہ کوتاہ - ہر ایک گروہ کے ساتھہ جس طریقہ سے کہ مناسب معلوم ہوا - خدمت گزاری کرنے مین نیم قدم بہی پیچہے ہٹا کر نہین رکھا - چنانچہ صدر الذکر لاف و گزاف کی صورت راقم کے وطن مین گوناگون رنگ کے ساتھہ شہرت رکھتی ہے اس ہمت آزما خوشی کے اندر مال لٹانے مین جو ڈہیلی چٹکی سے کام لیا گیا - اس سبب سے آپنے پہر دوبارہ مال و منال فراہم کرنے مین کبہی تگ و دو کر کے اپنا پائون غبار آلود نہین کیا - صرف توت کی مقدار سے ضروری الوقت چیزین پسند رہین - بالخصوص جب راقم کی عمر کم و بیش پانچ سال کی ہوئی - تو گردش زمانہ سے سلطنت مین صورت تحویل پیدا ہوئی - اس شورش کے سبب سے کیا سوداگر - اور کیا سپاہی - جملہ ارباب داد و ستد ہجرت اور فرار کر گئے - اور زبان زدگی کی ترقی ہونے کے سبب سے تہی دستی کا بازار گرم ہوا - چونکہ خدا طلبی اور درویشی کی سابقہ عادت پدر بزرگوار کی ذات مین استحکام کے ساتھہ قایم تہی - اسواسطے کام کرنے والا ہاتھہ بیکاری کی آستین مین - اور پانون گوشہ گزینی کے دامن مین کہینچ لیا - آپ کا واپسی سفر شب جمعہ تاریخ چودہوین صفر ہجری سنہ نوسو ہشتر مین ہوا ہے - اُس وقت تک کسی حاجت اور کسی کام کے واسطے اپنے مکان اور مسجد سے بازار کی طرف یا کسی کے مکان کی طرف باہر نکل کر نہین گئے -

مصنف گلزار کے حالات

تقریب کی تلاش نہین کرنی پڑی - اور اس کے بدون سخن کا گزر - درویش کی سرگزشت پر ہوا جس کو سنگلاخ کہنا مورون نہین ہے - پانچوین سال مین انہین سیرے مامون (شیخ میانجیو) نے مجکو شیخ کمال الدین ترلشی کے مکتب مین داخل کیا - ان دونون بزرگون کا کسی قدر حال چوتے چمن مین گزارش ہو چکا ہے - آٹہوین سال کے آغاز مین تجوید قرآن کی صفائی کی - پہر فارسی خوانی مین کوشش کی گئی - جب زباندانی کے

کوچہ مین لڈ فتار طفل کی مانند چلنا سیکھا - اور عمر نے گیارہ سال کے دائرہ مین قدم رکھا - تو پدر بزرگوار کی حیات کی ترکی تمام ہوئی - کوچ کے وقت فرمایا - میرے دل مین ایسا خیال تھا - کہ تیس سال تک اِس خرد سال لڑکے کو جس کے خرد روز افزون ترقی پر ہے - ہوشیار دانا دلون کی خدمت سے - اور اہل علم عالی فطرتون کی ملازمت سے دور نہین ہونے دون گا - تاکہ گوناگون درستی فنون اور انواع و اقسام کے مَلکی اور انسانی علوم کی تحصیل مین سرگرم ہو کر اپنا تقدیری جوہر اونچے درجہ پر ظاہر کرے - لیکن اُخروی سفر بعجلت پیش آجانے کے سبب یہ اندیشہ اندرون باطن سے ظہور مین نہین آیا - اور دل کے ارمان دل مین ہی رہے - یہ بالکل سچ ہے - کہ آپنے اپنے قلبی نقش کے قرارداد کو زبانی تقریر مین ایسی خوش اسلوبی سے ادا کیا - کہ سننے والے کو نئے کی طرح اندر سے خالی کر کے - اپنے با اثر ترنّم سے مالامال کر دیا اور راقم کے دل مین استحکام کے ساتھہ یہ بات جمی - کہ اگر تقدیر تدبیر کے ساتھہ موافق آوے - تو والد ماجد کے قایم کئے ہوئے خیال کے موافق کاربند ہو کر اس کام کو مین اِس طرح انجام دون گا - کہ جس طرح این و آن کی صور علمیہ عینی لباس مین ظہور پذیر ہوتی ہین - اور پدر بزرگوار کی روح اس تعلق سے آزاد ہو کر بے رنگی اور آسودگی کی بہشت مین خرامان خرامان پہرے گی -

بالآخر - سوائے اُن چند روزون کے جو پابندی رسم و عادات کے لحاظ سے - لوازم سوگواری ادا کرنے مین گزرے راقم نے ایک سانس بھی طلب علم کا راستہ چلنے کے بدون نہین لیا - اور بفرمان من استوی یوماہ فہو مغبون[1] ہر ایک دن کو اس کے آگے آنے والے دن کے ساتھہ ایک حالت پر نہین ملایا - بلکہ روز بروز دریافت مطالب کی فتوحات دوڑنے کے اندازہ سے سو حصہ زیادہ اپنی ذات مین پاتا تھا والدہ ماجدہ ہر چند مجھ سے ناخوش اور رنجیدہ و اردل تنگ رہتی تھین کہ شاید یہ حال دیکھکر مین دردیشون کی خدمت اور مدرسون کی ملازمت سے دل برداشتہ ہو کر دنیا دارون کے کام اور کسب مین الجھہ جاؤن اور اسی خیال سے مجھکو سترہ سال کی عمر مین کدخدا بھی کر دیا - اس امید پر کہ اس زنجیر کے سبب سے جو پانون دانش و بینش طلبی کے کوچہ مین آمد و رفت رکھتا ہے وہ سست قدم ہو جاوے گا - اور اس کمند کے ذریعہ سے ہماری اور نیز دیگر اپنے عزیزون کی طرف کھینچ آوے گا لیکن اس جنبش کرنے پر بھی اُس استغراقی حالت سے جو تحصیل معرفت کے عزقاب مین حاصل تھی - ایک بال برابر بھی کمی نہین آئی جب بیس سال کی عمر ہوئی - تو کسی قدر تونگری جو ظاہر مین تھی - ہزار حصہ زیادہ ہو کر تعمیر باطن کی طرف

[1] - جس شخص کے دو دن برابر ہون - وہ نقصان مین ہے ۱۲ -

Marfat.com

متوجہ ہوئی - اور تمام فقر و نیستی جو سنے دل کے اندر - ادراک اور علم کا دامن ہاتھ سے پکڑ رکھا تھا - صرف دسوان حصہ باقی رہ کر وجہ معاش کے گریبان سے لٹک گئی - یہان تک کہ دن مین تنہا اور مخفی طور پر جنگل مین جاکر بیٹھے اور خود رو گھاس سے آتا تھا - اور اس ذریعہ سے درد گرسنگی کا علاج کرتا تھا - اور رات مین گھر کے اندر دل کی روشنی چراغ کا کام - اور ہاتھ کی ٹٹول بینائی کی نیابت کرتی تھی - کیونکہ میری طبیعت کو ماہو الواقع کے اظہار مین ننگ معلوم ہوتی تھی - اور زبان کو ہمت فروشانہ گفتار سے آشنا نہین کرتا تھا - آخر کار یہ شیوہ بڑھتے بڑھتے - اس درجہ پر پہونچا - کہ میری استغنا اور بے نیازی کے سبب سے چند لوگ ارباب تجارت کے ساتھہ میری ملاقات دیکھکر مجھکو مال دار تاجر کہتے تھے - بعض لوگ میری موزون طبیعت پر نظر کرکے صلہ لینے والا شاعر جانتے تھے - بعض لوگ جوہریون کے ساتھہ میری ہمراہی دیکھکر مجھکو کیمیاگر تصور کرتے تھے بعض لوگ دولتمندون کے ساتھہ میری آشنائی دیکھکر میرے اوپر ان سے بہت کچھہ فائدہ حاصل کرنے کا گمان کرتے تھے - بعض لوگ عمال اور پرگنات کے کلان افیسرون کے ساتھہ میری امداد ہی دیکھکر مال گزاری کے کامون مین شریک سمجھکر مجھکو مرتشی کہتے تھے - القصہ لباس پرست لوگون کے نزدیک سب قسم کے لوگون سے اُن کی صورتون مین میری آمیزش اس قسم کے خلاف ظنون اور خیالات کا منشا ہوتی تھی - اور نیز لوگ اسی طرح کے مختلف تصورات میری تونگری کے بارہ مین - ظاہری وہم سے قائم کرکے ہمیشہ مجھکو ذی ثروت دیندار جانتے تھے - مروت اور جوانمردی کے ساتھہ پیش آنے سے جس کی کچھہ قدر و قیمت عوام کے نزدیک نہین ہے - مجھکو اور نیز خود کو شرمندہ نہین کرتے تھے - خشک و خالی آشنائیون کو خدائی صحبت اور ربانی مجلس قرار دیکر کبھی اجازت کے ساتھہ - اور کبھی تغافل کے ساتھہ ہم ایک دوسرے سے خوش و خرم جدا ہوتے تھے - ہم مین سے ہر ایک بسبب ظاہر خوش دلی کے ساتھہ اپنے اپنے کام کا راستہ لیتا تھا لیکن جو اصحاب محرم ہوتے تھے - اُن کے ساتھہ ہمیشہ رازداری کی باتین رہا کرتی تھین - اور مین ہمیشہ اپنی خاطر کو رضا و تسلیم کا گلستان - اس تصور کی بہار سے بنائے رکھتا تھا - الحمد للہ الملہم بالصواب جس نے اس گزرے ہوئے واقعہ مین اصحاب صفہ رضی اللہ عنہم کے اوصاف کے ساتھہ مجھکو متصف فرماکر آیہ کریمہ لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا

---

[1] خیرات (تو) اُن حاجت مندون کا حق ہے - جو اللہ کی راہ مین گھرے بیٹھے ہین ملک مین کسی طرف کو

Marfat.com

کے عام مفہوم مین اتباعًا شامل کیا - اور جس نے صدر الذکر سربستہ نکتہ سمجھا کر اہل زمانہ کے سلوک کو جو بہت سی شکایتون کا سبب تہا - ہزارون شکر کا باعث بنایا - القصہ زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے - کہ مہمان داری - مروت - اور تقلیدی دادستد مین خویش و ہمسایہ کے ساتھہ برتاؤ - اور آشنا و بیگانہ کے ساتھہ معاملہ جس طرح سے اور جس درجہ پر پدر بزرگوار کے زمانہ مین اور فراخ دستی کے وقت تہا - بالکل بے کم و کاست اوسی طرح سے اور اوسی درجہ پر عمل مین آتا تہا - ایزدی پوشش کی وسیع پردہ داری کی ستایش سے کیونکر عہدہ برا ہو سکتا ہون - کہ اُس نے وقت بے وقت کام پیش آنے پر - کمال ضرورت کے موافق - نقد و جنس مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ عطا فرما کر حسب عادت کاربراری فرمائی - کیونکہ اگر سابقہ طریقہ پر کوئی کام نہین کیا جاتا ہے - تو ناداری اور درویشی کے چہرہ پر سے نقاب دور ہوا جاتا ہے - اَلْعِيَاذُ بِاللّٰهِ کہ مین اس حالت کی مشق کو غنیمت نہین جانتا تہا اور قدم ڈگمگا جاتا تہا - کہ عزیزون کی طرف بازگشت کرتا تہا - اگرچہ معاش مین تنگی نہین آتی تہی - لیکن مَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا[1] کے پیشگاہ سے ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سَافِلِيْنَ[2] کی گمراہی کے گڈہے مین سرنگون جا پڑتا تہا - پھر تقدیری کرشمہ سے اس دشوار زمانہ مین والدہ ماجدہ کی خوشنودی کا باعث ہے کہ مقلب القلوب نے مدد فرمائی اس طور پر - کہ مان نے اپنے بیٹے کو درویشی اختیار کرنے پر دلاور کیا - جس کے سبب سے متوکل کی قوت یکدلی پر بڑہا کر خدا شناسی اور تحصیل علم کی شاہراہ مین پہلے سے زیادہ استواری کے ساتھہ قدم رکہا - اور اس لغزش گاہ سے بہت جلد آگے بڑہکر - ساز و سامان والے عزیزون کو مشرق مین - تو خود کو مغرب مین سمجہا - اور ظاہری توجہ کو اُن کی طرف محال جان کر اپنے تئین برگزیدہ کام مین تیز رو کیا -

اللہ تعالیٰ جل شانہ کی عجب شان ہے - جس خوف نما شورش نے - والدہ ماجدہ کی دل تنگی کے سبب سے بیٹے کی خاطر کے آفتاب کو سر سے پانون تک گہیر لیا تہا - اُس کا ہنوز پورا پورا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۱۳ - (جانا چاہین - تو) جانہین سکتے - (جو شخص اِن کے حال سے) بے خبر (ہے وہ) ان کی خودداری (کی وجہ) سے اِن کو غنی سمجھتا ہے - (لیکن اے مخاطب) تو (انکو دیکھے - تو) ان کی صورت سے ان کو صاف پہچان جائے (کہ محتاج ہین مگر ہان) لگ لپٹ کر لوگون سے نہین مانگتے ۱۲

[1] جس کو بات کی سمجہہ دی گئی - اوسنے بے شک بڑی دولت پائی - [2] پھر ہم اُس کو (لوٹا کر کے) کمتر سے کمتر مخلوق کے درجہ مین لوٹا لائین گے ۱۲ -

Marfat.com

انکشاف نہین ہونے پایا۔ کہ انجلاے باطن کے آغاز مین ہی - ایک وبال مین گرفتار ہوگیا - یعنی اُس کی آنکھہ ایک نورانی صورت جمیلہ کے دیدار سے گرم نگاہ ہوئی - اور ایک زمانہ دراز تک طرفین سے سوال وجواب کا کام - گوش وزبان کی نیابت کی حیثیت سے نگاہ کرتی رہی - **بوستان** ؎

دو کس را کہ باشد بہم جان وہوش		حکایت کنانند ولبہا خموش	

اس آفت کے نازل ہونے سے کونین کے اسباب اور دونون جہان کی کامیابی حاصل کرنے سے دل سرد ہوا - صدر الذاکرین شیخ صدر الدین محمد شمس ذاکر - برودرہ (بڑودہ) گجرات سے حضرت غوث الاولیا کی آستانہ بوسی کے واسطے گوالیار گئے ہوئے تھے - یہان سے ان ایام مین تاج العرفا شیخ سراج الدین خان اپنے پیر صدر الذاکرین کی خدمت سے واپسی کی اجازت لیکر براہ مالوہ اپنے وطن کو جاتے تھے - جب شہر منڈو (مانڈو) مین گزر ہوا - تو **راقم** گلزار کے مکان مین نزول فرمایا - راقم کو سوز عشق اور شور شوق مین بالکل مستغرق پایا - ایک رات میرا ہاتھہ پکڑکر اپنی ارادت مین لینے کے واسطے دعوت دی - مینے بھی قبول کرکے اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ[1] پڑہا - اور رسمی بیعت انجام کو پہونچائی - میری دیکھا دیکھی میرے بہت سے ہم عمر اور دوست بھی مرید ہوئے - تاج العرفا عرض معروض کرنے پر دو تین روز مہمان رہکر - روانہ وطن ہوئے - **غوثی** کاغذی نقوش والون کی دیرینہ رسم ہے کہ ہر ایک نامہ نگار تقریبی واقعات درمیان مین لاکر بیان کا اولین سلسلہ توڑ دیتا ہے - اور جب تقریبی واقعہ سے فراغت ہوجاتی ہے - تو اُسی سابقہ ناتمام تقریر کی طرف متوجہ ہوجاتا ہی جیسے کوئی راہ رو - راستہ چلا جارہا ہے راستہ کے درمیان مین اگر دائین بائین دیکھنے کے قابل کوئی چیز نظر آجاتی ہے - تو فوراً اُس طرف نگاہ اٹھاکر دیکھنے لگتا ہے - اور اُس دلکش منظر کے دیکھنے سے ایزدی آفرینش کے عجائبات پر عبرت کی نظر ڈال کر سمت مقصود کو چل نکلتا ہے - علیٰ ہذا - اب تم کو بھی اسی سابقہ واقعہ نگاری کی طرف رخ کرنا چاہیے ایک سال نہین ہوا تھا - کہ اُس جمیلہ کے شوہر کا ارادہ - دار السلطنۃ آگرہ کے سفر کا ہوا - راقم کو ایسا کوئی بہانہ نہین ملا - جس کے سبب سے سفر کرنے کی صورت مین سفر کی اصلیت پر نکتہ چینون کی رسائی کا ہاتھہ پہونچنے سے کوتاہ رہے - ناچار ہمراہی سے باز رہا - صبر وسکون کی دیوار پر تکیہ لگاکر - اور تحمل کے زانو پر سر رکھکر جدائی کے غم کا بے انتہا بار - حوصلہ کے دوش پر اوٹھاتا رہا - جو گھاس کے تنکہ کا وزن بھی

[1] جو لوگ تمہارے ہاتھہ پر بیعت کر رہے ہین - تو وہ (تم سے نہین بلکہ) خدا ہی سے بیعت کر رہے ہین ۱۲

Marfat.com

نہین اٹھا سکتا تھا - لراسمہ

قرار صبر بخود دادہ باز ماندم ازو	باین خیال کہ تن دردہم بہ تنہائی
فراق میکشدم ہر زمان و میگوید	سزائے آنکہ کند تکیہ بر شکیبائی

چند مدت اسی طریقہ پر خون جگر کہا کر عمر گزاری - بالآخر معلوم ہوا - کہ محبت کے درد اور دوری کی تکلیف کے واسطے ملائمت کا سفوف نصیحت کی گولیان - شرم کا لعوق - دوستی وطن کا ضماد - دیدار والدہ کا شربت - ہم نشینون کی مفارقت کا داغ - عزت کی معجون - عقل کا تریاق - طعن کا نشتر - اور آسودگی کا نطول - یہ چیزین فائدہ بخش نہین ہین - اور کسی افسون و افسانہ سے - کسی تعویذ و طومار سے - اور کسی قسم کے تصدق و خیرات سے اس درد اور تکلیف سے نجات کی صورت ممکن نہین ہے لراسمہ

دیگر برفع درد محبت دلا بکوش	روزے کہ ہمچو وصل دوا داشتم بکشد

ناچار یہ بات دل مین ٹھانی - کہ جو سمت اپنے مسافر کی ہے - اُس طرف آوارگی کا سامان کرنا چاہیے - یہ خیالات ہو ہی رہے تھے کہ اس درمیان مین صدر الذاکرین بہی حضرت غوث الاولیا کی روح پر فتوح سے اور انکے حقیقی جانشین شیخ عبداللہ سے قدس سرہما رخصت ہو کر براہ مالوہ گجرات کی طرف لوٹ کر آئے جو اُن کا خاص وطن ہے - جب منڈو (مانڈو) مین پہونچے - تو غریب خانہ کو اپنے بابرکت قدوم سے سعادت خانہ بنایا - راقم نے اپنے سابقہ واقعات تحصیل علم کی کیفیت - اسی کے برابر مین والد ماجد کا ضمیر جو وصیت کے وقت زبان پر لائے تھے - اس تعمیل کے ضمن مین جو واقعات پیش آئے - اور برداشت کرنے پڑے - عشق کی بلا مین مبتلا ہونے کا ماجرا - جدائی کی آفت - ہمراہ نہ جا سکنے کا حرمان - ان گہاٹیون کے طے کرنے مین جو کچھ سر پر گزرا - اور اوٹھانا پڑا - اس اثنا مین شیخ سراج الدین کے پہونچنے اور اپنے مرید ہونے کی کیفیت - اور اس سلوک کے اندر جو کچھ عمل مین لایا - اور قرار دیا - غرض کہ یہ تمام حالات ایک ایک کر کے تفصیل وار ان بزرگوار کے سامنے عرض کئے - صدر الذاکرین نے فرمایا - جب تک آب و گل کی دوری (ظاہری بعد) درمیان مین تھا - تب تک شیخ سراج الدین کے ساتھ تمہاری ارادت - صورت اور معنی کے اعتبار سے سراج اور صدر کے درمیان مین منقسم تھی - جب تقسیم کا سبب - جو مکانی بعد ہے - باقی نہین رہا - تو وہ نسبت بہی جو صورت کے اعتبار سے تھی - صدر کی ہی طرف لوٹ آئی - یہان سے ظاہر ہوا کہ جس شخص کا شیخ زندہ ہو - اُس شخص کا مرید جب تک شیخ (دادا پیر) سے دور ہے - تب تک صدر الذکر شیخ

Marfat.com

(دادا پیر) کے ساتھ ارادت معنیً رکھتا ہے - اور جب وہ مرید شیخ (دادا پیر) کی صحبت مین پہونچ جاتا ہے تو ظاہری تصرف بھی اُسی شیخ (دادا پیر) کی طرف بازگشت کرجاتا ہے - اور وہ شخص (مرید کا اصلی پیر) اس معاملہ مین محض سفیر رہ جاتا ہے -

درویش کے اعیان ثابتہ (صور علمیہ) کی عجب سعادت ہے - کہ وطن کی طرف جانے والا مسافر کوچ کا ایک روز کا مقام بھی ذی عزت اصحاب کی التماس سے - یا کسی مانع کے پیش آنے سے بھی - ظہور پذیر ہوسکتا ہے مسبب الاسباب نے بدون اس بہانہ کے ایک سالہ قیام کی توفیق عطا فرمائی - اور اُن کی زبان کو اس دل نواز بیان کے ساتھ شکر فشان کیا - کہ اس شہر کا قیام - اس نیک مزاج جوان کی خوش قسمتی نے میرے حق مین عزیز کیا ہے اور مسافر کے معنوی تصرف کی عجب کرامات ہے - کہ کوچ کا ارادہ کرنے والا مجبور کو جو اپنے سفر کو گئے ہوئے دلدار کے پیچھے آوارگی کا ارادہ رکھتا تھا - اس قدر عرصہ دراز تک اپنی ملازمت کے اندر کام مین لگائے رکھا - اور باوصف اس قدر پراگندہ دلی اور پریشان خاطری کے اُس کے ادراک کے ڈبہ کو بیبہا جواہر کے اسرار سے مالا مال کیا - جو حضرت غوث الاولیا کی عمدہ تصانیف مین ہے چند روز بعد جب ایک دل پر چوٹ مارنے والی خبر صدر الذاکرین کو پہونچی - تو گجرات جانے کا پرانا عزم جو ضمیر کے تہ خانہ کے اندر خواب فراموشی مین تھا - بیدار ہوا - مرغ دل پھڑپھڑایا - اور دماغ چکر کھا گیا - جس کا نتیجہ یہ ہوا - کہ کالبد کے قفس کو جنبش ہوئی - ناچار سکون کا پلہ سفر کے پلہ سے ہلکا پڑ گیا - صدر الذاکرین نے محمود العواقب مسعود المآرب شیخ ظہور الدین محمود جلال کو درویش کی باطنی پرورش کے واسطے جو اُس وقت تک اتمام کو نہین پہونچی تھی - ہمیشہ منڈوہ (مانڈو) مین رہنے کی اجازت دی - مسبب الاسباب کے الطاف کی ستایش سے کیون کر عہدہ برا ہوسکتا ہون - کہ جن ایام مین ظاہری و باطنی حواس کے بھائیون نے میری روح کے یوسف کو - نفسانی ہوا و ہوس کے کنوئین مین ڈالا تھا - اُن ایام مین صدر الذاکرین کے دل مین اپنے وطن سے حضرت غوث الاولیا کی زیارت کا عزم بالجزم قایم کرکے روانہ گوالیار کیا - اور پھر قافلہ والون کی طرح گوالیار سے براہ مالوہ لوٹا کر اس تباہ کاری کے کنوئین مین ڈوبے ہوئے شخص کے سر پر پہنچایا - تاکہ صدر الذاکرین - توجہ کے ڈول مین تلقین کی رسّی کے ساتھ غریق کو مجازی گرفتاری کے کنوئین سے نکال کر مصر حقیقت کی طرف رہنمائی فرماوین - اب راقم امیدوار ہے - کہ وہی مسبب الاسباب - پھر مالک نشاتین - اور صاحب ریاستین کو مہربان کردیوے - کہ اس گرفتار کے حق مین تھوڑی سی توجہ کو کام فرماکر انانیت کے قید خانہ سے

Marfat.com

رہائی بخشیں - اور تخت خلافت کی کرسی پر پہونچا دیوین - اور مذکورہ بالا بھائیون کا مسجود بنا دیوین - سبحان اللہ اس قدر کام کے واسطے کس قدر اسباب انگیزی اور پردہ داری کام مین لائی گئی ہے - اسی معنی مین ہی جس کسی نے یہ کہا ہے رُبَّ سَاعٍ لِقَاعِدٍ ترجمہ - ایک بیٹھنے والے کے لئے - کئی خدمت کنندہ ہوتے ہین -

قال بعض المحققین فی تفسیر قولہ تعالیٰ وجاءت سیارۃ فارسلوا واردھم فادلی دلوہ الآیۃ - لما اراد اللہ خلاص یوسف علیہ السلام عن الجب ازعج خواطر السیارۃ فی قصد السفر واعدمھم الماء حتی اضطروا الی الاستسقاء لیصل یوسف علیہ السلام الی خلاصہ ولھذا قیل

الارب تشویش یقع فی العالم والمقصود منہ سکون واحدۃ

بعض محققین نے قولہ تعالیٰ - وجاءت سیارۃ فارسلوا واردھم فادلی دلوہ کی آیۃ کی تفسیر مین ایسا کہا ہے - ہرگاہ کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے کنوئین مین سے یوسف علیہ السلام کی رہائی کا ارادہ فرمایا تو ارباب قافلہ کے قلوب کو قصد سفر پر برانگیختہ کیا - اور پھر اُن کے پاس سے پانی معدوم کر دیا - یہان تک کہ قافلہ والے پانی بہم پہونچانے پر مجبور ہوئے - اور یہ سب سامان اللہ تعالیٰ نے اسواسطے کیا کہ قافلہ والون کو یوسف علیہ السلام کے پاس تک اون کی رہائی کے واسطے پہونچا دیوے - اسی معنی مین یہ شعر بھی کہا گیا ہے - ترجمہ

سنو جی بعض متعدد تشویشین عالم مین ایسی واقع ہوتی ہین - جن سے سکون واحد مقصود ہوتا ہے

بیت

بحلوا پزی صد کس آتش کنند	زحلوا دہان یکے خوش کنند

یہ سب کچھ تو ہوا - مگر وہ دیرینہ پریشانی - جس نے دل کو مکھی کی طرح عنکبوتی تانے بانے مین لپیٹ رکھا تھا اُس پریشانی کا ہر ایک تار - آزادی کی گردن کے واسطے پھانسی کی رسی ہو گیا - اور وہ پرانی آگ جو شوق وجدائی کی بجلی سے ہستی کے خرمن مین آپڑی تھی - اُس آگ کو پیر بزرگوار کے مرشدانہ تصرف نے خاکستری کیا - (راکھ مین دبایا) انجام یہ ہوا - کہ مفارقت کی ہوا جو دور دیہ چلی - تو اُس نے اُس آگ کے جو گیانہ رخسارہ پر مشتعل ہونے کا ادبلنا ملا - اور بدن کے ہر ایک مسام سے پسینہ کی جگہ شعلے نکلنے لگے طاقت کیمیا ہوئی - اور صبر و سکون عنقا ہوا - ہر چند اس مجازی عشق سے اپنے تئین باز رکھنے کے

Marfat.com

جواہر خمسہ کے اوراد - اذکار - اشغال - اور نیز تمام اعمال حل مین لایا - لیکن جمعیت حاصل نہین ہوئی پھر خیال کیا - کہ اگر پریشانی کے چہرہ پر نقاب ہو الکریم دیوانگی کے ساتھ ننگے سر - اور اس آشفتگی کے ساتھ آبلہ پا - اپنے سفر کو گئے ہوئے دلدار کے راستہ مین چل کھڑا ہوتا ہون - تو ناتوان والدہ کی زندگانی کا سرمایہ جو کچھ ہے - لڑکے کا ہی دیدار ہے - بیشک لڑکے کی آوارگی کا وقت والدہ کے واسطے واپسین نفس ہوگا - ناچار اس ملک سے نکل بھاگنے کی تدبیرین رفتار زمانہ سے تلاش کرنے لگا - سوائے اس کے کوئی راستہ نہین ملا - کہ اپنے تئین سابقہ طرز معیشت اور اولین راہ وردش سے لوگون کے نزدیک پشیمان ظاہر کرنا چاہیئے - اور قبیلہ قرابت کی طرف توجہ کرکے پھر تجارت کرنے اور سامان تجارت بہم پہونچانے کی آرزو پیش کرنی چاہیئے - جب اس فریب دہ بازگشت پر اطلاع ہوئی - تو تمام لوگون کے دل دیرینہ پژمردگی سے نکل کر - تازہ اور شگفتہ ہونے لگے - اور خواہش کی مقدار سے زیادہ سوداگری کا سامان فراہم ہوگیا - ہجری سنہ نوسو تراسی مین دیار یار کی طرف کوچ ہوا - اور بجلی کی طرح دوڑ چلنے کو زحل کی دھیمی رفتار کے عوض فروخت کرکے اس بلبل کی مثل جاتا تھا جس کو قفس کے اندر بند کرکے باغ کی طرف لے جائین اوہو - بات بڑھ گئی - جب دارالسلطنت آگرہ مین پہونچا - تو سراغ لگانے مین سخت انقباض پیدا ہوا - ناگاہ عشق کے شعلہ نے آفتاب کی شعاع جیسی روشنی سامنے کی ایک آشنا ملا - اور یکے بادیگرے پرسش حالات مین اصل مدعا سے محروم رہا - آشنا نے کہا - بروز فردا جست وجو کی پریشانی یافت مقصود اور دیدار کی تسلی سے دور کردی جاوے گی - چونکہ عجلت کرنے سے مستمندانہ شوق کی پردہ کشائی ہونے کا خیال تھا - لہذا اپنے تئین قرار داد کے حوالہ کرکے صبر کے ساتھ لوٹ آیا - دوسرے روز علی الصباح خواہش کا نقد ہاتھ پر لئے ہوئے سراغ رسان کے گھر گیا - وہ بھی کشادہ پیشانی اور شگفتگی کے ساتھ پیش آیا - اور اس نے رہنمائی کرکے منزل مقصود کو پہونچایا خدا سخن کی عمر دراز کرے - جس کی امداد کے ذریعہ سے طرفین کی سرگزشت ظاہر ہوکر دل دہی - دل بری - دلسوزی - اور دل آویزی کے ساتھ یکے بادیگرے واقفیت حاصل ہوئی - اور خوشی وخورمی کے ساتھ ملاقات - اور ملاقات کے ساتھ دلاسا اور دیدار نصیب ہوا - اسی طریقہ پر ہلالی پانچ دور تک رازداریان روزافزون رہین - اور آمد ورفت کی کمی - جو ہجران کی اندرونی گدازش سے تھی - یہی بالکل حصول مراد - اور کامیابی کا سرمایہ ہوئی - جدائی کے داغ جو دل اور جگر مین فراہم تھے - یہی اخیر مین درخت آسودگی کا ہیول ہوئے جس نے رنگین سے زیادہ رنگین شان مین

Marfat.com

یک رنگی کے پھول خفیہ رازداری کے دامن مین بھرے - یُولِجُ الَّیلَ فِی النَّھَارِ نے تمام اُفق ہائے ہالکہ کو چکی کی طرح چکر دیکر ہجران کے **قوس اللیل** کو بتمامہ وصل کے **قوس النھار** مین داخل کیا - اندوہ فزا الفاظ - اس نقد معانی حاصل ہونے کی نشاط مین لٹائے گئے - اور ہم دو تن کی ہم کلامی کی بلند پائگی کے مقابلہ مین الفاظ غم کا گروہ بالکل سست ہوکر مہجوری کے غار مین گر گیا -

مدت پانچ سال تک مجازی محبت کی رونق افزائی رہی - اس عرصہ مین طبیعت طرح طرح کی عاشقانہ نظمین ترتیب دیتی تھی - اس سے پیشتر کہ مین دل نہاد ہوکر سلسلہ کوشش مین اپنے تئین ڈالون - سخندانی - اور عبارت سنجی کے سامان سے فطرت کا علمی مکان چھت تک بھر گیا - یہان تک کہ ناطقہ سخن آفرینی کے درجہ پر پہونچا - اور ہمت کو اس درجہ تلاش مین ڈالا - کہ کلام - قدیمانہ قالبون مین نہ ڈہالا جاوے غور و فکر کی چلنی مین چھان کر اختراعی قالب بہم پہونچایا جاوے - اور اس مین رنگ برنگ کی سنجتہ گری کام مین لائی جاوے - باوجودیکہ مین جانتا ہون - عنقا طلب اندیشہ ہمیشہ بادبدست ہوتا ہے - یہ بھی جانتا ہون کہ استعارہ دوست اصحاب کے کلام کی تدرو عنقا گریز رفتار ہے - اور اس قسم کی اشعارگوئی کی قوت **راقمہ** حروف کے عجائب نگار قلم مین بہت کچھ ہے - لیکن **اَلاِستقامۃُ فوقَ الکَرامۃِ** کے ذوق مین صدر الذکر فطری خیال سے باز نہین آیا - کیونکہ برگزیدہ کام کے سرانجام کے واسطے آستین کے اندر سے ہاتھ خواہ نکلے ہی نہین - مگر فی نفسہ اپنے کو دست پشیمان ہونا عقلمند کے نزدیک علامت بے استقامتی کی ہے - بالاخر - اس خیال سے کہ مبادا ایسا نہ ہو - فکر اور شعر کا راستہ چلنے والے مسافر - ہمراہی چھوڑ دینے کو پیچھے رہ جانے کے سبب سے گمان کرین دو یا تین قدم پیچھے ہٹ کر دستا سخن کی آبادی مین نظم گوئی کا گھر بسا دیا تاکہ مجوزہ گھر سخنوران عہد کے محلہ سے ایک کنارہ پر نہ رہے - نیز بانواہم صفیرون کا آشیانہ - اس شخص کی گفتار کے ترنم سے - بوجہ اونچی لے اُٹھانے کے بے میل اور پستی مین واقع نہ ہو - اور جیسے مجنون گروہ کے ہجوم مین عقل والا آدمی صرف اکیلا اور متہم بنادانی ہوتا ہے - اس طرح میرا حال نہ ہو - اس واسطے زیادہ تر غزل کی نساجی (بناوٹ) مینے دوسرون کے بنے ہوئے ردیف و قافیہ کے تانے بانے سے نہین کی ہے -

غوثی شاعرانہ تقریر کو لاف و گزاف کے منصب سے معزول کرو - اور قالع نگار قلم کو درست نویس راستی کی انگلیون مین دو - اس افسانہ کا تتمہ - ایسے الفاظ کے ساتھ جو تھوڑے ہون مگر معنی بہت رکھتے ہون - پیوند دیگر خوشی کے ساتھ پورا کرو - اور دوسرے واقعہ کی شاخ پر عندلیبانہ آہنگ سے ضروری نوا کے ساتھ

Marfat.com

تازگی پیدا کرو - اس مجازی طفلانہ کھیل مین کہان تک بھاگ دوڑ کروگے - اپنے کلام کو لڑکون کی اصطلاحی باتون کے ساتھہ جو کھیل کے وقت باہم بولتے ہین - کہان تک برابر کہوگے - دیکھو - بہت دیر ہوگئی ہے - حیا اور خجالت کو بلانے کے واسطے آواز دینے کا وقت ہے -

القصہ جب دارالسلطنۃ آگرہ سے اپنے وطن کو لوٹ کر آیا - تو محمود العواقب کی صحبت نے دل ربائی کی بنیاد ڈالی جس کے سبب سے اُس خام سودا سے دماغ نے اور اُس سخت پریشان حالی سے سر نے نجات پائی اب راقم نے ایزدی معرفت کے دروازہ کی زنجیر ہلائی - ناطقہ کو آراستہ کرنے والے انواع واقسام کے جہری ذکرون نے زبان کو کام مین لگایا - اور شطاری مشرب کے اشغال وافکار کی مشق نے دل کی تمام وسیع آبادی پر قبضہ کیا لیکن جینے قبا کو گودڑی کے بعض فروخت کرکے - اور صورت کو دگرگون بناکر سیرت کی پردہ دری نہین کی - البتہ یہ ضرور چاہا - کہ مین خدا شناسون کا سا باطن - اور دنیا پرستون کا سا ظاہر اپنا بناؤن اور اس برزخ نما دورنگی سے - صلح کل کے باغیچہ کے لئے شگفتہ وشاداب کرنے والی نسیم بنون - تاکہ اگر اہل دل لوگون کے پاس بیٹھنے کا اتفاق ہو - تو باطن کے ذریعہ سے آشتی کی بزم آرائی کرون - اور اگر صورت پرست آدمیون کے ساتھہ چلنے کا موقع پیش آوے تو ظاہر کے ذریعہ سے موافقت کی صورت قائم رہے اس عالم کو جس کا ظاہر خلق اور باطن حق ہے - معکوس کرکے جیسا ہو ویسا دیکھون اور اَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ[1] کے فرمان پر کاربند ہون - یعنی اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ساتھہ احسان کرو - اسی طرح کہ جس طرح اللہ تعالیٰ جل شانہ نے تمہارے ساتھہ احسان کیا ہے - یعنی تمہاری علمی صورت عینی لباس پہناکر اپنے تئین تمہارے اندر چھپایا ہے تم بھی اپنے اندر چھپی ہوئی شے کو عیان کرو - اور دیکھنے مین اپنے تئین نہان کرو - تاکہ كُلُّ شَيْءٍ[2] يَرْجِعُ اِلٰى اَصْلِهٖ کا مشاہدہ نور بصیرت عطا فرماوے -

گجرات کی لڑائی کا بیان

جب راقم گلزار کی عمر چھبیس[۲۶] سال کی ہوئی - تو ایک نوزاد مہمان کا راقم کے ظاہری پرورش خانہ

[1] تو احسان کر جیسا تیرے ساتھہ اللہ تعالیٰ نے احسان کیا ہے ۱۲ [2] ہر ایک شے اپنی اصل کی طرف رجوع کرتی ہے ۱۲ -

Marfat.com

مین دردو ہوا - عبدالاول نام رکھا - میرے دوجہانی دوستون کو مبارک ہو - جب عمر کا ستائیسوان سال ہوا - جو ہجری سنہ نوسو نوے کی برابر تھا - تو علوم کی بقیہ تحصیل سے فراغت پانے کے واسطے احمد آباد کو گیا - دوسال بعد سلطان محمود گجراتی کا بیٹا سلطان مظفر اپنے صوبہ پر قابض ہوگیا - شہاب الدین خان حسینی نیشاپوری جاگیردار احمد آباد تھا - وہ تلاش اور پرخاش سے پہلے ہی اپنی دارالحکومت سے رخصت ہوکر پٹن کی طرف چل دیا - قطب الدین محمد خان - عرش آستانی اکبر شاہ کا اتکہ[1] - اور قلعہ بڑودچ دبر دورہ (بڑودہ) وغیرہ کا جاگیردار تھا - اس کے لشکر کے تمام سردار - اور امرا بدنصیبی سے روگردان ہوکر سلطان مظفر کے لشکر مین جا ملے - جب یہ ناگوار خبر دارالسلطنۃ آگرہ مین اکبر شاہی تخت پر پہونچی تو فوراً اتکہ مذکور کے بڑے بیٹے نورنگ خان کو اور قلیچ خان کو گجرات جانے کا حکم دیا گیا - اور مالوہ کی تمام سپاہ اور خوانین کے نام فرمان صادر ہوا - کہ ان دونون امیران اعظم کے اتفاق سے ملک گجرات کی یورش پر دوش سے جاوین - قلیچ خان ایک شخص انسانی اور ملکی کمالات کے جامع - اور ارضی و فلکی جواہر کے حقیقت شناس ہین - تمام علوم متداولہ اور غریبہ کا کئی دفعہ درس دیا ہوا ہے - اور بہت سے طالبان علم ان کی ملازمت سے مدرسی کے عالی درجہ کو پہونچ چکے ہین - نیز قلیچ خان - عرش آستانی اکبر شاہ کے خوانین اعظم مین سے ہین - عمر شریف اسی کے خانہ سے متجاوز ہوگئی ہے - ہمیشہ صوبہ کے مالک اور چند ہزار سوار کے سردار رہتے ہین - قلیچ خان کی دولت - سعادت - سامان - اور دینوی شوکت کی تعریف ان کی معنوی بزرگیون اور ذاتی خوبیون کے مقابلہ مین کرنا - ایسا ہے - کہ جیسے آفتاب کے مقابلہ مین ستارہ کی تعریف کرنا -

صدر الذکر واقعہ کا بقیہ بیان اس طور پر ہے - کہ تیرگرون کی سرحد ہی کے راستہ سے ایک لشکر اور بہی میرزا خان ابن بیرم خان خانخانان کی سرداری مین اسی مذکورہ بالا شورش کے فرو کرنے کی غرض سے صوبہ گجرات کے نام سے نامزد کیا گیا - چونکہ کمک کے سردارون کو ایک دراز راستہ درپیش تھا - اور اس سبب سے مقصد پر پہونچنا فرصت چاہتا تھا - لہذا یہ ضروری توقف اتکہ مذکور پر بہت زیادہ معلوم ہوا - کیونکہ اتکہ کو کمال انتظار تھا - یہان تک کہ توقف کا خیال بلکہ قطعی نہ آنے کا اندیشہ - اتکہ کے دل مین کامل طور پر جاگزین ہوا - چونکہ تنگی کی نوبت حد درجہ کو پہونچی تھی - اور گجرات والون کے ہاتھ مین گرفتار ہوجانے کا وہم زیادہ بڑھ گیا تھا - اسلئے اتکہ نے اپنی رہائی سلطان مظفر کی ملازمت کر لینے کے اندر ہی سوچی - اور کم بخت یہ نہ سمجھا - کہ اس ناصواب تریاق نما اندیشہ مین

[1] اتکہ شوہر دایہ کو کہتے ہین -

Marfat.com

جان ستان زہر ملا ہوا ہے۔ خیر جب آتکہ مظفر کے دربار مین دخل یافتہ درباریون مین سے ہوگیا۔ تو گجراتیون کی راے۔ آتکہ کے مارڈالنے مین ہوئی۔ اور اس کے نابود کر دینے مین ملک کی بہتری سمجھی لہذا شمشیر تیز سے گردن مار کر خاک نیستی مین ملا دیا۔ اور اس بات کی تہ کو نہین پہونچے۔ نہ کسی نے اُن کو آگاہ کیا۔ کہ فرمان پذیر کا مار ڈالنا بہت بُرا نتیجہ نکالتا ہے۔ خلاصہ اس یورش کی سرگزشت کا یہ ہے۔ کہ مذکورۃ الصدر دونون اشخاص نورنگ خان اور قلیچ خان سرداران مالوہ کو اپنے ساتھ شامل کر کے۔ گجرات کی طرف سلطان پور کے راستہ سے روانہ ہوئے۔ آدہے راستہ پر پہونچے تھے۔ کہ گجراتیون کے غالب اور آتکہ کے مارے جانے کی خبر سننے مین آئی۔ جس کے سبب سے ان کی تیز روی کے گھوڑون کے نعل گر گئے۔ اور ہر ایک کا دل بھاری پڑ کر گویا کہ شتر خانہ ہوگیا۔ دلون کے اندر جو آگے بڑہنے کی ایک اُمنگ تھی۔ وہ رُک کر سکون کے مقام پر بیٹھ گئی۔ دوسرے سپہ سالار (میرزا خان) نے عجلت کی دوش اور قاعدہ کو باہم ملا کر درمیانی رفتار کے ساتھ جنگل اور گھاٹیان قطع کرنا شروع کین۔ اور احمد آباد سے اس طرف بیس کوس کے فاصلہ پر شہاب الدین احمد خان (جاگیردار احمد آباد) اور نیز گجرات کی دیگر سپاہ نے ملحق ہو کر تعداد لشکر بڑہائی۔ کارسازی تقدیر سے اس جوانمرد کی ہمرکابی مین شتر دلون کا جگر شیرانہ ہوگیا۔ تمام سپاہ نے یک دل اور یک رو ہو کر۔ دلیرانہ دوا دوش کی۔ دریاے سانبرمتی قلعہ احمد آباد کے نیچے ایسی خوشنمائی سے روان ہے جس نے قلعہ کو جَنَّاتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ[1] بنا دیا ہے اس دریا کے کنارہ سلطان مظفر سے جنگ کا موقع پیش آیا۔ اگرچہ دشمن کا لشکر ساٹھ ہزار سوار سے زیادہ ہی زیادہ تھا۔ اور شاہنشاہی سپاہ کی تعداد دس ہزار سے بھی کم تھی۔ لیکن كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ[2] کی اُمید پر لڑائی کا آغاز کیا تھا۔ چنانچہ فتح اور فیروزی کے ساتھ سرفرازی نصیب ہوئی۔ گجراتی سلطان نے قلعہ بھڑوچ کی جانب بھاگ جانے کو چند روزہ زندگانی کا ذریعہ سمجھ کر قدم بڑہایا۔ اور یہ فتح یاب لشکر۔ آہستگی کے ساتھ تعاقب مین جاتا تھا۔ اس فتح کی خوشخبری سننے سے مالوی سپاہ کے دل۔ بظاہر تو بڑہے۔ مگر باطن مین ننگ اور شرمساری سے گھٹ گئے۔ بہرحال مالوی سپاہ کوچ کر کے عجلت سے روانہ ہوئی۔ اور کلال باڑی مین جو بردورہ (بڑودہ) کے حدود مین ہے۔ فیروز سپہ سالار کے لشکر سے آملی مجلس شوریٰ مین۔ ایسا قرار پایا۔ کہ مالوی سپاہ نے جنگ کی تکلیفات نہین اُٹھائی ہین۔ اور اُس کا سامان بھی اچھا ہے۔ لہذا یہ سپاہ مفرورون کے تعاقب مین جاوے۔ اور جنگ کر کے

[1] باغ ہین جن کے تلے نہرین (بڑی) بہ رہی ہین ۱۲ [2] (اکثر ایسا ہوا ہی کہ) اللہ کے حکم سے تھوڑی جماعت بڑی جماعت پر غالب آگئی ہے ۱۲

Marfat.com

اُن کو نیستی کی گھاٹیون مین ٹھکانے سے لگا دیوے - اور فتح یاب لشکر بازگشت فرما کر دار الخلافہ احمد آباد مین قیام کرے -

مذکورۃ الصدر سال مین اِس رستمی داستان کا مجمل نویس - اور سکندری واقعات کا مختصر نگار استادی شیخی وجیہ الملۃ احمد آبادی کی خانقاہ مین دینی علوم کی تحصیل - اور حکمی فنون کی سماعت کے نور سے نادانستگی اور بے علمی کی تیرہ و تاریک رات کو صبح سعادت بنا رہا تھا - اور جنگ احمد آباد کے تماشائیون مین سے تھا -

القصہ جب اکتیسوان سال عمر کا آغاز ہوا - تو اپنے وطن کو لوٹ کر آیا - اُس کے دیگر سال کہ عمر کا بتیسوان سال تھا - تاریخ انتیسوین ماہ صفر **ختم بالخیر والظفر** ہجری سنہ نوسو پچانوین کو آلی عالم کے خلوتخانہ سے عین (وجود) کی بزم مین - ایک فرزند نے کمال سعادت کے ساتھ ورود کیا - اور وہ اپنے ساتھ ساتھ خوشی لایا - ہر طرف سے مبارک باد کی آوازین آئین - کامگار پیرون کی بشارت کے بموجب - حسن محمد نام رکھا - علم - عمر - عزت - اور عرفان سے خداوند تعالیٰ برخوردار اور بہرہ یاب فرماوے -

واقعہ گجرات کا تتمہ اس طور پر ہے - کہ جب اس فتح کی خوشخبری اکبر شاہ کے حضور مین پہونچی - تو سپہ سالاری اور خانخانانی کے خطاب کا طغرا - جو پانچ کرسی سے اُن کا موروثی ہے - صوبہ گجرات کی جاگیر نام زد ہونے کی خوشخبری - اور فریدیان کئی طرح کی دیگر نوازشین - یہ تمام لوازم - میرزا خان کے نامی نام پر صادر ہوے - اور شاہنشاہی التفات سے - نیز اس شجاعت دستگاہ کے استحقاق سے روز افزون ترقیات نصیب ہوئین اور تمام امراے اعظم جو ہم رکاب تھے - اپنی کوشش اور کارگزاری کے موافق - نیز سپہ سالار کی سفارش کے موافق - منصب کی ترقی - جاگیر کی بیشی - اور خسروانی بخشش سے ممتاز ہوئے -

میرزا خان خانخانان کی تعریف

سبحان اللہ - تقریب طلب خاطر کو مدت دراز سے اِس بات کی آرزو تھی کہ اس **گلزار ابرار** مین تسدیمی ہوا خواہی کے اعتبار پر میرزا خان سپہ سالار کے کسی قدر حالات ظاہر کرون - جن کے ذریعہ سے ملک و ملکوت (عالم شہادت اور عالم غیب) کی آرائش ہے - چنانچہ اب اِس خواہش کا دامن

Marfat.com

ہاتھہ مین آگیا ہے - لہذا چند دل آویز جملے لکھکر قلم کو گوہر فروش بناتا ہون -

اولاً - یہ کہ دسوین اور گیارہوین صدی کے دور مین ہر چند ملک عدم کو گئے ہوئے لوگون کے حالات جست وجو کرنے والے کان اور آنکھہ سے ٹٹولا لیکن محمدی کمالات کے ساتھہ متصف - اور ایزدی اخلاق کے ساتھہ موصوف ہونے مین کسی شخص کو آپ کی مثل صاحب سعادت نپایا -

ثانیاً - یہ کہ آپ کے سوا کسی دوسرے کو ایسا نپایا - جس نے دولت کی عالی دستگاہ کو - اخروی نشاط بہم پہونچانے کا بازو معنوی فقر کا پردہ دار - اور حقیقی تجرد کا چشم بند - (آنکھہ باندھنے کی پٹی) بنایا ہو - آپ اُن لوگون کے بالکل برعکس ہین - جو بیٹھے ہوئے تو خلوت مین ہین - مگر دل بازار بنا ہوا ہے - اور جو زہد و درویشی کی گرمی گودڑی کو دنیاوی سامان کی تحصیل کا بہانہ بنا کر باطن کے برخلاف ظاہر کا چہرہ دکھاتے ہین بیت

کجا این اختلاف آئین کجا آن پردہ آرائی		تماشا کن تفاوت در دو رنگیہا تماشا کن	

ثالثاً - یہ - کہ نظم و نثر مین اقسام مفرد و مرکب کی - اور ان اقسام کی فصاحت کی جوہر شناسی - اور حقیقت و مجاز مین انواع و اقسام کے لطائف مدلولات - اور بلاغت ترکیب کی عیار دانی - جس قدر آپ کی فطرت اور فکر کی نوعروس کا زیور بنائی گئی ہے - اس مین سے ہزارہوان حصہ بھی اس شخص کو نہین مل سکتا ہے - جو تمام عمر سخن آرائی - اور نکتہ طرازی کے دریاے فضیلت مین غواصی کیا کرے -

رابعاً - یہ - کہ بیان کے ذریعہ سے مدعا کی تصویر کھینچنے کے وقت جو عبارت کی رنگینی - آپ کی معجزہ نما بول چال کی زبان و دہان سے پیدا ہوتی ہے - بہتر ہے - کہ جمہور اصحاب بلاغت - اور ارباب معانی - اپنے صنائع و بدائع کی قلم سے اُس کی نقل لیکر سخن سنج حوصلہ کا سرمایہ بناوین تاکہ تسبیانہ فطرت کے لوگ جو آیندہ آنے والے ہین - اُن کے ناطقہ اور گویائی کے واسطے وہ نقل قانون بن جاوے - بیت

ہزارت آفرین سعدی بر ین شیرین سخن گفتن		مسلم نیست در عہد تو طوطی را شکر خائی	

خامساً - یہ کہ آپ کی خاص ہمت اور عام عطا کے ہاتھہ کو بخشش اور بخشائش مین جو مرتبہ زر و جواہر لٹانے کا حاصل ہے اگرچہ خار اور گل پروری کے مقام پر بلالحاظ تفاوت ابر بھی سرمایہ ثمرات عطا کرتا ہے مگر آپ کے سامنے شرمسار ہے - قطعہ

من نگویم کہ ابر مانندی ؛		کہ نکو ناید از خردمندی ؛	

Marfat.com

ادہمی بخشد و ہمی گوید		تو ہمی بخشی و ہمی خندی	

ساوسًا - یہ - کہ دشمن کشی خصم افگنی - نبرد آزمائی - اور جہان کشائی کے میدان مین دلیری اور دلاوری آپ کی شمشیر اور کمان کے ساتھہ ساتھہ ہین - اور تیزی و تندی - آپ کے حملہ و شوکت کے برابر برابر لگے ہوئے ہین - اس طرح پر - کہ زمانہ قدیم کے کسی شجاعت شعار کے کارنامہ مین اس کی نظیر دیکھنے مین نہین آئی -

سابعًا - یہ - کہ آپ حسبتہ للہ عام مخلوق اور رعایا کی - اور ادن کے دلون کی پاسبانی اپنے ذمہ واجب سمجھکر ہر ایک کے ساتھہ اس طرح مہربانی سے پیش آتے ہین - کہ زبون ترین مخلوق کی بال برابر آزردگی بھی آپ کے مہر آگین دل پر ایک پہاڑ سے بھی زیادہ وزن دار معلوم ہوتی ہے - اور حال و مقال کی زبان سے اس مضمون کے ساتھہ آپکا ترنم ہے - **بیت**

نیازارم ز خود ہرگز دلے را	کہ می ترسم در و جائے تو باشد

ثامنًا - یہ - کہ تمام موجودہ جواہر سے آپ کی بے نیازی اور بیخودی حد کمال کو پہونچ گئی ہے - اس مدعا کے ثبوت کی ادنیٰ دلیل یہ ہے کہ مین کئی طرح کے زیور اخلاص کے ساتھہ - جو ساخت اور ریا سے معرا ہے - اور ہزارون قسم کے لباس خدمت کے ساتھہ جو تصنع اور خودنمائی سے مبرا ہے اپنے باطن اور اعتقاد باطن کی نوعروس آراستہ رکھتا ہون - باینہمہ مجھہ جیسے دعاگو کو اس طرح نظر سے گرا رکھا ہے - کہ میرا وجود - عدم کی برابر ہے - پھر دوسری چیزون کے ساتھہ آپکی دلبستگی کا خیال کب ذی ہوش اصحاب کی تصور مین آسکتا ہے - اور اسباب تجمل - کوکبہ حشمت - دبدبہ شوکت - سامان منازل - اور ساز رفعت - غرض کہ جو کچھہ بھی دنیاوی لوازم - آپ کی عشرت اور خدمت کی بارگاہ مین ازلی سپردگی کے بموجب مہیا رہتے ہین - یہ آپ کے منصب اور مرتبہ کے اقتضا سے ہین - اہالنائی مصارف کی اشیاء کا موجود ہونا - کچھہ صاحب تصرف کے تعلق خاطر کی دلیل نہین ہے -

تاسعًا - یہ - کہ آپ کی قوت حافظہ کے آئینہ کی صفائی اس درجہ پر پہونچی ہوئی ہے - کہ اگر انعکاس کی شرطین مفقود بھی ہو جاوین - جو دوسرے ایسے عکس اور آئینہ مین معتبر ہین - تاہم آپ کی قوت حافظہ کے آئینہ مین - ورا اور معانی کا عکس پڑنا زائل نہو - اور آئینہ حافظہ - عالم مثال کی طرح - پیش شدہ مثال - معقولات اور محسوسات کی نگہبانی کرے - **بیت**

Marfat.com

از ہر عرض کردن انواع صنع خویش		از ذات او نساخت تضا بہتر آئینہ	

چنانچہ آپ کے بافروغ دل کا صحیفہ قرآن مجید کے الفاظ اور معانی یاد کر لینے سے ثانی لوح محفوظ ہے

غوثی جن جواہر اوصاف کا شمار عقل نہین کر سکتی ہے - اُن کے شمار سے اپنے عجز کا اقرار کرنا - صواب اندیش عقل مندون کا شیوہ ہے - لہذا تم بھی بحکم اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا[1] آپ کے اوصاف محصور نہ کر سکنے کا اور اپنے قصور کے وجود کا اقرار صحیح کرو - کیونکہ تمہارا ممدوح وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ[2] کا مظہر ہے اب چند صفحہ ان لکھے ہوئے اوصاف کی برابر مین سفید سادہ چھوڑ دو - تاکہ ممدوح اپنے اوصاف مین سے جو کچھ مناسب جانے - اس کے لکھنے کا حکم فرماوے - قطعہ

چہ فرخشی باد ستاعِ سخن	کہ بمیع تو از خزینہ اوست
آنچہ تو بر دکان لب داری	آن ہمہ از دعائے سینہ اوست

یہ تمہارا معاملہ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ[3] کے بازار مین راست آنے والا ہے - کیونکہ مبیع اور ثمن کا مالک ان دونون معاملون مین ایک ہی طرح پر معلوم ہوتا ہے -

قال المفسرون فی ھذہ الآیۃ لما کان من المؤمنین تسلیم انفسھم واموالھم لحکم اللہ تعالیٰ ومنہ سبحانہ الثواب والجزاء شبہ الشراء الذی فیہ العوض والمعوض فیما بینھما من المشابھۃ اطلق لفظ الاشتراء ولما قال ھل ادلکم علی تجارۃ وقال فما ربحت تجارتھم وفی الحقیقۃ لا یصح فی وصف اللہ سبحانہ الاشتراء لانہ لا مالک

اس آیۃ کی تفسیر مین مفسرین نے لکھا ہے - ہرگاہ کہ بحکم اللہ تبارک وتعالیٰ مومنین کی طرف سے اُن کے نفوس اور اموال کی سپردگی - اور اللہ سبحانہ کی طرف سے ثواب اور جزا عطا فرمایا جانا - اُس شرٰی کے مشابہ ہے جس کے اندر عوض اور معوض دونون پائے جاتے ہین اور وجہ شبہ وہی ہے جو اِن دونون کے درمیان مین ہے - لہذا لفظ اشترے بولا گیا - اور نیز اِس سبب سے لفظ اشترے بولا گیا - کہ اللہ سبحانہ نے ایک جگہہ فرمایا ہے - ہل ادلکم الخ اور دوسری جگہہ فرمایا ہے - فما ربحت الخ ورنہ فی الحقیقۃ اللہ سبحانہ کے وصف

[1] اگر تم خدا کی نعمتون کو شمار کرنا چاہو - تو ان کو پورا پورا شمار نہ کر سکو ۱۲ [2] اور اللہ (لوگون کے) دل خیالات (تک) سے (بھی) واقف ہے ۱۲ [3] اللہ تعالیٰ نے مسلمانون سے ان کی جانین اور ان کے مال (اِس وعدہ پر) خرید لئے ہین - کہ اِن کی بدلے اُن کو جنت دے گا ۱۲ -

Marfat.com

سواه وهو مالك الاعيان كلها ومن لم يستحدث ملكا لا يقال انه فى الحقيقة اشترى وللمقال فى هذه الآية مجال

مین اشترے کا لفظ صحیح نہین ہوسکتا ہے - کیونکہ اُس کے سوا کوئی مالک نہین اور تمام اعیان کا مالک وہی ہے اور جو شخص جدید طور پر کسی شے کا مالک نہ بنے - اُس کی نسبت نہین کہا جا سکتا ہے - کہ اُس نے فی الحقیقۃ وہ شے خریدی - اور اِس آیۃ مین گفت وگو کے لئے گنجایش ہے -

فيقال البائع لا يستحق الثمن اذا امتنع من تسليم المبيع فكذلك لا يستحق العبد الجزاء الموعود الا بعد تسليم القصر للمال والنفس على موجب اوامر الشرع لمن اوفر فهو غير مستحق للجزاء

پس بعض کہتے ہین - کہ بائع قیمت کا مستحق نہین ہوتا ہے - اگر باز رہے مبیع کے سپرد کرنے سے - اسی طرح عبد - جزاے موعود کا مستحق نہین ہوتا ہے مگر اپنا مال اور نفس بموجب احکام شرع سپرد کر دینے کے بعد - اگر کسی شخص نے احکام شرعی کی شروط مین کمی کی - یا زیادتی کی - تو وہ جزا کا مستحق نہین ہوسکتا ہے -

وفى التوريت الجنة جنتى والمال مالى فاشتروا جنتى بمالى فان ربحتم فلكم وان خسرتم فعلى

اور توریت مین آیا ہے - جنت میری جنت ہے - اور مال میرا مال ہے پس تم میری جنت میرے مال کے عوض مین خریدو - اگر تم نے تجارت مین فائدہ اُٹھایا - تو وہ تمہارا ہے اور اگر نقصان اوٹھایا تو وہ مجکو رہا -

ويقال لا يصح للمومن ان ينتصب لنفسه بحال لانها ليست له والذى اشتراها اولى بها من صاحبها الذى هو اجنبى عنها لانه باعها

اور بعض کہتے ہین - کہ مومن کے واسطے یہ صحیح نہین ہے کہ اپنے نفس کے دینے مین کسی طرح بخل کرے کیونکہ نفس مذکور اُس کا نہین ہے اور جس نے اس کو خریدا ہے - وہ اس کے قابض کی بہ نسبت اولیٰ ہے - کیونکہ وہ نفس سے اجنبی ہے - اور اُس نے نفس کو بیچ دیا ہے -

ويقال اخبر انه اشتراها لئلا يدعى العبد فيها ولا يساكنها ولا يلاحظها ولا يعجب بها

اور بعض کہتے ہین - خبر دی گئی ہے کہ اللہ جل شانہ نے نفس کو خرید لیا - تاکہ عبد اُس کی بابت دعویٰ نہ کر سکے نہ اُس کے ساتھ مل جل کر رہے - نہ اُس کا ملاحظہ کرے - نہ اُس کی بنیاد پر غرور کرے -

Marfat.com

ويقال انما قال اشترى من المؤمنين انفسهم ولم يقل قلوبهم لان النفس محل الافات فجعل الجنة فى مقابلتها والقلب محل استوائ الرحمن فجعل ثمنه اجل من الجنة - وهو ما يخص به اولياءه فى الجنة من عزيز رويته -

ويقال النفس مورد العيب الكريم يرغب فى شراء ما لا يريد فيه غيره -

ويقال من اشترى شيئا لينتفع به - اشترى خيرا ما يجده ومن اشترى شيئا لينتفع غيره فيشترى ما ر وعلى صاحبه فينفعه بثمنه

وقال الشيخ ابو على الدقاق لم يقل اشترى قلوبهم لان القلب وقف على محبته والوقف لا يشترى -

يقال الطير فى الهواء والسمك فى الماء لا يجوز شراءه لانه غير ممكن التسليم كذلك القلب صاحبه لا يمكنه تسليمه فلم يقل اشترى قلوبهم قال الله تعالى واعلموا ان الله يحول بين المرء وقلبه

بعض کہتے ہین - اللہ جل شانہ نے اشترى من المؤمنين انفسهم کہا اور قلوبہم نہین کہا - کیونکہ نفس محل آفات ہے - لہذا جنت کو نفس کے مقابلہ مین قرار دیا - اور قلب محل قیام رحمن ہے - لہذا اس کی قیمت جنت کی بہ نسبت زیادہ شاندار قرار دی - اور وہ جناب باری عز اسمہ کا عزیز دیدار ہے جو جنت کے اندر بالخصوص اُس کے اولیا کو نصیب ہوگا -

بعض کہتے ہین - نفس سورد عیب ہے - اور کریم آدمی اُس شے کی خرید کی طرف رغبت کرتا ہے جس کی خرید کا ارادہ کوئی نہ کرے -

بعض کہتے ہین - جو شخص کوئی شے اس غرض سے لینا چاہے کہ خود کو اُس سے نفع حاصل ہو - اُس کو اُن سب چیزون مین سے بہترین چیز خریدنی چاہیے جو بہم پہونچین اور جو شخص کوئی شے اس غرض سے لینا چاہے - کہ غیر شخص اُس سے نفع پاوے - تو اُس کو وہ شے خریدنی چاہیے - جو اُس کے مالک کی طرف پلٹ جاوے تاکہ یہ شخص غیر کو اُس شے کی قیمت سے نفع پہونچاوے -

شیخ ابو علی دقاق نے کہا ہے - کہ اللہ جل شانہ نے اشترى قلوبہم نہین کہا - اس کی وجہ یہ ہے - کہ قلب اُس کی محبت مین وقف ہے - اور وقف کا بیع و شری نہین ہوسکتا -

کہتے ہین - ہوا مین پرندون کا - اور پانی مین مچھلی کا شری صحیح نہین ہوسکتا ہے کیونکہ ان کی سپردگی ممکن نہین ہے - اسی طرح صاحب قلب کو قلب کی سپردگی ممکن نہین ہے لہذا اشترى قلوبہم نہین کہا - اللہ جل شانہ نے فرمایا ہے - یہ جان لو - کہ اللہ تعالیٰ انسان اور اُس کے قلب کے درمیان مین حائل ہے -

Marfat.com

جو اصحاب تشبیہ و مجاز کی فصاحت محل کی تعمیر کرنے والے ہین - اُن کے ریاضی دان ضمیر کو واضح ہو - کہ حدیث اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا اس مستعار قول کے محل کی بنیاد ہے - یعنی عبارت کا جہان جس کی حسّی صورتون کا ہیولیٰ حروف تہجی ہین - مرکبات اور موالید کے جہان کی بہ نسبت فی الواقع بہت زیادہ اور بہت بڑا ہے - اولین جہان کے قطر اور ضلعے جو انواع و اقسام کے فنون اور مختلف علوم ہین - دوسرے جہان کی نواح اور ولایتون کی بہ نسبت کہ عرب اور عجم ہین - زیادہ خوش ہوا - اور شاداب ہین -

اولین جہان کی شہر اور قریے کہ مبسوط کتابین اور مختصر رسالے ہین - دوسرے جہان کے شہرون اور موضعون کی بہ نسبت کہ روم کا استنبول - اور ہند کا احمد آباد ہے - مقبولیت اور تحصیل محصول مین زیادہ ہین اولین جہان کے کوشک - قصر - ریاض - اور رباط - کہ مقاصد اور مسائل کے ابواب اور فصول ہین دوسرے جہان کی منازل - محلات - باغ - اور بازار کی بہ نسبت کہ طلائی چار دیوارین - رنگین چھتین - لطافت دینے والے اشجار - اور ضلع وار دوکانین ہین - زیادہ خوش وضع - زیادہ رعنا - زیادہ روشن - اور زیادہ اونچے ہین -

عالم کلام کے مکانات کے مکین - کہ اشیا کے معانی اور حقائق ہین - کرہ خاک کے باشندون کی بہ نسبت کہ آدمیون کی اقسام اور حیوانات کی انواع ہین - زیادہ دیرپا - زیادہ لطیف - زیادہ موزون اور زیادہ نازک ہین -

اور عالم کلام کے سلاطین کہ اصحاب دانش و بینش ہین - کرہ خاک کے بادشاہون کی بہ نسبت کہ ارباب جاہ و حشمت ہین - زوال کے غم - اور انتقال کے اندیشہ سے زیادہ فارغ - اور زیادہ آزاد ہین -

یہ سچ بلکہ بالکل سچ ہے - کہ عالم اول کے تمام توابع اور تمام لواحق - عالم ثانی کی بہ نسبت زیادہ پسندیدہ و پسندیدہ اور منفعت و مرتبہ مین اعظم و اعلیٰ ہین - تم دیکھتے نہین ہو - کہ جب ظاہری آفتاب اپنے اُفق سے طلوع کرتا ہے - تو رات کی تیرگی - زائل ہو جاتی ہے - اور دن کی روشنی سے ظاہری آنکھ مین مخلوقات کے دیکھ سکنے کا فروغ پیدا ہو جاتا ہے - اور جب معانی کا آفتاب حکمت بیان کرنے والی زبان کے مشرق سے طلوع فرماتا ہے - تو جہالت کی رات صنوبری قلب کے کرہ سے بستر باندھ جاتی ہے - اور ادراک کی

لہ مین علم کا شہر ہون - اور علی اُس شہر کا دروازہ ہین ۱۲

Marfat.com

صبح کی سفیدی اوبہر کر دل کی آنکھون کو حق شناسی کا نور بخشتی ہے۔ بیت۔

مہ کجا و آفتاب طلعت جانان کجا	آن شب ست این روز روشن این کجا و آن کجا

ایک روز چند خوبان صورت و معنی۔ بزرگان ظاہر و باطن۔ اور خاصان مسافر و مقیم کی جماعت درویش کے مہمانخانہ مین گفت و گو کر رہی تہی۔ اور ہر ایک قسم کی باتین گرما گرمی سے ہو رہی تہین منجملہ اون کے حضرت غوث الاولیا کے بزرگ خلیفہ شیخ شمس الدین زندہ دل نے اُس مجمع مین معرفت کے متعلق کچہہ بیان کرنا شروع فرمایا۔ جس قدر باتین کرنے والے کیمیا بیان لوگ انجمن مین بیٹھے ہوئے تہے۔ وہ سب زبان کو خاموش کر کے۔ سراپا گوش ہوئے۔ زندہ دل کے با اعجاز کلام پر عاشق ہو کر سنے سے سیر نہین ہوتے تہے۔ اور اسی طریقہ پر ان کا کلام کرتے رہنا دعا کے ساتہہ خدا سے مانگتے تہے۔ اور اس بیت کا ترانہ گاتے تہے بیت

وحدثتنی یا سعد عنہا فزدتنی	جوۃ فزدنی من حدیثک یا سعد

صدر الذکر انجمن کی تقریر درمیان مین لانے سے غرض یہ ہے۔ کہ زندہ دل نے فرمایا۔ کہ علوم۔ معارف حقائق اور معنی کا ملک فتح کرنے کی نشاط بیان مین نہین آسکتی ہے۔ کیونکہ جب مشکلات فنون کا عقدہ۔ مطالعہ اور تامل کی امداد کے بدون حل ہو جاتا ہے۔ تو چارون طرف سے بے حد خوشی اس طرح سے میرے متجسس دل پر نثار ہونے کو آتی ہے۔ کہ مجکو یقین ہو جاتا ہے کہ اتنی خوش دلی اور خوشحالی۔ کسی بادشاہ کی خاطر عاطر کو کسی جدید ملک فتح کرنے سے بہی نہین ہوتی ہوگی۔ بہت اچہا ہے وہ گروہ۔ جو سخنوری اور سخن شناسی کے ملک مین صاحب خطبہ اور صاحب سکہ ہے۔ اور بہت ہی اچہی ہے وہ جماعت جو عرفان اور علم کی اقلیم فتح کرنے کے واسطے کمر ہمت باندہ کر جہاد اکبر مین مشغول ہے۔ نہین نہین۔ دولت مندی مین عالی مرتبہ وہ صاحب خانہ ہے جو سلیمانی طالع اور سکندری زائچہ کے ساتہہ علم (عدم) کے آسمان سے عین (وجود) کی زمین پر آیا ہے۔ اور یہ دونون زیبا دلہنین (اہل سخن اور طالب عرفان) جس کے عشرت خانہ تصرف کی دل ربا بیبیان ہین۔ الحمد للہ والمنۃ کہ ہمارے زمانہ کا شہنشاہ ابوالظفر نورالدین محمد جہانگیر بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ و سلطانہ ابداً ان دو آباد سلطنتون کی سعادت سے اور جن صدر الذکر دو عروسون کو ارث و استحقاق کی آرزو نے ناز کے ساتہہ پرورش کیا ہے ان کے ہم خوابگی کی نشاط سے کامیاب اور کامران ہے۔ اور نیز تمام مقاصد کے حصول مین تمام

لہ اے سعد تو نے اُس کی بات مجہہ سے کر کے میری حیات زیادہ کر دی ہے۔ پس تو اپنے بیان سے میری حیات زیادہ کرتا رہ ۱۲۔

Marfat.com

طالبان مقاصد کا کام بخش اور کام روا ہے۔ لہ الحمد فی الاولی والاخرۃ گلزار کا آغاز اور انجام شاہنشاہی ستایش اور مدح کی ہوا کھانے سے نوبہار تازگی کی آغوش مین اور ابر سعادت کے سایہ مین ہے۔

تاریخ اتمام

بے حجابانہ خلوتے دارند	چون بزرگان درین چہار چمن
خلوت بے حجاب گشت ازان ۱۰۳۶ ۱۴	سال اتمام این حدیقہ من

Marfat.com

تواریخ اذکار ابرار من نتایج افکار گہربار ابوالاعجاز منشی سید محمد احسان علیخان صاحب ضیا احسان شاہجہانپوری

فقرات نثر تاریخی

روضۂ شہود — ۱۳۲۶ھ

صحیفۂ نیک بختان — ۱۳۲۶ھ

مخزن الم نشرح — ۱۳۲۶ھ

قطعہ تاریخ

(۱) فرید العصر حافظ فضل احمد — اکرم زبدۂ امثال و افراد تھے

(۲) تصوف مین تھا نسخہ فارسی کا — بھرے تھے اس مین اچھے اچھے اوراد

(۳) لباس اُردو کا پہنایا جو اوسکو — کیا یہ کام اونھون نے قابلِ داد

(۴) بڑی محنت بڑی کوشش کا ہی کام — ثنا گراون کے ہین عباد و زہاد

(۵) حقیقت مین ہے وہ اذکار ابرار — بیانِ منزلِ اقطاب واوتاد

(۶) مکمل ہر طرح دیکھا جو اوس کو — خوشی سے روحِ شبلی نے کیا صاد

(۷) ہوئی مجھ کو جو فکرِ سال احسان — کیا مین نے رقم الضیاح ارشاد

۱۳۲۶ھ

دیگر

(۱) فضل احمد کہ بود فضلِ خدا ست — آن ز گلزار برآورد اذکار

(۲) ترجمہ کرد زسعیِ وافر — باد این نسخہ قبولِ اخیار

(۳) بہر تاریخ جہان تاب احسان — آسمان گفت حجۃ الانوار

۱۳۲۶ھ

دیگر سال طبع

(۱) آن حافظِ مصحف الٰہی — فضل احمد حجۃ تقریر

(۲) اذکار نوشت چون بہ اُردو — نظار گیان شدند تسخیر

Marfat.com

(۳) احسان سے سال طبع ہاتف
خوش گفت مآثر المشاہیر
سنہ ۱۳۲۸ھ

مصرع سال طبع

چھپ گیا مصحف ابرار تفقد آگین
سنہ ۱۳۲۸ھ

فقرۂ نثر تاریخ

روضۂ نورانی
سنہ ۱۳۲۸ھ

تواریخ اذکار ابرار اُردو ترجمۂ گلزار ابرار از محمد عزیز الدین رخشاں انصاری حیوری

قطعہ تاریخ

سلف مین ہوا ہے مشائخ کا فرقا
سوانح مین اون کے کوئی تذکرہ نہ تھا

جو گلزار ابرار تھا نام اوس کا
ہزار اوس کے مانند بلبل تھے شیدا

زبانِ عجم اُس کی آسان نہین تھی
زبانِ عرب تھی بلاغت مین ڈوبی

مضامین تھے مشکل۔ عبارت ادق تھی
عدیم الوجود اوس کا تھا اصل نسخا

رئیسانِ احبین مین دو برادر
خدا یار خان اور اللہ یار خان ہین

ملی اتفاقاً اونہین نقل اُس کی
جسے دیکھ کر اون کے دل مین یہ گزرا

کرین ترجمہ اِس کا اُردو زبان مین
لطیف و سلیس و نفیس اور آسان

مسلمان بھائی پڑھین اور سمجھین
شریعت۔ طریقت۔ حقیقت کا رستا

اِسی دھن مین اک روز یہ دونون بھائی
ملے میرے خالِ معظّم سے آکر۔

سپرد اون کے گلزار ابرار کر کے
کہا ترجمہ کیجئے آپ اس کا

مرے قبلۂ ظاہر و پیر باطن
حمیدہ خصائل گرامی محاسن

گران منزلت مولوی فضل احمد
وہ حافظ کلام الٰہی کے یکتا

اگرچہ مشاغل کی تھی اتنی کثرت
نہ ملتی تھی اون کو کسی وقت فرصت

مگر عرض کی مین نے حضرت سلامت
مناسب نہین اس سے انکار بھلا

Marfat.com

یہ بحرِ حقیقت کے خوش آب موتی
یہ کانِ طریقت کے انمول جوہر

زمانہ چھپائے گا کب تک اب اِنکو
اُٹھا دیجئے اِن کے چہرے سے پردا

خدا کا نہین کام حکمت سے خالی
سعادت یہ ہے حصۂ ذاتِ سامی

نہین قابل اِس کام کے اور کوئی
کرینگے اسے آپ ہی ختم اچھا

اِدھر تھیں رجز خوانیاں میری ہیچ
اُدھر خانِ ذی شان کا اصرار ہر دم

بڑھایا یک بہ یک جوشِ خیالِ معظّم
اُٹھایا قلم ترجمہ اوس کا لکھا

جو دشواریان ہوتی ہین ترجمہ مین
اونھین جاننے والے ہی جانتے ہین

مگر حضرت فضل نے سچ تو یہ ہے
کیا ترجمہ نادر وصاف وزیبا

وہ علم و لیاقت کے جوہر دکھائے
فصاحت سلاست کے سکّے بٹھائے

مزے اہل علم و تصوف کو آئے
غل احسنت احسنت کا خوب اٹھا

مرا منہ نہین داد دون ترجمہ کی
کرے گا تعجب پڑھے گا جو کوئی

غرض ترجمہ کی تو ہے صرف اتنی
کہ کھینچ جائے اصلی مقاصد کا نقشا

بصیرت سے جب ذاتِ وحدت کو دیکھین
خدائی کا جلوہ نمودار پائین

نہ کیون اپنی ہستی کو ہم ہیچ سمجھین
قدیم و ابد ہے وہی ذات یکتا

یہ اب خاتمہ پر خدا سے دعا ہے
کہ جب تک زمین و فلک کو بقا ہے

زمانہ مین یہ ترجمہ پائے شہرت
کرے اس کی ہر ایک دل سے تمنا

یہ توفیق دے اپنے بندون کو یارب
نہ تیرے سوا کچھ کسی سے ہو مطلب

ترا ذکر لب پر تری فکر دل مین
نظر مین ہو تو سر مین ہو تیرا سودا

قبولیّت عام دے ترجمہ کو
سبق ہم تصوف کا پاتے ہین اس سے

مظاہر مین جلوہ نما تیرے ہر سو
مگر پھر بھی ثانی نہین کوئی تیرا

بالآخر یہ کی فکر ہی مین نے رخشان
کہ تاریخ ہو ترجمہ کی نمایان

ملی مجھ کو امداد فیضِ بزرگان
سنیا نام اذکارِ ابرار نکلا

Marfat.com

دیگر

مقدس کیوں نہ ہو گلزار ابرار
وہ ہے اک تذکرہ خاصانِ حق کا

عبارت فارسی کی ہے سراسر
بڑی دلکش بڑی دلچسپ و زیبا

لباس اُردو کا پہنایا ہے اوس کو
جناب فضلِ خوش گو نے سراپا

بہت خوش ہونگے اس کے پڑہنے والے
کہ ایسا ترجمہ دیکھا نہ ہوگا

ہوئی مجھ کو جو فکر سال رخشان
تو شوقِ دل سے ذکر شوق لکھا
۱۳۲۶ھ

رباعی

یہ ترجمہ ہے نشانِ خاصانِ خدا
دل سے پڑھیں طالبانِ خاصانِ خدا

برجستہ سنین عیسوی میں رخشان
تاریخ ہے گلستان خاصان خدا
۱۹۰۸ء

رباعی

سب کے لئے وا ہے بابِ خاصانِ خدا
نایاب ہے یہ کتابِ خاصانِ خدا

نکلا ہے یہ سال طبع موزون رخشان
گلدستۂ لاجواب خاصانِ خدا
۱۹۰۹ء

آیۂ قرآنی متضمن تاریخ اذکار ابرار کہ مولوی اکبر حسن صاحب مجسٹریٹ درجہ اوّل شہر اُجین را در عالم خواب القا شدہ

ذِکْرٌ مُّبَارَکٌ اَنْزَلْنٰہُ
۱۳۲۶ھ

تمت بالخیر

Marfat.com